

Title page after the
contents table

3-

DS461.5

J3

1914

Islamic

Tughlak-i Jahanگیر

Tughlak-i Jahanگیر

۲۷

فہرست کتاب توڑک جہانگیری

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷	ولادت سلطان پرویز	۲	ویساچہ
۸	ولادت بہار بانو بیگم از صبیہ راجہ کیشو داس راٹھور۔	۳	ملاقات اکبر بادشاہ با حضرت شیخ سیلم۔
۹	ولادت سلطان خورم یعنی شاہ جہان از صبیہ راجہ	۴	ولادت جہانگیر و قصیدہ تاریخ۔
۱۰	اودے سنگھ۔	۵	پیادہ رفتن اکبر بادشاہ بہ اجمیر بحیث زیارت۔
۱۱	احوال عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ۔	۶	احوال خواجہ معین الدین سنجہری۔
۱۲	خصت سلطان سلیم یعنی جہانگیر بمجم رانا۔	۷	اساس شہر عظیم در فتحپور
۱۳	وفات والدہ سلطان پرویز	۸	عطاے منصب بہ شاہزادہ محمد جہانگیر
۱۴	معاودت جہانگیر از ہم رانا بہ الہ آباد۔	۹	عقد صبیہ راجہ بھگوان داس متوطن انہسیریا
۱۵	رسیدن محمد شریف بخدمت جہانگیر۔	۱۰	شاہزادہ جہانگیر۔
۱۶	عنایت خطاب عبداللہ خانی بہ خواجہ عبداللہ	۱۱	عقد صبیہ راجہ اودے سنگھ ولد مال دیو راجہ مارواڑ
۱۷	توجہ جہانگیر از الہ آباد پنجاب اکبر آباد و برگشتن از اٹاودہ	۱۲	باشاہزادہ نامدار۔
۱۸	ذکر قتل شیخ ابوالفضل۔	۱۳	ولادت سلطان الہا بیگم از دختر راجہ بھگوانداس۔
۱۹	فرستادن اکبر سلیم سلطان بیگم را از جہانگیر۔	۱۴	ولادت سلطان خسرو
۲۰	ملازمت جہانگیر بہ اکبر و گذر اندن تدر۔		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸	ولادت شاہزادہ شہریار و جہاندار -	۱۲	رخصت جہانگیر بہم رانا
"	شفق ارشد اکبر -	۱۳	مراجعت از قچور بہ الہ آباد
۱۵	ذکر اولاد اکبر	۱۳	رفتن عبداللہ خان بدرگاہ اکبر
۱۹	ذکر وزرائے جہانگیر در زمان شاہزادگی -	۱۴	پوست کشیدہ شدن یکے و اختہ شدن دیگری بحکم جہانگیر
۲۰	ذکر اولاد جہانگیر	"	روانہ شدن اکبر بہ فہائش جہانگیر و شستن کشتی
"	ذکر فضلاء عہد جہانگیر -	"	بریگ دریا -
"	ذکر حکماء عہد جہانگیر -	۱۵	وفات مریم مکانی والدہ اکبر -
"	ذکر شعراء عہد جہانگیر -	"	ترشیدن اکبر موسے سروریش -
۲۱	ذکر خافطان عہد جہانگیر -	"	مازمست جہانگیر بہ اکبر -
"	ذکر نغمہ سرا یان عہد جہانگیر -	۱۶	نظر بند نمودن اکبر جہانگیر را تادہ روز -
۲۱	حسب و نسب میرزا غیاث بیگ پدر نور جہان	"	حکایت جنگ فیل جہانگیر با فیل خسرو -
"	داخل شدن نور جہان در محل جہانگیر -	۱۷	بیماری اکبر
۲۳	مقرر شدن سکہ و طغرائے فراین بنام نور جہان -	"	اقامت شاہزادہ خورم جہت بیماری اکبر در قلعہ اکبر آباد

شروع توڑک جہانگیری نوشتہ خاص جہانگیر

۴	القاب سلاطین بعد مات	۲	جلوس برادر رنگ فرمانروائی -
"	وصف میوہا و گلماء ہندوستان -	"	ذکر حضرت شیخ سلیم -
۵	بستن زنجیر عدل در قلعہ آگرہ -	۳	ذکر ولادت خود -
"	صدور احکام دوازوہ گانہ	"	وجہ تسمیہ بنور الدین جہانگیر -
۶	اقسام سکہ ہائے عہد جہانگیری	"	مجملاً از احوال آگرہ -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳	احوال شیخ حسن کراؤنی مخاطب بمقرب خان -	۷	تفویض ایالت پنجاب بہ سعید خان -
"	تعریف نقیب خان -	"	بحال داشتن وزارت بہ وزیر خان محمد مقیم و عطا -
"	بے اعتدالی پسران اکبر راج و رحمن دیوان خاص عام -	"	خطاب امیرالامرا بہ شریف خان -
"	بشارت شیخ حسین جامی -	۸	حقیقت نسبتہا باز مینداریان آنہیر -
"	عطاے خطاب اسلام خانی بشیخ علاء الدین نبیر -	"	عنایت حکومت بنگالہ بہ راجہ مانسنگہ انہیری -
"	حضرت شیخ سلیم -	"	رخصت شاہزادہ پرویز بہ ہم رانا -
۱۵	مباحثہ مذہبی با پٹنہ تان -	۹	تفویض مرادزک بہ امیرالامرا شریف خان -
"	ذکر اکبر بادشاہ پدر خود -	"	ذکر والدہ سلطان پرویز -
"	ذکر اولاد اکبر -	"	ذکر والدہ سلطان خورم یعنی شاہجہان -
۱۶	ذکر شاہ مراد و سلطان دانیال -	"	ذکر والدہ شہریار و جہاندار -
۱۷	ولادت شکر النساء بیگم -	۱۰	تفویض وزارت نصف ممالک بہ وزیر الملک میرزا جان بیگ -
"	ولادت آرام بانو بیگم -	"	تفویض وزارت نصف ممالک بہ غیاث بیگ اعتماد الدولہ -
"	ادصاف اکبر -	"	تفویض منصب میرآتش بہ پیرداس مخاطب بہ راجہ -
۱۸	صلح کل بودن اکبر با جمیع امم -	"	بکرماجیت -
"	ذکر مصاف اکبر با ہیمون -	۱۱	ذکر عروج مہابت خان -
"	گرفتار آمدن ہیمون روبروے اکبر -	"	ذکر راجہ نرسنگہ دیو بوندیلہ -
۱۹	ذکر فتح نمودن اکبر گجرات را با یلغار -	"	حکایت قتل ابوالفضل -
۲۱	حکایت فتح نمودن اکبر ممالک بنگالہ را -	۱۲	نصائح بسطان پرویز ہنگام رخصت بہ ہم رانا -
۲۲	تفویض نمودن جہانگیر دیوانی بیوتات بمغز الملک -	"	عطاے منصب ہفت ہزاری میرزا شاہرخ -
"	منع گرفتن انعام ہنگام عطاے فیل واسپ -	"	احوال خواجہ عبداللہ خان -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۱	نقل واقعات رزمگاہ۔	۲۲	منع گرفتن زکوٰۃ از کابل۔
"	ذکر اغواے مردمان کوتہ اندیش خسرو۔	۲۳	تعریف شریف آملی۔
۳۲	تعیین بعض سرداران بہ تعاقب خسرو۔	جشن اول	
۳۳	گرفتار شدن خسرو۔		
"	آوردن خسرو را پانچہر حسین بیگ و عبد الرحیم را در	۲۴	شورش انگیزی یکی از اولاد مظفر در گجرات۔
"	چپ و راست او و حکم کشیدن حسین بیگ در پست	"	ذکر بغاوت و فرار شدن خسرو۔
"	و عبد الرحیم را در پست خرو تشہیر نمودن۔	۲۵	حرکت بہ تعاقب خسرو با بلغار
"	عنایت خطاب مرتضیٰ خانی شیخ فرید بخاری۔	"	پیوستن حسین بیگ خان بدخشی بخسرو در مہرا۔
"	بردار آوختن جمعے کثیر از گرفتار شدگان لشکر خسرو۔	"	غار ت قمار راج نمودن خسرو و فسق و فجور نمودن بخشیان
۳۴	طلب نمودن سلطان پرویز را از ہم راہا۔	"	روسیاہ۔
"	حرکت لشکر قزلباش بر قندھار و محصور شدن	۲۷	کشتن والدہ خسرو خود را۔
"	شاہ بیگ خان۔	"	تفویض ہراولی لشکر بہ شیخ فرید بخاری۔
"	فرستادن فوج بجانب قندھار یکک شاہ بیگ خان	۲۸	بہ خسرو پیوستن عبد الرحیم۔
۳۵	بہ قتل رسیدن ارجن نام گرو۔	"	گرفتار شدن پنج نفر از نوکران خسرو و بہ سیاست رسیدن
"	ملازمت سلطان پرویز۔	۲۹	دو نفر در تہ پائے فیل۔
۳۶	عنایت آفتاب گیر بہ سلطان پرویز۔	۳۰	مسدود شدن دروازہاے شہر لاہور۔
"	آوردن مقرب حسان اولاد سلطان دانیال را	"	رسیدن خسرو بہ لاہور و سوختن یکی از دروازہا۔
۳۶	از برہان پور۔	"	سوار شدن جاگیر از سلطان پور بیک خسرو۔
۳۷	طلب داشتن سلطان خرم با مخدرات سر اوق عصمت۔	"	رسیدن خبر فتح شیخ فرید بخاری بر خسرو و مخاطب شدن
"	تفویض نمودن قلعہ داری قندھار بسردار خان۔	۳۱	آرندہ خبر بخو شہر خان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۹	وجہ تسمیہ موضع خرم پڑہ۔	۳۷	قید نمودن ابراہیم شاہ را در قلعہ چنار۔
۵۱	تفویض وزارت کل بہ آصف خان میرزا جعفر۔	۳۸	تفویض صوبہ واری بنگالہ و اولیہ قطب الدین خان کوکہ۔
"	تنبیہ نمودن کلیان بپاداش فعل شنیعہ۔	۳۹	گزشتہ شدن خاں غلات میرزا عزیز کوکہ۔
"	نقل جانور غریب ہم شکل موشک پران۔	"	جشن کتختانی سلطان پرویز بدختر شاہزادہ مراد۔
"	عظائے خطاب فصل حسانی بعبد الرحمن پسر	۴۰	فرستادن فوج دیگر یکبارہ افواج متینہ قندھار۔
۵۲	شیخ ابوالفضل۔	"	گرفتار عبداللہ خان رام چند بندہ را بایقان۔
"	سیر باغات کابل۔	"	ذکر شکار دامتیاز در گوشت جانوران وحشی۔
"	تعمیر بلوغ جہان آرا۔	۴۱	فوت والدہ قطب الدین خان کوکہ۔
"	نصب نمودن کتبہ بر سنگ مرمر در میان دو درخت	جشن دویم	
"	چنار و معانی محصول سایر کابل۔		
۵۳	رسیدن بہ کابل و کندہ نمودن تاج۔	"	حقیقت لشکر قندھار و آنچه واقع شد در ان دیار۔
"	برداشتن زنجیر از پاسے خسرو براسے سیر باغ	"	بلازمست رسیدن حسن بیگ ایلمچی داراسے ایران۔
۵۴	شہر آرا۔	۴۲	حسب و نسب ترخان لودی۔
"	ذکر کشتن علی قلی انجمن کہ خطاب شیر افکن داشت	۴۳	حرکت بجانب کابل۔
"	شوہر مہر النساء خانم کہ ثانی الحال نور جہان بیگم	۴۴	انعام دہ ہزار روپیہ بہ ایلمچی دارامی ایران۔
"	شدہ بود قطب الدین خان را با اہل خانہ خان در	۴۵	بر آوردن مینار قبر آہو و نصب نمودن کتبہ بر او۔
۵۵	برودوان بنگالہ	"	وجہ تسمیہ گجرات
۵۶	حکم مراجعت از کابل۔	"	ذکر چشمہ دریائے بہت۔
"	وصف میوہ ہائے کابل۔	۴۶	ذکر زعفران زاکر شمیر۔
۵۷	گرفتار عنکبوت گلوے مار را۔	۴۷	ذکر بنائے قلعہ رہتاس بر کنار دریا۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۵	توجہ راہات از لاہور بجانب آگرہ۔	۵۷	تحقیق نقش خواجہ یاقوت معاصر سلطان محمود غزنوی
"	ذکر مغر الملک جاگیر دار نکودر۔	"	تعمیر عمارت در بالا حصار کابل۔
۶۶	رسیدن بدہلی و نزول در سلیم گڑھ۔	"	وزن شفا لوس کابل۔
"	آوردن اولاد میرزا شاہ رخ و ملازمت راجہ مان سنگھ	۵۸	شکار قمرغہ۔
"	جشن سویم	"	برآمدن از کابل۔
۶۷	داخل شدن در قلعہ آگرہ۔	"	ارادہ بغاوت خسرو بمرتبہ ثانی و کشتہ شدن جمع بجاقت
"	یوز سفیدہ و آنچه از جانوران سفید دیدہ اند۔	۵۹	و نادانی۔
۶۸	کشتن مادر خود را در عزائے پسر۔	"	بقتل رسیدن نور الدین پسر آصف خان و غیاث الدین علی
"	عنایت اسپ بر راجہ مان سنگھ۔	۶۱	ولد اعتماد الدولہ
"	فوت جہانگیر قلی خان قلیماق ناظم بنگالہ و تفویض	"	مرحمت شدن نظامت اوڈیسہ بہ ہاشم خان۔
"	صوبہ داری بنام سلطان جہاندار و اتالیقی	۶۲	عطاے خطاب خان جان بصلابت خان و خطاب
۶۹	اسلام خان۔	۶۳	خانہ و رانخان بہ شاہ بیگ خان۔
"	ذکر بازیگران و جانور عجیب کہ در ویشی از سہرائے سیپ	"	عقوبہ ایم راے سنگھ۔
"	آوردہ بود۔	"	مرحمت فرمودن خطاب فدائی خان بسلیمان بیگ۔
"	نسبت فرمودن خود با صبیہ جگت سنگھ و لدر راجہ مان سنگھ	"	ملازمت میرزاغازی پسر خلیل اللہ
"	و فرستادن ساجق۔	۶۴	ملازمت میر غیاث الدین میر میران۔
"	فوت نجیب النساء بیگم عمہ جہانگیر والدہ میرزا والی	"	تعلق نظامت قندھار بہ میرزاغازی۔
"	رسیدن ایلچی مہبول خواندہ کار در آگرہ۔	۶۵	تیر باران نمودن سلطان سید افغان کہ مغوی سلطان
"	آمدن صبیہ راجہ جگت سنگھ در محل بادشاہی با جہیز و	"	خسرو بود۔
"		"	ذکر مولانا محمد امین۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۵	سرفرازی میرزا پر خوردار خطاب خان عالم -	۷۰	اسباب نامتناہی -
۷۶	طلب داشتن مہابت خان از ہم رانا و فرستادن عبداللہ خان را بجائے او -	۷۱	فوت میرخلیل اللہ پسرزادہ میر نعمت اللہ نریدی وزن سال قمری -
۷۷	مرحمت خطاب مسیح الزمانی بحکم صدر اسے اصفہانی -	۷۲	رخصت مہابت خان بہم رانا -
۷۸	رخصت شاہزادہ پرویز بہ ہم دکن -	۷۳	آمدن خان خانان از ملک خاندیس و دکن مرتبہ اول - وزن سال شمسی -
۷۹	منع فروختن بنگ بوزہ در بازار ہما -	۷۴	فوت پیشرو خان سعادت و کمال خان -
۸۰	ادائے عجیب کہ از شیر صادر شدہ -	۷۵	منع خواجہ سرانمودن در مالک محروسہ عموگاہ و در بنگالہ خصوصاً -
۸۱	غزل کہ شہنشاہ جہانگیر خود گفتہ اند -	۷۶	عنایت اسپ خاصہ و بست زنجیر فل بہ خان خانان و فرستادن میرزا غازی را بقندھار -
۸۲	فرستادن ساچق بخانہ صبیہ مظفر حسین میرزا کہ بکبت خرم خواستگاری شدہ بود -	۷۷	تصرفات تازہ فرمودن در عمارات روضۃ اکبر -
۸۳	رخصت خانجہان لودی بہمت دکن بکبک سلطان پرویز و خان خانان -	۷۸	تعریف حوض حکیم علی کہ حجرہ دران ساختہ بود و آب دران نمی رفت -
۸۴	سیاست فرمودن جلو دار و دو نفر کمار را کہ در وقت شکار نیندگاہ ظاہر شدہ بودند -	۷۹	رخصت انصاف خان خانان بدکن -
۸۵	مرحمت فرمودن منصب بعبید الرحیم خرد و عفو تقصیرات او -	۸۰	تفویض صوبہ داری گجرات با عظم قان کوکلتاش از غل مرتضی خان -
۸۶	تولد بلند اختر پسر خسرو -	۸۱	تولد بلند اختر پسر خسرو -
۸۷	جشن پنجم	۸۲	جشن چہارم
۸۸	فوت ملا علی احمد مہرکن در حنورا قدس فجائاً	۸۳	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۸	ساختن کی از ملازمان بادشاہی کہ در خاتم بند خانہ کار سیکرو چار مجلس از عاج در پوست فندق -	۸۳	تنبیہ جمعی از خانزادان کہ مرید و مستقیم سنا سی شدہ بودند -
۹۹	عنایت خطاب اعتقاد خان بہ ابوالحسن پسر اعتماد الدولہ -	۸۴	عدالت فرمون بر فریاد پیرزنی بر مقرب خان -
۱۰۰	عنایت خطاب شاد خان بشادمان ولد خان اعظم -	۸۴	سفیوح واقعہ غریبہ بصوبہ بہار و رحیل فضل خان پسر شیخ ابوالفضل مشہور -
"	حکم ضوابط جہا گیری -	۸۶	آوردن دولت خان تحت سکہ سیاہ -
۱۰۱	جشن ہفتم	۸۷	آمدن خان خانان از دکن مرتبہ ثانی و ناخوشی حضرت ظل سبحانی -
۱۰۲	حقیقت ملک بنگالہ بہ تفصیل -	۸۸	تقولین حبیبیہ مظفر حسین میرزا صفوی بشاہزادہ -
۱۰۳	از عجایب محاربات جنگ شجاعت خان با اعتماد خان و ظفر یا قن محض بتائید ایزدی و فضل او -	۸۹	رضیت خان اعظم ملک انواج ہم دکن -
۱۰۴	عنایت خطاب رستم زمان بشجاعت خان -	۹۰	حکایت شکار شیر و زخمی شدن بعضی از بندگان -
۱۰۵	وصف جانورانی کہ مقرب خان از بندہ رکروہ آوردہ گذرایند -	۹۲	ملازمت ملا نظیری شاعر مشہور -
۱۰۶	آمدن لکھمی چند راجہ کما یون سرگروہ راجہاے کسوتی -	۹۲	جشن ششم
۱۰۷	حکایت رفتن عبداللہ خان از طرف گجرات بہ ملک عبر نظام الملکی و شکست خوردہ آمدن او -	"	ملازمت یادگار علی سلطان اپنی دارائی ایران -
۱۰۸	نظامت خاندیس و برابر و دیگر ملک مفتوحہ دکن بہ خان خانان -	۹۵	نقل کتابت شاہ عباس -
۱۰۹	فوت آصف خان جعفر و ذکر خصائل او -	۹۶	سرسرازمی برج پسر کلان خان خانان بختاب شاہنواز خان -
۱۰۹		۹۷	تاخت احدا و بد نہاد پر شہر کابل و منہزم و برگشتن از مردم شہر بے توقف و تامل -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۲۲	اذن یافتن خسرو به کورنش - رخصت شاهزاده خرم به تنخیر ملک رانا گذراندن دیگ کلان بندگان خواجه بزرگ -	۱۱۰	فوت میرزا غازی ولد میرزا جانی ترخان -
۱۲۶	فوت اسلام خان ناظم بنگاله رب النوع سلسله شیخ سلیم -	۱۱۱	فوت شجاعت خان در بنگاله بوضع غریب -
۱۲۸	جشن نهم	۱۱۲	فوت امیرالامرا شریف خان والا شاهی -
۱۲۹	عنایت خطاب آصف خانی با عتقاد خان -	۱۱۳	فوت سلیم سلطان بیگم دختر راوی فردوس مکانی که اول در عقد بیروم خان بوده و بعد فوت او عرش آشیانی عقد خود فرموده بودند -
۱۳۰	قید نمودن خان عظم در قلعه گوالیار -	۱۱۴	جشن هشتم
۱۳۱	منع خسرو از کورنش -	۱۱۵	بیان چارچیز که بران اطلاق سعادت و نخست می کنند -
۱۳۲	فوت نقیب خان که مورخ بے نظیر بود -	۱۱۶	عنایت خطاب سردار خانی بخواجه یادگار برادر عبدالله خان -
۱۳۳	زاییدن فیل در حضور و تحقیق مدت حمل -	۱۱۷	بچه دادن پوز -
۱۳۴	فوت راجه مانسنگه انبیری و سرفرازی هاسنگه پسرش بجای او -	۱۱۸	رام گشتن شیران و بچه دادن -
۱۳۵	سوراخ نمودن جهانگیر هر دو گوش را و انداختن حلقه بانظار حلقه گبوشی خواجه بزرگوار بمنبت صحت خود از بیماری -	۱۱۹	اثر گزیدن سنگ دیوانه -
۱۳۶	اختراع گرفتن عطر گلاب از والده نور جهان بیگم -	۱۲۰	احوال طایفه هندو و بعضی از عقائد و اطوار و اعمال ایشان -
۱۳۷	آمدن بخترخان کلانوت از دکن -	۱۲۱	فرستادن خان عام با ایلمچی گری ایران و رخصت یادگار علی سفیر شاه عباس همراه ایشان -
۱۳۸	اطاعت قبول نمودن رانا امر سنگه -	۱۲۲	حقیقت اصل و فرع سلسله رانا -
۱۳۹		۱۲۳	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۵	مسلمان نمودن روزافزون را از راجہ زادہ ہائے صوبہ بہار بود۔	۱۳۵	فوت بہادر حاکم زادہ گجرات کہ خمیر پایہ فساد بود۔
۱۳۶	بلازمت رسیدن جگت سنگھ پسر کنور کرن	۱۳۶	شکست میرزائی از قلعہ بندر سورت و جنگ نمودن انگریزان ببلک جہانگیر از اندرون قلعہ۔
۱۳۷	آمدن خان جان اندوکن۔	۱۳۷	ملازمت نمودن رانا شاہزادہ خرم را
۱۳۸	عنایت خطاب التفات خانی بہیرزا مراد پسر کلان مرزا رستم۔	۱۳۸	معاودت سلطان خرم از ہم رانا و بلازمت آوردن کنور کرن ہمراہ خود۔
۱۳۹	رخصت نمودن مصطفی بیگ ایلمچی داراے ایران۔	۱۳۹	تولد محمد دارا شکوہ۔
۱۴۰	فرستادن خان جان بار دیگر بدکن۔	۱۴۰	ملازمت مصطفی بیگ ایلمچی شاہ ایران۔
۱۴۱	آمدن سید کبیر از جانب عادل خان۔	۱۴۱	رخصت نمودن مرتضی خان بجهت تسخیر قلعہ کانگرہ۔
۱۴۲	رسیدن کتابت خواجہ ہاشم وہ بندی و جواب آن۔	۱۴۲	مرخص فرمودن نجیب خان بطرف عادل شاہ بہ بیجا پور۔
۱۴۳	برخی از احوال سلسلہ میر میران۔	۱۴۳	فوت ملاکدائے درویش بوضع غریب۔
۱۴۴	خوراندن شراب بشاہزادہ خرم۔	۱۴۴	خانہ جنگی کشن سنگھ برادر راجہ سورج سنگھ باگو بندہ اس۔
۱۴۵	حکایت ابتداء شراب خوردن خود۔	۱۴۵	رخصت فرمودن کنور کرن سنگھ بوطن۔
۱۴۶	عنایت خطاب خانی بصادق برادر زادہ اعتماد الدولہ۔	۱۴۶	ذکر کشتن داراے ایران صفی میرزا پسر خود را۔
۱۴۷	رخصت جگت سنگھ و لد کنور کرن بوطن۔		
۱۴۸	حکایت شکست احداد افغان در کوہستان کابل۔		
۱۴۹	ظفر یافتن شاہنواز خان بر عنبر مقہور و بدست آمدن غنیمت تمام محصور۔		
۱۵۰	منفوح شدن کان الماس بسعی ابراہیم خان در صوبہ بہار		
۱۵۱	وبر آمدن الماس بوضع غریب۔		

جشن دہم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶۵	پاسے تخت -	۱۵۶	عنایت خطاب فتح جنگ بابر اسم خان -
"	رسیدن محمد رضا بیگ حاجب ایران بہ ہدایا -		جشن یاز و ضم
"	نقل کتابت دارا سے ایران -		
۱۶۷	خصت شاہ خورم بہ مهم دکن -	۱۵۷	تسمیہ نور محل بنور جہان بیگم -
۱۶۸	سیاست دزدان و جنگ نول نام سردار دزدان بانیل		عنایت توس و طغ باعتماد الدولہ و حکم و دام نواختن
۱۶۹	بیان احوال اجمیر -	۱۵۸	نقارہ بعد نقارہ شاہ خرم -
	تالش و ظلم سارس با بہت صید کچھ پاسے خود و بعد		عنایت خطاب شجاعت خانی سلطام امیر عرب و خطاب
۱۷۰	از یافتن بردن آنها -		عضد الدولہ بمیر جمال الدین انجو -
۱۷۱	عنایت خطاب فاضل خانی بہ آقا افضل -	۱۵۹	کشتہ شدن عبدالسبحان در یکے از تمانہ جات کابل -
۱۷۲	سرفراز سے صفی پسر امانت خان خطاب خانی -	۱۶۰	انعام سہ لک روپیہ بخاندوران -
	تماشا سے نیزنگی قضا و قدر بخلصی و راجی از چندین	"	فوت شیخ فرید مرتضیٰ خان -
"	آفت و بلا و ہلاک کنجشک -	۱۶۱	ذکر فوت صبیہ خرم نوشتہ اعتماد الدولہ -
۱۷۳	تفنگ اندازی نور جہان بیگم -	۱۶۲	ولادت شاہ شجاع -
۱۷۵	ملاحظہ نمودن درخت خرمایہ و شاخہ	"	تفویض صوبہ الہ آباد بسلطان پرویز -
۱۷۶	ملاقات چند اروپائی -	"	ذکر و بابے عظیم در بعضی جاہاے ہندوستان -
۱۷۷	وضع معاش برہمن -	۱۶۳	تفویض نظامت اجمرات بمقرب خان کرانوی -
۱۷۹	وصف درخت بر و نصب نمودن نقش پنجہ خود بر آن درخت	"	عنایت خطاب اند خانی بشوقی طفیور نواز -
	بیان زہرہ شیر دگر گ کہ بر خلاف حیوانات دیگر		نصب نمودن صورت رانا و کرن پسر او کہ از سنگ تیشیدہ
۱۸۰	در جگرے باشد -	"	بودن در پائین باغ اگرہ -
"	داخل شدن در قلعہ ماند و مساحت آن -		مخاطب شدن شیر علی کشتی گیر بہ پهلوان

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۹۰	عنایت خطاب فدائی خانی بهدایت الله - سبب گذشتن نام روز پنجشنبه مبارک شنبه و چهارشنبه به کم شنبه -	۱۸۱	حکایت زهر دادن نصیرالدین پسر غیاث الدین مالوی پدر خود را و فوت آن -
۱۹۲	خطاب یافتن عادل شاه بفرزند -	۱۸۲	ذکر جمع نمودن عورات سلطان غیاث الدین مالوی بخوابش خود -
۱۹۳	ولادت روشن آراے بانو بیگم -	"	بریدن نصیرالدین دست خدشگار را که او را از آب بر آورده بود -
۱۹۴	عنایت خطاب رشید خانی بالهداد افغان - کشته شدن روح الله برادر فدائی خان بغداد یکه از فدائیان کفار -	۱۸۳	حساب شکار که از سن دوازده سالگی تا پنجاه سالگی نموده بودند -
۱۹۵	ملازمت شاه جمجاه بلند اقبال سلطان شاه خرم بعد فتح بعضی از ممالک و کن -	۱۸۴	جشن دوازدهم
۱۹۶	گذراندن مهابت خان قطعه لعل که یازده مثقال وزن و یک لک روپیه قیمت داشت و قدرے جواهر دیگر -	۱۸۵	توکه منع استعمال تنباکو در ممالک هند و ایران و شاهره فیابین خاندان و فرمانرواے ایران -
"	یافتن شاه خرم خطاب شاه جهان و حکم شستن بر صندلی زرین نزد یک تخت شاه -	۱۸۶	رخصت محمد رضا الملی داراے ایران - هم رسیدن گربه خنثی که از غریب است -
۱۹۷	تفویض صوبه کابل به مهابت خان -	"	وزن فرمودن استاد محمد نائی را بروپیه و مرحمت فیل جت بار آن -
۱۹۸	پیشکش نمودن شاه جهان جواهر گران بها و فیل نورجبت -	۱۸۷	وزن فرمودن ملا اسد قصه خوان بروپیه عنایت خطاب چشتی خانی بشیخ مودود چشتی -
۱۹۹	نهضت رایات از قلعه ماندو بجانب گجرات -	۱۸۸	آمدن نه قطعه الماس از معدن بهار که یکی از آن قیمتی یک لک روپیه بود -
۲۰۰	رخصت مهابت خان بجانب کابل -	۱۸۹	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۰	عظماے مشائخ بودہ اند و ذکر اولاد اکبر گزیدہ	۲۰۰	عنایت خطاب بکرمایت براری رایان وکیل شاہجہان
۲۱۲	آمناق -	"	واقع شدن خطاے غریب از میرزا رستم -
"	تشریف بردن در باغچہ و عوبلی شیخ اسکندر مؤلف	۲۰۲	عنایت خطاب بہت خانی بالہ یار کو کہ -
"	تاریخ مرآت اسکندری و احوال سلاطین گجرات -	"	حقیقت قلعه و ہار -
"	ذکر ملازمت راجہ سرکلیان راجہ ولایت ایدرو	۲۰۳	محبلی از احوال سلاطین مالوہ -
"	احوال ملک او -	"	عنایت فرمودن بیکتعلہ لعل بیکزنگ بشاہجہان -
۲۱۳	ذکر مزار شیخ کھٹو -	"	وصف گل کمودنی لینی نیلو فروگل کنول و شرح تفاوت
۲۱۴	ذکر مظفر کہ خود را از نسل سلاطین گجرات میگرفت -	۲۰۵	صورت و سبب از یک دیگر -
۲۱۵	طرح عمارت بارغ فتح کہ از بنا ہاے خانخانان است -	۲۰۶	حسب و نسب سر فرار خان -
"	بریدن انگشتاے اہام نر تو کہ متفرخان بکرم بریدن	"	وجہ تسمیہ کنپنایت و شرح خصوصیات و دیگر غرایب
"	درخت گل چنپہ -	۲۰۷	و عجائب آن -
"	آوردن وز دے راجہ ضرور کہ در ہر مرتبہ عضوے	۲۰۸	حکم سکہ بوضع دیگر در کنپنایت -
"	از اعضاے او بریدن بودند و متنبہ نگشتہ بود -	"	پسند فرمودن کچھری باجرہ -
"	فتح ولایت خورہ از مضافات او ڈلیہ -	"	شکایت عبداللہ خان بریدن اشجار بارغ نظام الدین
"	رسیدن خرپزہ و عنایت فرمودن از ان بمشائخ	۲۰۹	احمد قتل بکینا ہی بجور بجد -
۲۱۶	گجرات -	"	اظهار کرامات و خوارق عادات شاہ عالم و قطب عالم -
۲۱۸	وصف شاہجہان -	۲۱۰	رسیدن بشہر گجرات و شرح کیفیت آن -
"	وصف عمارات مقبرہ سید مبارک بخاری -	۲۱۱	ایالت گجرات بشاہجہان -
"	بہنم و محل گشتن مانسکھ سیوڑہ و ذکر اصناف و ضلع	"	ذکر مسجد جامع گجرات -
۲۱۹	و اختراع فرقہ سیوڑہ -	"	زیارت فرمودن روضہ شیخ وجیبہ الدین کہ از

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۱	فوت خواجہ بیگ مرزائی صفوی قلعہ دار احمد نگر و تفویض قلعہ داری بجنجر خان -	۲۱۴	حکم اسراج سیوڑھا خصوصاً از گجرات و از دیگر ولایات -
"	قلعہ ہواے احمد آباد و انحراف مزاج -	۲۲۰	عنایت خطاب عاقل خانی بخواجہ عاقل -
"	ذکر علالت -	"	گرفتہ آوردن قمر خان کہ از افلاس سبز سحر اے آوارگی
۲۳۵	حفت شدن سارس -	"	ہناده بود و کامیاب گشتن او -
۲۳۶	حکایت عجیب سارس -	۲۲۱	شیوع و باد رخط کشمیر -
۲۳۷	خبر فوت راوت شنکر -	۲۲۲	ملازمت زمیندار جام -
"	ملازمت رائے بہارہ عمدہ زمینداران گجرات -	"	فوت عظمت خان گجراتی -
"	احوال ابوالحسن مصور و عنایت خطاب	"	ذکر شکار شیر -
۲۳۸	نادر الزمانی -	۲۲۳	انس گرفتن بز با بچہ لنگور -
۲۳۹	مفتوح گشتن کان الماس گونڈوانہ -	۲۲۵	جشن سینر دھم
۲۴۰	بیضہ دادن سارس در باغیچہ دولت خانہ -		
"	رخصت فرمودن راجہ بکر ماجیت راجا صاحبہ قلعہ کانگڑہ -	۲۲۶	عنایت خطاب قاسم خانی و تفویض صوبہ داری لاہور
۲۴۱	ذکر قتل سجان قلی قراول -	"	از طرف اعتماد الدولہ بمیر قاسم -
۲۴۲	تقرر قدرے توفیق و اجرا اے حکم قتل -	"	رخصت فرمودن کچھی زرائع راجہ کوچ بہار
"	بزرگشیدن سعید اے زرگر در صلہ قصیدہ غزا -	۲۲۷	آمدن میر حملہ از عراق -
۲۴۳	فرمودن بیت و حکم نقش کردن بر تختہ سنگ -	"	ذکر شکار فیل -
"	عنایت بصوب آگرہ -	۲۲۸	مراجعت بصوب احمد آباد -
۲۴۴	بچہ کشیدن سارس -	۲۲۹	وصف کوئل -
			نقش نمودن تصویر بر منج دوازده گانہ بر سکہ -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶۲	نقل غریبہ از بلیہ و با۔	۲۴۵	کم کردن شراب قدرے از معتاد
	ذکر عمارات فتح پور و حوض کلان کہ اکبر از فلوس	"	رخصت و کلاے عادل خان تفصیل العام۔
	و روپیہ ملو ساختہ بہار باب احتیاج بخشیدہ		نوشتن رباعی خود بر اطراف شمشیر و فرستادن
۲۶۲	بجو دند۔	۲۴۶	بعادل خان۔
۲۶۳	رخصت کنور کرن پسر رانا نزد پدرش۔	۲۴۷	تفویض صوبہ داری بہار بمقرب خان۔
"	ذکر کرامات شیخ سلیم چشتی۔	"	نقل حکایت لطیف از اکبر۔
"	ذکر مسجد در و ضہ فقہور۔	۲۵۰	بیماری شاہ شجاع۔
۲۶۴	رفتن بخانہ اعتماد الدولہ۔	۲۵۳	ذکر توبہ فرمودن اکبر از شکار۔
	گم شدن عقد مروارید و لعل نور جهان بیگم در	۲۵۳	تولد شاہزادہ اورنگ زیب۔
"	اشناسے شکار۔	"	صحبت داشتن با چہرہ و پسناسی۔
	خبر فتح قلعہ مؤتشکت سورجمل و حوالہ نمودن جاب	۲۵۴	حکایت بادشاہ و باغبان۔
۲۶۵	سورجمل بجکت سنگہ۔	۲۵۶	حکم وزن حکیم روح اللہ۔
۲۶۶	رفتن بیابغ نور منزل و دیگر عمارات نو تعمیر۔	۲۵۷	خبر بچی راجہ سورجمل۔
۲۶۷	جشن چار دہم	۲۵۸	ملازمت خانخانان پہسالار و رسیدن بایلیغار۔
			ذکر قلعہ رتھنپور و احوال بعضے از حکام سابق و
۲۶۸	پیشکش شاہجہان۔	۲۵۹	وجہ تسمیہ آن۔
۲۶۹	تعریف افراط پیشکش اعتماد الدولہ۔	۲۶۰	رخصت خان خانان پہسالار بایالت دکن
"	ایالت پٹنہ بخاندوران۔	"	ملازمت خاندوران۔
"	رفتن بمنزل آصف خان و قبول پیشکش نمایان۔	۲۶۱	ذکر میرزا شیخ بہلول برادر شیخ محمد غوث گوالیاری۔
۲۷۰	شکار قمرغہ کہ از سرایردہ ترتیب یافتہ بود۔	۲۶۲	شیوع علت طاعون در آگرہ۔

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۷۹	حکم تیاری مینار و چاه از آگره تا لاهور	۲۷۹	فوت والده شاه جهان -
"	نقضت بکشمیر -	"	داخل شدن باگره -
۲۸۰	حکایت غریب اسلام خان -	"	طلب سلطان پرویز -
۲۸۱	زبون نور جهان بیگم شیر را به تفنگ -	۲۸۱	بغی نمودن الوداد افغان و شکست کوهستان و کابل -
"	صحبت داشتن با گسایین چدر وپ -	"	نخشدن پیشکش روز دوشنبه محمود آبدار -
۲۸۲	رخصت سلطان پرویز به آباء -	۲۸۲	فوت شاهنواز خان پسر رشید خانم نانان -
"	عفو جرایم سلطان خسرو -	۲۸۳	کشیدن بکه مار خور بانو بربری و بچه دادن او -
۲۸۲	رسیدن شوقار از ایران -	"	رخصت مقرب خان بایالت صوبه بهار -
۲۸۳	رسیدن بدلی -	"	فرستادن شبیه خویش جهت قطب الملک -
۲۸۴	فوت فرزند کلان شاه پرویز -		حقیقت میسر ز ادالی و نسبت فرمودن با صبیح
"	رفتن بمنزل آغای آغامان -	۲۸۴	شاهزاده دانیال -
"	ملاقات شیخ عبدالحق دهلوی -	"	ذکر حضرت شیخ احمد سهرندی رحمه الله علیه -
۲۸۵	تشریف بردن به قصبه کرانا و سیر باغ و تعریف آن مکان -	۲۸۵	لازمیت شاهزاده پرویز -
"	تولد امید بخش پسر شاه جهان -	"	رسیدن ایچی دارا اے ایران -
۲۸۶	حشون تولد پسر شاه جهان -	۲۸۶	یافتن دندان ماهی ابلق بوضع غریب -
"	مراجعت ملازمیت خان عالم از رسالت -	۲۸۷	ترک منصب داری خاندوران و موقوف گشتن بانعام پر گنه خوشاب
۲۸۷	نقل شکار قمرغه و وصف تیراندازی خان عالم -	۲۸۸	جشن وزن شمسی -
"	آوردن خان عالم تصویر مجلس جنگ صاحب قرآن	۲۸۹	ظفر یافتن بمان الله در کوهستان بر احداد بد نهاد -
"	بانعمت خان -	"	خبر فوت راجه سورج سنگه نمیره راجه بالدیو -
	کشیده آوردن بشن داس مصور تصویر شاه عباس	"	تفویض صوبه داری ماز و اطر به گنج سنگه پسر سورجنگه -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۰۱	گرفتار آمدن و مجبوس شدن راجہ کشتوار۔	۲۸۷	دارای ایران۔
"	مجملاً ذکر احوال و اوضاع و خصوصیات ملک کشمیر۔	۲۸۸	خطاب ملک الشعرائی بطالب آملی۔
۳۰۲	از غرہ افتادن شاہ شجاع و صحیح و سالم ماندن۔	"	ملاقات نمودن میان شیخ منیر نام و رویش۔
"	حکم جو تکرارے منجم۔	"	ذکر خدمت باغبان و ملازمت نمودن الہداد ولد
۳۰۷	رقطن بمنزل و حمام شاہ جہان۔	۲۸۹	جلالہ باریکی۔
۳۰۸	ذکر درخت ہل تھل و درخت چنار کتان۔	"	مرحمت منصب پنج ہزاری بخان عالم۔
۳۰۹	تفویض نظامت ٹھٹھہ بہ سید بایزید بخاری۔	۲۹۱	فوت خواجہ جان و نبذی از احوال آن۔
"	نقض عہد نمودن عنبر پیمان شکن و شروع	۲۹۲	خیر فتح کشتوار۔
۳۰۹	فساد و در دکن۔	۲۹۳	جشن دزن قمری۔
۳۱۰	عدالت و تحقیق بوضع غریب	۲۹۳	مردن رانا امر سنگھ۔
"	وصف میوہ اشکن و تسمیہ خوش کن۔	"	خصت مہابت خان بخدمت نگلش کابل۔
"	فوت بادشاہ بانو بیگم و گفتن جو تکرارے این معنی را	۲۹۴	تشریف فرمودن بمنزل میرزا حسین و ذکر قوم گلر۔
۳۱۱	قیل از وقوع واقعہ۔	۲۹۵	ذکر کتل پیم و رنگ۔
"	کشتہ شدن عزت خان از پر حلونی در افغانستان	"	
۳۱۲	بر آوردن شیخ احمد سہرندی را از قید۔	۲۹۶	
"	تفویض ایالت اوڈیسہ بحسن علی خان ترکمان۔	"	
"	عزم سیر بلایق توسی مرک۔	۲۹۷	
۳۱۳	آمدن محمد زاہد الہی حاکم اور گنج۔	"	
۳۱۴	ترک شراب نمودن فرزند خانجہان یک لخت۔	"	
"	فرستادن خواجہاے جو باری دندان ماہی	۲۹۸	

جشن پانژدہم

وجہ تسمیہ بارہ مولہ کہ از مضافات کشمیر است۔

نزول بادشاہ در ڈیرہ معتمد خان۔

غرق شدن سہراب خان پسر مرزا رستم در آب بہٹ۔

ملازمت دلاور حسن حاکم کشمیر و کشتوار و ذکر

فتح کشتوار۔

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۲۴	رخصت شاه جهان به تسخیر دکن -	۳۱۴	سیاه ابلق -
"	حرکت ریاات بجانب آگره -	۳۱۵	فوت دلاور خان صوبه دار کشمیر -
۳۲۶	تفویض صوبه داری ملتان بجان جهان -	"	جشن وزن شمسی در قفقز بمنزل آصف خان -
"	تفویض حراست قلعه قندهار بعبده العزیز خان -	۳۱۶	عزم سیر سرچشمه و یزناک -
۳۲۸	رسیدن در پرگنه کرانه که وطن مقرب خان است -	"	از دست رفتن ملک کشتوار -
"	ترویل بدلی -	۳۱۷	وفات خاندوران -
۳۲۹	برخی از احوال ذوالقرنین ارمینی -	"	تفویض صوبه داری کشمیر به ارادت خان و خاندان
"	ملازمت فرستادها به دارا اے ایران -	۳۱۸	شدن میر حمله -
۳۳۰	فایز شدن بشهر آگره -	"	نقل شکار ماهی به وضع غیر مکرر -
"	سرسرازی به سعید اے داروغه زرگر بختاب	۳۱۹	فوت سیر زارچین داد پسر خان خانان -
۳۳۱	بے بدل خانی -	"	مراجعت از کشمیر بجانب هندوستان -
"	حساب خیرات و انعام این سال -	"	رسیدن رنیل بیگ ایلچی شاه عباس بلایور و فرستادن
۳۳۲	جشن شانزدهم	۳۲۰	خلعت و سی - هزار روپیه از حضور -
"	تفویض منصب بسلطان شهریار -	۳۲۱	شکار قمره -
۳۳۳	تفویض صوبه بهار بشاه پرویز -	"	رسیدن خبر فتح قلعه کانگره و وصف قلعه و کوهستان
۳۳۴	فوت یوسف خان ولد حسین خان و ذکر حبامت او -	۳۲۲	و دیگر حکام آن -
"	کار خیر سلطان شهریار با دختر نوز جهان بیگم که از	۳۲۳	ملازمت سفیر ایران -
"	شیر افکن خان داشت -	"	منصبت بجانب آگره -
۳۳۵	بزرگ کشیدن جوتک را به پنجم -	۳۲۵	تقصیر نمودن و کنیان و بهیم خوردن
			معاملات دکن -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۲۲	رخصت شاهزاده پرویز بصوبه بهار -	۳۲۵	افتادن آهن برق از آسمان و ساختن شمشیر و خنجر و کار و -
"	فوت راجه بهادرسنگه -	"	آوردن افضل خان عرض داشت شاه جهان شتل
"	ترک خوردن گوشت مرغابی -	"	بر اصلاح کار و کن -
۳۲۵	ذکر وفات اعتماد الدوله -	۳۲۶	شرایط صلح از جانبین -
"	متوجه شدن بسیر قلعه کانگره و ملاحظه نمودن تپستانه	"	رخصت فرستاد به شاه ایران -
۳۲۶	درگاه و جالاکھی -	"	تفویض نظامت دہلی به مکرم خان -
"	حکم ساختن عمارات نور پور و ذکر شکار مرغان	"	آمدن قاسم بیگ از جانب شاه ایران -
"	صحرائی و حکایت سناسی که سلب اختیار از	"	تسلط یافتن ارادت خان بر کشتور -
۳۲۷	خود کرده بود -	"	سرفرازی احمد بیگ برادر زاده ابراهیم خان فتح جنگ
"	عنایت جاگیر و ششم و غیره اعتماد الدوله نور جهان بیگم	"	به نظامت اوڑیس و خطاب خانی -
۳۲۸	و تفویض دیوانی کل به خواجه ابوالحسن -	"	عنایت دہیه برنیل بیگ ایچی دارا شاه ایران -
"	فوت سلطان خسرو -	"	انداختن آهنگر عاشق از بام خود را و جان دادن -
۳۲۸	چشم بنقد هم	"	وصف سلیقه و تدبیر نور جهان بیگم در اصلاح
"	انعام یافتن برنیل بیگ سفیر ایران و حکم توقف	۳۲۹	مزاج جابگیر -
"	او در لاهور و مراجعت خود از کشمیر و خنجر غریبت	۳۳۰	چشم نمودن نور جهان بیگم جهت صحت بادشاه -
"	شاه عباس به تسخیر قندهار و طلب فرمودن شاه جهان	"	وزن فرمودن جو تکرارے منجم از اشرفی و روپیہ -
"	را از برهان پور -	"	آمدن شاهزاده پرویز بایلغار بنجیر باری جابگیر
"	بلازمت رسیدن مهابت خان از کابل و رسیدن	۳۳۱	فوت والده نور جهان بیگم -
"	حکیم مومنا بوسیله او و تفویض نظامت آگره	"	حرکت رایات بجانب کوهستان پنجاب

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۵۹	آصف خان با گره بخت آوردن کل خزانده و وفات میرمیران و حکم تالیف همه احوال به معتد خان -	۳۵۲	بر اعتبار خان و نزول اجلال در کشمیر و معاف فرمودن ابواب فوجداری در کل مسالک محروسه و اضافه منصب امرا و طلب نمودن شاهزاده پرویز -
۳۶۰	آغاز نوشته معتد خان که جهانگیر در او اصلاح می فرمود -	۳۵۳	رسیدن شاه عباس بر قلعه قندهار -
۳۶۱	فرستادن موسوی خان را نزد شاه جهان بخت نصیحت و پند -		سامان لشکر بخت استخلاص قلعه قندهار و اراده بنی شاه جهان و سرکوبی نمودن ارادت خان مفسدان کشتوار را -
۳۶۲	روانه شدن شاه جهان از ماند و جانب آگره و نصرت جهانگیر بخت تنبیه او و مخاطب شدن شاه جهان به پسر و دولت -	۳۵۴	تصرف نمودن شاه جهان در جاگیر نور جهان بیگم شهریار و امتناع آمدنش بجنور -
۳۶۳	بسیاست اسید خلیل بیگ و محرم خان خواجه بگری خاص شاه جهان و رسیدن شاه جهان بخوانی آگره و فرستادن سدر پسر بکیرا بخت راجه بخت حصول خزان و یافتن او نه لک روپیه از منزل لشکر خان و گلکه کا فر نعمتی خان خانان -	۳۵۵	مراجعت از کشمیر بلا هو و تسلیم نمودن شهریار خدمت قندهار و تفویض ایالت کشمیر با اعتقاد حسن و خلاص فرمودن راجه کشتوار را از قید و عنایت نمودن کشتوار با و منصب یافتن وادرنخش پسر خسرو -
۳۶۴	پند فرمودن عبدالعزیز فرستاده شاه جهان و ملازمت نمودن راجه نرسنگد یو و حکم حبس پوشیدن و پیش رفتن افواج و گلکه از نفاق عبدالعزیز خان -	۳۵۶	حکم تغیر جاگیر شاه جهان و رسیدن فرستاده های شاه عباس و آمدن خان جهان از ملتان -
۳۶۵		۳۵۷	نقل نامه دار اسد ایران -
۳۶۶		۳۵۸	نقل جواب نامه شاه عباس -
	چشم شیر و دم		روانه شدن خان جهان بطرف ملتان و فرستادن

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۶۹	به صادق خان جهت تنبیه جگت سنگه و تعین شدن شا هزاره پرویز به تعاقب شاه جهان باتفاق مهابت خان -	۳۶۵	خبر رسیدن شاه جهان به متحرا و ترتیب افواج بادشاهی و کناره گرفتن شاه جهان با خان خانان از مسکه -
۳۷۰	مرحمت خدمت میرنجشی بمظفر خان و مقرر شدن صوبه داری گجرات بشا هزاره داو و بخشش و خدمت اتالیقی بحسان اعظم و صوبه داری بنگاله باصف خان و رسیدن جهانگیری ببلده اجمیر و رسیدن خبر فوت مریم الزمانی و خبر فتح ثانی -	۳۶۶	ترتیب افواج شاهجهانی و دست برد نمودن براماندعای لشکر بادشاهی و هنریت یافتن از افواج چند اول -
۳۷۲	ذکر احوال صفی خان و تدبیراتی که در فتح گجرات بکار برده و داخل شدن تاهیر خان هنگام طلوع آفتاب در شهر گجرات -	"	فرستادن ترکش خاصه جهت عبداللہ خان و تاختن عبداللہ خان از لشکر بادشاهی و پیوستن با افواج شاهجهانی و رسیدن تیرتنگ بقبل سندر و فتح یافتن لشکر بادشاهی و اسامی بعضی از کشته شدگان و زخمیان امرای جهانگیر -
"	گرختن خواجه عبداللہ بخانه شیخ حیدر و گرفتار شدن او و مجوس گشتن جمیع منتسبان شاهجهان و بدست آمدن تحت مرصع و دیگر اشیاء -	۳۶۷	مخاطب گشتن عبداللہ خان به لعنت اللہ و گذشتن سندر از نظر جهانگیر و رعایت و عنایت به امرای و برگشتن عبدالعزیز خان از همراهی عبداللہ خان گذراندن میرعصند الدوله فرهنگ جهانگیری که از مولفات دوست و سرفرازی امان اللہ پسر مهابت خان بخطاب خانزاد خانی و ملازمست نمودن شا هزاره پرویز و تاراج نمودن شاهجهان قصر اجمیر را -
۳۷۳	ذکر جنگ و طرح مصاف و هنریت عبداللہ خان و تعاقب نمودن سید دلیر خان بهادر -	۳۶۸	تفویض صوبه داری کوهستان پنجاب و لاهور
۳۷۴	قتل پسر سلطان احمد و خلاص شدن سرفراز خان و اصنافه منصب صیفت خان و اصنافه و رعایت تاهیر خان و ذکر اصل و فروع سلسله ایشان -		
	وصف سادات بارہہ و ذکر شکار شیران و حکایتی		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۵۲	خاں بھمان و عزیمت کشمیر مرتبہ ثالث۔	۳۵۵	از لشکر سلطان محمود غزنوی در ہندوستان۔
۳۵۳	ذکر خان جنگی سادات بارہہ و کشتہ شدن	۳۵۶	خبر فتح ثالث و نقل جنگ شاہ بھمان با پرویز در
۳۵۴	راجہ گر دھر۔		ملک مالوہ و کشتہ شدن منصور خان فرنگی
۳۵۵	فوت ممتاز خان خواجہ سرا۔		آمدن بر قنداز خان از فوج شاہ بھمان و رسیدن
۳۵۶	وصول بہ دہلی و فرود آمدن بمنزل کشن داس		رستم خان کہ از عمرہ ہائے فوج شاہ بھمانی بود
۳۵۷	و آمدن علی رائے حکم زادہ تبت۔		بلشکر بادشاہی و قید فرمودن شاہ بھمان از خان
۳۵۸	گذشتن از جسر ایم جگت سنگھ بشفا عت	۳۵۷	را با پسران او۔
۳۵۹	نور بھمان بیگم۔		عبور فرمودن شاہ بھمان از آب زردہ و قید
۳۶۰	فرار نمودن میرزا محمد ولد افضل خان از لشکر		نمودن خان خانان را با اولاد او بسبب نوشتن
۳۶۱	شاہ بھمان و کشتہ شدن او در جنگ تعاقب		نامہ مہابت خان و عنایت خطاب خوشخبر خانی
۳۶۲	کنندگان و فرستادن شاہ بھمان افضل خان دیوان		با برائیم حسین ملازم سلطان پرویز و عنایت
۳۶۳	خود را نزد عنبر عادل خان باستدعاے مدد و	۳۶۸	منصب مہابت خان۔
۳۶۴	رسیدن شاہ بھمان بہ ملک قطب الملک۔		آمدن رستم خان و محمد مراد و دیگر ملازمان شاہ بھمان
۳۶۵			و در پائے فیصل انداختن شہزادہ خان و قابل بیگ
۳۶۶			را و تولد صبیہ شہریار و جشن وزن شمسی و رفتن
۳۶۷			بمنزل شہریار۔
۳۶۸			سرگذشت شاہ بھمان وقت عبور از آب
۳۶۹			بر بان پور و پیوستن عبداللہ خان بخدمت
۳۷۰			شاہ بھمان۔
۳۷۱			تفویض ایالت الہ آباد بہ میرزا رستم و ملا دوست
۳۷۲			
۳۷۳			
۳۷۴			
۳۷۵			
۳۷۶			
۳۷۷			
۳۷۸			
۳۷۹			
۳۸۰			
۳۸۱			
۳۸۲			
۳۸۳			
۳۸۴			
۳۸۵			
۳۸۶			
۳۸۷			
۳۸۸			
۳۸۹			
۳۹۰			
۳۹۱			
۳۹۲			
۳۹۳			
۳۹۴			
۳۹۵			
۳۹۶			
۳۹۷			
۳۹۸			
۳۹۹			
۴۰۰			

جشن نوروز ہم

خبر رسیدن شاہ بھمان بہ سرزمین اودھ و حکم حرکت
شاہزادہ پرویز و مہابت خان از جانب خاندان
بجانب الہ آباد۔

عرض داشت نمودن عنبر بہ مہابت خان و قرار
فرستادن عادل خان ملا محمد لاری را با پنج ہزار

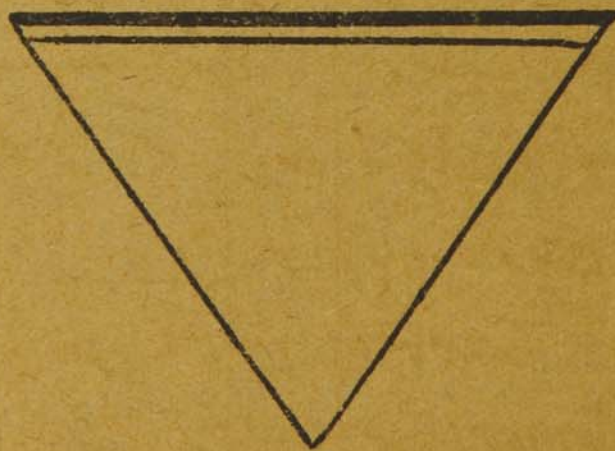
صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۹۰	فییم غلام خان نمانان و رسیدن سلطان پرویز و مهابتخان بجوالی اله آباد -	۳۹۰	سوار بهمراهی افواج بادشاهی -
۳۹۱	حرکت شاهجهان بجانب بنارس از جون پور	۳۹۱	سیاست نمودن مهابت خان عارف پسر زاهد راد
۳۹۲	بغزم رزم و کشته شدن بیرم بیگ مخاطب بخاندوران در جنگ آقا محمد زمان و ذکر مصاف شاهجهان با سلطان پرویز و مهابتخان	۳۹۲	داخل شدن شاهجهان بملک اوڈیسه -
۳۹۸	عنان گردانیدن شاهجهان از میدان جنگ و یافتن مهابت خطاب خان خانان سپه سالار و مجبلی از سوانح دکن -	۳۹۳	تلکه نوشته میرزا محمد هادی مؤلف دیباچه -
۴۰۰	مصاف ملا محمد لاری بملک لشکر هند با عنبر و کشته شدنش و اسیر گردیدن سرداران لشکر محبوس ماندن در قلعه دولت آباد -	۳۹۳	تسخیر نمودن شاهجهان قلعه بردوان را و محصور گشتن ابراهیم خان قلعه دار اکبر نگر در حصار مقبره پسرش -
۴۰۱	تفویض صوبه داری کابل به احسن الله و مراجعت از کشمیر بجانب لاهور و تفویض صوبه داری پنجاب با عدت خان و طلب نمودن شاهجهان داراب خان را و ایستادگی او از حاضر شدن و قتل رسانیدن عبداللہ خان سپر جوان او را و تفویض گشتن ایالت بنگاله به پسر مهابت خان -	۳۹۴	کشته شدن ابراهیم خان فتح جنگ و بدست شاهجهان افتادن چیل و پنج لک روپیه از مال ابراهیم خان و تقسیم نمودن شاهجهان زر به بندهای خویش -
۴۰۲	کشتن مهابت خان داراب خان را بر طبق	۳۹۴	تفویض نمودن شاهجهان ایالت بنگاله به داراب خان و گذشتن عبداللہ خان از آب گنگ و محصور گشتن میرزا رستم و شروع نزاع عادل خان با عنبر -
		۳۹۵	رعایت مهابت خان از طرف خود بلامحمد لاری و نزول جهانگیر در کشمیر و حکم اخراج عبدالغفر حاکم قندھار و بعد حکم قتل او و فوت آرام بانو بیگم -
			ظفر یافتن خانزاد خان بر پلنگپوش و کشته شدن

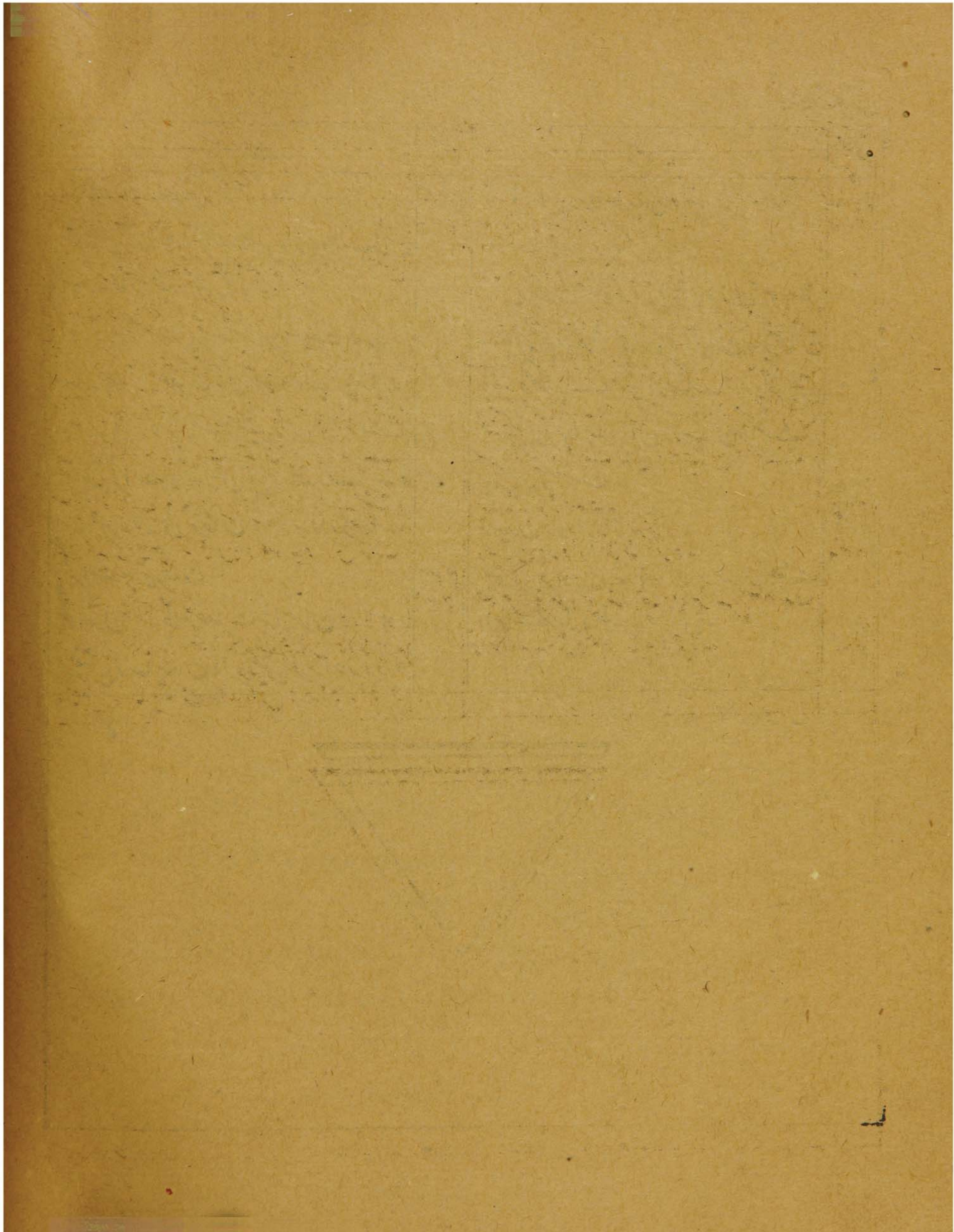
صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۹	رسیدن بلا ہور و آمدن آقا محمد علی شاہ عباس و حکایت شیر کہ با برانس گرفتہ بود و التجا آوردن عبداللہ خان بخانجہان۔	۲۰۲	حکم بادشاہی و فرستادن سراد بہ پیشگا و تفویض نظامت اگرہ بقاسم خان و معاودت جہانگیر بکشمیر و حکایت غریب از جلاوت شاہ قلی خان۔
۲۱۰	نامزد نمودن بہار بانو بیگم صبیہ خود بطہور شہ و ہوشمند بانو صبیہ خسرو بہوشنگ پسران دانیال و سرفرازی معتمد خان بخدمت بخش یگری و عزم سیر کابل و رسیدن سرحدات و نقل جنگ ظفر خان باحدات۔	۲۰۵	معارفت اختیار نمودن عبداللہ خان از شاہجہان و فوت خان اعظم و طلب فرمودن داور بخش پسر خسرو از گجرات و تفویض نظامت گجرات بخانجہان لودی۔
۲۱۱	ذکر فوت رقیہ سلطان بیگم و متوجہ شدن بر احوال خان خانان و خبر رسیدن تا مژد کردن مہابت خان صبیہ خود را بہ خواجہ بر خور دار و عنایت خطاب شاہنواز خانی بہ میرزا رستم دکنی۔	۲۰۶	جشن بستم
۲۱۲	جشن بست یکم	۲۰۷	رسیدن بکشمیر۔ رسیدن داور بخش از گجرات بجنور و تفویض صوبہ داری پٹنہ بشاہزادہ شہریار و فرستادن شاہجہان دارا شکوہ و اورنگ زیب را با پیشکش نمایان بدر بار و دست برداشتن از قلعہ بہتاس و قلعہ اسیر۔
۲۱۳	رخصت اپچی شاہ عباس۔ ذکر غدر و بے ادبی مہابت خان۔ کشتہ شدن کجیت خان داروغہ قیل خانہ بالپیش و چوہنیرہ شجاعت خان۔	۲۰۸	ملازمت نمودن عبدالرحیم خان خانان محبوب و شرمندہ و حرکت رایات از کشمیر جانب لاہور و نقل جانور ہماے۔
۲۱۴	سوار شدن نور جہان بیگم و آصف خان با فوج		

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
	پنجاب باصف خان و عنایت خطاب و استقلال وزارت بخواجه ابوالحسن و تفویض خانسانانی بافضل خان و بخشگیری بهیرجبله و بدست افتادن بست و دو دکن و روپیه از مال مهابت خان و تفویض منصب و خطاب و جاگیر اجیر بخان خانان و صوبه بنگاله بکرم خان -	۴۱۵	بادشاهی بکنگ مهابت خان و برگشتن فیل بیگم و عنان گردانیدن افواج بادشاهی و کشته شدن خواجه سرایان عمده دران تپاهی -
۴۲۳	فوت شاهزاده پرویز و رخصت شاه خواجه سفیر نذر محمد خان و سر فرازی ابوطالب سپهرستان بخاطب شایسته خانی و تفویض صوبه بهار بهیرزارتم و رسیدن شاهجهان به پٹنه -	۴۱۶	جلادت بے موقع فدائی خان و متحصن شدن قنچان در قلعه اٹک و کشته شدن عبدالصمد منجم باشاره مهابت خان و رسیدن شاه خواجه ایلمی نذر محمد خان والی بلخ -
۴۲۴	مضمون مکتوب نورجهان بیگم که بشاهجهان نوشته بود و منصب یافتن آصف خان و متوجه گشتن خانجهان بجانب بالاکھاٹ -	۴۱۷	ذکر بدست آوردن مهابت خان آصف خان و ابوطالب سپرش را با جمعی دیگر و مجبوس نمودن و قتل رسانیدن عبدالخالق و محمد نقی خان و ملا میر محمد قنوری را و ذکر عقائد و اطوار عجیب کفار -
۴۲۵	فیل مال فرمودن میر محمد موسی و فروختن خانجهان ملک بالاکھاٹ را بنظام الملک و نقل عسریب حمید خان بخشی و منکوحه او -	۴۱۸	فرار نمودن جگت سنگه ولد راجه باسو و رسیدن بهانگیر و مهابت خان بکابل و جنگ احدیان باوشاهی با راجپوتان مهابت خان فوت عنبر جیشی مشهور -
۴۲۶	رفتن زن حمید خان بکنگ لشکر عادل خان و رحمت نمودن بفتح و ظفر و ذکر نسبت عبدالرحیم خواجبه و فرستادن امام قلی خان فرمانروا سے توران ایشانرا بسفارت بهندوستان -	۴۱۹	رسیدن خبر بیماری شاهزاده پرویز و ملازمت نمودن سلطان داراشکوه و او رنگ زیب -
۴۲۷		۴۲۰	تدبیر نمودن در فرار مهابت خان -
۴۲۸		۴۲۱	فرار مهابت خان و تفویض وکالت و نظامت

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۳۳	تدبیرات صایب آصف خان جهت سلطنت شاہ جهان و بہ سلطنت برداشتن داور بخش پسر خسرو را۔	۲۲۹	عزق شدن مکرم خان با جمعے کہ راکب کشتی بودند و ذکر وفات خان خانان و ذکر سہ فتح عمدہ کہ از دہ توقوع آمدہ بودند و ذکر ترجمہ نمودن خان خانان واقعات با بری راز ترکی بفارسی۔
۲۳۵	سپردن آصف خان داراشکوہ و اورنگزیب را بہ صادق خان و نظر بند نمودن نور جهان بیگم ہمشیرہ خود را و فرستادن شہریار بالیسقر پسر دانیال را بجنگ و بردن آصف خان داور بخش را بجنگ او۔	۲۳۰	ملتی شدن راجہ ماندو متوسل شدن مہاتمان بحضرت شاہ جهان و طلب نمودن خان جهان عبداللہ خان را بکمر و تذویر و محبوب ساختہ در قلعہ اسیر و داستان خان جهان در عہد شاہ جهان۔
	ہزیمت یافتن بالیسقر و در آمدن شہریار بہ قلعہ لاہور و بردن شہریار را از محفل بادشاہی و کچول نمودن او و رسیدن بنارسی و عرض بست روز بخدمت شاہ جهان در سایندن خبر واقعہ جہانگیر و نصرت رایات شاہ جهان بجانب آگرہ و فرستادن شاہ جهان جان نثار خان را نزد خان جهان جهت استمالت۔	۲۳۱	کشتہ شدن خان جهان و رسیدن سراو بدرگاہ شاہ جهان و عزیمت حضرت جہانگیر بہ کشمیر۔
۲۳۶	سر باز زدن خان جهان از اطاعت و دادن ملک بالاگھاٹ را بنظام الملک سواے قلعہ احمد نگر و ملحق شدن دریاخان و ہیلہ بہ خان جهان و تصرف نمودن خانجہان بعضی	۲۳۲	جشن بست دوم
۲۳۷		۲۳۳	تفویض صوبہ داری بنگالہ بقدائی خان۔ تفویض نظامت پٹنہ بہ ابوسعید نسیرہ اعتماد الدولہ۔ ذکر واقعہ ہایلیہ حضرت جہانگیر بادشاہ ہنگام مراجعت از کشمیر در موضع چکڑہتی۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۳۸	شہر یار و سپہ سالار دانیال را۔	۴۳۷	از محالات مالوہ۔
"	ملازمت نمودن رانا کرن۔	"	تفویض خدمت گجرات بشیر خان و طلب داشتن
"	مرخص شدن رانا کرن و جشن و زن شمس سال	"	سیف خان را مقید بدرگاہ۔
"	سے و ہنتم از عمر شاہجہان و رسیدن شاہجہان	"	آوردن خدمت پرست خان سیف خان را
"	باجمیر و حکم بنائے مسجد از سنگ مرمر و تفویض	"	مقید بحضور و عفو گناہان او و رسیدن شاہجہان
"	صوبہ اجمیر بہا بٹ خان و رسیدن اکثر	"	بہ احمد آباد و ملازمت شیر خان و امرائے
۴۳۹	بند ہا بہ ملازمت۔	"	متعینہ گجرات و تفویض ایالت ملک پٹنہ و
۴۳۹	رسیدن در دار الخلافہ آگرہ۔	"	سند بمیرزا عیسیٰ ترخان و صوبہ داری ملک
"	جلوس فرمودن شاہجہان بر سر سلطنت	۴۳۸	گجرات بہ شیر خان۔
۴۴۰	واجرائے سکہ و خطبہ بنام نامی۔	"	خواندن خطبہ بنام حضرت شاہجہان در لاہور
		"	و قتل رسانیدن داو بخش و برادر او و





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله والمنة كتاب مطاباً بينه لما به ثلثه شكوه پذیری یعنی تاریخ عهد سلطنت نورالدین جهانگیر بادشاه



مرزا محمد باقری معتمد الخیر مت که مسوآت تحریر نموده شاه مرحوم را باضافه دیباچه و حالات مابعد ترسیب داده

در مطبعه انجمن فکری نو کشتواقع که به حسن و خوبی طبع گرد



بسم الله الرحمن الرحيم

از عنایات بیغایات الهی یک ساعت نجومی از روز پنجشنبه هشتم جمادی الثانی هزار و چهارده هجری گذشته در دار الخلافت اگر در
سنه سی و هشت سالگی بر تخت سلطنت جلوس نمودم پدرم را تا بیست و هشت سالگی فرزند نمی زیست و همیشه بجهت بقای فرزند
بدر و بشان و گوشه نشینان که ایشان را قرب روحانی بدرگاه الهی حاصل هست انجامی بردند چون خواججه بزرگوار خواججه معین الدین
چشتی سرچشمه اکثر ادیبان هند بودند بر خاطر گذاریدند که بجهت حصول این مطلب رجوع باستانه متبرکه که ایشان نمایند با خود قرار دادند
که اگر الله تعالی پسر کے گرامت فرماید و او را بمن از زانی دارد اند اگر تا بدرگاه روضه منوره ایشان که یک صد و چهل کرده است
پیاوه از روی نیاز تمام توجه کردم در سنه تهمید و پنجاه و هفت روز چهارشنبه هفتم ماه ربیع الاول هفت گطری از روز مذکور گذشته
بطالع بست و چهارم درجه میزان الله تعالی مرا از کتم عدم به وجود آورد و دوران ایام که دالد بزرگوارم جوپاس فرزند بود شیخ سلیم نام
در دیشته صاحب حالت که طے بسیاری از مرا اهل عمر نموده بود پدر که به متصل بوضع سبکری از مواضع اگر استقامت داشت و
مردم آن نواحی به شیخ اعتقاد تمام داشتند چون پدرم بدر و بشان نیازمند بودند صحبت ایشان را نیز دریافت روزی در آن نواحی بود
و بخودی از ایشان پرسیدند که مرا چند فرزند خواهد شد فرمودند که بخشند بی منت سه پسر به شما از زانی خواهد داشت پدرم میفرمایند که
تذکر نمودم که فرزند اول را بدامن تربیت و توجه شما انداخته شفقت و مهربانی شما را حامی و حافظ او سازم شیخ انجمنی را قبول میفرمایند
و بر زبان میگذرانند که مبارک باشد ما هم ایشان را به نام خود سازیم چون دالد مرا هنگام وضع حمل نزدیک میسر بدخانه شیخ می فرستند
تا ولادت من در آنجا واقع گردد و بعد از تولد نام مرا سلطان سلیم نهادند اما من از زبان مبارک پدر خود نه در سنی دهنه در پیشاری شنیدم

که مرا محمد سلیم یا سلطان سلیم مخاطب ساخته باشند همه وقت شیخو بابا گفته سخن میکردند والد بزرگوارم موضع سیکری را که محل ولادت من بود
بر خود مبارک دانسته پائے تخت ساختند و در عرض چهارده پانزده سال آن کوه و جنگل پر دو دودام شهر شد شش طبله انواع باغات و
عمارات و منازل متنزه عالی و جاهای خوش و دلکش بعد از فتح گجرات این موضع بر فتح پور موسوم گشت چون بادشاه شدم بخاطر رسید
که نام خود را تغییر باید داد که این اسم محل اشتباه است بنام قیصره روم ملهم غیب بخاطرم انداخت که کار بادشاهان جهانگیری است
خود را جهانگیری نام نهادم و لقب خود را چون جلوس در وقت طلوع حضرت نیر اعظم و نورانی گشتن عالم واقع شده نورالدین سازم و در
ایام شایزادگی نیز از دانیان هند شنیده بودم که بعد از گذشتن عهد سلطنت در زمان جلال الدین اکبر بادشاه نورالدین نامی
متصدی امور سلطنت خواهد گشت این معنی نیز در خاطر بود بنابرین مقدمات نورالدین جهانگیر بادشاه اسم و لقب خود ساختم چون
این امر عظیم در شهر آگره واقع گشت ضرورتی که محلی از خصوصیات انجام قوم گردد - آگره از شهرهای قدیم بزرگ هندوستان است
برکنار دریای حینه قلعه کهنه داشت پدرم پیش از تولد من آنرا انداخته قلعه از سنگ مرصع تراشیده بنا نهادند که روزی هاست عالم
مثل آن قلعه نشان نمیدهند در عرض پانزده شانزده سال با تمام رسیه شش طبله چهار دروازه و دو در بچه سی و پنج لک روپیه
که یکصد و پانزده هزار تومان راج ایران و یک کرو و پنج لک خانی بحساب توران باشد خرج این قلعه شده آبادانی این معمره
همه طرف دریای مذکور واقع شده جانب غرب رویه آنکه کثرت آبادانی بیشتر دارد و در آن هفت کرده است طول آن
دو کرده و عرض یک کرده و در آبادانی آن طرف آب که بر جانب شرقی واقعست دو نیم کرده است طول یک کرده و عرض نیم کرده
اما کثرت عمارات بنوعیست که مثل شهرهای عراق و خراسان و ماوراءالنهر چند شهر آباد تو اند شد - اکثر مردم سه طبقه و چهار طبقه
عمارت کرده اند و انبوه خلق بحدیست که در کوچه و بازار بدشواری تردد توان نمود از او اخرا قلیم ثانی است شرقی آن ولایت قنوج
و غربی ناگور و شمالی سنبھل و جنوبی چندیری است - در کتب هندو دستور است که منبع دریای حینه کو بهیست کلند نام که مردم را از شدت
سردی عبور در آنجا ممکن نیست جائی که ظاهر میشود کو بهیست قریب به پراکنده خضر آباد - هوای آگره گرم و خشک است سخن اطباء آن است
که روح را بخلیل می برد و ضعف می آرد به اکثر طبایع ناسازگار است مگر بطنی و سودا که مزاج آن را که از ضرر آن این اندوازیست
خونانی که این مزاج و طبیعت دارند مثل فیل و گاومیش و غیر آن درین آب و هوا خوب میشوند پیش از حکومت افغانان بودی آگره معمره
کلان بود و قلعه داشت چنانچه مسعود سعد سلمان در قصیده که بحد ح محمود پسر سلطان ابراهیم بن مسعود بن سلطان محمود غزنوی در فتح قلعه
مذکور اظانموده مذکور ساخته است

بسان کوہ برو بارہاے چون کسار

حصار اگر پید اشد از میانہ گرد

چون سکندر بودی ارادہ گرفتن گویا داشت از دہلی کہ پائے تخت سلاطین ہندست بہ اگرہ آمد و جاے بودن خود انجا قرار داد و از آن
تاریخ آبادانی معمورہ اگرہ روے در ترقی نہاد و پائے تخت سلاطین دہلی گشت چون حضرت حق سبحانہ تعالیٰ بادشاہی ہند باین سلسلہ والا
کرامت کرد۔ حضرت فردوس مکانے بابر بادشاہ بعد از شکست دادن ابراہیم ولد سکندر بودی و کشتہ گشتن او فتح راناسانگا کہ کلان
ترین راجہ از میند اران ولایت ہندوستان بود بر طرف شرقی آب جمنہ زمینے خوش کردہ چار باغی احداث فرمودند کہ در کم جائے بآن نقطہ
باغ بودہ باشند نام آن گل افشان فرمودند و عمارت مختصری از سنگ مرخ تراشیدہ ساختہ اند و مسجدے بر یک جانب آن باغ بہ اتمام رسیدہ و
خاطر داشتند کہ عمارت عالی بسازند چون عمر و فاکرہ از قوہ بفعل نیامد درین واقعات ہر جا کہ صاحب قرانے نوشتہ شود مراد امیر تیمور گورگان
و ہر جا کہ فردوس مکانے بقلم در آید حضرت بابر بادشاہ است و چون جنت اشیانے مرقوم گرد و حضرت ہمایون بادشاہ است و چون عرش
آشیانے مذکور شود حضرت والد بزرگوارم جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازیست خروڑہ و ابنہ و دیگر میوہ ہا در اگرہ و نواحی آن خوب
میشود و غایتا از میوہ ہا مرابہ ابنہ میل تمام ست در ایام دولت حضرت عرش آشیانے اکثر میوہ ہاے ولایت کہ در ہند بود ہم رسید قسام انکور ہا
از صاحبی و حبشی و کشمش در شہر ہاے مقرر شایع گشت چنانچہ در بازار ہاے لاہور در موسم انکور آمدند کہ خواہند از ہر قسم دہر خنس ہم میر
از جملہ میوہ ہا میوہ ایست کہ آنرا انناس می نامند و در بنادر فرنگ میشود در غایت خوشبوئے و راست فرہ گی ست در باغ گل افشان اگرہ
ہر سال چندین ہزار برمی آید از طبیب ریاحین گلہاے خوشبوئے ہند را بر گلہاے معمورہ عالم ترجیح میدوان داد چندین گل ست کہ در سچ
جائے عالم نام و نشان آن نیست اول گل چنپہ گلی ست در نہایت خوشبوئے و لطافت ہیأت گل زرعفران لیکن رنگ چنپہ زرد مائل
بسفیدی ست درخت آن در غایت منور و فی ست و کلان و پر برگ و شاخ و سایہ دار میشود در ایام گل یک درخت باغی را معطر دارد و از آن
گذشتہ گل کیوڑہ است کہ ہیأت و اندام غیر مکررست بوی او در تندی و تیزی بدرجہ ایست کہ از بوے مشک سچ کمی ندارد و دیگر ایامی
کہ در بو از عالم یاسمن سفیدست غایتا برگمالش دوسہ طبقہ بر روی ہم واقع شدہ دیگر گل مولسری ست کہ درخت آن نیز بسیار خوش
اندام و منور و سایہ دارست و بوے گل آن در نہایت ملائمت دیگر گل سیوتی کہ از عالم گل کیوڑہ است غایتا کیوڑہ خاردارست و
سیوتی خار ندارد رنگ آن بزرگی مائل ست و کیوڑہ سفید رنگ ست ازین گلہا و از گل جنیلی کہ یاسمن سفید ولایت ست روغنہا
خوشبو بسیارند و دیگر گلہا ست کہ ذکر آن طولی دارد از درختان سرد صندوبر و چنار و سفید آروید مولہ کہ ہرگز در ہندوستان خیال نکردہ بودند
بہر سیاہ و بسیار شدہ و درخت صندل کہ خاصہ جزایر بود در باغات نشو نما یافتہ ساکنان اگرہ در کسب ہنر و طلب علم سعی مینماید و ازند

و طوائف مختلف از هر دین و هر مذہب سکونت درین بلده اختیار کرده اند. بعد از جلوس اولین حکمی که از من صادر گشت بستن زنجیر عدل بود که اگر متصدیان مهمات دارالعدالت در داوخواهی و غوررسی شتم رسیدگان و مظلومان اجمال و دماغمه و زندان مظلومان خود را بدین زنجیر رسانیده سلسله جنبان گردانند و اصدای آن باعث آگاهی گردد و وضع آن برین هیچ است که از طلای ناب فرمودم زنجیر سازند و طولش سی گز مشتاکر شصت رنگ و زن آن چهارمین هندوستان که سی و دومین عراق بوده باشد یک سرش برکنگه شاه برج قلعه آگره استوار ساخته سر دیگر را تا کناره دریا برده بریل سنگین که نصب شده بود محکم ساختند. و دوازده حکم فرمودم که در جمیع ممالک محروسه معمول داشته این احکام را و دستور العمل سازند. اول منع زکات از تمغاد میرجر و سایر نکالینے که جاگیرداران هر صوبه و هر سرکار بجهت نفع خود وضع نموده بودند. دوم در راه های که دزدی و راه زنی واقع شود و آن راه پاره از آبادانی دور باشد جاگیرداران نواح سرانی و مسجدی بنانند و چاه ای احداث کنند تا باعث آبادانی گشته جمعی در آن سر آباد شوند و اگر بحال خالی نزدیک باشد متصدی انجام سرانجام نماید و در راه ها بار سوداگران را بے اذن و رضای ایشان نکشاید. سوم در ممالک محروسه از کافران مسلمان هر کس که فوت شود مال و منال او بورثه او و اگر نداشت هیچ کس در آن دخل نسازد و اگر وارث نداشته باشد بجهت ضبط آن اموال مشرف و بخیر اعلیٰ تعیین نمایند تا آن وجه بصارف شرعی که ساختن مساجد و سراها و مرمت پلها و شکسته و احداث تالابها و چاه ها باشد صرف شود. چهارم شراب و دربره و آنچه از قسم مسکرات منیبه باشد نسازند و نفروشدند با آنکه خود بخوردن شراب از کتاب مینایم و از شره سالگی تا حال که عمر من بسی میشت رسیه همیشه مداومت بان کرده ام در اوایل چون بخوردن آن حریف بودم گاهی تا بیست پیاله عرق و دواشته تناول میشت چون رفته رفته درین اثر تمام کرد و در مقام کم شدن آن نشدم و در عرض هفت سال از پانزده پیاله به پنج شش رسانیدم و اوقات نوشیدن نیز مختلف بود بعضی اوقات سه چهار ساعت بخونی از روز باقی مانده آغاز خوردن میکردم و بعضی اوقات در شب و برخی در روز تا سی الی برین هیچ بود بعد از آن وقت خوردن در شب قرار دادم درین بام خود محض برای گوارش طعام بخورم و بچشم خانه هیچکس را نزول نسازند ششم منع نمودم که هیچکس گوش بونی نخورد و هیچ گناهی نبرد و خود نیز در گاه آبی نذر نمودم که هیچکس بدین سیاست معیوب نسازم. هفتم حکم کردم که متصدیان خالصه و جاگیرداران زمین رعایا را بتعدی نگیرند و خود کاشت خود نسازند و ششم عامل خالصه و جاگیردار در برگه که باشد بر دین هیچکس خوشی نکنند و ششم در شهرهای کلان از اراشفها ساخته اطباء بجهت معالجه بیمارانی تعیین نمایند و آنچه صرف و خرج میشود باشد از سرکار خالصه شرفیه میداده باشد و ششم بستن والد بزرگوار خود فرمودم که هر سال از هر دهم ربيع الاول که روز تولد من است بعد دهر سالی یکروز اعتبار نموده در ممالک محروسه درین روز از حج نه کنند و در هر هفته دو روز نیز منع شد یکی پنجشنبه که روز جلوس من است و دیگر یکشنبه که روز تولد پدر من است و ایشان این روز را بدیجیت و سبب آنکه منسوب بحفرت غیر اعظم است و روز تامل ای آفرینش عالم مبارک است عظیم بسیار میکردند و از روزهای که در ممالک محروسه کشتن نمیشد یکی این روز بود و یازدهم بطریق عموم حکم کردم که مناصب جاگیرهای نوکران پدر من برقرار باشد بعد از آن بقدر رحالت هر کس منصبهای ایشان افزوده و زده و زده کم نه و ماده می ده چهل ضافه مقرر گشت

و علوفه جمیع احدیان را از فرارده پانزده و ماهیان کل شاگرد پیشه ده دوازده فرمودم و بر راتبه پردگیان سرابرده عصمت والد بزرگوار خود بقدر حالت و نسبتی که داشتند از ده دوازده تاده و بست افزودم و بدد معاش اهل ایامه ممالک محروسه را که لشکر دعا اندیک قلم مطابق فرامین که در دست داشتند برقرار و مسلم گذاشتم و بمیران صدر جهان که از سادات صحیح النسب هندوستان است و بدتها منصب جلیل القدر صدارت پادشاهی بدو متعلق بود افزودم که همه روزارباب استحقاق را بنظر گذرانند - دوازدهم جمیع گنکاران که از دیر باز در قلعهها و زندانها مقید و محبوس بودند آزاد نموده خلاص ساختم - و بساعت سیصد فرمودم که سکه بر زر زدند و از طلا و نقره بوزنهاست مختلف زر را مسکوک ساختند و بر یک را جدا گانه نامی نهادم چنانچه مهر صد توله را نور شاهای و پنجاه توله را نور سلطانی و بست توله را نور دولت و ده توله را نور کرم و پنج توله را نور مهر و یک توله را نور جهانی و نصف آنرا نورانی و ربع آنرا روایه نام کردم و آنچه از جنس نقره سکه شد صد توله را کوکب طالع و پنجاه توله را کوکب اقبال و بیست توله را کوکب مراد و ده توله را کوکب نخت و پنج توله را کوکب سعد و یک توله را جهانگیری و نفقش را سلطان و ربع آن را اشار و دهم حصه را خیر قبول نامزد گردانیدم و همچنین از مس نیز برین حساب سکه کرده بر یک را بنامی معروف کردیم و بر مهرهای صد توله و پنجاه توله و بیست توله و ده توله این ابیات آصف خان فرمودم که نقش نمودند و بر یک روئے آن این بیت سکه شد ۵

نخط نور بزرگاک تقدیر | رخم ز دشت نورالدین جهانگیر

و در فاصله مصرعها کلمه و بر طرف دیگر این بیت که شعر بر تاریخ سکه است منقوش گشته ۵

شاه چون خورین سکه نورانی جهان | آفتاب مملکت تاریخ آن

و در میان هر دو مصرع ضرب مقام و سنه هجری و سنه جلوس و سکه نور جهانی که بعوض مهر معمول است و در وزن ده دوازده زیاده بران این بیت امیر الامر اقرار گرفت ۵

روئے زر را ساخت نورانی بزرگ مهر و ماه | شاه نورالدین جهانگیر ابن اکبر بادشاه

چنانچه بر هر روئے یک مصرع نقش گشت و قید ضرب مقام و سنه هجری و سنه جلوس شده سکه جهانگیری نیز که در وزن ده دوازده زیاده است در برابر رویمه اعتبار شده است و نور جهانی مقرر گشت و وزن توله مطابق دو نیم مثقال معمول ایران و توران است - تاریخا بخت جلوس من گفته بودیم همه را نوشتن خوش نیامد همین تاریخی که مکتوب خان داروغه کتاب خانه و نقاش خانه که از بنده های قدیم من است گفته بود اکتفا نمودم ۵

صاحبقران ثانی شاہنشہ جہانگیر	با عدل و داد و شہت تخت کامرانے	اقبال و بخت و دور و فتح شکوہ و نصرت	پیشتر کمر بندیت بستہ بہ شادمانے
سال جلوس شاہی تاریخ شادی و جنہا	اقبال سرپای صاحبقران ثانی		

پسرند خسرو یک لک روپیہ مرحمت شد کہ در بیرون قلعه خانہ ششم خان خانان را بخت خود عمارت نماید و ایالت و حکومت پنجاب را
 بہ سید خان کہ از امرای معتبر و صاحب نسبت پدر من بود عنایت نمود اصل او از طائفہ تغل است پدران او در پیش پدران ما خدمت
 کردہ اند و در وقت رخصت چون مذکور شد کہ خواجہ سرایان او ششم پیشہ اند و بر زیر دستان و مسکینان تعدی می نمایند باد پیغام فرستادم
 کہ عدالت ما از هیچکس ستم نمی دارد و در میزان عدل خوردی و کلانی منظور نیست اگر بعد ازین از مردم او بر کسی ظلم و تعدی رود گو شمال
 بے اتفاقی خواهد یافت دیگر بہ شیخ فرید بخاری کہ در خدمت پدر من میر بخشی بود خلعت و شمشیر مرصع و دو اوت و قلم مرصع لطف نمودہ
 بہمان خدمت مقرر داشتیم و بخت سرفرازی او فرمودم کہ ترا صاحب السیف و القلم میدانم و مقیم را کہ پدر من در آخر عهد خود خطاب
 وزیر خانی دادہ بود وزارت ممالک محروسہ سرفراز ساختہ بودند بہمان خطاب و منصب و خدمت ممتاز گردانیدم و خواجگی فتح اللہ
 نیز خلعت دادہ بدستور سابق بخشی ساختیم و عبد الرزاق معمورے را ہم با آنکہ بے سبب و جہتی در ایام شاہزادگی خدمت مرا گذارشتہ
 نزد پدر من رفتہ بود بدستور قدیم بخشی ساختہ خلعت دادم و امین الدولہ کہ در ایام شاہزادگی خدمت بخشی گری داشت و بے رخصت من
 اگر بخیتہ خدمت پدر بزرگوار من رفتہ بود نظر بر تفصیرات او کردہ خدمت آتش بگی کہ در ملازمت پدر من داشت با و فرمودم در باب
 خدمات و مهمات از بیرونیان و درونیان بدستورے کہ در خدمت پدر من بودند ہمہ را بحال خود گذار شتم و شریف خان کہ از خوردگی
 با من کلان شدہ و در ایام شاہزادگی او را خطاب خانی دادہ بودم و در وقتیکہ از آگاہ آباد متوجہ خدمت والد بزرگوار خود شدم نقارہ
 و تومان و تیغ بد و مرحمت نمودہ بہ منصب دو ہزار دینار صدی او را سرفراز نمودہ و حکومت و وارانہ صوبہ بہار و حل و عقد آن ولایت
 بہ قبضہ اختیار او گذار شتہ بد انصوب مرخص گردانیدہ بودم پانزدہ روز از جلوس گذشتہ در چہارم رجب سعادت ملازمت دریافت از آمدن او
 خاطر بغایت فرحناک گشت چہرہ کہ نسبت بندگی او بمن جایست کہ او را بمنزلہ برادر و فرزند و یار و مصاحب میدانم چون اعتماد کلی بر اخلاص
 و عقل و دانائی و کار دانی او داشتیم او را وکیل و وزیر اعظم ساختہ خطاب و الاسے امیر الامرائے کہ در نوکر ہیا خطابے مافوق این بنا شد
 و منصب پنجزاری ذات و سوار سر بلند گردانیدم بہر چند منصب او گنجایش داشت کہ زیادہ برین مقرر گردد و غایتا خود بعض رسانید کہ تا از من
 خدمت نمایانے بوقع نیاید از منصب مذکور زیادہ نخواہم گرفت چون حقیقت اخلاص بندہ ہاے پدر من ہنوز بواقعی ظاہر نہ گشتہ و از قبضہ تفصیرات
 و غلط بینی ہا و ارادہ ناشایستہ کہ مرضی در گاہ خالق و پسند خاطر خلاق نبود سزودہ خود بخود شرمندہ و شرمسار بودند و با آنکہ در روز جلوس تفصیرات

ہمہ را غفور نموده با خود قرار داده بودم کہ باز خواست امور گذشتہ نشود بنا بر توہمی کہ در خاطر از ایشان قرار گرفته بود امیر الامرا را حافظ و نگہبان خود میدانستم اگرچہ نگاہبان جمیع بندہ ہا عند تعالی ست خصوصاً بادشاہان را کہ وجہ ایشان باعث رفائیت عالم است پدر خود را عبد الصمد کہ در فن تصویر بسیار بدل زبان خود بود و از حضرت جنت اشیا نے خطاب بشیرین قلمی یافتہ در مجلس ہمایون ایشان رتبہ مجاہدست و مصاحبست داشت و از مردم اعیان شیرازست والد بزرگوارم بنا بر سبق خدمت عزت و خرمیت اورا بسیار میباشند بہ راجہ مان سنگہ را کہ از امراء معتبر و معتمد پدرم بود و اورا درین خاندان عظیم الشان نسبتہا و وصلتہا دست دادہ چنانچہ عمہ از در خانہ پدرم بود و ہمیشہ اورا من خواستہ بودم کہ خسرو و ہمیشہ اش سلطان النسا بگیم کہ اولین فرزند من است از تو ولد یافت بدستور سابق حاکم صوبہ بنگالہ ساختہ با آنکہ بہجت بعضی امور کہ واقع شدہ گمان این عنایت در حق خودنداشت بہ خلعت چارقب و شمشیر مرصع و اسب خاصہ سرفراز ساختہ روانہ آن ولایت کہ جاے پنجاہ ہزار سوار است گردانیدم پدرش راجہ بھگوانداس و پدر کلانش راجہ بھار اہل نام داشت اول کسی کہ از راجپوتانہ کوچو اہم شرف بندگی پدر من دریافت راجہ بھار اہل بود و در راستی و درستی اخلاص و نسبت شجاعت از قوم خود اعیان تمام داشت بعد از جلوس چون جمیع امراء با جمیع ہماے خود در درگاہ حاضر بودند بخاطر رسید کہ این لشکر اورا خدمت فرزند سلطان پر وزیر بہ نیت غرور مکراناکہ از بہ کرداران شاید و کفار غلیظ ولایت ہندوستان است و در عہد پدرم مکر را افواج بر سر او تعین یافتہ بود و دفع او میسر نہ گشت باید تھا و رساعت سید فرزند مذکور را بخلعت ہماے فاخرہ و مکر شمشیر مرصع و مکر خنجر مرصع و تسبیح مروارید کہ بالعلماے گران بہادر یک سلک بود و ہفتاد و دو ہزار روپیہ قیمت داشت و اسپان عراقی و ترکی و فیلمان نامی سرفراز ساختہ رخصت نمودم قریب بیست ہزار سوار آماڈ مکمل با امراء و سرداران عمدہ بدین خدمت متعین گشتند اول آصف خان را کہ در عہد پدرم از بندہ ہماے مقرب بود و دوتے بخد مت بخشی گری قیام واقعہ اسمی نمود و بعد از ان دیوان با استقلال شدہ نواختہ از پایہ امارت بر رتبہ وزارت رسانیدم و منصب اورا کہ دو ہزار پانصد می بود پنچہزاری ساختہ اتالیقی پر وزیر گردانیدم و بہ خلعت و مکر شمشیر مرصع و اسب و فیل اورا سر بلند نمودہ حاکم کردم کہ جمیع منصبہا را ان خرد و بزرگ از صلاح و صواب دید او بیرون نروند عبد الرزاق معمر سے را بخشی و مختار بیگ عموی آصف خان را دیوان پر وزیر ساختہ دیگر بہ راجہ جگناتھ پسر راجہ بھار اہل کہ منصب پنچہزاری داشت خلعت و مکر شمشیر مرصع لطف نمودم دیگر اناشکر را کہ عموزادہ رانا است و پدرم اورا خطاب رانائی دادہ بودند و میخواستند کہ ہمراہی خسرو بر سر رانا فرستند و در ہمان ایام شہنشاہ شدہ خلعت و مکر شمشیر مرصع دادہ ہمراہ نمودم دیگر بہ مادھو سنگہ برادر زادہ راجہ مان سنگہ و راد سال درباری باین اعتبار کہ ہمیشہ در درگاہ حاضر میبودند و از راجپوتانہ سیکھا دث و از بنی ہماے معتمد پدرم بودند علم عنایت

شد و این هر دو به منصب سه هزار سی سرفراز بودند دیگر شیخ رکن الدین افغان که او را در ایام شاهزادگی شیرخان خطاب داده بودم از پله پانصدی به منصب سه هزار و پانصدی ممتاز ساختم شیرخان صاحب قیلم و بغایت مردانه است در نوکری اوزبک دستش به شمشیر افتاده بود دیگر شیخ عبدالرحمن پسر شیخ ابوالفضل و مها سنگه نمیره راجه مان سنگه و زاهد خان پسر صادق خان و وزیر جمیل و قراخان ترکمان که هر کدام به منصب دو هزار سی اتیاز دارند خلعت و اسپه پایافته مخلص گشتند دیگر بنو هر که از قوم کچو اسپان بیکھاوٹ ست و پدر من در خرد سالی با د عنایت بسیار میکردند فارسی زبان بوده بآنکه از و تابه آدم ادراک فهم هیچ یکی از قبیلہ اونمی توان کرد خالی از فهمی نیست دشمن فارسی میگویی این است از و

غرض از خلعت سایه همین بود که کسی | بنور حضرت خورشید پاس خود نه نهد

بدانصوب رخصت یافت اگر تفصیل مجموع منصبداران و بندها که درین خدمت تعیین یافته اند در حالت و نسبت و منصب هر یک مذکور گردد سخن بدو رود و از خواهد کشید بسیار از نزدیکان و خدمتگاران نزدیک و امرا و زادگان و خان زادان و راجه پوتان کار طلب درین خدمت بخواهش خود با التماس همراهی نمودند و دیگر از احدی که عبارت از یکماست نیز تعیین گشت مجملًا فوجی ترتیب یافت که اگر توفیق رفیق شان گردد با هر یک از سلاطین صاحب اقتدار محاصمت و منا زعت تواند نمودند

سپاهی فرزند آمد از هر کران	برزم از بلان جهان جانستان	نه از مرگ شان بیم بر تیغ تیز	نه از آب پاک و نه ز آتش گریز
بمردی یگانه به کوشش کرده	برزخم سندان بر حمله کوه		

چون در ایام شاهزادگی بنا بر کمال احتیاط معرا و رک خود را با میرالامرا سپرده بودم و بعد از رخصت نمودن او بصوبه بهار به پرویز سپردم الحال که او بخدمت رانامرخص گشت بدستور قدیم بامیرالامرا حواله شد بد پرویز از صبیبه صاحب جمال زینخان کو که در نسب همبگ مرزا غریز کو که بود در سال سی و چهارم از جلوس حضرت عرش آشیان در بلده کابل بعد از دو سال و دو ماه از ولادت خسر و تولد یافت و بعد از آنکه بعضی فرزندان متولد شدند در حمت اینردی ایشان را در یافت از کسی که از دودمان را اٹھور است دختر بوجو دآمد بهار بانو بگیم نام و از جلوت گسائین دختر موٹھ راجه سلطان خرم در سنه سی و شمش از جلوس همایون والد بزرگوارم مطابق سنه صد و نود و نه هجری در بلده لاہور عالم را بوجو و خود خرم ساخت رفته رفته بحسب سن در احوال او ترقیات ظاهر گشت خدمت والد بزرگوارم از همه فرزندان بیشتر میکرد و ایشان از و از خدمت او بسیار راضی و شاکر بودند همیشه سفارش او بمن میکردند و بارها میفرمودند که او را بفرزندان دیگر تو هیچگونه نسبتی نیست و این را فرزند حقیقی خود میدانم بعد از آن که بعضی فرزندان تولد یافتند در آن صبی بر حمت اینردی پیوستند در عرض یکماه دو پسر از خواصان تولد یافتند یکی را جهاندار و دیگر پیرا شهر با نام نهادم در همین ایام عرض داشت سعید خان مبنی

بر رخصت مرزاغازی کہ از حاکم زادہ ہائے ولایت ٹھٹھہ بود رسید فرمودم کہ چون پدر من ہمیشہ اور ابفرزند خسرو نامزد نموده اند انشاء اللہ تعالیٰ چون این نسبت بوقوع آید اور رخصت خواہم نمود پیش از بادشاہ شدن یکسال بخود قرار داده بودم کہ در شب جمعہ ترکب خوردن شہزادہ شوم از درگاہ انہی امیدوارم کہ تا حیات باقی باشد مرادین قرار داد استقامت بخشید بیست ہزار روپیہ بمرزا محمد رضا سہروردی دادہ شد کہ بفقرا و ارباب احتیاج دہلی تقسیم نماید و وزارت ممالک محروسہ را از قرار مناصبہ بخان بیگ کہ اورا در ایام شاہزادگی بخطاب وزیر الملکی سہروردی ساختہ بودم و وزیر خان نقویض نمودم و شیخ فرید بخاری را کہ چہار ہزاری بود پنجہزاری کہ دم را بد اس کچھوایہ را کہ از رعایت یافتہاں پدر من بود و منصب دو ہزاری داشت بسہ ہزاری سرفراز ساختم و بہ میرزا شہم پسر میرزا سلطان حسین پسر زادہ شاہ اسمعیل حاکم قندھار و عہد الرحیم خانخانان ولد میرم خان و ایرج و واراب پسران و دیگر امراے تعینات دکن خلعتہا فرستادم و بر خوردار پسر عبدالرحمن موبد بیگ را چون بے طلب بدرگاہ آمدہ بود حکم نمودم کہ بجایگزین خود معاودت نماید

از ادب دورست رفتن بے طلب در بزم شاہ | ورنہ پاس شوق را مانع درود یوار نیست

یکماہ از جلوس ہمایون گذشتہ لالہ بیگ کہ در آوان شاہزادگی خطاب باز بہادری یافتہ بود سعادت ملازمت دریافت منصب او کہ ہزار و پانصدی بود و چہار ہزاری قرار یافتہ لہ صاحب صوبگی صوبہ بہار سرفراز گردید و بیست ہزار روپیہ بادعنائت نمودم باز بہادر از خالص بندہ خیلان سلسلہ ماست پدرش نظام نام داشت و کتابدار حضرت جنت آشیانے بود کیشور اس ماروراکہ از اچوتان ولایت میرٹھ است و در اخلاص از اقراں خود پیشی دارد و بہ منصب ہزار و پانصدی از اصل و اضافہ سرفراز ساختم بعلما و دانایان اسلامیہ فرمودم کہ مفردات اسمائے انہی را کہ در یاد گرفتہ آسان باشد جمع نمایند تا آنرا در دعو و سازم و در شہائے جمعہ با علما و صلحا و درویشان و گوشہ نشینان صحبت میدارم چون قلیچ خان کہ از بندہ ہائے قدیم دولت والد بزرگوارم بود بد ارائی و حکومت صوبہ گجرات تعین یافت یک لکھ روپیہ بدخرج گویان با و مرحت نمودم و میران صدر جہان را کہ از ایام طفولیت در وقتیکہ درس چہل حدیث در خدمت شیخ عبدالغنی کہ ذکر احوال او در کتابہ تفصیل مذکور است بخواندم و اورا بمنزلہ خلیفہ خود میدانستم تا امروز در مقام اخلاص و یک جہتی بود از منصب دو ہزاری بہ منصب چہار ہزاری رسانیدم در ایام شاہزادگی قبل از وقوع بیماری والد بزرگوارم و در ایام بیماری ایشان کہ راے ارکان دولت و امرائے ذی شوکت بمنزلہ لالہ بیگ را سوداے در خاطر قرار گرفتہ بود و منہو استند کہ باعث امری گردند کہ بخرخرانی دولت نتیجہ نہ داشتہ باشد در تردد و خدمتگار و جانبازی تقصیر نہ کرد و عنایت بیگ را کہ در دولت پدر من مدتہای مدیدہ دیوان بیوات بود و منصب ہفتصدی داشت بجای وزیر خا وزیر نصف ممالک محروسہ ساختہ بخطاب والاے اعتماد الدولہ و منصب ہزار و پانصدی بہرہ مند ساختم و وزیر خان را بدیوانی صوبہ بنگالہ و

قرآن جمع آنجا معین ساختیم. بپیرداس را که در ایام پدرم خطاب رای را بیان یافته بود در اجبه بکر حاجیت که از راههای معتبر هندوستان بود در عهد
نجوم هند در عهد اولیفته شده است خطاب داده پیرانش خود ساختیم و حکم کردم که همیشه در توپخانه رکاب پنجاه هزار توپچی دس هزار ارابه توپ مستعد
و آماده سرانجام نماید بکر حاجیت مذکور از طائفه کهنه یا نیست در خدمت پدر من از مشرفه فیلیخانه به دیوانه در مرتبه امرائی رسید خالی از توشه سپاهگیری
و در بری نیست پیرم پسر خان اعظم را که دو هزار و پانصدی ساختیم چون اراده خاطر آن بود که اکثر بندهای اکبری و جهانگیری بمنتهای
مطلب خود کامیاب گردند به بخشیان حکم نمودم که هر کس وطن خود را بجای گیرد و میخواسته باشد بعضی رساتند تا مطابق توره و قانون جنگیزی
آن محال بود حسب ال تمنا بجای گیرد و مقرر گردید از تغییر و تبدیل ایمن باشد به آبا و اجداد ما هر کس جایگزینی بطریق ملکیت غنایت میکردند و در
آنرا بهر حال تمنا که عبارت از مهری است که به شجره میزده باشند مزین میساخته اند من فرمودم که جاسه مهر را طلا پوش ساخته مهر مذکور را بر آن
نهند و اکنون تمنا نام نهادم میرزا سلطان پسر میرزا شاه رخ بمیره میرزا سلیمان که از فرزندان زادهای میرزا سلطان ابو سعید است و در تمام
حاکم بدخشان بود از دیگر پسران او برگزیده و از پدر بزرگوار خود دانست که در گرفته در خدمت خود کلان ساخته ام و او را در هر که فرزندان
خود می شمارم بمنصب هزاری سرفراز ساختیم بجا و سنگه پسر راجه مان سنگه را که قابل ترین اولاد اوست به منصب هزار و پانصدی از اصل
و اضافه ممتاز گردانیدم به زمانه بیگ پسر غیور بیگ کابلی را که از خورد سالی خدمت بار من میکرد و در ایام شاهزادگی از پله احدى به منصب
پانصدی رسیده بود خطاب ما بتخانی داده به منصب هزار و پانصدی اختیار بخشیدم و خدمت بخشی گری شاگرد پیشه بد و مقرر گشت بد را
نر سنگه دیو از راجه پوتان بنده که رعایت یافته من است و در شجاعت و نیک ذاتی و ساده لوحی از امثال و اقربان خود اقبال تمام دارد
به منصب سه هزاری سرفرازی یافت و باعث ترقی و رعایت او آن شد که در او آخر عهد پدر بزرگوارم شیخ ابو الفضل را که از شیخ زادهای
هندوستان بزمیت فضل و دانائی اقبال تمام داشت و ظاهر خود را بنیر و اخلاص آراسته به قیمت گران سنگ به پدرم فروخته بود از صوبه دکن
طلب داشتند و چون خاطر او بمن صاف نبود و همیشه در ظاهر و باطن سخنان مذکور میساخت و درین ایام که بنا بر افساد فتنه انگیزان خاطر
مبارک و الله بزرگوارم فی الجمله از من آزر دگی داشت یقین بود که اگر دولت ملازمت در یابد باعث زیادتى آن غبار خواهد گشت و مانع
دولت موصلت گردیده کار بجای خواهد رسانید که بضرورت از سعادت خدمت محروم باید گردید چون ولایت نر سنگه و یو بر سر راه او واقع
بود و در آن ایام در هر که نمردان جاداشت با و پیغام فرستادم که اگر همراه بران منصف فتنه انگیز گرفته او را نیست و بنا بود سازد رعایت با من
کلی از من خواهد یافت و توفیق رفیق او گشته در حینی که از حوالی ولایت او میگذشت راه براد بست و باندک ترددی مردم او را پریشان و
متفرق ساخته او را بقتل آورد و در راه او را که آبا و نژاد من فرستاد اگر چه نمیشد باعث آزر دگی خاطر اشرف حضرت عرش آشیانه گردید غایتاً

این کار کرد که من بے ملاحظہ و غم خاطر غرمت آستان بوس در گاہ پدر خود کردم و رفتہ رفتہ آن کدورتها بصفای سدل گریزید و میر
ضیاء الدین قزوینی را کہ در ایام شاهزادگی از خدمات و دولت خواهی بابو قوع آمدہ بود ہزاری ساختم و بشرط طویلہ حکم شد کہ ہر روز سی
بجست بخش حاضر میساختہ باشد و میرزا علی اکبر شاہی را کہ از جوانان قرار دادہ الوس دہلی ست بہ منصب چہار ہزاری ممتاز ساختہ سرکار
سنبھل را بجایگزین و مقرر داشتیم کہ روزی بہ تفریحی امیر الامرا این سخن بعض رسانید و مرا بغایت خوش آمد چنین گفت کہ دیانت و بی دانی
مخصوص نقد و جنس نیست بلکہ از نمودن حالتی کہ در آشنایان نباشد و پنهان داشتن استعدادی کہ در بیگانگان باشد نیز بے دیانتی
است الحق سخن درستی است بیاید کہ مقرر بان را آشنا و بیگانہ منظر نباشد و حالت ہر کس را چنانچہ بیاید بعض میرسانیدہ باشند
در وقت رخصت بہ پدر و دیگر گفتہ بودم کہ اگر انا خود با پسر کلان او کہ کرن نام دارد ملازمت آن فرزند آید و در مقام اطاعت و بندگی
باشد تعرض بولایت او نرسانند و عرض ازین سفارش دو مقدمہ بود یک آنکہ چون ہمیشہ تسخیر ولایت ما و التمر پیش نهاد خاطر اقدس والد
بزرگوارم بود و در ہر مرتبہ کہ غرمت فرمودند موانع روی داد اگر این مهم یک گونہ صورتی بگیرد و این خدشہ از خاطر دور گردد و پدر و زرا
در ہندوستان گذارند بمیان توفیقات آبی روانہ ولایت موروثی کردم خصوصاً درین ایام کہ حاکم مستقل دران دیار نیست باقی خان نیز کہ
بعد از عبدالعزیز خان و عبداللہ خان پسر اونی اجماع استقلال یافتہ بود فوت شدہ و کار ولی محمد خان برادر او کہ الحال حاکم آن دیار است
ہنوز نظامی نیافتہ است و دیگر سرانجام مهم پیکار دکن کہ چون در عبداللہ بزرگوارم پارہ ازان ولایت بخیر تسخیر درآمدہ آن ملک را بغایت
ایزد سبحانہ یکبارہ در تحت تصرف در آورده داخل ممالک محروسہ سازم امید بکرم اللہ تعالی آنکہ این ہر دو غرمت روزی گردد

ہفت اقلیم را بگیرد بادشاہ | ہچنان در بند تسلیم دگر

میرزا شاہ رخ میرزا سلیمان حاکم بدخشان را کہ قرابت قریبہ باین سلسلہ دارد و در ملازمت پدرم پنجہزاری بود بہ منصب ہفت ہزاری
اقتیار بخشیدم و میرزا بسیار ترک طبیعت سادہ لوحی ست پدر من اورا بسیار غرت میداشتند و ہر گاہ فرزند ان خود را حکم شستن میفرمودند
اورا ہم بدین عنایت سر بلند میساختند با وجود فساد طلبیہا بدخشان درین قریبہا میرزا بدست و دوسوسہ ایشان از راہ رفتہ اصلاً
فرنگی امری کہ باعث غبار خاطر باشد نشدہ صوبہ مالوہ را بدستورے کہ پدرم اورا مرحمت کردہ بودند برقرار داشتیم و خواجہ عبداللہ
کہ از سلسلہ نقشبندیہ است و در ابتداے ملازمت احدے بود رفتہ رفتہ منصب او بہ پلہ ہزاری رسید بموجہ خدمت پدرم رفت
اگرچہ سعادت خود میداشتیم کہ ملازم و مردم من بخد مت ایشان روند غایتاً چون بے رخصت از دین عمل سزودہ پارہ خاطر ازان
گران بود با وجود چنین بے حقیقتی منصب و جاگیرے کہ پدرم با و از رانی داشتہ بودند برقرار گذاشتیم اما نفس الامر آنست کہ از جوانان

مردانه کار طلب است اگر این تقصیر از دو توقع نمی آید جوان بے عیب بود و ابو الفی اوزبک که از مردم قرار داده ما در انهرست و در زمان
عبد المؤمن خان حاکم مشهد بود به منصب هزار و پانصدی سرفراز گشت به شیخ حسن لیسری شیخ بها است که از آوان طفولیت تا امروز همیشه
در ملازمت و خدمت من بود و در ایام شاهزادگی بخطاب مقر بخانی سر بلندی داشت در خدمت بسیار چست و چالاک بود و در شکار با
پیاده در جلوس من بر اهماے دور را قطع میکرد و تیر و تفنگ را خوب می اندازد و در جهما جهما سر آمد عهد خودست پدران او هم این عمل را
خوب و زریده بودند بعد از جلوس بنا بر کمال اعتمادی که با او داشتم بخدمت آوردن فرزندان و متعلقان برادر و دایه و برادر
فرستادم و بخانخانان پست و بلند و صلح سودمند پیغام دادم مقر بخان این خدمت را چنانچه بالست در اندک مدتی بتقدیم
رسانید و رفع وغد غماے که در خاطر خانخانان و امراے انجام داده بود و انموده باز ماند باے برادر و بر اهماے و سلامت با کار خانجا
و اموال و اسباب در لاهور آورده بنظر گذارید و نقیب خان را که از سادات صحیح النسب فردین است و غیاث الدین علی نام دارد و به منصب
هزار و پانصدی سرفراز ستیم پدرم او را بخطاب نقیب خانی اقبال بخشیده بودند و در خدمت ایشان قرب و منزلت تمام داشت در
ابتداءے جلوس پیش او بعضی مقدمات خوانده بودند بدین تقریب او را انوند مخاطب ساخته میفرمودند و در علم تاریخ و صحیح اسامی رجال
نظیر و عدیل خود اندام و ذر مثل او مورخ و معموره عالم نیست از ابتداءے آفرینش تا امروز احوال ربع مسکون بر ذکر دارد این قسم
حافظه نگار الله تعالی به کسی که امت کند به شیخ کبیر را که از سلسله حضرت شیخ سلیم است بنا بر شجاعت و مردانگی در ایام شاهزادگی بخطاب
شجاعت خانی سرفراز ساخته بودم درینو لایه منصب هزار و تمانی گردانیدم و در بست و منقش شعبان از پسران اکبر اراج ولد بگواند اس
عموی راجه مان سنگه امر غریب روے داد این بے سعادتان که ابھی رام و بجے رام و شام رام نام داشتند در نهایت بے اعتمادی
بودند با وجودی که از ابھی رام مذکور بے اندامیها روے داده بود و انماض عین از تقصیرات او نموده بودم چون درین تاریخ بعضی
رسید که این بے سعادت می خواهد که نساء و فرزندان خود را بے رخصت بوطن روانه سازد و بعد از آن خود نیز فرار نموده براناکه
از ناد و تنخواهان این دوده است پناه برد در انداس و دیگر امراے راجپوت را گفتم که اگر از شمایان کسی ضامن شود منصب جاگیر
این بد بخان بر قرار داشته گنایان گذشته را عفو نمایم از غایت شور و خجی و بد طینتی آنها هیچکس ضامن نشد با میرالامرا فرمودم
که چون کسی متضمن سلوک و معاش این تیره بخان میشود تا بهر سیدن ضامن می حواله می از بندهای درگاه باشند امیرالامرا اینها را با بر اهماے خان
کا که در ثانی الحال بخطاب دلاور خانی سرفراز گشت و حاتم لیسری ثانی منگلی که خطاب شهنواز خانی داشت سپرد چون آنها خواستند که یراق
از جابلان دور سازند در مقام مانعت در آمده پاس مراتب ادب نگاهنداشتند و با اتفاق نوکران خود در مقام عریده و جنگ شدند

و انیمینی را بمن امیر الامرا اطلبان خود فرمودم کہ آن سید بختان را بجز اسے عمل خودشان باید رسانید امیر الامرا بقصد دفع آنها متوجہ گشت
و شیخ فرید را نیز از عقب فرستادم از ان جماعت دور اجوت کہ یکے شمشر داشت و دیگرے جمہر با میر الامرا رو برو شدند یکی از ملازمان
او کہ قطب نام داشت بجمہر وارد و روایت و بزخم جمہر کشتہ شد و اورا نیز پارہ پارہ ساختند و دیگرے کہ شمشر داشت یکی از افغانان
ملازم امیر الامرا در آوخت و اورا نابود کرد و دیند دلاور خان جمہر کشیدہ بر ابھیرام کہ بادوکس دیگر پا قائم ساختہ بود متوجہ گشت و بہ یکے
زخم جمہر رسانیدہ از دست آن سہ کس نہ زخم برداشتہ ہما بجا افتاد و چندے از اجدیان و مردم امیر الامرا مقابل شدہ آن خون گرفتہ را
بقتل رسانیدند یکے از راجپوتان شمشر کشیدہ بہ شیخ فرید متوجہ گشت غلام حبشی اورو برو شد و آن راجپوت را از پا در آور و این شورش
در محن و دلخانہ خاص و عام واقع گشت و آن سیاست باعث تنبیہ بسیارے از نا عاقبت اندیشان گردید البوالہی اوزبک بعرض رسانید
کہ اگر این شہم امرے در اوزبکیہ رود بد سلسلہ قبیلہ آنجماعت را برمی اندازند کہ چوں این طائفہ رعایت کردہ و تربیت یافتہ والدین و بزرگان
من اند مراعات ہمان نواختگی می نمایم و مقتضای عدالت نیز آنست کہ بہ تقصیر و جرمیکے کس از خلق بسیار مواخذہ نباشد و
شیخ حیمین جامی کہ امر وزیر مسند در دیشہ جا دار و وزیر میدان در ویش شیراز ست پیش از جلوس بہ شہشاہ از لاپور بن نوشتہ بود کہ
در خواب دیدہ ام کہ اولیاد و بزرگان امر سلطنت را بدان برگزیدہ در گاہ الہی تفویض فرمودند بدین نوید تبشیر بودہ منتظر وقوع این
امر باشند امید وارم کہ بعد از وقوع این امر تفصیلات خواہر کردہ یا کہ از سلسلہ احرار یہ است بصفو مقرون گردودہ تاش بیگ فرجی کہ از
قدیمان این دولت ست و پدر من اورا بخطاب تاج خانی سرفراز ساختہ بودند و منصب و و ہزاری داشت سہ ہزاری عنایت نمود
و بختہ بیگ کابلی را کہ ہزار و پانصدی منصب داشت سہ ہزاری کردم بسیار جوان مردانہ کار طلب ست در خدمت عم بزرگوارم میرزا
محمد حکیم قرب و محرمیت تمام داشت ابو القاسم ملکین را کہ از بندہ ماے قدیم پدرم بود بہ منصب ہزار و پانصدی از اصل و اصنافہ
سرفراز ساختم و در کثرت اولاد و بسیارے فرزندان کم کسی مثل او بودہ باشد سی پسر دارد و دختر اگر برابر نباشد از نصف کم نخواہد
شیخ علاء الدین نبیرہ شیخ سلیم را کہ بمن نسبتہاے قوی داشت بہ خطاب اسلام خان سر بلند گردانیدم و بہ منصب دو ہزاری سرفراز
شدہ و او در خرد سالی با من کلان شدہ بود از من یک سال خرد تر بودہ باشد بسیار جوان مردانہ نیک ذات ست از قوم قبیلہ
خو و بچہ وجہ اقیاناز تمام دار و نامرور از کیفیات بیچ نہ خورده و اخلاص او از من بدرجہ ایںست کہ اورا بخطاب فرزندے سرفراز
ساختہ ام و علی اصغر بارہیہ را کہ در مردانگی و کار طلبی نظیر و عدیل خودند اردو پسر سید محمود خان بارہیہ است کہ از امرای کلان
پدر من بود بخطاب سیف خانی در میان اشال و اقران اقیاناز بخشیدم بسیار جوان مردانہ نمایان ست ہمیشہ در شکار ہا و جایہا

کہ چند سے از معتمدان ہمراہ می بودند یکی از آنها ابو دہرگز در عمر خود چترے از کیفیات نہ خورده است و این معنی را در ایام جوانی ملتزم گشته
 عنقریب بمقام بلند سرفرازی خواہد یافت و منصب سہ ہزاری تیر عنایت نمودم فریدون پسر محمد علی خان برلاس را کہ ہزاری بود بہ
 دو ہزاری سر بلند ساختم فریدون از اصیل زاد ہاے اوس چغتائی ست خالی از جرات و مردانگی نیست شیخ بایزید سیرہ شیخ سلیم را
 کہ دو ہزاری بود منصب سہ ہزاری عنایت نمودم اول مرتبہ کسی کہ بہ من شیر داد والدہ شیخ بایزید بود اما زیادہ از یک روز نیست
 روزے از پنڈتان کہ عبارت از دانایان ہنودست پرسیدم کہ اگر منتہائے دین شما بر فرد آمدن ذات مقدس حق تعالی ست
 در دہ پیکر مختلف بطریق حلول آن خود نزد ارباب عقل مردودست و این مفسدہ لازم دارد کہ واجب تعالی کہ مجرد از جمیع تعینات ست
 صاحب طول و عرض و عمق بودہ باشد و اگر مراد ظہور نورانی ست درین اجسام آن خود در ہمہ موجودات مساوی ست و باین دہ پیکر
 مختص نیست و اگر مراد اثبات صفتی از صفات الہی ست درین صورت ہم تخصیص درست نہ زیرا کہ در ہر دین و آئین صاحبان معجزات
 و کرامات ہستند کہ از دیگر مردمان زمان خود بدانش و فراست ممتاز بودہ اند بعد از گفت و شنود بسیار و رد و بدل بشمار بخدائی خدا
 منزہ از جسم و چون و چگون معرفت گشتند و گفتند کہ چون اندیشہ مادر ادراک ذات مجرد ناقص ست بے وسیلہ صورت راہ بہ معرفت
 انہی بریم و این دہ پیکر را وسیلہ شناخت و معرفت خود ساختہ ایم پس گفتم این پیکر ہا کی شمار اوسیلہ مقصود بہ معبود تو اند بودہ
 پدر من در اکثر اوقات با دانایان ہر دین و مذہب صحبت میداشتند خصوصاً با پنڈتان و دانایان ہند و با آنکہ آہی بودند از کثرت
 مجالست با دانایان و ارباب فضل و گفتگو با چنان ظاہر میشد کہ هیچ کس پے باہمی بودن ایشان نمی برد و بد قافی نظم و شریحان
 میرسیدند کہ مافوقہ بران متصور نبود حلیہ مبارک ایشان در قد نجد وسط بلند بالائے راداشتند و گندم گون چشم و ابرو سیاہ
 بودند ملاحظہ ایشان بر صباحت زیادتی داشت و شیر اندام و کشادہ سینہ و دست و بازو ہا دراز و بر پرہ بینی چپ خالی گوشتین
 داشتند بغایت خوش نما بر ابر نیم نحو و میانہ جمعی کہ در علم قیافہ صاحب مہارت بودند این خال را علامت دولتمائے عظیم و اقبالہا
 جسم میدانستند آواز مبارک ایشان نہایت بلند بود و در تکلم و بیان نمکی خاص داشتند و در اوضاع و اطوار مناسبے باہل عالم نہ داشتند
 فرایندی از ایشان ہویدا بود

ہم بزرگی در حسب ہم بادشاہی در سب	کو سلیمان تادرا گشتش کند انگشتی
بعد سہ ماہ از تولد من ہمیشہ ام شاہزادہ خاتم از سکم یکے از خواصان تولد یافت و اورا بوالدہ خود مریم مکانے سپردند بعد از دو پسر ہم از یکے از خواصان و خدمتگاران متولد گردید اورا شاہ مراد نام گردانیدند چون تولد او در کوہستان فتح پور روے دادہ بود	

اور اپہاڑی مخاطب بساقتند در وقتیکہ والد بزرگوارم اور ایہ تسخیر دکن فرستادہ بودند بواسطہ مصاحبت ناخسان افراط شراب را
بحدے رسانید کہ در سن سی سالگی در نواحی جالنا پور از ولایت برار بر حمت حق پیوست حلیہ او سبز رنگ لاغر اندام قدش بدیازی
مائل تکلیف و وقار از اوضاع عیش طاهر و شجاعت و مردانگی از اطوارش باہر بہ در شب چہار شنبہ دہم جمادی الاول ۹۶۹ ۹۷۰ ہجری قمری
از خواہی دیگر پسرے بوجود آمد اور ادنیال نام نہاد چون تولد او در جمیر در خانہ یکے از مجاوران آستانہ متبرکہ خواجہ بزرگوار خواجہ
معین الدین چشتی کہ شیخ ادنیال نام داشت وقوع یافت بہمان مناسبت بدانیال موسوم گشت بعد از فوت برادرم شاہ مراد
در او آخر عمر اندر ایہ تسخیر دکن فرستادند و خود ہم از عقب متوجہ گشتند در ایامے کہ والد بزرگوارم قلعہ اسیر را محاصرہ داشتند باجمعی
کثیر از امرایان شل خانان و اولاد او و میرزا یوسف خان و دیگر سرداران قلعہ احمد نگر در قیل داشت مفارن آنکہ قلعہ اسیر مفتوح
گشت احمد نگر نیز تبرک او یار دولت قاسمہ درآمد بعد از آنکہ حضرت عرش آشیانے بدولت و سعادت و نصرت از برہان پور
بصوب دار الخلافت نہضت فرمودند آن ولایت را بدانیال دادہ اورا بہ ضبط و ربط آن محال گذاشتند و نیز نسبت ناپسندیدہ
برادر خود شاہ مراد عمل نمود در اندک مدت در سن سی و سہ سالگی بہین افراط شراب در گذشت مردنش بدطورے شدہ بہ تفنگ
و شکارے کہ بہ تفنگ کنند میل تمام داشت یکی از تفنگہاے خود را یکہ وجنازہ نام نہادہ بود و این بیت را خود گفتہ فرمود کہ بران
نقش کنند ۵

از شوق شکارے تو شود جان تر و تازہ | بر سر کہ خور د تیر تو یکہ وجنازہ

بعد از آنکہ شراب خوردنش بحد افراط کشید و بمعنی بخدمت پدرم معروض گشت فرامین عتاب آمیز باسم خانان صادر گردید و
او بالضرورت در حدود منع شدہ خبرداران گذاشت کہ بواسطہ از احوال او با خبر باشند چون راہ شراب بردن بالکلیہ مسدود شد
بہ بعضے خدمتگاران نزدیک ابرام بلکہ زاری کردن آغاز نہاد و گفت بخت من بہ روش کہ ممکن باشد شراب می آوردہ باشند بر شد
قالتی تفنگچی کہ راہ خدمت نزدیک داشت فرمود کہ در بہین تفنگ یکہ وجنازہ شراب انداختہ بیا ر آن بے سعادت بامید رعایت مرگب
این امر شدہ عرق دو آتشہ را در آن تفنگ کہ مدتہا بہ باروت و بولے آن پرورش یافته بود انداختہ آورد و رنگ آہن نیز کہ اندیزی
عرق تحلیل پذیرفتہ بود باو معین گشت مجلاً خوردن ہمان بود و افتادن ہمان ۵

کسی باید کہ فاسے بد نہ گیرد | و گر گیرد براسے خود نگیرد

دانیال جوان خوش قدے بود بغایت خوش ترکیب و نمایان نفیل و اسب میل تمام داشت محال بود کہ پیش کسے اسب و

وفیل خوب بشنود کہ دارد و از نوگیر دو بہ نغمہ ہندی مائل بود گا بہ زبان اہل ہند و با صطلاح ایشان شعرے میگفت بد بودی و بعد از
تولدش زن دانیال از بی بی دولت شاد دخترے متولد گشت شکر النساء بیگم نام نهادند چون در دامن تربیت والد بزرگوارم پرورش
یافت بسیار خوب برآمد نیک ذاتے و رحم عجم خلایق فطری و حبلی اوست از ایام طفلی و خرد سالی تا حال در محبت من بے اختیار است
این علاقہ در میان کم خواہری و برادری خواہد بود در طفلی اول مرتبہ چنانچہ عادت است کہ سینہ اطفال را می فشارند و قطرہ شیرے از آن
ظاہر میشود سینہ خواہرم را فشار دند قطرہ شیر برآمد حضرت والد بزرگوارم فرمودند کہ بابا این شیر را بخور تا در حقیقت این خواہر تو بجای
ما در تو ہم باشد عالم السرائر دیدناست کہ از آن روز باز کہ آن قطرہ شیر را نوشیدہ ام با علاقہ خواہری مہری کہ فرزند ان را با ما داران میباشد
آن مہر را در خود ادراک می نمایم بعد از چندے دخترے دیگر ہم از بی بی دولت شادند کہ در بعالم وجود آمد بہ آرام بانو بیگم مسمی کہ دند
مرا جش فی الجملہ بگرمی و تندی مائل است پدیرم اورا بسیار دوست میداشتند چنانچہ اکثر بے ادبیہاے اورا بشرح ادب بر میداشتند و در نظر
مبارک ایشان از غایت محبت بد نمی نمود مگر راسر فرار ساختہ می فرمودند کہ بابا بخت خاطر من باین خواہر خود کہ بعزت ہند و ان
لاؤدہ من ست یعنی عزیز پرورده بعد از من بیاید بروشے سلوک کنی کہ من باو میکنم ناز اورا برداشته بے ادبیہا و شوخی ہاے اورا بگذرانی
او صاف حمیدہ والد بزرگوارم از حد توصیف و اندازہ تعریف افزونست اگر کنابہا در اخلاق پسندیدہ ایشان تالیف یا بد بے شائبہ
تکلف و قطع نظر از مراتب پدیرے و فرزندے اند کہ از بسیار آن گفتہ نیاید باوجود سلطنت و چین خزائن و دقایق بیرون از اندازہ
حساب و قیاس و فیلان خلی و اسپان تازی یکسر مو در درگاہ آہی از پایہ فردنی قدم فرما نہادہ خود را کترین مخلوقے از مخلوقات میدن
و از یاد حق لحظہ غافل نبودند

ادام ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال	مید از ہفتہ چشم دل جانب یار
<p>ارباب ملل مختلفہ را در وسعت آباد دولت بے بدلیش جا بخلاف سایر ولایات عالم کہ شیعہ را بغیر از ایران و سنی را در روم و ہند و شافعی و توراتان جا نیست چنانچہ در وایرہ وسیع انفصاے رحمت اینر دی جمیع طوائف دارباب ملل را اجاست بقضائے آنکہ سایہ بیاید کہ پر تو ذات باشد در ممالک محروسہ اش کہ ہر حدے بہ کنار دیاے شور شنی گشتہ ارباب ملل ہاے مختلف و عقیدت ہاے صحیح و ناقص را جا بودہ راہ تعرض بستہ گشتہ سنی با شیعہ در یک مسجد و فرنگی با یہودی در یک کلیسا طریق عبادت می سپردند صلح کل شیوہ مقرر ایشان بود بانیکان و خوبان ہر طائفہ و ہر دین و آئین محبت می داشتند و بقدر رحالت و فہمیدگی ہر کدام اتفاقات میفرمودند شہماے ایشان بہ بیدار میگذشت و در روز ہا بسیار کم خواب بودند چنانچہ در خواب ایشان در شبانروزے از یک نیم پیر زیادہ نبود و بیداری شہما را</p>	

بازیافتی از عمر پیدا ناستند شجاعت و دلیری و دلاوری ایشان بغایتی بود که بر فیلان مست سرکش سواری میفرمودند و بعضی فیلان خوبی را که ماده خود را نزد خود نمی گذاشتند یا آنکه هر چند فیل بد خو باشد تعرض بماده فیل و فیلبان نمیرساند در حالتی که فیلبانان و ماده فیل اکشته باشند و او را نزد خود نگذارند و در قید اطاعت و رمی آوردند و بر دیوارهای پادار خسته که رنگدوران فیل مهادت را کشته از قید اطاعت آن برآمده میبود و از پهلوی آن دیوار یا درخت میگذاشت تکیه بر لطف این مردی نموده خود را بر پشت او می انداختند و بجزر سوار شدند او را بقید ضبط در آورده رام می نمودند مگر این معنی شاید شد و در سن چهارده سالگی بر تخت سلطنت جلوس فرمودند و همیوی کافر که حکام افغان منصوب ساخته او بودند بعد از آنکه حضرت جنت آشیانے در دربار خلافت دہلی شفقار شدند جمیعت شگرت فراہم آورده با فیلخانہ کہ در ان ایام سچ یک از حکام عرصہ ہندوستان را نمود متوجہ دہلی گشت قبل از وقوع این قضیہ حضرت جنت آشیانے ایشان را بجهت دفع بعضی از افغانان دہلی کوہ پنجاب تعیین فرموده بودند چون مصداق این مصراع کہ ہم بیان حال و ہم تاریخ رحلت و انتقال ست ع

ہمایون بادشاہ از بام افتاد

قرین حال ایشان گشت و این خبر بواسطہ نظر جوئے بہ پدرم رسید بیرم خان اقبالق بود امرایانے را کہ در ان صوبہ با نخدمت حاضر بودند جمع ساخته در ساعت سیمہ ایشان را در پرگنہ کلا نور از مصافات لاہور بر تخت سلطنت نشاندند ہمیون چون بحوالی دہلی رسید ترمی بیگ خان و جمعی کثیر کہ در دہلی حاضر بودند جمیعت نمودند و در مقابلہ او صف آرا گشتند چون اسباب مقابلہ و مجاہدہ دست فراہم داد لشکر با درہم آویختند بعد از کوشش و کشتن بسیار شکست بر ترمی بیگ خان و مغلان افتاده فوج ظلمت بر افواج نور غلبہ کرد

ہمہ کار و بیگار و زرم از دست | کہ داند کہ فرجام فیروز کیست | از خون دلیران و گرد سپاہ | از زمین لعل گون شد بوشید سپاہ

ترم دی بیگ خان با شکست یا فہتار اہ اردو و والد بزرگوارم پیش گرفتند چون بیرم خان با دسوز فراج داشت اورا بہ بہانہ شکست و قصیر در جنگ مخاطب ساخته کارش باخبر رسانید دیگر بارہ بنا بر غرور سے کہ از وقوع این فتح در دماغ آن کافر ملعون جا کرده بود با جمیعت و فیلان خود از دہلی برآمدہ متوجہ پیش گشت و رایات جلال حضرت عرش آشیانے از کلا نور بقصد دفع او توجہ فرمودند در حوالی پانی پت اجتماع فوج نور و ظلمت دست داد و در روز پنجشنبہ دوم محرم سنہ نہ صد و شصت و چہار مقابلہ و مقابلہ ردے داد فوج ہمیوسی ہزار سوار دلاور جنگی بودند غازیان لشکر منصور زیادہ از چہار پنجہزار نمودند در ان روز ہمیو بر فیل ہوا سے نام سوار بودند گاہ تیر سے بر چشم آن کافر رسیدہ از پس سہراو سر بارہ کرد لشکر او این حالت را مشاہدہ کردہ ہریت با قصد اتفاقا شاہ قلی خان محرم با چند سے از دلاورین فیلی کہ ہمیو بر بالاسے آویختی بود رسیدند میخواستند کہ فیلبان را بہ تیر بزنند فریاد بر آورد کہ مرا نہ کشید کہ ہمیو بر بالاسے این فیل ست در حال اورا بہمان ہیئت مجوسے

نزد حضرت عرش آشیانه آورده بزم خان عرض کرد که مناسب آنست که حضرت بدست مبارک خود بنی برین کافر بنزد تا آب غزایانته
در طغرای فرامین غازی جز داسم مبارک گردد و فرمودند که من اورا قبل ازین پاره پاره کرده ام و بیان میکنند که در کابل روزی پیش خوابه
عبد الصمد شیرین قلم مشق تصویر میکردم صورتی در قلم من درآمد که اجزای او از یکدیگر جدا و متفرق بود و یکی از نزدیکان پرسید که صورت کیست
برزبان من رفت که صورت بهیوست دست خود را آلوده بخون او ساخته به یکی از خدمتگاران فرمودند که گردن او را بزنند از کشتهای
لشکر مغلوب پنجزار به شمار درآمد سواست آنکه در اطراف وجوانب افتاده باشند به دیگر از کارهای نمایان آنحضرت فتح گجرات وایلغار است
که دران راه فرموده اند در وقتی که میرزا ابراهیم حسین میرزا و شاه میرزا ازین دولت روگردان شده بطرف گجرات رفته بودند و
تمام امرا گجرات و قندهار طلبان آنحضرت و متفق گشته قلعه احمد آباد را که میرزا عزیز کوکابا فوج قاهره در آنجا بودند در قبل داشتند حضرت عرش
آشیانه بنا بر اضطرابی که جمعی الکا و الاده میرزا مشارالیه داشت با جمیعت بادشاهان به توقفت از دار الخلافت فتح پور متوجه گجرات
میکردند این نوع راه دور دراز را که بدو ماه قطع باید نمود در عرض نه روز گاه به سواری اسپ و گاه به سواری شتر و گاه به سوار شدن بر فرموده خود
بسر بله رسانیدند چون بتاریخ پنجم جادی الاولی ششده نه صده و شستاد و یوالی لشکر عظیم میرسند از دو تنخواهان کنگاش می پرسند بعضی میگویند
که شیخون به لشکر عظیم باید نزد حضرت میفرمایند که شیخون کار بیدلان و شیوه فریب کاران است در حال بنواختن تقاره و انداختن سورت
حکم میفرمایند و چون بدربار می رسیدند فرمودند که مردم از آب به ترتیب بگذرند محمد حسین میرزا از غلبه گذشتن افواج قاهره
منضرب گردید خود بقراولی برمی آید سبحان قلی ترک هم ازین جانب با خیل از دلاوران بکناره دریا تفحص حال عظیم بنیاد میرزا آنحضرت
رامی بنید و می پرسد که این چه فوج است سبحان قلی ترک میگوید که جلال الدین اکبر بادشاه و فوج دوست آن بخت برگشته یعنی راقبول
نیکند و میگوید که جاسوسان من چهارده روز پیش ازین بادشاه را در قنچور دیده آمدند ظاهراً تو دروغ میگوئی سبحان قلی گفت امروز
نه روز است که حضرت از قنچور به ایلغار رسیدند میرزا گفت که فیلان چه طور رسیده باشند سبحان قلی جواب داد که چه احتیاج بقیلان بود
اینچنین جوانان و بهادران سنگ شگاف بهتر از فیلان نامی دست رسیده اند که حالا حقیقت دعوی گری و سرکشی معلوم خواهد شد
میرزا از شنیدن این سخن پاره از جازقه متوجه ترتیب افواج میگردد و حضرت آنقدر از توقف میفرمایند که فراوان خبر میسرسانند که غنیم
در سلج پوشی است بعد از آن متوجه میگردد و هر چند کس میفرستند که خان اعظم از پیش بر آیند او ایستادگی می نماید و میگوید که غنیم در دست
تا رسیدن لشکر گجرات از درون قلعه درین طرف آب باید بود حضرت فرمودند که ما همیشه خصوصاً درین سفر دیو و شرش را اعتماد بر تائید
ایزدی نموده ایم اگر نظر بر سلسله ظاهر بیود اینچنین جریده با ایلغار نمی آید اکنون که غنیم متوجه جنگ است اسنادن ملاقا نیست این

سخن گفته توکل فطره را سپرد و ساخته با مخصوصی چند که در طرح بهمرکابی مقرر شده بودند در آن دریا اسپانداختند با آنکه گمان پایاب نبود به سلامت عبور فرمودند حضرت دو بلغم خود را می طلبند و در دریا اضطراب آوردن دو بلغم را پیش روی می اندازد و مخصوصان تمنی را به شگون خوب نمیگیرند حضرت در حال میفرمایند که شگون ما بسیار خوب شد چرا که پیش روی ما کشاده گشت درین اثنا میرزا بخت برگشته صفها آراسته جنگ ولی نعمت خود ببردن می آید

بادلی نعمت ابرودن آئی | اگر سپهری که سرنگون آئی

خان اعظم را مطلق گمان آن نبود که باین تیزی و جلدی آنحضرت سایه محنت باین حدود نخواهند انداخت بر کس که خبر از آمدن آنحضرت میدهد اصلا قبول نمیکرد تا آنکه بقراین و دلائل آمدن آنحضرت خاطر نشان او شد لشکر گجرات را آراسته مستعد بر آمدن گردید مقارن این حال آصف خان نیز خبری باو میرساند پیش از برآمدن فوج از قلعه لشکر غنیم از میان درختان نمودار شد حضرت نماینده بزرگی را دست آورده همت خود ساخته روان شدند محمد قلی خان توغئی و تردی خان دیوانه با جمعی از بهادران پیشتر رفته باندک ترود جلو گردانیدند حضرت به راجه بنگو اندکس میفرمایند که غنیم بشمارست و مردم ما اندک باید که همه یکدیگر گشته بر غنیم حمله آوریم که گشت بشت کارگر از پنجه کشاده است این سخن گفته و تیغها آخته بآید ایمان خود غلغلده اند اکبر و یامعین را بلند آوازه ساخته می تازند

به پرید هوش زمانه ز جوش | بدرید گوش سپهر از خروش

بر انظار و جو انظار بادشاهی و جمعی از بهادران قول رسیده داد دلاوری دادند که کبائی که از قسم آتشبازی ست هم از لشکر غنیم در گرفته در زقوم زاری می پیچید و آنچنان شور می اندازد که قیل نای غنیم در حرکت آمده باعث برهم خوردن لشکر غنیم میگردد درین اثنا فوج قول رسیده محمد حسین میرزا و جمعی را که باو در زور و خور بودند برداشتنند و دلاوران لشکر فیروزی اثر تردات نمایان تقدیم رسانیدند نمایان سنگه درباری در نظر آنحضرت بر غنیم خود غالب آمد و راه خود اس کچوایه جان نثار می کرد و محمد وفا که از خانزادان این دولت بود داد مردانگی داده زخمی از اسپ افتاد بعنایت خاق بنده نو از دبه محض همت و اقبال شهنشاه سرفراز جمعیت غنیم از هم متفرق گشته شکست بر احوال آنها راه یافت بشکرانه این فتح عظیم روی نیاز بدرگاه کریم کار ساز نهاده بلوازم لشکر گردانید قیام و اقدام می نمایند درین اثنا یکی از کلاوتمان بعرض میرساند که سیف خان کوکلتاش نقد حیات نثار دولت خواهی نمود و بعد تحقیق ظاهر شد که در حالتی که محمد حسین میرزا با چندی از ادبانش بر فوج قول می تازد سیف خان بحسب اتفاق باو بر میخورد و داد مردانگی داده شهید میشود و میرزا نیز از دست بهادران قول زخمی میشود و کوکلتاش مذکور برادر کلان زمین خان کوکه است

از غرائب احوال آنکه یک روز پیش ازین جنگ و فتنه حضرت عرش آشیانه بطعام میل میفرمودند از هزاره که دانای علم شانه بینی بود می پرسند که فتح از کدام طرف است میگوید که از جانب شماست اما یک از امرای این لشکر شهید خواهد شد در همان اثنا سیف خان گو که عرض میکند که کاشیکه این سعادت نصیب من شود

بسا فای که از ما بچه برخاست | چو اختر میگذاشت آن فال شد راست

القصه میرزا محمد حسین عثمان بگروانید و پاسبان پیش در زقوم زاری بند شده از اسپ می افتد گدا علی نام از یک هاسه بادشاهی با و بر بخورد و او را در پیش اسپ خود سوار کرده بلازمیت حضرت می آورد چون دوسه کس دعوی شرکت گرفتن او میکنند حضرت از او می پرسند ترا که گرفت میگوید که نمک بادشاه و دست او را که از عقب بسته بود میفرمایند که از پیش به بندند درین اثنا آب می طلبد فرحت خان که از غلامان معتمد بود هر دو دست خود را بر سر او میزند حضرت با و اعتراض فرموده آب خاصه می طلبند و او را سیراب عنایت میسازند تا این زمان میرزا غریز کو که و لشکر درون قلعه بر نیامده بودند حضرت بعد از گرفتاری میرزا محمد حسین آهسته آهسته متوجه شهر احمد آباد میشوند میرزا را بر اسب سوار می کنند و راه را می پیمایند که از عهد هاسه را چوتان بود می سپارند که بر قیل انداخته همراه آورد درین اثنا اختیار الملک که یک از سرداران معتبر گجراتیان بود با فوجی قریب به پنجاه کس نمایان میگردد از نمودار گشتن این فوج اضطراب تمام مردم بادشاهی بهم رسیده حضرت به مقتضای شجاعت جلی و فطرت اصلی حکم بنواختن نفاذ میفرماید و شجاعت خان و راجه بھگو اندکس و چند از بند با پیشتر تاخته فوج مذکور بر روی اند از بد بلا حفظ آنکه مبادا فوج عظیم محمد حسین میرزا را بدست در آورند مردم راه را می شکویند و توجیه راجه مذکور میرزا را از تن جدا میسازند پدرم اصلاً به کشتن او راضی نبودند و فوج اختیار الملک نیز از هم پاشید و اسپ او را در زقوم زاری می اندازد سهراب بیگ ترکان سر او را بریده می آورد محض کرم و عنایت ایندی این نوع تخی باندک مایه مردم روی داد و همچنین نتج ولایت بنگاله و گرفتار فلاح مشهور و معروف هندوستان مثل قلعه چور و رتھنبور و تسنیر ولایت خاندیس و گرفتار قلعه اسیر و دیگر دلایات که به سعی افواج قاهره تصرف اولیا دولت مد آمده است از حجاب و شمار بیرون است اگر به تفصیل مذکور گردد سخن دراز میشود و در محاربه چتور و جمل را که سردار مردم قلعه بود بدست خود تفتنگ زده اند و تفتنگ اندازی نظیر و عدیل خودند اشتند بهمن تفتنگ که جمل را زده اند سنگرام نام دارد و از تفتنگامه نادر روزگار است قریب سه چهار هزار جانور پرند و چرند زده باشند من هم در تفتنگ انداختن شاگرد رشید ایشان میتوانم بود از جمیع شکارها به شکار می که از تفتنگ زده شود طبیعت راغب است در یک روز هزاره آهورا به تفتنگ زده ام از ریاضات که والد بزرگوارم میکشیده اند

یکی ترک غذای حیوانی بود که در تمام سال سه ماه گوشت میل میفرموده اند و نه ماه دیگر به طعام صوفیانه قناعت میکردند و مطلق به قتل و ذبح حیوانات راضی نبودند و در ایام فرخنده فرجام ایشان در بسیاری از روزها و ماهها کشتن حیوانات منع عام بود تفصیل ایام و شهرها که مرکب خوردن گوشت نمی شدند در اکبرنامه داخل است و همان تاریخ که اعتماد الدوله را دیوان ساختم خدمت دیوانی بیوتات را بمغیرالملک فرمودم مغیرالملک از سادات باخترست در ایام والد بزرگوارم بشرقی که کراختخانه قیام و اقدام می نمود در یک روز از روزهای ایام جلوس صد کس از بندهای اکبری و جهانگیری بزیادی منصب و جاگیر سرفراز گشتند در عید رمضان چون اول عید بود از جلوس همایون من بعیدگاه برآمدم کثرت عظمی شده بود به نماز عید قیام نموده لوازم شکر و سپاس از دی بجای آورده متوجه دولت مدرم به مقضا آنکه ع

از خوان بادشاهان نعمت رسد گدارا

فرمودم که یاره زر صرف تصدقات و خیرات نمایند از انجمله چند لک دام حواله دست محمد شد که بفقرا و ارباب احتیاج قسمت کند و بمیر جمال الدین حسین انجو و میران صدر جهان و میر محمد رضا بنرواری به هر یک یک لک دام داده شد که در اطراف شهر خیرات کنند و پنج هزار روپیه به درویشان شیخ محمد حسین جامی فرستادم و حکم فرمودم که هر روز یکی از منصب داران پنجاه هزار دام به فقرامیده باشد قبضه شمشیر مرصع به خانانان فرستاده شد بمیر جمال الدین حسین انجو را به منصب سه هزار می سر بلند ساختم بدستور سابق صدارت بمیران صدر جهان مفوض گردید و بجای کو که از کوکهای پدرین ست فرمودم که در محل عورات مستحق را بجهت دادن زمین و زر نقد بنظر میگذرانیده باشد زاهد خان و له محمد صادق خان را که هزار و پانصدی بود و دویست هزاری ساختم به کس فیله یا اسب مرمت شده و رسم شده بود که نقیبان و میران خوران از آنکس جلوانه گویان مبلغی می گرفتند فرمودم که آن زر را از سرکار بدهند تا مردم از طلب و خواست این گروه خلاص شوند در همین روزها سالیان از برهانپور رسید و اسپان و فیلان برادر مرحوم دانیال را بنظر در آورده از جمله فیلان که آورده بود یکی مست است نام داشت در نظرم خوش درآمد و نور گنج نام نهادم و عجب خیرے درین فیل مشاهده شد بر هر دو طرف گوشه اش برابر هندوانه کوچه بدرآمده است و آنچنانکه آب در ایام مستی از فیلان میچکد از آنها بر می آید و همچنین بر بالای پیشانی پیشتر برآمدگی دارد که باین کلان در فیلان دیگر دیده نشد خیلی خوشنما و مهیب بنظر در می آید و تسبیحی از جواهر بفرزند خورم غایت گرم امید آنکه بختها مطابق صورتی و معنوی برسد چون زکوة ممالک محروسه را که حاصل آن از کرد و رها میگذشت معاف نموده بودم سایر جهات کابل را نیز که از بلاد مقرر راه هندوستان ست و یک کرد و دست و سه لک دام جمع آن میشد بخشیدم ازین دو ولایت که یک کابل و دیگری قندهار

باشد هر سال مبلغی کفی بعلت زکوة گرفته میشد بلکه عمده حاصل آنجا همین زکوة بود این رسم قدیم را ازین دو محل برداشتم و از نیم نفع کلی
 در فاقست تمام بابل ایران و توران عامه گشت. جاگیر آصف خان که در صوبه بهار بود به باز بهادر مرحت شد و آصف خان را فرمودم
 که در صوبه پنجاب جاگیر تنخواه دهند چون بعضی رسید که مبلغی کفی در جاگیر آصف خان باقی مانده است و حالانکه حکم تغییر شد وصول آن متعذر
 است فرمودم که یک لک روپیه از خزانه باور دهند و آن را باقی را از باز بهادر بخالصه شریفه باز یافت نمایند. شریف آملی را به منصب
 دویست و پانصدی از اصل و اضافت مقرر دادم بسیار پاکیزه نهاد و خوش نفس است بآنکه از علوم رسمی بهره ندارد اکثر اوقات از سخنان بلند
 و معارف ارجمند سر بر می زند در لباس فقرو تجرید مسافرت بسیار نموده با بسیار از بزرگان صحبت ها داشته مقدمات ارباب تصوف را در
 ذکر دارد و این معنی قائل است نه حاکم و وزیران و الدبیر گو ارم از لباس فقرو درویش برآمده و مرتبه امارت و سردار می یافته لطفش بی نهایت
 قوی است روزمره و تکلمش بآنکه از مقدمات عربیت عاری محض است در غایت فصاحت و پاکیزگی است و انشای عباراتش نیز عالی
 از منکی نیست از شاه قلی خان محرم در آگره باغی مانده بود چون وارث نداشت بدختر منندال میرزا رقیه سلطان میگویم که حرم محترم و الدبیر گو ارم
 بود تکفیل کردم فرزند خرم را پدرم بایشان سپرده بودند هزار مرتبه از فرزند زاییده خود او را دوست تر میدادند.

جشن اولین نوروز

شب سه شنبه یازدهم ذی قعدة ۱۰۸۰ هزار و چهارده صبح که محل فیضان نورست حضرت نیر اعظم از برج حوت بخانه شرف و خوش حالی خود
 که به برج حمل باشد انتقال فرمود چون اولین نوروز از جلوس همایون بود فرمودم که ایوانها و دو تنخانه خاص و عام بدستور زمان والد
 بزرگو ارم در آئینه نقیسه گرفته آئینه در غایت زیب و زینت بستند و اندر اول نوروز تا نوزدهم درجه حمل که روز شرف است خلایق داد
 عیش و کامرانی دادند اهل ساز و نغمه از هر طائفه و هر جماعت جمع بودند لویان رقص و دلبران هند که به کرشمه دل از فرشته می ربودند
 هنگامه مجلس را گرم داشتند فرمودم که هر کس از کیفیات و غیرات آنچه میخواسته باشد بخورد منع و مانعی نباشد.

ساقی نور باده برافروز جام با | سطر بگو که کار جهان شد بکام با

و رایام پدرم درین بنفقه هر روز مقرر بود که هر روز یکی از امرا که کلان مجلس آراسته پیشکشهای نادر از اقسام جواهر و مرصع آلات
 و آئینه نقیسه و فیلان و اسبان سامان نموده آنحضرت را تکلیف آمدن بجالس خود مینمودند و ایشان بنا بر سرفرازی بنندگان خود بدین
 مجلس قدم رنج داشته حاضر میشدند پیشکشها را ملاحظه فرموده آنچه خوش می آمد برداشته تتمه را به صاحب مجلس می بخشیدند چون خاطر مائل

رفاهیت و آسودگی سپاهی و رعیت بود درین سال پیشکشها را معاف فرمودم مگر قلیله از چندی نزدیکان بنا بر رعایت خاطر
 آنها درجه قبول یافت در همین روزها بسیار از بندها بزیادتی منصب سرفرازی یافتند از انجمله دلاور خان افغان را هزار و
 پانصدی ساختم دیگر راجه با سورا که از زمینداران کوستان پنجاب است و از زمان شاهزادگی تا حال طریق بندگی و اخلاص
 بمن دارد و هزار و پانصدی منصب داشت سه هزار و پانصدی کردم شاه بیگ خان حاکم قندهار را اصل و اضافه به منصب
 پنجزاری سرفراز گردانیدم و راسه راسه که از امرای راجپوت است بمن منصب سرفرازی یافت و دوازده هزار روپیه
 مدد خرج گویان فرمودم که به راناشنکر بدین در آغاز جلوس یک از اولاد مظفر گجراتی که خود را حاکم زاده آن ولایت میگرفت سر
 شورنش برآورده اطراف و جوانب شهر احمد آباد را تاخت و تاراج نموده چند از سرداران شل پیم بهادر و زبک و راسه علی بھٹی
 که از جوانان مردانه و قرار داده آنجا بودند در آن فتنه به شهادت رسیدند آخر الامر راجه بکر راجپوت و بسیار از منصب داران را
 یا شش هفت هزار سوار آراسته به کمک لشکر گجرات تعیین ساختم و مقرر شد که چون خاطر از رفع و دفع مفسدان جمع سازد راجه
 مذکور صاحب صوبه گجرات باشد قبل ازین که قلع خان بدان خدمت تعیین یافته بود متوجه ملازمت گردد و بعد از رسیدن افواج
 قاهره سبک جمعیت مفسدان از یکدیگر پاشید هر کد ام به جنگلی پناه جستند و آن ولایت بقید ضبط درآمد و خبر این فتح در احسن
 ساعات بمسامع جاه و جلالم رسید درینو لا عرض شد اشت فرزند پرویز بنظر درآمد که رانا تھانه مندل را که سی چیل کر و ہے جمیسر
 واقع است گذاشته فرار نموده و افواج قاهره متعاقب او تعیین یافته اند امید که اقبال جهانگیری او را نیست و نابود گردانند
 و در روز شرف بسیار از بندها به رعایتها و اضافه به منصب سرفرازی یافتند پیشرو خان را که از خدمتگاران قدیم
 است و در ملازمت حضرت جنت آشیانه از ولایت آمده بود بلکه از جمله مرد نیست که شاه طماست همراه ساخته بودند و در مته سعاده
 نام داشت چون داروغه و مته فراش خانه والد بزرگوارم بود و درین خدمت نظیر عدیل خود ندارد و او را بخطاب پیشرو خان
 سرفراز ساخته بودند اگر چه ملایم طبیعت و قلعچی مشرب است نظیر حقوق خدمت به منصب دو هزار و اصل و اضافه ممتاز گردانیدم

گرختن خسرو در وسط سال اول جلوس

خسرو را بنا بر جو اینها و غرور که جوانان را پیداشد و کم تجربگی و نا عاقبت اندیشی مصاحبان نا جنس خیالات فاسد
 بخاطر او یافته بود تخصیص در ایام بیماری والد بزرگوارم که بعضی کوتاه اندیشان بنا بر کثرت جرایم و تقصیراتی که از ایشان بوقوع
 آمده بود

آمدہ بود و از عفو و اغماض نامید محض بودند بخاطر گذرانیدن که او را دوست آویزی ساخته امور سلطنت را از پیش خسر و گیرند از بیغنی غافل که امور سلطنت و جهان بینی امر نیست که به سعی ناقص عقلی چند نظام پذیر و خاق دادار تا که شایسته این امر عظیم تقدیر رفیع الشان دانند و این خلعت را بر قامت قابلیت چه کس راست آورد ۵

زدارنده توان شد بخت را | شاید خرید افسرد بخت را | سرے را که حق تاج پرور نمود | شاید از و تلج و دولت بر بود

چون خیالات فاسد مفسدان و کوتاہ اندیشان بغیر از ندانست و پشیمانی نتیجه ندارد امور سلطنت باین نیازمند درگاه الهی قرار گرفت و همواره خسر و را گرفته خاطر و متوحش می یافتیم هر چند در مقام عنایت و شفقت شده خواستم که بعضی تفرقا و دغدغه ها از خاطر او دور سازم فائده بران قریب نه گشت تا آنکه به کنکاش جمعی از بخت برگشتگان در شب یکشنبه بیستم ذی حجه سنه مذکور بعد از گذشتن دو گھڑی زیارت روضه منوره حضرت عرش آشیانه را ندکور ساخته سه صد و پنجاه سوارے که با و متفق بودند از درون قلعه اگر برآمد متوجه میگردید و بعد از ردان شدن او باندک زمانه یکے از چراغچیان که با وزیر الملک آشنا بود خبر میرسانند که خسر و گریخت وزیر الملک او را همراه گرفته پیش امیر الامرای آورد چون او این خبر را تحقیق می نماید مضطربانه بدر بار محل آمد یکے از خواجہ سرایان رامی گوید که دعای من برسان و بگو که عرض فردری دارم حضرت بیرون تشریف آورند چون در خیال من این امر در نیامده بود و گمان بروم که از جانب دکن یا گجرات خبر رسیده باشد بعد از بیرون آمدن ظاهر شد که ماجرا چنین است گفتم چه باید کرد خود سوار شده متوجه گروم یا خرم را بفرستم امیر الامرا عرض کرد که اگر حکم شود من بروم فرمودم که چنین باشد بعد از آن معروض داشت که اگر به نصیحت بزرگوار دوست به سلاح کند چه باید کرد گفته شد که اگر بمحلیک برادر راست در نیاید آنچه از دست تو آید تفصیر مکن سلطنت خویش و فرزندے بر نمی ماند ۵

که باشاه خویشے ندارد گے

چون این سخنان و دیگر مقدمات گفته او را مرخص ساختم بخاطر رسید که خسر و از و از دگی تمام دارد و بنا بر قریب و تشریفاتی که داشت محسود انشال و اقراں است مبادا که نفاقے در حق او اندیشد و او را ضائع سازد و معزا الملک را فرمودم که رفته او را باز گرداند و شیخ فرید بخشی بیگی را بدین خدمت تعیین نموده حکم کردم که جمیع منصبداران و اعدای خانه که در پاس اند بهمراهی او متوجه شوند و اهتمام نمایند که توال بقراولی و خبر گیری مفر گشت و با خود قرار دادم که بقضای سجانی چون روز شود خود نیز متوجه گروم و معزا الملک امیر الامرا را آورد چون در همین روز با احمد بیگ خان و دوست محمد خان پکا دل مرخص گشته بودند و در حوالی سکندره که بر سر راه خسر بود منزل داشتند بعد از رسیدن خسر و در آن نواحی با چندے از دیره های خود برآمد متوجه ملازمت گردیدند و خبر رسانیدند که خسر و راه پنجاب

پیش گرفته با بقایا میرود بخاطر گذشت که مبادا راه را چپ زده بجانب دیگر رود چون راجہ مان سنگہ خاوی او درنگالہ بود بخاطر اثر بندہ
در گاہ میرسد کہ بآن جانب متوجہ خواہد گشت بہر طرف کسان فرستادہ شخص شد کہ بہ پنجاب میرود درین اثنا صبح طلوع گشت
تیکہ بر کرم و غایت اندک تعالیٰ نموده بغیریت درست سوار شدہ و مقید بہ پنج خیر و بچکس نائندہ متوجہ گردیدم

لی آزا کہ اند و ہست در پے | نمی داند کہ رہ چون میکند طے | ہمی داند کہ افتد پیش و راند | اند با کہ آید با کہ ماند

چون بردفہ تبرکہ والد بزرگوارم کہ در سہ کردہ شہر واقع ست رسیدہ استمداد ہمت از روحانیت آنحضرت می نمودم مقارن آن
حال میرزا حسن پسر میرزا شاہ رخ را کہ ارادہ ہمراہی خسرو داشت گرفتہ آوردند چون پرسش نمودم متذکر است منکر شد فرمودم تا دست
اورا بستہ بر فیل سوار کردند و این اول شگون بود کہ بہ برکت و توجہ و امیداد آنحضرت بطور آند چون نیم روز شد و ہوا گرمی تمام
بہر سایہ لختہ در سایہ درخت توقف نمودہ بخان اعظم گفتم کہ ہر گاہ ما را باین امنیت خاطر این حال بودہ باشد کہ معتاد ایون را کہ
در اول روز بایست خورد ناخال خوردہ باشم و بچکس بیادندادہ باش حال آن بے سعادت ازین قیاس باید کرد آزارے کہ
داشتم ازین عمر بود کہ فرزند بموجب و سبب غنیمت خصم شد اگر سعی بدست آوردن او نہ نمایم مفسد ان وقتہ اندیشان را دستگاہی بہم
خواہد رسید یا او سر خود گرفتہ با وزیر یک یا قریب باش خواہد رفت و ازین مہر خفتہ بدین دولت راہ خواہد یافت بنا برین مقدمات بدست
آوردن اورا پیش نہاد ہمت ساختہ بعد از اندک آسایشی از پرگنہ متحرکہ در بیست کردہ واقع ست دوسہ کردہ گذشتہ در موضع
از مواضع پرگنہ مذکور کہ تالابے داشت نزول نمودم چہ خسرو چون بہ متحرکہ میرسد بکسین بیگ بدخشی کہ از رعایت یافتہاے والد
بزرگوارم بود و بہ قصد ملازمت من از کابل می آمد بر میخورد چون طبع بدخشان بہ قنہ و آشوب پیراستہ است اینمندی را از خدا خواستہ
تا و دیست سی صد از ایمانات بدخشان کہ ہمراہ او بودہ اند را ہبر و سپہ سالار او میگردد و در راہ ہر کس کہ از پیش می آید تا راج نمودہ
اسپ و اسباب اورا میگردد سوداگران در اہنگذری مال شان بچہ و تاراج این مفسد ان بدہر جا کہ میرسد بدزدن و فرزند
مردم از آسیب آن فاسقان ایمن نمودند خسرو بچشم خود می دید کہ بر ملک موردنی آباد اجداد او چہ قسم ستمی می رود از دیدن
افعال ناشایستہ این بد بختان در ساعتی ہزار بار مرگ را آرزو میکرد غایتا غیر از مدار او مواسا باین سگان چارہ نہ داشت اگر
بخت و اقبال یاوری احوال او نمودے نہ امت و شہبانی را دست آویز خودی ساخت و بے دغدغہ خاطر بلازمت من می آمد
عالم السرائر و داناست کہ از تفصیلات او با تکیہ در گذشتہ آنقدر لطف و شفقت می نمودم کہ سر موسے تفرقہ و دغدغہ در خاطر
اونمی ماند چون در واقعہ حضرت عرش آشیانے با فساد بعضی مفسد ان ارادہا از خاطر او سر برزدہ بود و میدانست کہ اینہا بے

رسیدہ است اعتماد بر مهر و شفقت من نمی کرد و والدہ او ہم در ایام شاہزادگی از ناخوشی اطوار و اوضاع او سلوک برادر خردش
 مادھو سنگھ تریاک خورده خود را گشت از خوبہاے و نیکذاتی ہاے اوچہ نویسم عقلی بہ کمال داشت و اخلاص او بہن در درجہ بود
 کہ ہزار پسر و برادر را قربان یک موے من میکرد و مکر بہ خسر و مقدمات نوشت و اورا دلالت باخلاص و محبت من میکرد چون دید
 کہ بیچ غائدہ نہ ارد و عاقبت نامعلوم ست کہ یکجا منجر خواہد شد از غیر تیکہ لازمہ طبیعت را چوتانی ست خاطر بر مرگ خود قرار دادہ و
 چندین مرتبہ گاہ گاہے مزاج او در شورش می آمد چنانچہ این حدیث میراثی بود کہ پدر ان دہرادران او ہمہ یکبار در دیوانگی خود ہارا
 ظاہر میکرد و بعد از مدتی علاج پذیر می شد و در ایامیکہ من بہ شکار متوجہ گشتہ بودم روز بیست و ششم ذی الحجہ ۱۰۱۳ فیون بسیار
 در عین سوزش و مانع خورده در اندک زمانے در گذشت گویاکہ این احوال پسر بے دولت خود را پیشتر می دیدہ است اول کہ خدا فی
 کہ در آغاز جوانی و خرد سالی مراد ست و اد نسبت او بود بعد از تولد خسر و اورا شاہ سلیم خطاب دادہ بودم چون بد سلوکیہاے فرزند و برادر
 را نسبت بہن نتوانست دید از سر جان در وقت و مانع پریشان شدن در گذشتہ خود را ازین کلفت و اندوہ باز رہا بند از فوت ادبنا
 تعلقے کہ دہشتم ایامی بر من گذشت کہ از حیات و زندگانی خود هیچگونہ لذتے نہ دہشتم چہار شبانہ روز کہ سی و دو پہر باشد از غایت کلفت و
 اندوہ چیرے از ماکول و مشروب و ارد طبیعت نہ گشت چون این قصہ بوالدہ بزرگوارم رسید و لا سامانہ در غایت شفقت و مرحمت بدین
 مرید فدوی صادر گشت و خلعت و دستار مبارک کہ از سر برداشتہ بودند ہمان طور بستہ محبت من فرستادند این عنایت آبے بر آتش
 سوز و گداز من زدہ اضطراب و اضطراب مرا فی الجملہ قرارے و آرامی بخشید غرض از ذکر این مقدمات آنکہ بے سعادتے ازین در نمی گذرد
 کہ فرزندے بنا بر ناخوشی سلوک و اطوار ناپسندیدہ باعث قتل مادر خود شود و بہ پدر خود بے هیچگونہ باعثے و سببے بہ محض تصورات و
 خیالات فاسدہ در مقام بغی و عناد در آمدہ از دولت ملازمتش فرار بر قرار اختیار نماید چون تقم جبار ہر کردارے را سزاے در برابر
 نہادہ لاجرم مال حالش بدان انجامید کہ بہ بدترین احوالے بقید درآمد و از درجہ اعتماد افتادہ بزند ان دائمی گرفتار گردیدے

راہ چوستانہ رود ہو محمد	پاسے بدام آرد و سر در کند
-------------------------	---------------------------

مجملاً روز سہ شنبہ دہم ذی الحجہ بمنزل ہوڈل فرود آمدیم شیخ فرید بخاری را با جمعی از شجاعان و بہادران بہ تعاقب خسر و دہر اول
 لشکر فیر ذی اثر معین و شخص گشتند دوست محمد را کہ در رکاب بود بنا بر سبق خدمت در ریش سفیدی بہ محافظت قلعہ آگرہ و محلہا
 و خزائن فرستادم اعتماد الہ ولہ وزیر الملک را در وقت بر آمدن از آگرہ بہ ضبط و حراست بہ شہر گذاشتہ بودم بدوست محمد گفتم
 کہ چون بہ صوبہ پنجاب میرسیم و آن صوبہ در دیوانے اعتماد الدولہ است اورا روانہ ملازمت خواہی ساخت و پسران میرزا حکیم را

که در آگره اند بقیه آورده مجوس نگاه خواهی داشت چه هرگاه که از فرزند صلیبی این معامله رونماید از برادرزاده دشمن زاده چه توقع توان داشت مغز الملک بعد از رخصت دوست محمد بخشی شش چهارشنبه به پلول و پنجشنبه به فرید آباد نزول اجلال واقع گشت روز جمعه سیزدهم اتفاق دہلی دست داد و از گره در راه زیارت روضه مقدسه حضرت جنت آشیانه شافیه زیارت نمودم و استمداد همت کردم و به فقرا و درویشان بدست خود زربادادم و از انجا برنگاه مقام حضرت شیخ نظام الدین اویا توجه کرده بلوازم زیارت قیام و اقدام نمودم بعد از آن پاره زرب میر جمال الدین حسین انجو و مبلغی دیگر بحکیم مظفر دادم تا به فقرا و درویشان و از باب احتیاج قسمت نمایند روز شنبه چهاردهم مقام سراے نریله شد این سرار اخسر و سوزانیده رفته بود منصب آقا ملائی برادر آصف خان که به خدمت حضور سرفراز بود از اصل و اضافه هزاری ذات دسی صد سوار مقرر گشت درین راه خدمت چسپان میکرد جمعی از ایماقات که در رکاب ظفر انساب بودند به ملاحظه آنکه چون بعضی ازین مردم با خسر و اتفاق دارند مبادا به خاطر ایشان دغدغه و تفرقه راه یابد بگلان تران ایشان دو هزار روپیه داده شد که در جزو مردم خود قسمت نمایند و جماعت خود را بر ابراهیم جهانگیری اید و از سازند به شیخ فضل الله و راجه و میر و صر زربادادم که در راه به فقرا و برهمنان میداده باشند سی هزار روپیه فرمودم که در اجیر براناشکر بطریق مدد خرج بدین روز و شنبه شانزدهم به پرگنه پانی پت رسیدم این منزل و مقام بر آبای کرام و اجداد دودی الاحرام با همیشه مبارک و فرخنده آمده و دود فتح عظیم درین سرزمین روداده یکے شکست ابراهیم بودی که بصولت عساکر ظفر آثار حضرت فردوس مکانی دست داده و ذکر آن در تواریخ روزگار مرقوم و مسطور است دوم فتح بهیم بدکردار که در اول دولت والد بزرگوارم به تفصیل که تحریر یافته از عالم اقبال به ظهور آمد و در حینیکه خسر و از دہلی گذشت به پرگنه مذکور توجه میکرد و بحسب اتفاق دلاور خان آنجا رسیده بود چون قبل از ورود او باندک وقتی این مقدمه می شنود و فرزندان خود را از آب چون میگذرانند و خود سپاهیان و قزاقانہ دل بر ایلعاری نهید و قصد میکنند که خود را پیش از رسیدن خسر و به قلعه لاہور اندازند و به تقارن این حالی عبد الرحیم نیز از لاہور باین مقام و منزل میرسد دلاور خان ولایت میکند که فرزندان خود را همراه فرزندان من از آب بگذران و خود کناره گرفته منتظر آیات ظفر آیات جهانگیری بباش از بسکه گران بار و ترسنده بود انجمنی را بنیاد قرار نتوانست و او آنقدر توقف نمود که خسر و رسید رفته و او را ملازمت کرد و قرار همراهی از روی اختیار با خطار داده خطاب ملک انور را سے یافت و در نبرد صاحب اختیار گشت دلاور خان مردانہ متوجه لاہور گردید و در راه بهر کس و بهر طائفہ از ملازمان درگاه و دربان و سوداگران و غیره میرسید آنها را از خروج خسر و آگاه ساخته بعضی را همراه خود میگرفت و بعضی را میگفت که از راه کناره گیرند بعد از آنکه بندہ های خدا از تاراج دست اندازان

و ظالمان امین گشتند غالب ظن آن بود که اگر سید کمال در دلی و دلاور خان در پانی پت جرأت و همت نموده سر راه بر خسر و دیگر گفتند
آن جماعت پر ریخته که همراه او بودند تاب مقاومت نیاورده پریشان میگشتند و خسر بدست می آمد غایتاً همت شان یادری نکرد
و در شانی الحال هر که ام تقصیر خود را بر دوشه تلافی نمودند دلاور خان در ایلعار لاهور پیش از رسیدن به قلعه درآمد و خدمت
نمایان کرد و تدارک آن کوتاهی نمود و سید کمال نیز در جنگ خسر و تروحات مردانه بتقدیم رسانید چنانچه در محل خود به تفصیل
نوشته خواهد شد به تقدیم هم ذی حجه برگشته کرناال محل نزول ربابات عایسات گشت درین منزل عابد بن خواجه را که پسر کلان جویبار
و پسر زاده عبد الله خان اوزبیک که در زمان والد بزرگوارم آمده بود به منصب بزاری ذات و سوار سرفراز ساختم شیخ نظام معاینه
که از شتاوران مقرر وقت خود بود خسر در می بیند و او را به نوید های دخواه خوشدل ساخته تازه از راه می برد آمده مرادید چون این
مقدمات برگوش خورده بود خرپه راه با داده فرمودم که متوجه زیارت خانه مبارک گردد در نوروز هم برگشته شاه آباد منزل گردید
و آب درین مقام بسیار کم بود بحسب اتفاق باران عظیم دست داد چنانچه همگان شاداب گشتند شیخ احمد لاهوری را که از زمان
شاهزادگی نسبت خدمتگاری و خانه زادی و مرید داشت به منصب میر عدل سرفراز گردانیدم مریدان دارباب اخلاص
بوسیله او از نظر میگذرند و دست و سینه بر کس باید داد بعضی رسانیده می دهند در وقت ارادت آوردن مریدان چند کلمه بطریق
نصیحت مذکور میگردد باید که وقت خود را به دشمنی ملته از ملتهاتیره و کدر نسازند و با جمیع ارباب ملل طریق صلح کل مرعی دارند هیچ
جان داری را بدست خود نکشند و سلاح طبیعت نباشند مگر در جنگها و شکارها

سلطان

امباش در پے بے جان نمودن جاندار	مگر بعضی پیکار یا بوقت شکار
تعلیم نیرات را که مظاهر نور الهی اند بقدر درجات هر یک باید نمود و موثر و موجد حقیقی در جمیع ادوار و اطوار الله تعالی را باید دانست بلکه فکر باید کرد تا در خلوت و کثرت خاطر لمح از فکر و اندیشه او خالی نباشد	
لنگ و پوچ و خفته شکل بی ادب	سوی اومی غنچ داوامی طلب
والد بزرگوارم ملکه آئینی بهم رسانیده در کم دقتی ازین اوقات ازین فکر خالی بودند در منزل الوه الوالی اوزبیک را با پنجاه و هفت منصبدار دیگر به ملک شیخ فرید تعین نموده چهل هزار روپیه مدد خرج گویان بآن جماعت مرحمت نمودم بهفت هزار روپیه دیگر بحسبیل داده شد که بایماقات تقسیم نماید بمیر شریف املی نیز دو هزار روپیه شفقت کردم و روز سه شنبه بیست و چهارم ماه مذکور پنج کس از ملازمان و همراهان خسر در گرفته آوردند و دو کس را که اقرار به نوکری او کردند فرمودم که در ته پائے نیل انداختند و سه نفر را	

را که انکار نمودند سپرده شد تا بحقیقت باز رسیده شود و از دهم ماه فروردی سنه احد جلوس میرزا حسین و نورالدین قلی کو تو ال به شهر
لاهور داخل میشوند و در بیست و چهارم ماه مذکور فرستاده دلاور خان میرسد و خبر میکند که خسرو خروج نموده قصد لاهور دارد و شهاب خرد
باشید و در همین تاریخ در وازه های شهر لاهور محفوظ و مضبوط میگردد و روز بعد از تاریخ مذکور با اندک مردم دلاور خان به قلعه
داخل میشود و شروع در استحکام برج و باره کرده هر جا شکست و ریختی داشت مرمت نموده توپها و ضربهارا به بالاسه قلعه
بر آورده مستعد جنگ میشود جمع قلیله از بنده های درگاه که در درون قلعه بودند همگی رجوع آورده بخدمات متعین گشتند و مردم شهر
نیز با خلاص تمام مدد و معاونت نمودند بعد از دو روز که فی الجمله سرانجامی شده بود و خبر رسید و یکی از منازل مقرر منزل اختیار
نموده فرمود که شهر را قبل کرده طرح جنگ اندازند و یکی از دروازه ها را از هر جانب که میسر باشد آتش در داده بسوزانند و بلوشت
مالان خود گفت که بعد از گرفتن قلعه تا هفت روز حکم خواهیم داد که شهر را تاراج نمایند و زن و فرزند مردم را اسیر کنند این جماعت
خون گرفته یک از دروازه های شهر را آتش دادند دلاور بیگ خان و حسن بیگ دیوان و نورالدین قلی کو تو ال از طرف درون
دیوار دیگر محاذی دروازه بر آوردند در همین روزها سعید خان که از قبلنا قیام کشیده بود در کنار آب چناب منزل داشت این خبر را
شنیده با یلغار روانه لاهور گشت چون بکنار آب راوی رسید باطل قلعه خبر فرستاد که به قصد دولت خواهی آمده ام مرا بدر دین قلعه در آورید
مردم قلعه شب کسی فرستاده و او را با چند سکه که همراه داشت بدر دین آوردند بعد از سه روز که قلعه در محاصره بود خبر رسیدن
افواج قاهره تو اتر و متعاقب بخمسرو و تابغان او میرسد بی پاشده بخاطر میگذرانند که روبرو لشکر فیروزی اثر باید رفت چون
لاهور از سواد های عظم هندوستان ست در عرض شش هفت روز کثرت عظیمی دست داد چنانچه از مردم خوب شنیده شده که
ده دوازده هزار سوار مستعد جمع شده بودند و بقصد آنکه بر فوج پیش شیخون آورند از حوالی شهر بری خیزند در سراے قاضی علی شیب
پنجشنبه شانزدهم بن این خبر رسید هم در شب با آنکه باران عظیم بود طیل کوچ زده سوار شدم صبح آن به سلطان پور رسید و شد
تا نیم روز در سلطان پور بودم بحسب اتفاق در همین وقت و ساعت بیان افواج قاهره و جماعت مقهوره مقابله و مقاتله دست میداد
مغز الملک تشت بر یانے آورده بود و میخواستیم که اندر دے رنجست میل نمایم که خبر جنگ بن رسید به مجرد شنیدن با آنکه طبیعت مائل
بخوردن بر یانے بود یک لقمه براسه شگون خورده سوار شدم و مقید بر رسیدن مردم و یکی افواج قاهره نه گشته به شتاب بر حربه
تا مترتوبه گشتم چلته خاصه خود را هر چند طلبیدم حاضر نه ساختند از سلاح بخیر نیزه و شمشیر حاضر نبود و خود را به لطف ایزدی سپرده
به ملاحظه روانه شدم در اول سواری زیاده از پنجاه سوار همراه بودند و هیچ کس را خبر هم نبود که امروز جنگ خواهد شد مجلّا تا بستر

که قبل بقتل محمد هجری محاکمه گردان که از دروازه بیرون به بدر دین نزد امیر علی

گویند و آل رسیدن چهار پانصد سوار از نیک و بد جمع شده باشند و در دقیقه از پل مذکور میگذرند و ششم خبر فتح رسید اول کسی که این فرد
 رسانید شمس تو شکی بود بدین خوشخبری خوش خبر خان خطاب یافت و میر جمال الدین حسین را که پیش ازین بجهت نصیحت خسرو فرستاده
 بودم در همین وقت رسیده از کثرت و شوکت مردم خسرو چندان گفت که باعث بیم مردم میشد بآنکه خبر فتح متواتر رسیده این
 سید ساده لوح بهیچ وجه باور نمی کند و تعجب می نماید که آن نوع لشکر که من دیده ام چگونه از فوج شیخ فرید که در نهایت قلت
 و بی استعدادی اند شکست بخورند و قتی که سنگها سن خسرو را باد و خواجه سرا که او آوردند میر قبول انیمانی نمود از اسب فرود آمده سر
 بر پای من نهاد و انواع خضوع و خشوع بتقدیم رسانید و گفت که اقبال بالاتر و بلند تر ازین نمی باشد شیخ فرید درین سردار
 مخلصانه و فدایانه پیش آمد سادات باریه را که از شجاعان زمان خود اند و در هر معرکه که بوده اند کار از ایشان شده هر اول ساخته
 یوسف خان و لیدر سید محمود خان باریه سردار قوم بنفس خود تر دوات مردانه نموده به فتوح زخم برداشت و سید جلال هم از برادران
 این طائفه تیر بر شقیقه خورد و بعد از چند روز در گذشت در اثنا که سادات باریه که از پنجاه از شخصی پیش نمودند زخم و ضرب
 هزار هزار سوار و پانصد پانصد سوار بخشی برداشته پاره پاره شده بودند سید کمال که با برادران خود به کمک بر اول تعیین شده بود
 از یک کناره در آمده زود خورد و کرد که فوجی تهور و مردی بود بعد از آنکه مردم بر انکار بادشاه سلامت گفته تا ختنه اهل بغی
 و فساد بشنیدن این کلمه بیدست و پاشده هر یک گوشه تفرق شدند قریب به چهار صد نفر از ایماقات و زمیندان پانمال قهر و غلبه
 لشکر فیروزی اثر گردیدند و خدو و نفا بی که همیشه با خود میداشت بدست افتاد

که دست یکن کدک خرد سال	شود بازرگان چین بد سگال	با دل قدح دردی آرد به پیش	گدازد شکوه من و شرم خویش
بسوزاند اورنگ خورشید را	آمن کند تخت جمشید را		

مراهم مردم کوتاه بین در آن آباد بسیار دلالت به مخالفت پدر میکردند غایتاً این سخن اصلاً معقول و مقبول من نمی گشت و میداشتم و لکن
 بناس آن بر مخالفت پدر باشد چه مقدمه پایداری خواهد نمود بکنگاش ناقص عقلان از جان نرفتم و به مقتضای عقل و دانش
 کار فرموده بلازمیت پدر و مرشد و قبله و خدا که مجازی خود رسیدم و به برکت این نیت درست رسید آنچه به من رسیده و در شب
 همان روز که خسرو گریخت راجه با سوار که زمیندار معتبر کوستان لاهور است رخصت نمودم که بآن حد و در فقه هر جا که خبر
 و اثر از و بشنود بدست آوردن او آنچه امکان سبی باشد بتقدیم رساند و محابت خان و میرزا علی اکبر شاہی را با لشکر انبوه تعین
 نمودم و تفرج چنان شد که بهر طرف که خسرو روانه گرد فوج مذکور تعاقب نماید و من هم بخود قرار دادم که اگر خسرو به کابل رود من سر

در پے او نهاده تا اور ابدست نیام بر نه گرم و اگر در کابل توقف نه کرده به بدخشان دآخه و در دمهابت خان را در کابل گذارشته
خود بخیریت و دولت معاودت نمایم و فشار نه رفتن بدخشان آن بود که آن بے سعادت البته با ذریگان در خواهد خورد و آن خفت
باین دولت لایق میگردد و در روزیکه افواج قاهره بتعاقب خسرو تعیین یافتند پانزده هزار روپیہ به مهابت خان و بیست هزار
روپیہ دیگر با حیدیان مرحمت شد و ده هزار روپیہ دیگر همراه فوج مذکور نموده شد که در راه بهر کس باید داد بدیند شنبه بیست و هشتم
اردوے ظفر قرین در منزل جے پال که در محبت کرد بے لاہور واقع ست نزول اجلال دست داد در همین روز خسرو با بعد و چو
به کنار دریاے چناب میرسد خلاصه سخن آنکه بعد از شکست رایہاے مردمی که همراه او از معرکہ جنگ برآمده بودند مختلف گشت
افغانان و اہل ہند کہ اکثر قریب مان او بودند میخواستند کہ بہ ہندوستان روپیہ باز گرد و مصد ر بخی و فساد ہا شود و حسین بیگ
کہ اہل و عیال و مردم و خزائن او بر سمت کابل واقع بودند اورا ولایت بر رفتن کابل می نمود آخر الامر چون بہ کنکاش حسین بیگ
عمل نمود بیک قلم مردم ہندوستان و افغانان از وجدانی اختیار نمودند بعد از رسیدن بدریاے چناب ارادہ میکند کہ از گذر
شاہ پور کہ از گذر ہاے معین ست عبور نماید کشتی بہم میرسد بگذر سودھرہ روانہ میشود در گذر مذکور مردم ادیک کشتی بے طاح
و کشتی دیگر پُر از ہمیمہ و گاہ بدست درمی آورند و پیش از شکست خسرو بہ جمع جاگیر داران و راہ داران و گذر بانان صوبہ
پنجاب حکم صادر گشتہ بود کہ این قسم قضیہ رویدادہ خبردار و ہوشیار باشند بنا برین تاکیدات گذر ہاے آہما در ہند و حسین بیگ
خواست کہ ملاخان کشتی ہمیمہ و گاہ را بان کشتی بے طاح آورده خسرو را بگذراند درین اثنا کیلن داماد کمال چودھری سودھرہ میرسد
و می بیند کہ جماعتی درین شب در مقام گذشتن از آب اند بلاخان فریاد میکند کہ حکم جاگیر بادشاہ نیست کہ در شب مردم از آب
تا دانتہ میگذشتہ باشند ہوشیار باشید از شور و غوغاے اینہا مردمی کہ دران نواحی بودند جمع میشوند و داماد کمال چو بے را کہ
کشتی بدان میرانند و بزبان ہند انرا بلی گویند از دست ملاخان کشیدہ کشتی را سرگردان میسازد ہر چند زرباد اند قبول کردند کہ از ملاخان
کسے مقصدی گذرانیدن آنہا شود ہیچکس قبول نہ نمود بہ ابو القاسم کلین کہ در گجرات حوالی چناب بود خبر رسید کہ جمعی درین شب
مینخواستند کہ از آب چناب عبور نمایند او چون بر معنی مطلع بود ہم در شب با فرزند ان و جمیعت سوار شدہ خود را بہ کنار گذر مذکور رسانید
صحبت بجای رسید کہ حسین بیگ ملاخان را بہ تیر گرفت و از کنار آب داماد کمال نیز بہ تیر اندازی درآمد تا چہار کردہ کشتی بطور خود بیان
رو بہ آب میرفت تا آنکہ آخر شب در ریگ نشست و ہر چند خواستند کہ کشتی را از ریگ جدا سازند میسر نہ گشت درین اثنا صبح صادق
دریدن گرفت ابو القاسم و خواجہ خضر خان کہ با ہتمام ہلال خان درین روے آب جمیعت کردہ بودند کنار غربی آب مستحکم ساختند

و جانب شرقی رازمیں داران استحکام داده بودند بلال خان را قبل از وقوع این حادثہ بسزا دی لشکرے کہ بہ سرداری سعید خان
 بہ کشمیر تعین یافتہ بود و فرستادہ بودم بحسب اتفاق در چمن شب بدین نواحی میرسد بسیار وقت رسیدہ بود و اہتمام او در آوردن
 ابو القاسم خان کلین و جماعت خواجہ خضر خان و بدست آوردن خسرو بسیار دخل داشت و صبح روز یکشنبہ بہست و نهم ماہ مذکور مردم
 بر قبیل و کشتی سوار شدہ خسرو را بدست در آوردند و روز دوشنبہ سلخ در باغ میرزا کامران خبر گرفتاری او بمن رسید همان ساعت با میرزا کامران
 فرمودم کہ بہ ہجرات رفتہ خسرو را بہ ملازمت آوردہ در کنگاش امور سلطنت و ملک واری اکثر است کہ بر اسے و نمیدگی خود عمل مینام
 از کنگاش ہائے دیگر کنگاش خود معتبر میدانم اول آنکہ بخلاف صلاح و عواید جمیع بندگان مخلص از آنکہ آباد ملازمت پدر بزرگوار
 اختیار نمودہ دولت خدمت ایشان را در یافتن و صلاح دین و دنیا کے من درین بود و بہمان کنگاش بادشاہ شدم دوم تعاقب
 خسرو کہ بہ سیح خیر از تعین ساختن ساعت و غیرہ مقید نہ شدم و تا او را بدست در نیاردم آرام نہ گرفتم از غرائب امور است کہ بعد از
 توجہ از حکیم علی کہ دانائے فن ریاضی است پرسیدم کہ ساعت توجہ من چگونه بودہ است بعرض رسانید کہ بحبت حصول مطلب
 اگر خواہند ساعتی اختیار نمایند در سالہا مثل این ساعتی کہ بدولت سوار شدہ اند نتوان یافت و در روز پنجشنبہ سوم محرم
 سنہ ہزار و پانزدہ در باغ میرزا کامران خسرو را دست بستہ و زنجیر در پا از طرف چپ برسم و توجہ چنگیز خانی بنظر من در آوردند حسین بیگ
 را بردست راست او و عبد الرحیم را بردست چپ او ایستادہ کردہ بودند خسرو در میان این ہر دو ایستادہ می لرزید و می گریست
 حسین بیگ بہ گمان آنکہ شاید او را تفتی کنند سخن پریشان گفتن آغاز نمود چون عرض او معلوم گشت او را بہ حرکت نہ دن نہ گذاشتہ خسرو
 مسلسل پیروم و این دو مفتری را فرمودم کہ در پوست گاؤں خر کشیدند و بر دراز گوش و از گونہ سوار کردند و برگردانیدند چون پوست
 گاؤں و دراز پوست خر قبول خشکی نمود حسین بیگ با چہار پسر زندہ ماندہ بہ تنگی نفس در گذشت و عبد الرحیم کہ در پوست خر بود و از
 خارج با در طوبات رسانیدند زندہ ماندہ از روز دوشنبہ آخر زمی حجہ تا نهم محرم سنہ مذکور بواسطہ زبونی ساعت در باغ میرزا کامران
 توقف واقع شد بھر وال را کہ جنگ دوران مقام دست داده بود و بہ شیخ فرید مرتحت نمودم و او را بخطاب والا سے تفتی خان
 سرفراز گردانیدم بحسب نظام و انتظام سلطنت از باغ مذکور تا شہر فرمودم کہ دور دیو چو بہا بر پا کردہ فتنہ انگیزان او بپاں و جہی
 را کہ درین شورش ہمراہی کردہ بودند بردار و با چو بہا آویختہ ہر کدام را بہ سیاستی غیر مکر بہ سزا و جزا رسانیدند و زمیندارانے کہ
 درین خدمت لوازم و دستخواہی بجا آورده بودند ریاست و چو دھرائی میانہ در باغ جناب بہست فرمودہ زمینہا بطریق مدد معاش
 بہر یک مرتحت نمودم از جملہ اموال حسین بیگ کہ بعد ازین ہر جا اسم او مذکور خواہد شد از خانہ میر محمد باقی قریب ہفت لک روپیہ

ظاہر شد سوائے آنچه بہ محل دیگر سپردہ و خود ہمراہ داشتہ و فیکہ بہ ہمراہی میرزا شاہرخ بدین درگاہ آمدہ بود یک اسب داشت
رفتہ رفتہ کارش بدین درجہ رسید کہ صاحب خزینہ و دینار گریہ اشال این ارادہ ہا در خاطرش جا کرد و در اثنا راہ کہ معاملہ خسرو
ہنوز در شیت حق بود چون میان ولایت و دار الخلافت اگرہ کہ منبع فتنہ و فسادست از سرداری صاحب وجود خالی بود
بہ دغدغہ آنکہ مبادا معاملہ خسرو بطول انجامد فرمودم کہ فرزند پرنیز بعضی از سرداران را بر سر راناکذاشتہ خود با آصف خان و جمعہ کہ
بدون نسبت خدمت نزدیک داشتہ باشند متوجہ اگرہ گردند و حفظ و حراست آنچہ در اعمدہ اہتمام خود مقرر شناسند بہ برکت
عنایت الہی پیش آنکہ پرنیز بہ اگرہ رسید ہم خسرو بروجہ و نحوہا دوستان و مخلصان تشیت پذیرفت بنا بر این فرمودم کہ فرزند
نہ کوہ روانہ ملازمت گرد و چہار شنبہ نیم محرم بہ مبارکی بہ قلعہ لاہور درآمد جمعی از دولتمداران معروض داشتند کہ معاودت بدار الخلاف
اگرہ درین ایام کہ فی الجملہ خطہ در صوبہ گجرات و دکن و بنگالہ واقع ست بہ صلاح دولت اقرب خواہد بود این کنگاش پسند خاطر
من نیفتاد چہ از عرائض شاہ بیگ خان حاکم قندھار بعضی مقدمات معروض افتادہ بود ولالت بران میکرد کہ امرای سرحد قندھار
بنا بر افساد چنارے از بقایای لشکر میرزایان آنجا کہ ہمیشہ محرک سلسلہ خصومت و نزاع اند و ترغیب ناہجیات در گرفتن قندھاریان
طائفہ میونسند حرکتی خواہند نمود بخاطر رسید کہ مبادا شتقاق شدن حضرت عرش آشیانے و مخالفت بے ہنگام خسرو داعیہ انہار اتیز
ساختہ بر سر قندھار یورش نمایند بحسب اتفاق آنچه بخاطر آفتاب اشراق پرتواند اختہ بود از قوۃ بفعل آمدہ حاکم ہرات و ملک
سیستان و جاگیر داران این نواحی بہ ملک و مدد حسین خان حاکم ہرات بر سر قندھار متوجہ گشتند شاہباش بر ہمت و مردانگی شاہ بیگان
کہ مردانہ پا قایم کردہ قلعہ را مضبوط و مستحکم ساخت و خود بر بالائے ارک سیوم از قلعہ مذکور چنان نشست کہ بیرونیان علانیہ مجلس اورا
میدیدند و در مدت محاصرہ میان نہ بستہ سرو پا بر منہ مجلس عیش و عشرت ترتیب میداد و بیچ روزے نبود کہ فوجے در برابر لشکر غنیم
از قلعہ بیرون نمیرستاد و کوششہاے مردانہ بتقدیم نمیرسانید تا در قلعہ بود چنین بود لشکر قندھار شاہسہ طرف قلعہ را احاطہ نمودہ بودند
چون این خبر در لاہور رسید ظاہر شد کہ توقف درین حدود اقرب و صالح بودہ و در حال فوج کلائے بسرداری میرزا غازی و ہمراہی
جمعے از منصب داران و بندہ ہاے درگاہ مثل قراہیگ کہ بخطاب قراخانی و پختہ بیگ کہ بخطاب سردار خانی سرفراز گردیدہ بودند معین گشتند
میرزا غازی را بہ منصب پنخزاری ذات و سوار سرفراز ساختم و نقارہ عنایت کردم میرزا غازی و لد میرزا خانی ترخان کہ بادشاہ ملک
ٹھٹھہ بود و بہ سعی عبد الرحیم خان خانان سپہ سالار در عہد حضرت عرش آشیانے آن دیار مفتوح و ملک ٹھٹھہ در جاگیر او کہ منصب پنخزاری
ذات و سوار مقرر گشتہ بود تقویض یافت و بعد از فوت او میرزا غازی پسرش بہ منصب و خدمت پدر سرفراز بود آبا و اجداد اینہا از امراء

سلطان حسین میرزا باقر والی خراسان بودند و در اصل از سلسله امرا رضا جعفرانی اند و خواجه عاقل خدمت بخشی گری این لشکر مقرر گشت چهل
 و سه هزار روپیه مدوخرج گویان بقراخان و پانزده هزار روپیه به نقدی بیگ و قلیچ بیگ که از بهرامان میرزا غازی بودند و مرمت شد بحجت
 رفع این خدشه و اراده سیرکابل توقف لاہور را بخود قرار داد و در همین روزها منصب حکیم فتح الله از اصل و اضافه بهزاری ذات و
 سی صد سوار مقرر گشت چون از شیخ حسین جانی خواہاے نزدیک وقوع بہ من رسیدہ بود و بیست لک دام کہ موازی سی چهل ہزار
 روپہ بودہ باشد بخرج او و خانقاہ و درویشانے کہ با وی باشند مقرر نمود و در میت و دوم عبد اللہ خان را نو اختہ بہ منصب دو ہزار و
 پانصدی ذات و پانصد سوار از اصل و اضافه سرفراز ساختم و ولک روپہ با حدیان فرمود کہ بمساعت بدہند و برور از ما ہیانہ آنها
 وضع نمایند شمش ہزار روپہ بقاسم بیگ خان خویش شاہ بیگ خان و سی ہزار روپہ بہ سید بہادر خان شفقت فرمود و در گوہند و
 کہ برکنار دریاے بیابان واقع ست ہندوئے بود از جن نام در لباس پیرے و سخی چنانچہ بسیارے از سادہ لوحان ہنود بلکہ نادان و
 سفہان اسلام را مقید اطوار و اوضاع خود ساختہ کوس پیرے و ولایت را بلند آوازہ گردانیدہ بود و اگر و میگفتند و از اطراف و جوار
 گولان و گول پرستان بدو رجوع آوردہ اعتقاد تمام با د اطوار میکردند از سہ چہار پشت او این دوکان را گرم میداشتند و نہا بخاطر
 میگذاشت کہ این دوکان باطل را بر طرف باید ساخت یا اورا در جہگہ اہل اسلام در باید آورد تا آنکہ درین ایام خسرو از ان راہ عبور
 نمود این مردک مجہول ارادہ کرد کہ ملازمت اورا در یابد و منزلی کہ جا و مقام او بود خسرو را نزد دل افتاد آمدہ اورا دید و بعضی مقدمات
 فریادہ باورسانید و بر پیشانی او انگشتی از زعفران کہ بہ اصطلاح ہندوان تشقہ گویند کشید و آنرا شگون میدادند چون این مقدمہ
 بمسامع جاہ و جلال میرسد و بطلان اورا بوجہ اکمل میداشتہ امر کرد کہ اورا حاضر ساختند و مساکن و منازل و فرزندان اورا بمقتضی
 عنایت نمود و اسباب و اموال اورا بقید ضبط و آورده فرمود کہ اورا بہ سیاست و پیاسار ساند و دو کس دیگر را کہ راجو و انبان نام
 داشتند در ظل حمایت دولت خان خواہہ سرابہ ظلم و تعدی زندگانی میکردند و درین چند روز یک خسرو لاہور را قبل دشت دست اندازیا
 و بے اندامیہا نمودہ بودند فرمود کہ راجو را بدار کشیدہ از انجا کہ بررداری مشہور بود جہیمہ گرفتہ مجلا یک لک و پانزدہ ہزار روپہ از و
 بوصول رسید آن مبلغ را فرمود کہ بہ غلور خانہ ہا و مصارف خیرات صرف نمایند سعد اللہ خان پسر سعید خان بہ منصب دو ہزاری
 ذات و ہزار سوار افتخار یافت و پرویز از غایت اشتیاق بملازمت و خدمت من مسافتاے دور دراز در ایام ہر سات کہ باران
 دست از تقاطر باز نمی داشت باندک مدتے طے نمودہ روز پنجشنبہ بیت و نہم بعد از گذشتن دوپہر و سہ گھڑی روز سعادت ملازمت
 دریافت از غایت مہربانی و شفقت اورا در کنار عطفوت گرفتہ پیشانی اورا بوسہ داد و چون از خسرو این قباحت سرزد بخود قرار دادہ

کہ تا اور ابدست نیاورم در هیچ جا توقف نہ کنم و احتمال داشت کہ بجانب ہندوستان رویہ باز گردودرین حالت خالی گذاشتن دارالخلافہ
 اگرہ کہ مرکز دولت و محل سلطنت و مقام نزول سراسر و گمان محل مقدس و دفن گنجائے عالم بود از صلاح ملک داری دوری نمود
 بنابرین اگرہ در حالت توجہ بتعاقب خسرو بہ پرویز نوشتہ شد کہ اخلاص و خدمت تو این نتیجہ داد کہ خسرو از دولت گریخت و سعادت رو
 تو آورد و بابہ تعاقب او ایلغار نمودیم مہات را تا را بہ مقتضای وقت و صلاح دولت یک نوع صورتی دادہ خود را بزودی بہ اگرہ
 برسان کہ پائے تخت و خزانہ را کہ سربای گنج قارون ست تو سپردیم و ترا بہ خدایہ جی قادر پیش از آنکہ این حکم بہ پرویز برسد رساند در مقام
 بختر در آمدہ کس نزد آصف خان فرستادہ بود کہ چون از کردہ ہاے خود بخالت و شرمندگی تمام دارم امید دارم کہ شفیع من شدہ نوعی
 کنی کہ شاہزادہ بفرستادن با کہ کہ از فرزندان من ست را رضی گردنم پرویز بدین معنی رضاندادہ میگفت کہ یا خود توجہ خدمت گرد و یا کن
 بفرستہ درین وقت خبر فتنہ انگیزی خسرو میرسد بنابر ملاحظہ وقت آصف خان و دیگر دو تنخواہان بآمدن با کہ را رضی گشتہ در خواجی
 منڈل گذرہ سعادت خدمت شاہزادہ درمی یابد پرویز را بہ جگہ تاقہ و اکثر اسے قیادت آن لشکر را گذارستہ خود با آصف خان و چند
 از نزدیکان و اہل خدمت روانہ اگرہ میگردد و با کہ را بہ ہمراہی روانہ در گاہ والا جاہ میگردد و اند چون بحوالی اگرہ میرسد خبر فتح و گرفتاری
 خسرو را شنیدہ بعد از دور در کہ مقام بنمایہ حکم بہ و میرسد کہ چون خاطر از جمیع جوانب و اطراف جمع ست خود را بزودی با برسان
 تا آنکہ بنایخ مسطور سعادت ملازمت دریافت بہ آفتاب گیر کہ از علامات سلاطین ست با و مرحمت فرمودم و منصب دہ ہزاری با و خوا
 فرمودم و بہ دیوانیان حکم کردم کہ جاگیر تنخواہ دہند میرزا علی بیگ را در ہجین روز ہا بہ حکومت کشمیر فرستادم دہ ہزار روپیہ بقاضی عزت اللہ
 حوالہ شد کہ بہ فقرا و ارباب احتیاج کابل قسمت نماید احمد بیگ خان بہ منصب دہ ہزاری ذات و ہزار دہست و پنجاہ سوار از اصل
 و اضافہ سرفراز گردید در ہجین ایام مقرب خان کہ بہ آوردن فرزندان دانیال مقرر گشتہ بود بعد از شش ماہ و بیست و دو روز از ہجین
 برگشتہ دولت ملازمت دریافت و وقائع آنحد و در اہنہ تفصیل معروض داشت بیست خان بہ منصب دہ ہزاری ذات و ہزار سوار افتخار
 یافت شیخ عبد الوہاب از سادات بخاری کہ در زمان حضرت عرش آشیانے حاکم دہلی بود بنابر بعضی قبلیج کہ از مردم او صادر گردید
 از آن خدمت تغیر گردیدہ داخل ایامہ دار باب سعادت گشت در تمام ممالک محدوسہ خواہ در محال خالقدہ و خواہ جاگیر دار حکم فرمودم کہ
 غلور خانہا ترسیب دادہ بجهت فقرا و غور گنجایش آن محل طعام درویشانہ طبخ می نمودہ باشند تا مجاور و مسافران نفیس رسند ابنہ خان
 کشمیری کہ از نژاد حکام کشمیر ست بہ منصب ہزاری ذات و سی صد سوار ممتاز گردید در روز دوشنبہ نہم ربیع الآخر شمشیر خاصہ بہ پرویز
 مرحمت نمودم و بہ قطب الدین خان کو کہ و امیر الامرا ہم شمشیر ہاے مرصع عنایت شدہ فرزندان دانیال را کہ مقرب خان آوردہ

درین روز دیدم که سه پسر و چهار دختر از ومانده بودند پسران طهورت و بایستغرو و هوشنگ نام دارند آن مقدار مرحمت و شفقت نسبت
 باین اطفال از من بوقوع آمد که در گمان میخکس نبود طهورت را که از همه کلان بود مقرر داشتم که همیشه در ملازمت من باشد و دیگران را
 به پیشرباشی خود سپردم تا بواجبه از احوال آنها خبردار باشند و خلعت خاصه بجهت راجه مان سنگه به ننگاله فرستاده شد سی لک اتم میزراغاری
 انعام فرمودم شیخ ابراهیم پسر قطب الدین خان کو که راجه منصب هزاری ذات و سی صد سوار سرفراز گردانیده بخطاب کشور خانی ممتاز
 کردم چون در حین توجه به عاقبت خسرو فرزند خورم را که در آگره بر سر محله ها و خزانه گذاشته بودم بعد از جمعیت خاطر ازین هم حکم شد که فرزند
 مذکور در ملازمت حضرت مریم مکانی در محله های روانه ملازمت گرد و چون بچوالی لاهور رسیدند روز جمعه دوازدهم ماه مذکور بر کشتی سوار
 شده باستقبال والد خود بچوالی دیهی که در همان دار و سعادت ملازمت میسر گشت بعد ادا کورنش و سجده و تسلیم و مراعات
 آداب که از خوردان بکلانان موافق توره چنگیزی و قانون تیموری و ضابطه بایری ست به عبادت تمام و طاعت ملک علام قیام
 و اقدام نموده چون ازین شغل فارغ گشتم رخصت مراجعت یافت به قلعه لاهور درآمد در هفدهم مغر الملک راجه بخشی گری لشکر رانا
 تعیین نموده بدانصبوب فرستادم چون خبر مخالفت را که راجه و دیپ پسر او در حوالی ناگور و آن حد و در سیده بود فرمودم
 که راجه جلنات به باجمعی از بندهای درگاه و مغر الملک ایلغار نموده دفع فتنه و فساد آنها نمایند سر دار خان را که بجای شاه بیگجان
 به حکومت قندهار مقرر گشته بود به منصب سه هزاری ذات و دو هزار پانصد سوار ممتاز ساخته پنجاه هزار روپیه باو عنایت نمودم
 به خضر خان حاکم سابق خاندیس و برادر او احمد خان که از خانزادان این دولت ابد چون دست سه هزار روپیه مرحمت شد هاشم خان
 پسر قاسم خان که از خانه زادان این دولت و لائق تربیت ست به منصب دو هزار و پانصدی ذات و هزار پانصد سوار سرفرازی
 یافت اسب خاصه نیز باو عنایت نمودم به مهلت نفر از امرای تعینات لشکر دکن خلعتها فرستادم پنج هزار روپیه با انعام نظام شیرازی
 قصه خوان مرحمت شد سه هزار روپیه بجهت خراج غلورخانه کشمیر و کیل میزرا علی بیگ حاکم آنجا داده شد که به بلده مذکور فرستد بنجر
 مرصع که شش هزار روپیه قیمت داشت به قطب الدین خان بخشیم بهمن خبر رسید که شیخ ابراهیم بابا افغانی دکان شیخی و مریدی در یکی
 برگنه از پرگنات لاهور ترتیب داده چنانچه طریقه او باش و سفهاست جمع کثیر از افغانان و غیره بر و گرد آمده اند فرمودم که او را
 حاضر آورده به پرویز پسران که در قلعه چنار نگاه دارند تا این هنگامه باطل برهم خورد و در کیشنه هفتم جادی الاول بسیاری از منصب داران
 واحدیان بر عایت سرفراز گشتن منصب مهابت خان دو هزاری ذات و سی صد سوار مقرر گشت و لاور خان به دو هزاری ذات
 و هزار و چهار صد سوار سرفراز گردید و وزیر الملک به هزار و سی صدی ذات و پانصد و پنجاه سوار اقبال یافت و قیام خان هزاری ذات

و سوار شد ششام سنگه هزار و پانصدی ذات و هزار و دویست سوار ممتاز گشت همچنین چهل و دو نفر از منصب داران زیادتی منصب
 سرفرازی یافتند در اکثر روزها همین شیوه مرعی و منظور است علی به قیمت بیست و پنج هزار روپیه به پر وزیر مرحمت نمودم به روز چهارشنبه
 نهم شهرند کور مطابق بیست و یکم بهمن بعد از گذشتن سه پر و چهار گھڑی مجلس وزن شمسی که ابتدا اے سال سی و هشتم از عمر من بود
 منعقد گشت بدستورے که بر بست و آیین بود اسباب وزن را با تر از و در خانه حضرت مرحوم زمانے مرتب و آماده ساختند در ساعت
 و وقت مقرر بخیریت و مبارکی در تر از و شسته هر علاقه آنرا یکی از کلان سالان در دست گرفته دعاها کردند اول مرتبه بطلا وزن شد
 سه من و ده سیر وزن بنده و ستان و بعد از آن به بعضی از فلزات و انواع و اقسام خوشبوئیها و کیفیات تاد و از ده وزن که تفصیل
 آن بعد ازین مرقوم خواهد گشت در سائے دو مرتبه خود را به طلا و نقره و سایر فلزات و از قسم ابریشم و پارچه و از اقسام حبوبات
 و غیره وزن میکنم یک مرتبه در سال شمسی و یک مرتبه در سال قمری در این دو وزن را به تحویلداران علیحدہ می سپارم که به فقر و آریاب
 احتیاج رسانند و در همین روز مبارک قطب الدین خان کو که که سالها در آرزوے چنین روزے بود بانواع عنایات سرفرا
 ساخته اول منصب او را پنجزاری ذات و سوار مقرر داشتیم بعد از آن به خلعت خاصه و کشمیر مرصع و اسب خاصه با زین مرصع
 اعتبار بخشید به صوبه داری و حکومت دار الملک بنگاله و آریسه که جای پنجاه هزار سوار است مرخص ساختم و از روے غرت
 باشکر عظیم روانه آن صوب گشت و دودلک روپیه نیرمد خرج گویان مرحمت شد نسبت والدہ او بمن ازان مقوله است که چون
 در ایام طفولیت بر غایت و تربیت او پردر شش یافته ام این مقدار آنس که مرا با و ست بود والدہ حقیقی خودندارم والدہ الدینی
 بجای والدہ مهربان نیست و خودش را از برادران و فرزندان حقیقی کمتر دوست میدارم از کوکها کسیکه قابلیت کوکلی به من دارد
 قطب الدین خان ست و سه لک روپیه به لکیان قطب الدین خان مرحمت نمودیم و درین روز یک لک و سی هزار روپیه به طرق
 سابق بخت دختر بهاری که نام ز پر وزیر بود فرستادم و در بست و دوم باز بهادر طماق که در بنگاله مدتها عیسان و زریده بود و برهنه
 بخت درین تاریخ دولت آستان پس دریافت خنجر مرصع و بست هزار روپیه با و مرحمت نمودیم و به منصب هزارری ذات و سوار
 سرفراز ساختم یک لک روپیه نقد و خمس به پر وزیر عنایت شد کیشود اسل و رو به منصب هزار و پانصدی ذات و سوار سرفراز گردید
 ابو الحسن که دیوان و مدار سرکار برادر دم و اینال بود بهر اهی فرزندان او دولت ملازمت دریافت به منصب هزارری ذات و پانصد
 سوار سر بلند گردید و را و ایل ماه جمادی الثانی شیخ بایزید که از شیخ زادهاے سیکری بود بفروغ عقل و دانائی و نسبت قییم خدمت
 امتیاز تمام دارد ب خطاب معظم خانی سرفراز گشت و حکومت دہلی با و مقرر فرمودم و در بست و یکم ماه مذکور عقدی مشتمل بر چهار نقطه لعل و صد

دانه مردارید به پرویز شفقت فرمودم و منصب حکیم مظفر سه هزار سی ذات و هزار سوار از اصل و اضافه مقرر گشت پنجم از رویه بنهیدل
 راجه منجھولی مرحمت نمودم و از سواد سکه که تازه روست داد ظاهر شدن کتابت میرزا غریز کو که است که به راجه علی خان ضابط خانم
 نوشته بوده است مرا عقیده آن بود که نفاق او بجهت خاطر خسرو نسبت دامادے او مخصوص بمن باشد از فحوائے این نوشته
 که بخط او بود ظاهر گشت که نفاق جبلی خود را در هیچ وقت از دست نداده این شیوه ناپسندیده با والد بزرگوارم نیز سلوک پیدا شده
 است مجمل کتابت در وقتی از اوقات به راجه علی خان مذکور مرقوم ساخته سرپا مشعر بر بدی و بدپنداری و مقدمه مائے کینه و دشمنی
 نمی نویسد و اسناد به هیچ کس نمی توان کرد چه جائے آنکه پیش حضرت عرش آشیانے بادشاه و صاحب قدر دانی که از ابتدا اسے طفولیت
 بنا بر حقوق خدمت والدہ او در مقام تربیت و رعایت ایشہ پله اعتبارش به راجه علی چنان رسانیده که در نسبت خود هم سنگ
 و هم تراز داشت این کتابت را در برهان پور در میان اسباب و اموال راجی علی خان بدست خواجہ ابوالحسن می افتد و خواجہ آوڑ
 به من گذرانید از خواندن و دیدن می بر اعضائے من راست شد اگر ما حفظ بعضی تصورات و حقوق شیردادن مادر او نمی بود گنجایش
 داشت که او را بدست خود بیاسار نام بر تقدیری او را حاضر ساخته این نوشته را بدست او داده فرمودم که با و از بلند در میان مردم بخواند مظنه آن بود که از دیدن
 آن کتابت قالب او از روح پر داخه خواهد گشت از غایت بی از رمی و خیرگی او بر شے خواندن گرفت که گویا این نوشته ادبیت و حکم خواند حاضران
 مجلس بهشت آئین از بندهاے اکبری و جهانگیری هر کس که نوشته دید و شنید زبان به طعن و لعن او گشوده ملائمتها کردند پرسیده شد که قطع نظر
 از نفاقهاے که بدولت من کرده با اعتقاد ناقص خود و جوه بران ترتیب دادے از والد بزرگوارم که از خاک راه ترا و سلسله ترا بر داشته
 باین دولت و مرتبه رسانیده بودند که محسود امثال و اقربان خود گشته بودی چه امر دے داده بود که بدشمنان و مخالفان دولت او چنین
 مقدمات بایست نوشته و خود را بجز که حراخوان و بے سعادتان جادادے ملی با فطرت اصلی و جبلت طبعی چه توان کرد هر گاه که
 طینت تو بآب نفاق پرورش یافته باشد از و بغیر این امور چه سر خواهد زد آنچه با من کرده بودی از سر آن در گذشته باز بهمان منصبی
 که داشته مقرر از گردانیدم و گمان آن بود که نفاق تو مخصوص بمن بوده باشد الحال که این معنی دانسته شد که با خداے مجازی و مربی
 خود هم درین مقام بوده ترا بعمل و دینی که داری و دشتنی حواله نمودم بعد از ذکر این مقدمات لب از جواب بسته در برابر این نوع
 رویا ہی چه گوید حکم به تغیر جایگز او کردم آنچه ازین ناسپاس به فعل آمده بود اگر چه گنجایش عفو و گذرانیدن نداشت غایتا بنا بر بعضی
 ملاحظه گذرانیدم و روز یکشنبه بست و ششم ماه مذکور مجلس که خدائی پر دیز بدختر شاهزاده مراد منعقد گشت در منزل حضرت میرم الزما
 عقد شد و جشن و طوی در خانه پرویز ترتیب یافته هر کس که در آن انجمن حاضر بود با انواع نوازش و تشریفات مقرر از گردیدند هزار

روپیہ بہ شریف اعلیٰ و چندے دیگر از امرا و اہل شہ کہ بہ فقر و مساکین تصدق نمایند روز یکشنبہ دہم رجب بغرم شکار کہ چاک و نذیر
از شہر برآمدہ باغ رام داس را منزل گزیدیم چار روز در آنجا مقام شد روز چار شنبہ سیزدہم وزن شمسی پر وزیر بعل آمدہ اورا
دوازده مرتبہ باقسام فلزات و دیگر اجناس بوزن در آوردند ہر وزن دویں و ہترہ سیر شد حکم کردیم کہ مجموع را بہ فقر قسمت
نمایند درین روز منصب شجاعت خان ہزاروپانصدی ذات و ہفتصد سوار از اصل و اضافہ مقرر گشت بعد از آنکہ میز راغاری
و لشکرے کہ بہر اہی او متعین بودند روانہ گشتند بخاطر رسید کہ جماعت دیگر ہم از عقب باید فرستاد بہادر خان تو بر یکی را بہ منصب
ہزاروپانصدی ذات و ہشتصد سوار از اصل و اضافہ نواختہ جماعت او میاق پوری را کہ قریب بہ سہ ہزار نفر بودند بسرداری
شاہ بیگ و محمد امین باد ہمراہ نمودہ روانہ ساختیم دو لک روپیہ مدد خرج گویان بہ جماعت مذکور مرحمت شد و یک ہزار برتنہ از نیز مقرر
گشت آصف خان را بہ محافظت خسرو و ضبط لاہور تعین نمودہ گذشتیم امیرالامرا ہم چون بیماری صعب داشت از دولت بلا از
محروم گردیدہ در شہر ماند عبد الرزاق معمرے کہ از صوبہ رانا طلب شدہ بود بہ منصب بخشی گری حضور سرفراز گردید و حکم شد کہ با تقاضا
ابو الحسن بلو از م این خدمت قیام و اقام نماید انچہ ضابطہ پدر من بود من ہم بہین ضابطہ عمل مینمائم کہ در خدمات عمدہ و دوس را
شریک می ساختند نہ بواسطہ بے اعتمادی بلکہ بدین جہت کہ چون بشریت است و آدمی از کوتاہی و بیماری خالی نمی باشد اگر
یکے را تشویش و یا مانعے روسے دہد آن دیگر حاضر بود تا کار ہا و مہمات بندہ ہا سے خدا معطل نہاند ہم درین ایام خبر رسید
کہ روز دسہرہ کہ از روز ہا سے مقرر ہنہا و ان ست عبد اللہ خان از کاپلی کہ جاگیر اوست ایلغار نمودہ بولایت بندیلہ در می آمد
و ترددات سپاہیانہ نمودہ رام چند پسر تنہا کوار کہ بدتے در ان جنگل در زمین قلب فتنہ انگیزی میکرد و دستگیر ساختہ بہ کاپلی آورد
بواسطہ این خدایت پندیدہ بعنایت علم و منصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار سرفراز شدہ از عرائض صوبہ بہار بعرض رسید
کہ جانیگیری قلی خان را بہ سنگرام کہ از زمینداران عمدہ صوبہ بہار است و قریب بہ سہ چار ہزار سوار و پیادہ بشمار دارد و بنا بر بعضے مختصا
و نادو تخیل ہی ہا در زمین ناہموار جنگ دست میدہد و درین معرکہ خان مذکور بہ نفس خود ترددات مردانہ بتقدیم میرساند آخر الامر
سنگرام بزخم تفنگ نابود گشتہ بسیارے از مردم او در معرکہ افتادہ بقیۃ السیف فرار برقرار اختیار مینماید چون این کار نمایانے
بود کہ از جانیگیری قلی خان بوقع آمدہ اورا بہ منصب چار ہزاروپانصدی ذات و سہ ہزاروپانصد سوار سرفراز ساختیم مدت شہ
و شش روز اوقات بہ مشغولی شکار گذشت پانصد و ہشتاد و یک جانور بہ تفنگ و پوز دوام و قمرغہ شکار شد ازین جملہ یک صد
و پنجاہ و ہشت جانور خود بہ تفنگ زودہ بودم و در مرتبہ قمرغہ واقع شد یک مرتبہ در کہ چاک کہ پر دگیان حرم سرا سے عصمت بودند

یک صد و پنجاه و پنج جانور کشته شد. در مرتبه دوم در بند نہ یک صد و دہ تفصیل مجموع جانوران کہ شکار شدہ بود توچ کوہے یک صد و ہشتاد و نہ کوہی بیت و نہ گورخر و نیل گا و نہ آہو و غیرہ سی صد و چہل و ہشت روزہ چار شنبہ شانزدہم شوال بخیر و خوبی از شکار معافی واقع شد بعد از گذشتن یک ہر شش گھڑی از روزند گور بہ شہر لاہور درآمد امر غریبی درین شکار ملاحظہ و مشاہدہ گشت آہو سے سیاہی را در حوالی دھچہ خدالہ کہ منار سے درانجا ساختہ شدہ تفنگ در شکم آہو زددم چون زخمی گشت آواز سے از وظاہر شد کہ در غیر مستی این قسم آواز از بیچ آہو سے شنیدہ نہ شدہ بود شکاریان کہن سال و جمعی کہ در ملازمت بودند بچہا نمودہ اظهار کردند کہ بایان یادند اریم بلکہ از پدران خود شنیدہ ایم کہ این قسم آواز سے در غیر مستی از آہو سرزدہ باشد چون خالی از غراب تہ ہندو شتہ شد گوشت بز کوہے را از گوشت جمیع حیوانات جشی بذید تر یا فتم با آنکہ پوست بر آن بنیایت بد پوست کہ بد باغت آن بواز و زایل نمی گرد گوشت او مطلقاً بوسے ناک نیست یکی از بزہای نر را کہ از ہمہ گلان تر بود فرمودم کہ بوزن در آوردند دوسن و بست و چہا سیر کہ بیت دیک من ولایت بودہ باشد ظاہر شد ہمچنین یک توچ گلان را نیز فرمودم کہ کشیدند دوسن و سہ سیر اکبری مطابق ہفتدہ من ولایت بوزن در آمد از گورخر ہای شکاری یکی کہ بجثہ از ہمہ قوی تر بود نہ من و شانزدہ سیر مطابق ہفتاد و شش من ولایت سنجیدہ شد از شکاریان دہوسنا گلان شکار میکرد شنیدہ ام کہ در شاخ توچ کوہے بوقت معین کر می ہم میرسد کہ از حرکت او خار خار سے درو پیدا میشود کہ بانیوع خود او را بہ جنگ در می آورد و اگر از نوع خود حریفی نیابد شاخ خود را بر درختے یا بہ سنگ زردہ تسکین آن خار خار میدہد بعد از تفحص آن کرم در شاخ مادہ آن جانور نیز ظاہر شد و حال آنکہ مادہ جنگ نمیکند پس ظاہر شد کہ این سخن اصلی نداشتہ است گوشت گورخر اگر چہ حلال است و اکثر مردم بمیل میخورند اما بہ بیچ وجہ طبع مرا بخوردن آن رغبت نیفتادہ چون بہت تادیب و تنبیہ و لپ و لدر سے اسے سنگھ و پدرا و قبل ازین فرمان صادر گشتہ بود ورنیو لاخبر رسید کہ زاہد خان سپہ سالار و بعد الرحمن سپہ شیخ ابو الفضل و رانا شنکر و مغر الملک با جمعی دیگر از منصبداران و بندہا سے در گاہ خبر و لپ را در نو اچی ناگور کہ از منصفان صوبہ اجمیر ست میشنوند و بر سر او بلغار نمودہ او را در می یابند چون محل گزینی یابد ناچار پاقائم ساختہ با فوج قاہرہ بہ مجادلہ و مقابلہ در می آید بعد از اندک زد و خورد یکہ واقع شد شکست عظیم یافتہ جمع کثیر را بہ کشتن میدہد و اسباب خود را گرفتہ بادی اوبار فراری نماید

شکستہ صلاح گسستہ کمر | نہ یار اسے جنگ نہ پرداسے سر |

قلج خان را با وجود سپہا بنا بر مراعات رعایت والد بزرگوارم منصب اورا برقرار داشتہ در سرکار کاہی جاگیر حکم کردیم در ماہ

دومی قهریه والده قطب الدین خان کو که که مرا شیر داده بجای والده من بود بلکه از مادر مهربان مهربان تر و از خردی باز در کنسار
ترتیب او پرورش یافته بودم به رحمت ایزدی پیوست پایه نقش او را پرورش خود برداشته پاره راه بردیم چند روز از کثرت حران
والم میل بخوردن طعام نشد و تغیر لباس نه کردم

جشن نوروز دوم از جلوس همایون

روز چهارشنبه بیست و دوم ذی قعد سنه هزار و پانزده بعد از گذشتن سه و نیم گھڑی حضرت نیر اعظم بخانه شرف خود تحویل نمودند و
در تخیانه همایون را برسم معهوده آئین بسته بودند جشن عظیم ترتیب یافت و در ساعت مسعود و بر تخت جلوس واقع شد امر او مقربان
نیز از شهادت عنایات سر بلند گردانیدیم و در همین روز مبارک از عراق فی قند هار بوقف عرض رسید که لشکر که بسیر کردگی میرزا
غازی ولد میرزا جانی به ملک شاه بیگ خان تعیین یافته بودند در دوازدهم شهر شوال سنه مذکور داخل بلده قند هار میشوند و طالع
قند لباس چون خبر رسیدن عساکر منصوره را پیش منظر بلده مذکور میشوند سر اسیمه و پریشان و پشیان تا کنار آب بلند که پنجاه و
گروه بوده باشد عنان باز نمی کشند در ثانی الحال ظاهر شد که حاکم فراه و جمعی از حکام آن نواحی بعد از شنیدن حضرت
عرش آشیانه بخاطر میگردانند که قند هار درین فترت و آشوب آسان بدست خواهد آمد بآنکه از جانب شاه عباس بانها
حکم برسد جمعیت نموده ملک سیوستان را با خود متفق می سازند و کس نزد حسین خان حاکم هرات فرستاده از او ملک طلب می سازند
و او هم جمعی میفرستد بعد از آن باتفاق بر سر قند هار متوجه میشوند شاه بیگ خان حاکم آنجا بلا حظه آنکه جنگ دوم دارد اگر عیاذ الله
شکست رود قند هار از تصرف بیرون خواهد رفت قلعه گلی شدن را بهتر از جنگ دانسته قرار بر قلعه داری میدهند و قاصد ان میرزا
بدرگاه میفرستد بحسب اتفاق درین ایام ریات جلال که به تعاقب خسرو از دار الخلافه اگر حرکت نموده بود در راه نوروز ول جلال
داشت بمحروشنیدن این خبر بلا توقف فوج کلانی از امر او منصب داران بسرداری میرزا غازی فرستاده شد پیش از آنکه میرزا به مذکور
بقند هار رسد این خبر بشاه میرسد که حاکم فراه با بعضی از جاگیر داران این نواحی قصد ولایت قند هار نموده اند این معنی را لاق ندانسته
به قدغن حسن بیگ نامی را از مردم روشناس خود میفرستد و فرمانی با اسم آنها صادر میگردد که از کنار قلعه قند هار برخاسته متوجه جاققام
خود شوند که به سبب محبت و موالات آبا که کرام با سلسله علییه جهانگیر بادشاه قدیم است آن جماعت پیش از آنکه حسن بیگ برسد و
حکم شاه بایشان رساند تاب مقاومت عساکر منصوره نیاورده مراجعت را غنیمت می شمارند حسن بیگ مذکور آن مردم را ملاست

نموده روانه ملازمت شد. در لاهور سعادت خدمت دریافت و انیمینی را اظهار نمود که این جماعت بے عاقبت که بر سر قندهار آمده بودند بغیر از فرموده شاه عباس این حرکت از آنها توقع آمد مبادا که در خاطر ازین عمر گرانی راه یافته باشد. انقصه بعد از رسیدن افواج قاهره به قندهار حسب الحکم قلعه را به سردار خان می سپارند و شاه بیگ خان بالشکر ملک عازم درگاه میشوند. در تربیت و تقیم ذیقده عبدالعزیز خان رام چند بنده یله را در بند و زنجیر آورده بنظر گذرانند فرمودم زنجیر از پاسه او برداشته و خلعت پوشانیده به راجه با سو حواله نمودم که ضامن گرفته و در ایام جمعه دیگر از خویشان که به همراهی او گزینا رفته بودند بگذرانند آنچه از کرم و مرحمت در حق او بنظر آید در خیال او نگذشته بود و در دوم ذی حجه بفرزند خرم تومان دطوغ و علم و نقاره مرحمت فرموده به منصب هشت هزاری ذات و پنجزار سوار اقبال بخشیده حکم جایگزین کردم. درین پیر خان ولد دولتخان لودی را که همراه فرزند ان و انبال از خاندیس آمده بود به خطاب صلا بتخان سرفراز ساخته منصب در اسه هزاری ذات و یکزار و پانصد سوار مشخص شد و علم و نقاره داده مرتبه او بخطاب والا س فرزند ی از امثال و اقربان در گذرانیم پدران و اعمام صلا بتخان در میان قوم لودی بغایت بزرگ و معتقد بوده اند چنانچه دولت خان سابق که عموی جد صلا بتخان بود چون بعد از سکندر ابراهیم پیشش با امرای پدر بد سلوکی آغاز نهاده باندک تقصیر جمعی را به قتل درمی آورد و دولتخان از و اندیشه مند شده پسر خود دلاور خان را به ملازمت حضرت فردوس مکانی در کابل فرستاد و آنحضرت را ولالت به تسخیر هندوستان نمود چون ایشان نیز این غرمت در خاطر داشتند بے توقف متوجه گردیدند و تا نواحی لاهور عنان باز نه کشیدند و دولتخان با توابع و لواحق خود سعادت ملازمت در یافته لازم نیکو بندگی بجا آورد چون مردکن سال آراسته ظاهر و پیراسته باطن بود مصدر خدمات و دودنخواهی ها گردید اکثر اوقات او را پدر گفته مخاطب می ساختند و حکومت پنجاب را بدستور با و تفویض فرموده سایر امرای جایگزین داران صوبه مذکور را به متابعت او مامور می ساختند و دلاور خان را همراه گرفته به کابل مراجعت فرمودند بار دیگر که استعداد و پورش هندوستان نموده به پنجاب رسیدند و دولت خان بدولت ملازمت سرفراز گردید. ه و در همان روزها و اوقات یافت دلاور خان بخطاب خانخانان متناز گردید و در جنگی که حضرت فردوس مکانی را با ابراهیم دست داد همراه بود و همچنین در ملازمت حضرت جنت آشیانے هم بلوازم بندگی قیام داشت و در محانه منگیر بوقت مراجعت آنحضرت از بنگاله با شیر خان افغان جنگ مردانه نموده در معرکه گرفتار شد هر چند شیر خان تکلیف نوکری کرد قبول نه نمود و گفت که پدران تو همیشه نوکری پدران من نموده اند درین صورت چه گنجایش داشته باشد که این امر از من بوقع آید شیر خان بر آشفت و فرمود که او را در میان دیوار نهادند و عمر خان جد فرزند صلابت خان که عم زاده دلاور خان باشد در دولت سلیم خان رعایت خوب یافته بود بعد از فوت سلیم خان و کشته شدن فیروز پسر او بدست محمد خان عمر خان و برادران او از محمد خان متوهم شده به گجرات رفتند و عمر خان آنجا در گذشت و دولتخان

پسرش کہ جوان شجاع خوش صورت و ہمہ چیز خوش بود ہمراہی عبدالحکیم ولد سیرم خان را کہ در دولت حضرت عرش آشیانہ بختاب خانخانانی
 سرفراز گردید اختیار نموده توفیق ترددات و خدمات خوب خوب یافت خانخانان اورا بمنزلہ برادر حقیقی خود میدانست بلکہ ہزار مرتبہ از
 برادر بھتر و مہربان تر اکثر فوق حالتی کہ خانخانان را دست دادہ بہ پایمردی و مردانگی او بود و چون والد بزرگوارم ولایت خاندیس و قلعه
 اسیر را منسخر ساختند و اینال را دران ولایت و سایر ولایات کہ از تصرف حکام دکن برآمدہ بود گذاشتہ خود بدار الخلافت اگرہ مرا بہ
 فرمودند درین ایام داینال دولت خان را از خانخانان جدا ساختہ در ملازمت خود نگاہ داشتہ و مہمات سرکار خود را با و حوالہ نمودہ عنایت
 و شفقت تمام با و ظاہر می نمود تا آنکہ در ملازمت او وفات یافت دو پسر از و ماند یکے محمد خان و دیگرے پیر خان محمد خان کہ برادر کلان بود
 بعد از وفات پدر باندک مدتے در گذشت و داینال نیز با فراط شراب خود را در بخت بعد از جلوس پیر خان را بدرگاہ طلب داشتیم
 چون جوہر ذاتی و قابلیت فطری او را ملاحظہ نمودم پایہ رعایت اورا برتبہ کہ نوشتہ شد رسانیدم امروز در دولت من از و صاحب نسبت
 تری نیست چنانکہ گناہان عظیم کہ بہ شفاعت بیچک از بند ہائے درگاہ بغفور مقرون نگردد بالتماس او میگنہ را نم اتقی جوان نیک ذات
 مردانہ لائق رعایت ست و آنچه در باب او بعمل آورده ام بجا واقع شد و بہ دیگر رعایتہا نیز سرفرازے خواہد یافت چون پیش نہاد ہمت
 نہمت فتح ولایت ما و دارالنہرست کہ ملک موروثی آباد اجداد ما ست میخواستیم کہ عرصہ ہندوستان از خس و خاشاک نفسدان و متمردان
 پاکیزہ ساختہ یکے از فرزندان را درین ملک گذاشتہ خود بالشکر آراستہ جہار و فیلان کوہ شکوہ برق رفتار و خزانہ کلی ہمراہ گرفتہ باستعداد تمام
 متوجہ بہ تسخیر ولایت موروث گردم بنا برین ارادہ پر وزیر را بخت دفع رانا فرستادہ خود غریت ملک دکن داشتیم کہ درین اثنا از خسروآن حرکت
 ناشایستہ بوقوع آمد و ضرورت شد کہ تعاقب نمودہ دفع فتنہ او نمایم مہمات پر وزیر بہمن جہت صورت پسندیدہ پیدا نہ کرد و نظر بر مصلحت وقت
 رانا را مہلت دادہ یکے از پسران او را ہمراہ گرفتہ روانہ ملازمت گشت و در لاہور سعادت خدمت دریافت چون خاطر از فساد و خسر و جمع
 گشت و دفع شور و شغل قزلباشیہ کہ قندھار را در قبیل داشتند بہ اسہل وجوہ میسر شد بخاطر رسید کہ بہ سیر و شکار کابل را کہ حکم وطن مایوت
 وار و دریافتہ بعد از ان متوجہ ہندوستان شویم و ارادہائے خاطر از قوہ بفعل آید نہ بنا برین تباریخ ہفتم ذی الحجہ بہ ساعت سعید از
 قلعه لاہور برآمدہ باغ دل آمیز را کہ دران روسے آب راوی ست منزل گزیدیم و چار روز توقف واقع شد روز یکشنبہ نوزدم فروردی
 ماہ را کہ روز شرف حضرت نیر اعظم بود درین باغ گذرانیدم و بعضے از بندہائے درگاہ بہ منصب و اضافہ منصب سرفرازی یافتہ بر عایتہا
 و شفقت ہا سرفرازے یافتند وہ ہزار روپیہ بحسن بیگ فرستادہ داراے ایران مرحمت شدہ قلیچ خان و میران صدر جہان و میر شریف
 آٹے را و لاہور گذاشتہ فرمودم کہ باتفاق مہماتے کہ روسے و بہ فیصل رساتند روز دوشنبہ از باغ مذکور کوچ نمودہ موضع ہر ہر کہ در

همه و نیم کرد و به شهر واقع است منزل شد روز سه شنبه جهانگیر پور نزل ریات جلال گشت آن موضع از شکارگاه های مفرست
 و روحانی آن منار به بفرموده من بر سر قبر آموه که منسراج نام که در جنگ آموه خانگی و صید آموه ان صحرائی بنظر بود احوادث نموده اند
 در آن منار ملا محمد حسین کشمیری که سرآمد خوش نویسان زمان بود این نثر را نوشته بر سنگ نقش کرده اند که درین فضا و لکشی آموه که بدام
 جهاندار خدا آگاه نورالدین جهانگیر بادشاه آمده در عرض یکماه از وحشت صحرائیت برآمده سرآمد آموه ان خاصه گشت بنا بر ندرت آموه
 مذکور حکم کردم که هیچکس قصد آموه ان این صحرائی کند و گوشت آنرا بر بند و مسلمان حکم گوشت گاو و گوشت خوک داشته باشد و سنگ قبر او را
 بصورت آموه مرتب ساخته نصب کنند و به سکنه معین که جاگیر دار پرگنه مذکور بود فرمودم که در جهانگیر پور قلعه مستحکم بنامایند پنجشنبه چهاردهم
 در پرگنه چندال منزل شد و از آنجا روز شنبه شانزدهم یک منزل در میان به حافظ آباد در منازله که با تمام کرد و رانجامیر قوام الدین
 یا بنجام رسیده بود توقف رویداد و بدو کوچ به کنار دریا به چناب رسیده روز پنجشنبه بیست و یکم ذی حجه از پل که بر آب مذکور بسته بودند
 عبور اتفاق افتاد و روحانی پرگنه گجرات منزل شد و در زمانه که حضرت عرش ایشانه متوجه کشمیر بودند قلعه در آن رو به آب احوادث
 فرموده بودند جماعت گوجران را که بدان نواحی بدزدی و راهزنی میگذرانیدند بدین قلعه آورده آبادان ساختند و چون مسکن گوجران
 شد بدین جهت آنرا گجرات نام نهاده پرگنه عظیمه مقرر ساختند گوجر جامعه را میگویند که کسب و کار کثیری نمایند و اوقات گذرانها از شیر
 و جغرات میباشد روز جمعه خواص پور که از گجرات پنجگروه است و آنرا خواص خان غلام شیر خان افغان آبادان ساخته بودند منزل شد و از آنجا
 دو منزل در میان کنار دریا به بست مقام گردید و درین شب باد عظیم دروزیدن آمده ابر سیاه فضا آسمان را فرو گرفت و باران
 به شدت شد که پیران کهن سال یادداشتند آخر شهر اله منجر شد و بهر حاله برابر خشم مرغی افتاد از طغیان آب و شدت باد و باران
 پل شکست من بانزدیکان حریم حرمت به کشتی عبور نمودم چون کشتی کم بود فرمودم که مردم به کشتی ننگه رند و پل را از سر نو به بندند
 بعد از یک هفته که پل بسته شد تمام لشکر بغراعت گذشت و منبع دریا به بست چشمه ایست در کشمیر تر پاک نام و تر پاک بزبان
 هند مار را میگویند ظاهراً در آن مکان مار بزرگ بوده است در ایام حیات پدر خود و در مرتبه بسرا این چشمه رسیده ام از شهر
 کشمیر تا بد آنجا بیست کرده بوده باشد شمن طور حوضی است نخبه بست گز در بیست گز آثار عبادتگاه ریاضت مندان در آنجا
 آن حجره های سنگین و غارهای متعدد و بسیار است آب این سر چشمه در نهایت صافی است با آنکه عمق آنرا قیاس نمی توان کرد
 اگر دانه خشتاش در آن اندازند تا رسیدن زمین مشخص دیده میشود و ماهی بسیار در آن جلوه گر است چون شنیده بودم که این چشمه
 پایاب ندارد و بنا برین ریسمانه به سنگ بسته درین چشمه گفتم که انداختند چون گز نموده شد ظاهر گردید که از قدیم آدم بیشتر نبوده است

بعد از جلوس فرمودم کہ اطراف چشمہ بہ سنگ بستہ باغچہ بر اطراف آن ترتیب دادہ جوے آنرا جداولے ساختند و ایوانہا
و خانہا بر دور چشمہ ساختہ جائے مرتب گشتہ کہ رونڈ ہاے رنج مسکون مثل آن کم نشان می دہند چون آب بہ موضع یح پور کہ در
دو کہ وہے شہرست میرسد زیادہ میگرد و تمام زعفران کشمیر درین موضع حاصل میشود معلوم نیست کہ در پیچ جائے عالم این مقدار
زعفران میشود باشد ہر سال بوزن ہندوستان پانصد من کہ چار ہزار من ولایت بودہ باشد حاصل زعفران ست در موسم
گل زعفران در ملازمت والد بزرگوار خود درین سرزمین رسیدم جمیع گلہاے عالم اول شاخ و بعد از ان برگ و گل برمی آرند
بخلاف گل زعفران کہ چون از زمین خشک چار انگشت ساق آن سر بر نیزند گل سوئے رنگ شتمل بر چار برگ شگفتہ میگرد و دو چہا
ریشہ نارنجی مثل گل محض در میان دارد بدرازی یکبند انگشت زعفران ہمین ست در زمین شیار نہ کردہ آب نادادہ در میان گلونما
برمی آید بعضے جایک کردہ و بعضے نیم کردہ زعفران زارست از دور بہتر بہ نظر درمی آید بوقت چیدن از تندی بوئے آن تمام
نزدیکان را در دوسریداشتہ بانکہ کیفیت شراب داشتہ و پیالہ می خوردم مرا ہم در دوسر ہمسید از کشمیر یاں حیوان صفت کہ بہ گل
چیدن مشغول بودند پرسیدم کہ حال شما یان چیست از ایشان معلوم شد کہ در دوسر را در مدت عمر تقفل نہ کردہ اند و آب این چشمہ
و تر پاک کہ در کشمیر بہت میگویند با دیگر آبہا و نالہا کہ از دست راست و چپ داخل گردیدہ دریا میشود و از میان حقیقی شہر میگذرد و عرض
در اکثر جا ہا از آنکہ اندازے زیادہ نخواہد بود این آب را بواسطہ کثافت و ناگواری سبکیں نمی خورد تمام مردم کشمیر آب از آبگیری کہ بہ شہر
متصل ست و دل نام دارد و میخورند و آب بہت بدین تالاب در آمدہ از راہ بارہ مولہ و پکلی و دوتور بہ پنجاب می رود و در کشمیر آب رود
خانہ و چشمہ بسیارست غایتا بہترین آنہا آب درہ لارست کہ در موضع شہاب الدین پور باب بہت لطیف میگردہ و این موضع از جا ہاے
مقرر کشمیر است بر کنار دریاے بہت واقع شدہ قریب صد چنار خوش اندام بر یک قطعہ زمین سبز خرم دست بیکد گیر دادہ چنانچہ تمام
این سرزمین را سایہ آن چنار ہاے فرد گرفتہ است و سطح زمین تمام سبزہ و سہ برگہ است نوعی کہ فرش بر بالاے آن انداختن بیدردی
و کم سلیقگی است این دہ آبادان کردہ سلطان زین العابدین است کہ پنجاہ و دو سال از روے استقلال حکومت کشمیر نمودہ بود و
اورا بد و شاہ کلان میگفتند خوارق عادات از ویسار نقل میکنند آثار و علامات و عمارات او در کشمیر بسیارست از انجملہ در میان آبگیری کہ
اول نام دارد و عرض و طول او از سہ کردہ بیشترست عمارتے ساختہ زمین لکانام سعی بسیار در بناے این عمارت بتقدیم رسانیدہ
چشمہ این آبگیر در تہ دریاے عمیق ست مرتبہ اول بہ گشتی سنگ بسیارے آوردہ در جاے کہ این عمارات ساختہ شد رختہ اند و سبکی نہ نفی
نکردہ آخوند بن ہزار گشتی را با سنگ غرق نمودہ و بہ محنت بسیار یک قطعہ زمینے را کہ صد گز در صد گز بودہ باشد از آب بر آوردہ صفہ بستہ

علی شاربین نقوطہ و با سنجیمہ آخر اساتذہ نقوطہ زمین را بر اساتذہ کاشت کا دیوان نورست کردن ۱۲

است و بر یک طرف آن از صفه عمارت به تمام رسانیده عبادتگاه بهجت پرستش پروردگار خود ترتیب داده که از آن نقش برجای نمیشد
 اکثر اوقات در کشتی بر آه آب برین جا و مقام آمده بعبادت ملک علام قیام و افتد ام می نمود میگویند که چندین اربعین در آنجا بسر آورده
 روزی یکی از ناخلف زادگان به قصد قتل او در آن عبادت خانه او را تنهائیافته شمشیر کشیده در می آید چون نظر او بر سلطان می افتد
 بنا بر هلاکت پدری و شکوه صلاح سرایسمه و مضطرب گشته میگرد و بعد از لحظه سلطان از عبادت خانه برآمده با همان پسر در کشتی می نشیند
 و روانه شهر میگردد و در آن راه بان پسر میگوید که تسبیح خود را در عبادت خانه فراموش کرده ام بر زورستی شده تسبیح را خواهی آورد
 آن پسر به عبادتخانه درآمده پدر را در آنجا می بیند آن بے سعادت از روی شرمندگی تمام در پائے پدر افتاده عذر خواهی تقصیر خود
 می نماید از و امثال این خوارق بسیار نقل کرده اند میگویند که علم خلع بدن را نیز خوب و زبیده بود چون از اطوار و اوضاع فرزندان
 آثار تعجیل در طلب حکومت و ریاست می فهمد بآنها میگوید که بر من ترک حکومت چه بلکه گذشتن از حیات بسیار آسان است اما بعد
 از من کارهای نوحه امید ساخت و مدت دولت شما بمان بقاء نخواهد داشت و باندک زمانه بخراے عمل زشت و نیت خود نخواهید رسید
 این سخن گفته ترک خوردن و آشامیدن نمود و یک اربعین بهین روش گذرانیده چشم خود را آشنای خواب نکرد و بار بار بسلوک و نیت
 بعبادت می قدیر مشغول نمود روز چهل و دویست حیات را باز سپرده بجوار رحمت ایزدی پیوست سه پسر از و ماند آدم خان و حاجی خان
 و بهرام خان با هم دیگر در مقام منازعت و راند هر سه متاصل شدند و حکومت کشمیر بجماعت چکان که از عوام الناس سپاهیان اند یا
 بودند منتقل شد و در حکومت خود سه کس از حکام آنجا بر سه ضلع آن صنفه که زین العابدین در تال او ساخته بود جای ساختند اما هیچ کدام استحکام
 عمارت زین العابدین نیست خزان و بهار کشمیر از دیدنیهاست فصل خزان را دریا فتم و آنچه شنیده بودم بهتر از آن بنظر در آمد غایتاً فصل بهار
 آن ولایت ندیده ام امید که روزی که در روز دوشنبه غره محرم از کنار دریا به سمت کوچ فرموده یک روز در میان به قلعه رهناس که از
 بناهای شیر خان افغان است رسیدم به این قلعه را در شکستگی زمین بنا نهاده که بان استحکام جایی خیال نتوان کرد چون این زمین بولایت
 کنکهران متصل است و آنها جمیع قلمرو سرکش اند آن قلعه را خاص بهجت تنبیه و سرکوب آنها بخاطر گذرانیده بود که بسازد چون پاره کار کردند
 شیر خان در گذشت و پسر او سلیم خان توفیق امام یافت بر سر یکی از دروازه ها تخریج قلعه را بر سنگی کنده نصب نموده اند شانزده کرده
 و دو لک دام و کسری خرج آن عمارت شده که بحساب بند دستان چهل لک و بیست و پنجاه روپیه باشد و موافق داد و ستد
 ایران یک صد و بیست هزار تومان و مطابق معمول توپان یک ارب و بیست و یک لک و هفتاد و پنجاه روپیه که حاصل نامند میشود
 روز سه شنبه چهارم ماه چهارم که ده و سه پانچ نموده به پیل منزل واقع شده پیل بزبان کنکهران پشته را گویند و از آنجا به بکر آمد و آدم

و بهر اربابان بهین جماعت پیشه است شتمل بر بوته های گل سفید بے بو از پیله تا بهر تمام راه در میان رودخانه آدم که آب روان داشت و گلهاے کنیر که از عالم شگوفه شفتا و در غایت رنگینی است و شگفتگی دوز زمین هندوستان این گل همیشه شگفته و پر بار می باشد در اطراف این رودخانه بسیار بود به سوار و پیاده که همراه بودند حکم شد که دستها از این گل بر سوزند و هر کس که گل بر سوزد آشته باشد دستار او را بردارند عجب گلزاری بهر سید و وزیر و پیشینه ششم از شهر گذشته به سه منزل شد درین راه گل پلاس بسیار شگفته بود این گل هم مخصوص جنگلهاے هندوستان است بودند امارتکش نارنجی آتشی است و پنج آن سیاه و بوته آن برابر بوته گل سرخ میشود نوعی به نظر ورمی آید که چشم از آن نمی توان برداشت چون هوادر غایت لطافت بود و پرده ابر حجاب نور و ضیا حضرت نیر اعظم گشته بارش آهسته تر شمع می نمود به خوردن شراب رغبت نمودم مجله در غایت شگفتگی و خوش حالی این راه طے شد این محل را بهتیا بان تقریب میگوبند که آبادان کرده کنکری است با تھی نام و این ملک را از مارکله تا بهتیا پونهو باز میگوبند و درین حدود ذراغ کم می باشند از ربهتاس تا بهتیا جا و مقام بهو کیا لان است که بگهران خویش دهم جدا اند روز جمعه هفتم کوچ نموده چون چهار کرده دسه پا طے شد بمنزل پکه فرود آمدیم پکه بدان سبب میگوبند که سراسے نخست پخته دارد و بزبان اهل هند پکه پخته را میگوبند عجب پر گرد و خاک منری بود آرا بها بواسطه ناخوشی راه به مشقت تمام به منزل رسیدند و درین جای اوج از کابل آورده بودند اکثر ضایع شده بود و در شب هفتم کوچ نمودند بعد از قطع چهار و نیم کرده به موضع کوچ منزل شد که در بزبان لکهران جروشنگی رامی گویند این ولایت بسیار کم درخت گشت روز یکشنبه نهم از راول پندی گذشته محل نزول گشت این موضع را راول نام هندوے آباد ساخته است و پندی بهین زبان ده را میگوبند قریب باین منزل در میان دره رود آبے جاری بود در پیش آن حوضے که آب رود آمده در آن حوض جمع میگشت چون سر منزل اند کو خالی از صفائی نبود زمانے آنجا فرود آمده از لکهران پرسیدم که عمق این آب چه مقدار باشد جواب شخص نه گفتند و اظهار کردند که از پدران خود شنیده ایم که درین آب تنگ می باشد و جانوران که بآب ورمی رفتند زخمی و مجروح بر می آمدند بدین جهت کسی جرأت در آمدن درین آب نمی کرد فرمودم که گو سفندے را در آنجا انداختند تمام حوض را شنا کرده بیرون آمد بعد از آن فرشته را نیز فرمودم که در آید او هم بهین دستور سالم بر آمد ظاهرا شد که آنچه لکهران میگفتند اصلی نداشتند عرض این آب یک تیر انداز بوده باشد و دو شب هفتم و دهم موضع خمره منزل گردید گنبدے در زمان سابق لکهران ساخته اند در آنجا از مقبره دین باج میگرفتند اند چون اندام آن گنبد خمره شبیه دایره باین اسم اشتها ریافته سه شبیه باز دهم به کالایانی فرود آمدیم که بزبان هندی مراد آب سیاه است درین منزل کوتله است مارکله نام به لفظ هندی مارزدن را و کله قافله رامی گویند یعنی محل زدن قافله حد ولایت لکهران

تا اینجا است عجب حیوان صفت جماعتی اند دایم با یکدیگر در مقام منازعت و مجادله اند هر چند خواستم که رفع این نزاع بشود فائده نکرده

جان جاہل بہ سختی ارزانے

روز چهارشنبه دوازدهم منزل بابا حسن ابدال شد بر شرق رویه این مقام یک کوه فاصله آبشاری است که آبش بغایت تند میریزد و در تمام راه کابل مثل این آبشاری نیست در راه کشمیر دوسه جا ازین قسم آبشارهاست در میان آبگیری که منبع این آب است راه مان سنگی عمارت مختصری ساخته است مایمان که بدرازی نیم گز و ربع گز بوده باشد درین آبگیر بسیارست سه روز درین مقام دلکش توقف افتاد باز نزدیکان شراب خورده شد و به شکار مایهی توجہ نمودم تا حال سفره دام که از دامهاست مقررست و بزبان ہندی بجنور جال میگوندند انداخته بودم انداختن آن خالی از اشکال نیست بدست خود این دام را انداخته ده دوازده مایهی گرفتیم و مردارید در بینی آنها کشیده باب سردادم از مورخان و موطنان آنجا احوال بابا حسن را استفسار نمودم هیچکس خبر شخص نہ گفت جایکہ بمقام مذکور مشہورست چشمہ ایست از دامن کوهی برمی آید در غایت صافی و خلالت و لطافت چنانچہ این بیت امیر خسرو را شاید بیست

اورتہ آبش ز صفاریک خورد | کور تواند بدل شب نمود

خواجہ شمس الدین محمد خانی که مدتی بہ شغل وزارت والد بزرگوارم مشغولی داشت صفہ بستہ و خوشی در میان آن ترتیب داده کہ آب چشمہ آنجا درمی آید و از آنجا بر راعت و باغات صرف میشود برکنار این صفہ گنبدی بہجت مدفن خود ساخته بود بحسب اتفاق آنجا نصیب او نشد و حکیم ابوالفتح گیلانی و برادرش حکیم ہمام را کہ در خدمت والد بزرگوارم نسبت مصاحبت و قرب و محبت تمام داشتند حسب الحکم آنحضرت در آن گنبد نہادہ اند و پانزدہم امر وہی منزل شد عجیب سبزہ زار یکدستہ کہ اصلا بلند می و پستی نہ داشت بہ نظر درآمد درین موضع و حوالی آن ہفت ہشت ہزار خانہ کھرو دلہ راگ متوطن اند و انواع فساد و تعدی و رانی ازین جماعت بوقوع می آید حکم فرمودم کہ سرکار این حدود و ملک بطفرخان پسر زین خان کو کہ تعلق داشتہ باشد و از زمان مراجعت رایات اجلال از کابل تمام دلہ را کان را کو چانیدہ بجانب لاہور روانہ سازد و کلان تران کہ تران را بدست در آورده مقید و محبوس نگاہ دارد و روز دوشنبہ ہفتدہم کوچ شد و یک منزل در میان نزدیک بہ قلعہ اٹک برکنار دریاے نیلاب محل نزول رایات جلال گشت درین منزل مصابت خان بہ منصب دویزار دپانندی سرفرازی یافت قلعہ مذکور از بناہاے حضرت عرش آشیانے ست کہ بہ سعی و اہتمام خواجہ شمس الدین خوانی با تمام رسیدہ مستحکم قلعہ است درین روز ہا آب نیلاب از طغیان فردا آمدہ بود چنانچہ بتردہ کشتی بل بستہ شد و مردم بہ سہولت و آسانی گذشتند امیر الامرا ابو اسطہ ضعف بدن و بیماری در اٹک گذاشتند و بہ بخشان حکم شد کہ چون ولایت

کابل برداشت لشکر عظیم ندارد سواے نزدیکان و مقربان دیگرے را از آب نہ گذرانند و اردو تا معاودت ریایات جلال در آنک
 بوده باشد روز چهارشنبه نوزدهم باشا سزاد بادچندے از خاصان بر جالہ سوار شدہ از آب نیلاب سلامت گذشتہ بہ کنار
 دریائے کامہ فرود آمد و دریائے کامہ آبست کہ از پیش قصبہ جلال آباد میگذرد حالہ جائی است کہ از بانس و حسن ترتیب داده
 در تہ آن شکمہاے پر باد کردہ می بنهند و درین ولایت آنرا شال میگویند و دریا ہا و آبہا کہ سنگہا در میان دارد از کشتی امین تر است
 دوازده ہزار روپیہ بمیر شریف آملی و جمیعکہ در لاہور بخدمات تعین بودند دادہ شد کہ بفقرا تقسیم نمایند بہ عبد الرزاق معمر سے و
 بہاری داس بخشی اعدیان حکم شد کہ سہرا تمام جمعے کہ بہرہی ظفر خان تعین شدہ اند نمودہ آنہا را روانہ سازند و از آنجا
 یک منزل در میان بسراے بارہ منزل شد مقابل سراے بارہ دران طرف آب کامہ قلعہ ایست کہ زین خان کو کہ در وقتیکہ
 بہ استیصال افغانان یوسف زئی تعین بودہ احوال نمودہ بنوشتر موسوم ساخته است و قریب پنجاہ ہزار روپیہ خرج آن شدہ
 دی گویند کہ حضرت جنت آشیانے درین زمین شکار گرگ می نمودہ اند و از حضرت غرض آشیانے نیز شنیدم کہ من ہم در ملازمت
 پدر خود دوسہ مرتبہ تماشاے این شکار کردہ ام روز پنجشنبہ بیست و پنجم بہ سراے دولت آباد فرود آمد ام احمد بیگ کابلی جاگیر دار
 پرشاور بالکان یوسف زئی و غوریہ خیل آمدہ ملازمت نمودند چون خدمت احمد بیگ مستحسن فیفتاد ولایت مذکور را از و تفرمودہ
 بشیر خان افغان عنایت کردم چہار شنبہ بیست و ششم در بلخ سردار خان کہ در حوالی پرشاور ساخته منزل شد کہ رکری را کہ بعد
 مقرر جوگیان است درین نواحی واقع بود سیر نمودم بہ گمان آنکہ شاید فقیرے بنظر در آید کہ از صحبت او فیضے توان یافت آن خود حکم
 غقا و کیمیا داشت یک کلبہ بہ یکے ہم معرفت بنظر درآمد کہ از دیدن آنہا بخر تیرگی خاطر چیزے حاصل نہ شد روز پنجشنبہ بیست و ہفتم
 بہ منزل جم رود روز جمعہ بیست و ہشتم بکوئل خیبر برآمدہ در علی مسجد منزل شد و شنبہ بیست و نہم از کوئل مارچ گذشتہ بغریب حنا نہ
 فرود آمد درین منزل ابو القاسم تکیلیں جاگیر دار جلال آباد زردالوئی آورد کہ در خوبی کم از زرد آلو سے خوب کشمیر بود درین منزل
 د کہ کیلاس کہ والد بزرگوارم آن را شاہ الونام نہادہ اند از کابل آوردند چون میل بسیار بخوردن آن داشتیم با آنکہ بہرہا
 نہ رسیدہ بود در گزک شراب بہ رغبت تمام خوردہ شد سہ شنبہ دوم صفر ظاہر بسا دل کہ بر کنار دریا واقع بود منزل شد
 آن طرف دریا کوہے است کہ اصلا درخت و سترہند اردو ازین جہت این کوہ را کوہ بے دولت می نامند از پدر خود شنیدم
 کہ امثال این کوہ ہا معدن طلا می باشد در کوہ آکہ بوغان در وقتیکہ والد بزرگوارم متوجہ کابل بودند شکار قمرغ نمودم چند آہوے
 سرخہ شکار شد چون خدمات مالی و ملکی خود را با میرالامرا فرمودہ بودم و بیماری او امتداد تمام پیدا کرد و نسیان بر طبیعت او

نوع غالب گشت که آنچه در ساعت مقررند کور میگشت در ساعت دیگر بپا داو نمی ماند در روز بر در این نسیان در زیادتى بود و بنا بر آن روز چهارشنبه سوم صفر خدمت وزارت را با آصف خان فرموده خلعت خاصه و دوات و قلم مرصع به و مرحمت کردم از اتفاقات حسن قبل ازین به بیت و هشت سال در همین منزل والد بزرگوارم اورا به منصب میر بخشی مقرر فرما ساخته بودند لعلی که برادر او ابو القاسم به چهل هزار روپیه خریدار شده فرستاده بود آن لعل را بجای تسلیم وزارت بخشش نمود و خواججه ابوالحسن را که خدمت بخشی گری و نور و غیره داشت بهمراهی خود التماس نمود جلال آباد را از ابو القاسم بکلیت تغییر نموده بعر خان مرحمت فرمودم در میان رودخانه سنگ سفید واقع بود فرمودم که آنرا بصورت فیله ترتیب داده بر سینه آن فیل این مصرع را که مطابق تاریخ هجری بود نقش کردند

سنگ سفید فیل جهانگیر بادشاه

در همین روز کلیان پسر راجه بکر حاجیت از گجرات آمد مقدمات غیر مکرر ازین حرامزاده مفسد بعرض اشراف رسید و بود از آنجمله بوسه زن مسلمان را بنحانه خود نگاه داشته بلا حظه آنکه مبادا این مقدمه شهرت کند مادر و پدر او را کشته در خانه خود گور کرده است فرمودم که او را در بند نگاه دار تا به حقیقت اعمال و افعال او باز رسیده شود بعد از تحقیق فرمودم که اول زبان او را بریده و زبندان ابدی بوده با سگبانان و حلال خوران طعام میخورد و باشد چهارشنبه بسرخاب منزل شد از آنجا بکابل نزد فرمودم درین منزل چوب بلوط که بر اوست و سخن بهترین چوبهاست بسیار دیده شد این منزل اگر چه کوتل و کویه نداشت اما تمام سنگ لاج بود و در جمعه دوازدهم به آب هاریک و شنبه سیزدهم بورت بادشاه مقام شیششنبه چهاردهم بخورد و کابل فرود آمد صدراعظم و قضاة کابل را درین منزل بقاضی عارف پسر ملا صادق حلوائی تفویض فرمودم شاه آلوک رسیده از موضع گلبار درین مقام آوردند قریب بعد عدد به رغبت تمام خورده شد دولت رئیس ده جگر می گله چند غیر مکرر آورده گذرانید که در مدت انصراف دیدم از آنجا به بگرامی نزول اجلال افتاد و درین منزل جانورهای ابلق به شکل موش بران که بزبان هندی گلمری میگویند آورده بنظر گذرانیدند و چنین گفتند که در خانه که اینجا نور میباشد موش پیرامون آن خانه نمیکرد و باین تقریب این جانور را میرموشان میگویند چون تا حال ندیده بودم به مصوران فرمودم که شبیه آنرا بکشند از را سوکلان ترست غایتاً صورت او به گربه بسکین شباهت تمام دارد احمد خان را به تنبیه و تادیب افغانان بگشایین نموده به عبدالرزاق معمری که در آنک بود حکم شد که دو لک روپیه به تحویل داری پس ازین پسر راجه بکر حاجیت همراه سازد که به کلیان لشکرند که تقسیم نماید و هزار برزند از نیز بهمراهی این لشکر مقرر گشت شیخ عبدالرحمن دلد

شیخ ابو الفضل به منصب دوهزاری ذات و هزار و پانصد سوار سر فرار گشته به خطاب افضل خانی ممتاز گردید پانزده هزار روپیه به بخان
مرحمت شد و بیست هزار روپیه دیگر بجهت مرمت قلعه پیش بلاغ تحویل او مقرر گشت سرکار خانبهادر را به جاگیر دلاور خان افغان مرحمت
نمودم نخستین بهر دهم از پلستان تا بلاغ شهر آرا که محل نزول رایات جلال بود و در روپیه و نصف و ربع آن بر فقر و محتاجان
افشاند به باغ مذکور داخل شدم بسیار به صفا و بطراوت بنظر درآمد چون روز نخستین بود به قربان و نزدیکان صحبت شراب داشته
بجهت گرمی هنگامه از جوس که در میان وسطه این بلاغ جاری است و تخمیناً چهار گز عرض آن بوده باشد بهمسالان و هم سنان فرمودم
که ازین جوس به چند اکثر تیر انداز جبهت و در کنار جوس و میان جوس افتادند من هم اگر چه چشم اما بان چستی که در سن سی سالگی در
خدمت والد بزرگوار خود جسته بودم درین ایام که عمر من به چهل سالگی رسیده بان قدرت و چالاکانی نتوانستم جبهت و در همین روز
بهفت باغ که از باغات مقرر کابل است پیاده سیر نمودم تا حال بخاطر نمی رسد که این قدر راه پیاده رفته باشم اول باغ شهر آرا
سیر کرده بعد از آن به باغ متاب و باغی که مادر کلان پدر من بگه بیگم تعمیر کرده رسیدم و از آنجا باورنه و باغی که مریم مکانی که مادر
کلان حقیقی من باشند ساخته گذر کردم و باغ صورت خانه یک چهار کلان دارد که مثل آن چهار در دیگر باغات کابل نیست و چهار
باغ را که بزرگترین باغات بلده مذکور است دیده بجای و مقام مقرر مراجعت نمودم شاه آلو برد درخت خود نمودی دارد و هر دانه چنان
از آن بنظر درمی آید که گویا قطعه یا قوت و در نیست که بر شاخه درخت معلق داشته اند بنای بلاغ شهر آرا شهر بانو بیگم دختر میرزا
ابو سعید که عمه حقیقی حضرت فردوس مکانی است بناماده اند و مرتبه بر تبه بران افغانها شده در شهر کابل بدان لطافت و خوبی باغی نیست
اقسام سیو ها و انگور ها دارد و طراوت آن بدرجه ایست که به کفش پا به بر صحن آن نهادن از طبع راست و سلیقه درست دور است و
در حوالی این باغ زمین لایق بنظر آمده از مالکان آن زمین را خریداری نموده فرمودم آب که از طرف گذرگاه می آید در وسطه این زمین
گرفته باغی ترتیب دهند که بان خوبی و لطافت و معموره عالم نبوده باشد و نام آن جهان آرا نهادم تا در کابل بودم بعضی اوقات
بقربان و نزدیکان و گاه به بابل محل در باغ شهر آرا صحبت میداشتم و شبها بعلماء و طلبه کابل میفرمودم که مجلس طنج یغرا و بغرا اندازی
ترتیب داده برقص از عیش قیام و اقدام می نمودند بهر که ام از جماعت یغرایان خلقها داده هزار روپیه مرحمت نمودم که در میان
خود با قسمت نمایند و به دوازده کس از معتمدان درگاه فرمودم که یک هزار روپیه در هر روز نخستین تا در شهر کابل باشم بفقرا و مساکین
و از باب احتیاج برسانند و حکم فرمودم که در میان دو چارے که بر کنار جوس وسطه باغ واقع است که یک را فرخ بخش و
دیگر را سایه بخش نام کرده ام بر پارچه سنگ سفید که طول آن یک گز و عرض آن سه ربع گز بوده باشد نصب کرد و نام مرا

با صاحبقرانی ترتیب یافته در آنجا نقش کردند و بطرف دیگر نگاشته شد که زکات و اخراجات کابل را با تمام بخشیم هر کس از اولاد و اعتقاد ما بخلاف این عمل نماید بغضب و سخط الهی گرفتار آید تا زمان جلوس این اخراجات معمول و مستمر بود هر سال مبلغی کفی بدین علت از بندهای خدا میگرفتند رفع این بدعت در زمان سلطنت من شد درین آمدن به کابل تخفیف و رفاهیت تمام در احوال رعایا و مردم آنجا واقع شد و نیکان و رؤسای غزنین و نواحی آن به خلعتها و نواز شهاب سرفراز گشتند و مطالب و مقاصد که داشتند با حسن وجه فیصل پذیرفت از عجایب اتفاقات آنکه روز پنجشنبه بنزد هم صفر که به شهر کابل داخل شد مطابق تاریخ هجری است فرمودم که بران سنگ نقش کردند و قریب به تختی که در دامن کوه جنوب رویه کابل واقع است مشهور به تخت شاه صفا از سنگ بر آورده اند که حضرت فردوس مکانی بر آنجا نشسته شراب نوش جان فرموده اند یک حوض مدور بر یک گوشه این سنگ کنده اند که قریب بدو من هندوستان شراب میگرفتند باشد و نام مبارک خود را با تاریخ بر دیوار صفا مذکور که متصل بکوه است باین عبارت نقش نموده اند که تختگاه بادشاه عالم پناه ظهیر الدین محمد بابر ابن عمر شیخ گورکان خلد الله ملکه فی سلسله من هم فرمودم که تخت دیگر در برابر این صفا تراشیده و حوضچه بهمان دستور بر کنار آن کنند و نام مرا با نام صاحبقرانی بر آنجا نقش کردند در روزی که من بران تخت نشستم هر دو حوضچه را فرمودم که از شراب پر سازند و به بنده ها که در آنجا حاضر بودند دادند شاعر از شعرا غزنین در آمدن من به کابل این تاریخ یافته بودع

بادشاه بلاد هفت فسلیم

اورا به خلعت و انعام نوازش نموده فرمودم که بر دیوار متصل بر تخت مذکور این تاریخ را ثبت نمایند پنجاه هزار روپیہ به وزیر محنت شد وزیر الملک را میر بخشی ساختم به قلیچ خان فرمان صادر شد که یک لک و هفتاد هزار روپیہ از خزانه لاہور به مدد خرج لشکر قندھار روانه نماید سیر خیابان کابل و بی بی ماه روموده بحکام آنجا فرمودم که بجای درختانی که حسن بیگ رویا بریده بودند آنها نشانند و اولنگ یورت چالاک را نیز سیر کرده عجب جای به صفائی بنظر آمد رئیس چکری یک رنگی به تیر زده آورد تا این وقت رنگ را ندیده بودم به بزرگوته می نماید تفاوت بر همین بر شاخ ست شاخ رنگ خدا رست و شاخ بزرگست مار پیچ ست بتقریب احوال کابل و اتفاقات حضرت فردوس مکانی بنظر میگذشت تمام بخط مبارک ایشان بود مگر چهار جزو آن را که بخط خود نوشتم و در آخر اجزا مذکور هم عبارت تیر کی بقلم آوردم تا ظاهر شود که این چهار جزو بخط من است با وجود آنکه در هندوستان کلان شده ام در گفتن و نوشتن تیر کی عاری نیستم و در بیت و نیم صفر با اهل محل سیر حلقه سفید سنگ که در نهایت صفا و خرمی بود نموده شد روز جمعه

بیت و ششم سعادت زیارت حضرت فردوس مکانے دریا قتم زر و طعام و نان و حلوائے بسیار بروح گذشتگان فرمودم کہ بہ فقرا تقسیم نمودند رقیہ سلطان بیگم دختر میرزا ہندال تا حال زیارت پدر خود نہ کردہ بودند درین روز بآن شرف رسیدند روز چہشنبہ سوم ربیع الاول در خیابان فرمودم کہ اسپان خاصہ دودہ حاضر کردند شہزادہا و امرا ہا و داندیک اسپ کرنک عربی کہ عادل خان والی دکن بہ جہت من فرستادہ بود از ہمہ اسپان بہتر و دید در ہمین روز ہا پسر میرزا سنجہ ہزارہ و پسر میرزا ماشی کہ کلان تران سردار ہا ہزارہ بودند آمدہ ملازمت کردند ہزار ہا دودہ میرداد و اسپ و رنگ کہ بہ تیر زدہ بودند آوردہ گذارایند بگلانے این رنگہا دیگر دیدہ نشدہ بودند و دودہ از یکہ بارخور کلان بزرگ تر بود خبر رسیدن شاہ بیگ خان حاکم قندھار بہ برگزینہ شور کہ جاگیر دست رسید بخاطر قرار دادم کہ کابل را با وعنایت کردہ روانہ ہندوستان شوم عرضداشت راجہ نرسنگد یو آمد کہ برادرزادہ خود را کہ فتنہ انگیزی میکرد بدست در آوردہ بسیارے از مردم اورا بہ قتل رسانیدہ است فرمودم کہ بہ قلعہ گو ایما فرستد تا در انجا مقید و محبوس بود باشد برگزینہ گجرات سرکار پنجاب بہ شیرخان افغان مرحمت شد چہین قلعہ و لد علی خان را بہ منصب ہشت صدی ذات و پانصد سوار سرفراز ساختم و دوازدم خسر و را طلبیدہ فرمودم کہ زنجیر از پایے او براسے سیر باغ شہر آرا برداشتند و مہر بدہری نگذاشت کہ او را سیر باغ مذکور نہ فرمایم قلعہ ایک دنو اچی آن از تغیر احمد بیگ بطفر خان مرحمت نمودم تاج خان کہ بہ دفع افغانان بنگش تعین یافتہ بود پنجہ ہزار روپیہ شفقت شد در چہار دہم علی خان کرور کہ از ملازمان قدیم والد بزرگوارم بود و داروغی تقار خانہ باو تعلق داشت بہ خطاب نو تہخانے سرفراز ساختہ بہ منصب پانصدی ذات و دو بیت سوار ممتاز کرد و انیدم مہاسنگہ پسرزادہ راجہ مان سنگہ را ہم بحبت دفع متروان بنگش تعین نمودہ رام داس را اتالیق او ساختم روز جمعہ ہش دہم وزن قمری سال چلم واقع شد دوپہراز روز مذکور گذشتہ این مجلس منعقد گشت وہ ہزار روپیہ از جملہ زر وزن بدہ کس از بندہ ہاے مستخدم خود دادم کہ بہ مستحقان و ارباب احتیاج قسمت نمایند و درین روز عرضداشت سردار خان حاکم قندھار از راہ ہزارہ و غرین رسید بہ دوازدہ روز بہ مضمون اینکہ ای شاہ عباس کہ روانہ در گاہ است داخل ہزارہ شد شاہ ہردم خود نوشتہ است کہ کدام واقعہ طلب فتنہ جو بے حکم بر سر قندھار رسیدہ است مگر نمیداند کہ نسبت ما بہ سلسلہ علیہ حضرت صاحبقرانے بالتخصیص بہ حضرت جنت آشیانے و اولاد و امجاد ایشان در چہ مرتبہ است اگر اچانما آن ملک را در تصرف آوردہ باشند بہ گسان و ملازمان برادریم جہانگیر بادشاہ سپردہ بجاد مقام مزاجت نمایند بخاطر قرار گرفت کہ بہ شاہ بیگ خان بفرمایم کہ راہ غرین را برو شے ضبط نماید کہ مترو دین قندھار بفرانخت بہ کابل تواند آمد قاضی نور الدین را در ہمین روز ہا بہ منصب صدارت سرکار ما دہ آجین تعین نمودم پسر میرزا شادمان ہزارہ و پسرزادہ قراچہ خان کہ از امر اسے معتبر و عمدہ

حضرت جنت آشیانے بودند آمدہ ملازمت نمود قراچہ خان نے از مردم ہزارہ خواستہ بود این پسر از و متولد شدہ است روز شنبہ
نوزدہم رانا شکر ولد رانا اودے سنگھ را بہ منصب دو ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار ممتاز ساختم بر اسے منو بہر منصب ہزاری
و شش صد سوار حکم شد افغانان شنواری قوچی آوردند کہ پیر و شاخ او یکے شدہ بود بہ شاخ آہو سے رنگ شباهت داشت ہمین
افغانان بزبار خور سے کشتہ آوردند کہ مثل او ندیدہ بودم بلکہ خیل ہم نکر دہ ام بہ مصوران فرمودم کہ شبیہ او بکشند چارمین بوزن و ستان
بود درازی شاخ او یک و نیم گز بہ گز در آمد روز یکشنبہ بیست و ہفتم شجاعت خان را بہ منصب ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار
اتیار بخشیدم و جوئی گویا راجا گیر اعتبار خان مرحمت شد قاضی عزت اللہ را با برادران بخدمت بنگش تعین فرمودم آخو ہاسے ہمین
عرض داشت اسلام خان از اگرہ با خطے جاگیر قلی خان کہ از بھار با و نوشتہ بود رسید مضمون اینکه تبارنج سیم صفر بعد از یک پھر
قطب الدین خان را در بردوان از ولایت بنگالہ علی قلی اسنا جلوزخم زد و بعد از دو پھر شب در گذشت تفصیل این محل آن کہ
علی قلی ندکور کہ سفرہ جی شاہ اسمعیل والی ایران بود بعد از فوت او بنا بر شرارت و فتنہ انگیزی کہ در طبیعت داشت بگریختہ بہ قنجا
آمد و در ملتان خانخانان را کہ بر سر ولایت تلمبہ تعین شدہ بود ملاقات نمودہ ہمراہی او روانہ ولایت ندکور شد خانخانان غائبانہ او را
داخل بندہ ہاسے عرش آشیانے ساخت و در ان سفر خدمات بتقدیم رسانیدہ بہ منصب فراخور حالت خود سرفراز گردید و مدتہ در خدمت
والد بزرگوارم بود و رایا میکہ بدولت متوجہ ولایت دکن شد ند و مرابرسر رانا تعین فرمودند آمدہ نوکر من شد اورا بخطاب شیر افگنی
سرفراز ساختم چون از آلہ آباد بخدمت والد بزرگوار آمدم بنا بر نا اتفاقی کہ نسبت من بطور رسید اکثر ملازم و مردم من متفرق شدند
او ہم درین وقت از خدمت من جدائی اختیار نمود بعد از جلوس از روے مردت تفصیلات اورا در نظر نیاوردہ و در صوبہ بنگالہ حکم
جاگیر کردم و از انجا اخبار رسید کہ اشال ابن فتنہ جویان را درین ولایت گذاشتن لائق نیست بہ قطب الدین خان حکم رفت کہ اورا
بدرگاہ نفرستد و اگر خیال فاسد باطل کند بہ سزار ساند خان مشارالیمہ اورا بواجب می شناخت با مردمی کہ حاضر بودند بجز رسیدن
حکم بردوان کہ جاگیر او بود ایلغار نمود و او چون از رسیدن قطب الدین خان خبردار میشود تنہا با دو جلو دار باستقبال متوجہ میگردد
بعد از رسیدن و در آمدن بمیان فوج خان مشارالیمہ مردم اورا فرد میگنند او چون فی الجملہ ازین روش قطب الدین خان بد منظرہ
شدہ بود از روے فریب میگود کہ این چہ روش تو برگشت خان ند کہ مردم خود را منع کردہ تنہا با و ہمراہ میشود کہ مضمون حکم را
خاطر نشان سازد درین وقت فرصت جنتہ فی الفور شمشیر کشیدہ دوسہ زخم کاری با دیرساند چون ابنہ خان کشمیری کہ از حاکم زادہا
کشمیر بخان مشارالیمہ نسبت و جہت تمام داشتہ از روے حلال گئی و مردانگی خود را رسانیدہ زخم کاری بر سر علی قلی سے زند

و آن متفنی شمشیر سخی بانه خان زده زخمش کاری می افتد چون قطب الدین خان را باین حالت دیدند مردم هجوم آورده او را پاره پاره ساختند و به جهنم فرستادند امید که همیشه در جهنم جاسه آن بد بخت رو سیاه بوده باشد. بانه خان بهمانجا شهادت یافت و قطب الدین خان که بعد از چهار پسر در منزل خود بر حجت انزلی پیوست ازین خبر ناخوش چه نویسم که چه مقدار متالم و آزرده گشته قطب الدین خان که که بمنزله فرزند عزیز و برادر مربان و یار یکجست من بود تقدیرات الهی را چه توان کرد رضا به قضا داده صبر را پیش نهاد همت خود ساختم بعد از رحلت حضرت عرش آشیانی و شفقار شدن آن حضرت مثل دو قضیه که فوت مادر قطب الدین خان که که و شهادت یافتن او بوده باشد بر من نه گذشته است. در روز جمعه ششم ربیع الآخر به منزل خرم که در آورده باغ ساخته بود و الحق عمارت نیست خوش و بس موزون رفتم اگر چه سنت پدرم این بود که در هر ساله دو مرتبه مطابق سال شمسی و سال قمری خود را وزن میفرمودند و شاهزادها را در همین سال شمسی وزن درمی آوردند غایتا درین سال که ابتدا اے شانزدهم قمری بود ازین فرزند خرم جوگیان و منجان بعرض رسانیدند که فی الجمله گرانی طالع در سال مذکور واقع است و مزاجش نیز از حد اعتدال منحرف گشته بود فرمودم که او را به طلا و نقره و سایر فلزات بدستور معهوده وزن نمودند و به فقر او را باب احتیاج زرند که تقسیم نمودند تمام آن روز به منزل بابا خرم بخوری و خوشحالی گذشت و اکثر پیشکشها اے او پسندیده افتاد. چون خوبیا اے کابل را در یافته اکثر میوه هایش خورده شده بود بنا بر بعضی مصلحتها و دور اے از پای تخت روز یکشنبه چهارم ماه جمادی الاول حکم کردم که پیشخانه به جانب هندوستان بیرون برند بعد از چند روز از شهر برآمده جلای سفید سنگ محل ریات جلال گشت اگر چه هنوز انگور به کمال نرسیده بود اما پیش ازین مکرر انگور خوب کابل خورده شده بود اقسام انگور خوب میشود مخصوص صا جے و کشمش شاه الوهم میوه خوش خوار خوش چاشنی است نسبت به دیگر میوه ها بیشتر میتوان خورد من در یک روز تا صد و پنجاه دانه ازان خورده ام مراد از شاه الو کیلاس است که در اکثر جاهای ولایت میشود چون کیلاس به کیلاس که از نامها اے چلیاسه است مشبه میشود حضرت والد بزرگوارم آنرا شاه آلو نام کردند زرد آلو میوند خوب میشود و افرادان است غایتا در باغ شهر آرا درختیست که آنرا میرزا محمد حکیم عموی من نشانده بود و بمیزانی مشهور است زرد آلو این درخت بسته به دیگر زرد آلو ها ندارد و شفا لوهم بنایت نفیسی و باید میشود از اسالف شفا لو آورده بودند و حضور خود وزن نمودم برابر بست پنج رو پیسه که شصت و هشت مثقال معمول است وزن درآمده با وجود لطافت میوه های کابل سبکدام در ذائقه من لذت انبه ندارد و پرگنه مابین در جاگیر مهابت خان مرحمت شد عبد الرحیم نسبتی احدیان به منصب بهتصدی دات و دو بیست سوار سرفراز گردید مبارک خان سروالی به فوجداری سرکار حصار تعین یافت فرمودم که میرزا فریدون برلاس را در صوبه آله آباد جاگیر نمایند و در چهار و پنجم ماه مذکور ارادت خان

برادر آصف خان را بہ منصب ہزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساختہ خلعت خاصہ واسپ عنایت نمودہ خدمت بخشی گری صوبہ
پٹنہ و حاجی پور را با و مرحمت کردم و چون توریگی من بود بدست او شمشیر مرصع بہت فرزند اسلام خان صاحب صوبہ ولایت مذکور
فرستادم و در وقتیکہ می رفتیم در حوالی علی مسجد و غریب خانہ عنکبوت کلائے را کہ در جنبہ برابر بنجر چنگ بود دیدم کہ گلوے مار را
بدرازی یک نیم گز خفہ کردہ اورا نیم جانے ساختہ است بہت تماشا ساختے توقف نمودم بعد از لمحہ جان داد در کابل بمن رسید
کہ در زمان سلطان محمود غزنوی بچوالی ضحاک و بامیان شخصے خواجہ یاقوت نام وفات یافتہ در غارے مدفون است و جسد او تا حال
از یکدیگر نپاشیدہ بسیار غریب نمودیکے از واقعہ نویسان معتقد خود را با جراحے فرستادم کہ بغار مذکور رفتہ احوال را چنانچہ باشد ملاحظہ
کردہ خبر شخص بیا ورنہ آمدہ بعرض رسانید کہ نصف بدن او کہ بہ زمین متصل است اکثر از یکدیگر فرو ریختہ و نصفے دیگر کہ بہ زمین نرسیدہ
بحال خود است ناخن دست و پاموے سر نہ ریختہ موے ریش و بروت تا یک طرف بینی فرو ریختہ از تاریکیہ بر در آن غار نقش
کردہ اند چنین ظاہر میشود کہ وفات او پیشتر از زمان سلطان محمود بودہ است کسی این سخن را بواقعی نمیداند روز پنجشنبہ پانزدہم
ارسلان بے حاکم قلعہ کاہرہ کہ از نوکران میانہ ولی محمد خان والی توران بودہ آمدہ ملازمت کرد و ہمیشہ شنیدہ میشد کہ میرزا حسین
پسر شاہرخ میرزا را اوز بکان کشتہ اند درین ایام شخصے آمدہ عرضداشتہ بنام او گذرانید و لعل پیازی رنگ کہ بصد روپیہ می ازید
برسم پیشکش آوردہ بود ارادہ داشتہ عاآنکہ فوجے بہ ملک تعیین گرد تا بدخشان را از دست اوز بکان بر آورد کہ خبر مرصع بہت
او فرستادہ شد فرمان صادر گشت کہ چون ریات جلال درین حد و دوزول دارد اگر فی الواقع میرزا حسین پسر میرزا شاہرخ
توئی او لے آنکہ بہ خدمت شتابے تا ملتمسات و مدعیات برابر آوردہ روانہ بدخشان سازیم و ولک روپیہ بہت خرج لشکرے
کہ بہ ہمراہی مہاسنگہ ورامد اس کہ بر سر نمردان نگیش تعین یافتہ بودند فرستادہ شد کہ روز پنجشنبہ بیت دوم بیلا حصار رفتہ
تماشاے عمارات آنجا نمودم جائیکہ قابل نشیمن من باشد نبود فرمودم کہ این عمارات را ویران کنند و محل دیوان خانہ بادشاہان
ترتیب دہند و در ہمین روز از اساتف شفقناوے آوردند برابر سر بہ بگلانے کہ تا حال باین کلائے شفقناویدہ نشدہ بود فرمودم
کہ بوزن در آوردند بقدر شصت و سہ روپیہ اکبری کہ شصت تولہ بودہ باشد برآمد چون دو نصف کردم دائہ او نیز دو نصف شد و مغز آن شیرین بود در کابل
ازین بہتر میوہ از اقسام میوہ ہاے سرد رختی خوردہ نشد کہ در بیت و تحیم از مالوہ خبر رسید کہ میرزا شاہرخ عالم فانی را وداع
نمود آمد تعالے او را غرق رحمت خود گرداناد از ان روزے کہ بہ خدمت والد بزرگوارم آمد تا وقت رحلت از و امرے بفعل
نیامد کہ باعث غبار خاطر اشرف گرد و ہمیشہ مخلصانہ خدمت میکردم مرزاے مذکور بحسب ظاہر چہار پسر داشت حسن و حسین کہ از یک

شکم برآمده بودند حسین از بر پا نور گرفته از راه دریا بعراق رفت و از آنجا به بدخشان میگویند که هنوز هست چنانچه پاره از سخنان او
و کس فرستادن او نوشته شد اما هیچکس به تحقیق نمیداند که این همان میرزا حسین است یا بدخشان بدستور دیگر میرزایان جلی این
تیز بر این نکته میرزا حسین نام نهاده اند از زمانه که میرزا شاهرخ از بدخشان آمده سعادت ملازمت پدرم دریافت تا حال که قریب
بیست و پنج سال بوده باشد بچند وقت بدخشان بنا بر جفا و آزاری که از او بکان دارند بدخشی پسر را که فی الجمله چهره و نمود
داشته باشد و آثار نجابتی در و ظاهر به پسر میرزا شاهرخ و نژاد میرزا سلیمان شهرت داده جمعی کثیر از او یاقات متفرقه و کوستانی
بدخشان که آنها را غریبه میگویند بر سر او جمع میشوند و با او بکان خاصه و منازعه و مجادله نموده بعضی از ولایات بدخشان را از تصرف
آنها برمی آورند و او بکان هجوم آورده آن میرزای جلی را بدست درمی آورند و سر او را بر سر نیزه نهاده در تمام ملک بدخشان میگردانند
و بعضی بدخشان قندهار و گزتا پگاه کرده میرزای دیگر بهر ساینده اند تا حال چند میرزایان کشته شده باشند بخاطر میرسد که تا از
بدخشان اثر و خبر خواهد بود این هنگامه را اگر مخواهند داشت پسر سوم میرزا میرزا سلطان است که صورتاً و سیرتاً از جمیع اولاد میرزا
اقتیاز تمام دارد و من او را از والد بزرگوار خود التماس نموده در خدمت خود نگا بداشتم و به تربیت احوال او پرداخته او را از جسد
فرزندان میدانم در جمیع اوضاع و اطوار هیچ نسبتی به برادران خود ندارد و بعد از جلوس او را به منصب دوی هزاری ذات و هزار
سوار سر فرار ساختم و به صوبه مالوه که جاسی پدر او بود فرستادم پسر چهارم بدیع الزمان است که او را همیشه در خدمت خود میداشت
به منصب هزاری ذات و پانصد سوار سر فراری یافت تا به کابل آمده بودم شکار قمر غه واقع نه شده بود چون ساعت توجه
به هندوستان نزدیک شد و شوق شکار آهسته سرخه بر طبیعت غالب بود فرمودم که کوه فرق را که از کابل هفت کرده بوده باشد
به تعجیل قبل نمایند و سه شنبه چهارم جمادی الاول به شکار متوجه شدیم قریب صد آه و قمر غه در آمده بود نصف آن شکار شده باشد
بغایت شکار گرمی دست بهم داد و پنج هزار روپیه به انعام رعایا که در شکار قمر غه حاضر گشته بودند مرحمت نمودم در همین روز بر منصب شیخ
عبدالرحمن پسر شیخ ابوالفضل پانصد سوار اضافه حکم شد که دوی هزاری ذات و سوار بوده باشد و در پنجشنبه ششم به تختگاه حضرت فردوس
مکانی رفتم چون فردا آن از کابل برمی آمدم امروز را چون عرفة دانسته در آن سرزمین فرمودم که مجلس شراب ترتیب دهند
و آن حوضچه را که در سنگ کنده بودند پر از شراب سازند به مجموع مقربان و بنده های که در مجلس حاضر بودند پیاپی داده شد بان
خوشحالی و شگفتگی کم روزی شده باشد و در جمعه هفتم بعد از گذشتن یک پیر به مبارکه و خوری از شهر برآمده جلگه سفید سنگ
محل نزول گشت از باغ شهر آتا جلگه مذکور هر دو دست را از قسم زر و دلب و چون که نصف و ربع روپیه بوده باشد بر فقر و مساکین

پاشیدم درین روز و قتی که به نیت بر آمدن از کابل بر فیل سوار میشدم خبر صحت امیرالامرا شاه بیگ خان رسید خبر تندرستی این
دو بنده عمده را بر خود بفال مبارک دانستم روز سه شنبه یازدهم از جلگه سفید سنگ یک کرده کوچ نموده بگرامی منزل شد تا ش بیگ خان
در کابل گذاشتم که تا آمدن شاه بیگ خان بواجبی از شهر و نواحی خبردار باشند روز سه شنبه هیزدهم از منزل بچاک دو نیم کرده براه دوازده
میل نموده بر چشمه که بر کنار آن چهار چنار است نزول واقع شد هیچ کس تا غایت در صد و تریب این سر منزل نشده از حالت و قابلیت
آن غافل افتاده اند بسیار به کیفیت جایست و قابل آنست که در د عمارت و جائی بسازند در همین منزل شکار قمر خه دیگر واقع
شد تخمیناً یک صد و دوازده آهو و غیره شکار شده باشد بیست و چهار آهو به رنگ و پنجاه آهو به سرخه و شانزده بز کو بهی
تا حال من آهو به رنگ را ندیده بودم الحق که عجب جانور خوش شکل است اگر چه آهو به سیاه هندوستان بسیار خوش بخت
بنظر در می آید غایتاً این آهو به را بست و ترکیب و نموده دیگر است فرمودم که قوچ و رنگ را وزن کردند قوچ یک من و سی
و سه سیر بر آمد و رنگ دو من و ده سیر رنگ باین کلان چنان پیدا که ده دوازده سگ دهنده تیزنگ بعد از آنکه مانده شده بودند
اورا به صد هزار محنت گرفتند از گوشت گوشت گوشت و بز بر بری گذشته گشته به لذت آهو به رنگ نمی باشد در همین موضع شکار
کلنگ نیز شد اگر چه از خسرو مکر اعمال ناشایسته بوقوع آمد و قابل هزار گونه عقوبت بود مهربانی نگذاشت که قصد جان
او نمایم با آنکه در قانون سلطنت و طریقه جهان داری مراعات این امور ناپسندیده است چشم از تقصیرات او پوشیده او را
در نهایت رفاقت و آسودگی نگاه میداشتند ظاهر شد که او کسان نزد بعضی ادبانش تا عاقبت اندیش می فرستاد و آنها را به فساد
و قصد من ترغیب نموده بوعده ها امیدوار می ساخت است جمعی از تیره روزگاران کوتاه فکر میکرد بیکر اتفاق نموده میخواستند که در شکار با
که در کابل و اطراف آن واقع میشد قصد من نمایند از آنجا که کرم و حفظ الله تعالی حافظ و پاسبان این طائفه علیه است توفیق اینمندی
نمی یابند روزی که سرخاب محل نزول گردید یکی از آن جماعت سر باز زده خود را به خواجه و لسی دیوان فرزند خرم میرساند و می گوید که
قریب به پانصد کس با فساد خسرو با فتح الله پسر حکیم ابو الفتح و نور الدین پسر غیاث الدین علی آصف خان و شریف پسر اعتماد الدوله متفق
شده فرصت طلب و قابو جو هستند که قصد دشمنان و بدخواهان بادشاه نمایند خواجه و لسی این سخن را بخرم میرساند و او به طاقت
شده اینمندی را در ساعت بمن گفت من خرم را دعای بر خور داری نموده در صد دکان شدم که مجموع آن کوتاه اندیشان را بدست
در آورده بعقوبت های گوناگون سیاست نمایم باز بخاطر رسید که چون بر سفر واقفم گرفت و گیر آنها باعث شورش و برنجوردگی اردو خواهد شد
همان سردار فتنه و فساد را فرمودم که گرفتند و فتح الله را مقید و محبوس به معتمدان سپرده آن دو به سعادت دیگر را با سه چهارم که عمده

آن سیاه رویان بودند بسیار سانسیدند قاسم علی کہ از ملازمان حضرت عرش آشیائے بود بعد از جلوس اورا بختاب دیانت خانے
سرفراز گردانیدم و ایم فتح المہر انا دوتخواہ بازی نمود و در باب اسنخان مذکور میساخت روزے بہ فتح اللہ گفت کہ محلیکہ خسرو گرختہ
و حضرت اورا تعاقب می نمودند بہ من گفتی کہ پنجاب را بہ خسرو میباید داد و این بحث را کوتاہ کرد فتح اللہ منکر شد از طرفین رجوع
بسو کنند نموده مباہلہ کردند ازین گفتگو وہ پانزدہ روزہ گذشتہ بود کہ آن بے سعادت منافق گرفتار گردید و شامت سوگند و روع
کار خود ساخت و روز شنبہ بیست و دوم جمادی الاول خبر فوت حکیم جلال الدین مظفر اردستانی کہ از خانوادہ حکمت و طبابت
بود رسید مدعی این معنی بود کہ نسبت من بہ جالینوس میرسد بہر تقدیر معالج بے نظیر بود تجربہ او بر علم او زیادتی داشت چون
بغایت خوش قیافہ و خوش ترکیب بود و در ایام سادہ رویہا بہ مجلس شاہ طہاسب میرسد شاہ این مصرع را بر وی بخواند۔

خوش طبعی ست بیاتما ہمہ بیمار شویم

حکیم یاد علی کہ معاصر او بود در فضیلت بر روزیادتی داشت غایتا در علاج و دین قدم و صلاح و پاکیزگی اطوار و اخلاق حکیم مذکور
زیادہ است دیگر اطبا سہ زبان نسبتے باوند اشتند و اسے طبابت بسیار خوبیا با او بود و اخلاص خاصی بمن داشت در لاہور خانہ
ساخت در غایت لطافت و صفا مکرراتماس نمود کہ اورا سرفراز سازم چون خاطر او بغایت عزیز بود قبول این معنی نمودم حکیم مذکور
قطع نظر از نسبت مصاحبت و طبابت در سرانجام مہات و معاملات دینا نیز دستے داشت چنانچہ در آلہ آباد دتے دیوان سرکار خود
کردم بنا بر کثرت دیانت در معاملات مہات بسیار سخت گیر بود و ازین رہگذر مردم از سلوک او آزرده بودند قریب بہست سال قرعہ
شش داشت وہ بہ حکمت یک طورے خود را نگاہ میداشت در اثناے سخن کردن اکثر اوقات اورا سرفہ دست میداد کہ رخسارہ و
چشمہاے او سرخ میشدند و رفتہ رفتہ رنگ او بہ کبودی منجر میگشت مکرر باو گفتم تو طبیب دانائی چرا علاج کوفت خود نمی کنی بعرض رسانید
کہ قرعہ شش ازان بابت نیست کہ علاج آن توان کرد در اثناے این کوفت یکے از خدمتکاران نزدیک او در میان او دید کہ ہمہ روزہ
بخورون آن معاد بود و ہر داخل نمودہ بہ حکیم می خورد و چون این معنی ظاہر میگردد در صد و علاج آن میشود و در خون کم ناکردن بسیار بہانہ
داشت ہر چند ضروری بود بحسب اتفاق شے بہ صحت خانہ میرود و سرفہ بر او غلبہ نمود و آن ریش و جراثیم شش او میکشاید چندان غم
از دہن و دماغ او روان میشود کہ مہوش گشتہ می افتد و آواز مہیب از و ظاہر میگردد و آفتابچی خبردار شدہ بہ صحت خانہ در می آید و ادرا
در خون آغشتہ دیدہ فریاد میکند کہ حکیم را کشتہ اند بعد از ملاحظہ ظاہر میگردد کہ در بدن او آثار زخم ظاہر نیست و همان قرعہ شش است
کہ منجر شدہ قلیح خان را کہ حاکم لاہور بود خبردار میسازند و این معاملہ را تحقیق نمودہ اورا بہ خاک میسازند و فرزند قلیلی از و نماند۔

در بیست و چهارم میان باغ و فادیمه شکارے واقع شده و قریب چهل آهوسرخت کشته شده باشد ماده یوزے درین شکارگاه بدست
 افتاد زیند اران آنجا نعمانی و افغان شانی آمده گفتند که درین صد و بیست سال نه یاد داریم و نه از پدران خود شنیده ایم که درین
 سرزمین یوزیده باشند و دوم حمادی الاخر در باغ و فادیمه شکار شد و مجلس وزن شمسی منعقد گشت در همین روز از سلطان بن نام اوربک
 که از سرداران و امرای عبداللہ خان بود و درین حاکومت قلعہ کامرو با و تعلق داشت قلعہ را بر تافته سعادت ملازمت دریا
 چون از روے صدق و اخلاص آمده بود و او را به خلعت خاصه سرفراز گردانیدم و از یک سادہ پرکار بیست قابلیت تربیت در عاقبت
 دارد چهارم ماه حکم شد که عزت خان حاکم جلال آباد شکارگاه دشت اورنہ را قمر غہ نماید قریب بہ صد صد جانور شکار کرده شد
 سی و پنج قوچ و قوشقی بیست و پنج و ار علی نو و دبو علی پنجاه و پنج سفیدہ نو و پنج چون میان روز بود کہ بہ شکار گاہ رسیدیم و ہوانی لعل
 گرمی داشت سگان تازی خوب خوب ضایع شدند وقت دوایندن سگ صباح یا آخر روز است و روز شنبہ دوازدهم در سرا
 اکو رہ نزول شد درین منزل شاہ بیگ خان با جمیعت خوب آمدہ ملازمت نمود از تربیت یافتہ ہاے پدر بزرگوار من حضرت
 عرش آشیانی است بذات خود بسیار مردانہ و صاحب تردد است چنانچہ مکرر در زمان دولت پدرم شمشیر ہاے نمایان زدہ
 و در ایام جوانی من قلعہ قندھار را در برابر افواج داراے ایران خوب نگاہ داشت و تا یک سال قبل بود تا آنکہ افواج
 قاہرہ بہ ملک اورسیدند سلوکش با سپاہی امرایانہ از روے قدرت نیست بہ محض چہین کہ در جنگ با او موافقت نمودہ اند تا
 بمانند باز بسیارے از نوکران میکشہ و این معنی اورا در نظر سبک میدارد مگر رازین سلوک اورا منع نمودہ ام چون جبلی او شنید
 قائمہ بران مترتب نہ گشت و روز دوشنبہ چہار دہم ہاشم خان را کہ از خاندان این دولت ست بہ منصب سہ ہزاری ذات
 و دہ ہزار سوار سرفراز ساختہ صاحب صوبہ ولایت اودیشہ ساختم در ہمین روز خبر رسید کہ بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ کہ در ولایت
 ماوہ بود از روے نادانی و خورد سالی با فساد جمعی از فتنہ جویان روانہ میشود کہ خود را بہ ولایت رانا رسانیدہ اورا بہ بنیاد عبداللہ خان
 حاکم آنجا ازین معنی آگاہے یافتہ تعاقب او مینماید و در اثناے راہ اورا گرفتہ بد بخت چندے را کہ درین امر با و متفق بودہ اند قتل
 میرساند حکم شد کہ اہتمام خان از اگرہ روانہ گشتہ میرزا را بہ در گاہ آورد و در بیست و پنجم ماہ مذکور خبر رسید کہ امام قلی خان برادرزاد
 ولی خان حاکم ماوراءالنہر میرزا حسن نامی را کہ بہ پسرے میرزا شاہرخ شہرت یافتہ بود میکشہ مجلا کشتن فرزندان میرزا شاہرخ از
 عالم کشتن دیوشدہ است چنانچہ میگوبند کہ از ہر قطرہ خون او دیو دیگر پیامیشود و در مقام دھکہ شیر خان افغان کہ در وقت رفتن
 اورا در پشاور بہجت محافظت کوتل خیبر گذاشتہ بودیم آمدہ ملازمت کرد و در حفظ و حراست راہ تفصیر نہ کردہ بودہ است ظفر خان د

از نینجان کو که کوچایندن افغانان ذره راک و جماعت کهنران که در حوالی اُنک دیاس و آن نواحی مصدر انواع قبایح بودند مأمور
گشته بود بعد از انصرام آن خدمت و بر آوردن آن مفسدان که قریب بصد هزار خانه بودند و در آن ساختن آنها به جانب لاهور
در همین منزل به سعادت ملازمت سرفراز گردید و ظاهر شد که آن خدمت را چنانچه باید بتقدیم رسانیده بوده است چون ماه رجب
که مطابق آن آبان ماه الهی بوده در رسید و معلوم شد که از ماه های مقرر وزن قمری و الد بزرگوار نیست مقرر ساختم که قیمت
مجموع اجناسی را که در سال شمسی و قمری خود را بدان وزن میفرمودند حساب نمایند و آنچه شود آن مبلغ را به شهرهای کلان قلمرو
فرستاده بجهت ترویج روح مظهر نور آنحضرت بار باب احتیاج و تقسیم نمایند مجموع یک لک روپیه شد که سه هزار تومان ولایت
عراق است و سه لک حاکم حساب اهل ماوراءالنهر بوده باشد آن مبلغ را مردم معتبر در دوازده شهر عمده مثل آگره و دہلی و لاهور و
گجرات و غیره قسمت نمودند و در پنجشنبه سیوم ماه رجب فرزند صلاحیت خان را که کم از فرزندان حقیقی نیست به خطاب خانجانی اختیار
نخستیم و فرمودم که او را در فرامین و احکام خانجانی می نوشته باشند و خلعت خاصه و شمشیر مرصع نیز عنایت شد و شاه بیگ خان
بخاندوران مخاطب ساخته که خنجر مرصع و قیل مست و اسب خاصه مرحمت نمودم و تمام سرکار کابل و تیره و ننگش و ولایت سواد
بجور و دفع رافع افغانان آنحد و دو جاگیر و فوجداری او مقرر شد و از بابا حسن ابدال مرخص گشت و امداس کچو اهره را نیز فرمودم
که درین ولایات جاگیر نموده داخل ملکیان این صوبه بسازند منصب کشن چند ولد موند راجه را سزاری ذات و پانصد سوار
ساختم فرمانی بمرتضی خان حاکم گجرات در قلم آمد که چون از صلاح و نفیلت و پرہیزگاری پسر میان وجیه الدین به من
رسیده است مبلغی از جانب بابا و گد را بنده از اسماعی الهی آسمی چند که مجرب بوده باشد نویسانیده بفرستند اگر توفیق
ایزدی رفیق شود بدان مداومت نمایم قبل ازین ظفر خان را به بابا حسن ابدال به جمع آوردن شکار رخصت کرده بودم شاخ بندگی
کرده بود بیست و هفت آہوے سرخه و شصت و هشت آہوے سفید و در شاخ بند درآمده بود بیست و نه آہوے راسن خود
به تیر زدم و پر دیر و خرم ہم چندے را به تیر انداختند و دیگر خالصان و نزدیکان حکم شد که آنها ہم تیر اندازی نمایند خانجانی از همه تیر خیز
انداخت هر آہوے که نزد بر سر تیر رفت در چهار دهم ماه باز ظفر خان و مراد دل پندی قمرغہ ترتیب داده بود یک آہوے سرخه را از پله
دور به تیر زدم و از رسیدن تیر و افتادن آہوے بسیار شگفتہ شدم سی و چهار آہوے سرخه و سی و پنج آہوے فرا تو برود که بزبان
ہندی او را چکاره میگویند و دو خوک شکار شد و بیست و یکم قمرغہ دیگر به سعی و اہتمام بلال خان در سه کردہے قلعه رہتاس دست
بهم داده بود و دیگران سراق غرت را درین شکار ہمراہ برده بودم شکار بخوبی شد به شگفتگی تمام گذشت و بیست و نه آہوے از سرخه و سفید

شکار شده بود از رهناس که کوه های آن ازین آمو دارد گذشته سوا که چهاک و نندنه در تمام هندوستان جاے دیگر زین نوع
 آموے سرخه نیست گفتم چندے رازنده گرفته نگاه دارند که شاید چندے از آنها بخت تخم زنده به هندوستان برسند بیست و پنجم
 در حوالی رهناس شکار دیگر شد درین شکار نیز بمشیر هاسے و اهل محل همراه بودند قریب بصد آمو سرخه شکار شدند که گشت که شمس خان
 عموی جلال خان لکھر که درین نواحی پیداشد با وجود کلان سالی به شکاریک گونه رغبتی دارد که جوانان خردسال را آن شوق و شغف بنا
 چون طبعش را به فقر و درویشیها مائل شنیدیم بخانه او رفتیم و طبع و طورش خوش آمد و هزار روپیه با دو مواری بهمین مبلغ زر بزنان و فرزندان
 او داده پنج ده دیگر که محاصل کلی داشت در وجه مدد معاش او مقرر نمودم تا از روستے رفاهیت و جمعیت خاطر اوقات بگذرانیده باشد.
 ششم ماه شعبان در مقام چند اله امیرالامرا آمده ملازمت نمود از صحت یافتن او خوشحال شدم جمیع اطباء هندو مسلمانان متعارف مردان
 او داده بودند الله تعالی به فضل و کرم خود او را تشریف شفا از زانی فرمود تا اسباب پرستان شیت ناشناس را معلوم گردد که قادر بر کمال
 هر روز و شوار که ظاهربنیان اسباب گزین دست از آنها برداشته باشند بحض لطف و مرحمت ذاتی خویش علاج و درمانے میتواند کرد.
 در بهمین روز راے راے سنگه که از امرای معتبر راجپوت ست رسید به سبب تقصیرے که از در قضیه خسرو بوقوع آمده بخلت زده
 و شرمسار در جاد مقام خود میگشت بوسیله امیرالامرا سعادت ملازمت دریافت و گناه او بفرمودن گردید در حقیکه از اگره بغرم تعاقب
 خسرو برآمد و او را از غایت اعتماد با اگره گذاشته مقرر کردم که چون محلها طلب شود همراهی نماید بعد از طلب محل دوسه منزل آمده در موضع
 متعارف بحض شیفند سخنان اراجیف از محل جدا شده به محل و وطن خود رفت و بخاطر گذرانید که فتنه و شورشے بمیان در آمده به بنیم که منجر
 به کجا خواهد شد که یم کار ساز بنده نواز آن قضیه را در عرض اندک روزے صورت داده سلاک جمیعت آن نفسدان را از هم پاشاید
 و این حرامگی برگردن او ماند بخت خاطر امیرالامرا فرمودم که همان منصبے که داشت بحال خود باشد و جاگیر او مسلم و برقرار دارد و سید سلیمان بیگ
 را که از ملازمان ایام شاهزادگی بود بخطاب ندای خانی سر بلند ساختیم روز و شبینه دوازدهم باغ دل آمیز که برکنار دریاے راوی
 واقع است منزل شد و الله خود را درین باغ ملازمت نمودم میرزا غازی که در سرداری لشکر قندهار و صد رخدات پسندیده گشته بود
 ملازمت نمود عنایت بسیار با فرمودیم روز سه شنبه سیزدهم به مبارکی داخل لاہور شدم روز دیگرش میرخلیل الله ولد غیاث الدین محمد میر
 میران که از اولاد شاه نعمت الله دلی بود ملازمت نمود و در دولت شاه طماسپ در تمام قلمرو ادبه بزرگی این سلسله سلسله نبود چنانچه
 خواهر شاه جانش بیگم نام در خانه میر نعمت الله پدر میر میران بود و دخترے که از ایشان بهر سیده شاه به پسر رشید خود اسمعیل میرزا
 خواستگاری نمود و پسران میر میران را داد و ساخته دختر خود را به پسر کلان او که هم نام پدر کلان خود بود داده دختر اسمعیل میرزا که از

خواهرزاده شاه بهمرسیده بود به پسر دیگرش میرخلیل آمدند که نسبت کردند بعد از فوت شاه رفته رفته خرابیها باین سلسله راه یافت تا در عهد دولت شاه عباس یکبارگی متاعل گشتند و املاک و اسبابی که داشتند از دست آنها بیرون رفت دیگر در جا و مقام خود نتوانستند بود میرخلیل آمد به ملازمت من آمد چون در راه مختل گشته بود و آثار اخلاص از احوال او ظاهر گشت مشمول عواطف بیای رفیع گردانیده و دوازده هزار روپیه نقد با و مرحمت فرمودیم و به منصب هزاری ذات و دوست سوار سرفراز گردانیده حکم جاگیر کردم به دیوانیان حکم شد که منصب فرزند خرم را موافق بهشت هزاری ذات و پنجاه سوار اعتبار نموده جاگیر در حوالی اوجین و سرکا حصار فیروزه تنخواه دهند روز پنجشنبه بیست و دوم حسب الاتماس آصف خان بابل محل بخانه اورنتم و شب در آنجا گذرانیده روز دیگر پیشکشهای خود را در نظر گذرانیده تاده لک روپیه از جواهر و مرصع آلات و اقمشه و فیلان و اسپان سامان نموده بود چند قطعه لعل و یاقوت و چند دانه مروارید و باقی اقمشه و چند پارچه چینی و نفقوری و خطائے معروض قبول افتاده تمهید با و بخشیدم مرضی خان از اجرات انگشتی که از یک قطعه لعل خوش رنگ خوش فماش خوش آب رنگین و نگین خان و حلقه آنرا تراشیده بودند بوزن یک نیم تانک و یک سرخ که یک شقال و پانزده سرخ بوده باشد بطریق پیشکش فرستاده بود از نظر گذشت و بغایت پسند خاطر افتاد تا امروز چنین انگشتی شنیده نشده بود که بهرست هیچک از سلاطین درآمده باشد یک قطعه لعل شش سرخ هم که دو تانک و پانزده سرخ وزن داشت بیست و پنجاه هزار روپیه قیمت نمودند فرستاده بود انگشتی نیز همین مبلغ قیمت شد در همین روزها فرستاده شریف که با عرض داشت و پرده در خانه کعبه به ملازمت رسید اظهار اخلاص بسیار نموده بود پنج لک دام که هفت و هشت هزار روپیه بوده با فرستاده مذکور مرحمت شد و مقرر نمودم که مغازی یک لک روپیه بجهت شریف از تحفه های نفایس هندوستان روانه سازند روز پنجشنبه دهم ماه میرزاغازی را به منصب پنجاه هزاری ذات و سوار سرفراز ساخته با آنکه کل ولایت تخته جاگیر او مقرر بود پاره از صوبه ملتان نیز به جاگیر او مقرر گشت و حکومت قندهار و محافظت آن ملک که سرحد هندوستان است بعهده کارروانی و حسن سلوک او مقرر گردید و خلعت و تیشیر مرصع عنایت کرده رخصت و ادم میرزاغازی فی الجمله کمالی داشت شعر هم خوب میگفت و قاری تخلص میکرد این بیت از دست

اگر چه ام گر سبب خنده او شد چه عجب | ابرو هر چند که گریه رخ گلشن خندد

در پانزدهم پیشکش خانخانان بنظر در آمد چهل زنجیر فیل و پاره جواهر مرصع آلات و اقمشه ولایت و پارچه که در دکن و آنحد و دهم می رسد فرستاده بود مجموع یک لک و پنجاه هزار روپیه قیمت شد میرزا رستم و اکثر بنده های تعینات صوبه مذکور دهم پیشکشهای خوب فرستاده بودند چند فیل از آنجمله پسند افتاد خبر فوت را که در گاکه از نو اختها سے پدر بزرگوارم بود در شیر دهم بهمن ماه رسید چهل سال زیاده

در ملازمت حضرت عرش آشیانه در جگر امرای منظم بود و مرقعه رفته پله منصب او به چهار هزار رسید پیش از آنکه سعادت ملازمت پدر
من در یابد از نوکران معتبر رانما او دس سنگه بود و در عشره نوزدهم در گذشت به کنکاش سپاهگری خوب میرسید سلطان شه افغانی که طبعش
بشر و فساد آینه بود و در خدمت خسرو میر و نسبت محرمیت تمام داشت چنانچه علت تمامه گرختن آن بے سعادت این مقصد بود
بعد از شکست و بدست افتادن خسرو جان به یکتا بیرون برده خود را بدامن کوه خضر آباد و آن حدود کشید آخر الامر بدست میرعل
گروری آنجا گرفتار شد چون باعث ضلالت و خرابی این قسم سپر شده بود حکم کردم که او را در میدان لایمور تیر باران کنند و کوری مذکور
بزیادتی منصب و خلعت نفخ و ممتاز گردید و در بیست و نهم شیرخان افغان که از بندها بے قیام من بود فوت شد تو ان گفت که خود قصد خود
کرد چه که به شراب مداومت تمام داشت بنوعیکه در هر پیر چهار پیاله بر نیزه عرق و آتش میخورد و در روزه رمضان سال گذشته قضا بود درین
سال به خاطرش رسید که ماه شعبان را عوض قضا رمضان گذشته روزه گرفته و ماه متصل روزه دار باشد از ترک عادت که طبیعت
ثانی ست ضعف پیدا کرد و آشتها مطلق بر طرف شد و رفته رفته ضعف قوی شده در پنجاه و هفت سالگی در گذشت و فرزند آن برادران
اورا بقدر حالت فوخته باره از منصب و جاگیر اورا باینها مرحمت فرمودم و در غره شهر شوال به صحبت مولانا محمد امین که از مریدان شیخ محمود
اکمال ست رسیدم شیخ محمود مذکور از بزرگان وقت خود بوده اند و حضرت جنت آشیانه بایشان عقیدت تمام داشتند چنانچه یک مرتبه
آب بردست ایشان ریخته اند مولانا شار الیه مرویت نیکذات و با وجود علایق و عوایق و راسته و بردش و شیوه فقر و شکستگی نفس آشنا
صحبت ایشان مرا بسیار خوش آمد بعضی در دها که بخاطر کرده بودند که در ساختم نصلح از چند و سخنان و پسند از ایشان شنیدم و خیل تسلی خاطر با
هزار بیکه زمین بطریق مدد معاش و هزار روپیه نقد گذرانیده از ایشان وداع شدم و یک پیر از روز کیشنبه گذشته از لایمور به قصد توجه دارالخلافه
اگره برآمدم قلیچ خان را حاکم و میر قوام الدین را دیوان و شیخ یوسف را بخشی و جمال الله را کووال ساخته هر یک را فرخور حالت خلعت مرحمت
نموده توجه مقصد گشتم و بیست و پنجم از دریا به سلطان پور گذشته در دو کردی نیکو در نزد دل واقع شد و الد بزرگوارم از روزین بیست هزار
روپیه به شیخ ابوالفضل داده بودند که در میان این دو پیر گنه پله بسته آبشار به ترتیب و بند الحقی در غایت صفاد طرادت سر منزله
سامان یافته است و بفرار ملک جاگیر دار نیکو در فرمودم که یک دست ابن پل عمارت و باغچه بسازد که آینه و روزنه از دیدن آن محفوظ
شوند و شنبه دهم و یقعه وزیر الملک که پیش از جلوس سعادت خدمت من در یافته دیوان سرکار من بود بمرض اسهال در گذشت
در آخر عمر پسر شوم قدیمی در خانه او متولد گشت که در عرض چهل روز مادر و پدر خود را خورد و در سن دوسه سالگی او هم یک طرف شد بخاطر رسید
که خانه وزیر الملک یکبارگی خراب نشود منصور برادرزاده اورا فوخته به منصب سرفراز ساختم غایتاً بوسه عشقی از و نیمی آید و روز دوشنبه

چهاردهم در آن سال راه شنیده شد که در میان پانی پت و کرنال دو شیرست که آزار بسیار از آنها بر دین میرسد فیلان را جمع نموده روز
 ششم چون بجا و مقام آنها رسیدم خود بر ماده فیل سوار شده فرمودم که فیلان را بر دور آنها بر طریق قمرغه ایستاده کردند هر دورا بعنایت
 آنی به تفنگ زده شیران درنده را که راه بر بنده های خدا بسته بودند دور کردم و روز نهمین بهر دهم دلی محل نزول گردید و در منزل
 که سلیم خان افغان در ایام حکومت خود در میان آب چون ساخته بود و سلیم گده نام نهاده والد بزرگوارم آنجا را بر تفضی خان که دلی
 وطن اصلی اوست داده بودند فرود آمدیم خان مذکور شرف بردار یا صنفه از سنگ ساخته در غایت لطافت و صفادریه آن عمارت
 متصل بآب چون کندی مربع کاشی کار به فرموده حضرت جنت آشیانه ساخته اند که بآن هوا کم جاس باشد در ایامیکه حضرت
 جنت آشیانه در دلی تشریف داشتند اکثر اوقات آنجا نشسته با مصاحبان و مجلسیان خود صحبت میداشتند من چهار روز در آن
 سر منزل بسر برده با مقربان و نزدیکان مجلس شراب ترشید داده داد عیش و کامرانی دادم معظم خان که حاکم دلی بود پیشکشها گذراند
 دیگر جاگیرداران و اهلالی و موالی که بودند بقدر رحلت خود پیشکشها و نذرهای سامان نموده بنظر در آوردند خواستم که در برگنه پالم که
 از مضافات بلده مذکور است و از شکارگاه های مقرر است طرح شکار قمرغه در انداخته چند روز بدین امر مشغول نمایم چون
 بعرض رسید که ساعت نزدیک شدن اگره بسیار نزدیک است و دیگر ساعتی درین نزدیک بهم میرسد فسخ غریبت نموده بهر
 شسته براه دریای تیره گشتم و در بستم ماه ذیقعد چهار پسر و سه دختر اولاد میرزا شاه رخ که به پدرم ظاهر نه ساخته بودند آوردند پس از
 به بند های معتبره دختران را بخدمه محل سپردم که به محافظت احوال آنها قیام و اقدام نمایند در بیست و یکم ماه مذکور راجه مان سنگم
 که از قلعه رهناس که در ولایت پهنه و بهار واقع است بعد از فرستادن شش هفت فرمان آمده ملازمت کرد او هم بطریق خان اعظم
 از منافقان و کمند گرگان این دولت ابد پیونداست آنچه اینها به من کرده اند آنچه از من نسبت باینها بوقوع آمد عالم السرا نزد اناست
 شاید هیچ کس از هیچکس نتواند گذرانید راجه مذکور یک صد زنجیر فیل از نرد داده بطریق پیشکش گذرانید غایتا کی هم لیاقت آن نباشد
 که داخل فیلان خاصه شود چون از رعایت کرده های پدر من بود تقصیرات او را بر روی او نیاورده به عنایت بادشاهانه سرفراز ساخت
 درین روز جل سخنگو که میان شخص طوطی گفته آواز میکرد آوردند بغایت غریب و عجیب نمود در ترکی این جانور را طرغی میگویند

جشن نوروز سوم از جلوس همایون

تاریخ روز نهمین دوم ذی حجه مطابق غره فروردین آفتاب عالم تاب که جهان را بفروغ خود روشن و تابان دارد از برج حوت

بعثت سراسی محل که مقام فرح و شادمانی دوست انتقال نموده عالم را رونق دیگر بخشید و تاراج دیدگان سرما و ستم رسیدگان
خزان را بدستباری بهار خلعتها و نوروزی و قبا و سبزه و زری پوشانیده تلافی و تدارک نموده

باز فرمان آمد از سالارده | هر عدم را کاینچه خوردی بازده

در موضع رنگته که در پنج کوه و واقع است مجلس نوروز منعقد گشت و در ساعت تحویل به فیروزی و خرمی بر تخت نشستم امراد
نزدیکان و سایر بنندگان بلو از م مبارک باد و قیام و اقدام نمودند خانجهان را در همین مجلس به منصب پنجزاری ذات و سوار
سرفراز ساختم و حاجه جهان را به خدمت بخشی گری اختیار و ادم وزیر خان را از وزارت صوبه بنگاله معزول ساخته ابو الحسن شهبانجانی
را بجای او فرستادم و نورالدین قلی کو تو ال اگر گشت چون مقبره منوره حضرت عرش آشیانه بر سر راه واقع بود بخاطر رسید که
اگر درین گذشتن سعادت زیارت ایشان را دریابم کوتاه اندیشان را بخاطر خواهد رسید که چون عمر عبور مرا آنجا واقع بود زیارت
نمودند خود فرادادم که درین مرتبه به اگر داخل شوم بعد از آن به نیت زیارت چنانچه حضرت ایشان که بجهت حصول وجود من از
اگر تا بحیر پیاده توجه فرموده بودند من هم از اگر تا مقبره منوره ایشان که دو نیم کرده است پیاده رفته این سعادت دریابم کار
میسر میشد که بسرا این راه را طے میکردم و در هر روز شنبه پنجم ماه گذشته بساعت سه و متوجه اگر گشتیم و موازی پنجزار روپیه از بیژنی
از دوست پاشیده بدولت سراسی همایون که در درون قلعه بود داخل گردیدم درین روز راجه نرسنگ دیو یوز سفیدی آورده
اگر رانید اگر چه دیگر انواع حیوانات پرند و چرند و جنس سفید که آنرا طویغان گویند پیدا میشد و قاتیایوز سفید دیده نشده بود خانه
او که سیاه میباشد بنیل رنگ بود و سفیدی بدن او نیز بگلگی میل داشت از جانوران طویغان آنچه من دیده ام شامین و باشد و شکوه
که در زبان پارسی لی فو میگوند و کنجشک و زراع و کبک و دراج و پودنه و طاووس است اکثر اوقات در قوشخانه باز طویغون میباشد
موش بران طویغون هم دیده از جنس آهوی سیاه تیره بغیر از هندوستان جای دیگر نمی باشد و آهوی چکاره که بزبان فارسی
سفید میگوند طویغون مکرر بنظر درآمده است درین روزها زن پسر جوج با ده که از امرای معتبر و اچوت است آمده ملازمت
کرد سه نیل بیشکش آورده بود که از آنها بغایت پسند افتاد در سرکار به پانزده هزار روپیه قیمت نمودند و داخل فیلان خاصه شد و تمام
اوراق گنج نهادم نهایت قیمت نیل پیش را بهای کلان هند از دست و پنجزار روپیه زیاده نمیشد اما حالا بسیار گران شده
است رتن را بخطاب سر بلند را سرفراز ساختم میران صدر جهان را به منصب پنجزاری ذات و یک هزار دپانهد سوار
و معظم خان را به منصب چهار هزار ذات و دو هزار سوار ممتاز گردانیدم عبداللہ خان به منصب سه هزار ذات و پانهد سوار

سرفراز گشت مظفر خان و بهادور سنگه سرباک به منصب دوشیزاری ذات و سوار سوار اقبال یافتند ابو الحسن دیوان را هزار و پانصدی
و اعتماد الدوله را هزاری ذات و دو بیست و پنجاه سوار ساختم در بیست و پنجم راجه سورج سنگه طغانی فرزند خرم آمده ملازمت کرد شام
پسر عموی امرای مقهور را همراه آورد فی الحکله شعورے دارد سواری فیل را خوب میداند راجه سورج سنگه از شعراے هندی زبان
شاعرے همراه آورده بود در مدح من باین مضمون شعرے گذرانید که اگر آفتاب پسرے میداشت همیشه روز می بود و هرگز شب
نشد چرا که بعد از غروب آن پسر جانشین او میشد و عالم را روشن می داشت بحد العدم و الممت که پدر شمارا خداے این نوع پسرے
گذاشت کرد که بعد از شفقار شدن مردم ماتم که مانند شب است نه اشتند آفتاب ازین رشک پسر که کاشکے مرا هم پسرے میبود که
جانشینی من کرده شب را بعالم راه نمیداد چنانچه از روشنی طالع و نور عدالت شما با وجود چنین واقعه آفاق چنان نورست که گویا شب
را نام و نشان نیست باین تازی مضمونے از شعرا هندی کم بکوش رسیده به جلد وے این مدح فیل با و مرحت کردم راجپوتان شاعر
را چارن میگویند یکے از شعراے وقت این مضمون چنین نظم در آورده

گر پسر داشتی جهان اندر	شب نه گشتی همیشه بودی روز	از آنکه چون او بهفته افسر روز	به نمودی کلاه گوشه پسر
شکر که بعد از چنان پدرے	جانشین گشت اینچنین پسرے	که ز شفقار گشتن آن شاه	کس به ماتم نه کرد جامه سیاه

روز پنجشنبه ششم محرم سنه ۱۱۸۰ جلال الدین مسعود که منصب چهار صد یزات داشت دخالی از مردانگی نبود و در چند معرکه از دکارها بوقوع
آمد غایتا دخالی از خطبه نمود و تخمینا در سن پنجاه و یا شصت سالگی بمرض اسهال فوت شد ایون گذرانی بود ایون را مثل پیر ریزه
ریزه که ده میخورد و مقرر بود که اکثر اوقات ایون از دست مادر خود میخورد چون مرض او فوت گرفت و حالت مرگ ظاهر گردید مادرش
از نهایت محبت از همان ایون که به پسر خود میخورد ایند زیاده بر اندازده خورده بعد از گذشتن پسر به یکد ساعت او هم در گذشت تا فاته
این قدر محبت از هیچ مادرے بفرزند نشینده در میان هندوان رسمست که زنان بعد از فوت شوهران خواه بجهت محبت خواه حفظ ناموس
پدران و شرم خویشان خود را میسوزند اما از مادران مسلمان و هندوان مثل این کارے بطور نیامده در پانزدهم ماه مذکور اسپیکه سر آمد
اسپان من بود از روے عنایت به راجه مان سنگه مرحت نمودم شاه عباس این اسپ با چند اسپ دیگر و مخفهاے لائق مصحوب منوچهر
که از غلامان معتبر شاه است بحضرت عرش آشیانے ارسال نموده بود و از دادن این اسپ راجه آنقدر از خوشحالی و شغف نمود که اگر
مملکت باو عنایت میکردم معلوم نبود که این قدر شادی نماید و قیام آورده سه چهار ساله بود و در هندوستان ترقی نمود چنانچه جمیع بندهاے
در گاه از منعل و راجپوت با اتفاق معروض داشتند که از عراق مثل این اسپ به هندوستان نیامده است چون والد بزرگوارم ولایت

خاندهیس و صوبه دکن را به برادر دم دانیال مرحمت نموده به آگره مراجعت میفرمودند از روستای مرحمت باد حکم شد که یک پیر که خاطر خوا
 تو باشد از من بطلب او وقت یافته این اسپ را التماس نمود بدین جهت باو عنایت فرمودند و روز سه شنبه بستم عرض داشت اسلام خان
 شریک بنفوت جهانگیر قلی خان صاحب صوبه بنگاله که غلام خاص من بود رسید بنا بر جوهر ذاتی و استعداد فطری در جرگه امرا
 کلان انتظام داشت از فوت او خیل از رده خاطر گشتم حکومت بنگاله و تالیقه شایزاده جهاندار را بفرزند اسلام خان مرحمت کردم و
 افضل خان را بجای او صاحب صوبه ولایت بهار ساختم و پسر حکیم علی را که بحسب بعضی خدمات به بریا پور فرستاده بودم آند به بازگشت
 چند کرناٹک همراه آورد که نظیر و عدیل خود داشتند چنانچه یکی از آنها بده گوئی که هر یک برابر نارنجی بود و یک برابر تنج و یک برابر سنج
 آنچنان بازی میکرد که با وجود خورده و بزرگی یکی خطانمی شد و همچنین از اقسام بازیها آنچنان میکرد که عقل حیران میگشت در همین ذری
 درویش از سرانندپ آمده جانورهای غیر مکرر آورد و دینک نام ردی پشت بره کلان مشابست تمام دارد و هیأت مجموعی او بهیمون
 شبیه است اما دم ندارد و حرکاتش بهیمون سیاه بدم که بزبان هندی بن مانس میگویند بنیاید جثه او برابر بهیمون بچه دوسه ماهه
 باشد پنج سالیش این درویش بوده است معلوم شد که ازین کلان تر نمی شود و خورش او شیرست کیله هم میخورد چون بغایت
 عجیب نموده به مصوران فرمودم که شبیه او را با حرکات مختلف کشیدند خیلی در نظر ما که به بنیاید درین روز میرزا فریدون بر لاس
 به منصب بکرار و پانصدی ذات و هزار و سه صد سوار سرفراز گردید و حکم شد که پانده خان نخل چون از تردد سپاهگیری به پای کبر سن
 افتاده است موافق دو هزار و سیصد و پنجاه نفری ذات باشد الف خان به منصب بهفتصدی ذات و پانصد سوار سرفراز گردید منصب
 فرزند اسلام خان صاحب صوبه بنگاله چهار هزار و سیصد و پنجاه نفری ذات و سه هزار سوار مقرر گشت و محافظت قلعه رهناس به کشور خان ولد قطب الدین
 کو که مفوض گردید اهتمام خان به منصب هزار و سیصد و پنجاه نفری ذات و سه صد سوار سرفراز گردید و بخداست میر بجری و سامان نواره بنگاله تعیین یافت در
 غره صفر شمس الدین خان ولد اعظم خان ده زنجیر نعل پیشکش نموده به منصب دو هزار و سیصد و پنجاه نفری ذات و هزار و پانصد سوار سرفراز گردید و خطاب
 جهانگیر خانی ممتاز گشت و ظفر خان به منصب دو هزار و سیصد و پنجاه نفری ذات و هزار و سیصد و پنجاه نفری ذات و هزار و سیصد و پنجاه نفری ذات و هزار و سیصد و پنجاه نفری ذات
 خواستگاری نمودم تبارنج شانزدهم هشتاد هزار و پانصد نفری سابق بخانه راجه ند کو رجبت سرفرازی او فرستادم مقرب خان از بند
 کنایات پرده فرنگی ارسال داشت که تا غایت باین خوبی کار مصوران فرنگ دیده نشده بود در همین روزها عمه ام بحسب انساب بگیم
 در سن شصت و یک سالگی برضی سل و دوق بجوار رحمت ایزدی پیوستند میرزا والی پسر او را به منصب هزار و سیصد و پنجاه نفری ذات و دو سوار
 سرفراز گردانیدم و اتم نام حاجی ماوراءالنهری که مدت ها در روم بود خالی از معقولیت و معرفتی نیست خود را ایچی خواندگار گفته در آگره

ملازمت کرد و کتابت مجبوری نیز داشت نظر باحوال و اوضاع او کرده هیچکس از بنده های درگاه تصدیق باطلی بودند او نکردند از زمانه که
حضرت صاحب قرآن فتح روم کرده و ایلدرم بایزید حاکم آنجا زنده بدست افتاد و بعد از گرفتن مشکیش و تحصیل مال یکساله کل ولایت
روم قرار دادند که بدستور ملک مذکور را تصرف او باز گذارند در همین اثنا ایلدرم بایزید وفات یافت ملک را به پسر او موسی حلی حجت
کرده خود معاودت فرمودند تا حال از جانب قیامه آنجا با وجود چنین احسانه کس نیامده و ایلچی نه فرستادند الحال چگونه باور توان کرد
که این شخص ما و اراک النهری فرستاده خوندگار باشد اصلاً این سخن معقول من نیفتاد و هیچکس بر صدق دعوی او گواهی نداد بنا بر این
فرمودم که هر جا میخواست باشد بروید در چهارم ربیع الاول دختر جلالت سنگه داخل خدمت محل گردید و در منزل حضرت مریم زمانی مجلس
عقد و طوی منعقد گشت از جمله چیزهای که راجه مان سنگه همراه نموده شصت زنجیر نعل بود و چون دفع و رفع را نرا پیش نهادیم شصت
بخاطر گذر ایندم که مهاجران را باید فرستاد و دوازده هزار سوار مکمل با سرداران کار دیده به همراهی او تعیین نمودم و سواران آن پانصد نفر
احد سوار و دویست برقی اند از پیاده پاتو بخانه مشتمل بر هفتاد و پنج کجمنال و شتر نال و شصت زنجیر نعل بدین خدمت معین گردید و دست
لک روپیه خزانه حکم شد که همراه این لشکر بوده باشد و در شانزدهم ماه مذکور میر خلیل الله پسر زاده میر نعمت الله یزدی که محلی از
احوال او و سلسله او پیش ازین نوشته شده بمرض اسهال درگذشت از سیما و آثار اخلاص مندی و درویش منزله ظاهر
بود اگر عمرش امان میداد و مدت در خدمت میگذراند بهنا صیب عالی سرفرازی می یافت بخشی بر بان پورانه چند فرستاده
یک از آنها را فرمودم که بوزن در آورند پنجاه و دو نیم توله برآمد و روز چهارشنبه بیست و یکم در منزل مریم زمانی مجلس وزن سال
چهل از سالها که قمری ترتیب یافت و در وزن را فرمودم که به عورات و مستحقان قسمت نمودند و در پنجشنبه چهارم ربیع الآخر ظاهر بیگ
بخشی احیاناً خطاب مخلص خانی و ملا تقیای شمشیری که به فضیلت و کمالات آراسته بود و علم تاریخ و انساب را خوب میدانست
به خطاب مؤرخ خانی سرفراز گردید و در دهم همین ماه بر خوردار برادر عبد الله خان را خطاب بهادر خانی داده از اقران ممتاز گردانیدم
مونس خان پسر مترخان کوزه از سنگ بشیم که در عهد دولت میرزا انغ بیگ گورگان بنام نامی ایشان ساخته شده بود گذراند و بخت
تحفه نفیس و خوش اندام و سنگش در نهایت سفیدی و پاکیزگی بر دور گردن کوزه اسم مبارک میرزا را با سینه یحیی بخاطر رفاع کنده اند و در
حد ذات خود غایت نفاست دارد من هم فرمودم که اسم مراد اسم مبارک حضرت عرش آشیانه را بر کناره لب کوزه نقش کردند
مترخان از غلامان قدیمی این دولت است سعادت خدمت حضرت جنت آشیانه در یافته و در عهد سلطنت والد بزرگوارم بمرتبه
امارت رسیده بود و او را از معتد ان میدانشند در شانزدهم فرمان صادر شد که ولایت سنگرام چنانچه یکسال در وجه انعام فرزند اسلام خان

مقرر بود یکسال دیگر در وجه انعام افضل خان صاحب صوبه بهار مقرر باشد درین روزها بتخان را به منصب سه هزارى ذات و دودن
پانصد سوار سرفراز گردانیدم یوسف خان ولد حسین خان تکریم به منصب دو هزارى ذات و هشت صد سوار ممتاز گردید. در بیست و
چهارم ماه بتخان را با امرا و مردمی که بجهت دفع و رفع رانا مقرر گشته بودند مخلص ساختم خان مذکور به خلعت و اسب و قیل خاصه و شمشیر
مرصع سر بلند گشت ظفر خان بغایت علم سرفراز گردیده به خلعت خاصه و خنجر مرصع اتیاز یافت به شجاعت خان هم علم مرحمت شد خلعت
و قیل خاصه عنایت کردم راجه نرسنگه و یو خلعت و اسب خاصه و سنگی خان اسب و خنجر مرصع و نراین داس کچھوایه و علی قلی درین
و هزیر خان هم متن دستور یافتند و به بهادر خان و مغرالملک بخشی خنجر مرصع شفقت شد بهین طریق جمع امرا و سرداران هر یک بقدر حاجت
و مرتبه خود و عنایات بادشاهانه سرفراز گردیدند و یک پسر از روزند کور گزشته خانخانان که بر مرتبه بلند اتالیقی من ممتاز است از برهانپور
آمده ملازمت نمود آن مقدار شوق و خوشحالی بر و غلبه کرده بود که نمیدانست که بیایند یا بسر مضطر بانه خود را در پائے من انداخت
و من نیز سر او را از روی مرحمت و مهربانی برداشتم او را در کنار عطاونت و شفقت کشیدم و روی او را بوسیدم و در سبیل مر و آید
و چند قطعه لعل و زردیشکیش گذارایند قیمت جوهر مذکور سه لک روپیه شد و سوائے آن از هر جنس و هر متاع بسیار که بنظر در آورد
بنقد هم جمادی الاولی وزیر خان دیوان بنگاله آمده ملازمت کرد شخصت زنجیر قیل نروداده و یک قطعه لعل قطبی پیشکش آورده چون
از خدمتگاران قدیم بود از دوهمه خدمتی می آمد فرمودم که در ملازمت باشد چون قاسم خان بابرادر گلان خود اسلام خان اصلا سازگار
نمیکرد او را بنخدمت حضور طلبیده بودم ویر ذر آمده ملازمت نمود در بیست و دوم آصف خان لعلی بوزن هفت نانک که ابو القاسم
برادر او در بند رکضیات به مفتاد پنج هزار روپیه خریده بود پیشکش نمود بغایت خوش رنگ و خوش اندام است اما بعقیده من زیاده
از شخصت هزار روپیه نمی ارزد بآنکه از دلپ راے پسر راے راے سنگه تقصیرات عظیم بوقوع آمده بود چون پناه بفرزند خانجمنان
آورد گناهان او بعفو مقرون گشت و دیده و دانسته از جرائم او در گذشتم و در بیست و چهارم فرزند ان خانخانان که از عقب آدمی آمده
رسیده ملازمت کردند و موازی بیست و پنجم از روپیه پیشکش گذارایند در همین روز خان مذکور نوذر نجیر قیل پیشکش کرد و روز پنجشنبه
غره جمادی الثانی در منزل حضرت مریم الزمانی مجلس وزن سال شمسی سرانجام پذیرفت و پاره ازان زر بجورات قسمت نمودم و
تمه حکم شد که به فقراے ممالک محروسه تقسیم نمایند چهارم ماه فرمودم که دیوانیان بخان اعظم مطابق منصب هفت هزارى جاگیر تنخواه
دهند درین روز ماه آهوس شیردار آوردند که بغراغت میگذاشت که او را مید و شیدند و هر روز چهار سیر شیر از دوشیده میشد
تا غایت دیده و ششیده بودم مزه شیر آهوس شیر ماده گادو گادیش تفادیتے ندارد میگوند که تنگی نفس را فائده میدهد در یازدهم ماه

راجہ مان سنگھ بخت سرانجام لشکر دکن کہ بدان خدمت تعین یافتہ بود التماس رخصت آئینہ کہ وطن اوست نمود فیصل خاصہ ہیاست
 تمام باو عنایت کردہ رخصت دادم روز دوشنبہ دوازدهم جون عرس حضرت عرش آشیانے بود سوائے اخراجات مجلس مذکور کہ علیحدہ
 مقرر است چہار ہزار روپیہ دیگر فرستادم کہ بہ فقرا و درویشان کہ در روضہ منورہ حضرت حاضر اند تقسیم کنند درین روز عبد اللہ ولد
 خان عظم را بہ خطاب سرفراز خانی و عبد الرحیم پسر قاسم خان را بہ خطاب تربیت خانی سرفراز گردانیدم بہ روز سہ شنبہ سیزدهم
 دختر خسرو را طلبیدہ دیدم فرزندے کہ این قدر بہ پدر ماند کسی یاد ندارد منجمان میگفتند کہ قدم او بر پدرش مبارک نیست اما بر شما
 مبارک است آخر ظاہر شد کہ درست یافتہ بودند بعد از سہ سال گفتہ بودند کہ او را باید دید چون از سن مذکور در گذشت دیدہ شد
 در بیست و یکم ماہ خانخانان متعدد صاف ساختن ولایت نظام الملکیہ کہ در شفقار شدن حضرت عرش آشیانے بعضے فتور ہا بآن راہ
 یافتہ بود گردید و نوشتہ داو کہ اگر در عرض دو سال این خدمت را با انصرام نرسانم مجرم باشم مشروط بآنکہ سوائے لشکرے کہ
 بآن صوبہ تعین اند دوازده ہزار سوار دیگر باوہ لک روپیہ خزانہ بہمراہی او معین گرد و فرمودم کہ ہرودی سامان لشکر و خزانہ نمودہ
 اورا روانہ سازند در بیست و ششم مخلص خان بخشی اہدیان را بخدمت بخشی گری صوبہ دکن سرفراز سانحہ جامی اورا بہ ابراہیم حسین خان
 میر بحر عنایت نمودم در غرہ رجب پیشرو خان و کمال خان کہ از بندہ ہامی روشناس مقرر بودند وفات یافتند پیشرو خان را شاہ
 طہاسپ بہ عنوان غلامی بہ پدر کلان من دادہ بودند سعادت نام داشت در خدمت حضرت عرش آشیانے چون بہ داروغگی
 و مہتری فراشناخانہ سرفراز گردید پیشرو خان خطاب یافت درین خدمت نبوی ماہر بود کہ گویا جامہ ایست کہ بر قامت قابلیت
 او دوختہ اند در سن نو و ساگی از جوانان چارہ سالہ جلد تہ بود سعادت خدمت پدر کلان من و پدر من و من دریافت
 تا دم مرگ یک لحظہ بے کیفیت شراب نبود۔

آلودہ شراب فغانی بہ خاک رفت | آہ از ملائکش کفن تازہ بوکنند

پانزدہ لک روپیہ از و ماند پسرے در غایت ناقابلے دار و رعایت نام برابر حقوق خدمت پدرش مہتری نصف فراشناخانہ باو و نصف دیگر
 بہ تحاق خان مرحمت شد کمال خان از بندہ ہامی فدوی با اخلاص من بود از طائفہ کلان دہلی است بنا بر ظور امانت و دیانت
 و غایت اعتماد اورا بکاؤل بیگی ساختم انجمن خد متنگاران کم بہم میرسند و پسر داشت بہر دو شفقت بسیار کردم اما مثل او کجا در دویم
 ماہ مذکور لعل کلانوت کہ از خردی در خدمت پدر من کلان شدہ بود و ہر نفس و صوتے کہ بزبان و روش ہندی می نشیند باو یاد میداد
 در سن شصت و پنج ساگی بلکہ ہفتاد ساگی فوت کردیکے از کینزان او درین قصبہ ایون خوردہ خود را ہلاک ساخت از مسلمانان کثر

چنین وفائی بجا آورده باشد در هندوستان خصوصاً در ولایت سلطنت که از توابع بنگاله است از قدیم رسم شده بود که رعایا و مردم آنجا بعضی از فرزندان خود را خواجه سرانموده در عوض مال و اجبی به حکام میدادند و این رسم رفته رفته به دیگر ولایات نیز سرایت کرده هر سال چندین اطفال ضایع و مقطوع النسل پیش از این عمل رواج تمام یافته بود و درینو لا حکم نمودم که من بعد هیچکس باین امر بیج قیام و اقدام نه نماید و خرید و فروخت خواجه سرایان خردسال بالکل بر طرف باشد باسلام خان و سایر حکام صوبه بنگاله فرمانها صادر گشت که هر کس مرتکب این امر شود تنبیه و سیاست نمایند و خواجه سرایان خردسال نزد هر کس که باشد بگیرند تا غایت پنج یک از سلاطین سابق این توفیق نیافتند انشاء الله تعالی در اندک فرصتی چنان خواهد شد که این رسم مردود بالکلیه بر طرف شود هرگاه خرید و فروخت خواجه منع شد هیچ کس باین فعل ناخوش بیفایده اقدام نخواهد نموده اسب سمند که از جمله اسبان فرستاده شاه عباس که سر طویل اسپان خاصه من بود به خانخانان مرحمت کردم آنقدر خوشحال شد که بشرح راست نیاید الحق که باین گلخانه خوبی اسپه تا غایت به هندوستان نیامده است و فیل فتوح را که در جنگ بے بدل است با بیست زنجیر دیگر با و عنایت نمودم چون کشتن سنگه که به همراهی مهابت خان تعیین بود خدایات پسندیده به تقدیم رسانید و در جنگ مردم و انا زخم بر چهره به پای او رسید تا بیست کس نامی او به قتل آورده بود و قریب به سه هزار کس را در شکیار ساخت به منصب دویزاری ذات و هزار سوار سرفراز شد و در چهار دهم ماه مذکور حکم کردم که میرزا غازی متوجه قندهار شود از اتفاقات حسنہ بجز آنکه میرزای مشارالیه از بهکر روانه ولایت مذکور گردد خبر فوت سردار خان حاکم آنجا میرسد سردار خان از ملازمان مقرر و روشناس میرزا محمد حکیم عم من بود تخته بیگ اشتیاد داشت نصف منصب او را یفرزندان او مرحمت نمودم روز دوشنبه هفتم پیاده بقصد زیارت روضه منوره حضرت عرش آشیان متوجه شدم اگر میسر میبود این راه بزره و بسری میومد حضرت والد بزرگوارم بحیث ولادت من از پنجوبه به اجسیر که یک صد و بیست کرده است پیاده زیارت حضرت خواجه معین الدین سنجری چشتی متوجه گشته بودند اگر من بسرو چشم این راه به پیایم هنوز چه کرده باشم چون به سعادت زیارت مشرف شدم عمارت که بر سر روضه منوره شده بود دیدم بنوعی که خاطر خواه من بود بنظر در نیامد چرا که منظور آن بود که روضه های عالم مثل این عمارت در محوره دنیا نشان ندهند چون در آستانه عمارت مذکور از خسرو بیطالع این نوع امری به ظهور آمد با ضرورت روانه لاهور شدم معماران به سبقت خود یک طور ساخته بودند آخر الامر بعضی تصرفات نموده شد تا آنکه مبلغ کلی صرف نموده سه چهار سال کار کرده بودند فرمودم که دیگر بار معماران ما هر باتفاق مردم صاحب وقوف بعضی جاها را بنوعیکه قرار یافته بیند از ندر رفته رفته عمارت عالی سامان پذیر گردید و باقی در غایت صفای در عمارت مقبره منوره ترتیب یافت و دروازه در نهایت رفعت و عظمت مشتمل بر منارها از سنگ سفید پرداخته ساخته شد

بمطابق آنکه روپیه که موزی پنجاه هزار تومان رایج ایران و پنج لک خانی مطابق زر توران بوده باشد خرج این عمارت
 عالی را به من شنیدند و روز یکشنبه بیست و سوم بخانه حکیم علی به تماشا حوضی که مثل آن در زمان حضرت عرش آشیانی
 در لاهور ساخته بود با جمعی از مقربان که آن حوض را ندیده بودند رفتیم حوض مذکور شش گز در شش گز است و در پهلو حوض خانه
 ساخته شده در غایت روشنی که راه بان خانه هم از درون آب است و آب از آن راه به درون در نمی آید ده دوازده کس در آنجا
 صحبت میکردند از نقد و مجلس آنچه در وقت او گنجینه پیش کش نمود بعد از ملاحظه خانه و درآمدن جمعی از نزدیکان بدانجا حکیم را به منصب
 دویزاری سرفراز ساخته بدو تخته معاودت نمود روز یکشنبه چهارم شعبان خانخانان به عنایات کمر شمشیر مرصع و خلعت و قیل
 خاصه سرفراز گردیده به خدمت دکن مرخص شد و راجه سورج سنگه که از تعینات خدمت مذکور بود به منصب سه هزاری ذات و دویزار
 سوار ممتاز گردید چون مکرر بعرض رسید که از برادران و ملازمان ترقی خان آزار بر جایا و سکنه احمد آباد گجرات میرسد و ضبط خوشان
 و مردم خود و اجبی غیبی اندک و صوبه مذکور را از و تغییر نموده با عظم خان مرحمت نمودم و مقرر شد که خود در ملازمت بوده جهانگیر قلی
 پسر کلان او به نیابت او روانه گجرات گردد و منصب جهانگیر قلی خان از اصل و اضافه به سه هزاری ذات و دویزار و پانصد سوار
 مقرر گردید و حکم شد که با اتفاق موهن داس دیوان و مستود بیگ بهدانی بخشی مهات صوبه مذکور را فیصل میداده باشند موهن داس
 به منصب هشت صدی ذات و پانصد سوار و مستود بیگ به سه صدی ذات و یک صد و پنجاه سوار سرفراز گردید از بنده های حضور
 تربیت خان به منصب هفتصدی ذات و چهار صد نفر و نصر الله بهین منصب سرفراز گشتند و مترخان که محلی از احوال او نوشته شده
 در همین روزها وفات نمود و مونس خان پسر او را به منصب پانصدی ذات و یکصد و سی سوار سرفراز ساختم و روز چهارشنبه چهارم
 ذی حجه خسرو را از دختر خان اعظم پسر متولد شد نام او را بلند اختر نهادم و در ششم ماه مذکور متفرق خان صورتی فرستاد که
 عقیده فرنگیان اینست که این صورت شبیه صاحبقرانی است در وقتیکه ایلام بایزید بدست لشکر فیروزی اثر ایشان گرفتار
 آمد نصرانی که در آن وقت حاکم استنبول بود ایلمی بانحضت و بدایا فرستاده اظهار اطاعت و بندگی نموده مصورے که همراه ایلمی
 ساخته بودند صورت آنحضرت را شبیه کشیده برده اگر این دعوی اصلی داشته باشد هیچ چیز تحفه پیش من بهتر ازین نخواهد بود چون
 به صورت و حلیه اولاد و فرزندان سلسله علییه آن حضرت مشابهتی ندارد و خاطر به راست بودن این سخن نسلی نمی شود

جشن نوروز چهارم از جلوسهای یون

تجلیل حضرت نیر اعظم فیض بخش عالم به برج حمل شب شنبه چهاردهم ذی حجه سنه هجری اتفاق افتاد و نوروزگیتی افروز بهار کے
 و فرخی آغاز شد. روز جمعه پنجم محرم سنه حکیم علی وفات یافت حکیم بنیظیر بود از علوم عربیه بهره تمام داشت شرحی بر قانون در عهد
 خلافت والد بزرگوارم تألیف نموده است کدش بر فہمیش زیادتی داشت چنانچہ صورت او بر سیرت و کسی بر ذاتی مجاہد باطن
 و شریر نفس بود و در ستم صفر مرزا بر خوردار را بخطاب خان عالم سرفراز ساختم از نواحی فتحپور رهند و انہ آوردند کہ باین کلائے تا حال
 دیدہ نشیندہ بود فرمودم کہ بوزن در آوردند سی و سہ نیم سیر کشیدہ شد. روز دوشنبه نوزدهم ربیع الاولی مجلس وزن قمری در خانہ
 والدہ بزرگوارم ترتیب یافت پارہ ازان زر بہ عورائے کہ در ان روز جمع گشتہ بودند قسمت شد چون ظاہر گردید کہ بخت نظام
 سلطنت و سرانجام مہمات صوبہ دکن ضرورت کہ یکے از شاہزادہ ہارار و انہ سازد بنا بر ان بخاطر رسید کہ فرزند پرویز را با پدر شاہ
 فرمودم کہ سامان فرستادن او نمودہ ساعت رخصت تعین نمایند. مہابت خان را کہ بہ خدمت سرداری لشکر قاہرہ انا سے مقہور
 تعین بود و بہ مصلحت بعضی خدمات حضور بدرگاہ طلب داشتہ عبد اللہ خان را بہ خطاب فیروز جنگی سرفراز ساختہ بعوض او تعین
 نمودم و عبد الرزاق بخشی را فرستادم کہ بہ جمیع منصبیداران آن لشکر حکم برساند کہ از گفتہ خان مذکور بیرون نرفتہ شکر و شکایت اورا
 عظیم مقرر نشاند در چہارم جمادی الاولی یکے از بزبانسان کہ قبیلہ مقرر اند بزخصی بنظر گذاریند کہ بطریق بر مادہ پستان داشت
 و مقدار یک پیالہ تہوہ خوری ہر روز شیر میداد چون شیر از نتمہاے الکی است و مادہ پرورش بسیارے از حیوانات است این امر
 غریب را شگون خوب دانستم ششم ماہ مذکور خرم پسر خان اعظم را بہ منصب دویزاری ذات و ہزار و پانصد سوار سرفراز ساختہ بحکومت
 و دارائی ولایت سورنہ کہ بچونہ گرم مشہور است فرستادم حکیم صدر را بہ منصب پانصدی ذات و سی سوار ممتاز ساختہ بہ خطاب
 مسیح الزمانے نامور گردانیدم در شانزدہم کمر شمشیر مرصع بہ راجہ مان سنگہ فرستادہ شد در بست دوم بست لک روپیہ بخت مدد خراج
 لشکر دکن کہ بہمراہی پرویز تعین یافتہ اند تجویل خزانچی علیحدہ نمودہ پنج لک روپیہ دیگر بخت مدد خراج پرویز مقرر گشت روز چہار شنبہ
 بیست و ہجہم جہاندار کہ قبل ازین بہمراہی قطب الدین خان کوکہ ولایت بنگالہ تعین یافتہ بود آمدہ ملازمت نمود و واقعی معلوم من
 شد کہ او مجدد ب مادر زاد است چون خاطر متعلق بہ سامان دکن بود بتاریخ غرہ جمادی الاخری امیر الامرا را نیز بخدمت مذکور
 تعین نمودم بہ عنایت خلعت و اسب سرفراز گردید کہم چند پسر جگناتھ را بہ منصب دویزاری ذات و ہزار و پانصد سوار نواخت

به همراهی پسرین مقرر فرمودم در چهارم ماه سی صد و هفتاد و نقر سوار احدی به ملک لشکر رانا بهرامی عبداله خان مقرر گشتند یک صد
 راس اسب نیز از طوایل سرکار فرستاده شد که بهر کس از منصبدار و احدی که صلاح داند بدیدد در هفتاد و یک قطعه لعل که قیمت
 آن شصت هزار روپیه بود به پسرین عنایت کردم و یک قطعه لعل دیگر با دو مردارید که تخمیناً چهل هزار روپیه می ارزند بخم مرتبت شد روز
 دوشنبه بیست و هشتم جلگانه به منصب پنج هزاره ذات و سه هزار سوار سرفراز گردید و در هشتم ماه رجب راسی به سنگه منصب چهار هزاره
 ذات و سه هزار سوار سر ملندی یافت و به خدمت دکن مرخص گشت روز پنجشنبه نهم شاهزاده شهریار از گجرات آمده ملازمت نمود و در شنبه
 چهاردهم فرزند پسر را به خدمت تسخیر ملک دکن رخصت نمودم خلعت و اسب خاصه و فیلی صه و کمر شمشیر و خنجر مرصع عنایت شد
 و سرداران و امرای که به همراهی او تعیین یافته بودند بقدر مرتبه و حالت خود هر یک بعنایت اسب و خلعت و فیلی و کمر شمشیر و خنجر
 مرصع خوشدل و سرفراز گردیدند هزار نفر احدی در ملازمت پسرین به خدمت دکن تعیین نمودم در همین روز با عرض داشت عبداله خان
 آمد که رانای مقهور را در کوهستان در جابهائے قلب تعاقب نموده چند زنجیر فیلی و اسباب او بدست افتاد چون شب درآمد جانی
 به تنگ پایرون برده بدر رفت چون کار را بر و تنگ ساخته ام غریب گرفتار خواهد شد یا به قتل خواهد رسید خان مذکور را
 به منصب پنج هزاره ذات سرفراز ساختم و تسبیح مردارید که به ده هزار روپیه می ارزد به پسرین عنایت شد و چون ولایت خاندیس برار
 بفرزند مشارالیه داده شده بود قلعه اسیر را هم بدو مرحمت کردم و سی صدر اسب به همراهی او مقرر گشت که با حیدیان منصبداران
 و بهر کس که لایق عنایت باشد بدیدد در بیست و هشتم سیف خان بار بهر به منصب دو هزار و پانصدی ذات و هزار و سی صد و پنجاه
 سوار سرفراز گردید و بخد مت فوجدار بی سرکار حصار مقرر گشت روز دوشنبه چهارم شعبان یک زنجیر فیلی بوزیر خان عنایت شد و
 روز جمعه بیست و دوم حکم فرمودم که بنگ و بوزره که نشاء فساد کلی است در بازارها نفروشد و قمار خانها را بر طرف سازند و این باب تا یک
 تمام نمودم و در بیست و پنجم شیرے از شیر خانه خاصه آوردند که بگا و جنگ اند از مردم بسیار محبت تماشا ایستاده بودند جماعه از جوگیان
 هم بود شیر به یک از جوگیان که برهنه بود بطریق بازی نه از روی غضب متوجه شد و او را بر زمین انداخت و چنانکه بماده خود جفت
 میشد و بهمان طریق بالاے جوگی برآید و چنانکه گرفت و روز دیگر هم بهمان طور حرکتی نمود و چند نوبت این حرکت از دو بوقوع آمد چون
 تا غایت چنین امری دیده نشاء بود و غایت تمام داشت نوشته شد در دوم شهر رمضان غیاث خان حسب الالتماس اسلام خان
 به منصب هزار و پانصدی ذات و هشت صد سوار سرفراز گردید و فریدون خان برلاس را به منصب دو هزار و پانصدی ذات و
 دو هزار سوار ممتاز ساختم هزار توپچه طلا و نقره و هزار روپیه در روز تحویل حضرت نیر اعظم به برج عقرب که با اصطلاح هندوان شکر است

میگویند تصدیق نموده شد. در دهم ماه مذکور فیلی به شاه بیگ یوزی مرحمت کردم و اسلام اند عرب که از جوانان قرار داده عرب است از خویشان مبارک حاکم در قول بنا بر توهمی که از شاه عباس در خاطر او قرار گرفته بود بلازمست من آمد و او را ناخته به منصب چهارصدی ذات و دوست سوار سرفراز ساختم. مجدداً توج دیگر که یک صد و نود و سه منصب دار و چهل و شش نفر احمده بودند از عقب پرورین بخد مت دکن فرستاده شد. و پنجاه راس اسب نیز حواله یک از بنده های درگاه شد که به پرورین رسانند در روز جمعه سیزدهم مضمونی بنحاطر رسید. و این غزل در سلک نظم در آمد غزل

من چون کنم که تیر غمت بر جگر رسد	تا چشم منار رسیده دیگر بر دگر رسد	مستانه می خرامی مست تو عالمی	اسپند میکنم که مبادا نظر رسد
در وصل دست مستم و در هجر بفرار	داد از چنین غمی که مرا سر بسر رسد	مدحش گشته ام که بپویم رهصال	فریاد از آن زمان که مرا این خبر رسد
	وقت نیاز و عجز جهانگیر بر سر رسد	امید آنکه شعله نور را فر رسد	

روز یکشنبه پانزدهم پنجاه هزار روپیه سابق بخانه صبیحه مظفر حسین مرزا پسر سلطان حسین مرزا ابن بهرام مرزا ابن شاه اسمعیل صفوی که بخت فرزند خرم خواستگاری شده بود فرستادم و در هفتم ماه مبارک خان شیردانی به منصب هزاری ذات دسی صد سوار سرفراز گردید و پنجاه هزار روپیه نیز با و مرحمت شد. و چهار هزار روپیه به حاجی بے اوزبک عنایت شد. و دست و دوم یک قطعه لعل و یک دانه مروارید به شهریار شفقت شد. یک لک روپیه مدد خرج گویان بجایه او یاقات که بخد مت دکن تعیین یافته بودند داده شد و دویست و هزار روپیه به فرخ بیگ مصور که از بے بدلان عصر است لطف نمودم چهار هزار روپیه بخت خرج بابا حسن ابدال فرستاده شد. و هزار روپیه حواله ملا علی احمد مهر کن و ملا روز بهان شیرازی نمودم که در عرس حضرت شیخ سلیم به روضه ایشان صرف نمایند و یک فیل به محمد حسین کاتب و هزار روپیه به خواجه عبدالحق انصاری مرحمت شد. بدیو انیان حکم کردم که منصب مرضی خان را مطابق پنجاه هزار ذات و سوار اعتبار نموده جاگیر تنخواه دهند. به برادرزاده بهاری چند قانونگو سرکار آگره حکم کردم که هزار پیاوه از زمینداران آگره سامان نموده و با هیانه قرار داده بدکن نزد پرورین برد و پنج لک روپیه دیگر بخت مدد خرج پرورین مقرر گشت روز پنجشنبه چهارم شوال اسلام خان به منصب پنجاه هزار ذات و سوار سرفراز گردید. ابول بے اوزبک به منصب یک هزار و پانصدی و ظفر خان به منصب دو هزار و پانصدی اعتبار یافتند و دویست و هزار روپیه به بدیع الزمان پسر مرزا شاه رخ و هزار روپیه به پیمان مصر مرحمت شد. و حکم کردم که نقاره به جمعی مرحمت شود که پله منصب آنها بر سه هزار می و بالاتر رسیده باشد پنجاه روپیه دیگر از روزن بخت تعمیر مل بابا حسن ابدال و عمارتے که در اینجا واقع است حواله ابو الوفا پسر حکیم ابو الفتح شد که اهتمام نموده بل و عمارات مذکور را در غایت استحکام به انصرام رسانند. روز شنبه سیزدهم چهار گهری از روز مانده ماه آغاز گرفتند و در تیره بترتبه تمامی جرم داد

منحسف گشت و پانچ گھڑی شب گرفته بود بجهت دفع نحوست آن خود را بطلا و نقره و پارچه و غلہ وزن نموده اقسام حیوانات از قبیل اسب و غیره تصدق نمود قیمت مجموع پانزده ہزار روپیہ شد فرمودم کہ بہ مستحقان و فقرا قسمت نمودند و بہت و پنجم دختر را چندی بدیہ را بہ التماس پدر او بہ خدمتگاری خود گرفتہ و بمیر فاضل برادرزادہ میر شریف کہ بہ فوجہ اری قبولہ و آنجا دود مقرر شدہ بود یک فیل عنایت نمودم و عنایت اللہ بہ خطاب عنایت خانی سرفراز شد چہار شنبہ غرہ ذی قعدہ بہاری چہ بہ منصب پانصدی ذات و سی صد سوار ممتاز گشت و یک قبضہ کچوہ مرصع بفرزند با با خرم مرحمت شد ملا حیاتی را کہ پیش خانخانان فرستادہ بعضی سخنان زبانی کہ شعر بر انواع مرحمت و شفقت بود پیغام دادہ بودم آمد و یک قطعہ لعل و دو مروارید کہ خانخانان بدست او فرستادہ بود تحمیناً بست ہزار روپیہ قیمت داشت آوردہ گذرانید میر جمال الدین حسین کہ در برہا پور بود و بحضور اورا طلب داشتہ بودم آمدہ ملازمت نمود و ہزار روپیہ بہ شجاعت خان و کھنی مرحمت شد در ششم ماہ مذکور پیش از آنکہ پرویز بہ برہا پور برسد عرض داشت خانخانان و امر رسید کہ دھنیاں جمعیت نمودہ و مقام فساد اند چون معلوم شد کہ با وجود تعین پرویز و لشکر کہ در خدمت او رقتہ و مقرر شدہ ہنوز بدو کمک احتیاج دارند بخاطر گذرانیدم کہ خود متوجہ شوم و بہ عنایت الہی خاطر از ان مهم جمع نمایم درین اثنا عرض داشت آصف خان ہم آمد کہ توجہ حضرت بانیجہ لائق دولت روز افزون ست و عرض داشت عادل خان بیجا پوری رسید کہ اگر یکے از معتمدان در گاہ باین طرف مقرر شود کہ ہمیشہ و مدعیات خود را با و بگویم تا او بعرض اقدس رساند امید ہست کہ باعث صلاح حال این بندہ ما گردد و بنا بر این مقدمات با امر او و خواہ کنکاش نمودم تا ہر کس را کہ انچہ بخاطر رسید عرض نماید فرزند خانجہان بعرض رسانید کہ با وجودیکہ چندین امر از معتبر بہت تسخیر دکن حاصل شدہ باشند توجہ حضرت بہ نفس نفیس ضرور نیست اگر حکم شود بندہ ہم بملازمت شاہزادہ برود و این خدمت را در ملازمت ایشان انشاء اللہ تعالیٰ بہ تقدیم رساند ہمہ دولت خواہان را این سخن معقول و پسندیدہ نمود با آنکہ ہرگز جدائی او را بخاطر قرار ندادہ بودم چون مهم کلانی بود بالضرور رضا دادم و فرمودم بمجد آنکہ مہمات آنجا صورت پا بہ بے توقف متوجہ ملازمت شود و زیادہ از یک سال در آن حدود نباشد و زسہ شنبہ ہفتدہم ذی قعدہ اختیار رخصت او بود خلعت خاصہ زر و دوزی و اسب خاصہ با زین مرصع و کمر شمشیر مرصع و فیل خاصہ مرحمت فرمودم و تواناں نوغ ہم مرحمت شد و فدائے خان را کہ از بندہ ہای صاحب اخلاص است خلعت و اسب و بد و خج لطف نمودہ بہ منصب ہزاری ذات و چہار صد سوار از اصل و اضافہ سرفراز ساختم و ہمراہ خان جہان تعین نمودم کہ اگر کسی را نزد عادل خان حسب التماس او باید فرستاد اورا روانہ گرداند و لنگو پٹت کہ در زمان حضرت عرش آشیانی از جانب عادل خان ہمراہ پیشکش او آمدہ بود اورا ہم ہمراہ خان جہان رخصت فرمودہ اسب و خلعت و زر عنایت کردم و از امر

و لشکریان که همراه عبداللہ خان بہ خدمت دفع رانای مقهور تعین بودند مثل راجہ نرسنگدیو و شجاعت خان و راجہ بکراجیت و غیرہ
 با چہار پنجہزار سوار بہ ملک فرزند خانجہان تعین شدند و مقتدر خان را بقدر غن فرستادم کہ آن مردم را سزاوی کردہ در او چنین خانجہان
 ہمراہ سازد و از مردم در خانہ شش ہفت ہزار سوار از مسل سیف خان بارہمہ و حاجی بی اوزبک و اسلام اللہ عرب برادر زادہ مبارک
 عرب کہ ولایت جو ترہ و در قول و آن نواحی در تصرف دارد و دیگر منصبداران و نزدیکان ہمراہ او ساختم و در وقت رخصت ہر یک را
 باضافہ منصب و خلعت و مدد خرج سرفراز نمودم و محمدی بیگ را بخشی لشکر ساختہ دہ لک روپیہ مقرر کردم کہ ہمراہ سازند بہ پرویز
 اسپ خاصہ و بہ خانخانان و دیگر امراے و بندہ ہای کہ تعین یافتہ آن صوبہ بودند خلعتہا مرحمت نمودہ فرستادم و بعد از اتمام
 این امور بہ قصد شکار از شہر برآمدیم و ہزار روپیہ میر علی اکبر عنایت شدہ چون فصل ربیع رسیدہ بود بلا حطہ آنکہ مبادا از عبور لشکر
 نقصانے بزرگوں رعایا برسد و با وجود آنکہ قوریسا دل را با جمعی از اہل دیان بجهت ضبط زراعات تعین نمودہ بودم و چندان
 را حکم کردم کہ منزل بہ منزل ملاحظہ پایمالی نمودہ عوض نقصانے کہ بزرگ رعایا را میدادہ باشند دودہ ہزار روپیہ
 بہ دختر خانخانان کوچ دانیال و ہزار روپیہ بہ عبدالرحیم خرم و دخرچ گویان و ہزار روپیہ بقاچاے و کھنی مرحمت نمودم و از دہم
 شجر خان برادر عبداللہ خان اراصل و اضافہ بہ منصب ہزاری ذات و پانصد سوار و بہادر خان برادر دیگر بہ منصب سی صد ذات
 و سہ صد سوار سرفراز گشتند و درین روز دو آہوشاخ دار و یک آہوے مادہ شکار شد و سیر دہم یک اسپ خاصہ بخان جہان مرحمت
 نمودہ فرستادم بدیع الزمان سپہمیز شاہرخ را بہ منصب ہزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساختہ پنجہزار روپیہ مدد خرج عنایت
 کردم و بہ ہمراہی خان جہان بہ خدمت و کن رخصت یافت و درین روز دو آہوے و سہ آہوے مادہ شکار شد چہار شنبہ دہم یک نیل گاؤ
 مادہ و یک آہوے سیاہ بہ بندوق زدم در پانزدہم یک نیلہ گاؤ مادہ و یک چنکارہ بہ بندوق زدہ شد و در ہفتدہم ماہ دو قطعہ لعل
 و یک دانہ مروارید جہانگیر فلی خان از گجرات و ایفون دان مرصع کاری کہ مقرب خان از بندر کھنیا بیت فرستادہ بود بنظر گذشت
 بستم یک شیر مادہ و یک نیلہ گاؤ بہ بندوق زدہ شد و دو بچہ ہمراہ مادہ شیر بودند بجهت انہوے جنگل و بسیارے درخت از نظر ناپدید
 گشتند حکم شد کہ تفحص نمودہ بدست در آورند چون بہ منزل رسیدیم یکے از شیر چہار را فرزند خرم آوردہ از نظر گذرانید و روز دیگر
 بچہ دوم را مہابت خان گرفتہ حاضر ساخت و ہمست دوم در وقتی کہ نیلہ گاؤے را بقایوے نزدن نزدیک ساختہ بودم ناگاہ
 جلو داری و دو کمار ظاہر شدند و نیل گاؤم خوردہ بد رفت از غایت اعراض فرمودم کہ جلو دار را ہما نجا بکشند و پاسے
 کماران را بریدہ و بر خر سوار کردہ گرداگرد او بگردانند تا دیگرے این جرأت نکند بعد از ان شکار کنندان بر اسپ شکار باز و جڑ

۷۹ یعنی آن کہ از کجور امیر امیر احمد و در دست فرستادہ شدہ اند ۱۱۰۰

گرفته به منزل آدم روز دیگر نیکه گاو کلاسه را بقراولی اسکندر رین به بندوق زوم و او را به منصب سی صدی ذات و پانصد سوار از اصل و اضافه سرفراز ساختم روز جمعه بیست و چهارم صفر خان که از صوبه بهار آمده بود به سعادت کورنش سر بلندی یافت یک صدر مندر و یک قبضه شمشیر و پنج میل ماده و یک زرشکیش گذر ایند فیل از مقبول افتاد در همین اثنا و کار خواجهمر قندی از پنج آمده ملازمت نمود و یک جلد مرتفع و چند سراسپ با دیگر تحف پیشکش گذر ایند و به خلعت اتینا یافت روز چهارشنبه ششم ذی حجه بمغز الملک که از خدمت بخشی گری لشکر رانا مقهور تغییر یافته بود بیمار و خراب ملازمت نمود در چهاردهم ماه مذکور عبدالرحیم خور را با وجود تقصیرات کلی گنایان او را عفو فرموده به منصب یوزباشی و بیست سوار سرفراز ساختم و فرمودم که به کشمیر رفته با اتفاق بخشی آنجا محله مردم پلج خان را و سایر جاگیر داران و اویماقات نوکر و غیر نوکر دیده طومار واقعی بدرگاه آورد کشور خان و لطف الدین خان از قلعه رهناس آیده سعادت خدمت و کورنش دریافت *

جشن نوروز پنجم از جلوس همایون

روز یکشنبه بیست و چهارم ذی حجه بعد از دوپهر سه گهری حضرت نیر اعظم به برج چل که خانه شرف و سعادت است تحویل نموده و درین ساعت فیض بخش در مقام پاک بهل که از مواضع پر گنه باری بوده باشد مجلس نوروزی ترتیب داده بسنت پدر بزرگوارم بر تخت جلوس نمودم صبح آنکه روز نوروز عالم افروز بود مطابق غره فروردین ماه پنجم جلوس در همین مقام با رعام داده جمیع امرا و بنده های درگاه به سعادت کورنش تسلیم مبارکباد سرفراز گشتند پیشکش بعضی امرا از نظر گذشت خان اعظم یک دانه مروارید که چهار هزار روپیه قیمت شده بود گذر ایند و میران صدر جهان بیست و هشت دست جانور شکاری از باز و جره و دیگر تحف بنظر گذر ایند مهابت خان دو صند و قچه کار فرنگ که اطراف آنرا به تخته های بلور ترتیب داده بودند چنانچه هر چه در درون آن نهاده میشد از پرده نیوس میبوی که گویا هیچ حایلی نیست پیشکش نمود کشور خان بیست و دو زنجیر فیل از نو داده پیشکش گذر ایند پنجمین هر کس از بنده های درگاه تحفه و پیشکش که داشتند گذر ایند ناصر الدین پسر فتح الله شریقی به تحویل داری پیشکش نفر گشت به سارنگد یو که به بردن فراین به لشکر ظفر اثر دکن تعیین یافته بود و بهر یک از امرا تبرک خاصه سرفراز ساختم به شیخ حسام الدین پسر غازی خان بد بخشی

۵ ابن همان عبدالرحیم است که رفاقت خسرو نموده همه جا همراه او بود و بعد از گرفتاری بموجب حکم در پوست خر کشیده بودند چون عمرش باقی بود از ان مملکه نجات یافته و از بنده خلاص شده در بنده گان حضور میبود و خدمت میکرد تا رفته رفته بر دهر بان شدند *

که طریقه درویشی و گوشه نشینی اختیار نموده هزار روپیه و فردی شال شفقت نمودم روز دیگر نوروز به قصد شکار شیر سوار شدم سه شیر
دو و یک ماهه شکار شد با حدیاتی که آثار جلالت ظاهر نموده به شیر درآمده بودند انعام داده بزیادتی ماهیانه سرفراز ساختم به تاریخ
بست و ششم ماه مذکور اکثر روزها به شکار نایل گاه و اشتغول داشتم چون هوا رو به گرمی نهاد و ساعت داخل شدن آگره نزدیک رسید
بجانب روب باس توجه نموده چند روز دیگر در آن نواحی شکار آهون نمودم روز شنبه غره محرم ۹۰۰ روب خواص که روب باس آبادان
کرده دست پیشکشی که ترتیب داده بودند نظر گذرانید آنچه خوش آمد درجه قبول یافت تمهید با انعام او مقرر گشت در همین ایام بایزید
بنگلی و برادران او که از صوبه بنگال آمده بودند به سعادت کونش سرفراز گشتند سید آدم ولد سید قاسم بارهه نیز که از احمد آباد
هجرات آمده بودند بدین سعادت امتیاز یافت و یک زنجیر نیل پیشکش گذرانید فوج داری صوبه ملتان از تغیر تاج خان به ابول
به اوز یک مرحمت شد دو شنبه ششم نزول اجلال در باغ میند اگر که در نزدیکی شهر است واقع شد صباح آنکه ساعت دخول
شهر بود بعد از گذشتن یک پیر و دو گھڑی سوار شدم و تا ابتدا می معمره بر اسب سواری نموده چون سواد شهر ظاهر گشت بجهت
آنکه خلایق از دور و نزدیک توانند سوار سی فیل اختیار کردم و از هر دو طرف راه زرافشان بعد از دوپهر در وقتیکه منجمان اختیار
نموده بودند به مبارکی و تحرمی بدولت خانه همایون داخل شدم بنا بر رسم مقرر ایام نوروز فرموده بودم که دو تختانه را آئین بسته
بارگاه های آسمان تمثال ایستاده کرده بودند بعد از ملاحظه آئین خواجہ جهان پیشکشی که ترتیب داده بود از نظر اشرف گذرانید
آنچه از هر جنس و هر قسم از جواهرات و اشیاء قیمتی و لذت بخش که بزرگان و اعیان فرموده بودند که از روز برآمدن تا تاریخ دخول شهر شکار شده باشد معروض دارند درین وقت بعضی ساریند
که در مدت پنجاه و شش روز یک هزار و سی صد و شصت و دو جانور جاندار از چنجه و پرند و شکار شده هفت عدد شیر نل گاه
نر داده هفتاد و اسب آهوی سیاه پنجاه و یک اسب سایر جانوران از ماده آهوی و بزرگ کوهی و روج و غیره هشتاد و دو اسب کلنگ
و طاووس و سرخاب و سایر جانوران پرند و یک صد و بیست و نه قطعه شکار ماهی یک هزار و بیست و سه عدد و روز جمعه هفتم
مقرب خان از بندر کهنایت و سورت آمده سعادت ملازمت دریافت جواهر و مرغ آلات و ظروف و هفتاد و نقره کار و زرنگ و
دیگر نفایس و مخفای غیر مکرر داده و غلام حبشی و اسپان عربی و از هر قسم چیزی که بخاطر رسیده آورده بود چنانچه در عرض و دهم
ماه مخفای ادا از نظر گذشت و اکثر موافق مرضی خاطر ما بود درین روز صفدر خان که به منصب هزاروی ذات و پانصد سوار سرفراز
بود بزیادتی منصب که پانصدی ذات و دولیت سوار باشد ممتاز گشته به عنایت علم سر بلند یافت و بجایگزینی سابق خود مخلص گردید

و بہ کشور خان و فریدون خان برلاس نیز علم مرحمت شد و یک زنجیر نعل فوج بخت افضل خان حوالہ پشتون پسر او شد کہ براسے
 پدر خود سربد بہ خواجہ حسین کہ از بنا تر خواجہ معین الدین چشتی است بمقتاد نیمہ سالہ ہزار روپیہ عنایت نمودم یوسف زلیخا بخت ملا میر علی
 مصور و ندیب جلد طلا در غایت تکلف و صفا کہ ہزار ہر قیمت داشت خانخانان شکیں فرستادہ بود معصوم وکیل او آورده گذرانید
 تار و زعفران کہ انتہائے صحبت نوروز است ہر روز شکیں چندے از امرا و بندہ ہای درگاہ بنظر میگذاشت و از نفایس شکیں ہر کس
 آنچه پسند خاطر می افتاد قبول نمودہ تہ را بازی دادم و روز پنجشنبہ ۱۳ مطابق ۱۹ فروردین ماہ کہ روز شرف و خرمی و خوشحالی حضرت
 نیز اعظم ست فرمودم کہ مجلس جشن ترتیب دادہ از اقسام کیفیات حاضر سازند و بامرا و سائر بندہ ہای درگاہ حکم شد کہ ہر کس کہ خواہد بخواب
 طبیعت کیفی اختیار کنند اکثر شراب و چندے مفرح و بعضی از افیونات آنچه خواستند خوردند مجلس شگفتہ گشت جہانگیر قلی خان از
 گجرات یک تخت نقرہ نبت و مصور بروش و ساخت تازہ شکیں فرستادہ بود بنظر گذشت و بہ ہما سنگہ نیز علم شفقت شد و در
 ابتداے جلوس مکر حکم کردہ بودم کہ من بعد شکیں خواجہ سرائکنند و خرید و فروخت نشود و ہر کس کہ مرکب این عمل گردد گنہگار باشد
 درینو لا افضل خان چند از آن بدکاران را بدرگاہ از صوبہ بہار فرستاد کہ بدین عمل شیع قیام نمودہ اند آن بے عاقبتان را فرمودم
 کہ در مجلس موہذ نگاہ دارند و در شب پنجشنبہ دوازہم ام عجیب و قبیحہ غریب رویداد جمعی از قوالان دہلی سرود در حضور میگفتند و سید
 شاہ بروش تقلید سماع مینمود و این بیت میر خسرو ملت

ا ہر قوم راست را ہے دینی و قبلہ گاہے | من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلا ہے

میانخانہ این سرود بود من حقیقت این بیت را تفحص می نمودم کہ ملا علی احمد مہرکن کہ در فن خود از بے نظیران عصر و عہد بود نسبت خلیفہ
 و خد نمکاری قدیم داشت و در ایام خود سالیہا کہ سنی پیش پدر او میخواندم پیش آمدہ چنین نقل کرد کہ من از پدر خود شنیدہ ام کہ روز
 شیخ نظام الدین اولیا کلا ہے برگوشہ سمرندادہ در کنار آب جون بالاسے پشت بامی تاشاسے عبادت و پرستش ہندوان می نمودند
 درین اثنا امیر خسرو حاضر میشود شیخ متوجہ شدہ میفرماید کہ این جماعت را می بینی و این مصرعہ را بر زبان جاری میسازند ع
 ہر قوم راست را ہے دینی و قبلہ گاہے

امیر بے تامل از روی نیاز مندی تمام شیخ را مخاطب ساختہ مصرع ثانی را

من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلا ہے

می خوانند لا مشار الیہ چون سخن را بدین جا رسانید و کلمہ آخر مصرع ثانی کہ بر سمت کج کلا ہے بر زبان جاری شد حال برو متغیر گشتہ

بخودانه افتاد و مرا از افتادن او وحشتی عظیم شده بر سر او حاضر شدم اکثری را منظره شد که مگر صرع او را حادث گشته است اطباء
 که در خدمت حاضر بودند مضطربانه در پی تشخیص و دیدن نبض و حاضر ساختن و داشتند هر چند دست و پا زدند بحال نیامد او خود
 در مرتبه اول که افتاده بوده است جان بجان آفرین نسیم نموده چون بدن فی الجمله حرارتی داشت گمان می نمودند که شاید جان
 باقی بوده باشد بعد از اندک زمانی ظاهر شد که کار از کار گذشته فرورفته است او را از مجلس مرده برداشته به منزل و مقامش بردند
 این قسم مردنی تا حلال مشاهد نه شده بود مبلغی بخت کفن و دفن او بفرزندانش فرستادم و صبح او را به دہلی نقل نموده بگورخانه
 آباد اجدادش مدفون ساختند روز جمعه بست و یکم کشور خان که به منصب هزار و پانصدی سرفراز بود به دویست و سی و دو سوار
 سرفراز گردید و به عنایت اسپ عراقی از طویل خاصه و خلعت و قیل خاصه بخت جیت نام نوازش یافته بخدمت فوجداری ملک
 اوچمه و تنبیه و تادیب نمردان آنحد و در مرخص گشت بایزید بنگلی به خلعت و اسپ ممتاز گردیده بابر ادران به همراهی کشور خان حکم شد
 قیل از حلقه خاصه عالم گمان نام به حبیب الله حواله نموده جهت راجه مان سنگه عنایت کرده فرستادم به کیشوداس مار و اسپ خاصه
 به بنگاله مرحمت کرده شد به عرب خان جاگیر داد جلال آباد ماده قیل شفقت شد درین ایام افتخار خان قیل نادرے از بنگاله
 پیشکش فرستاده بود چون پسند خاطر من گشت داخل فیلان خاصه ساختم احمد بیگ خان که به سرداری لشکر بنگش معین است
 بنابر نیکو خد قیما یا فرزند این باضافه منصب سرفراز گشته منصب خاصه او را که دویست و سی و دو سوار بود پانصدی دیگر
 بر ذات او اضافه مرحمت شد تختی طلائی مرصع کاری بخت سزج پر دیز که به لعل و مروارید ترتیب یافته بود به بیست و یکترار و پیمت
 شد بخت خانجمن بدست حبیب پسر سر بر راه خان به بر پا خور عنایت کرده فرستادم بدین روزها ظاهر شد که کوکب پسر قمر خان
 به سناسی آشنائی پیدا کرده در رفته رفته سخنان او که تمام کفر و زندقه است در مذاق آن جاہل جا کرده عبد اللطیف پسر نقیب خان
 و شریف عم زاده های خود را درین فطالت یا خود شریک ساخته بوده است چون انیمتی شکافته شد بمجدد اندک ترسانیدن چند مقدم
 خود را ندکور ساختند که ذکر آن کراہیت تمام داشت تادیب و تنبیه آنرا لازم دانسته کوکب و شریف را بعد از سلاق مقید و محسوس
 ساختم و عبد اللطیف را یکصد دره حد فرمودم که در حضور زردند این تنبیه خاص بخت حفظ شریعت بوده تا دیگر جاہلان امثال این
 امور بپوش نه کنند روز دوشنبه بیست و چهارم معظم خان به دہلی مرخص شد تا نمردان و مفسدان آن ناح را گوشمال بدی بجاعت خان
 و کفنی ده هزار و پیمت مرحمت شد شیخ حسین در شنی را که به جهت بردن فرامین به بنگاله و مرهمتماس که بهر یک از امرای آن صوبه واقع
 شده بود حکم کرده بودم مرخص ساختم اسلام خان را نظر بر تردوات و خدمات شالیه به منصب پنجمزاری ذات و سوار و خلعت خاص

سرفراز ساختم و به کشور خان نیز خلعت خاصه و به راجه کلیان اسپ عراقی و پنجین به سایر اُمرا به بعضی خلعت و به بعضی اسپ مرحمت نمودم به فریدون بر لاس که به منصب هزار و پانصدی ذات و هزار و سی صد سوار سرفراز بود بدو هزاری ذات و هزار و پانصد سوار ممتاز گردید و در شب دوشنبه غره ماه صفر بنا بر غفلت خدمتگاران آتش عظیم در خانه خواجه ابوالحسن افتاد تا خبردار شدن و فردا نشاندن آتش اسباب و اشیاء او بسیار سوخته شد بنا بر نسلی خاطر خواجه و تدارک زیانیکه باورسیده بود چهل هزار روپیه با و مرحمت نمودیم به سیف خان باره که برداشته و نواخته من بود علم مرحمت نمودم مغز الملک را که بدیوانه کابل تعیین یافته بود و دود صدی ذات و هفتاد و پنج سوار بر منصب سابق او که هزاری ذات و دو بیست هفتاد و پنج سوار بود افزوده مرخص ساختم روز دیگر بچول کنار مرصع به جواهر قیمتی به خان جهان مرحمت نموده به برهانپور فرستادم چون پیوه زنی از مقرب خان شکوه نمود که دختر مرا در بندر کهنیایت نزد کشیده بود بعد از مدتی که در منزل خود نگذاشته چون طلب دختر نمودم چنین گفت که باجل موعود مرده بنا برین فرمودم که این قضیه را تفحص نمایند بعد از جست و جوی بسیار شخصی را از ملازمان او که باعث دبانای این امر تعدی بود به سیاست رسانیدم و نصف منصب مقرب خان را کم کرده بآن ضعیفه قسم رسیده مدد معاش و خرجی راه مرحمت کردم چون در روز یکشنبه هفتم ماه قران تحسین واقع شده بود و تصدقات از طلا و نقره و سایر فلزات و اقسام حیوانات بفقرا و ارباب حاجات مقرر نمودم که در اکثر ممالک محروسه تقسیم نمایند شب دوشنبه هشتم شیخ حسین سرزندی و شیخ مصطفی را که بعنوان درویش و کیفیت و حالت فقر مشهور و معروف بودند طلبیده صحبت داشته شد و رفته رفته مجلس به سماع و وجد گری تمام پیدا کرد خالی از کیفیت و حالتی نبودند بعد از اتمام صحبت بهر یک زرها داده مرخص ساختم چون مکرر میرزاغازی بیگ ترخان بخت سامان از دوقه قندهار و امپایانه بر قندهار از آن قلعه مذکور عرض داشت نموده بود و فرمودم که دولک روپیه از خزانه لاهور روانه قندهار سازند و بتاریخ ۱۹- ماه اردی بهشت سنه جلوس مطابق ۴ صفر در پلنه که حاکم نشین صوبه بهار است امر غریب و حادثه عجیب روداده افضل خان حاکم صوبه آنجا به گور که پور که تبارگی بجای گیر او مقرر گشته بود از پلنه تا آنجا شصت کرده مسافت است متوجه میشود و قلعه و شهر را به شیخ بنارسی و غیاث زین خانی دیوان آن صوبه و جمعی دیگر از منصبداران می سپار و بوبه گمان آنکه درین حدود قدیم نیست خاطر از محافظت قلعه و شهر چنانچه باید جمع نمی سازد به حسب اتفاق در همین ایام قطب نام مجوسه از مردم او چهره که خلعت او سرشته قنده و فساد بود بزنی در ویشان و لباس گدایان بولایت او چینه که در نواحی پلنه واقع است درمی آید و به مردم آنجا که از مفسدان مقرر اند آشنائی پیدا کرده اظهار میکند که من خسرو ام که از بندی خانه گرفته خود را بدین حد و در رسانیده ام اگر بمن بهر ای

نموده در مقام امداد و اعانت شوید بعد از آن که کار سرانجام یابد بدو دولت من بر شمسایان خواهد بود مجملاً بدین کلمات
 ابله فریب آن گول طبیعتان را با خود متفق ساخته شخص آنها میسازد که من خسر و ام و اطراف چشم خود را که در وقتی از اوقات داغ کرده
 و علامت آن بنظر درمی آمده است بدان گمراهان بنمود و میگفت که در بندگی خانه کتوری بر چشم من بسته بودند این علامت آنست بدین
 ترویر و فریب جمعی از سوار و پیاده بر سر او جمع میشوند و خبر یافته بوده اند که افضل خان در قلعه نیست انفعنی را فوزی عظیم دانسته ایلغار
 می نمایند و دوسه ساعت از روز کیشنه گذشته خود را به شهر میرسانند و به هیچ چیز مقید نشده اراده قلعه میکنند و شیخ بنارسی که در قلعه بود خبر
 یافته مضطربانه خود را بدر قلعه میرساند و غنیم که جلوریزی آمده فرصت آن نمیدهد که دروازه قلعه را به بند باغیث از راه کفرکی
 خود را به کنار آب میرسانند و کشتی بدست آورده قصد آن میکنند که خود را با افضل خان برسانند آن مفسدان بخاطر جمع به قلعه درآمده اموال
 و اسباب افضل خان را با خزانه بادشاهی تبرت درمی آورند و جمعی از واقعه طلبیان بید دولت که در شهر و نواحی بودند بر سر او جمع میشوند این
 خبر در گورکچور با افضل خان میرسد و شیخ بنارسی و غیث هم از راه آب خود را میرسانند و کتابات از شهر می آید که این بدبختی که خود را خسر
 میگردد به تحقیق خسر نیست افضل خان تکیه بفضل و کرم الهی و بد دولت و اقبال مانموده بے توقف بر سران مفسدان روانه میگردد و در
 عرض پنجه و ز خود را به حوالی پلته میرساند چون خبر آمدن افضل خان بان حرا مزاده و مفسدان میرسد قلعه را به یک از معتد ان خود می سپارد
 و سوار و پیاده خود را تو زک نموده چهار کوه از شهر باستقبال بر می آید و بر کنار آب بن جنگ میشود و باندک زد و خوردی سلک جمعیت
 آن تیره روز گاران از هم پاشیده متفرق میگردد و از غایت اضطراب دیگر باره آن بخت برگشته با چنده در قلعه درمی آید و افضل خان سر در
 او نهاده ایمان نمیدهد که در قلعه را تواند بست مضطربانه بخانه افضل خان درآمده آن خانه را قایم میسازد و ماسه پیر دران خانه بوده زد و خورد
 بنماید و تخمیناً سی کس را از خیم تبر ضایع میسازد بعد از آن که همراهان او به چشم میروند خود عاجز و زبون میشوند اما ان طلبیده افضل خان را می شنید
 بخت تسکین این ماده افضل خان در همان روز او را به قصاص رسانیده چنده از همراهان او را که زنده بدست درآمده بودند مقید
 میسازد و این انجبار متعاقب یکدیگر بسامع جلال رسید شیخ بنارسی و غیث از بخانی و دیگر منصب دارانی که در حفظ و حراست شهر و
 قلعه تفسیر نموده بودند به اگر طلب داشتیم و فرمودم همه را سروریش تراشیده و معجز پوشانیده و بر خر سوار کرده برگرد شهر آگره و بازار را
 گردانیدند تا باعث تنبیه و عبرت دیگران گردد چون درین ایام عرافض پرویز داورا ساعی نعیمات دکن و دولت خواهان آنجا متعاقب
 یکدیگر رسید که عادل خان بیجا پوری التماس و استدعا دارد که میر جمال الدین حسین انجور که مجموع دنیا داران دکن بر قول فعل
 او اعتماد تمام دارند نزد او فرستند تا بان جماعت صحبت داشته تفرقه و وحشت را از خاطر آنها دور سازد و معامله آنجا را حسب استقوا

عادل خان که طریقه دولتی و بندگی اختیار نموده صورت پسندیده و بدو به جهت تفرقه و وحشت را از خاطر دور ساخته و دلاست او نموده از الطاف و عنایات بادشاهی او را امیدوار سازد بنا بر حصول این مدعا میراثی الیه را بتاریخ شانزدهم ماه مذکور مقررخص ساخته ده هزار روپیه انعام عنایت نمودم و بر منصب سابق قاسم خان که هزاری ذات و پانصد سوار بود بجهت آنکه به کمک برادر خود اسلام خان روانه بنگاله گردد و پانصدی ذات و سوار افزودم و در همین ایام بجهت تنبیه و تادیب بکرم حاجیت زمیندار ولایت مانده هو که قدم از دایره اطاعت و بندگی کشیده است همانکه پس از زاده راجه مان سنگه را تعیین نمودم که هم بدفع متمردان آن سرزمین قیام و اقدام نموده هم محال جاگیر راجه را که در آن نواحی واقع است عمل نماید بستم ماه مذکور قبلی به شجاعت خان کهنی مرحمت نمودم چون حاکم جلال آباد از خرابی قلعه آنجا عرضداشت نوشته بود حکم فرمودم که از خزانه لاهور آنچه بجهت تعمیر قلعه مذکور در کار باشد برده صرف نماید افتخار خان در بنگاله خدمات پسندیده به تقدیم رسانیده بود حسب التماس صاحب صوبه آنجا پانصدی بر منصب سابق او که هزار و پانصدی بود اضافه نمودم بتاریخ بیست و هشتم عرضداشت عبدالعزیز خان فیروز جنگ مشتمل بر سفارش بعضی بنده های کار طلب که به همراهی او بدفع رانا مقهور مردود تعیین بودند بعرض رسید چون از همه بیشتر اظهار خدمتگاری و کار طلبی غزنین خان جاوری نموده بود بر منصب سابق او که هزار و پانصدی ذات و سی صد سوار بود پانصدی ذات و چهار صد سوار اضافه مرحمت نمودم و همچنین در خور خدمت هر یک از ان بنده ها بزیادتی منصب سرفراز گردیدند و دولت خان که بجهت آوردن تخت سنگ سیاه قبل ازین به آله آباد مقررخص گشته بود در روز چهارشنبه چهارم ماه مرآمده ملازمت کرد و آن تخت را صحیح و سالم آورد و الحق عجائب تخت سنگی است از غایت سیاهی و براتی بسیار بر آنند که از قسم سنگ محک بوده باشد طول آن چهار در نیم پاو کم و عرض آن دو در نیم و یک طسو و حجم آن سه طسو بوده باشد اطراف آنرا به سنگ تراشان ما بر فرمودیم که ابیات مناسب نقش گردانند و پایا به هم از آن قسم سنگ بر آن نصب نموده اند اکثر اوقات بر آن تخت می نشینم عبدالسبحان بجهت بعضی تفصیلات در بند خانه مقید بود چون برادران خان عالم ضامن و متعهد کار او شدند او را از قید بر آورده به منصب هزاری ذات و چهار صد سوار سرفراز ساختیم و به فوجداری صوبه آله آباد تعیین یافتند جاگیر قاسم خان برادر اسلام خان را بدو مرحمت کردم و تربیت خان را به فوجداری سرکار الود فرستادم بتاریخ دوازدهم ماه مذکور عرضداشت خانجهان رسید که خانخانان حسب الحکم دالابر قات مهابت خان روانه درگاه گشت و میر جمال الدین حسین که بر فتن بجای پور از درگاه تعیین یافته بود از بر پا پور به همراهی دکلای عادلی شوجه بجای پور شد در تاریخ بیست و یکم ماه مذکور مرتضی خان را بصاحب صوبگی صوبه پنجاب که از اعظم مالک محروسه است سرفراز

ساخته شال خاصه کرامت فرمودم تاج خان را که در صوبه ملتان بود بدارائی کابل تعیین کرده بر منصب سابق او که سه هزار
 ذات هزار و پانصد سوار بود پانصد سوار دیگر افزودم و حسب التماس عبدالعزیز خان فیروز جنگ پسر اناشکر نیز باضافه منصب
 سرفراز گشت مهابت خان که قبل ازین بحبت تحقیق جمعیت امرای تعینات دکن و آوروں خانخانان به برهان پور مرخص گشته
 چون بجای آگره رسید خانخانان را در چند منزله از شهر گذشته خود پیشتر آمد و به سعادت کورنش و آستانه سی سرفراز شد
 و بعد از چند روز تبارخ دوازدهم آبان خانخانان آمده ملازمت کردند چون در باب اداکت دولت خواهان مقدمات واقع یا غیر واقع
 از رویه فمیدگی خود عرض داشت نموده بودند و خاطر اشرف از مشورت گشته بود چون آن التفات و عنایت که همیشه دربار او
 میکردم و از پدر بزرگوار خود دیده بودم این بار به فعل نیامد و درین سلوک محی بودم چه که قبل ازین خط تعدد خدمت صوبه دکن
 به بدلتی معین سپرده در ملازمت سلطان پرویز بادگیر امرا بدان مهم عظیم متوجه گشته بودند از رسیدن به برهان پور ملاحظه وقت ناکرد
 در هنگامی که حرکت لائق بود سرانجام رسد و دیگر ضروریات نشده سلطان پرویز لشکر بار به بالاس گھائی بر آورده در رفته رفته
 بواسطه بے اتفاقی سرداران و نفاق ایشان و اختلاف رایها و ناصواب کار بجائے کشید که غلبه به دشواری پیدا کرده بکمن
 به مبلغا بدست در نمی آمد و کار سپاه مختل و در هم شته و هیچ گونه کار به از پیش نرفت و اسب و شتر دیگر چار باجان ضایع شد
 و بنا بر مصالحت وقت صلح گونه با مخالفان تیره بخت نموده سلطان پرویز لشکر را به برهان پور بازگردانید چون معامله خوب نه نشست این
 تفرقه و پریشانی را مجموع دولت خواهان از نفاق و بے سرانجامی خانخانان دانسته درین ابغرایض بدرگاه ارسال داشتند اگر چه
 این معنی مطلق باور نمی افتاد غایتاً این خدشه بخاطر راه یافت تا آنکه عرض داشت خاننجهان رسید که این خلل و پریشانی تمام از نفاق
 خانخانان دست داده با این خدمت را با استقلال با و باز باید گذاشت یا اورا بدرگاه طلبیده این نواخته و برداشته خود را بدین خدمت
 تعیین فرموده و سی هزار سوار معین و مشخص به کمک این بنده مقرر باید داشت تا در عرض دو سال تمام ولایت بادشاهی را که در تصرف
 غنیم است مستخلص ساخته و قلعه قند مهار و دیگر قلعه های سرحد را به تصرف بنده های درگاه و آورده ولایت بیجا پور را نیز ضمیمه
 ممالک محروسه سازم و اگر این خدمت را در مدت مذکور بانصرام نه رسانم از سعادت کورنش محروم بوده و روئے خود را به بنده های
 درگاه نه نمایم چون صحبت میان سرداران و خانخانان با نجا کشیده بودند و اورا در انجام مصالحت ندیدم سردار سے را بخاننجهان
 تفویض فرمودم و اورا بدرگاه طلبیدم بالفعل سبب بے توجہی و بے اتفاقی نیست بعد ازین آنچه ظاهر شود در خور آن مراتب
 توجہی و بے توجہی به عمل خواهد آمد سید علی بار به را که از جوانان مقرر است نواخته پانصدی ذات و در لیست سوار بر منصب سابق

او که بهزاری ذات و پانصد سوار بود از دهم و در اب خان ولد خانخانان سابه منصب بهزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساخته
 سرکار غازی پور را بجایگزید و مقرر داشتیم قبل ازین صبیحه میرزا مظفر حسین ولد سلطان حسین میرزای صفوی حاکم قندهار را
 بفرزند سلطان خرم نامزد نموده بودیم درین تاریخ ۱۴۰۱- آبان چون مجلس طوی منعقد شده بود بچانه بابا خرم رفته شب نیز در آنجا
 گذرانیدیم و اکثر اعیان را به خلعت سرفراز ساختیم و چندین از محبوبان قلعه گوالیار به تخصیص حاجی میرک از بند خلاصی یافتند و
 یک لک روپیه اسلام خان از پرگنات خالصه شریفه تحصیل نموده بود چون بر سر لشکر خدمت بود بانعام او مقرر داشتیم پاره طلا و
 نقره و از هر جنس زر و غله به معتمدان داده مقرر داشتیم که بفقرا اگر تقسیم نمایند در همین روز عرض داشت خان جهان بعرض رسید
 که ایرج ولد خانخانان را از شاهزاده رخصت حاصل نموده حسب الحکم روانه درگاه ساخت و آنچه در باب ابوالفتح بجای پوری حکم شده بود
 چون مشارالیه مرد کار آمدنی است و فرستادن او بالفعل باعث نوامیدی دیگر سرداران دکن که قولها بجهت ایشان رفته می شد
 بنا بران اورا نگاہداشتیم و حکم شده بود که چون کیشود اسلحه سپردن و اسلحه را که در خدمت پروریه می باشد طلبیده ام اگر در فرستادن
 او امانت رود و خواهی نخواهی اورا روانه خواهی ساخت چون این معنی معلوم پروریه گشت فی الفور اورا رخصت کرد و گفت که این
 چند کلمه را از زبان من عرض داشت خواهی نمود که چون جان و حیات خود را بجهت خدمت آن خداست مجازی میخواهم وجود و عدم
 کیشود اسلحه باشد که در فرستادن او استادگی نمایم غایتا خدمتگاران اعتباری و اعتمادی مرا که بهر تقریب طلب میدارند باعث
 نوامیدی و شکست خاطر دیگران می گردد و در سرحد مشهور شده محل بر معیناتی صاحب و قبله میشود دیگر امر حضرت است و از تانگی
 قلعه احمد نگر به سعی برادر مرحوم دایمالت بصرف ادب و دولت قاهره در آمده تانگی حال حفظ و حراست آنجا بخواه بجایگزید میرزا
 صفوی که از خویشان غفران پناه شاه طماسب است مقرر بود و بعد از آن که شورش و کفیان مقهور بسیار شد و قلعه مذکور را محاصره
 کردند در لوازم جانپساری و قلعه داری تقصیر نه کرد با آنکه خانخانان و امرا و سرداران که در برهان پور جمع شده بودند در ملازمت
 پروریه متوجه رفیع و رفیع مقهوران گشتند و از اختلاف رایها و نفاق امرا و بی سرانجامی رسید و غله لشکرگران سنگی را که صلاحیت
 کارهای کلان داشتند براه های نامناسب و کوه های و کنه های صعب در آورده در عرض اندک روز پریشان بی سامان
 ساختند چون کار بدین جا انجامید و عصر غله بجای رسید که جانان در عرض نان می دادند بی علاج بمقصد نارسیده برگشتند
 و چشم قلعه که چشم برآمد این لشکر داشتند از شنیدن این خبر بیدل و بی پاشده به یکبار بر جو شیدند و خواستند که از قلعه
 برآیند و حاجی بیگ میرزا چون بر این معنی مطلع گشت در مقام تسلی و دلایسای مردم شد و هر چند کوشید نتیجه نداد آخر الامر قبول

و قرار بامردم خود از قلعه برآمده متوجه بهر بانپور گشت و در تاریخ مذکور شاهزاده را ملازمت نمود و عرایض که در باب آمدن او رسید چون ظاهر گشت که در تردد و نمک حلالی تقصیر نموده فرمودم که منصب او که پنج هزاری ذات و سوار بود برقرار داشته جاگیر نخواهد و بنده تاریخ نهم عرض داشت بعضی امراء دکن رسید که تاریخ بستم دوم شعبان میر جمال الدین حسین به بیجاپور رسید عادل خان وکیل خود را بستم کرده پیش باز فرستاده خود بهم تاسه کرده استقبال نمود و از همان راه مرزا را به منزل خویش برده چون هوای شکار بر طبیعت غالب بود در ساعت مسعود که منجمان اختیار نموده بودند از شب جمیع پانزدهم رمضان مطابق و بهم آذر ششم یک پرورش گهری گذشته متوجه شکار شدم و در باغ و صحره که متصل به شهر است منزل نخستین واقع شد درین منزل دو هزار روپیه و فرگل برم نرم خاصگی به میر علی اکبر داده او را رخصت شهر نمودم و از ملاحظه آنکه غلات و فروعات بے سپرد پامال مردم نشود حکم شد که غیر از مردم ضروری و بنده های خاص پیش خدمت بهم در شهر بوده باشند و حفظ و حراست شهر را به خواجه جهان فرموده او را رخصت دادیم تاریخ چهاردهم سعد الله خان ولد سعید خان را فیل مرحمت کردم تاریخ ۲۸ مطابق ۲۱ رمضان چهل و چهار فیل که با ششم خان ولد قاسم خان از او دیسه که اقصای بنگاله است پیشکش فرستاده بود از نظر گذشت از آنجمله یک فیل بسیار خوب و مطبوع بود آنرا خاصه ساختیم تاریخ ۲۸ کسوف واقع شد از برای دفع نحوس آن خود را به طلا و نقره وزن کردم یک هزار و هشت صد توله طلا و چهار هزار و نه صد روپیه شد آنرا با دیگر اقسام حیوانات و انواع حیوانات از فیل و اسب و گاو فرمودم که در بلده اگره و دیگر شهر های حوالی برستحقان بے مایه و محتاجان در مانده تقسیم نمودند چون مهمات لشکری که به سرداری پر دیز و سرگردگی و سر بر اهی خان خانان و همراهی چندے از امراء کلان مثل راجه مان سنگه و خان جهان و آصف خان و امیرالامراء و دیگر منصبداران و سرداران از هر طائفه و هر دست که به تسخیر ملک دکن تعیین یافته بودند بدان انجامید که از نصف راه برگشته بهر بانپور معاودت نمودند و همگی بنده های معتقد و دافعه نویسان راست گفتار عرایض بدرگاه فرستاده باز نمودند که اگر چه برهم خوردگی و خرابی این لشکر را اجتناب و بسیها بسیار بود اما عمده اسباب بے اتفاقی امر آنکه تخصیص نفاق خان خانان شد بنا برین بخاطر رسید که خان اعظم را با لشکر تازه زدو باید فرستاد تا تلافی و تدارک بعضی امور نالایق و ناشایستگیها که از نفاق امر اجتناب نمودند و رویداد نماید یا زدهم دی به تسلیم این خدمت سرفرازی یافت و حکم شد که دیوانیان سرانجام نموده او را برودی روانه سازند و خان عالم و فریدون خان برلاس و یوسف خان ولد حسین خان مگر به علی خان نیازی و باز بهادر قلماق و دیگر منصبداران قریب بده هزار سوار همراه او تعیین نمودم و مقرر شد که در اے احدی که بدین خدمت تعیین اند دو هزار احدی دیگر همراه سازند که همگی دوازده هزار سوار بوده باشد و سی لک روپیه خزانه و چند حلقه فیل همراه

ساخته رخصت دادم و خلعت فاخره و کمر شمشیر مرصع و اسب با زین مرصع و فیل خاصه و پنج لک روپیه مدد خرج با و عنایت نمودم
 و حکم شد که دیوانیان عظام از محال جاگیر او باز یافت نمایند و امرای تعینات به خلعتها و اسبها و رعایتها مقرر فرزند و مهاجرت
 را که چهار هزار می ذات و سه هزار سوار بود و پانصد سوار دیگر بر منصب او افزوده حکم کردم که خان اعظم داین لشکر را به برهانپور رساند و حقیقت
 برهم خوردگی لشکر پیش باز رسیده حکم سرداری خان اعظم با مراے آن حد و در ساپنده همه را با او مستحق و بجهت ساخته دسانان لشکر
 آنجا دیده بعد از نظام و انتظام بمات مرجعه خانانان را همراه گرفته بدرگاه آورد و روز یکشنبه چهارم شوال قریب باخره باے روز
 به شکار چلیقه مشغولی داشتم درین روز و روز پنجشنبه مقرر کرده ام که جاندار کشته نشود و گوشت تناول نمیکنم روز یکشنبه خاصه بجهت
 تعظیمی که پدر بزرگوارم آن روز را میباشند چنانچه به گوشت میل نمی فرمودند و کشتن جاندار منع بود به سبب آنکه در شب یکشنبه
 تولد مبارک ایشان واقع شده بود و میفرمودند که درین روز بهتر است که جانداران از آسیب قصاب طبعان خلاص باشند
 و روز پنجشنبه که روز جلوس نشست درین روز هم فرمودم که جاندار را بجان نسانند تا در ایام شکار درین دور و نزدیک باور
 شکاری نمی اندازم در حالتیکه شکار چلیقه میشد اوپ راسے که از خاندان نگاران نزدیک ست جمعی را که در شکار همراه میباشند پاره
 و در تر از من سمر کرده می آورد و بد رختی میرسد که ز غنی چند بران نشسته بودند چون نظرش بران ز غنایمی افتد کمان و تکه چند گرفته
 بد آن طرف متوجه میشود اتفاقاً در حوالی آن درخت گادے نیم خورده افتاده می بیند مقارن آن شیرے بزرگ میب قوی جسته
 از میان بوته چند که دران حوالی بوده برخاسته روان میشود با آنکه از روز دو گھڑی بیشتر نمانده بود چون ذوق مرا به شکار شیر میشد
 خود با چندے که همراه او بودند شیر را قیل نموده کس به نزدیک من فرستاد و مرا از شیر خبر کرد چون خبر من رسید فی الحال با اضطراب
 جلو ریز متوجه گشتم با با خرم و رادماس و اعتماد راے و جبات خان و یکد وئی دیگر با من همراه بودند بجز در سیدن دیدم که شیر در سیاه
 درختی نشسته است خواستم که سواره تفنگی بنیدم دیدم که اسب بیطاعتی میکند از اسب پیاده شدم و تفنگ را سمر است ساخته
 کشاد دادم چون من در بلندی ایستاده بودم و شیر در پستی بود هیچ ندانستم که بدو رسید یا نرسید در لحظه مضطربانه تفنگی دیگر انداختم
 بخاطر میسر شد که این تفنگ باور رسیده باشد شیر برخاسته حمله آورد و میر شکاری را که شاهین در دست داشت و بحسب اتفاق
 در برابر او واقع شده بود زخمی کرد و بجای خود به نشست درین حالت بند و قوی دیگر بر سه پایه نهاده محرابم اگر فتم اوپ راسے
 سه پایه را گرفته ایستاده بود و شمشیرے در کمر و کتک چوبی در دست و با با خرم جانب چپ بانه ک فاصله و رادماس و دیگر بنده مادر عقب
 او و کمال قراول تفنگ پر کرده بدست من میداد چون خواستم که کشاد نمایم شیر غران بجانب میان روان شده حمله آورد گشت

مقارن آن تفنگ را کشاد و ادم از محاذی و من شیر و دندان او گذشت صدای تفنگ او را پرتیز گرد جمعی که از خارتگاران هجوم آورده بودند تاب حمله او نیاورده بر یکدیگر خوردند چنانچه من از دکه و آسیب آنها یکدو قدم از جای خود پس رفته افتادم به تحقیق می آنم که دوسه کس پا بر سینه من نهاده از بالا من گذشتند بعد اعتماد را که و کمال قراول استاده شدم درین وقت شیر بر دمی که در دست چپ بودند قصد نمود انوپ را که سه پایه را از دست گذاشته به شیر متوجه شد شیر بهمان حتی و چالاک که حمله گشته بود بر دست و او مردانه به شیر رو برد و شد آن چوب که در دست داشت بهر دو دست دوبار بر سر او محکم فرو گرفت شیر دهن باز کرده بهر دو دست انوپ را که در دهن گرفت و چنان خائید که دندان او از آن سو به هر دو دست او گذشت اما آن چوب و انگشتی چند که در دست داشت خیلی محو شد و نه گذاشت که دست های او از کار برد از حمله دکه شیر انوپ را که در میان هر دو دست او به پشت افتاد چنانکه سر و روی او محاذی سینه شیر بود درین وقت با با خرم و راند اس متوجه شدند تا به انوپ را که نماینده شاهزاده تیغ بر کمر شیر انداخت و راند اس بهم دو شمشیر بکار برد یکی که به شانه شیر میرسد فی الجمله کارگر می افتد و حیات خان چوبی که در دست داشت چندی بر سر او زد و انوپ را که زور کرده دستهای خود را از دهن شیر بر می آورد و دوسه مشت بر کله او میزند و به پهلوی غلطیده بزور زانو فوراً است می ایستد در وقت کشیدن دست ها از دهن شیر چون دندان او از جانب دیگر سر آورده بودند پاره چاک میشد و هر دو پنجه او از دوشش گذشت در حین ایستادن شیر هم ایستاده میشد و سینه او را بناخن و چنگال مجروح میسازد چنانچه زخمهای مذکور روزی چند او را آزرده داشت و بجای که زمین بے راستی بود در رنگ دو کشتی گیر بر یکدیگر چسبیده غلطان شدند و در جای که من ایستاده بودم زمین فی الجمله همواری داشت انوپ را که میگوید که الله تعالی ایضا دستور به من داد که شیر را محاذی ان سو بروم دیگر از خود خبر ندارم درین زمان شیر او را گذاشته روان میشد و او در آن بخیری شمشیر علم کرده از پس او در می آید و بر سر او می زند شیر چون روی میگرداند تنی دیگر بر صورت او می اندازد چنانچه هر دو چشم او بریده میشود و پوست ابرو او که به شمشیر جدا شده بود بر بالا چشمهای او می افتد درین حالت صلح نام چراغی چون وقت چراغ شده بود مضطربانه می آید بحسب اتفاق بشیر کور که بر منخورد شیر یک پلایچه او را برداشته می اندازد و افتادن و جان دادن یکی بود مردم دیگر رسیده کار شیر را تمام می سازند چون این قسم خدای من از وفعل آمد و جانپساری او مشایده گشت بعد از آنکه از الم زخمها خلاصی یافت و به سعادت ملازمت سرفراز گردید خطاب انیرا که سنگه دهن اقبایه نجشیدم انیرا که بزبان هند سر دار فوج را میگویند و از کوه شیر مار اداست شمشیر خاصه مرحمت کرده بر منصب او پاره افزودم خرم پسر خان اعظم را که به حکومت ولایت جوته گردیده یافتم بود

بہ خطاب کامل خانی سر فرزند ساختم روز یکشنبہ سویم ذی قعدہ بہ شکار باہی نشوے دہشتم ہفتصد و شصت و شش باہی شکار شد و در حضور
 بامرا و زنگیان و اکثر تہذیبہ تقسیم یافت من بغیر از باہی پولکد از نمی خورم امانہ ازین جہت کہ شیعہ مذہبان غیر پولکد از را حرام میدانند
 بلکہ سبب تنفر من ازین جہت است کہ از مردم کتہ شنیدہ ام و بہ تجربہ نیز معلوم شد کہ باہی غیر پولکد از گوشتہاے حیوانات مردہ
 میخورد و باہی پولکد از نمی خورد ازین مخرج خوردن او بر طبیعت من مکروہ آمد شیعہ میدانند کہ بچہ و جنہی خوردن آنرا از چہ جہت حرام میدانند
 از شتران خانہ زاد کہ در شکار ہمراہ میباشند یک شتر پنج نیلہ گاوار کہ بوزن چہل و دو من ہندوستان بود برداشتہ ایتادہ شد
 نظیرے نیشاپوری کہ در فن شعر و شاعری از مردم قرار دادہ بود و در گجرات بہ عنوان تجارت بسری بردنیل ازین طلبیدہ بودم
 درینو لا آمدہ ملازمت کرد قصیدہ انوری را کہ

باز این چہ جوانی و جمال ست جہانرا

تبع نمودہ قصیدہ بخت من گفتہ بود گذرانید ہزار روپیہ واسپ و خلعت بہ صلہ این قصیدہ بدو مرحمت نمودم و حکیم حمید گجراتی
 را کہ مرتضی خان تعریف بسیار نمودہ بود و اورا ہم طلبیدہ بودم آمدہ ملازمت کرد و نیک نفسیہا و سادگیہاے او بیشتر از طبابت او بود
 مدتی در ملازمت بسر برد چون ظاہر شد کہ در گجرات سوائے او طبیعہ نیست و اورا ہم خواہان رخصت یافتیم ہزار روپیہ و چند عدد
 شال باو و فرزند ان او دادہ یک دہمہ در دست بدو معاش او مقرر داشتیم خوش حال بوطن ماوت مرخص گشت یوسف خان
 ولد حسین خان تگریہ از جاگیر آمدہ ملازمت نمود روز پنجشنبہ دہم ذی الحجہ عید قربان شد چون در روز مذکور منع است کہ جاندار کشتہ شود
 روز جمعہ فرمودم کہ حیوانات قربانی را قربان ساختہ سہ گوسفند را بدست خود قربان ساختہ بہ شکار سوار شدم و شش گھڑی از شب
 گذشتہ باز گشتم درین روز نیلہ گاوشکار شد بوزن نہ من و سی و پنج سیر چون حکایت این نیلہ گاو خالی از غربابتی نبود نوشتہ شد در
 دو سال گذشتہ کہ بہ سیر و شکار ہمین منزل آمدہ بودم این نیلہ گاو را در ہر مرتبہ بدوق زدہ چون زخمی بر جای کاری واقع نشدہ بود
 نیفتاد و بدرفت درین مرتبہ باز این نیلہ گاو در شکار گاہ بنظر درآمد و قراولان شناختند کہ در دو سال پیش زخمی بدو رقتہ بود مجملًا
 سہ تفنگ دیگر ہم درین روز بر و زوم اصلا کار گر نیفتاد و سر در پے او نہادہ تا سہ کردہ مسافت در عقب او پیادہ طے کردم ہر چند تردد
 نمودم بدست در نہاد آخر الامر نذر کردم کہ اگر این نیلہ گاو میقتد گوشت اورا طعام بخنہ بر روح حضرت خواجہ معین الدین بہ فقرا
 بخورائیم و یک مہر و یک روپیہ نذر حضرت والدہ بزرگوارم نمودم مقارن این نیت نیلہ از تردد باز ماند بر سراد و دیدہ فرمودم کہ در حال
 حلال کردند و بار و آورده بطرزے کہ نذر کردہ بودم بجا آوردم گوشت نیلہ گاو را طعام بخند و مہر و روپیہ را حلوا سامان نمودہ درویش

و اگر سنهارا جمع نموده در حضور خود تقسیم نمودم بعد از دوسه روز دیگر باز نیله گاو که بنظر در آمد هر چند نزد نموده خواستم که در یکجا آرام
گیرد تا تفنگ انداخته شود مطلقاً قابو بدست در نیامد تا قریب شام از عقب او تفنگ بردوش میرفتم تا وقتی که آفتاب غروب نمود
تا اید از زدن او شدم به یکبار بر زبان من گذشت که خواه این نیله هم نذر شماست گفتن من و شستن او مقارن واقع شد تفنگ
چاق ساخته انداختم و او را زدم و این را نیز به ستور نیله سابق فرمودم که طعام بخت به فقرا بخوراند روز شنبه نوزدهم ذی حجه باز شکار
ماهی شد درین روز نهمین ماهی شکار شده باشد شب چهاردهم ۲۸ ماه مذکور در روپ باس نزول واقع شد چون
از شکارگاه با منفری هست و حکمست که هیچ کس در حوالی آن شکار نکند آهوه بے نهایتی درین صحرای بمرسید چنانچه
آبادانها در می آیند و از مضرت هر گونه آسیب این اند دوسه روز در آن صحرای شکار نمودم و آهوه بسیار به تفنگ و چیت زده شکار
کردم چون ساعت دخول شهر نزدیک بود و منزل در میان کرده شب پنجمین دوم محرم سنه ۱۲۸۰ بیاض عبد الرزاق معمور که نزدیک
بلکه متصل شهر است نزول اجلال واقع شد درین شب اکثر بنده های درگاه مثل خواجه جهان و دولت خان و جمعی که در شهر مانده بودند
آمده ملازمت نمودند ایرج هم که از صوبه دکن طلبیده بودم به سعادت آستان بوسی مشرف گشت روز جمعه هم در آن باغ مذکور
توقف واقع شد و عبد الرزاق درین روز پیشکشهای خود را گذرانید چون آخرین روز ایام شکار بود حکم شد که مدت شکار و عدد
جانوران را که شکار شده بعرض رسانند مدت شکار از نهم ماه آذر لغایت بشت و نهم اسفند از نهم ماه و بشت روز شکار بود
بدین موجب شیر و فازه قلاوه و گوزن یک راس چھینکاره چهل و چهار کوته پاچه یک راس و آهوبره دو راس آهوه سیاه شصت و
هشت راس آهوه ماده سی و یک راس روبا چهار قلاوه آهوه کوراره بشت راس پاتل یک راس خرس پنج قلاوه کفتار سه قلاوه
خوگوش شش راس نیله گاو یک صد و بشت راس ماهی یک هزار و نود و شش قطعه عقاب یک دست تغیری یک قطعه طادس پنج قطعه
کاروانک پنج قطعه دراج پنج قطعه سرخاب یک قطعه و سارس پنج قطعه و جیک یک قطعه مجموع یک هزار و چهار صد و چهارده روز شنبه ۲۹
اسفند از نهم مطابق هم محرم بر نیل سوار شده متوجه شهر شدیم از باغ عبد الرزاق تا بدو لتخانه قلعه یک گروه و بشت طناب مسافت است
هزار و پانصد روپیه تیار کردم در ساعتی که قرار یافته بود داخل دو لتخانه شدیم در بازارها بطریق محمود بجهت جشن نوروز در آتش گرفته
آمین بسته بودند چون در ایام سیر و شکار خواجه جهان را حکم شده بود که در محل عمارتی بسازد که قابلیت شستن من داشته باشد
خواجه مشارالیه این نوع عمارت عالیشان را در سه ماه تیار و مکمل ساخته بود و بغایت کار نمایان دست بسته کرده و مصوران
نیز کار نمایان و جلد دستی خوب نموده اند از گردها بهمان عمارت بشت آمین داخل شده تماشا ساع آن منزل نمودم بغایت الغایه

مستحسن افتاد و به تعریف و تحسین بسیار خواجه جهان سربلندی یافت پیشکشی که ترتیب داده بود در همین عمارت بنظر اشرف گذرانید و بعضی از آن پسند خاطر گردید تمهید را بدو بخشیدم *

جشن نوروز ششم از جلوس همایون

دو گفتری و چهل پل از روز دوشنبه گذشته حضرت نیر اعظم به برج شرف خود که در محل باشد تحویل نمود روزی که مرغ فرودین مطابق ششم محرم ششم جشن نوروزی ترتیب داده بر تخت دولت جلوس نمودم امراد سائر بنده های درگاه سعادت کونش دریافتند تسلیمات مبارک بادی بجا آوردند و پیشکش بنده های درگاه میران صدر جهان و عید الله خان فیروز جنگ و جهانگیر قلی حنان از نظر اشرف گذشت روز چهارشنبه ششم محرم پیشکش راجه کلیان که از بنگاله فرستاده بود از نظر گذشت روز پنجشنبه نهم ماه مذکور شجاع خان و بعضی از منصبداران که به طلب از دکن آمده بودند ملازمت کردند که خنجر مرصع به رزاق و دوسه اوزبک مرحمت نمودم در همین ایام پیشکش نوروزی مرتضی خان از نظر اشرف گذشت خنجر بسیار که از هر قسم و هر جنس ترتیب داده بود همه را دیدم و آنچه پسند خاطر گردید از جوهرگران بها و اتمشه نفیسه و فیل و اسب گرفته تمهید را باز گردانیدم و خنجر مرصع به ابو الفتح دکنی و سه هزار روپیه به میر عبد الله و یک اسب عراقی به مقیم خان مرحمت نمودم شجاعت خان را به همین قصد از دکن طلبیده بودم که او را به بنگاله نزد اسلام خان فرستم که در حقیقت قائم مقام او باشد منصب او را که هزار و پانصدی ذات و هزار سوار بود پانصدی ذات و سوار افزوده به خدمت صوبه مذکور تسلیم کنانیدم و خواجه ابو الحسن دو قطعه لعل و یکدانه مروارید و ده انگشتری گذرانید به ایرج پسر خان خانان که خنجر مرصع مرحمت نمودم منصب خرم هشت هزاری ذات و پنجاه سوار بود و دو هزاری دیگر بر ذات او افزودم و خواجه جهان را که هزار و پانصدی ذات و هزار سوار داشت پانصدی در ذات و بیست سوار دیگر اضافه نمودم و بیست چهارم محرم که نهم فروردین روز شرف باشد یادگار علی سلطان ایلمی شاه عباس دارا که به پسرش تفریت حضرت عرش آستان و تنیلت جلوس من آمده بود سعادت ملازمت دریافت و سوغاتی که شاه عباس بر او فرستاده بود در نظر اشرف گذرانید اسپان خوب و اتمشه و از هر جنس مخفها سه لاقن آدره بود و بعد از گذرانیدن سوغات در همین روز خلعت فاخره و سی هزار روپیه که بحساب ولایت هزار تومان بوده باشد با و مرحمت نمودم و کتابیکه مبنی بر تنیلت و پسرش واقعه و الله بر گوهرم بود گذرانید چون در کتابت تنیلت اظهار محبت پیش از پیش نموده و در مراعات نسبت ادب و یگانگی دقیقه فرو گذاشت نه نموده خوش آمد که کتابت جنس داخل گردد

نقل کتابت شاه عباس

تاریخات سحاب فیض ربانی و قطرات غمام فضل سبحانی طراوت بخش حدایق ابداع و اختراع باشد همیشه گلشن سلطنت و جهان بینی و چین زار اہبت و کامرانی اعلیٰ حضرت فلک مرتبت خورشید منزلت بادشاہ جوان بخت کیوان و قار شہر یار نامدار سپہر اقتدار خدیوہ جانگیر کشور کشا خسر و سکندر شکوہ دارا لوامند نشین بارگاہ عظمت و اجلال صاحب سر بر اعلیم دولت و اقبال نزہت افزا ریاض کامرانی چین آراے گلشن صاحبقرانی چہرہ کشاے جمال جهان بینی بسین رموز آسمانی زیور چہرہ دانش و بنیش فرست کتاب آفرینش مجموعہ کمالات انسانی مرات تجلیات یزدانی بلندی بخش ہمت بلند سعادت افزاے طالع ارجمند آفتاب فلک اقتدار سایہ عاطفت آفریدگار حجابہ اجسم سپاہ فلک بارگاہ صاحبقران خورشید کلاہ عالم پناہ از جو یار عنایت الہی و چشمہ سار مہر حمیت نامتناہی سر سبز بودہ ساحت اقدس مساحتش از آسیب خشک سال عین الکمال محروس باد حقیقت شوق و محبت کیفیت خلعت و مودت تحریر پذیر نیست رع

قلم را آن زبان نبود کہ راز عشق گوید باز

اگرچہ از راہ صورت بعد مسافت مانع دریافت کعبہ مقصود گردیدہ اما قبلہ بہت والا نہمت نسبت معنوی قرب باطنی ست بعد از آن کہ بحسب وحدت ذاتی این نیازمند در گاہ ذوالجلال و آن نہال سلسال اہبت و اجلال انہی بہ تحقیق پیوستہ بعد مکانے و دوری صورتی جسمانی مانع قرب جانی و وصال روحانی نہ گشتہ رود و کجبتی است و از نہجت گرد لال بر آئینہ خاطر خورشید مثال نہ نشستہ عکس پذیر جمال آن منظر کمال است و ہموارہ مشام جان برویج فواج خلعت و دوداد و نسایم عنبر شمایم محبت و اتحاد معطر گشتہ ہوا روحانی و مواصلت جادو دانی زنگ زدای دوستی ست ۵

ہم نشینم بہ خیال تو و آسودہ دلم | آگین وصالیست کہ در پی غم ہجرانش نیست

المنہ مدد تعالی و تقدس کہ نہال آرزوے دوستان حقیقی بہ ترمہ مراد بار و رشتہ شاید مقصود یکہ سالہا در پردہ خفا مستور بود و متضرع و اہتہال از بارگاہ و اہب متعال جلوہ گری آن مسألت میشد با حسن و جہی از حجلہ غیب بطور درآمدہ پر تو جمال بر ساحت آمال بختہ مال منتظران انداختہ بر فراز تخت ہمایون سر بر سلطنت ابد مقرون ہم آغوش آن انجمن آراے بادشاہی و زینت افزاے سر بر شاہنشاہی گردیدہ و لولای جہان کشاے خلافت و شہر یارے و چتر فلک فرساے عدلت و جہان داری آن رفعت بخش فرستہ و اورنگ عقدہ کشاے دانش و فرہنگ ظل عدلت و جہان داری و مرحمت بر مفارق عالمیان انداختہ امید کہ عین مراد بخش

جلوس میمنت مانوس آن مجتبه طالع همایون نجات فرزند تاج و فرزند تخت را بر سنگان مبارک و میمون و فرخنده و همایون گردانند
و همیشه اسباب سلطنت و جهان بینی و موجبات حشمت و کامرانی در تزیید و تضاعف باد از دیرباز آئین و داد و روش اتحاد که بین پادشاهان
والاجداد و اعتقاد یافته و بتازگی میان این مخلص محبت گزین و آن معدلت آئین استقرار پذیرفته مقتضی آن بوده که چون مرده جلوس آن
جانشین مسند گورگانه و وارث افسر صاحبقرانی بدین دیار رسد یکی از محرمان حریم حضرت بر سبیل تعجیل تعیین شده بر اسم تنهیت
آید ام نماید لیکن چون هم آذر بایجان و تسخیر ولایت شروران در میان بود تا خاطر مهر آگین از مهلت ولایت مذکور جمع نمیشد مراجعت
بمستقر سلطنت میسر نبود و در لوازم این امر خطیر تاخیر و تقصیر واقع شد هر چند رسوم و آداب ظاهری نزد ارباب دانش و نبش چند آن
اعتبار نمی نمود اما سطر آن بالکلیه بحسب ظاهر و نظر قواصر که مطلع نظر ایشان جز امور ظاهری نیست طے مراتب دوستی است لاجرم
درین ایام مجتبه فرجام همین توجه خدا ام ملایک احقرام مهمات ولایت از دست رفته بر حسب مدعا عا اجا صورت یافته بالکلیه از نظر
خاطر جمع گشته بدار السلطنت اصفهان که مقر سلطنت است نزول اجلال واقع شد امارت شعار کامل الاخلاص راسخ الاعتقاد
کمال الدین یا دوگار علی را که ابا عن جد از مرده نندگان بحشمت و صوفیان صافی طوبیت این دودمان است روانه درگاه معلی و بارگاه
اعلی نمود که بعد از دریافت سعادت کورنش و تسلیم و ادراک شرف تقبیل و تلثیم بساط عزت و دادای لازم پرش و تنهیت حضرت
مراجعیت یافته از اخبار سرسرت آثار سلامتی ذات ملایک صفات و صحت مزاج و هاج خورشید اتم حاج بهجت افزای خاطر مخلص
خیرخواه گردد مر جو آنکه پیوسته دو خدمت و داد و موروثی و مکتبی و حقیقه خلعت و اتحاد و صوری و معنوی را که بار و بار آنها موالیات
و اجزای جد اول مصداقات غایت نصرت و حضرت پذیرفته از نشو و نما میند اخته بار سال رسل و رسایل که مجالست روحانیت
حرک سلسله یگانگی و رافع غایله بیگانگی بوده باشند و در ابط معنوی را بابتلاوت صوری متفق ساخته بار جاع و انجام مهام ممنون اند
حق سبحانه تعالی آن زبده خاندان جاه و جلال و خلاصه دودمان اہست و اقبال را بتائیدات غیب انغیب مؤید و ارادہ

تا اینجا نقل کتابت برادر م شاه عباس تمام شد

برادر م سلطان مراد و دانیال را که در ایام حیات پدر بزرگوار م بر حمت خدا پیوسته بودند مردم با ساعی مختلف نام می بردند فرمودم
که یکی را شاهزاده مغفور و دیگری را شاهزاده مرحوم میگفتند باشند اعتماد الدوله و عبدالرزاق معمورے را که بر یک به منصب هزار
و پانصدی سرفراز بودند به منصب هزار و هشت صدی سرفراز ساختم و بر سواران قاسم خان برادر اسلام خان و لیست و پنجاه و دو
افزودم ابرج پسر کلان خان خانان را که خانه زاد قابل مستعد بود بخطاب شاه نواز خانی و سعد الدوله و سعید خان را به لقب نواز خانی

سر بلند می بخشیدم هنگام جلوس بر در نها و گز با پاره افروخته بودم چنانچه سه رتی بر وزن مهر و روپیه اضافه شده بود درین ایام بعرض رسید
که در دادوستد با رفاهیت خلق در آنست که مهر و روپیه بر وزن سابق باشد چون در جمیع امور رفاهیت و آسایش خلق منظور است
حکم کردم که از تاریخ حال که یازدهم اردی بهشت است جلوس باشد در دار الضربهای ممالک محروسه مهر و روپیه را بدستور سابق
سکوک و مضروب بساخته باشند چون قبل ازین تاریخ روز شنبه دوم از ماه صفر ۱۲۰۳ هزار و بیست اهداد بندها شنید که کابل از
سردار صاحب وجود خالی ست و خان دوران در سیر دنی با ست و مغرا ملک با معدودے چند از ملازمان مؤمنی ایبه در کابل است
فرصت غنیمت دانسته با سوار و پیاده بسیار غافل و بیخبر خود را به کابل رسانید و مغرا ملک بانده از ره قوت و حالت خود فی الجمله تردد
نموده کابلیان و متوطنان و سکنه شهر خصوصاً جمیع جماعت قزلباشیان کوچه باراکوچه بنده نموده خانهای خود را مضبوط و مستحکم ساختند
افغانان چند توپ شده از اطراف بکوچه باراکوچه باز را در آمدند مردم از پشت بامها و سراهای خود آن تیره بختان را از تیر و تفنگ گرفته
جمع کثیر را به قتل رسانیدند بار که که از سرداران معتبران مخدول بود کشته شد از وقوع این مقدمه به ملاحظه آنکه مبادا مردم از
اطراف و جوانب جمع شده راه بیرون شدن بر آنها مسدود گردانند دل و پای داده ترسان و هراسان بازگشتند قریب بیستاد
نفر از آن سگان به جہنم رفتند نادو بیست اسب گیرانیده از آن مملکه جان به تنگ و پاسبیردن بر روند نادعلی میدانی که در لهر بود آخر
همان روز خود را رسانیده پاره راه تعاقب نمود چون فاصله بسیار شده بود و جمعیت او اندک کارے نه ساخته برگشت بهمان سعی
که در نزد آمدن نمود فی الجمله نرددے که از مغرا ملک واقع شد هر یک بزیر دانی منصب سرفرازی یافتند و نادعلی که به منصب هزارری
ذات مفتخر بود هزار و پانصدی شد و مغرا ملک که هزار و پانصدی بود به هزار و هشت صدی سرفراز گشت چون ظاهر شد که خان دوران
و کابلیان در مقام روز گذرانیدن اند و دفع اهداد بندها بدو رود و در از کشید بخاطر گذرانیدنم که خانخانان در خانه بیکار افتاده است
اورا با پسرانش بدین خدمت تعیین باید کرد و مقارن این اندیشه فلج خان که قبل ازین به طلب او فرمان صادر گشته بود از پنجاب آمد
و سعادت خدمت دریافت از ناصیه احوالش ظاهر گشت که بحجت آنکه خدمت دفع اهدا و که نامزد خانخانان شده از رده خاطرست
تا آنکه صریح تعهد این خدمت نمود و قرار یافت که صاحب صوبگی پنجاب متعلق بفرقی خان باشد و خانخانان در خانه بسر برد و فلج خان به منصب
شش هزاری ذات و پنجاه سوار سرفرازی یافت و خدمت کابل و دفع و دفع اهداد بندها و دوران کو بهستان را تعهد نمود و خانخانان
را فرمودم که در صوبه اگر از سرکار قنوج و کابلی جاگیر نخواه نمایند تا مقصد آن و شمران آن ولایت را بنیبه بلخ نموده پنج و بنیاد آنها
براندازد و در وقت رحلت هر یک به قلعههای خاص و اسب و قیل و خلعت سرفرازی یافته روانه شدند در همین ایام بنابر حسن

اخلاص و قدم خدمت اعتمادالدوله را به منصب دوهزاری ذات و پانصد سوار سربندی بخشیده مبلغ پنجاه هزار روپیه نقد بطریق انعام مرحمت فرمود و مهابت خان را که بجیت سامان واجب لشکر نظر اثر دکن و ولایت نمودن امر بحسن اتفاق و یکتادلی فرستاده بودم تبارخ دوازدهم ماه تیر ۱۲۰۴ بیخ اثباتی در دار الخلافت اگر ملازمت نمود از عرض داشت اسلام خان بطور پیوست که عنایت خان در صوبه بنگاله مصدر خدمات پسندیده گشته بنا برین پانصدی ذات او افزودم که دوهزاری بوده باشد بر منصب راجه گلپان که از تعینات صوبه مذکور است پانصدی ذات و سی صد سوار اضافه نمودم که مجموع هزار و پانصدی ذات و هشت صد سوار بوده باشد با ششم خان را که در ادوایسه بود و غایتاً به حکومت کشمیر سرفراز ساخته عم او خواجگی محمد حسین را به کشمیر فرستادم که تا رسیدن او از احوال آن ملک خبردار باشد در زمان پدر بنبرگوارم پدر او محمد قاسم کشمیر را گرفته بود و چوین قلیج که ارشد او لاد قلیج خان است از صوبه کابل آمده سعادت ملازمت دریافت چون نسبت خانه زادگی را با جویزدانی جمع داشت خطاب خانے سربندی گشت و حسب التماس پدر او و بشرط تعهد خدمت تیراه پانصدی ذات و سه صد سوار بر منصب او افزودم تبارخ ۱۲۰۴ - امر داد بنابر سبق خدمت و دوفور اخلاص و کار دانی اعتمادالدوله را به منصب والای وزارت ممالک محروسه سربندی بخشیدم و در همین روز که خنجر مرصع به یادگار علی ایچی دارای ایران کرامت فرمودم عبداللہ خان که به سرداری لشکر رانا مقهور تعین بود چون تعهد نمود که از جانب گجرات بولایت دکن درآید او را به صاحب صوبگی و حکومت صوبه مذکور سرفراز ساخته راجه باسور ابوض او به سرداری لشکر رانا تعین نمودم و پانصد سوار بر منصب او اضافه کردم و در عوض گجرات صوبه مالوہ بخان اعظم مرحمت نمودم و چهار لک روپیه بجیت سامان و سرانجام لشکری که به همراهی عبداللہ خان از راه ناسک نزدیک بولایت دکن تعین یافته بود فرستاده شد صفدر خان بابرادران از صوبه بهار آمده به سعادت آستانوس مشرف گشت یکے از غلامان بادشاهی که در خاتم بند خانه کار میکنند کارنامه ساخته مذکر گذرانیده که تا امروز مثل این کاری دیده نشده بلکه نشینده ام چون نهایت غرابت دارد به تفصیل نوشته میشود در پوست فندقی چهار مجلس از استخوان فیل تراشیده ترتیب داده است اول مجلس کشتی گیران است دو کس با هم در کشتی گرفته اند یکی در دست نینزه گرفته ایستاده است و دیگری سنگ درشتی در دست دارد و دیگری دستها بر زمین نهاده نشسته است و در پیش او چوبے و کمانے و ظرفی تعبیه نموده است مجلس دوم تختی ساخته در بالا آن شامیانہ ترتیب داده و صاحب دوتے بر تخت نشسته پایت پایے خود را بر بالاے پایے دیگر نهاده و تکیه بر پشت او نهاده

ظاهر این کارنامه از غلام خاتم بند خانه شاهی معلوم میشود و چه در مجلس چهارم ساختن صورت حضرت عیسی علیه السلام زاد جی معلوم میشود و غالباً این کارنامه از کارگاه کارگران فرنگ بوده و بهشتش افتاده آنرا از نام کارنامه خود مذکر گذرانیده

ساخته پنج نفر از خدمت گاران او گرد و پیش او ایستاده کرده است و شاخ درختی برین تخت سایه انداخته مجلس سوم صحبت ریسمان باز
 است چوبه ایستاده کرده و سه طناب برین چوب بسته اند و ریسمان بازی بر بالاے آن پاسے راست خود از پس سر بدست چپ
 گرفته و بر پاسے ایستاده برے را بر سر چوب کرده و ششھے دہلی در گردن انداخته می نواز دوم رے دیگر دستها بالا کرده ایستاده و چشم
 بر ریسمان باز دارد و پنج کس دیگر ایستاده اند از ان پنج کس یکے چوبے در دست دارد و مجلس چهارم در خقیست و درتے آن درخت صورت
 حضرت عیسی را نمایان ساخته و ششھے سر بر پاسے ایشان نهاده و پیر مردی بایشان در سخن است و چهار کس دیگر ایستاده اند چون چنین
 کارنامه ساخته بود و ارباب انعام و زیادتی علوفه سرفراز ساختم و رسی ام شہر ویر میرزا سلطان را کہ از دکن طلبیده بودم آمد ملازمت
 کرد و صفدر خان با ضافہ منصب سرفرازی یافته بہ لکلی لشکر رانما مقهور تعین یافت چون عبد اللہ خان بہادر فیروز خیلگ ارادہ نموده بود
 کہ از راہ ماسک نزدیک ولایت دکن در آید بخاطر سائیدم کہ راند اس کچھو ابہہ را کہ از بندہ ہای باخلاص والدہ بزرگوارم بود بہ ہمراہی
 او تعین نمایم کہ ہمہ جانبر دار احوال او بودہ نگذارو کہ از تہور و شتاب زدگی بے وقت بہ فعل آید بچیت این خدمت اورا بر عایتھا
 عالی سرفراز ساختہ خطاب را جلگی کہ در گمان او نبود کہ امت نمودہ تقارہ ہم عنایت نمودم و قلعه رتھنبور را کہ از قلعه ہاسے مشہور ہندوستان
 است بدو شفقت کردم و خلعت فاخر و قیل و اسب دادہ مخلص ساختم خواجہ ابوالحسن را کہ از دیوانی کل تغیر یافته بود بخدمت صوبہ
 دکن بمناسبت آنکہ در خدمت برادر مرحوم مدتہا در ان حدود بودہ تعین نمودم ابو الحسن بسراعتما والدولہ را بخطاب اعتقاد خانی سرفراز
 بخشیدم پسران معظم خان را بمنصب لاقی سرفراز ساختہ بہ بنگالہ پیش اسلام خان فرستادم راجہ کلیان بہ سرداری سرکار اڈیسہ بہ تجویر
 اسلام خان مقرر گشت و بہ اضافہ و صدی ذات و سوار سرفراز گردید چار ہزار روپیہ بہ شجاعت خان دکنی مرحمت نمودم ہفتم آبان
 بدیع الزمان ولد میرزا شاہ رخ از دکن آمدہ ملازمت کرد درین روز با بچیت شوریدگی و ہرج و مرج کہ در ولایت مادرانہ واقع شدہ
 بسیارے از امراے و سپاہیان اوزبک مثل حسین بے و پہلوان بابا و نورس بے درمن و برم بے و غیرہ التجا بدرگاہ ما آورده ملازمت
 نمودند ہر یکے پہ خلعت و اسب و زر نقد و منصب و جاگیر سرفراز گشتند روز دوم آذر ہاشم خان از بنگالہ آمدہ سعادت آستان بوسی
 در یافت پنج لک روپیہ بچیت بدو خرج لشکر فیروزی اثر دکن کہ بسرداری عبد اللہ خان مقرر بودہ است بدست روپ خواص شہنشاہ
 با حمد آباد گجرات فرستادم در غرہ دے بقصد شکار موضع سمونگر کہ از شکار گاہ مقررست متوجہ شدم بیست و دو آہو شکار شدہ از انجلہ
 شانزدہ آہو را خود شکار کردم و شش دیگر را خرم شکار نمود و روز و شب آنجا بودہ شب یکشنبہ بخیر و خوبی بہ شہر درآمد و شبی این بیت
 بخاطرم پرتواند اخت بیت

بود بر آسمان تا مهر را نور
مبادا عکس او از چهره در

بچه انجمن و قصه خوانان فرمودم که در وقت سلام و صلوات فرستادن و قصه گذراندن در آمد با این بیت کنند و حالا شایع است
سوم دی روز شنبه عرض داشت خان اعظم رسید که عادل خان بجا پوری از تقصیرات خود گذشته خود پشیمان گشته در صد و نود و پنجاه
بیش از پیش است. به اودی مطابق سلخ شوال هاشم خان به کشمیر رخصت یافته بیادگار علی ایچی ایران فرگل خاصه مرحمت نمود
با اعتقاد خان کشمیر از کشمیر بهای خاصه سراندا نام شفقت نمودم شادمان ولد خان اعظم را بختاب شادمان خانی سرفراز ساخته
منصب او از اصل اضافه به یک هزار و هفتصدی ذات و پانصد سوار شخص شد و بر عایت علم سر بلند ی یافت و سردار خان برادر
عبد الله خان فیروز جنگ و ارسلان بی او یک که حراست سیستان با و مقرر است بعنایت علم سرفراز گشتند و ستهای آمو
شکار خاصه را فرمودم که جانماز با ترتیب داده در دیوان خاص و عام نگذارند که مردم بران نمازی گذارده باشند میر عدل
و قاضی را که مدار امور شرعیه برایشان است بحجت خاص حرمت شرع فرمودم که زمین بوس که به صورت سجده است نکنند
روز پنجمه بیست و دوم ماه دی باز به شکار سمونگر متوجه شدم چون آهوسه بسیار در آن حوالی جمع شده بود درین مرتبه خواجه جهان را
رخصت کرده بودم که طرح شکار فرغه انداخته آهوان را از هر طرف رانده در جای وسیعی که دور آن سراپرده ها و گللال باثر با کشیده باشند
در آورده ضبط نمایند یک و نیم که در زمین را سراپرده گرفته بودند چون خبر رسید که شکار گاه ترتیب یافته و شکار بسیار بقید در آمده
است متوجه گشتم روز جمعه شروع در شکار شد تا پنجمه آینه بهر روز با مردم محل بقمرغه در آمده آن مقدار که خاطر رغبت می نمود شکار
میکردم پاره زنده گرفتار میگشتند و بعضی به تفنگ و تیر کشته می شدند روز یکشنبه و پنجمه که تفنگ به جانور نمی اندازم بدام زنده
گرفتند درین هفت روز نهصد و هفده نر و ماده شکار شده بودند از آنجمله شش صد و چهل و یک آهوسه نر و ماده که زنده گرفتار شده
بودند چهار صد و چهار راس به فتح پور فرستاده شد که در میان جولان گاه آنجا سر دهند و هشتاد و چهار راس دیگر را فرمودم که حلقهای
تقره در بینی کرده در جهان زمین آزاد گردند و دو بیست و هفتاد و شش آهوسه دیگر که به تفنگ و تیر و چینه کشته بودند روز یکشنبه
و شادمان محل دام را دهنده های درگاه قسمت میشد چون از شکار کردن بسیار دلگیر شدم با مرا فرمودم که به شکار گاه رفته آنچه مانده
باش مجموعه را شکار نمایند و خود به خیریت روانه شهر شدم در غره همین مطابق بهمن و بقعه حکم کردم که در شهر های کلان
ممالک محروسه مثل احمد آباد و آبه و لاهور و اگره و دهلوی و غیره علو خانها بجهت فقر از ترتیب دهند تاسی محل نوشته شد از آنجمله
شش محل سابق و آبرود و بیست و چهار محل دیگر الحال حکم شد که در سازند در چهارم بهمن هزار ی بر فات راجه زنگه دیو اضافه

نمودم که چهار هزار سی ذات و دویست هزار سوار باشد و شمشیر مرصع بدو مرحمت کردم و شمشیر دیگر از شمشیرهای خاصه که شاه بچه نام داشت به شاه نواز خان عنایت شد. در ۱۶- اسفند ۱۰۶۰ بیع الزمان پسر میرزا شاهرخ به لشکر امانا مقهور تعین یافت و شمشیرهای برای راجه یاسو بدست او فرستاده شد چون مکرر بمساجع جلال رسید که امرای سرحد بعضی مقدمات که بایشان مناسبتی ندارد از قوه به فعل می آورند و ملاحظه توره و ضوابط آن نمیکنند به بخشیان فرمودم که فرامین مطاعه بامرای سرحد صادر گردانند که من بعد مرکب این امور که خاصه بادشاهان ست مکرر ذی اول آنکه در جهر و که نشینند و بامراد سرداران لکی خود تکلیف چوکی تسلیم نه کنند و قیل به جنگ نیندازند در سیاست ها کور نکنند و گوش و بینی نه برند و بزور تکلیف سلمانی بر کسی نکنند و خطاب به ملازمان خود دهند و نوکران بادشاهی را کور نش و تسلیم نفرمایند و اهل نعمه را بروش که در دربار معمول است تکلیف چوکی دادن نکنند و وقت برآمدن نقاره نوازند و در وقت و قیل که بمردم دهند خواه به ملازمان بادشاهی و خواه نوکران خود جلوس و کجک بردوش آنها داده تسلیم نفرمایند در سواری ملازمان بادشاهی را در جلوس خود پیاده نبرند و اگر چیزی بآنها بویسند مهر بردارند این ضوابط که باین جهانگیری اشتها یافته الحال معمول است.

جشن نوروز متهم از جلوس همایون

غره فروردی ششم جلوس روز سه شنبه ۱۶ محرم الحرام ۱۰۶۱ در دار الخلافه اگر مجلس نوروز عالم افروز و جشن مسرت بخش عشرت سامان پذیرفت بعد از گذشتن چهار گهری از شب پنجمین سوم ماه مذکور که ساعت اختیار کرده بنحان بود بر تخت ششمین بدستور هر ساله فرموده بودم که در بازار آیین بسته تار و زلف این مجلس برقرار باشد خسرو بی اوزبک که در میان اوزبکیه به خسر و فرمعی اشتها دارد در همین روزها آمده سعادت ملازمت دریافت چون مردم قرار داده ما و را را انهر بود او را بعنایتها سر بلندی بخشیده خلعت فاخره دادیم به یادگار علی ایچی دارای ایران پانزده هزار روپیه بدو خرج گویان عنایت نمودم و در همین ایام پیشکش افضل خان که از صوبه بهار فرستاده بود از نظر اشرف گذشت سی زنجیر فیل و شترده راس گاو و پاره آتشه بنگاه دیوب صندل و نافه های مشک و چوب عود و از هر جنس چیزها بود پیشکش خان دوران هم بنظر در آمد و چهل پنج راس و دو قطار شتر و چینی خطائی و پوستهای سمور و دیگر تحف دهدایا که در کابل و آنحد و دهم میر س فرستاده بود و امرای در خانه خود تکلفات در پیشکشهای خود نموده بودند بضابطه همه ساله در هر روز از روزهای جشن مذکور پیشکش بکے ازنده بامیگذشت و به تفصیل ملاحظه نموده آنچه پس خاطر می افتاد بیکر نعم و باقی باد مرحمت پیش سیزدهم فروردین مطابق بیست و نهم محرم عرض داشت اسلام خان رسید مشعر بر آنکه بمن عنایت الهی و برکت

توجه و اقبال شاهنشاهی بنگاله از فساد عثمان افغان پاک گشت پیش از آنکه حقیقت این جنگ مرقوم میگردد سطره چند از خصوصیات
 بنگاله در قلم می آورم بنگاله ملکی است در نهایت وسعت در اقلیم دوم طویل آن از بندر چالگام تا کریم چار صد و پنجاه کرده و عرض
 آن از کو بهماک شمالی تا پایان سرکار مدائن دویست و بیست کرده جمع آن تخمیناً شصت کرده دام بوده باشد حکام سابق آنجا
 همیشه بیست هزار سوار و یک لاک پیاده و یک هزار نیمه فیل و چهار پنجهزار گشتی از نو آوره جنگی و غیره سرانجام می نموده اند از زمان شیرخان
 و سلیم خان پسر او این ولایت در تصرف افغانان بود چون اورنگ سلطنت و فرمانروائی دارالملک هندوستان بوجود اشرف
 اقدس والد بزرگوارم زریب و زینت گرفت افواج قاهره بر سران ملک تعین فرمودند و مدت مدیدی فتح آنجا را پیش نهادیمت
 داشتند تا آنکه ولایت مذکور بحسن سعی اولیای دولت قاهره از تصرف داود کرانی که آخرین حکام آنجا است برآمد آن مخدول
 و در جنگ خانجهان کشته گشت و لشکر او پریشان و متفرق گردید از آن تاریخ باز تا حال این ولایت در تصرف بنده های درگاه است
 غایتاً پاره از بقایای افغانان در گوشه و کنار این ملک مانده بودند و بعضی جاهاست دور دست را در تصرف داشته تا آن که
 رفته رفته اکثر از آن جماعت زبون و عاجز گشتند و بولایات که تصرف بودند بدست اولیای دولت قاهره درآمد چون
 انتظام امور سلطنت و فرمانروائی به محض فیض و فضل از دی باین نیازمند درگاه اتمی منوچهر گشت در سال اول جلوس راجه
 مان سنگم را که به حکومت و دارائی آنجا مقرر بود درگاه طلب داشته قطب الدین خان را که به شرف و کلتاشی من از سائر بنده ها
 امتیاز داشت بجای او فرستادم در ابتدا که درآمد آن ولایت بدست یکی از فتنه کیشان که از تعینات آن ملک بوده درجه
 شهادت یافت و آن ناعاقبت اندیش نیز بجزای عمل خود رسید و کشته گشت جاگیر قلی خان را که صاحب صوبه و جاگیر دار
 ولایت بهار بود بنا بر قرب جوار به منصب پنجهزاری ذات و سوار سرفراز ساخته حکم فرمودم که به بنگاله رفته آن ولایت را متصرف
 شود با سلام خان که در دار الخلافت آگره بود فرمان فرستادم که به صوبه بهار متوجه شده آن ولایت را به جاگیر خود مقرر نشاند
 چون اندک مدتی از حکومت داری جهانگیر قلی خان گذشت بواسطه زبونی آب و هوای آنجا بیماری صعب بهم رسانید
 و رفته رفته مرض قوی و قوی ضعیف گشته کار او بملاکت انجامید چون خبر درگذشتن او در لاهور سموع گردید فرمان با اسم
 اسلام خان صادر گشت که صوبه بهار را با فضل خان سپرده خود بتاکید هر چه تمام تر روانه بنگاله گردد در تعین این خدمت
 بزرگ اکثر بنده های درگاه بنا بر خود رسالی و کم تجربگی او سخنان می گشتند چون جوهر ذاتی و استعداد فطری او منظور نظر
 شد تعینت کرد و دام سادی یک کرد و پنجاه لک روپیه انگریزی بشود و سرکار او دیه هم داخل صوبه بنگاله بود و این محاصل مع حاصل سرکار او دیه است

حق بین بود خود او را بجهت این خدمت اختیار نمودم بحسب اتفاق مهمات این ولایت برداشتی از دسر انجام پذیرفت که از ابتدا سے درآمد این ملک تبصره اولیای دولت ابدی بودند تا امر فرستاد کس از بندهای درگاه را میسر نشد بود یک از کارهای نمایان او دفع عثمان افغان مقهور است که مکر روز زبان حیات حضرت عرش آشیانی او را با افواج قاهره مقابله و مقابله دست داد و دفع او میسر گشت در نیولا که اسلام خان دها که را محل نزول خود ساخته بود دفع و دفع زمینداران آن نواحی را پیش نهاد همت داشته بخاطر گذرانید که فوج بر سر عثمان مقهور و ولایت او باید فرستاد اگر اختیار دولت خواهی و ندگی نماید چه بهتر و الا بطریق دیگر ترمودان او را سزا داده نیست و نابود سازند چون شجاعت خان در همان ایام به اسلام خان پیوسته بود قریه سرداری این خدمت با اسم او انداخته شد چندی دیگر از بنده مثل کشور خان و افتخار خان و سید آدم بارهه و شیخ اچمی برادرزاده مقرب خان و معتمد خان و پسران معظم خان و اہتمام خان و دیگر بنده با ہمراہی او تعیین نمود و از مردم خود نیز جمعی ہمراہ کرد در سائیکه شتری کسب سعادت از وی نمود این جماعت را روانه ساخت و میر قاسم پسر میرزا مراد را میر بخشی و واقعه نویس نمود و از زمینداران نیز چندی بجهت راہنمونی ہمراہ کرد افواج نصرت قریب روانه گشتند چون بجای قلعه زمین از نزدیک شدند چندی از مردم زبان دان را بہ نصیحت او فرستادند تا او را دلالت بدولت خواهی نموده از طریق بغی و طغیان براہ صواب باز آورند چون غرور بسیار در کاخ داغ او جا گرفتہ بود و ہمیشہ ہوا سے گرفتن این ملک بلکہ دیگر داعیہ در سر داشت اصلاً گوش بہ سخنان آنجماعت نہ نموده مستعد جدال و قتال گردید و در کنار نالہ کہ زمین آن تمام چلہ و دلدل بود جاے جنگ قرار داد و در کیشنبہ ۹ محرم شجاعت خان ساعت جنگ اختیار نموده افواج قاهرہ را مقرر ساخت کہ ہر یک بجای و مقام خود رفتہ آمادہ جنگ باشند عثمان در آن روز قرار جنگ با خود نداده بود چون شنید کہ لشکر ہاے بادشاہی مستعد گشتہ آمدہ اند ناچار او ہم سوار شدہ بہ کنار نالہ آمد و سوار و پیادہ خود را در برابر افواج منصورہ باز داشت چون ہنگامہ جنگ گرم گشت و فوج بفوج رو برو خود متوجہ گردید درین مرتبہ اول آن جاہل خیرہ سرفیل مست جنگی خود را پیش انداختہ بر فوج ہراول می تازد بعد از زد و خورد بسیار از سرداران ہراول سید اعظم بارہہ و شیخ اچھے بدرجہ شہادت میسرند سردار بر افکار افتخار خان ہم در ستیز و آویر تقصیر نکرده جان خود را نثار می نماید و جمعے کہ با او بودند آنقدر تلاش میکنند کہ پارہ پارہ میشوند همچنان گروہ جراتکار کشور خان داد مردے و مردانگی داد خود را فداے کار صاحب میسازد با آنکہ تیرہ نجات نیز بسیارے زخمی و کشتہ شدہ بودند آن مدبر حساب لشکریان را از روے دانستگی و فہیدگی بخاطر می آورد و مشخص خود میسازد کہ سرداران ہراول و بر افکار و جراتکار کشتہ شدند ہمین قول مانده از کشتہ شدن زخمی گشتن جمعیت خود پروا نکرده در همان گرمی بر قول بتنازد و درین جانب پسر و برادران و خویشان شجاعت خان و دیگر بنده ہارہ بران

اگر اہان گرفتہ بر مثال شیران و پلنگان بہ پنجہ دودان تلاش میکرد چنانچہ بعضی درجہ شہادت یافتند و جمعی کہ زندہ ماندند زخمہا سے منکر برداشتند
 و رین وقت فیل مستی گچیت نام کہ فیل اول او بودہ بر شجاعت خان میدادند شجاعت خان دست بر برچہ بردہ بر فیل میزد آن طور
 فیل مستی را از برچہ چہ پروا است دست بہ شمشیر بردہ و شمشیر پے در پے میزد از ان ہم چہ محابا بعد از ان جہد ہر کشیدہ و جہد ہر میرساند
 بان ہم بر نیگرو و شجاعت خان را با اسب زیر میکند بجز و از اسب جدا شدن جہانگیر شاہ گفتہ بر می جہد و جلو دار او شمشیر و دوستی
 بردستہاے فیل رسانیدہ چون فیل بر زانو در می آید اتفاقاً جلو دار فیلمان را از بالا سے فیل زیر میکشد و بہمان جہد ہر کہ در دست داشت
 و رین پیادگی بندے بر خرطوم و پیشانی فیل میزد کہ فیل از الم آن فریاد زنان بر میگردد چون زخمہا بسیار داشت بہ فوج خود رسیدہ
 می افتد و اسب شجاعت خان سالم بر میخیزد و در حینیکہ سوار میشد آن مخدولان فیل دیگر بر علمدار او میدادند و علم اورا با اسب
 زیر میکند و از انجا شجاعت خان نعرہ مردانہ بر کشیدہ علمدار را را خبردار میسازد و میگوید کہ مردانہ باش من زندہ ام و در پاس علم
 و رین وقت تنگ ہر کس از بندہ ہای در گاہ حاضر بودند دست بہ تیر و جہد ہر شمشیر بردہ بر فیل میدادند و شجاعت خان ہم خود را
 رسانیدہ بہ علمدار نہیب میداد کہ بر خیز و اسب دیگر بخت علمدار حاضر ساختہ اورا سوار میسازد و علمدار علم را بر افراختہ بر جاے خود
 می ایستد و را ثماے این گیر و دار تفنگی بر پیشانی آن مقہور میرسد کہ زندہ آنرا ہر چند تفحص کردند ظاہر نشد بہ مجرد رسیدن این تفنگ
 از ان گرمی باز آمدہ میداند کہ ازین زخم جان بری نیست تا دو پہر ہم با وجود چنین زخمی منکر مردم خود را بہ جنگ ترغیب می نمود و معرکہ
 قتال و جدال گرم بود بعد از ان غنیم روگردانید و افواج قاہرہ سر در پے انہا می نهند و زدہ زدہ آن مخدولان را در محلی کہ دایرہ کردہ
 بودند در می آورند آن مخدولان بہ تیر و تفنگ مردم را نگاہ داشتہ نمیگذاردند کہ مردم با دشاہی بجا و مقام انہا در آیندہ چون ولی برادر
 عثمان و مہر پسر او و دیگر خوشان و نزدیکان او بر زخم عثمان مطلع میشوند بخاطر میگذرانند کہ ازین زخم خود اورا خلاصی میسر نیست
 اگر با بچین شکستہ و ریختہ بہ قلعہ خود رویم یک کس زندہ نخواہد رسید صلاح در نیست کہ امشب در ہمین جا کہ دایرہ کردہ ایم بمانیم
 و آخر شب فرصت جنتہ خود را بہ قلعہ خود رسانیم و دو پہر از شب گذشتہ عثمان بہ جہنم و اصل میگردد و در پہر سوم جسد بجان اورا برداشتہ
 و خیمہ و اسبابے کہ ہمراہ داشتہ اند در منزل گذاشتہ بہ محل خود متوجہ میشوند قراولان لشکر فیروزی اثر از نیمیختی خبر یافتہ شجاعت خان را
 آگاہ میسازند صبح دو شبندہ دو تنخواہان جمع شدہ صلاح می بینند کہ تعاقب بایند و نباید گذاشت کہ این تیرہ بختان نفس بر آورند
 غایتاً بخت ماندگی سپاہیان و کفن و دفن شہیدان و غنچاری مجروحان و زخمیان در پیش رفتن یا فرد آمدن متردد خاطر بودند
 و رین حالت عبد السلام پسر معظم خان با جمعی از بندہ ہاے در گاہ کہ مجموع سی صد سوار و چہار صد توپچی باشند بسر سندان چون این جماعت

تازه زور در رسیدن بهمان قرار داد تعاقب نموده متوجه پیش شدند این خبر به ولی که بعد از عثمان سرمایه فتنه و فساد و شورش بود میر
که شجاعت خان بالشکر ظفر اثر با نواج دیگر تازه زور که الحال پیوسته اند اینک رسیده آمد چاره خود جز این نمی بیند که بوسیله اخلاص
درست و بازگشت بطریق مستقیم و دولت خواهی به شجاعت خان رجوع آورد آخر الامر مردم در میان داده پیغام میفرستند که آنکسی
که باعث فتنه و فساد بود زنت و دام جمعی که مانده ایم نسبت بندگی و مسلمانان در میان است اگر قول بدهند آمده شمارا به بنیم و بندگی
ورگه اختیار کنیم و فیلان خود را بر رسم پیشکش بگذاریم شجاعت خان و مقصد خان که در روز جنگ رسیده معتمد رخد مات پسندیده
گشته بودند و سائر دو تنخواهان به مقتضای وقت و مصلحت دولت قول داده و آن جماعت را نسلی ساخته روز دیگر ولی و پسران
و برادران و خویشان عثمان همگی آمده شجاعت خان و دیگر بنده بارادیدند و چهل و نه زنجیر پیشکش گویان آورده گذاریند و بعد
انصرام این خدمت شجاعت خان و چند از بنده های درگاه را در ادوار و طرف که در تصرف آن تیره روزگار بود گذاشته ولی و
افغانان را همراه گرفته بتاریخ ششم شهر صفر روز دوشنبه با نواج فابره در جهان گیر نگه آورده باسلام خان پیوستند چون این اخبار استر آشام
در آگره باین نیازمند درگاه الهی رسید سجدات شکر تقدیم رسانیده دفع و رفع این قسم غنیمی را محض از کرم بیدریغ واجب تعالی دانست
در برابر این نیکو خدمت اسلام خان به منصب شش هزار و سیصد و شصت و شجاعت خان بخطاب رستم زبان سر بلند گردید و
هزار و سیصد و سوار بر منصب او اضافه فرمودم و دیگر بنده ها هر یک باندازه خدمتی که از ایشان به فعل آمده بود و زیاده منسوب و دیگر
رعایتها متنازع کنند در مرتبه اول که این خبر رسید گشته شدن عثمان بطریق اراجیف مذکور میشد بجهت صدق و کذب این سخن به دیوان
لسان الغیب توجه حافظ شیرازی تفاؤل نمودم این غزل برآمد غزل

دیده دریا کنم و صبر به صحرا افکنم	اندرین کار دل خویش بدریا افکنم	خورده ام تیر فلک با ده بده تا ستر	عقده در بند کمزگر گس دوز افکنم
-----------------------------------	--------------------------------	-----------------------------------	--------------------------------

چون این بیت بغایت مناسب مقام بود تفاؤل بان نمودم بعد از چند روز دیگر خبر آمد که عثمان را تیر قضا بلی خداست رسیده
هر چند نفی نمودند زنده آن پیدانه شد بنا بر غرضی که داشت انبغی مرقوم گردید ۱۶ فروردین ماه مقرب خان که از بنده های
عده و محرم قدیم الخدمت جهانگیر است به منصب سه هزار و سیصد و شصت و شجاعت خان بخطاب رستم زبان سر بلند گردید و
ملازمت دریافت و اراجیف بعهده مصلحت با حکم کرده بودم که به بندر کرده رفته و وزیر را که حاکم کوه است به بنید و نقایسی
که در آنجا بدست آید جهت سرکار خاصه شریفه خریداری نماید حسب الحکم باستعدا تمام بکوه رفته و مدتی در آنجا بود و نقایسی که در آن
بندر بدست افتاد اصرار و کس از زنده به قیمتی که فرنگیان خواستند زود داده گرفت چون از بندر مذکور معاودت نموده متوجه درگاه

گشت و اسباب نفایسی که آورده بود بدفعات از نظر گذرانید از هر جنس چیزها و تحفه داشت از آنجمله جانورهای چند آورده بود
بسیار غریب و عجیب چنانچه تا حال ندیده بودم بلکه نام او را کسی نمیدانست حضرت فردوس مکانی اگر چه در واقعات خود صورت
و اشکال بعضی جانوران را نوشته اند غایتاً به مصوران نه فرموده اند که صورت آنها را تصویر نمایند چون این جانوران در نظر
من بغایت غریب در آمده هم نوشته و هم در جهانگیر نامه فرمودم که مصوران شبیه آنها را کشیدند تا جراتی که از شنیدن دست بردار
دیدن زیاده گردید که از جانوران در جبهه از طاووس ماده کلان تر و از نرخی الجمله خور و تر گاهے که در مستی جلوه می نماید دم خود را
و دیگر پرهای طاووس آسایر نشان می سازد و به رقص در می آید نول او پیاسه او شبیه نول و پیاسه خروس است سر گردن و زیر
حلقوم او هر ساعت برنگی ظاهر میگردد و دقیقاً در مستی است سرخ سرخ است گویا که تمام را بر جان مرصع ساخته اند و بعد زمانه
بهمین جا با سفید میشود و بطریق پنبه بنظر در می آید و گاهے فیروزه رنگ ظاهر میگردد و بوقلمون آسایر زمان برنگی دیگر دیده میشود و دو پارچه
گوشته که بر سر خود دارد و تاج خروس مشابیه است غریب نیست که در هنگام مستی پارچه گوشت مذکور بطریق خرطوم از بالای سر او
تا یک وجب می آید و باز که آن را بالا میکشد چون شاخ کرگدن بر سر او مقدار دو انگشت نمایان میگردد و اطراف چشم او همیشه
فیروزه گونست و در آن تغییر و تبدیلی نمی رود و پرهای او بالوان مختلف بنظر در می آید بر خلاف رنگهای پر طاووس دیگر میمون آورده
بود و بیات غریب و شکل عجیب دست و پا و گوش و سر او بعینه میمون است و در دایره و باه میماند رنگ چشمهای او برنگ
چشم باز لیکن چشم او از چشم باز کلان تر است از سر او تا مردم یک درع معمول بوده است از میمون پست تر و از روباه بلندتر
چشم او بطریق چشم گوسفند و رنگ آن خاکستری است از بنا گوش تا رخ سرخست میگون دم او از نیم درع دوسه انگشت دراز تر
غایتاً بخلاف دیگر میمونها دم این جانور افتاده است بطریق دم گربه گاهے آوازهای از او ظاهر میشود بطریق آواز آهوبره بمجلا خیل
غریب دارد از مرغ دشتی که او را ندید و میگویند تا حال شنیده نشده که در خانه از ویچه گرفته باشند در زمان والد بزرگوارم نیز سعی بسیار
کردند که تخم ویچه بکنند نشد من فرمودم که چندی از نو ماده او یکجا نگاه داشتند رفته رفته به تخم آمدند آن تخمها را فرمودم که در زیر
ماکیان گذاشتند در عرض دو سال مقدار شصت و هفتاد و پنج برآمد و تا پنجاه و شصت کلان شدند هر کس آنمینی شنید تعجب تمام
نموده مذکور ساخت که در ولایت هم مردم سعی بسیار کردند مطلق تخم نداد و بیچه از او حاصل نشد در همین ایام بر منصب مهابت خان
هزار می فوات و پانصد سوار فرمودم که چهار هزار می فوات دسه هزار و پانصد سوار بوده باشد و منصب اعتماد الدوله از اصل انصاف
ع این جانور را بزبان انگریزی ترکی می نامند و اهل هند پیرو میگویند و فارسی دانان هند به فارسی فیل مرغ نام نهاده اند و بحال به کثرت در هندوستان موجود است

چهار هزاری ذات و هزار سوار مقرر گشت و بر منصب هما سنگه نیز پانصدی ذات و سوار افزوده شد که اصل و اضافه سه هزاری ذات و دو هزار سوار بوده باشد و بر منصب اعتقاد خان پانصدی ذات و دو بیست سوار افزوده هزاری ذات و سی صد سوار گردم خواجه ابوالحسن درین روزها از دکن آمده سعادت ملازمت دریافت دولت خان که به فوجدار سی صوبه آله آباد و سرکار جوینو تعیین یافته بود آمده ملازمت نمود بر منصب او که هزاری بود پانصدی افزوده شد روز شرف که ۱۹ فروردین بوده باشد منصب سلطان خرم را که ده هزاری بود به دوازده هزاری سرفراز ساقتم اعتبار خان را که به منصب سه هزاری ذات و هزار سوار سر بلند بود چهار هزاری گردم مقرب خان که منصب او دو هزاری ذات و هزار سوار بود پانصدی ذات و سوار افزودم و بر منصب خواجه جهان که دو هزاری ذات و هزار و دو بیست سوار بود پانصدی دیگر اضافه فرمودم چون ایام نوروز بود اکثر بنده با اضافه منصب سرفزاری یافتند درین تاریخ ولیپ از دکن آمده ملازمت نمود چون پدر اورا سکه و فوات یافته بود اورا خطاب راسه سر بلند ساخته خلعت پوشانیدم پس دیگر داشت سورج سنگه نام با وجود آنکه ولیپ پسر شکیه او بود میخواست که سورج سنگه جانشین او باشد تقریب محبتی که با مادر او داشت در وقتیکه احوال وفات او مذکور میشد سورج سنگه از کم خردی و خرد سالی بعرض رسانید که پدر مرا جانشین خود ساخته شیکه داده است این عبارت مرا خوش نیامد فرمودم که اگر پدر ترا شیکه داده است ما ولیپ را سرفراز ساخته شیکه میدهم و بدست خود او را شیکه کشیده جاگیر و وطن پدر او را با و مرحمت کردم به اعتماد الدوله دوات و قلم مرصع عنایت شد لکھمی چند راجه گاؤن که از راجه های معتبر کوستان است و پدر او راجه او در هم در زمان حضرت عرش آشیانے آمده بود در وقت آمدن التماس نمود که پسر راجه ژوڈر مل آمده دست مرا گرفته به ملازمت آورد و بنا بر التماس او پسر راجه به آوردن او مقرر گشته بود لکھمی چند هم التماس نمود که پسر اعتماد الدوله آمده مرا به ملازمت آورد و شاه پور را فرستادم که او را به ملازمت آورد و از تحفه های کوستان خود اسپان گوٹ اعلی و جانوران شکاری از باز و جره و شاهین و قطاس و نافه های مشک و پوستهای آهوی مشک که نافه بران بند بود و شمشیر های که بزبان آنها کھانده میگویند و خنجر که بزبان آنها کتاره میگویند و از هر جنس چیزها آورده گذرانید در میان راجه های این کوستان راجه مذکور با اینکه طلاے بسیار دارد معروف و مشهور است میگویند که کان طلا در ولایت اوت بخت طرح عمارت دو تنخانه لاهور خواجه جهان خواجه دوست محمد واکه درین کار مهارت تمام دارد فرستادم چون مهات دکن بخت نفاق سرداران و بے پروائی خان اعظم صورت خوبی پیدا نه کرد و شکست عبداللہ خان دست داد خواجه ابوالحسن را که بخت تحقیق این قضایا طلبیده بودم بعد از تحقیق و تفحص بسیار ظاہر شد که شکست عبداللہ خان بارہم از مغل غرور و نیز جلویہا و سخن

تشو بهاسے او پاره بنصب نفاق و بے اتفاقی امرای واقع شده بود مجلا قرار داد آن بود که عید الله خان از جانب ناسک
 ترهنگ باشکر گجرات و امرای که به همراه او تعیین یافته بودند روانه گردان فوج به سرداران معتبر و امرای کار طلب مثل راجه
 رامداس و خان عالم و سیف خان و علی مردان بهادر و ظفر خان و دیگران با آراستگی تمام داشت عدد لشکر از ده هزار گذشته
 بود به چهارده هزار رسیده و از جانب برادر مقرر بود که راجه مان سنگی و خان جهان و امیرالامرا و بسیاری از سرداران متوجه شوند و این
 دو فوج از کوچ و مقام یکدیگر خبردار باشند تا در تاریخ معین از دو جانب غنیم را در میان گیرند اگر این ضابطه منظوری بود و دلسا
 شفق میگذشت و غرضه امان گیر نمی شد غالب ظن آن بود که الله تعالی فتح روزی کردی عید الله خان چون از گهاینها گذشت
 و به ولایت غنیم درآمد مقید نشد که قاصدان فرستاده از آن فوج خبر بگیرد و بموجب قرار داد حرکت خود را با حرکت آنها
 موازنه نموده چنان کند که در روز و وقت معین غنیم را در میان گیرند بلکه تکیه بر قوت و قدرت خود کرده این معنی را در خاطر آورد
 که اگر به تنهایی این فتح از جانب من شود بهتر خواهد بود این داعیه را در خاطر قرار داده هر چند رامداس خواست که با قرار دهد که
 بتانی و آستکی پیش میرفته باشد فائده نکر غنیم که از ملاحظه تمام داشت جمعی کثیر از سرداران و ترکیان بر سر او فرستاده بودند و روز
 با و دو خود و دیگران و ششایان و خان بان و اسام آتشبازی تقصیر نمی کردند تا آنکه غنیم نزدیک شد و اصلا از آن فوج با و خبر
 نرسید هر چند دولت آباد که محل جمعیت و کینان بود نزدیک میرسد غنیم را که نسبت قرابت به سلسله نظام الملکیه
 با اعتقاد او دار و بخت آنکه مردم از دل و جان مرداری او قبول کنند به سردار بر داشته دست او گرفته و خود را پیشوا و سردار قرار داد
 مرتبه مرتبه مردم میفرستاد و کثرت و ازدحام غنیم زمان زمان بیشتر میشد تا آنکه هجوم آورده باند اقلان بان و دیگر اقسام آتشبازی کار
 بر تنگ تر ساختند آخر الامر و نتوانان صلاح دیدند که از آن فوج مدد نرسید و کینان تمام رو بانهاده اند مصالحت و دولت
 در آنست که بالفعل بازگشته سرانجام دیگر نموده شود یکی یک دل و یک زبان شده پیش از طلوع صبح صادق روانه شدند تا سرحد
 دولت خود و کینان همراه بودند و هر روز فوجی با فوجی و برگشته و روز و خود تقصیر نمی نمودند درین روز چند از جوانان
 روانه کار طلب بکار آمدند علی مردان خان بهادر و دادر و مردانگی داده زخمهای سنگ بر داشت و زنده بدست غنیم افتاده
 معنی حلال نمکی و جان فشانی را به همراهان خود فهمانید و ذوالفقار بیگ هم تردوات مردانه نموده بانی به پاسه او رسید و بعد از
 دور و دیگر گذشت چون به ولایت راجه بهرجو که از دولتخواهان درگاه هست داخل شدند آن جماعت بازگشتند و عید الله خان
 متوجه گجرات گردید سخن این است که اگر در رفتن عنان کشیده میرفت و میگذشت که آن فوج دیگر با و ملحق میشد کار خاطر خواه اولیا

دولت قایمیه صورت می یافت بمجرّد آنکه خبر گشتن عبدالعزیز خان به سرداران فوج که از راه برار متوجه بودند رسید دیگر توقف را مصلحت ندیده باز گشتند و در عادل آباد که حوالی برهانپور واقع است بار دوسه پرویز ملحق شدند چون این اخبار در آگره بمن رسید شورش تمام در طبیعت خود یافتیم و غریت نمود که خود متوجه شده این ملازمان صاحب کشته را از پنج و بنیاد بر اندازم امر را و دو تنخواهان بدین معنی اصلاً راضی نه شدند خواه ابو الحسن بعرض رسانید که مهات آن طرف را بروشنی که خانخانان نمیده دیگر نمی دهد و او را باید فرستاد تا این مهم از نظام او فدا و در نظام آورد و به مصلحت وقت صلحی در میان اندازد تا بمرد و سرانجام بر اصل نموده شود دیگر دو تنخواهان باین مقدمه همراز گشته رایهاے هم باین قرار یافت که خانخانان را باید فرستاد و خواه ابو الحسن نیز همراه برود و به همین قرار داد او دیوانیان مهم سازی خانخانان و همراهمیان او نموده روز یکشنبه هفت و بهم اردی بهشت سه هفت مرخص گشت شاه نواز خان و خواه ابو الحسن و رزاقی بردے اوزبک و چندے دیگر از همراهان در همین تاریخ تسلیم رخصت نمودند خانخانان به منصب شش هزاری ذات سرفزاری یافت شاه نواز خان سه هزاری ذات و سوار را تسلیم نموده داراب خان یا ضافه پانصدی ذات و سی صد سوار که مجموع دو هزار سی ذات و یک هزار و پانصد سوار باشد سر بلند گردیده و بر حمن داد پسر خود او هم منصب لائق و ادام خانخانان خلعت فاخره و خنجر مرصع و قیل خاصه با تلایر یا واسپ عرانی عنایت نمود و همچنین به پسران و همراهان او نیز خلعت و واسپ مرحمت کرد و در همین ماه مغر الملک با پسران از کابل آمده به سعادت آستان بوسی سرفراز گشت شام سنگه در آے سنگت بحد و به که از تعینات لشکر نگیش بودند حسب التماس قلیج خان نریادتی منصب سر بلند می یافت شام سنگه هزار و پانصدی بود پانصدی دیگر بر منصب او اضافه شد در آے سنگت نیز نریادتی منصب مفتخر گردید مدتی بود که اخبار بیماری آصف خان میر رسید و چند مرتبه رفع مرض شد و باز عود نمود تا آنکه در برهانپور در سن شصت و سه سالگی در گذشت فهم داشتعدادش بقایت خوب بود غایتاً چست و شکی طبعش غالب بود شعر هم میگفت خسرو شیرین بنام من نظم کرده مسمی به نور نامه و در زمانه والد بزرگوارم بدرجه امارت و وزارت رسیده بود و با آنکه در زمان بادشاه زادگی چند مرتبه از و سبکیهاے به فعل آمده و اکثر مردم بلکه خسرو هم بر این مذاق بود که بعد از جلوس من نسبت با و ناخوشیها به فعل خواهد آمد بخلاف آنچه در خاطر او و دیگران قرار یافته بود در مقام رعایت شده و او را به منصب پنجزاری ذات و سوار سرفراز ساختم و بعد از آنکه مدتی وزیر صاحب استقلال شد بعد رعایت احوال او دقیقه فرد گذاشت نه شد و بعد از فوت او فرزندان او را منصبها داده رعایتها کردم آخر الامر ظاهر شد که نیت و اخلاص او درست نبوده و نظر بر اعمال ناقص خود کرده همیشه از من توهمی در خاطر داشته از قفیه و شورشے که در راه کابل واقع شد میگویند خبر دار بوده بلکه تقویت

آن تیرہ نجات می نمود بارے مراباوری افتاد که در برابرین رعایت و شفقت مصدر تا دو تنخواهی و تیرہ نجاتی گرد و باندک فاصله در بست
و پنجم هجین ماه که اردی بهشت باشد خبر فوت میرزا غازی رسید میرزا مشارالیه از حاکم زادہ ہائے ٹھٹہ از ذات ترخانیاست در زمان
والد بزرگوارم پدر او میرزا جانی دولت خواہی اختیار نمودہ بہرہی خانخانان کہ بر سر ولایت او تعیین یافتہ بود در قرب لاہور بشف
ملازمت استعادیافت و بکرم بادشاہانہ ولایت اورا بد و ارزانی داشتند و خود ملازمت دربار اختیار نمودہ مردم خود را بحت
حفظ و حراست ٹھٹہ رخصت کنانید تا بود در ملازمت گذرانید آخر الامر در برہانپور وفات یافت میرزا غازی خان ولد او کہ در ٹھٹہ
بود بموجب فرامین عرش آشیانے بایالت و حکومت اندیا بر سر فرازی یافت بہ سعید خان کہ در بہک بود حکم شدہ کہ اورا دلاسا نمودہ
بدرگاہ آورد خان مشارالیه کسان فرستادہ اورا بد و تنخواہی دلالت نمود آخر الامر اورا بہ آگرہ آوردہ بشرف پاہوس والد بزرگوارم
سر فرزند گزیدہ در آگرہ بود کہ حضرت عرش آشیانے شفقار شدند و من بر تخت دولت جلوس نمودم بعد از آنکہ خسرو را تعاقب
نمودہ بہ لاہور داخل شدیم خبر رسید کہ امراے سرحد خراسان جمعیت نمودہ بر سر قندھار آمدہ اند و شاہ بیگ حاکم آنجا دقلعہ قبلی
شبہ منتظر ملک است بالفردت فوجی بہ سرداری میرزا غازی و دیگر امرا و سرداران بہ کمک قندھار تعیین شدند این فوج چون
بجوالی قندھار میرسد لشکر خراسان فوت توقف در خود نادیدہ معاودت نمود میرزا غازی بہ قندھار در آمدہ ملک و قلعہ را
بہ سردار خان کہ بہ حکومت آنجا مقرر گشتہ بود سپردہ و شاہ بیگ خان بجای خود متوجہ گشت و میرزا غازی از راہ بہک غربت لاہور نمود
و سردار خان باندک مدت کہ در قندھار بود وفات یافت و باز آن ولایت محتاج بہ سردار صاحب وجودے گشت درین مرتبہ
قندھار را اضافہ ٹھٹہ نمودہ بہ میرزا غازی مرحمت نمودم از ان تا پنج تا زمان رحلت در آنجا بہ لازم حفظ و حراست قیام و اقدام
می نمود و سلوک او با مردمین بہ عنوان پسندیدہ بود چون عرض میرزا غازی سردارے بہ قندھار بایست فرستاد ابوالبنی اوزبک
را کہ در ملتان دآن حدود واقع بود بدین خدمت مامور ساختم منصب او ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار بود سہ ہزاری ذات
و سوار مقرر نمودم و بہ خطاب بہادر خانی و علم سر بلندی یافت و حکومت دہلی و حفظ و حراست آن ولایت بہ مقرب خان مقرر
گشت و روپ خواص را کہ از خدمتگاران نزدیک والد بزرگوارم بود بخطاب خواص خانی و منصب ہزاری ذات و پانصد
سوار سر فرزند ساختہ فوج ارمی سرکار فوج را بد و مرحمت نمودم چون صبیہ اعتقاد خان ولد اعتماد الدولہ را بہت خرم خواستگاری
نمودہ بودم و مجلس گذر خدائی او در میان بود روز پنجشنبہ سچید ہم خورد داد بہ منزل او رفتہ یک روز و یک شب آنجا بودم پیشکش
گذرانید و بیگان و مادران خود خادمان محل را تودہ ہا سامان دادہ با امراے سر و پا ہا عنایت نمودہ عبد الرزاق را کہ بخشی در خانہ بود

بجست سرانجام ولایت ٹھٹھہ فرستادم کہ تا تعین سردار صاحب وجود سپاہی و رعیت آنجا را دلاسانموده آن ولایت را در قید ضبط آورد
 باضافه منصب و عنایت فیل و پرم نرم خاصه سرفرازی یافته مرخص گشت مغر الملک را بجای او بخشی ساختم و خواجہ جهان کہ بدین
 عمارت لاہور دقرار طرح آن مرخص گشته بود و در اواخر همین ماہ آمدہ ملازمت کرد مرزا عیسیٰ ترخان از خویشان مرزاغازی در لشکر
 دکن تعین بود و بجست مصلحت ٹھٹھہ اورا طلبیدہ بودم در همین تاریخ بخیمت استسعاد یافت چون قابل رعایات و تربیت بود بہ منصب
 ہزاری ذات و پانصد سوار ممتاز گشت خون پارہ بر مزاج غلبہ کردہ بود باستصواب اطباء در چہار شنبہ ماہ مذکور قریب بیک آثار
 خون از دست چپ خود کشیدم چون خفت و سبکی تمام دست داد بخاطر رسیدہ کہ اگر در محاورات خون کشیدن را سبک شدن
 میگفتہ باشند بہتر خواہد بود الحال ہمین عبارت گفتہ میشود بمقرب خان کہ قصہ نمودہ بود کچھوہ مرصع عنایت کردم کشن داس مشرف
 فیل خانہ و اصطبل کہ از زمان حضرت عرش آشیانے تا حال تصدی آن دو خدمت بود و عمر ہا آرزوے خطاب را جکی منصب
 ہزاری ذات داشت و قبل ازین خطاب سرفرازی یافتہ بود الحال بہ منصب ہزاری کام روا گشت میرزا رستم ولد سلطان حسین
 میرزاے صفوی را کہ در لشکر دکن تعین بود حسب الالتماس اورا طلب نمودہ بودم روز شنبہ نہم ماہ تیر با فرزند ان آمدہ ملازمت کرد
 یک قطعہ لعل و چیل و شش دانہ مردار پدیشکیش گذرانید بر منصب تاج خان حاکم بھکر کہ از امرای قدیم این دولت ست پانصدی
 ذات و سوار افزوہ شد قضیہ فوت شجاعت خان از امور غریبہ و عجیبہ است بعد از انکہ مصدر چنان خدمتی گشت و اسلام خان اورا
 بہ سرکار اوڈیسہ رخصت میکند در اثناے راہ شبی بر ماہہ فیل چو کندے دار سوار میشود و خواجہ سراے خود سالی را بر عقب خود
 جاے میدہد و قتیکہ از اردوے خود بر می آید فیل مستی بر سر راہ بستہ بودند آن فیل از آواز سم اسپان و حرکت سواران در صد دان
 میشود کہ زنجیر بگسلاند بدین جہت شور و غوغاے بلند میشود چون این شور و غوغا بگوش خواجہ سرا میرسد مضطربانہ شجاعت خان
 را کہ در خواب یا در بے شعوری شراب بود بیدار می سازد و مے گوید کہ فیل ست باز شدہ و متوجہ این طرف ست بگرد
 شنیدن این سخن مضطرب شدہ از پیش چو کندی خود را بر بر می اندازد بعد از انداختن انگشت پای او بہ شگلے رسیدہ شکافہ میشود
 و بہین زخم بعد از دوسہ روز در می گذرد مجلا از شنیدن این مقدمہ خیرت تمام دست داد و جوان مردانہ بگرد فریادی کہ باورسد
 یا سخنی کہ از خود سالی بشنود این قسم مضطرب شدہ بتیابانہ خود را از بالاے فیل اندازد و در واقع جاے حیرت است در ۱۹ ماہ
 تیر خبر این حادثہ بہ من رسید پسران اورا بنوازشات و منصبہا و نجوئی کردم اگر این قضیہ اورا دست نمی داد چون خدمت نمایانے
 کردہ بود بر عایتها و شفقتا سرفرازی می یافت۔

باقضا برائے توان آمد

لیکھ۔ و شصت زنجیر فیل زردادہ اسلام خان از بنگالہ فرستادہ بود در ہمین روز ہا از نظر گذشت و داخل فیل خانہ خاصہ شریفہ گشت
راجہ ٹیک چند راجہ کیا یون استدعاے رخصت نمود چون بہ پدر او در زمان عرش آشیانے یک صدر اس اسپ مرحمت شدہ بود
بہمان دستور با و مرحمت کردم و فیل نیز دادہ شد۔ و تا اینجا بود بہ خلعتہا سرفرازی یافت و خنجر مرصع ہم دادم بہ برادران او نیز خلعتہا و اسپہا
دادہ شد ولایت اورا بدستور سابق با و عنایت فرمودم شادمان و کامر داجا و مقام خود باز گشت بہ تقریبے این بیت امیر الامرا خواندہ شد

گذر سب از سرماشتگان عشق | یک زندہ کردن تو بصد خون برابرست

چون طبع من موز و نست گاہے با اختیار گاہے بے اختیار مصراعی در باغی یا بیتے در خاطر سر میزند این بیت بزربان گذشت۔

از من کتاب رخ کہ نیم بے تو بکینفس | یکدل شکستن تو بصد خون برابرست

چون خواندہ شد ہر کس کہ طبع فطری داشت درین زمین بیتے گفتہ گذرانید ملا علی احمد مہر کن کہ احوال او پیش ازین گذشت
بد نہ گفتہ بود۔

اے مختص زگر یہ پیرغان نبرس | یک خم شکستن تو بصد خون برابرست

ابو الفتح دکنی کہ از امر اس معتبر عادل خان بود و قبل ازین بد و سال دولت خواہی اختیار نمودہ خود را داخل اولیائے دولت
قاہرہ ساختہ بود در دہم امر دادہ بہ ملازمت آمد و منظور عنایت و تربیت گشتہ بہ شمشیر خاصہ و خلعت سرفرازی یافت و بعد از چند روز
اسپ خاصہ نیز بد و مرحمت نمودم خواجگی محمد حسین کہ بہ نیابت برادر زادہ خود بہ کشمیر رفتہ بود چون خاطر از مہمات آنجا جمع ساخت در ہمین
روز ہا آمدہ ملازمت نمود چون بہ حکومت پٹنہ و دارائی آنجا سردار سے بالیست فرستاد بخاطر رسانیدم کہ مرزا رستم را فرستم منصب
اورا کہ پنج ہزاری ذات و ہزار و پانصد سوار بود پنج ہزاری ذات و سوار ساختہ بتاریخ ۲۶ جمادی الثانی مطابق دوم شہر پور تسلیم
حکومت پٹنہ نمودہ فیل خاصہ با اسپ و زمین مرصع و شمشیر مرصع و خلعت فاخرہ دادہ رخصت نمودم و پسران او و پسران مظفر حسین
خان مرزائی برادر او باضافائے منصب و فیل و اسپ و خلعت سرفرازی یافتہ بہرہا ہی او مرخص گشتند راے دلیپ را بکو کے
مرزا رستم تعین نمودم چون جا و مقام از نزدیک بان حد و است جمعیت خوب دران خدمت حاضر سازد پانصدی ذات و
سوار بر منصب او افزودم کہ دو ہزاری ذات و ہزار سوار باشد۔ فیل ہم عنایت شد ابو الفتح دکنی در سرکار ناگپور و آن حدود
جاگیر یافتہ بود مرخص گشت کہ ہم سرانجام جاگیر خود ہم بہ حفظ و حراست آن ملک قیام نماید خسرو بے اوزبک بہ فوجداری سرکار

میوات تعیین شد منصب او هشت صدی ذات و سی صد سوار بود الحال هزاری ذات و پانصد سوار حکم شد و اسپ نیز بدو مرحمت
نمودم چون نظر بر خدمت قدیم مقرب خان نمودم بخاطر رسید که آرزوئی در دل او نباید گذاشت منصب او را گلان کرده بودم جاگیر
خوب یافته بود آرزوئی علم و تقاره داشت باین عنایت هم سرفراز و کامروا گشت و صلح پس خوانده خواجه بیگ میزراصفوی بسیار
جو آنکس چتر و دو کار طلب است او را بخطاب پنجر خان سرگرم خدمت ساختم روز نهمین ۲۲ شهریور موافق ۱۴ رجب ۱۰۲۱ در منزل
مریم الزمانی مجلس وزن شمسی منعقد گشت باین روش خود را وزن کردن طریق ستوده است حضرت عرش آشیانه که منظر لطیف و
کرم بودند این روش را پسندیده هر سال خود را دو مرتبه باقسام فلزات از طلا و نقره و غیره و اکثر متعنه نفیسه وزن میفرمودند بمرتبه
مطابق سال شمسی و دیگر موافق سال قمری و مجموع آنرا که قریب یک لک روپیه است بفقرا و ارباب احتیاج تقسیم میکردند من هم
این سنت بنیه را امر می میدادم و به همان دستور خود را وزن نموده آن اجناس را به فقرا میدادم معتقد خان دیوان بنگاله چون از آن
خدمت معزول گشت پسران و برادران و بعضی خدمتگاران عثمان را که اسلام خان به همراهی او بدرگاه فرستاده بود بعد از طاعت
بنظر اشرف گذرانید و بعد احوال هر یک از افغانان بعد یک از بنده های معتبر مقرر شد و پیشکش خود را که بست و پنج زنجیر
فیل و دو قطعه لعل و پچول کتاره مرصع و خواجه سریان معتبر و آتش بنگاله و غیره ترتیب داده بود بنظر در آوردم پسر سلطان خواجه
که در لشکر دکن تعیین بود به طلب سعادت آستان بوسی دریافت یک قطعه لعل پیشکش گذرانید چون میان قلیج خان که سردار لشکر
بنگش بود که سرحد کابل است و میان امرای آنصوبه که به همراهی و سرداری او تعیین یافته اند تجصیص خان دوران نزاع و گفت و
شنود و بدو جهت تحقیق آنکه ناسازی از جانب کیست خواجه جهان را فرستادم یازدهم ماه مهر معتقد خان به منصب دالاسه بخشی گری
سرفرازی یافت و منصب او هزار می ذات و سی صد سوار مقرر گشت دیگر مرتبه به منصب مقرب خان پاره افروزم منصبش دوهزار می
و پانصد می ذات و هزار و پانصد سوار بود پانصد می دیگر اضافه شد که سه هزار می ذات و دوهزار سوار بوده باشد حسب الالتماس
خانخانان فریدون خان برلاس به منصب دوهزار و پانصد می ذات و دوهزار سوار از اصل و اضافه سرفراز گردید در اسه منوهر
هزار می ذات و هشت صد سوار شد و راجه نرسنگه دیو به منصب چهار هزار می ذات و دوهزار و دو بیست سوار سرفراز شد بجات
را که بهر رام چند بند یله است بعد از گذشتن رام چند به خطاب راجگی سرفراز ساختم ظفر خان از صوبه گجرات بوجوب طلب
در بست هشتم آبان آمده ملازمت کرد یک قطعه لعل و سه دانه مرصع و یک پیشکش گذرانید ششم آذر مطابق سوم شوال از برهان پور
خبر رسید که امیر الامرا روز نهمین بست و هفتم آبان در برگنه نهالی پور فوت کرد و بعد از بیماری که او را در لاهور دست داده بود

دیگر شعور و هوش از و کمتر ظاهر میشد. بخافه اش نقصان تمام راه یافته بود اخلاص بسیار میداشت جفت که از دفرزنده نماند که قابل تربیت و رعایت باشد چنان قلی خان که از پیش پدر خود که در پیشاورد آمده بستم آذر ملازمت کرد یک صد مهر و یک صد روپیه نذر گذرانید و پیشکش خود را از اسپ و اتمشه و دیگر اجناس که همراه داشت بنظر در آورد و ظفر خان را که از خانه زادان و کوکه زاده ها معتبر است نواخته بصاحب صوبگی بهار سرفراز ساختم و منصب پانصدی ذات و سوار افزوده سه هزاری ذات و دو هزار سوار مقرر داشتم و بابرادران خلعت و اسپ سرفرازی یافته در آن صوبه رخصت شد همیشه آذر دے او این بود که بخدمت علیحدہ سرفرازی یا بدتا جوهر خود را به همانند من هم خواستم که او را بیازم این خدمت را محک آزمایش او ساختم چون هنگام سپردن شکار بود روز شنبه دوم ذی قعدة مطابق چهارم ماه دی از دارالخلافه اگر به قصد شکار برآدم و در باغ و هره منزل شد و چهار روز در آن باغ توقف افتاد روز دهم ماه مذکور خبر فوت سلیم سلطان بیگم که در شهر بهار بودند شنیده شد والدہ ایشان گلرخ بیگم صبیحہ حضرت فردوس مکانه بودند و پدر ایشان میرزا نورالدین محمد از خواجہ زاده های خواجہ نقشبند اند به جمیع صفات حسنہ آراستگی داشتند در زمان این مقدار هنر و قابلیت کم جمع میشد حضرت جنت آشیانه این خواجہ زاده خود را از روی شفقت تمام نافر دیرم خان نموده بودند بعد از شفقار شدن ایشان در آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانه این که خدائی واقع شد به پس از کشته شدن خان مشارالیه والد بزرگوارم ایشان را به عقد خود در آوردند و رسته شصت سالگی به رحمت خدا واصل گشتند همان روز از باغ و هره کوچ شد اعتماد الدوله راجت سرانجام برداشتن ایشان فرستادم و در عمارت باغ منڈا اگر که بیگم خود ساخته بودند فرمودم که ایشان را نهادند در هفتدهم ماه دی میرزا علی بیگ اکبرشاهی از لشکر دکن آمده ملازمت نمود خواجہ جهان که به صوبه کابل خصل شده بود در بیست یکم ماه مذکور بازگشته سعادت خدمت دریافت و مدت رفتن و آمدن او به سه ماه و یازده روز کشید و دوازده مهر و دوازده روپیه نذر گویان آورد و در همان روز راجه رامداس نیز از لشکر فیروزی اثر دکن آمده ملازمت کرد و یک صد و یک مهر نذر گذرانید چون بامراے دکن خلعت زمستانی فرستاده نشد بود بدست حیات خان فرستاده شد و چون بندر سورت بجاگیر قلیج خان مقرر بود چنان قلیج راجت ضبط و حراست آنجا التماس نمود که مرخص گردد در بیست هفتم دی به خلعت و خطاب خانی و علم سرفراز گشته مرخص شد بجهت نصیحت امراے کابل و ناسازی که میان ایشان و قلیج خان واقع بود راجه رامداس را فرستادم و اسپ و خلعت دسی هزار روپیه و دخرج عنایت شد در ششم بهمن که برگنه باثری محل نزول بود خبر فوت خواجگی محمد حسین که از بنده های قدیم انخدمت ابن دولت بود رسید برادر کلان او محمد قاسم خان در زمان والد بزرگوارم رعایت کلی یافته بود و

تو اهلگی محمد حسین هم بخدات که از دردی اعتماد فرموده شود مثل یکا دلی و امثال آن سرفراز میگشت از و فرزندے نماند و کوسه بود
که اصلا در محاسن و بروت او یک موی ظاهر نمی شد در وقت سخن کردن هم بسیار فریاد میکرد مثل خواجه سرایان نمیده می شد
دیگر شاه نواز خان که خانخانان از برهان پور بجهت عرض بعضی معروضات روانه ساخته بود در پانزدهم ماه مذکور آمده ملازمت
کرد یک صد و یک صد و پیمه نذر گذرانید چون معاملات دکن بجهت تیز جلویهای عبدالعزیز خان و اتفاق امر صورت خوبی پیدا
نکرد و کهنیان راه سخن یافته با مراد و تنخواهان آنجا حکایت صلح در میان آوردند و عادل خان طریقہ دولتخواهی اختیار نموده
اتماس کرد که اگر هم دکن به من رجوع شود چنان کنم که بعضی محال که از تصرف او بیایم دولت برآمده باز به تصرف در آید و در
نظر بر مصلحت وقت نموده این معنی را عرض داشت نمودند و بنحویک گونه شد و خانخانان تعهد سرانجام مهات آنجا کرد بخان اعظم
که همیشه خواهان دفع و رفع رانای مقهور بود و این خاست را بجهت کسب ثواب اتماس می نمود حکم شد که به مالوه که بجایگیر
او مقرر است رفته بعد از سرانجام توجه این خدمت گردد و بر منصب ابوالنبی اوزبک هزاری ذات و پانصد سوار دیگر افزوده
چهار هزاری ذات و سه هزار و پانصد سوار بوده باشد مدت شکار بدو ماه و بیست روز کشید درین ایام همه روز متوجه شکار
بودم چون به نوروز عالم افروز پنج شش روز پیش نموده بود بخیریت معاودت نموده بیست چهارم اسفندار به باغ دهره محل
نزول گشت و مقربان و جمعی از منصبداران که حسب الحکم در شهر مانده بودند درین روز آمده ملازمت کردند مقرب خان صراحی
مرصع و کلاه فرنگی و کنجشک مرصع پیشکش گذرانید سه روز در بلخ مذکور توقف واقع شد روز بیست و هفتم اسفندار داخل شهر شدم
درین مدت دو بیست و بست و سه راس آهو و غیره و نو و پنج نیله گاو و دو خوک و سی و شش قطعه کاروانک و غیره و یک هزار و چهار صد
و پنجاه و هفت ماهی شکار شد.

جشن ششمین نوروز از جلوس همایون

سنه هشتم جلوس مطابق محرم سنه ۱۲۲۲ هـ

شب پنجشنبه بیست و هفتم محرم مذکور مطابق غره فردر دین سنه جلوس بعد از گذشتن سه نیم گهری حضرت نیر اعظم از برج حوت
در برج حمل که خانه فرخی و فیروزی اوست نقل نمودند و صبح آنکه روز نوروز عالم افروز بود مجلس جشن به آئین همه ساله ترتیب
و تزیین یافت و آخرهای آن روز بر تخت دولت جلوس واقع شد و امرا و اعیان دولت و مقربان درگاه تسلیم و مبارک باد

بجا آورند و درین ایام نخته فرجام همه روز بدو آنخانه خاص و عام برمی آید و مطالب و مقاصد و دعایات بعضی میسر میسر و پیشکشهای
 بنده های درگاه از نظر میگذشت ابوالنبی حاکم قندھار اسپان عراقی و سگان شکاری پیشکش فرستاده بود و بنظر در آمد و در نهم ماه مذکور
 افضل خان از صوبه بهار آمده ملازمت نمود و یک صد مهر و یک صد روپیه نذر گذرانید و یک زنجیر نعل بنظر در آورد و در دوازدهم پیشکش
 اعتمادالدوله گذشت از جوهر و آئینه و دیگر اجناس آنچه خوش اوقات بدرجه قبول پیوست و از فیلان پیشکش افضل خان ده زنجیر دیگر درین
 روز دیده شد و در سیزدهم پیشکش تربیت خان بنظر در آمد مقصد خان منزلی در آگره خریداری نمود و چند روزی در آنجا بسر برد و در بیست
 پی در پی اورادست داد شنیده ایم که بر چهار خیر حکم سعادت و نخواست میکنند اول بر زن دوم بر بنده سوم بر منزل چهارم بر آب
 بخت و آسودن سعادت و نخواست خانه ضابطه قرار یافته بلکه میگویند که به صحت پیوسته است اندک زمین را از خاک خالی باید کرد و باران
 خاکها را در آن سرزمین می باید ریخت اگر بر آید میانه است آن خانه را نه سعادت می توان گفت نه نحس و اگر کم کرد و بر نخواست آن حکم میکنند
 و اگر زیاده آید سعادت مبارک است در چهاردهم پیشکش اعتبار خان بنظر گذشت و آنچه مقبول اوقات برداشته شد منصب اعتبار خان
 که سزاری و سی صد سوار بود و دویست سوار پانصدی ذات و پنجاه سوار به منصب تربیت خان افزودم که دویست سوار ذات
 و هشت صد و پنجاه سوار بوده باشد هوشنگ پسر اسلام خان که در بیگاه پیش پدر خود بوده و درین روزها ملازمت کرد و چند سوار
 مردم گمراه که ملک ایشان متصل میگردد و در جنگ است بلکه درینو لای این ولایت هم در تصرف آنهاست همراه آورده بود از کیش و روش
 آنها مقدمات تحقیق شد بجملاً حیوانی چند اند به صورت آدمی از حیوانات بری و بجزی همه چیز میخورند و هیچ چیز در کیش ایشان منع نیست
 و با همه کس میخورند و خواهر خود را که از مادر دیگر باشد میگیرند و تصرف میکنند صورتها را ایشان بقران فلماق شبیه است اما زبان ایشان
 بقتی است و اصلاً بترکی نمی مانند و همین یک گوشت که یکسر آن بولایت کاشغر متصل است و سر دیگر آن بولایت پیگو دینی درست و
 آجینه که از آن تعبیر بدینے توان کردند از دین مسلمانان دور و از کیش هندو و مجور اند و سه روزی بشراف مانده فرزند خرم خوا
 نمود که به منزل او رفته شود تا بهما پنجاه پیشکش نوروز از نظر بگیرد و التماس او درجه قبول یافت یک روز و یک شب در منزل آن فرزند
 توقف نموده شد پیشکشهای خود را بنظر در آورد و آنچه پسند خاطر او افتاد گرفته شد و تمه را با او بخشیدم روز دیگر مرتضی خان پیشکش خود را
 گذرانید از هر مجلس چیزها سامان نموده بود تا روز شرف هر روز پیشکش یک از امرای بلکه دوسه از نظر میگذشت روز دوشنبه نوروز هم
 فرودین مجلس شرف ترتیب یافت در آن روز سعادت اندوز بر تخت دولت جلوس نمودم حکم شد که اقسام کینها از شراب غیر آن
 حاضر سازند تا هر کس به خواستش خاطر خود آنچه خواهد بخورد بسیار از تکاب شراب نمودند پیشکش مهابت خان درین روز گذشت

یک مهر هزار توله که به کوب طالع موسوم است بیادگار علی ایچی والی ایران و ادم مجلس شگفته گشت بعد از برخاستن حکم کردم که اسب
 و آئین را بار کنند چون در ایام نوروز پیشکش مقرب خان سامان نیافته بود از هر قسم نفایس و تحفای خوب بهرسانیده بود و از
 جمله دوازده راس اسب عراقی و عربی که به جهان آورده بود دیگر زین مرصع کاری فرنگی از نظر گذشت بر منصب نوازش خان
 پانصد سوار اضافه شد که دویزاری ذات و سوار بوده باشد فیلی بنسی بدن نام که اسلام خان از بنگاله فرستاده بود به نظر
 درآمده داخل فیلان خاصه شد روز سوم اردی بهشت خواجهمیادگار برادر عجد الله خان از گجرات آمده ملازمت کرد یکصد مهر
 جهانگیری نذر گذرانید بعد از چند روز که در ملازمت بود به خطاب سردار خانی سرفرازی یافت چون بخشی صاحب استقلال به لشکر
 بنگش و آن حدود با استافرسا و معقد خان را بدین خدمت اختیار نموده و بر منصب ادسی صدی ذات و پنجاه سوار اضافه
 شد که هزار و پانصدی ذات و سی صد و پنجاه سوار بوده باشد رخصت نمودم مقرر شد که بزودی روانه گردد محمد حسین چلی که
 در خریدن جوایس و بهرسانیدن تحفه و قوف تمام داشت پاره زر داده رخصت نمودم که از راه عراق با استقبال رود و تحفها
 و نفایس که بهرسانند بجهت سرکار ما خریداری نماید درین صورت ضرور بود که والی ایران را ملازمت کند کتابته با و داده بودیم
 و یاد بودی بان همراه بود مجلا در حوالی مشهد برادر شاه عباس رامی بنید شاه از قفحص میکند که چه چیزها حکم است که بجهت سرکار
 ایشان خریداری نمائی چون مبالغه میکند چلی یاد داشته که همراه داشت ظاهراً بسیار در ایران یاد داشت فیروزه خوب میبائی
 کانه استهبانات داخل بود میفرماید که این دو جنس بخردن میسر نیست من بجهت ایشان میفرستم ادسی توچی را که از ملازمان رو
 اد بود اختیار نموده شش انباجه خاکه فیروزه خمینا بیه سیر خاکه داشت و چهارده توله میبائی و چهار راس اسب عراقی که یک از آن
 ابلق بود حواله او میکند و کتابته شعر بر اظهار محبت و دوستی بیش از پیش نوشته در باب زبونی خاکه و کمی میبائی غدر بسیار
 خواسته بودند و خاکها بسیار زبون بنظر درآمد هر چند حکاکان و نگین سازان قفحص کردند یک نگینه که قابلیت انگشتری ساختن داشته باشد
 ظاهراً شد غالباً در این ایام خاکه فیروزه بطریق که در زمان شاه مرحوم شاه طهماسب از معدن بر سر آمده حالا بر نمی آید همین
 مقدمه را در کتابت ذکر کرده بودند در باب اثر میبائی از حکیمان سخنان شنیده بودم چون تجربه شد ظاهراً نه گشت نید انم که
 اطباء و اثر آن مبالغه از حد گذرانیده اند یا بجهت کهنگی اثر آن گم شده باشد بهتر تقدیر بر روشنی که قرار داد اطباء بود پاس مع
 را شکسته زیاده از آنچه میگفتند خورانیده پاره بر محل شکستگی ماییده شد و تا سه روز محافظت نمودند حالانکه مذکور میشد که از
 صبح تا شام کافیست بعد از آنکه ملاحظه نموده شد هیچگونه اثری ظاهر نشد و شکستگی بحال خود بود در کاغذ علی ده سفارشش

سلام الله عرب نوشته بودند همان لحظه منصب و علوفه جاگیر را افزودم فیله از فیلان خاصه با تالایه به عبد الله خان فرستادم و
 فیله دیگر هم به قلیچ خان مرحمت شد و دوازده هزار سوار برادر عبد الله خان را به ضابطه سه اسپه و دوا سپه فرمودم که نخواهند
 و چون سابق بخت خدمت جوته گریه پانصدی ذات و سی صد سوار بر منصب برادر او سردار خان افزوده شده بود و در
 ثانی الحال آن خدمت به کامل خان مفرگشت حکم کردم که آن اضافه را برقرار داشته در منصب او اعتبار نمایند و سرفراز خان
 را که هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار بود صد سوار دیگر اضافه فرمودم بست و نهم اردی بهشت ماه مطابق بست و ششم ربیع الاول
 ششم جلوس و ششم بصری روز پنجشنبه مجلس وزن قمری در خانه مریم الزمانی ترتیب یافت دپاره از روزن مذکور بچهار
 و ستحقان که در خانه والده ام جمع شده بودند فرمودم که بخش کردند و درین روز هزاری بر منصب مرتضی خان افزوده شد که شش
 هزاری ذات و پنج هزار سوار بوده باشد خسرو بیگ غلام میرزا اخانی از پنه بهمه عبد الرزاق معمری آمده ملازمت نمود و سردار
 برادر عبد الله خان با حمد آباد گجرات رخصت یافت و دوبر که باز هر داشتند از کرمانکس اخانی آورده بود همیشه شنیده میشد که هر
 جانور که باز هر میرد بسیار لاغر و زبون میباشد حالانکه این بزها در نهایت قریبی و تازگی بودند یکی از آنها را که ماده بود فرمودم
 که گشتند چهار باز هر ظاهر شد و این معنی باعث حیرت تمام گشت یوز مقرر است که در غیر جاها که میباشد بماده خود جفت نمی شود
 چنانچه والد بز گوارم یک مدتی تا هزار یوز جمع کرده بودند بسیار خواهان آن بودند که اینها با یکدیگر جفت شوند اصلا نمی شد و باز
 یوزها که نر و ماده در باغات قلاده بر آورده میزدند در اینجا هم نه شد درین ایام یوز نر که قلاده خود را گیسخته بر سر ماده یوزی
 میزد و جفت میشد بعد از دو نیم ماه سه بچه زایید و کلان شده چون فی الحلقه غراتی داشت نوشته شد هرگاه یوز یا یوز جمع نگردد شیر
 خود بطریق اولی هرگز شنیده نه شده بود که بعد از گرفتاری جفت شده باشد چون در عهد دولت من وحشت از طبیعت جانوران
 صحرائی برداشته شده چنانچه شیران نبوسه رام گشته اند که بلی قید و زنجیر گله در میان مردم میگردند و ضرر ایشان بر مردم میرسد
 و نه وحشت در میدگی دارند بحسب اتفاق ماده شیر که آبستن شد و بعد از سه ماه سه بچه زایید و این هرگز نه شده که شیر جنگلی بعد از
 گرفتاری به جفت خود جمع شده باشد از حیله مان شنیده میشد که شیر شیر بخت روشنائی چشم بقایت فائده مند است هر چند سعی
 کردیم که نم شیر در پستان او ظاهر شود پس نه گشت بخاطر میرسد که چون جانور غضبناک است و شیر در پستان مادران از روی مری
 که به بچه خود دارند چون در پستان او تقارن خوردن و یکیدن بچه شیر میشد و باشد تا در وقت گرفتن او بخت بر آوردن شیر غضب
 او زیاد و گشته شیر در پستان خشک میشود و در آخر اردی بهشت خواجہ قاسم برادر خواجہ عبد الغزیز که از خواجہ زاده های نقشبندیانند

از مادر آنکه آمده ملازمت نمود و بعد از چند روز دوازده هزار روپیه بطریق انعام با و مرحمت شد و چون خواجه جهان در حوالی شهر
فالیز خیره پوزه بچل آورده بود و بعد از گذشتن دوپهر روز پنجشنبه دهم خورداد بر کشتی سوار شده از راه دریا به سیر فالیز روانه شد و مردم
بچل همراه بودند و در دسره گهری از روز مانده رسیدیم شب در سیر فالیز گذرانیدم عجب تند باد و جگرے شد که خیمه و سراپرده برپای
نمانده بر کشتی درآمده آن شب را بسر بردم پاره از روز جمعه در سیر فالیز گذرانیدم و به شهر باز گشت نمودم افضل خان که مدتی مدید
بالم دلی در خماسه غریب گرفتار بود و در دهم خورداد در گذشت جاگیر و وطن را به جگن را که در خدمت دکن تفصیر کرده بود تغییر نموده
به مهابت خان عنایت نمودم شیخ پیر که از دارستگان دلی تعلقان وقت است و خاص بخت محبت و اخلاص که با من دارد و طریق
خدمتگاری و همراهی اختیار نموده است در پرگنه میرٹھ که وطن اوست قبل ازین بنای مسجد نهاده بودند در نیولاب تقریب مذکور گشت
چون خاطر او را متعلق با تمام این بنای خیر یافتیم چهار هزار روپیه با و دادیم که خود در فتنه صرف او نماید و فرجه شال خاصه با و مرحمت نمود
رخصت کردم در دیوانخانه خاص و عام و در مجاز و چوب ترتیب می یابند در مجراول امرا و ایلچیان و اهل غت میباشند و درین
دایره کسے بغیر حکم داخل نمی شود و در مجراول دوم که وسیع تر از مجراول است جمیع بندگان از منصبداران و احدیان و کسانیکه اطلاق نوکری
توان کرد راه می یابند و در سیردن این مجراول که ان امیر و سایر مردے که در دیوانخانه مذکور در می آیند می ایستند چون میان مجراول
و دوم تفرقه نبود بخاطر رسید که مجراول را به نفره باید گرفت فرمودم که مجراول کو رو نرد بانے را که ازین مجراول به بالا خانه جھرو که نهاده اند
و در فیل را که بهر دو دست نشین جھرو که که هنرمندان از چوب ترتیب داده اند و نفره گیرند بعد از اتمام بعرض رسید یک صد و سیست
و پنج من نفره بوزن هندوستان که هشت صد و هشتاد من ولایت باشد صرف فرموده شد الحق که صفا و نمود دیگر پیدا کرده چنانچه گویا
چنین می بایست سوم ماه تیر مظفر خان از پٹنه آمده ملازمت کرد و دوازده مهر نذر گذرانید مصحف جلد مرصع و دو گل مرصع پیشکش گویان
بنظر در آورد و در چهار دهم ماه مذکور صفدر خان از صوبه بهار آمده ملازمت کرد و یک صد و یک عدد مهر نذر گذرانید بعد از آن که
مظفر خان روزے چند در ملازمت بود پانصدی ذات بر منصب سابق او افزوده علم عنایت فرمودم و شال خاصه داده رخصت
پٹنه کردم مید انستم که سگ دیوانه بهر جانورے و جاندارے را که بگزدا البته می میرد غایتا انیمعتی در فیل به صحت نه پوسته بود و در زمان
من چنین واقع شد که شبے سگ دیوانه بجای بستن یکے از فیلان خاصه کچی نام درآمده درپای ماده فیله که همراه فیل خاصه
بود و میگزد به یکبار ماده فیل بفریاد در می آید فیلبانان دویده خود را میرسانند آن سگ رو بگریز نهاده بز قوم زاری که در آن حوالے
واقع بود در می آید و بعد از زمانے باز درآمده خود را به فیل خاصه میرساند و دست او را میگزد فیل او را میکشد چون مدت یکماه

پنج روز ازین مقدمه میگذرد و روزی که بواسطه ابرناک بود غریبین رعد بگوش ماده فیل که در عین چرابود میرسد و به یکبار فریاد میکند و اعضاے او بلرزہ درآمده خود را می اندازد و باز برخاسته ہفت روز آب از دہان او میرفت و ناگاہ فریادے میکند و سبے آرامی داشت فیلبانان ہر چند در صد علاج شدند نفع نہ کرد و روز ہشتم افتادہ مرد بعد از مردن ماده فیل بیک ماہ فیل کلان را بہ کنار آب بہ صحرامی بردند بہمان طریق ابر و رعد ظاہر شد فیل مذکور در عین مستی یکبار بہ لرزہ درآمده ہرزین نشست فیلبانان اورا بہزار مشقت بجا و مقام خود آورده بعد از بہمان مدت و بہمان حالت کہ ماده را دست دادہ بود این فیل نیز تصدق شد از وقوع این مقدمہ حیرت تمام دست داد و الحی جاے حیرت ست کہ جانورے باین کلانے و ہرزگی ہیکل و ترکیب باندک جراحے کہ از حیوان ضعیفی با درسد این مقدار متاثر گرد و چون خانخانان مکرراستدعائے رخصت شاہ نواز خان پسر خود نموده بود تبارتخ ۴۷ - امر داد اسپ و خلعت دادہ رخصت دکن نمودم و یعقوب بدخشی را کہ منصب اوصد و پنجاہے بود بنا بر تردے کہ از دو وقوع آمدہ بود بہ منصب ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار سرفراز ساختہ بخطاب خانی ادرا سر بلند گردانیدم و علم نیز کر امت شد طوائف ہنود بر چہار گروہ قرار یافتہ و ہر کدام بآئین و طریق خاص عمل مینماید و در ہر سال روزے معین دارند اول طائفہ برہمن یعنی شناسندہ اینر و یچون و وظیفہ ایشان شش چیز ست علم آموختن و دیگران را تربیت دادن و آتش پرستیدن مردم را دلالت بہ آتش پرستش کردن چیزے بہ محتاجان دادن و چیزے گرفتن این طائفہ را روزے معین است و آن آخر ماہ ساون است کہ ماہ دوم از برسات است این روز را مبارک دانستہ غائبان ایشان بہ کنار دریا ہا و تالابہا میروند و فسونہا خواندہ بر ریسمان ہا و رشتہ ہاے رنگین میدنند و روز دوم کہ ادل سال نو است آن رشتہ ہا را در دست را جہاد بزرگان عبدی بندند و شگون میدانند و این رشتہ را را کھی میگوبند یعنی نگاہداشت این روزہ در ماہ تیر کہ آفتاب جہا تباب در برج سرطانست واقع میگردد و طائفہ دوم چھتری ست کہ بہ کھتری معروف و مشہور است و مراد از چھتری طائفہ ایست کہ مظلومان را از شر ظالمان محفوظ دارند آئین این طائفہ سہ چیز است یکے آنکہ خود علم بخواند و دیگران را تعلیم ندہد دوم آنکہ آتش را پرستش کند و دیگران را بہ پرستش دعوت نہ نماید سوم آنکہ بہ محتاجان چیزے بدہد و خود با وجود احتیاج چیزے نگیرد و روز این طائفہ بجے و دسمین است درین روز سواری کردن و اشکر بر سر خیم کشیدن پیش ایشان مبارک است و رام چند کہ اورا بہ خدائی می پرستند درین روز لشکر کشیدہ بر خیم خود طفر یافتہ است این روز را معتبری دانند و فیلان و اسپان را آرایش کردہ پرستش می نمایند و این روز در بہر ماہ شہر و ر کہ آفتاب در برج سنبلہ میباشد واقع میشود بہ نگاہ دارندہ ہاے اسپان و فیلان انعاما میدہند طائفہ سوم پیش است و این

جماعت این دو طائفه را که ذکر ایشان گذشت خدمت میکنند زراعت و خرید و فروخت و سود و سودا شغل ایشان مقرر است این طائفه را هم روزی معین است که آنرا دیوالی هم میگویند و این روز در ماه مهر که آفتاب در برج میزان است واقع میگردد و در بیست و هشتم ماه پاسه قمری میباشد در شب این روز چراغهای می افروزند و دوستان و عزیزان در خانه پاسه یکدیگر جمعیت نموده هنگام قمار بازی گرم بسیارند چون نظر این طائفه بر سود و سودا است بدون پاسه دادن را درین روز شگون میگیرند طائفه چهارم شود راست این گروه بهترین طائفه بودند همه را خدمت میکنند و ازین چیزها که مخصوص هر طائفه مذکور گشت بهره مند ازین روز این با هوای است که با اعتقاد ایشان روز آخر سال است این روز در ماه اسفند دارند که حضرت نیرا عظم در برج حوت منزل دارند واقع میشود در شب این روز آتشها در هر کوچه و گذرهای برمی افروزند و چون روز میشود تا یک بهر آن خاکسترها بر سر دروسه یکدیگر می افشانند و شور و غوغا میکنند بر سر انگیزند و بعد از آن خود را شست و شو و داده رختهای پوشند و به سیر باغات و صحراها میروند چون ضابطه مقرر نموده است که مرده پاسه خود را می سوزانند آتش افروزن درین شب که شب آخر سال گذشته است کنایه از آن است که سال گذشته را که به منزله مرده است بسوزانند و در ایام والد بزرگوارم امرای هند و دیگر طوائف به تقلید ایشان رسم را کپی بجای میسازند که علما و مرداریدها و گلها و مرغها به جو اسیرگران بها در رشته ها کشیده بر دست مبارک ایشان می بستند و تا چند سال این رسم معمول بود چون تکلف را از حد گذرانیدند تبعی برای ایشان گران آمده منع فرمودند و بر همان به شگون همان رشتها و ابریشمها را که ضابطه ایشان است می بستند من هم درین سال بسنت پسندیده ایشان عمل نموده فرمودم که امرای هند و اعیان این طائفه را کپی بدست من نه بندند روز را کپی که نهم امرواد بود و بلند همان معرکه قایم شد و دیگر طوائف براه تقلید رفته و دست ازین تعصب باز نداشتند همین سال را قبول نموده فرمودم که بهمان ضابطه قدیم بر همان رشته ها و ابریشمها می بسته باشند درین روز به حسب اتفاق عرس حضرت عرش آشیانه واقع شد و عرس از قاعده پاسه است که در هندوستان معمول است در هر سال در روز فوت پیر و عزیز خود طعامها و اقسام خوشبوئیا باندازه حالت و قدرت خود ترتیب داده علما و صلحا و سایر مردم جمع میشوند و این مجلس گاه باشد که بیک هفته بکشد درین روز با با خورم را فرستادم که به روضه منبر که ایشان رفته این مجلس را منعقد سازد و دوه هزار روپیه بدهد کس از بنده پاسه معتبر داده شد که به فقر او را باب احتیاج تقسیم نمایند در پانزدهم ماه امرواد پیشکش اسلام خان از نظر گذشت است و هشت زنجیر قیل و چیل راس اسپ آن سزین که بیائمن مشهور است و پنجاه نفر خواجه سرا و پانصد پرگانه نفیس ستارگانی فرستاده چون ضابطه شده که وقایع جمیع صوبها به تخصیص سرحد با بعضی می رسیده باشد و واقعه نویسان از درگاه بدین خدمت تعیین میشوند

و این از ضوابط است که پدر بزرگوارم کرده اند و من هم موافق آن عمل می نمایم و درین ضمن فواید کلی و نفع عظیم مشاهده میشود و اطلاع دیگر بر احوال عالم و عالمیان بهم میرسد اگر فواید آن مرقوم گردد سخن دراز میشود درین ایام و قیام نویسنده لاهور نوشته بود که در اواخر ماه تیر ده کس از شهر بامن آباد که در دوازده کوسه واقع است رفته اند چون هوا گرمی بهم میرساند پناه به سایه درختی میسوزند و مقارن آن باد و چکر بهم میرسد و آن باد چون به جماعت مذکور می وزد به لرزه درآمده نه کس از آنها هم در زیر درخت جان دادند و یک کس زنده ماند و آن زنده مدت ها بیماری داشت تا بعد از محنت بسیار خلاص شد و جانور آنی که بر درخت مذکور نشین داشتند همگی افتاد و مردند و در آن نواحی هوا این قسم خرابی پیدا کرد که جانوران صحرائی به کشت زارها آمده خود را می انداختند و بر بالاسه سبزه غلطیده جان میدادند و مجله جانوران بسیار کشته می شدند در روز پنجشنبه ۱۳ - امرداد تبیج نموده به قصد شکار به کشتی سوار شده متوجه موضع سمونگر که از شکارگاه های مقرر است گشتم و در ۳۳ شهر پور خا نعمت را که از وکمن به مصاحت فرستادن عراق و همراهی ایلی دارا ایران طلب نموده بودم در پنجار سیده ملازمت کرد و صد مهر نذر گذرانید و چون سمونگر به جایگر مصابت خان مقرب بود و منزله و لشکرها بنایت تکلف برکنار و دریا ساخته بود بسیار خوش افتاد و یک زنجیر فیل و یک انگشتری نیکین زمره و پیشکش نمود و فیل را داخل فیلان خاصه نمودم تا ۴ شهر پور به شکار مشغول بودم درین چند روز چهل و هفت راس آهوز زده و ده و دیگر جانوران شکار شد و درین روزها دلاور خان یک قطعه لعل پیشکش فرستاده بود و مقبول افتاد و شمشیر خاصه جهت اسلام خان فرستادم بر منصب حسن علی ترکمان که هزاری ذات و هفت صد سوار بود پانصدی ذات و یک صد سوار افزوده شد - آخر های روز پنجشنبه ۲۰ ماه مذکور در منزل مریم الزمانی دزن شمسی به فعل آمد خود را با قلزات و دیگر خبر با بدستور معمول دزن نمودم درین سال سن چهل و چهار سال شمسی پوره شد و درین روز یادگار علی ایلی دارا که ایران و خا نعمت که ازین جانب به همراهی او تعیین شده بود منحصرا گشتند بیادگار علی اسپ با زین مرصع و کمر شمشیر مرصع و چهار تنب طلا دوزی و کلفتی و با پر و جیغه و سی هزار روپیه نقد مرحمت شد که مجموع چهل هزار روپیه بوده باشد و به خا نعمت کپوه مرصع یا پھول گماره که علاقه از مردارید داشت شفقت نمودم در ۲۲ ماه مذکور به زیارت روضه مقدسه منوره والد بزرگوارم به بهشت آباد فیل سواره متوجه گشتم در فتن پنج هزار روپیه زهر بزرگی افشاند و پنج هزار روپیه دیگر به خواجه جهان دادم که به درویشان قسمت نماید و تبیج نماز شام کرده به کشتی متوجه شهر شدم چون منزل اعتماد الدوله برکنار آب جمنا واقع بود آنجا فرود آمدم و شب در منزل او گذرانیده تا آخر های روز دیگر آنجا بسر بردم و از پیشکش های او آنچه خوش آمد قبول فرموده متوجه دولت خانه گشتم منزل اعتقاد خان هم برکنار آب جمنا بود حسب التماس او با مردم محل آنجا فرود آمده منازل او را که تازه ساخته بود سیر کردم

الحق جایه مطبوع و پسند بود بسیار خوش آمد پیشکشهای لائق از آئینه و جواهر دیگر اجناس سرانجام نموده بود مجموع از نظر اشرف
گذشت و اکثر پسند خاطر افتاد و قریب به شام داخل دولت خانه همایون شدم چون منجان و اختر شتاسان اشب ساعت توجه
بجانب اجمیر اختیار نموده بودند هفت گھڑی از شب و شنبه ۲ شعبان مطابق ۲۴ شهریور گذشته به فیروزی و اقبال بقصد انصوب
از دروازه خلافت اگره برآمدم و درین غریمت دو چیز منظور خاطر بود اول زیارت روضه منوره خواجه معین الدین چشتی که از برکات
روح پر فتوح ایشان کتایشهای بزرگ باین دودمان و الارسیده و بعد از جلوس زیارت مرقد بزرگوار ایشان میسر گشته
بود و دوم دفع و رفع رانا امر سنگه مقهور که از زمینداران و راجه های معتبر هندوستان سست و سرور و سر داری او و آبا و اجداد
او را جمیع راجه و رایان این ولایت قبول دارند و دیر نیست که دولت و ریاست در خانواده آنها سست مدتی در حد و مشرق
که پورب روید باشد حکومت داشته اند و دران ایام خطاب راجگی معروف و مشهور بوده اند بعد از ان بر زمین دکن افتادند و
بیشتر ولایات آنجا به تصرف در آورند و بجای راجه لقب راول راجه و اسم خود ساختند پس از ان به کوستان میوات درآمدند
و رفته رفته قلعه چتیور را به تصرف در آوردند از ان تاریخ تا امروز که هشتم سال از جلوس سست یکم هزار و چهار صد و هفتاد و یک سال
میشود بیست و شش کس دیگر ازین طائفه که مدت حکومت ایشان یک هزار و ده سال است راول خطاب داشته اند و از راول
که اول شخصی است که به راول اشتها را یافته تا رانا امر سنگه که امروز رانا است بیست و شش نفر اند که در عرض چهار صد و شصت و
یک سال ریاست و سرور و داشته اند و درین مدت مدید گردن با طاعت هیچ یک از سلاطین کشور هندوستان در نیامده اند اکثر
اوقات در مقام سرکشی و فتنه انگیزی بوده اند چنانچه در عهد سلطنت حضرت فردوس مکانی رانا سانگا جمیع راجه و رایان زمینداران
این ولایت را جمع ساخته با یک لک و هشتاد هزار سوار و چندین لک پیاده در حوالی بیانه جنگ صف نمود و بتایید باری تعالی
و یادوری نجات لشکر ظفر اثر اسلام بر افواج کفر غلبه کردند و شکست عظیمی با حوال او راه یافت تفصیل این جنگ در تواریخ معتبره
به تفصیل در واقعات که از تصنیفات حضرت فردوس مکانی ست مذکور و مسطور است و الله بزرگوارم که مرقد منورش محل فیوض
نانهای باد و در دفع این سرکشان سیهی بلخ بجا آوردند و چندین مرتبه لشکر را بر سر او تعیین نمودند و در سال دوازدهم از جلوس خود
به تسخیر قلعه چتیور که از محکم قلعه های مقرر و معموره عالم است و برهم زدند و رانا غریمت نمودند و قلعه مذکور را بعد از آنکه چهار ماه
وده روز و شب و اشتغال از کسان پدر رانا امر سنگه به جنگ و جدال از روی قدرت و قوت تمام گرفتند و قلعه را خراب نموده
برگشتند و در هر مرتبه افواج قاهره کار را بر دنگ ساخته چنان می کردند که بدست در آید یا خراب و آواره گردد و مقارن این امر

روے پیدا کہ این مهم انصرام نمی یافت تا در اواخر عید در یک روز و یک ساعت خود بہ تسخیر ملک دکن متوجہ گشتند و مرا با لشکر عظیم
 و سرداران معتبر بر سر رانافرتاوند بحسب اتفاق این ہر دو کار بواسطہ اسبابی کہ ذکر آن طول تمام دارد صورت پذیر نہ گشت تا آنکہ
 زمان خلافت بن رسید چون این مهم نیم کارہ من بود بعد از جلوس اولین لشکر کہ بحدود مالک فرستادم این لشکر بود فرزند پرنیز
 را سردار ساختہ عظمائے دولت کہ در پای تخت حاضر بودند بدین خدمت تعین گشتند و خانہ معمور و توپخانہ موفور ہمراہ نمودہ روانہ
 ساختم چون ہر کارے موقوف بر وقت ست درین اثنا قضیہ بدعا بیت خسرو وقوع آمد مرا ناچار تعاقب او بجانب پنجاب بایست
 و ولایت و پایہ تخت کہ در دار الخلافت اگرہ بود خالی میماند بانصورت نوشتہ شد کہ پرویز با بعضی اہل برگشتہ بہ محافظت اگرہ و حوالی و
 حواشی آن قیام نماید مجاہدین مرتبہ ہم مهم رانا چنانکہ بایست نشد چون بہ عنایت الہی خاطر از فتنہ خسرو جمع گردید و دیگر بارہ اگرہ محل
 نزول را بات عالیات گشت افواج قاہرہ بسرکردگی مہابت خان و مجد الدہ خان و دیگر سرداران تعین نمودہ شد و از ان تاریخ
 تا وقت غریمت را بات جلال با جمیع پوتہ ولایات او پایمال عساکر فیروزی مآثرہ بود غایتا مهم او صورت پسندیدہ پیدا نمی کرد بخاطر
 گذرانیدم کہ چون در اگرہ کارے ندارم و تعین من گشت کہ تا من خود متوجہ نشوم این مهم صورتے پیدا نمی کند بہ ساعت مقرر از
 قلعہ اگرہ برآمدہ و در باغ و صحرہ منزل واقع شد روز دیگر جشن و سرور روے داد و بدستور معمول اسپان و فیلان را آرایش دادہ
 از نظر گذرانیدم چون مکبر والدہ ما ہمیشہ ہائے خسرو و بعضی رسانیدند کہ از کردہ ہای خود بسیار نام و پشیمان ست عرق عطوفت
 و شفقت پدرے در حرکت آمدہ اورا طلبیدم و مقرر کردم کہ ہر روز بہ کورنش می آمدہ باشد در باغ مذکور ہشت روز مقام شد در
 بیت و ہشتم خبر رسید کہ راجہ رام داس کہ در نگیش و حدود کابل بہ ہمراہی قلیج خان خدمت می نمود وفات یافت غرہ ماہ مہراز باغ کوچ
 شد و خواجہ جهان را برائے نگاہبانی دارا سلطنت اگرہ و محافظت خزائن و محکمات خدمت فرمودم و فیل و فرگل خاصہ باو مرحمت
 شد در دوم مہر خبر رسید کہ راجہ با سو در تھانہ شاہ آباد کہ سرحد ولایت امرے مقہور است وفات یافت دہم ماہ مذکور روپ باس
 کہ الحال با من آباد موسوم شد ہ منزل گشت سابق این محال بجا گیر روپ خواص مقرر بود بعد از ان بہ پسر مہابت خان کہ امان الدہ
 نام دارد و مرحمت نمودہ فرمودم کہ بنام او میخواندہ باشند باز درین منزل مقام واقع شد چون از شکار گاہ ہائے مقرر است
 ہر روز بہ شکار سوار میشدم چنانچہ درین چند روز یک صد و پنجاہ و ہشت آہو زودادہ و سایر جانوران شکار شد بہست و نجسم
 ماہ مذکور از ان آباد کوچ نمودہ شد درسی و یکم این ماہ مطابق ہشتم رمضان خواجہ ابو الحسن را کہ از برہانپور طلب نمودہ بودم
 آمدہ ملازمت کرد و پنجاہ ہنزدہ و پانزدہ پارہ مرصع آلات و یک زنجیر فیل کہ اورا داخل فیلان خاصہ کردم پیشکش گذرانیدم دوم آباد

مطابق دهم رمضان خبر فوت قلیچ خان رسید از قدیمان این دولت بود و به هشتاد سالگی به رحمت خدا رفت در پرتو و بخت
و رفع و رفیع افغانان پرتواری قیام داشت منصب او شش هزاری ذات و پنجاه سوار بود و مرضی خان دکنی که در علم پخته بازی
که با اصطلاح و کنیان یک انگلی گویند و مغلان شمشیر بازی میگویند بنظر بود و در پیش او باین درزش متوجه بودم در یولا او را خطاب
وزرش خانی سرفراز گردانیدم چون ضابطه کرده ام که شهرها را باب استحقاق و درویشان را از نظر من میگردد اینده باشند تا نظریات
هر یک انداخته زمین و زر نقد و پوشش آنها مرحمت نمایم در میان آن مردم شخصی اسم جهانگیر را با اسم اعظم الله اکبر بحساب اجد مطابق
یافته بود بعضی رسانید و این معنی را تفادول و شگون خوب گرفته به یا بنده آن زمین و اسب و زر نقد و خلعت کرامت نمودم روز دوشنبه
پنجم شوال مطابق بیست و ششم آبان ساعت داخل شدن با جمیع قرار یافته بود صبح روز نهم که متوجه گشتم چون قلعه و عمارات روضه حضرت
خواججه بزرگوار ظاهر گشت قریب بیک کرده راه را پیاده طی کردم و از دو جانب راه معتدلان را بین نمودم که به فقر و آوار باب احتیاج
از داده میرفتند چون چهار گهری از روز گذشته داخل شهر و محوره شدم و در گهری پنجم شرف زیارت روضه متبرکه دست داد بعد از
در یافت زیارت بدو تخته هایدون متوجه گشتم و روز دیگر فرمودم که همه حاضران این بقعه شریف را از خود بزرگ شمری و برگذری
از نظر بگذرانند تا فراخور استحقاق بعطایای جزیل خوشنود گردند و مفتهم آذربایجان به قصد سیر و شکار تالاب بیکر که از معابد مقرر منهد است
و در فیصلت آن سخنان میگویند که به هیچ عقلی راست نمی آید و در سه کوهی به جمیع واقع است متوجه گشتم و دوسه روز در آن تالاب
شکار مرغابی کردم و با جمیع معاودت نمودم بعد از آن قدیم و جدید که با اصطلاح کفار و یوهره میگویند در اطراف این تالاب بنظر درآمد
از جمله را نا شکر که عم امری مقهور است و در دولت ما از امرای بزرگ است و یوهره ساخته در غایت تکلف چنانکه یک لک روپیه
ند کور شد که خرج نموده به تماشا که آن عمارت در آدم صورتی دیدم از سنگ سیاه تراشیده از گردن بالا بهیئت سرخوک و مانتی
شبهه به بدن آدمی عقیده ناقص نبود آنست که یک وقتی بنا بر مصلحتی که رای حکیم علیم اقتضا فرموده بدین صورت جلوه ظهور نموده است
این صورت را بدین جهت عزیز داشته پرستش بنمایند فرمودم که آن صورت کریم را در هم شکسته در تالاب اندازند و بعد از آن خطه
این عمارت بر قلعه کوبی بکنند سفید مشایده گشت که مردم از هر طرف بدانجامی آمدند از حقیقت آن پرسیدم گفتند چو گئی
در اینجا باشد ساده لوحانیکه بدین او میروند کف آردی بدست بدانها میداد که در دهن انداخته آواز جانورهای که از آن
سفا در یک وقت آزار یافته باشند نمایند تا آن گناه بدین عمل زائل گردد فرمودم تا آن محل را خراب نموده آن جوگی را از اینجا
اخراج نمودند و صورتی که در آن گنبد بود شکستند دیگر عقیده داشتند که این تالاب را عمق نیست بعد از تفحص ظاهر شد که هیچ

جای آن از دوازده درع زیاده عمق ندارد و دور آن از اینریمویم قریب یک و نیم کرده بود شازدهم آذر خبر رسید که قراولان ماده
شیر را قبل نموده اند و در ساعت متوجه شده بهر در رسیدن به تفنگ زده باز گشتم بعد از چند روز نیله گادے شکار شد و حضور
خود فرمودم تا از پوست بر آورند و بجهت فقر اطعام بچند دوست و چند تفرج شده بودند از آن طعام خورد و بهر یک بدست
خود زربادام در بهمن ماه خبر رسید که فرنگیان کوده بقول نموده چهار جهاز از جنبی را که از جهازات مقرر بندر سورت بود در حواله
بندر تاراج نمودند و جمع کثیر را از مسلمانان اسیر نموده مال و تناسعی که در آن جهاز بود منصرف گشتند این معنی بر خاطر گران آمد و مقرری
را که بندرند کور حواله او بود بجهت تدارک و ملافی این امر اسپ و قیل و خلعت داده بهر دهم آذر مرخص ساختم بنا بر حسن تردید
و خدماتی که از یوسف خان و بهادر الملک در صوبه دکن بوقوع آمده بود علم بجهت آنها فرستادم و نوشته شد که مقصد اصلی
ازین غریبت بعد از زیارت حضرت خواجه سرانجام مهم را انا مقهور بود و بنا برین بخاطر گذرانیدم که خود در اجیر توقف نموده فرزند
سعادتمند با با خرم را پیش بفرستم و این اندیشه بغایت صواب بود و بنا برین ششم دی که اختیار ساعت شده بود بفرخی و فیروزی
اورا مرخص ساختم و قبای طلا دوزی گل مرصع که مرورید بر اطراف گلهاے آن کشیده بودند و چیره زر دوزی رشته مرورید و
قوطه زربفت مسلسل مرورید و قیل فتح گنج نام خاصه مع تلایر و اسپ خاصه و شمشیر مرصع و کپوه مرصع مع پهل کتاره بدو مرصع
نمودم سواے مردے که سابق بسرکردگی خان اعظم درین خدمت تعیین بودند دوازده هزار سوار دیگر به همراهی آن فرزند معین
ساختم و سران سپاه را فراخور قدر بهر یک با سپان خاصه و قیلان و خلعتاے خاصه فاخره سرفراز ساخته رخصت نمودم و در آن
بخدمت بخشی گری این لشکر تعیین یافت در بهمن ساعت صفدر خان به حکومت کشمیر از تغیر با ششم خان مرخص شد اسپ و خلعت
یافت روز چهارشنبه یازدهم خواجه ابوالحسن را بخشی کل ساخته خلعت مرصع نمودم و یک دیگ کلانی در آگه حکم کرده بودم که
بجهت روضه متبرکه که خواجه پسانند در بهمن روزها آورده بودند فرمودم که بجهت فقر اطعام در آن دیگ طبخ نمایند و در ویشان اجیر
را جمع سازند تا در حضور بآنها خورانیده شود و بچیزا که حاضر شدند و به ازین طعام مجیر خوردند و بعد از خوردن طعام بدست خود
بهر یک از درویشان زربادامه شد اسلام خان حاکم ننگاله درین ایام به منصب شش هزاری ذات و سوار سرفرازی یافت و
به مکرم خان پسر عظیم خان علم مرصع شد و غره اسفند ازند مطابق دهم محرم ۱۰۲۳ به شکار نیله گاد از اجیر آمد و روز نهم معاودت
نمودم و به چشمه حافظ جمال که در دو کر و به شهر واقع است منزل نمودم و شب جمعه را در آنجا گذرانیده آخر روز به شهر داخل
شدم درین بستان روزده نیله شکار شد چون نیکو خد متی خواجه جهان و کم جمعیت او بجهت حفظ و حراست آگه و آن نواحی

بعض رسیده پانصدی ذات و یک صد سوار بر منصب او افزوده شد و در همین روزها ابو الفتح و کفنی از جاگیر آمده شرف ملازمت
 دریافت در ۳ ماه مذکور خبر فوت اسلام خان رسید که در روز پنجشنبه پنجم رجب ۱۲۲۷ وفات یافته بود در یک روز بے سابقه
 بیماری و تشویش این امر ناگزیر اورا دست داد از خانه زادان و تربیت یافته این مقدار جوهر کار دانی که از دبطور رسید از
 دیگر ظاهر شد حکومت بنگاله را از روس استقلال کرد و ولایات که در عمل هیچ یک از جاگیر داران سابق و به تصرف ادیبای
 دولت قاهره در نیامده بود داخل ولایات عملی شد اگر اجل اورا در نمی یافت مصدر خدمات کلی میگشت خان عظم با آنکه
 خود استدعا نموده بود که شاهزاده فیروز مند باین خدمت مامور گردد با وجود انواع دلاسا و رضا جوئی از جانب آن فرزند تن
 به سازگاری در نداده به شیوه ناستوده خود عمل می نمود چون این مقدمه مسهوع گشت ابراهیم حسین را که از خدمتگاران معتمد حضور
 بود همراه او فرستادم و سخنان لطیف آمیز مرا گیرید و پیغام کردم که وقتی در برهان پور بودی بارزها به این خدمت را از من انعام
 نمودی چون این خدمت را که سعادت دارین خود دوران میداستی و در مجالس و محافل مذکور میکردی که درین غریمت اگر گشته شوم
 شبیه و اگر غالب آیم غازی خواهم بود بتوفیق و فیض نمودم آنچه از ملک دید تو چنانچه خواستی سرانجام یافت بعد از آن نوشته که بمرکت
 آیات جلال بدین حدود مفصل این مهم خالی از اشکاست نیست بکنش تو نزول اجلال در جمیع واقع شد و این نواحی محل سرافرا
 جاه و جلال گشت الحال که شاهزاده را بهر انقض و جوه معقوله استدعا نمودی و مجموع مقدمات براس و کنگش و صوابدید تو به عمل
 آمده باعث چلبست که پاز مسکه یکبار میکشی و در مقام ناسازگاری در آمده با باخرم را که درین مدت برگز از خود جدا نه ساخته ام
 محض با اعتماد کار دانی تو فرستادم باید که طریقه نیکو اهی و نیک اندیشی منظور و مرعی داشته شب در روز از خدمت فرزند سعادت مند
 غافل نباشی و اگر بخلاف این سخنان عمل نموده از قرارداد خود قدیم بیرون نمی دانسته باش که زبان کارخواهی بود ابراهیم حسین رفت
 و این سخنان را به همین تفصیل خاطر نشین او ساخت اصلاً نتیجه نداد از جهل و قرارداد خود باز نیامد با باخرم چون دید که وجود او درین
 کار مغل است اورا نگاہ داشته عرض داشت نمود که بودن او هیچ وجه لائق نیست و محض بجهت نسبتی که با خسر و دارد در مقام کار نیست
 به مهابت خان فرمودم که رفته اورا از اودس پور بیار و محمد تقی دیوان بیوتات تعیین شد که بند سوز رفته فرزندان و متعلقان
 او را با جمیع رساند و پانزدهم ماه مذکور خبر رسید که ولایت و لدرای سنگه که چلبست او سرشته بغی و فساد است از برادر کوچک خود
 را و سرج سنگه که بر سر او تعیین شده بود شکست عظیم خورده در یکی از حکما به سرکار حصار در قبل ست مقارن این با شتم خوشی
 نو جدا و جاگیر داران نواحی او را بدست در آورده معتمد بدرگاه رسانیدند چون مکرر از و قباچ سرزده بود به بیاسار رسید و گشتن

او باعث عبرت بسی از مفسدان شد و به جلد و سب این خدمت بر منصب رادسوارج سنگه پانصدی ذات و دو بیست سوارافزود
گشت در چهاردهم ماه عرضداشت فرزند باباخرم ریب که فیل عالم کمان که رانار ابدان نازش تمام بود با بنفقه زنجیر دیگر
بدست بهادران لشکر فیر دزی اثر افتاد و عنقریب صاحبش نیز گرفتار خواهد گشت

جشن شصتین نوروز از جلوس همایون

آغاز سال نهم از جلوس همایون مطابق سنه ۱۰۳۳ هجری

دو پیر و یک گهری از شب جمعه ۹ شهر صفر گذشته آفتاب عالم تاب به برج حمل که خانه شوکت و شرف اوست پرتو افکن
گشت و صبح آنکه غره فردردی ماه بوده باش مجلس جشن نوروزی در خطه دلپندیرا جمیر دست داد و در وقت تحویل که ساعت
سعد بود جلوس بر تخت اقبال نمودم برسم مقرر دولت خانه همایون را با نقشه نفیسه و جواهر و مرصع آلات آئین بسته بودند در همین
وقت نخست فیل عالم کمان که یاقوت خاصه شدن داشت با بنفقه زنجیر فیل دیگر از نواده که فرزند باباخرم از فیلان رانافرشاد
بود از نظر اشرف گذشته و باعث انبساط خاطر و تلخو اهان گشت روز دوم نوروز در سواری آرائیمنا خوب دانسته بران سوار
شدم در بسیار تزار شد و در تاریخ سوم منصب اعتقاد خان را که دو هزار و سیصد سوار بود سه هزار و سیصد
هزار سوار مقرر نمودم و به خطاب آصف خانی که دو کس هم از سلسله آنها بدین خطاب سرفرازی یافته بودند سر بلند ساختم
و بر منصب دیانت خان تیر پانصدی ذات و دو بیست سوار افزوده شد و هم درین ایام اعتمادالدوله را به منصب پنجزاری
ذات و دو هزار سوار از اصل و اضافی سرفراز ساختم حسب الاتماس باباخرم بر منصب سیف خان بار هم پانصدی ذات و
دو بیست سوار و بر منصب دلاور خان پانصدی ذات و دو بیست سوار و بر منصب کشن سنگه پانصد سوار افزودم و بر منصب
سرفراز خان پانصدی ذات و سیصد سوار افزوده شد روز یکشنبه دهم پیشکش آصف خان از نظر اشرف گذشته و در ۱۴
اعتمادالدوله پیشکش خود گذراند و درین پیشکش نفایس بنظر در آمد آنچه پسند خاطر افتاد اگر قسمتم را بابا زادم چمن قلیج خان با برادران
و خویشان و لشکر و جمیعت پدر خود از کابل آمده سعادت ملازمت دریافت ابراهیم خان که منصب هفت صدی ذات و سیصد
سوار داشت به منصب هزار و پانصدی و شش صد سوار سرفرازی یافته بخدمت جلیل القدر بخشی گری در خانه به شرکت خواجه
ابوالحسن مقرر گشت در ۱۵- این ماه مهابت خان که به آوردن خان اعظم و پسر او عبدالله مقرر گشته بود آمده ملازمت کرد در ۱۹ مجلس

شرف ترتیب یافت درین روز شیکش مهابت خان از نظر اشرف گذشت ذیل خاصه روپ سدر نام بحیث فرزند پسر فرستاده شد
بعد از گذشتن روز مذکور فرمودم که خان اعظم را با آصف خان به سپارند که او را در قلعه گو ایما رنگا بهار دو چون غرض از فرستادن
او به قلعه آن بود که مبادا در مهم رانان بنا بر رابطه و بهمتی که به خسر و دار و نفاق و فساد از او بتوقع آید حکم فرمودم که او را در قلعه بطریق
بندیان نگاه دارند بلکه اسباب فراغت و آسودگی از خوردنی و پوشیدنی بحیث او آماده و مهیا دارند چنین قلیج خان را در همین روزها
به منصب دوهزار و پانصدی ذات و هفت صد سوار از اصل و اضافت سرفراز ساختم و بر منصب تاج خان که به دارا و ولایت بک
معین بود پانصدی ذات و سوار افزوده شد در ۱۸ اردی بهشت خسرو را منع کورنش نمودم و سبب آن بود که بنا بر شفقت و عطوفت
پدری و التماس والده پائی و همشیره پائی او مقرر فرموده بودم که همه روز به کورنش می آمده باشد چون از سیما و آثار شگفتی و خوشحالی
ظاهر نمی شد همیشه ملول و گرفته خاطر بنظر درمی آمد فرمودم که به کورنش در نیاید در زمان والد بزرگوارم مظفر حسین میرزا و رستم میرزا
پسران سلطان حسین میرزا برادرزاده شاه طهماسب صفوی که قند هار و زمین داور و آنحد و در تحت و تصرف داشتند بواسطه
قرب خراسان و آمدن عبدالعزیز خان او را بک بدان ملک عرایض فرستادند که ما از عهده نگاهداشتن این ولایت بیرون نمی توانیم
اگر یکی از بنده پائی درگاه را بفرستند تا این محال را بد و سپریم و خود بار دانه ملازمت شویم چون این معنی را مکرر عرض داشت نمودند
شاه بیگ خان را که الحال بخطاب خاندوراسی سرفراز است بداران و حکومت قند هار و زمین داور و آنحد و دفرستانند
و فرامین عنایت آمیز به میرزایان نوشته ایشان را بدرگاه طلب فرمودند بعد از آمدن عنایات شامل حال هر یک نموده
ولایات که دوسه برابر قند هار جمع داشتند بدانها مرحمت شد غایتا سراسرا بجای که بایست از آنها نشد رفته رفته آن ولایت
تغیر یافت مظفر حسین میرزا هم در ایام حیات والد بزرگوارم بر محبت خدا رفت و میرزا رستم را به همراهی خانخانان به صوبه
دکن فرستادند در آنجا اندک سیه جاگیر می داشت چون تخت و سلطنت بوجود من آرایش یافت او را از دکن بقصد آنکه رعایت
نموده بیکی از سرحد با بفرستم طلب نمودم مقارن آمدن او میرزاغازی ترخان که حکومت ٹھه و قند هار و آن نواحی متعلق بدو بود
بر محبت خدا رفت بخاطر رسید که او را به ٹھه فرستم تا آنجا جوهر ذاتی خود را خاطر نشان ساخته آن ملک را به عنوان پسندیده محظرت
نماید و به منصب پنجزاری ذات و سوار سرفراز ساخته دو لک روپیه نقد و خراج بدو مرحمت فرموده به صوبه داری ملک ٹھه او را
رخصت نمودم عقیده آن بود که از دوران سرحد خدمت با بتوقع آید بخلاف توقع مصدر و هیچگونه خدمت نشد ظلم و تعدی را بجای
رسانید که خلق بسیار از سلوک زشت او به شکوه درآمدند و خبری چند از دشمنی شد که آوردن او لازم گشت یکی از بنده پائی

درگاه را به طلب اوقیعین نموده اورا بدرگاه طلبیدم در سبت و ششم اردی بهشت اورا آوردند چون ظلم و تعدی از وی به خلق خدا بسیار
رسیده بود باز خواست آن به مقتضای عدالت لازم گشته اورا بانیرای سنگه و کن سپردم تا بحقیقت عمل او باز رسیده شود
و ادنی الحکمه تنبیهی یافته دیگران متنبه و عبرت پذیر گردند هم درین روز بانخبر شکست اعدا و افغان رسید و حقیقتش آنکه معتقد خان در
پولم گذر که حوالی پرشاور واقع است با فوج قاهره پیوسته بود و خان دوران با جمعی دیگر در حدود کابل و آن نواحی سر راه آن و سیاه
داشتند درین اثنا نوشته از پیش بولایع به معتقد خان میرسد که اعدا و بکوت تیراه که در بهشت کروی بی جلال آباد واقع است با جمعیت
بسیار از سوار و پیاده آمده است و از جماعتی که دو تنخواهی و اطاعت اختیار نموده بودند پاره را کشته و چند را بکندی کرده میخوابد که
به تیراه فرستد و اراده تا حقن جلال آباد و پیش بولایع دارد و بمجد رسیدن این خبر معتقد خان با جمعی که با و بودند به سرعت تمام روانه میشود
چون به پیش بولایع میرسد جاسوسان جنت تفحص غنیمت میفرستد صبح چهارشنبه ششم خبر می آید که اعدا و در همان جا است تکیه بعنایت آبی
که در باره این نیازمند درگاه آبی است نموده افواج قاهره را و فوج یساز و دو خود را به غنیمت میرساند غنیمت با چهار پنج هزار سوار پیاده
کار دیده به غرور و به غفلت تمام شسته در گمان او نبود که بغیر از خان دوران درین نواحی فوجی باشد که با و چیره تواند شد چون خبر رسید
افواج بادشاهی بدان نخت برگشته میرسد و آثار و علامت لشکر ظاهر میگردد مضطر بانه مردم خود را چهار توپ ساخته خود بر بلندی که
یک بندوق انداز رفعت داشت و برآمدن بران بدشواری میسر میشد ششسته مردم خود را به جنگ می اندازد و بر فغان از آن افواج
قاهره آن مقهور را به شست تفنگ گرفته جمع کثیره را به جهنم میفرستد معتقد خان با لشکر قول خود را بر اول رسانیده غنیمت را فرصت
زیاده از انداختن دو سه شست تیر انداده پاک و پاکیزه بر میدارند و سه چهار کرده تعاقب نموده قریب هزار و پانصد نفر سوار و پیاده
به قتل میرساند و بقیه السیف اکثره زخمی و مجروح و یراق انداخته قرا بر فرار میدهند افواج قاهره شب در جنگ گاه بسر برده صباح
آن شش صد سرحد کرده بر پرشاور می آورند و کله منارها در آنجا میسازند و پانصد سراسپ و مواشی بیشمار و مال و اسلحه بسیار
بدست می افتد و بندیان تیراه خلاص میشوند و ازین طرف از مردم روشناس کسی ضایع نمی شود شب پنجشنبه غره خور واد به غرم
شکار شیر متوجه میگردد هم روز جمعه دو قلاوه شیر را به تفنگ زدیم در همین روز مغروض گشت که نقیب خان به رحمت خدا رفت
خان مشارالیه از سادات سیفی و قزوینی الاصل است مزار پدر او میر عبد اللطیف هم در اجپور بوده دو ماه پیش از آنکه وفات یابد
کوچ او که با یکدیگر انس و الفت تمام داشتند و دوازده روزی در بیماری تب گذرانیده شربت ناگواری مرگ نوشید فرمودم که او را
هم در پهلوی زن او که در دیون روضه متبرکه خواجهم بزرگوار نهاده بودند نهادند چون از معتقد خان خدمت شایسته در جنگ اعدا

بوقوع آمد بجلد و س این خدمت به خطاب لشکر خانی سرفراز گشت و دیانت خان که به اودے پور به خدمت بابا خورم در ساینده
 بعضی احکام مرخص گشته بود به نهم ماه خوردا آمد و از سر بر ایستاد نرنگ بابا خورم مقدمات خوب بعضی رسانیدند ائے خان که از نوکران
 ایام شاهزادگی من بود بعد از جلوس رعایت های یافته درین لشکر اورا بخشی ساخته بودم در روز دهم مہین ماه و دیعت حیات سپرد
 میرزا رستم چون از کرده های ناخوش خود اظهار ندانست و پشیمانی میکرد و مردت و مردی تقضی آن شد که تقصیرات اورا به عفو
 مقبول و مقرون گرداند و در آخر مہین ماه اورا به حضور طلبیده ملافی خاطر اود نمودم و خلعت پوشانیده حکم کردم که به کورنش و سلام
 می آمده باشد در یازدهم ماه تیر شب یکشنبه ماه فیل از فیالحانه خاصه در حضور من زائید مکر فرموده بودم که تحقیق بدت عمل نمایند
 آخر الامر ظاهر شد که بچه ماهه یک سال و شش ماه و بچه نوزده ماه در شکم مادری ماند به خلاف تولد آدمی که اکثر بچه از شکم مادر بسر
 فردی آیند و بچه فیل اکثر بپا برمی آید چون بچه از مادر جدا شد مادر بپا خاک بیلا سے او افشانده آغاز صربانی دلا به گری نمود و بچه
 لمحہ افتاده بعد از ان برخاسته متوجه پستان مادر شد ہم المجلس گلاب باشی که از زمان قدیم به آب پاشی مشهورست و از رسوم
 مقررہ پیشینیانست منعقد گشت در نیم امردا و خیر فوت راجه مان سنگه رسید راجه مذکور از عمده های دولت والد بزرگوارم بود
 چون اکثر بنده های درگاه را مرتبه مرتبه بخدمت دکن فرستاده بودم اودهم از تعینات این خدمت بود بعد از انکه در ان خدمت
 وفات یافت مرزا بھاؤ سنگه را که خلف رشید او بود درگاه طلب نمودم چون از ایام شاهزادگی طریق خدمتگاری پیش از پیش
 به من داشت با آنکه ریاست و کلان تری سلسله آنها مطابق ضابطه که در ہندوان معمولست به ہما سنگه پدر جلالت سنگه که کلان
 اولاد راجہ بود و در ایام حیات او وفات یافت میر سید من اورا منظورند آشتہ بھاؤ سنگه را بہ خطاب میرزا راجہ ممتاز ساختم
 و بہ منصب چہار ہزاری ذات و سہ ہزار سوار سرفرازی یافت و انبیر کہ وطن آباد اجساد او بود و باو مرحمت کردم و ملافی و تراخی
 خاطر ہما سنگه نموده پانصدی بر منصب سابق او افزودم و ولایت کرہہ را بہ انعام او مقرر داشتم و مکر و خنجر مرصع و اسب خلعت
 بہمت او فرستادم در ہشتم این ماه کہ امردا داشت بغیرے در مزاج خود یافتہ رفتہ رفتہ بہ تپ و درد سر کشید بہ ملاحظہ آنکہ بسا و ا
 اخلا سے باحوال ملک و بندہ های خدا راہ یابد انمینی را از اکثر محرمان و نزدیکان پنهان داشتہ حکما و اطباء را نیز آگاہ نہ ساختم چندان
 روز چنین گذشت از محرمان حریم عصمت بغیر از نور جهان بیگم کہ از دنجو و مہربان تری گمان نہ داشتم سچکس را برین قضیہ محرم
 نہ ساختم بر پیر از خوردن خورشماے گران می نمودم و بانکہ مایہ غذاے سبک فناعت کرده ہمہ روز بقاعدہ مقرر بدو انعام
 خاص و عام دھرو کہ غسلخانہ بطریق معتاد برمی آدم تا آنکہ در بشرہ آثار ضعف ظاهر گشت بعضی از بزرگان مطلع گشتند بیکدیگر

از اطباء کہ محل اعتماد بودند مثل حکیم مسیح الزمان و حکیم ابوالقاسم و حکیم عبد الشکور اظهار نمودم چون تب مفارقت نکرد و شب
معتاد شراب خورده شد این معنی باعث زیادتی ضعف و کمی قوت گشت در اثناے تشویش و غلبه سستی بر دهنه منوره خواجہ
بزرگوار رفتم و دوران آشیانہ متبرکہ صحت خود را از باری تعالی درخواست نمودم و صدقات و نذرات قبول نمودم الله تعالی بخص فیض و
کرم خود خلعت صحت عطا فرمود رفتہ رفتہ تخفیف یافت و در دوسرے شدت عظیم داشت بہ تصرف و علاج حکیم عبد الشکور فرو نشست
و مزاج در عرض بیست و دو روز بحالت اصلی باز آمد بنده ہای در گاہ بل سائر خلایق بہ شکرانہ این عطیہ بزرگ تصدقات گذرانیدند
تصدق پہنچ یک را قبول نکردم و فرمودم کہ ہر کس در خانہ خود ہر چہ خواہد بقرا تقسیم نماید در دہم شہر یو خبر رسید کہ تاج خان افغان
حاکم پٹنہ وفات یافت از امرائے قدیم این دولت بود در بیماری بخاطر گذرانیدہ بودم کہ چون صحت کامل روزے گرد چنانچہ
در باطن از حلقہ بگوشتان و معتقدان خواجہ بزرگوارم و توجہ ایشان را سبب وجود خود میدانم ظاہر اینر گوش خود را سوراخ
نمودہ در جگہ حلقہ بگوشتان ایشان داخل باشم بچینبہ و دواز دہم شہر یو مطابق شہر رجب گوش خود را سوراخ نمودہ در ہر گوش
یک دانہ مردارید آبدار در کشیدم چون این معنی مشاہدہ بندگان در گاہ و مخلصان ہوا خواہ گشت چہ جمعی کہ در حضور دہرخ کہ در
سرحد ہا بودند بگی تباراش و مبالغہ گوشتہا سے خود را سوراخ نمودہ بہ در دلائی کہ در جو اسر خانہ خاص بود و بدیشان مرحمت میشد
زینت بخش حسن اخلاص گشتند تا آنکہ رفتہ رفتہ سرایت با حدی و سائر مردم نمود آخر ذر بچینبہ بیست دوم ماہ مذکور مطابق دہم شہر
شعبان مجلس دین شمس در دیوانخانہ خاص آراستہ گشت و بدستور مقرر شد بطحا آوردند در ہمین روز میرزا را جہ بجہا و سنگہ کامروا
و دو سنگام بوطن خود رخصت یافت بوعدہ آنکہ از دوسہ ماہ زیادہ توقف نکند در بیست و نهم ماہ ہر خبر رسید کہ فریدون خان برلاس
در او دسے پور بر رحمت خدا و اصل گشت از طبقہ بر لایسہ بغیر از دسہ دسہ نمازہ بود چون این طائفہ را درین دولت حقوق بسیار
نسبت بشمار ست مرعلی پسر اورانوارش نمودہ بہ منصب ہزاری ذات و سوار سرفراز ساختم بنا بر خدمات پسندیدہ کہ از خانہ در
بو قوع آمد ہزاری بر منصب ذات او افزودم کہ اصل و اضافہ شش ہزاری ذات و پنج ہزار سوار باشد ششم آبان قراولان خبر آوردند کہ
در شش کردہ ہی سہ شہر دیدہ شد بعد از نیم روز متوجہ شدہ ہر سہ را بہ تفنگ شکار کردم در ششم ماہ مذکور ہنگامہ دیوالی آغاز شد دوسہ
شب در حضور خود فرمودم کہ بندہ ہای در گاہ با یکدیگر بازیہا نمودند بردہا و باختہا دافع شد در ہش دہم این ماہ نعلش سکند میں قراولان
را کہ از خدمتگاران قدیم من بود و در زمان شاہزادگی خدمت بسیار کردہ از او دسے پور کہ محل نزول فرزند سلطان خرم بود با جمیع آوردند
بقراولان دہم جگہ سے او فرمودم کہ نعلش اورا بردہ در کنار تالاب رانا شکر پسر اند خدمتگار سے با اخلاص بود و دواز دہم آورند و در

که اسلام خان در جبات خود از زمین داران کوچ که ملک او در انتهاست ولایت شرق واقع است گرفته بود با پسر او و نو و چهار زنجیر فیصل
از نظر گذشت از فیلان مذکور چند و داخل فیلان خاصه شدند و همین تاریخ هوشنگ پسر اسلام خان از بنگاله آمده سعادت
آستان بوس دریافت و وزیر نجیر فیصل شیکش و یکصد مهر و یک صد روپیه نذر گذر آید در شب از شباهای دی به خواب می بینم که حضرت
عرش آشیانه بر من میگویند که بابا گناه غریز خان را که خان اعظم است بخت خاطر من به بخش بعد ازین خواب بخاطر قرار و ادم که
او را از قلعه به طلبم در حوالی اجمیر دره واقع است در نهایت صفا و در انتهاست این دره چشمه ظاهر شده که آب آن در آبگیر در آن
و پناه و جمع میشود و بهترین آبهاست اجمیر این آب ست و این دره و این چشمه بخاطر جمال معروف و مشهور است چون عبور درین مقام
واقع شد فرمودم که عمارت در خور این جابسا نزد چون محل متعدد و قابل ترتیب بود در مدت یک سال جای و مقامی ترتیب یافت
که رونده های عالم مثل آن جای نشان نمی دهند و منصف چهل گز در چهل گز ساخته بودند و آب چشمه را به فواره درین حوض جاری ساخته اند
فواره ده دوازده گز میجد و برکنار این حوض شصت و هفت عمارت یافته و همچنین در مرتبه بالا که آن که تالاب چشمه در اینجا واقع است جای
موزون و ایوانهاست و لکش و آرامگاههای خاطر پسند بعضی از آن مصور و نقش بعمل استادان ماهر و نقاشان چابک دست
ساخته و پرداخته اند چون خواستم که نام آن مکان نسبت به نام مبارک من داشته باشد نام آنرا چشمه نور نهادم بمجلا طبعی که دارد
اینست که بایستی اینجا و مقام در شهر عظیم یا گذرگاه است که خلایق را بران عبور و قادی واقع می بود از آن تاریخی که انعام
یافته اکثر اوقات پنجشنبه یا جمعهارا درین میگذرانم فرمودم که بخت انعام آن شعر تاریخی فکر کنند سعید اے گیلانی زرگر باشی
این مصرعه را که ع

محل شاه نورالدین جهانگیر

تاریخ یافت خوب نوشت فرمودم که بر بالاس ایوان عمارت پایان آن قطعه را بر سنگ نقش کرده نصب کنند در اایل ماه دی
سوداگران از ولایت آمدند و انار نیز دو خرپزه کار بر که سر آمد خرپزه های خراسان است آوردند چنانچه جمیع بنده های درگاه دامت
سرحد ازین میوه حصه یافته بلو از م شکر گذاری شمع حقیقی پیدا کنند تا غایت گو یا فردا علاوه خرپزه و انار را درین یافته بودیم تا آنکه همه سال
از بدخشان خرپزه و انار کابل اناری آوردند غایت آن خرپزه و انار هیچگونه مناسبته با انار نیز دو خرپزه کار نیز نداشته چون حضرت والد
بزرگوارم را انار آمد بر آن به میوه میل و رغبت تمام بود افسوس بسیار خورده شد که این میوه ها کاش که در ایام فیروزی بخش آنحضرت
از ولایت به هندوستان می آمد تا از آن بهره و در محظوظ میگشتند همین تا سفت بعطرها گیری دارم که مشام شریف شان ازین نوع عطریا

نه گشت این عطر آخر اعلاست که در زمان دولت ابد پیوند مایه سعی والدۀ نور جهان بیگم بطور آمد در هنگامی که گلاب میگرفتند فی المجلس
چربی بر بالا سطر فاس که گلاب را گرم از کوزه بر می آرند و راجا ظاهر میشود آن چربی را اندک اندک جمع ساختند چون از گل بسیار
گلاب گرفته شود قدر محسوس از آن چربی بهم میرسد در خوشبوئی و عطریت بدرجه ابست که اگر یک قطره از آن بر کف دست مالیده
شو و مجلسی را معطر می سازد و چنان ظاهر میشود که چندین غنچه گل سرخ میکبار در شگفتگی آمده باین شوخی و ملائمت بوئی نمی باشد و لها
رفته را بجای آورد و جانها را پرموده را شگفته می سازد و بجلد و ساین اخترع یک عقد مردارید مختصر آن عطا فرمودم سلیمه
سلطان بیگم نور الدین مرقد با حاضر بودند این روغن را عطر جهانگیری نام نهادند در موهابا س هندوستان اختلاف تمام مشاهده
میشود در همین فصل دی در لاهور که واسطه است میان ولایت و هندوستان درخت توت بار آورد و بهمان شیرینی و لطافتی که
در وقت خود میرساند رسانند مردم چند روز از خوردن آن محفوظ بودند این معنی را واقع نویسان آنجا نوشته بودند در همین ایام
بختر خان کلاوت که به عادل خان نسبت تمام دارد و چنانچه برادرزاده خود را به عقد او در آورده و او را در گویندگی و در پست گفتن خلیفه
خود ساخته است در لباس درویشان و فقیران ظاهر گشت او را طلبیده و استفسار احوال او نموده در رعایت خاطر او کوشیدم در
مجلس اول ده هزار روپیه نقد و پنجاه پارچه از همه قسم و یک عقد تسبیح مردارید با و بخشیدم و او را همان آصف خان ساخته فرمودم که بواجب
از احوال او خبردار باشد این معنی ظاهر نه گشت که خود بے ادب و رخصت عادل خان آمده یا آنکه عادل خان او را باین لباس فرستاد
تا حقیقت انگایش اینجا را در یافته خبر شخص بخت او بر دو غالب ظن آنست که او باین همه نسبت بے تجویر عادل خان نیامده باشد
و دلیل بر صحت این معنی عرضداشت است که میر جمال الدین حسین که درین ایام بعنوان ایچی گرمی در بیجا پور است نوشته بود که عادل خان
اظهار نموده که آنچه نسبت به بختر خان از جانب بندگان حضرت بوقوع آمد که باین شفقت و مرحمت در باره من از قوت فعل آمده است
برین جهت در رعایت او افزوده تا اینجا بود هر روز بغایت تازه سرفرازی می یافت شبها بلا زمت بسر میرود و در پناه که عادل خان
بسته و مختصر آن طرز است و آنرا نورس نام نماده می شنو ایند تهمه احوال در تارینخی که رخصت یافته نوشته خواهد شد درین روزها جانور
از ولایت زیر باد آورده بودند که رنگ اهل بدن او موافق برنگ طوطی است لیکن در چشمه از و کوچک تر است یکی از خصوصیات
این جانور آنست که تمام شب با س خود را بر شاخ درختی و با چوبی که او را بران نشانیده باشند بند کرده خود را سرشیب می سازد
و با خود فرم میکند چون روز شد بر بالا س آن شاخ درخت می نشیند اگر چه میگویند که جانور آن را هم جهاوئی میباشد اما غالب ظن
آنست که این فصل طبعی او باشد آب مطلق نمیخورد و در طبیعت او کارز هر میکند یا آنکه بقا س حیوانات آب است در ماه بهمن اخبار خوش

پیاپی رسید اول خبر اختیار کردن رانامر سنگه اطاعت و بندگی درگاه را کیفیت این مقدمه آن است که چون فرزند سعادت مند بلند اقبال سلطان خرم از جهت نشان دادن تهنات بسیار حضور محاور جای چند که بواسطه ترپوشن آب و هوا و صعوبت مکان گمان اکثر مردم آن بود که در اینجا شستن تهنات ممکن نباشد و از جهت دوایندن افواج قاهره متعاقب یکدیگر بی ملاحظه شدت گرما و کثرت باران و اسیر شدن اهل و عیال اکثر سکنه آن دیار کار و ابرار ناموعی تنگ ساخته بود که معلوم شد که اگر زمان دیگر برین روش برو گذرد از آن ملک آواره و یا گرفتار خواهد شد لا علاج اختیار اطاعت و در تنخواهی کرده سوب کرن نام خالوے خود را با سروس جهانه که از مردم معتبر فمیده او بود پیش آن فرزند اقبال فرستاد و التماس نمود که اگر آن فرزند ارجمند التماس گذشتن از تهنات و تسلی خاطر او شود و نشان نیجه مبارک از براس او بگیرد او خود آمده ملازمت آن فرزند نماید و پسر جانشین خود را که کرن است بدرگاه والا فرستد یا بطریق سائر راهها در سلک بنده های این درگاه منظم بوده خدمت نماید و از جهت پیرے او را از آمدن بدرگاه معاف دارد و بنا برین آن فرزند نیز آنها را همراه ملاشکر آمد و دیوان خود که او را بعد از اتمام این مهم به خطاب افضل خانے سرفراز فرمودیم و سندر داس میر سامان خود را که بعد از انصرام این کار به خطاب راسه رایان ممتاز شد بدرگاه والا فرستاد و حقیقت را معروض داشت چون پیوسته محنت و الا نهمت مصروف آن است که تا ممکن باشد خانواده هاسه قدیم را خراب نه سازیم غرض اصلی آن بود که چون رانامر سنگه و آباے او مفرد در استحکام کوهستان و مکان خود باشند هیچک بادشاهان هند وستان را ندیده اطاعت نه کرده اند در ایام دولت من این مقدمه از پیش نرود حسب التماس آن فرزند تقصیرات او مقرون بعفو نموده فرمان عنایت آمیز که سبب خاطر جمعی او میشد و نشان نیجه مبارک عنایت فرمودم و فرمان مرحمت عنوان بآن فرزند نوشتم که اگر نوعی نماید که این مقدمه وقوع آید این خدمت عمده را دلخواه ما کرده خواهد بود و آن فرزند نیز آنها را همراه ملاشکر آمد و سندر داس پیش رانامرستاد و تسلی او نموده امیدوار بمرام و عنایات شاهنشاهی ساختند و فرمان عنایت عنوان و نشان نیجه مبارک را با و دادند و قرار یافت که روز یکشنبه بیست و ششم ماه بهمن او با فرزند آن آمده آن فرزند را ملازمت نماید و دوم خبر فوت بهادر که از حاکم زاده های ولایت گجرات و خمیرایه فتنه و فساد بود رسید که آمدن تعالی به کرم خود او را نیست و نابود ساخت با جل طبعی در گذشت سوم خبر شکست میرزائی که به قصد گرفتن قلعه دهنده در سورت استعدا و تمام نموده آمده بود و در خور میان بندرند کور و میان انگریزان که پناه بدین بندر آوردند در اسه جنگ افتاده اکثر جهازات او از آتش بازی انگریزان سوخته شد تا چارتاب مقادمت نیارده گریزان گشت و کس نزد مقرب خان که حاکم بنا و گجرات بود و دستا و در صلح زد و اظهار نمود که ما بجهت صلح آمده بودیم نه به قصد جنگ انگریزان این جنگ برانگیختند و دیگر خبر رسید که چندین از

را چوتان که زدن و کشتن عتبر را بخود قرار داده بودند و همین تاریخ کمین کرده فرصت جسته خود را با دیرسانند و زخمی ناقص از دست یکی
 از آنها بدو میرسد مردمی که در گرد عتبر بودند آن را چوتان را کشته عتبر را بمنزل او میرسانند بیچ نموده بود که مخدول و معدوم گردد و آخر
 این ماه که در میر و نهاسه اجیر به شکار مشغول بودم محمد بیگ ملازم فرزند بلند اقبال سلطان خرم رسید و عرض داشت آن فرزند گزاینده
 معروض داشت که رانا با پسران خود آمده شاهزاده را ملازمت نمود کیفیت این مقدمه از عرض داشت او معلوم میشود در حال روئے
 نیاز بدرگاه بے نیاز آورده سجده شکو بجا آوردم اسب ذیل و خیمه مرصع به محمد بیگ مذکور عنایت کرده و در آن خطاب نمود فقرخان
 سر فرزند فرمودم از مضمون عرض داشت چنان معلوم شد که روز یکشنبه ۲۶ ماه بهمن رانا با آداب و توره که پندیده با ملازمت نمایند فرزند
 بلند اقبال را ملازمت کرد و یک لعل کلان مشهور که در خانه او بود با پاره مرصع آلات و هفت زنجیر ذیل که بعضی از آن لائق خاصه بود
 و از فیضان او که بدست یافتاده بود همین مانده بودند و راس اسب پیشکش گذراند آن فرزند هم از روئے کمال عنایت نسبت بادیش
 آمدند چنانچه وقتیکه رانا پاسه آن فرزند را گرفته غده تفصیرات خود میخواست آن فرزند اقبال مندر او را در برگرفته و در تسلی نوعی
 نمود که باعث خاطر جمعی او شد خلعت فاخره و شمشیر مرصع و اسب با زین مرصع و ذیل خاصه با یراق نقره باد عنایت کرد و چون از حلقه
 مردمی که از جماعت او بودند پیشتر از صد کس نبود که قابل سردپا دادن باشد صد دست سردپا و پنجاه راس اسب و دوازده کپوه مرصع
 بانهاد و چون روش زمینداران است که پسر جانشین باید یکجا بلازمت سلطان سلطان نمی آیند و بهم این شیوه را مرعی داشته
 کرن را که پسر صاحب شیکه او بود همراه نیاورده بود از نیت که ساعت روانه شدن آن فرزند سعادت مند بلند اقبال از آنجا آخر پاسه
 همان روز بود و او را رخصت نمود و تارفته کرن را بلازمت فرستد بعد از رفتن او کرن آمده ملازمت کرد با و هم خلعت فاخره و شمشیر و خنجر
 مرصع و اسب با زین طلا و ذیل خاصه عنایت کرد و همان روز کرن را در رکاب خود گرفته روانه درگاه و الا شد سوم اسفند از بند باجمیر
 از شکار معاودت واقع شد هفت دهم بهمن تا قنایت تاریخ مذکور که ایام شکار بود یک ماده شیر با سه بچه دینور و نیله گاو شکار شد و بود
 شاهزاده کامگار روز شنبه دهم ماه مذکور در ظاهر موضع دیورانی که نزدیک شهر اجیر واقع است نزول نموده و حکم شد که جمیع امر با استقبالی
 رفته هر یک در جور حالت و نسبت خود پیشکش بگذرانند و فردا که روز یکشنبه یازدهم باشد به سعادت ملازمت مشرف گردد و فردا دیگر شاهزاده
 به کوکبه و شکوه تمام با جمیع عساکر منصوبه که به همراهی آن فرزند به خدمت تعین بودند داخل دولتخانه خاص و عام گشت و دوپرو و دگرگی
 از روز گذشته که ساعت ملازمت بود دولت کورنش دریافت و سجدهات و تسلیحات بجا آورده یکبار اشرافی و یکبار رویه بطریق مذکور گذرانند
 و یکبار رویه بعنوان تصدق گذرانند آن فرزند را پیش طلبیده در آغوش گرفته و در دوسه او را بوسیده به مهربانها و نوازشای

خاص اختصاص بخشیدم چون از لوازم خدمت و گذر ایندن نذر و تصدق باز پرداخت معروض داشت که اگر حکم شود کرن به سعادت سجد
و کورنش سرفراز گردد و فرمودم که او را بیاورند و بنشینان با داب مقرر حاضر ساخته بعد از فراغ کورنش سجد نموده حسب التماس فرزند خرم حکم
کردم که او را بر جرگه دست راست مقدم ایستاده کنند بعد از آن بخرم حکم کردم که تارقه والدہ ہاے خود را ملازمت نماید و خلعت خاصہ
کہ مشتمل بود بر چار قب مرصع و قبایے زر بفت و یک تسبیح مروارید بآن فرزند عنایت شد و بعد از تسلیم خلعت خاصہ اسپ خاصہ
بازین مرصع و فیل خاصہ مرحمت شد و کرن را نیز به خلعت فاخرہ و شمشیر مرصع سرفراز ساختم و امر او منصب و از ان جماعت جماعت
به سعادت کورنش و سجدہ سر بلندی یافتند و گذر ایندن و ہر یک در خور خدمت و مرتبہ خود عنایات سرفراز گشتند چون بدست
آوردن دل کرن کہ وحشی طبیعت و مجلس ناویدہ در کوستان بسر بردہ بود ضرور بود و بنا بر آن ہر روز مرحمتی تازہ می نمودم چنانچہ
در روز دوم ملازمت بنجر مرصع و روز دیگر اسپ خاصہ عرائے بازین مرصع بدو عنایت شد و در ہمین روز بدو بار محل رقتہ از جانب
نور جهان بگیم ہم بہ خلعت فاخرہ و شمشیر مرصع و اسپ بازین و فیل سر بلندی یافت بعد ازین عنایات تسبیح مروارید گران بہا مرحمت
نمودم روز دیگر فیل خاصہ با ملایر مرحمت شد چون در خاطر بود کہ آہر جنس و ہر چیز با ودادہ شود سہ دست باز دسہ دست جودہ و یک
بقضہ شمشیر خاصگی و یک بکتر و یک جوشن خاصگی و دو انگشتری یکے نگین اصل و یکے نگین زمرہ بدو عنایت نمودم و در اواخر ماہ مذکور
فرمودم کہ از جمیع اقسام آتشہ گرفتہ با قائلہ و نمذیکہ و از ہر قسم خوشبوئے باطر دفناے طلا و در منزل بیل گجراتی و آتشہ را در صد
نواں نہادہ واحد بہا بدست و دوش گرفتہ و ردیو انخانہ خاص و عام حاضر ساختند و مجموع بدو مرحمت نمودم و ثابت خان ہمیشہ در
مجلس بہشت آیین سخنان نالائق و کنایاتہاے مزیح بہ اعتماد الدولہ و پسر او آصف خان میگفت یکدو مرتبہ اعتراض نمودہ او را
ازین گفت و شنود ناخوش منع نمودم بپیچ وجہ با خود پس نیامد چون خاطر اعتماد الدولہ را بسیار غریبداشتم و با سلسلہ ایشان نسبتہا
و پیوند ہاشدہ بود یعنی بر طبع من گران می آمد بآنکہ شبے بے تقریب و بے جہت باو سخنان ناخوش گفتن آغاز کرد و آن مقدار گفت
کہ آثار رقت و از روگی تمام در بشرہ اعتماد الدولہ ظاہر گشت صبح آن بدست یکے از خدمتہا سہ در گاہ او را بہ نزد آصف خان
فرستادم کہ چون شب سخنان ہمزہ نسبت بہ پدرت مذکور ساختہ او را توبہ سپردم خواہ در نیجا خواہ در قلعہ گوا ایار ہر جا میخواہی نگاہدار
ما و ایسکہ تلافی و تدارک خاطر پدرت نہ کند گناہ او را نخواہم بخشید حسب الحکم آصف خان او را بہ قلعہ گوا ایار فرستاد و در ہمین ماہ
جہانگیر علی خان باضافہ منصب سرفراز گشت و دہزار و پانصدی ذات و دہزار سوار باضافہ عنایت شد احمد بیگ خان کہ از
بندہ ہای قدیم این دولت ست در سفر صوبہ کابل از وجعہ تفصیرات بوقوع آمد و مکرر از تفاق و نار سائہا سہ او علیج خان کہ

سرور لشکر بود شکوه نمود با ضرورت او را بدرگاه طلب نمود و بخت تنبیه و تادیب به مهابت خان سپردم که در قلعه رتختیه رنگاه دارد قاسم خان حاکم رنگاه و قطعه لعل شیکیش فرستاده بود و بنظر گذشت چون ضابطه کرده ام که در دیشان و ارباب حاجت را که در درگاه و الاجماع شده باشند بعد از دوپهر شب بنظر آورند درین سال بهین روش در دیشان را بدست و حضور خود پنجاه و پنجاهاروپیه و یک لک و نو هزار یکمیه زمین و چهارده موضع در و بست و بست دشت قلمه زراعت و یازده هزار خردار شالی مرحمت نمودم و مقصد وسی و دو دانه مروارید به قیمت سی و شش هزار و پیه به جمعی از بنده ها که از روس اخلاص گوش خود را سوراخ نموده بودند عنایت کردم در او آخر ماه مذکور خبر رسید که چهار گهری و نیم از شب یکشنبه یازدهم بهین ماه گذشته در بلده بر پا نور آمده تعالی از دختر شاهزاده مراد فرزند ارجمند سلطان پرویز پسر کرامت فرمود او را سلطان دورانیش نام نهادم *

جشن دهمین نوروز از جلوس همایون

از روز شنبه غره فروردی ماه سنه مطابق هشتم شهر سنه ۱۲۷۲ هجری پنجاه و پنج پل گذشته حضرت نیر اعظم از برج عت بستر خانان محل نزول اجلال از زانی داشت بعد از گذشتن سه گهری از شب یکشنبه بر تخت دولت جلوس نمودم جشن نوروزی و آئین بندی بدستور سابق ترتیب یافت شاهزاده های و الاقدار و خوانین عظام و اعیان حضرت دارگان سلطنت تسلیم مبارکبادی بجای آوردند روز غره بر منصب اعتماد الدوله که پنج هزاری ذات و دو هزار سوار بود هزاری ذات و سوار افزوده شد و به کنور کرن و جهانگیر قلی خان و راجه نرسنگه دیو اسپان خاصه مرحمت نمودم و در روز دوم پیشکش آصف خان از نظر گذشت پیشکش پسندیده از جوهر و مرصع آلات و طلا آلات و آئینه از هر قسم و از هر جنس ترتیب داده بود و تفصیل دیده شد آنچه پسند خاطر او فتاد و موافقی هشتاد و پنجاهاروپیه بود درین روز شمشیر مرصع مع پرده و بند و بار به کرن و یک زنجیر قلی به جهانگیر قلی خان مرحمت شد چون اراده توجه بطرف دکن و آنحد و قرار داد خاطر بود به عبدالکریم معمری حکم فرمودم که به مند و رفته عمارات بجست مرکز خاصه از سر نو تعمیر نماید و عمارات سلاطین ماضی مرمت کند و در سوم پیشکش راجه نرسنگه دیو بنظر درآمد و یک لعل و چند دانه مروارید و یک زنجیر قلی بدرجه قبول او فتاد و در چهارم بر منصب مصطفی خان پانصدی ذات و دو صد سوار افزوده شد که دو هزاری ذات و دو صد و پنجاه سوار باشد روز پنجم علم و نقاره با اعتماد الدوله مرحمت نمودم و حکم شد که نقاره ای نو اخته باشد بر منصب آصف خان هزاری ذات و سوار افزوده شد که چهار هزاری ذات و دو هزار سوار باشد و بهت صد سوار نیز بر منصب راجه نرسنگه دیو افزوده رخصت وطن عنایت نمودم که بموعده مقرر بدرگاه حاضر شود و درین روز

پیشکش ابراهیم خان از نظر گذشت از هر قسم چیز پاسبند خاطر افتاد گشتن چند از راجه زاده های ولایت نگر کوٹ بخطاب را حلی سرفراز
 گردید روز نهمین پیشکش اعتماد الدوله در چشمه نور از نظر اشراف گذشت مجلس عالی ترتیب یافته بود و از روی شگفتگی تمام
 پیشکش او دیده شد از جواهر و مرصع آلات و اقمشه نفیسه مواری یک لک روپیه مقبول افتاد و تمه باز گشت شد روز نهمین بر منصب
 کشت سنگه که دو هزار سی و پانصد سوار بود هزاری ذات افزودم درین روز و در حوالی چشمه نور یک شیر شکار شد در ششمین کشت
 بر منصب پنجزاری ذات و سوار سرفراز ساختم و یک تسبیح خود از مردارید و مرد که لعلی در میان بود و با اصطلاح هندوان آراستمرن گویند
 با و عنایت شد و بر منصب ابراهیم خان هزاری ذات و چهار صد سوار افزودم که اصل و اضافه دو هزار سی و پانصد سوار باشد و
 بر منصب حاجی بی اوز یک سی صد سوار افزوده شد و بر منصب راجه شیام سنگه پانصدی ذات اضافه نمودم که دو هزار و پانصدی
 ذات و هزار و چهار صد سوار بوده باشد روز یکشنبه نهم کسوف شد و از ده گهری از روز مذکور گذشته از جانب مغرب آغاز گرفتار کرد و
 از پنج حصه چهار حصه حضرت نیر اعظم در عقده ذنب مشکشف شد و از آغاز گرفتار شدن روشن شدن بهشت گهری گذشت تصدقات از
 هر مجلس و هر خیر از فلزات و حیوانات و جو بات به فقر و مساکین و ارباب احتیاج داده شد درین روز پیشکش راجه سورج سنگه
 از نظر گذشت آنچه برداشته شد مواری چهل و سه هزار روپیه بود پیشکش بهادر خان حاکم قندهار درین روز گذشت مجموع چهار هزار
 روپیه رسید و دهر از شب گذشته مطابق شب دوشنبه سبت فخم صفر به طالع قوس در خانه بابا خرم از دختر آصف خان پسر متولد
 شد او را در اشکوه نام نهادم امید که قدم او برین دولت ابد میوند و بر پدر اقبال مندش مبارک و میمون باشد بر منصب بی علی
 باره پانصدی ذات و سی صد سوار افزوده شد که هزار و پانصدی ذات و هزار سوار بوده باشد و در تاریخ دهم پیشکش اعتبار خان
 از نظر درآمد از جمله پیشکش او مواری چهل هزار روپیه مقبول افتاد و درین روز بر منصب خرد بے اوز یک سی صد سوار و بر منصب
 منگلی خان پانصدی ذات و دو صد سوار افزوده شد روز یازدهم پیشکش مرتضی خان از نظر گذشت از جمله جواهر و نفعت قطع لعل
 و یک تسبیح مروارید و دو صندل و دانه دیگر برداشته آنچه از پیشکش او مقبول افتاد مواری یک لک و چهل و پنج هزار روپیه بود و در روز دهم
 پیشکش مرزا راجه بها و سنگه و راوت شکر از نظر گذشت در سیزدهم از پیشکش خواجه ابوالحسن یک قطعه لعل قطبی و یک الماس و یک قطعه
 مروارید و پنج انگشتری و چهار دانه مروارید کلان و پاره اقمشه که مجموع سی و دو هزار روپیه باشد مقبول افتاد و در چهاردهم بر منصب خواجه
 ابوالحسن که سه هزار سی و پانصد سوار بود هزاری ذات و پانصد سوار افزودم و بر منصب وفادار خان هفتصد و پنجاهی ذات
 و دو صد سوار اضافه حکم شد که دو هزار سی و دو صد سوار بوده باشد در دهمین روز مصطفی بیگ فرستاده و اراسه ایران

سعادت ملازمت دریافت بعد از سرانجام مهم گرجستان بر او را با کتابت مشتمل بر انواع محبت و اظهار صداقت فرستاده
 با چند اسب و اشتر و چند آتشه حلب که از جانب روم بجهت آن بر او کار مکار آمده بودند قلاوه سگ فرنگی کلان درنده که
 در طلب آن ایمان یافته بود بدست او روانه ساخته بودند بنظر در آورد و مرتضی خان بخدمت تسخیر قلعه کانگره که در کوستان پنجاب بلکه در
 محصوره عالم یا ستوار سواست حکام آن قلعه نشان نمیدهند درین روز رخصت یافت از ابتدای که صیت اسلام بدیار هندوستان
 رسیده تا این زمان خسته فرجام که اوزک سلطنت و جو داین نیازمند درگاه الهی آراستگی و ارباب یک از حکام و سلاطین گذشته دست
 بران نیافته اند در ایام و والد بزرگوارم بکمر تبه لشکر پنجاب بر سر این قلعه تعیین شد و ددته در قیل و محاصره داشتند آخر الامر منضوبه برست
 که قلعه بدست و زینامه آن لشکر به همی از آن ضرورت مقرر گشت و در وقت رخصت نیل خاصه با تلامذات مرتضی خان مرحمت نمودم در راه
 سورج مل و لدر راجه با سوم چون ولایت متصل بدین قلعه بود تعیین یافت و بر منصب سابق او پانصدی ذات و سوار افزوده شد
 و در ایام سورج سنگه از جا و جاگیر خود آمده ملازمت کرد و یکصد عدد و اشترانی بزرگوارانید و بنقدیم پیشکش میرزا رستم بنظر درآمد و خنجر مرصع
 و یک تاج مرصع و دراید با چند طاق پارچه و یک زنجیر نیل و چهار اسب عراقی و رجه قبول یافت تمه باز گردانیدم پانزده هزار روپیه قیمت
 آنها شد و درین تاریخ پیشکش اعتقاد خان که هزار روپیه به قیمت و درآمد از نظر گذشت روز میجدیم پیشکش جهانگیر علی خان دیده شد
 از جواهر و آتشه به مقدار پانزده هزار روپیه قبول اعتقاد بر منصب اعتقاد خان که بهتصدی ذات و دویست سوار بود هشت صدی
 ذات و سی صد سوار افزودم که اصل و اضافت هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار باشد خسرو بی اوزبک که از سپاهیان قرار داده بود درین
 اسهال و گذشت روز هشتم که پنجشنبه بود بعد از گذشتن و و پیر و چهار نیم گهری آغاز شرف شد و درین روز فرخنده بر تخت به سعادت و
 غیر ذری جلوس نمودم و مردم تسلیمات مبارکبادی بجا آوردند چون یک پیر از روز مذکور باقی مانده توجه چشمه نور شدیم پیشکش مهابت خان
 بموجب قرار داد و راجا بنظر درآمد از جواهر نفیس و مرصع آلات و آتشه و آنچه از هر قسم و از هر جنس بخاطر رسید ترتیب داده بود از جمله
 بکچره مرصع که حسب الاتماس اوزر گرگان سرکار ساخته بودند از روی تمیم مثل آن در سرکار خاصه من نبود یک لک روپیه قیمت
 شد سواست آن از جواهر و دیگر اجناس یک لک و سی و هشت هزار روپیه برواشته شد الحق که پیشکش نمایان بود به مصطفی بیگ فرستاده
 و از اسب ایران بیست هزار روپ که ده هزار روپیه باشد عنایت کردم در بست و یکم خلعت بدست عبدالغفور به پانزده کس از امرای
 و کن فرستادم راجه بکر با حیت بجا گیر خود رخصت یافت و پرم نرم خاصه با و مرحمت شد و در همین روزها کمر خنجر مرصع به مصطفی بیگ ایلچی
 عنایت نمودم بر منصب پیشکش پسر اسلام خان که هزاری ذات و پانصد سوار بود و پانصدی ذات و دویست سوار افزودم در بست و دویست و دویست

ابراہیم خان بہ صاحب صوبگی بہار سرفراز شد و ظفر خان را حکم شد کہ متوجہ درگاہ شود و بر منصب ابراہیم خان کہ دو ہزاری ذات و ہزار سوار بود پانصدی ذات و ہزار سوار افزود و مہم سبقت خان در دہمین روز ہا جاگیر مخص شد و حاجی بے اوزر یک خطاب از یک خانی سر بلند گشتہ جاگیر رخصت یافت بہادر الملک از تعینات لشکر و کن کہ منصب دو ہزار و پانصدی ذات و دو ہزار و یک سوار داشت باضافہ پانصدی ذات و دو سوار ممتاز گشت بر منصب خواجہ تقی کہ ہشتصدی ذات و یک صد و ہشتاد سوار بود و دو صدی دیگر افزودہ شد و در بیست و پنجم بر منصب سلام اللہ عرب و بیست سوار اضافہ نفر گشت کہ ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار باشد از اسپان خاصہ اسپ سیاہ ابلق کہ دارا سے ایران فرستادہ بود بہ مہابت خان عنایت نمودم آخر روز پنجشنبہ بجانہ بابا خرم فہم دیا یک شب آنجا بودم پیشکس دوم او درین روز از نظر گذشت در روز اول کہ ملازمت نمودہ یک قطعہ لعل مشہور رانا کہ در روز ملازمت بان فرزند گذرانیدہ بود و جوہریان بہ شصت ہزار روپیہ قیمت نمودہ بودند گذرانیدہ اما آنقدر کہ تعریف میکردند نبود و زن این لعل ہشت تانک است و سابق راسے بالدیو کہ سردار قبیلہ را شہور دازر اریان عمدہ بندہ و ستان بود در تصرف میداشت و از وہ پسر او چند رین منتقل گشت و او در ایام پریشانی و ناگامی بہر رانا او دے سنگہ فروخت و از وہر رانا پرتاب رسید و از رانا پرتاب باین رانا امر سنگہ انتقال یافت چون بہتر ازین تحفہ در سلسلہ آنہا نبود با تمام فیلان خود کہ با اصطلاح ہندوان بکبتہ چار بگویند در روز ملازمت بفرزند اقبالند بابا خرم گذرانیدہ من حکم کردم کہ در ان لعل چنین نقش کنند کہ بہ سلطان خرم در حین ملازمت رانا امر سنگہ پیشکش نمود و چند چیز دیگر ہم در ان روز پیشکشہا سے بابا خرم قبول او فتاد از انجملہ صد و پنچہ بوری بود کار فرنگ کہ در غایت تکلف ساختہ بودند با چند قطعہ زرد و سہ انگشتی و چہار راس اسپ عراقی و دیگر متفرقات کہ قیمت آنہا ہشتاد ہزار روپیہ بیشد درین روز کہ بجانہ اور قسم پیشکش کلائے ترمیم دادہ بود و بخینا چہار پنچ لک روپیہ اسباب و نفایس بنظر درآمد از مجموعہ آنہا موازی یک لک روپیہ برداشتہ تمہ را با و مرحمت نمودم و در بیست و ہشتم بر منصب خواجہ جہان کہ سہ ہزاری ذات و ہزار و ہشت صد سوار بود پانصدی ذات و چہار صد سوار افزودم و در آخر ماہ بہ ابراہیم خان اسپ و خلعت و خنجر مرصع علم و نقارہ مرحمت نمودم و رخصت صوبہ بہار از زانی دایم خدمت عرض کردہ کہ بہ خواجگی محمد تعلق داشت چون وفات یافت بہ تخلص خان کہ اعتمادی بود و مرحمت فرمودم سی صد سوار بر منصب دلاور خان افزودہ شد کہ ہزاری ذات و سوار باشد چون ساعت رخصت کنوکر کن نزدیک بود دینخواستہم اورا پارہ بر تنگ اندازیدہا خود آگاہ سازم درین اثنا فراولان خبر مادہ شیرے آوردند با آنکہ قرار داد آن ست کہ بغیر شیر ز شکار نہ کنم بہ ملاحظہ آنکہ مبادا تا رفتن او شیرے دیگر ہم نرسد ہمین شیر مادہ متوجہ شدم و کن را ہمراہ بردہ اندو پرسیدم کہ ہر جا سے اورا کہ بگوئی بر حکم پنجم بعد از قرار داد

بجای که شیر را قبل داشتند رسیدم بحسب اتفاق باد و شورش در هوا بهم رسید و فیل ماده که بران سوار بودم و اہمہ شیر اورا مضطرب داشت
 و در یکجا قرار نمی گرفت با وجود این دو مانع قوی تفنگ را بجانب چشم او سر راست کرده آتش دادم الله تعالی بہ کرم خود مرا از ان
 راجہ زادہ شرمندہ نہ ساخت و چنانچہ قرار داده بود در میان چشم او زدہ اورا انداختم کہ در ہمین روز انہاس تفنگ خانہ نمود تفنگ رومی
 خاصگی با و مرحمت نمود چون بہ ابراہیم خان روز رخصت فیل عنایت نکردہ بودم فیل خاصگی اتفاقات نمودم یک فیل بہ بہادر الملک
 ذیل دیگر بہ وفادار خان عنایت نمودہ فرستادم ہشتم اردی بہشت مجلس ذرن قمری ترتیب یافت و خود را بہ نقرہ و دیگر اجناس زن کردہ
 بہ مستحقان و محتاجان تقسیم فرمودم و نوازش خان بہ جایگزین خود کہ در صوبہ مالوہ بود رخصت یافت در ہمین روز ہا فیل بہ خواجہ ابو الحسن مرحمت
 نمودم و در تاریخ نهم خان اعظم را کہ در اگرہ از قلعہ گویا را آمدہ بود و حکم طلب شدہ بود آوردند بآنکہ از و تفصیرات بسیار وقوع آندہ
 و انچہ در باب او بعمل آوردہ بودم ہمگی حق با من بود بوقتی کہ اورا بحضور من آوردند و چشم برد او قناد آثار خجالت در خود بیشتر از و یا فہم تمامی
 تفصیرات او بعفو مقرون ساختہ شال کہ در کمر دہشتم با و مرحمت شد بہ کنور کہ یک لک در عنایت نمودم در راجہ سورج سنگہ
 در ہمین روز فیل کلاسنے رن را دت نام کہ از فیلان نامی او بود آوردہ گذرانید الحقی نادری فیل است داخل فیلان خاصہ ساختہ در ہم
 پیشکش خواجہ جهان کہ از اگرہ بخت من بدست پسر خود فرستادہ بود بنظر اشرف گذشت از ہر قسم خیر ہا بود بہ چہل ہزار روپیہ قیمت شد
 و در دوازدم پیشکش خان دوران کہ بیج تاقور اسپ و دو قطار شتر و سگان تازی و جانوران شکاری بود بنظر درآمد در ہمین روز
 ہفت زنجیر فیل دیگر راجہ سورج سنگہ پیشکش گذرانید داخل فیلخانہ خاصہ شد بخیر خان بعد از آنکہ مدت چہار ماہ در ملازمت گذرانیدہ بود
 و برین روز مخلص گشت سخنان بہ عادل خان پیغام دادہ شد و سودوزیان دوستی و دشمنی را خاطر نشان او نمودہ تعہدات کردہ چنین قرار داد
 کہ مجموع ابن سخنان را معقول عادل خان ساختہ اورا و راہ دو تنخواہی و اطاعت در آورد و در وقت رخصت ہم با و خیر ہا عنایت شد
 مجملہ درین مدت اندک چہ از سر کار خاصہ و چہ از پادشاہ زادہ و از تکلفات امر کہ حسب الحکم با و نمودہ بود نزد فریب بہ یک لک روپیہ حساب شد
 کہ با و رسیدہ است در چہار دہم منصب و جلد دس خدمت فرزند خرم شخص شد منصب او دوازدہ ہزاری ذات و شش ہزار سوار بود و منصب
 برادرش پانزدہ ہزاری ذات و ہشت ہزار سوار بود و فرمودم کہ منصب او را برابر منصب پرنسپا اعتبار نمودہ سوائی دیگر را بہ صیفہ انعام
 و جلد دس خدمت باضافہ منظور دارند و فیل خاصہ پنجمی گچ نام معہ براق کہ دوازدہ ہزار روپیہ قیمت داشت بدو مرحمت نمودم در
 شانزدہم فیل بہ مہابت خان عنایت شد در ہفتم ہم بر منصب راجہ سورج سنگہ کہ چہار ہزاری ذات و سہ ہزار سوار بود ہزاری افزودہ
 اورا بہ منصب پنجم ہزاری ہر بلند ساختہ حسب التماس عبد اللہ خان بر منصب خواجہ عبد اللطیف کہ پانصدی ذات و دوست سوار بود

دو بیست افزودم حکم شد که هزاری ذات و چهار صد سوار باشد عجم الدین سپهر خان عظم که در قلعه زنجبورو مجوس بود و با تهاش پدرش و اوطلیس
بودم بدرگاه رسید و بند از پای او برداشته بخانه پدرش فرستادم در بیست و چهارم راجه سویرج سنگه فیلی دیگر فوج سنگار نام بطریق
پیشکش گذر آید اگر چه این فیلی هم خوب است و داخل فیلان خاصه شد اما بان فیلی اول نسبتی ندارد از نواد روزگار است و بیست و شش
روپیه قیمت آن شده در بیست و ششم بر منصب بیع الزمان ولد میرزا شاه رخ که به مقصدی ذات و پانصد سوار بود و و صدی ذات اندام
مقرر گشت و در همین روز خواجه زین الدین که از خواجه زاده های نقشبندی است از ما و آرا و انرا آمده ملازمت نموده سجاده راس اسپ
پیشکش گذر آید قزلباش خان که از کلبکان صوبه گجرات بود چون بیرخصت صاحب صوبه بدرگاه آمده بود حکم فرمودم که احدی را
مقیم ساخته باز نزد حاکم گجرات برده رسانند تا دیگران را این موس نشود بر منصب مبارک خان سزا ولی پانصدی ذات افزوده شد
که هزار و پانصدی ذات و به مقصد سوار باشد در بیست و نهم یک لک روپیه بخان عظم مرحمت نمودم و حکم شد که برگشته داسنه و برگشته کاسنه
که موافق پنججزاری ذات میشود بجا گیر او مقر باشد و در آخر همین ماه جهانگیری قلی خان را با برادران و خویشان به صوبه آله آباد که به جاگیر آنها
مقرر است رخصت فرمودم و درین مجلس بیست راس اسپ و قباچه پرم نرم خاصگی و دو دانه راس آه و دوده قلاوه ساگ تازی بکران
مرحمت شد و روز دیگر که غره خور داد بود چهل راس اسپ و روز دوم چهل و یک راس و روز سوم بیست راس که در عرض سه روز صد و
یک راس بوده باشد بانعام کنور کن مرحمت شد و در عرض فیلی فوج سنگار فیلی از فیلان خاصه که ده هزار روپیه قیمت داشت بر اچه
سویرج سنگه مرحمت نمودم و در پنجم ماه مذکور ده چیره و ده قبا و ده کمر بند به کرن عنایت شد و در ششم یک زنجیر فیلی دیگر مرحمت نمودم درین
روزها واقعه نویسن کشمیر نوشته بود که ملا گدائی نام درویشی متراض که چهل سال در یکی از خانقاه های بلده مذکور منردی بود و دو سال قبل
از آنکه در بیعت حیات باز سپارد از و ارثان آن خانقاه استدعا نموده که اگر رخصت باشد بجهت محل دفن خود گوشه درین خانقاه اختیار
نمایم آنها گفتند که چنین باشد انقصه جاے اختیار نموده چون مدت مذکور سپری میگردد به دوستان و عزیزان و آشنایان خود اظهار مینماید
که به من حکم رسیده که امانتی که نزد من است سپرده متوجه عالم آخرت شویم چندی که حاضر بودند از گفت و شنود او تعجب بوده اظهار میکنند
که انبیا ابرین سراطلاع نیست چگونه این سخن را باور توان نمود میگوید که بمن چنین حکم شده و بعد از آن به یکی از معتقدان خود که از
قاضی زاده های آن ملک است متوجه شده میگوید که مصحف مرا که به هفت صد تنگه از زرد پدیه نموده صرف برداشتن من خواهی نمود
چون بانگ نماز جمعه بشنوی از من خبر خواهی گرفت و این گفتگو در روز پنجشنبه واقع میشود و همه اسباب حجره خود را به آشنایان و مریدان
قسمت نموده آخر همان روز به حمام رفته غسل مینماید قاضی زاده مذکور پیش از آنکه بانگ نماز بشنود به خانقاه آمده تفحص احوال ملامینماید

چون بدرجهره میرسد در جهره را بنده کرده می بیند و خادمی بر در شسته از خادم احوال را می پرسد او میگوید که ملا سفارش نموده که تا در این خانه
 بخودی خود باز نشود به جهره درخواهی آمد ساعته ازین سخن گذشته در جهره باز میشود و قاضی زاده آن خادم درمی آیند می بیند که روبه قبله
 به دروازه شسته جان بحق تسلیم نموده است خوشحال و راستگان که ازین دامگاه تعلق باین آسانی پرواز توانند نمود بر منصب گرم
 را تھور و دھدی ذات و پنجاه سوار اضافه نموده هزاری داشت و سی صد سوار مقرر فرمودم در یازدهم این ماه شیکش لشکر خان که سه قطار
 شتر و لاتی و میت پیانه و در کانی خطائی و میت قلاده سگ تازی بود از نظر گذشته در دوازدهم خنجر مرصع با اعتبار خان مرحمت شد
 و بکرن کلکی که دو هزار روپیه قیمت داشت عنایت نمودم در چهاردهم به پسر بلند را که خلعت مرحمت نموده رخصت دکن فرمودم
 در شب جمعه پانزدهم امری غریب روی داد بحسب اتفاق من درین شب در بھکر بودم حاصل سخن آنکه کشن سنگه برادر حقیقی راجه
 سورج سنگه از گوبند داس که وکیل راجه مذکور بود بواسطه کشتن برادر زاده خود گوپال داس نام جوانی که پیش ازین به دست
 گوبند داس مذکور ضائع شده بود آثار تمام داشت و سبب این نزاع طوئے دارد و انقصه کشن سنگه توقع آن داشت که گوپال داس
 چون در حقیقت برادر زاده راجه هم بود او با تمام این امر گوبند داس را بکشد راجه بواسطه کاروانی و سر برای گوبند داس قطع نظر از
 بازخواست خون برادر زاده نموده به تغافل میگذرانید کشن سنگه چون این قسم اغماض از راجه دید بخاطر گذرانید که من انتقام برادر زاده خود
 میکشم و نمی گذارم که این خون به چپ دست نمفتی را در خاطر داشت تا آنکه در شب مذکور برادران دیاران و ملازمان خود را جمع نموده اظهار
 این مقدمه نمایند که امشب بقصد کشتن گوبند داس میرویم هر چه شود و بخاطر داشت که به راجه ضرر دآید رسد راجه خود ازین مقدمه بخیر
 قریب به صبح صادق با اتفاق کرن برادر زاده خود و دیگر همراهان روان میشود چون به روزه حویلی راجه میرسد چندی از مردم آنزوده خود
 پیاده ساخته بر سر خانه گوبند داس که متصل بخانه راجه بود میفرسید و خود همچنان سوار بر سر دروازه می ایستد آن پیاده با بدرون خانه گوبند داس
 در آمده چند ساعه بطریق محافظت و چوکی بیدار بودند در ته شمشیر کشیده میکنند در اثنا که این نزد خود گوبند داس بیدار می شود
 و مضطربانه شمشیر خود را برداشته از یک طرف خانه بر می آید تا خود را به چوکیداران بیرون خانه رساند آن پیاده با چون از کشتن چند نفر
 فارغ میشوند از خیمه برآمده تفحص و محسوس گوبند داس میکنند درین اثنا با و بر میخورند و کار او را تمام میسازند پیش از آنکه خبر کشتن گوبند داس
 شخص به کشن سنگه رسد پتیا بانه از اسب پیاده شده بدرون حویلی می آید هر چند مردم او اضطراب میکنند که پیاده شدن لاق نیست
 اصلاً گوش به سخن نمی کند که اگر اندک زمانه دیگر توقف میکرد و خبر کشته شدن غنیم بدو میرسد همچنان سواره ممکن که کار را تمام ساخته
 سالم و آزا و برگردد چون قلم تقدیر بر بدش دیگر رفته بود مقدارن پیاده شدن و در آمدن راجه که در بدرون محل خود بود از شور و غوغا

مردم بیدار میشوند و به دروازه خانه خود برهنه شمشیر در دست می ایستند مردم از اطراف و جوانب خبردار شده برین مردم که پیاده شده اند
بودند توجه میشوند پیاده شده با معلوم که چه مقدار کس بودند و مردم راجه از حد شمار بیرون بهر یک از مردم کشتن سنگ ده کس رو بروی شوند
مجلس کشتن سنگ و برادرزاده او کرن چون برابر خانه راجه میرسند مردم هجوم آورده هر دو را میکشد کشتن سنگ بقتل زخم و کرن نه زخم بر می آید
بجای درین معرکه شصت و شش نفر از طرفین به قتل درمی آیند از طرف راجه سی نفر و از جانب کشتن سنگ سی و شش نفر چون آفتاب
عالم تاب سرزد و عالم را بنور خود منور ساخت این قضیه بروی کار افتاد و راجه برادر و برادرزاده و چنان نوکر که از خود عزیز تر
بیدار است کشته دید و باقی مردم متفرق هر کس بجای بدر رفتند این خبر در بیکر به من رسید حکم کردم که کشتن را بنوعی که رسم آنهاست
بسوزند و تحقیق این قضیه بواقعی نمایند آخر الامر ظاهر شد که حقیقت نبوی بوده که نوشته شده و باز خواست دیگرند داشت در شتم
میران صدر جهان از وطن خود آمده ملازمت نمود یک صد هفتاد و یک روز را گذراند و راس سورج سنگ به خدمت دکن مرخص گشت یک جفت
مردارید براس گوش او و پرم نرم خاصه مرحمت نمودم بجبت خاننجان نیز یک جفت مردارید فرستاده شد و میت و نیم برنصب اعتبار خان
ش صد سوار اضافه نمودم که پنجاهاری ذات و دویست سوار باشد در همین روز کرن بجای خود رخصت یافت اسب و فیل خاصه با خلعت
و عقد مردارید که پنجاه هزار روپیه قیمت داشت و خنجر مرصع که بدو هزار روپیه تمام یافته بود با دویست نمودم از روز ملازمت تا هنگام رخصت
مجموع آنچه از نقد و جنس و جواهر و مرصع آلات با و عنایت کردم دو لک روپیه و یک صد و ده راس اسب و پنج زنجیر فیل بود و سوار
انچه فرزند خرم به و نعمات بدو داده است و بهارک خان سزاوی را اسب و فیل عنایت نموده به همراهی او مقرر ساختم و بعضی سخنان بانی
به رانا پیغام نمودم راجه سورج سنگ نیز بوعده دو ماه بوطن خود رخصت حاصل نمود و در میت و نفتم پانده خان مغل که از امرای قدیم این
دولت بود و دویست جیات سپرد و در اواخر این ماه خبر رسید که دارای ایران پسر کلان خود صفی میرزا را به قتل رسانید اینمغنی باعث حیرانی
تمام گشت چون تحقیق نموده شد گفتند که درش که یکی از شهرهای مقرر گیلان است به بهیود نام غلامی حکم فرمود که صفی میرزا را بکشتن غلام
نه کور وقت یافته در صبح نهم محرم سنه هزار و بیست و چهار که میرزا از حمام برآمده متوجه خانه بود و در زخم شمشیر بجای کار او را تمام می سازد
بعد از گذشتن بیسار از روز که جسد او در میان آب و گل بود شیخ بهاء الدین محمد که بدانائی و پارسائی معروف و مشهور آن دیار است
و شاه را با و عقیده تمام این سخن را اظهار میکند و رخصت برداشتن گرفته نقش او را بار و بیل که گورخانه آبا و اجداد ایشان است
میفرستد هر چند از مردودین ایران تحقیق اینمغنی نمودم هیچ کس حرفی نه گفت که خاطر از آن نسل گردد چه فرزند کشتن را قوی سببی باید
تاریخ آن بدنامی نماید در غره تیراه یک زنجیر فیل رخصت تمام با ملا بر به میرزا رستم مرحمت نمودم و به سید علی با به نیز یک زنجیر فیل عنایت

شد میرک حسین خویش خواجه شمس الدین به بخشی گری و دو قایق نویسی صوبه بهار مقرر گشت و رخصت یافت خواجه عبدالمطیف نوشین یکی
 را فیصل و خلعت داده بجایگزین رخصت نمودم و در نیم ماه مذکور شمشیر مرصع بخان دوران و خنجر بهجت آلوده و دلد جلاله افغان که طبقه
 دو تنخواهی اختیار نموده فرستاده شد سیزدهم مجلس عید آب پاشان منعقد گشت و بنده های درگاه گلابها به یکدیگر پاشیده شگفتگیها کردند
 در هفتمین امانت خان به بندر کهنایات تعیین شد چون مقرب خان اراده آمدن درگاه داشت بندر مذکور را از دقتیر شد در همین روز
 اگر خنجر مرصع بفرزند پسر فرستادم در بیستم پیشکش خانانان از نظر گذشت از همه مجلس چیزها ترتیب داده بود و جوهر مرصع آلات که سه قطعه
 لعل و یک صد و سه دانه مروارید و یک صد یاقوت و دو خنجر مرصع و کللی مرصع بیا قوت و مروارید و صراحی مرصع و شمشیر مرصع و ترکش و محلی
 و بار مرصع یک انگشتری نگین الماس بود و قریب به یک لک روپیه قیمت شد سوا که جوهر مرصع آلات پارچه دکنی و کرباشی و از
 هر قسم زر و دار و ساده و پانزده زنجیر فیل و یک راس اسپ که یالش بر زمین میرسید نیز بنظر آمد پیشکش شد و از خان نیز پنج زنجیر فیل
 و سی صد عدد پارچه از هر قسم بود بنظر گذشت و در هشتم بوشنگ را بخطاب اکرام خانی سرفراز ساختم روز افزون که از راجه زاده باه
 معتبر صوبه بهار بود و از خودی باز بخدمت حضور قیام می نمود و او را به شرف اسلام شرف ساخته با آنکه پدرش راجه سنگرام در مخالفت
 به اولیا که دولت قاهره گشته بود و راجگی ولایت پدرش باد عنایت نموده و فیصل مرحمت کرده رخصت و وطن فرمودم یک زنجیر فیل
 به جهانگیری قلی خان عنایت نموده فرستاده شد بیست و چهارم جلست سنگه دلد کنور کرن که در سن و دوازده سالگی بود آمده ملازمت کرد و
 عرض داشت پدر کلان را نامرنگه و پدر خود گذرانید خیلگی آثار نجات و بزرگ زادگی از چهره او ظاهر است و به خلعت و دوجوئی خاطر
 او را خوش ساخته بر منصب مرزا عیسی ترخان دو صدی ذات افزوده شد که هزار و دود صدی ذات و سی صد سوار بوده باشد
 در اواخر دهمین ماه شیخ حسین روپیل را به خطاب مبارز خانی سرفراز ساخته بود و مقرر رخصت جایگزین نمودم به خوشان میرزا شرف الدین خان
 کاشغری که در میولا آمده سعادت آستان بوسی دریا فتنده هزار در بمرحمت شد در پنجم امرواد بر منصب راجه تنه مل که هزار و
 پانصدی ذات و یک هزار و یک صد سوار بود پانصدی ذات و یک صد سوار افزوده شد در هفتم کیشو مارو که به سرکار اودو لیم
 جایگزین داشت و به واسطه شکوه صاحب صوبه آنجا بدرگاه طلب داشته شده بود آمده ملازمت نمود چهارم زنجیر فیل پیشکش گذرانید
 چون اشتیاق دیدن فرزند خان جهان بسیار داشتم و بجهت تحقیق مهات صوبه دکن بهم بگریز آمدن او ضروری بود و او را طلبیده بودم
 روز سه شنبه هشتم ماه مذکور ملازمت نمود یک هزار و یک صد روپیه و چهار قطعه لعل و بیست و دانه مروارید و یک قطعه زمر و پهل گیاره
 مرصع که قیمت آنها پنجاه هزار روپیه بود بطریق پیشکش گذرانید شب یکنه چون عرس خواجه بزرگوار بود به روضه متبر که ایشان رفته

تا نصف شب در آنجا گذرانیدم و خدمت و صوفیان و جدا جدا نمودند بفقرا و خدام زرباب دست خود ادا نمودم بکلی شش هزار روپیه نقد و یک صد شوب کمره و بنقا و تسبیح مروارید و مرجان و کمر باو غیره داده شد هما سنگه پسرزاده راجه مان سنگه را بخطاب راجگی سرفراز ساخته نقاره و علم عنایت نمودم در شانزدهم یک راس اسپ عراقی از طویل و خالصی و یک اسپ دیگر به مهابت خان مرحمت شد در نوزدهم فیل بجان اعظم عنایت شد در بیستم بر منصب کیشو مارو که دو هزار و سیصد و بیست سوار اضافه شد و به خلعت سر ملندی یافت و بر منصب خواجه عاقل که هزار و دو صد و سی ذات و شش صد سوار بود و صد و سی ذات و سوار افزوده شد در بیست و دوم میرزا راجه بهادرسنگه رخصت آنبیر که وطن قدیم آنهاست یافته جامه پچوپ کشمیری خاضه عنایت نمودم در بیست و پنجم احمد بیگ خان که در قلعه رتختی و رتختیوس بود ملازمت نموده تقصیرات او بنا بر سبق خدمت بفقو مقرون گشت در بیست و ششم مقرب خان از صوبه گجرات آمده ملازمت نمود و یک کلگی و یک قطعه تختی مرصع گذرانید بر منصب سلام الدین عرب پانصد و سی ذات و سوار افزوده شد که دو هزار و سی ذات و سوار باشد در اول ماه شهر پور بر منصب یاسه جمعی که به خدمت دکن میرفتند برین موجب افزوده شد بر منصب مبارز خان سی صد سوار که هزار و سی ذات و سوار باشد و ناسر خان نیز به هزار و سی ذات و سوار سرفراز گردید و ولاد خان با اضافه سی صد سوار سرفراز شد که دو هزار و پانصد و سی ذات و سوار باشد و سنگی خان را دو صد سوار افزوده هزار و پانصد و سی ذات و سوار ساختم گرد و در پسر ابسال بهشت صد و سی ذات و سوار ممتاز گشت و الف خان قیام خانی بهمن منصب از اصل و اضافه سر ملندی گردید و یادگار حسین به هفتصد و سی ذات و پانصد سوار امتیاز یافت کمال الدین پسر شیر خان را به بهمن منصب نواخته شد و صد و پنجاه سوار بر منصب سید عبد الله بار به افزوده که از اصل و اضافه هفت صد و سی ذات و سی صد سوار باشد و در ششم ماه مذکور یک عدد مهر نور جهانی که شش هزار و چهار صد روپیه می شد به مصطفی بیگ فرستاده دارا اے ایران مرحمت نمودم و پنج قلاده چینه به قاسم خان حاکم بنگاله مرحمت نمودم میرزا مراد پسر کلان میرزا رستم در دوازدهم بهمن ماه بخطاب التفات خانی سرفراز گشت در شب شانزدهم که مطابق شب برات بود فرمودم که کوه های اطراف تال را ناساگر و کناره های آنرا چراغان نمودند خود به تماشا اے آن رفتم عکس چراغهای در آب افشاده عجب نمودم داشت بیشتر آن شب را با مردم اهل محل در کنار تال مذکور گذرانیدم روز هفتم بهمن میرزا جمال الدین حسین که به ایلمچی گری بجای پور رفته بود آمده ملازمت نمود سه عدد انگشتری که نگین یک از آنها عقیق مینی بود در غایت لطافت و سیرابی که از جنس عقیق مینی بآن خوبی کم دیده شده است نظر در آورد عادل خان سید کبیر نام شخصی را از جانب خود همراه میرزا کور نموده از فیلان مع بر ااق طلا و نقره و اسپان غربی و جواهر مرصع آلات و اقسام آتش که در آن ملک بعمل می آید پیشکش فرستاده بود در بیست و چهارم این ماه از نظر گذشت و عرض داشت که آورده بود از نظر

گذرانید و دهمین روز مجلس ذرین شمسی نیز منعقد گشت در بیست و ششم مصطفی بیگ ایلمی رخصت یافت سوائے آنچه در مدت خدمت با و محنت
 شده بود بیست هزار روپیه دیگر نقد و خلعت عنایت نمود و در جواب کتابت که آورده بود محبت نامه شعر بر کمال دوستی نوشته شد و در
 چهارم ماه مهر منصب میر جمال الدین حسین که دو هزار و پانصد سوار بود چهار هزار و پانصد سوار مقرر گشت در پنجم
 محبت خان به همراهی خان جهان که به خدمت دکن نافرود شده بود به ملاحظه ساعتی که بجهت ادا اختیار نموده بودند رخصت یافت
 به خلعت و خنجر مرغ با پهل کتاره و شمشیر خاصه و قیل سر بلند گردید در نیم خانجهان مرخص گشت و خلعت و نادری خاصه و اسپ را با
 با زین و قیل خاصه و شمشیر خاصه مرحمت نمود در دهمین تاریخ هزار و هفتصد سوار از تابینان محبت خان را حکم شد که دو اسپ
 و سه اسپه تخواه دهند مجموع مردی که درین مرتبه به خدمت دکن تعیین یافتند سیصد و سی نفر منصب دار و سه هزار و هشتصد و هشتاد
 سوار و یماق و سه هزار افغان و ده زاک بود که همگی سه هزار سوار موجود میشد و با سی لک روپیه خزان و توپ خانه مستعد و فیلمان جنگی
 به خدمت مذکور متوجه شدند بر منصب سر بلند را سه پانصد و سی ذات و دو بیست و شصت نفر سوار افزوده شد که دو هزار و سی ذات
 و یک هزار و پانصد سوار بوده باشد با الجو برادرزاده قلیج خان به منصب هزار و سی ذات و هفتصد سوار از اصل و اضافه سرفراز گشت بر
 منصب راجه کشن داس هم پانصد و سی ذات اضافه نمود حسب التماس خان جهان منصب شهباز خان بودی که از تعیینات
 دکن است از اصل و اضافه دو هزار و سی ذات و هزار سوار مقرر شد و دو بیست سوار بر منصب وزیر خان افزوده شد و منصب سربان
 پسر میرزا ارشم هزار و سی ذات و چهارصد سوار از اصل و اضافه قرار یافت در چهارم دهمین ماه هزار و سی ذات میر جمال الدین حسین
 و پانصد سوار افزوده او را به منصب والا به پنج هزار و دو هزار و پانصد سوار سرفراز گردانیدم در نوزدهم راجه سورج سنگه با پسر خود
 گنج سنگه که بوطن رخصت شده بود آمده ملازمت کرد و یک صد و یک سوار و پانصد سوار را نیز بکسیر فرستاده عادل خان یک عدد
 سرفراز بهانے که پانصد توپچه ذرین داشت مرحمت نمود در بیست و سوم نوزدهم خیر قیل از فیلمان که قاسم خان از فتح ولایت کوچ و فتح
 کچه و زمینداران او دویسه بدست آورده بودند نظر گذشت و داخل فیلمانها را به خاصه شریفه گردید در بیست و ششم ارادت خان به منصب
 میر سامان و معتبر خان به خدمت بخشی گری احدیان و محمد رضا جابری به بخشی گری صوبه پنجاب و واقعه نویسی آنجا سرفرازی
 یافتند سید کبیر که از جانب عادل خان بجهت التماس عفو تفصیرات دنیا داران دکن و قصد بازگذاشتن قلعه احمد نگر و ولایات
 بادشاهی که با فساد و بخله مقصد آن از تصرف او بیایست دولت قاهره برآمده بود به ملازمت آمده بود درین تاریخ رخصت شد و خلعت
 و قیل و اسپ یافته روانه گردید چون راجه راج سنگه کچوا به در دکن وفات یافت رام داس پسر او را به منصب هزار و سی ذات و

چهار صد سوار سرفراز ساختم در چهارم ماه آبان به سیف خان بار به نقاره مرحمت شد و بر منصب اوسی صد سوار اضافه نمودم که به هزاری
ذات و دو هزار سوار بوده باشد در همین تاریخ راجه مان را که در قلعه گوالیار در بند بود به ضامنیت مرتضی خان خلاص ساخته منصب
اورا برقرار داشته به خدمت قلعه کانگره نزد خان مذکور فرستادم حسب التماس خان دوران بر منصب صادق خان سی صد سوار
اضافه حکم شد که هزاری ذات و سوار باشد میرزا عیسی ترخان از ولایت سنبل که به جاگیر او مقرر بود آمده ملازمت کرد و یک صد مهر
نذر گذرانید در شانزدهم راجه سورج سنگه به خدمت دکن رخصت شد و سی صد سوار بر منصب او اضافه کردم که پنج هزاری ذات و سه هزار
وسی صد سوار بوده باشد خلعت و اسب یافته روانه گردید در بیستم منصب میرزا عیسی را از اصل و اضافه هزار و پانصدی ذات
و هشت صد سوار مقرر ساخته خلعت و فیل مرحمت نمودم و به دکن رخصت یافت در همین روزها خبر فوت حسین قلیج بدخست از مضمون
عرض داشت جهانگیر قلی خان مسموع گشت بعد از فوت قلیج خان که از بنده های قدیم این دولت بود من این بے سعادت را غنا
کلی نموده از امر ساختن و مثل جو پور ولایتی را به جاگیر او مقرر داشتم و دیگر برادران و خویشان او را به همراه او ساخته همه را به نیابت او
دادم لاهوری نام برادری داشت در غایت بے اندامی و شرارت نفس به من رسید که بنده های خدا از سلوک او در عذاب انداخته
فرستادم که او را از جو پور بیاورند برسدن احدی بے سببی و باغی و احمق بر حسین قلیج غلبه کرده بخاطر میگذرانند که برادر محب خود را همراه گرفته
باید گرخت منصب و حکومت و جا و جاگیر و زور و سامان و فرزندان و مردم خود را گذاشته پاره زور و طلا و جو اهری می دارد و با استعداد و دے چند
بیان زمینداران می رود این خبر چند روز پیش ازین رسید و تعجب تمام دست داد و مجلا به زمینداران که می رسید بملنگها از او گرفته او را از خود
میگذرانند تا آنکه خبر رسید که به ولایت جویت درآمد بخت اتفاق زمینداران بخار و زور و چند درمان نواحی میگذرانند چون این خبر
به جهانگیر قلی خان میرسد چند روز از مردم خود میفرستد که آن بے عاقبت را گرفته بیاورند بجز در رسیدن او را بدست آورده اراده میکنند
که به جهانگیر قلی خان رسانند در همین اثنا به جنسم و اصل میگرد چند روزی که با او همراه بودند چنین تقریر کردند که چند روز قبل ازین بیماری
بهرسانیده بود و آن بیماری او را گشت و این مقدمه نیز مسموع گشت که خود به قصد نموده باشد تا بدین حال او را به نزد جهانگیر قلی خان
بیاورند بهر تقدیر حیدر ابدی با فرزندان و خدمتگاران که همراه داشت به آله آباد آوردند اکثر زرها و او را ضایع ساختند و زمینداران
از او گرفته بودند حاشا که نمک مثل این نوع روسایان را به چنین عقوبتها گرفتار نکند

افرض بود حق ولی النعم

از پس فرضی که بود بر احم

در بست و دوم حسب التماس خان دوران بر منصب نادعلی میدانی که از تعینات بکشی بود و دو بست سوار افزوده شد که هزار و

پانصدی ذات دهنر سوار باشد و لشکر خان را که دهنراری ذات و نهصد سوار بود و ده سوار دیگر اضافه مرحمت شد در بست و چهارم
مقرب خان را که سه هزار و دویست سوار بود و پنجاه هزار ذات و دویست سوار و پانصد سوار مقرب داشتیم در همین روز با قیام پسر
شاه محمد قندهاری که از امرزاده ها بود و خدمت فراوانی داشت بختاب خانی سرفراز شد در پنجم ماه آذر خنجر مرصع بدو ارباب خان عطاء
شد بدست راجه سارنگه بدو خلعت بجهت امرای دکن مرحمت نمود چون از صفدر خان حاکم کشمیر بعضی مقدمات مسووع گشت
اورا از حکومت آنجا معزول ساخته احمد بیگ خان را بنا بر سبق خدمت نواخته به صاحب صوبگی ولایت کشمیر سرفزاری بخشیدیم و
منصب او را که دویست و پانصدی ذات و دویست سوار بود برقرار داشت به کمر خنجر مرصع و خلعت اختیار یافت در خلعت شد و
بدست اهتمام خان خلعت زمستانی به قاسم خان حاکم بنگاله و امراء تعینات آنجا فرستادیم پیشکش کنی والد افتخار خان که یک زنجیر
فیل و چهارده راس گاو و پاره آفتاب بود و در پانزدهم ماه مذکور از نظر گذشت و به خطاب مردت خانی ممتاز گردید و بامت خان را که در
قلعه گوالیار بود حسب التماس اعتماد الدوله طلب داشته بودم سعادت کورش یافت و اموال او که بقید ضبط درآمده بود بدو مرحمت
شد درینو لاخواجه هاشم ده بندی که در ماوراءالنهر امروزی سلسله درویشی گرم دارد و مردم آن ملک را نسبت بایشان اعتقاد تمام است
بدست یکی از درویشان سلسله خود کتابی مبنی بر اظهار دعا گوئی قدیم و نسبت و اخلاص آباد اجداد باین دودمان با فرجی و کمان
فرستاده بودند و بیتی که حضرت فردوس مکانی بجهت خواجگی نام عزیز هم از آن سلسله در سلک نظم در آورده بودند و مصرع آخر آن
خواجگی را بنده ایم و خواجگی را بنده ایم

در آن کتاب درج بود ما هم در برابر این کتابت سطر چند به قلم خاص مرقوم ساخته این رباعی را در بدیه گفته با هزار مهر جهانگیری
به خواجه مذکور فرستادیم

ای آنکه مرا مهر تو پیش از پیش است	از دولت یاد بودت ای درویش است	چند آنکه زمرده ات دلم شاد شود	شادیم از آنکه لطف از حد پیش است
-----------------------------------	-------------------------------	-------------------------------	---------------------------------

چون فرموده بودیم که این رباعی را هر که طبع نظمی داشته باشد بگوید حکیم مسیح الزمان گفت و بسیار خوب گفت

داریم اگر چه شغل شاهی در پیش	هر لحظه کنیم یاد درویشان پیش	اگر شاد شود ز نادول یک درویش	آنرا شمریم حاصل شاهی خویش
------------------------------	------------------------------	------------------------------	---------------------------

هزار مهر دیگر به جایزه و صلح این رباعی به حکیم مذکور عنایت کردم در هفتم ماه دی که از سیر بکله بازگشته متوجه اجمیر بودم در راه چهل و دو خوک
شکار شد در بیستم میر میران آمده ملازمت نمود و بجای از احوال او و سلسله او مرقوم میگردد از جانب پدر پسرزاده میر غیاث الدین

محمد میر میران ولد شاه نعمت الدولی است در دولت سلاطین صفویه غرت تمام یافته بودند چنانچه حضرت شاه طهماسب همیشه خود
چاپ

جانس خانم را به شاه نعمت الله داد و از مشیخت و هدایت به نسبت داماد و خویشاوندی ممتاز گشت و از جانب مادر دخترزاده
 شاه اسماعیل خونیست بعد از فوت شاه نعمت الله پسر او میر غیاث الدین محمد میر میران رعایت تمام یافت و شاه غفران پناه دقتری
 از کریم خان واده سلطنت و عظمت را به پسر گلان او عقد بست و دختر شاه اسماعیل مذکور را به پسر دیگرش میر خلیل الله داد که میر میران از و
 تولد شده میر خلیل الله مذکور بیست و هشت سال قبل ازین از ولایت آمده در لاهور مرا ملازمت نمود چون از سلسله مردم غریز و عظیم بود
 باحوال او بسیار پر دایم و منصب و جایگزین و غرت او را معمور ساخته در صد و تربیت و رعایت او بودم بعد از آنکه اگر مقام خلافت شد
 باندک مدتی به سبب افراط خوردن انبه او را بیماری اسهال کبیر و دود و در عرض ده دوازده روز جهان را بجان آفرین سپرد از رفتن
 او از رده خاطر شدم باز گذاشتم او را از نقد و جنس فرمودم که به فرزند ان او که در ولایت بودند رسانند در نیولا میر میران که در
 سن بست و دوسالگی قلندر و درویش شده بروشنی که او را در راه نشناختند خود را در اجیر بار رسانید جمع کلفت های خاطر و پشانیها
 باطن و ظاهر او را اصلاح و تدارک نموده به منصب هزاری ذات و چهار صد سوار سرفراز ساخته و سی هزار در ب نقد با و عنایت کردم
 الحال در خدمت و ملازمت است و در دوازدهم ظفر خان که از صوبه داری بهار تغییر یافته بود آمده ملازمت نمود و یک صد مهر نذر گذراند
 و سه قیل مشکیش نمود در پانزدهم دی بر منصب قاسم خان صاحب صوبه بنگاله هزاری ذات و سوار افزوده شد که چهار هزاری ذات
 و سوار باشد چون از دیوان و بخشی بنگاله که حسین بیگ و طاهر باشد خدمت پسندیده و توقع نیاید مخلص خان را که از بنده های
 متقدم این درگاه بود به خدمات مذکور تعیین نموده شد منصب او را دو هزاری ذات و بیست صد سوار مقرر داشتیم و علم نیز عنایت کردم
 و خدمت عرض مکرر به دیانت خان حکم فرمودم در بیست و پنجم روز جمعه وزن فرزند خرم واقع شد تا سال حال که سنش به بیست و چهار
 سالگی رسیده و کدخدایانها کرده و صاحب فرزند ان شده اصلا خود را به خوردن شراب آلوده نه ساخته بود درین روز که مجلس وزن
 او بود گفتیم که بابا صاحب فرزند ان شده و بادشاهان و بادشاهزادگان شراب خورده اند امروز که روز جشن وزن تست تو شراب
 میخواییم و رخصت میدیم که در روزهای جشن و ایام نوروز و مجلسهای بزرگ میخورده باشی اما طریقه اعتدال مرغی داری که خوردن
 باندازه که عقل را زایل کند و انایان روانداشته اند و بیاید که از خوردن آن غرض نفع و فائده باشد و بوعلی که بزرگ طبقه حکما
 و اطباست این رباعی را به نظم در آورده -

می دشمن است و دوست هوشیار است	اندک تریاق و بیش زهر مار است	در بسیارش مفرت اندک نیست	در اندک او منفعت بسیار است
به مبالغه بسیار شراب با و داده شد من تاسن پانزده سالگی نخورده بودم مگر در ایام طفولیت که دوسه مرتبه والد و انکهای من تقریب			

علاج اطفال دیگر از والد بزرگوارم عرق طلبیده مقدار یک توله آنهم به گلاب و آب آیمخته براسه دفع سرفه دار و گفته مرا خور اینده باشند
 و ران ایام که اردوسه والد بزرگوارم بجهت دفع فساد افغانان یوسف زنی در قلعه اٹک که برکنار آب نیلاب واقع است نزول اجلا
 داشت روزی بنیم شکار بستم چون تردد بسیار واقع شد و آثار ماندگی ظاهر گشت استاد شاه قلی نام نوچی نادره که سرآمد نوچیان
 هم بزرگوارم میرزا محمد حکیم بود من گفت که اگر یک پیاله شراب نوشجان فرمایند دفع ماندگی و کسالت خواهد شد چون ایام جوانی بود
 و طبیعت نائل بارتکاب این امور به محمود آید از فرمودم که به خانه حکیم علی رفته شربت کبف ناک بیار حکیم مقدار یک نیم پیاله شراب
 در درنگ شیرین مزه در شیشه خرد فرستاد آنرا خوردم کیفیت آن خوش آمد بعد ازان شروع در شراب خوردن کردم در روزی فرمودم
 تا آنکه شراب انگوری از کیفیت باز ماند و عرق خوردن گرفتم رفته رفته در مدت نه سال به بست پیاله عرق و دانه کشیده چهارده در روز باقی
 و رشب خورده میشد وزن آن شش سیرینه و ستان که یک دیم من ایران باشد و خورش من دران ایام مقدار یک مرغ بانان و ترب
 بود دران حال بچکس را قدرت بر منع من نبود کار بجای کشید که در خمارها از بسیار رعشه و لرزیدن دست پیاله خود نمی توانستم
 خور و بلکه دیگران می خوراندند تا آنکه حکیم بهام برادر حکیم ابو الفتح را که از مقربان والد بزرگوارم بود طلبیده بر احوال خویش اطلاع دادم
 او از کمال اخلاص و نهایت دلسوزی بے حجابانه به من گفت که صاحب عالم بدین روش که شما عرق نوش جان میکنید نفع و بلا نداشته
 دیگر احوال بجای خواهد کشید که علاج پند بر نباشد چون سخن او از خیر اندیشی بود و جان شیرین عزیز است در من اثر کرد من ازان تاریخ
 شروع در کم ساختن کرده خود را به خوردن فلو نیاندا ختم هر چند در شراب می گانم بر فلو نیایم افزودم و فرمودم که عرق را به شراب انگوری
 مخمر ج سازند چنانچه دو حصه شراب انگوری و یک بخش عرق بوده باشد هر روز از آنچه میخورم خیر کم نموده در مدت هفت سال شش
 پیاله رسانیدم وزن هر پیاله شش مثقال و یک پاد و الحال پانزده سال می شود که به همین دستور خورده میشود و ازین نه کم میشود نه زیاد
 و در شب میخورم مگر در روز یکشنبه چون روز جلوس مبارک من است و شب جمعه که از شبهای متبرکه ایام هفته است در روز متبرک
 در پیش دارد به ملاحظه این دو چیز در آخرهای روز میخورم که خوش نمی آید که این شب به غفلت گذرانیده در ادای شکر نعم حقیقی تقصیر
 رود در روز یکشنبه و در یک شنبه گوشت هم نمی خورم در یکشنبه چون جلوس مبارک من واقع شده در روز یکشنبه که روز ولادت والد بزرگوارم
 من است و این روز را بسیار تعظیم میکردند و عزیز میداشتند و بعد از چند گاه فلو نیار بافیون بدل ساختم اکنون که عمر من به چهل و شش
 سال و چهار ماه شمسی و چهل و هفت سال و نه ماه قمری رسیده هشت سرخ افیون بعد از گذشتن پنج گهری از روز دوش سرخ بعد از
 یک پیر شب میخورم پنج مرغ بدست مقصود علی به عبد الله خان مرحمت نمودم شیخ موسی خویش فاسم خان به خطاب خانی سرفراز

گشته به منصب هشت صدی ذات و چهار صد سوار امتیاز یافت و به بنگاله مرخص شد بر منصب ظفر خان پانصدی ذات و سوار اضافه
 مرحمت شد و به خدمت بنگلش تعین یافت در همین روزها محمد حسین برادر نوحه جهان به خدمت فوجدارى سرکار حصار سرفراز گردید
 مرخص شد و دوست سوار بر منصب او اضافه مرحمت نمودم که پانصدی ذات و چهار صد سوار باشد و قبل نیز عنایت کردم در حشم بهمن
 به میر میران قبل عنایت شد و خواجه عبد الکریم سوداگر چون از ایران روانه هندوستان بوده برادر عالی مقام ارم شاه عباس بست
 او تسبیح عقیق مینی در کبابی کار و نیک که بسیار تحفه و نادر بود فرستاده بودند در نهم ماه مذکور بنظر درآمد در شهر دهم بعضی پیشکشها از قسم مرصع
 آلات و غیره که سلطان پرویز ارسال داشته بود بنظر درآمد به تقیم اسفند ارند صادق برادرزاده اعتماد الدوله که به خدمت بخشی گری
 قیام داشت به خطاب خانى سرفراز گشت این خطاب را به خواجه عبد الغزیز عنایت کرده بودم مناسبتها را امری داشته ادرا خطاب
 عبد الغزیز خان و صادق را خطاب صادق خان سرفراز ساختم در دهم جگت سنگه ولد کنور کرن که به وطن خود دستور یافت
 در هنگام رخصت بست هزار روپیه و یک اسپ و یک بز بخیر قبل و خلعت و شال خاصه بدو مرحمت نمودم و هر داس جهاله که از منتهای
 راناست و آتالیق پس کرن بود با و نهم پنجهزار روپیه و اسپ و خلعت عنایت نمودم و بدست او شش پری از طلا بخت رانافر ستادم
 در نهم بهمن ماه راجه سو بچ مل ولد راجه با سو که بنا بر نزدیک جاد مقام بهمرای مرفعی خان به گرفتن قلعه کانگره تعین یافته بود بطلب
 آمده ملازمت کرد و خان مذکور را بعضی مظنه ها از او در خاطر قرار گرفته بود بدین جهت بهمرای او را مخلص دانسته مکرر عرض بدرگاه فرستاد
 و در باب او سخنان نوشت تا آنکه حکم طلب او صادر گشت در بست و ششم نظام الدین خان از ملتان آمده ملازمت کرد و در آخر همین
 سال اخبار فتح و فیروزی و ظفر و بهروزی از اطراف مالک محروسه رسید اول قضیه احد و افغان که از دیر باز در کوستان کابل
 در مقام سرکشی و فتنه انگیزی ست و بسیار از افغانان آن سرحد بدو جمع شده اند و از زمان والد بزرگوارم تا حال که سال دهم از جلوس
 نست انواع همیشه بر سر او تعین بوده اند رفته رفته شکستها خورد و پریشانها کشید جمعیت او پاره متفرق شد و پاره کشته گشت و در جرحی
 که محل اعتماد او بودند نه پناه برد و اطراف آنرا خاندوران قبل نموده راه درآمد و برآمد را بر دست چون بخت جوانات گاه وجود
 خوراک در محله مذکور نماند شبها مواشی خود از کوه پایان آورده در دامنها میچرانید و خود نیز بخت آنکه مردم بهمرای نمایند می آمد تا آنکه
 این خبر به خان دوران رسید جمعی از سرداران و مردم کار کرده را در شب معین تعین کرد که بجوالی جرحی رفته گین نمایند و آن جماعت
 رفته شب خود را در پناه گاه پنهان ساختند و روزش خان دوران بهمان طرف سواری نمود چون آن تیره بختان جوانات خود را بر آورد
 بچرا رسید هند و احد ادب نهاد با جماعه خود از کین گاه ها گذشته که یکبار گردی از پیش ظاهر میشود چون خبر میگيرند معلوم میگردد که خاندوران

مستلاشی و مضطرب گشته قصد بازگشتن میکند و افراد لان خان مذکور نیز خبر کردند که احداد است خان جلوداده خود را با احداد میرساند
مردی که در کین گاه بودند آنها نیز سر راه گرفته حمله آور میشوند تا دو پیر بخت قلبی و شکستگی جا و بسیار جنگل معرکه جنگ قائم بود آخر الامر
شکست بر افغانان افتاده خود را به کوه در میکنند و قریب سی صد کس از مردم کار به به جهنم میروند و یک صد نفر اسیر میگرددند احداد
نمی تواند که دیگر باره خود را بدان محکم رسانیده با قائم سازد بالضرورت خود را بجانب قندهار رود می کشد افواج قاهره بحرخی و جاک
و خانها که آن تیره روزگاران در آمده همه را میسوزند و خراب ساخته از پنج و بنیاد بر می اندازند خبر دیگر شکست خوردن غنیمت بد ختر
و برهمزدگی لشکر نکبت اثر دست خلاصه کلام آنکه جمعی از سرداران معتبر و جماعه از برکیان که قومی اند در نهایت سخت جانی و دد
قطره و ترود در آن ملک بر آنهاست از غنیمت رنجیده اراده دو تنخواهی نمودند از شاه نواز خان که با فوجی از عساکر منصوره در بالا پور بود
استدعای قول نموده قرار دادند که خان مذکور را به بینند و خاطر جمع نموده آدم خان و یاقوت خان و جمعی دیگر از سرداران و برکیان
جادو را و بابو کانیته آمده دیدند شاه نواز خان بهر یک از آنها اسپ و قیل و زر و خلعت فراخور قدر و حالته که داشتند داده سرگرم
خدمت و دو تنخواهی ساخت و از بالا پور کوچ نموده بهمراهی این مردم بر سر غنیمت مقهور روانه شدند در اثنای راه به فوجی که از دکنیان
که محلدار و دانش دودار و بکلی و فیر و زوچند و دیگر از سرداران باشد برخورد آن فوج را تار مار ساختند و آن مقهوران

شکسته حلاج و گسته کمر | نه یارای گفت و نه پردای سر

خود را بار و دوی آن بد اختر رسانیدند و او از غایت غرور درین مقام شد که با فوج قاهره جنگ نماید مقهور اینکه با او بودند و لشکر عادل
و قطب الملکیه جمع ساخته و توپخانه و استعداد خود را سرانجام نموده و در بروی لشکر طغران روانه شدند تا آنکه فاصله پنج شش کوپه پیش نهاد
و در یکشنبه بیست و پنجم بهمن افواج نور و ظلمت بهم نزدیک شده فوجها و یسا و لمانایان گشتند سه پیر از روز گذشته آغاز بان کار و
توپ اندازی شد آخر الامر داراب خان که سردار سوار اول بود با دیگر سرداران و کار طلبان شل راجه نرسنگد یو درای چند و علی خان
تتاری و جهانگیری بیگ ترکمان و سائر شیران بیشه دلاوری شمشیر با کشیده بر فوج سوار اول غنیمت یافتند و داد مردی و مردانگی داده
این فوج را بنات انوش و از هم پرانده ساختند و مقید بطرف دیگر نشده خود را به فوج قول رسانیدند و همچنین بر فوج روبرو
خود متوجه شده و چپش دست داد که دیده نظار گیان از مشاهده آن خبره مانده تا دو گهری تخمیناً این زد و خورد در کار بود از کشته با
پشته با هم رسیده و غنیمت تیره بخت تاب مقاومت نیاورده و روبرو گر نه ناد اگر تار بک و ظلمت به فریاد آن سپه بختان نه رسید یکی را از
راه بودای سلامت نبود و ننگان دریا به پیچا سر در پی که گر خنکان نهاده و دسه کرده را تعاقب نمودند چون در اسپ و آدمی پیچ

حرکت نماید و شکست یافته متفرق گشتند جلو باز کشیده بجای و مقام خود معاودت نمودند و پچانه غنیمت یک قلم باسی صد شتر که بان بار داشت
و قیلان خلی و اسپان تازی و عراق و اسلحه از انداز حساب بیرون بدست او یاس دولت افتاد و کشته و افتاده را حساب و شمار
نمود و جمعی کثیر از سرداران زنده بدست افتاده بودند روز دیگر افواج قاهره از منزل فتح کوچ نموده متوجه کرکی که آشیانه آن
بوم صفقان بودند گشتند و اثر از انجماع ندیده هماغذا دایره کردند و خبر یافتند که هر یک از آنها در آن شب و روز ابر بجای افتاده بودند چند روز
عساکر منصوره در کرکی توقف نموده عمارت منازل مخالفان را بنجاک تیره برابر ساخته آن معموره را سوختند و بواسطه حادثه بعضی
امور که تفصیل آن درین مقام باعث طول کلام است از انجماع بازگشته از گلهائی ردین کهنه فرو دآمدند به جلد و دس این خدمت بر صفا
جمعی که ترددات و خدمات نموده بودند اضافات حکم فرمودم و خبر سوم فتح ولایت کوکهره و بدست آمدن کان الماس است که به حسن سیدی ابراهیم خان
گرفته شد این ولایت از توابع صوبه بهار و پنه است و رودخانه در انجا جاری است که بروش خاص الماس از انجا بر می آید و در بعضی
آن است که در ایام کمی آب گورابها و آب کند صاحب می رسد و جمعی را که باین کار مشغول دارند بطریق تجربه معلوم شده که مریبالا سهر گویایی
که الماس دارد پشته پشته جانورگان ریزه ریزه از عالم پشته که اهل هند آنرا جینگه میگویند هجوم آورده در پرد از اند طول رودخانه را تا جای
راه توان یافت بنظر در آورده اطراف گورابها را سنگچینی می سازند بعد از آن به پیل و کلند ان گورابها را تا یک گزدیک نیم گز پایان برده
دور آن را می کاوند و تفحص نموده در میان سنگ و ریگ ریزه که از انجا بر می آید الماس خور و کلان بر می آورند گاه باشد که باینجا مالک
بدست در آید که به یک لک روپی قیمت کنند مجلا این ولایت و این رودخانه را هند و س زمیندار درجن سالی نام تصرف بود و هر چند
حکام صوبه بهار بر سراد فوجی بنفر ستانند و یا خودها متوجه می گشتند بنا بر استحکام راه ها و جنگل بسیار به گرفتن دوسه الماس قناعت نموده او را
بحال خود می گذاشتند چون صوبه مذکور از طرف خان تغییر یافت و ابراهیم خان بجای او مقرر گشت و در وقت رخصت فرمودم که بر سر ولایت
رفته آن زمین را از تصرف آن مردک مجبول بر آورند ابراهیم خان مجبور در آمدن بولایت بهار جمعیت کرده بر سر آن زمینداران بشود
بدستور سابق کسان فرستاده تعهد دادن چند دانه الماس و چند زنجیر نعل می نماید خان مذکور بدین معنی راضی نگشته تیز و تند بولایت
او در می آید پیش از آنکه آن مردک جمعیت خود را جمع سازد و راهبران پیدا ساخته ابلغاری نماید مقارن آنکه خبر بد و پر سده کوه و ده که
مسکن مقرر او بود قیل میکند و کسان به تفحص او پریشان ساخته او را در غارهای با چند از عورات که یک مادر حقیقی او و دیگر از زنان پسر
بودند ببرداری از برادران او بدست در می آورند و تفحص نموده الماس با که همراه داشته اند از آنها میگیرند بدست و ستم زنجیر نعل زوده
هم بدست می افتد به جلد و دس این خدمت منصب ابراهیم خان از اصل و اضافات چهار هزار و سی و هشت نفر و بختاب

افتح جنگی سرفرازی یافت و همچنین بر منصبهای جمیع که درین خدمت همراهی کرده تردیات مردانه نموده بودند اضافه حکم شد الحال نوبت در تصرف اولیای دولت قاهره است و دران رودخانه کار میکنند در هر قدر که الماس برمی آید بدرگاه می آورند درین نزدیکیها یک الماس کلان که به پنجاه هزار روپیه می ارزد برآید چون پاره کار کنند تخمیل که الماس های خوب داخل جواهرخانه خاصه من گردد.

جشن یازدهمین نوروز از جلوس بهایون

از روز یکشنبه آخر اسفند ازند مطابق غره ربیع الاول پانزده گهری روز گذشته حضرت نیر اعظم از برج حوت بدو قسری حل پیرتوس عادت افکند درین ساعت نخست لازم بندگی دنیا زمندی بدرگاه حضرت باری بقیم رسانیده در دیوانخانه خاص و عمام که صحن آنرا به بارگاه بادشایمانه با اطراف آنرا به پرده های فرنگی و زربفتها مصور و آئینه های نادر مرتب و آراسته ساخته بودند بر تخت دولت جلوس نمودم شاهزاده ها و امرا و اعیان حضرت دارکان دولت و سایر بنده های درگاه تسلیمات مبارکبادی بجا آوردند چون حافظ نادعلی گوینده از بنده های قدیم بود فرمودم که آنچه در روز دوشنبه هر کس از نقد و جنس پیشکش کند با نعام او مقرر باشد و دردم پیشکش بعضی از بنده ها بنظر گذشت و در روز چهارم پیشکش خواجه جهان که از اگره فرستاده بود شعل بر چند قطعه الماس و چند دانه مردارید و بعضی مرصع آلات و آئینه از هر قسم دیک زنجیر نیل که مجموع آن پنجاه هزار روپیه باشد بنظر درآمد و نیم کنور کرن که بجا و مقام خود خست شده رفته بودند ملازمت نمود دیک صد مهر دیک هزار روپیه نذر دیک زنجیر نیل مع براف و چهار راس اسب پیشکش گذرانید و در نهم بر منصب آصف خان که چهار هزار سی ذات و دو هزار سوار بود هزار سی ذات و دو هزار سوار اضافه نموده بعنایت نقاره و علم او را سر بلند ساختم درین روز پیشکش میر جمال الدین حسین بنظر درآمد آنچه گذرانید همه مستحسن و پسند افتاد از آنجمله خنجر مرصعی خود بهر کاری نموده با تمام رسانیده بود بر بالای دسته آن یا قوت زردی نشانیده بودند در غایت صفای لطافت در حجم مقداره نصف بیضه مرغی چنانچه بآن لطافت و کلاسه از قسم یا قوت زرد دیده نه شده است با دیگر یا قوتها بزرگ پسندید و در مرد های کهنه بطرح و اندام خاص صورت اتمام یافته بود و میمان به پنجاه هزار روپیه قیمت نمودند بر منصب میرزا کور هزار سوار افزودم که پنجاه هزار سی ذات و سه هزار و پانصد سوار بوده باشد در نهم بر منصب صادق حادق سی صدی ذات و سوار و بر منصب ارادت خان سی صدی ذات و دو سیست سوار اضافه مرحمت نمودم که هر یک به هزار سی ذات و پانصد سوار ممتاز باشند در نهم پیشکش خواجه ابو الحسن بنظر گذشت از جواهر مرصع آلات و آئینه مواری چهل هزار روپیه درجه قبول یافت تنه را با و مرحمت نمودم پیشکش تا مار خان بکادلی بگی یک قطعه

لعل و قطعه یا قوت و یک عدد تختی مرصع و دو عدد انگشتری و چند پارچه اقمشه قبول افتاد و در دهم سه زنجیر نیک که راجه هاسنگه از دکن
 و یک صد و چند طاق زر بخت و غیره که مرتضی خان از لاهور فرستاده بود از نظر گذشت و بیانت خان هم پیشکش خود را که دو سیخ مروارید
 و دو قطعه لعل و شش دانه مروارید گلان و یک عدد و خواجه طلا بود و بیست و هشت هزار روپیه قیمت شد و دین تاج گذرانید
 آخر های روز نهمین یازدهمین بخت سرفراز می اعتماد الدوله به خانه او رفتیم پیشکش خود را بهمانجا بنظر در آورده و اسباب و اثاث پیشکش او را
 که اکثر در کمال نفاست بود به تفصیل دیدیم از جوهر و دانه مروارید که سی هزار روپیه قیمت داشت و یک قطعه لعل قطبی که بیست و دو هزار
 روپیه به بیع درآمده بود و دیگر مرواریدها و لعلها که مجموع قیمت آنها یک لک و ده هزار روپیه میشد درجه قبول یافت و از اقمشه و غیره
 نیز موازی پانزده هزار روپیه برداشته شد چون از ملاحظه و مشاهده پیشکش باز پرداختیم قریب یک پیر شب را به صحبت و خوش وقتی
 گذرانیده بامداد بجهت با فرمودم که پیاله دادند مردم محل نیز همراه بودند مجلس خوبی منعقد گشت بعد از تمام صحبت اعتماد الدوله را غدر خوا
 نمود و متوجه دولت خانه شدیم در همین روز با فرمودم که نور محل بگم را و جهان یکم میگفته باشند در روز دهم پیشکش اعتبار خان بنظر گذشت ظرفی
 به شکل ماهی مرصع به جوهر نفیسه در غایت تکلف و اندام باندازه مقدار من ساخته بودند از ابدا دیگر جوهر و مرصع آلات و اقمشه که قیمت مجموعه
 اینها پنجاه و شش هزار روپیه میشد قبول نمودم و تمه را باز داوم بهادر خان حاکم قندهار بخت راس اسپ عراقی و نه نفور اقمشه فرستاده بود
 پیشکش ارادت خان و راجه صوبج مل و در راجه با سو در سیزدهم بنظر گذشت عبد سبحان که به منصب هزار و دو صدی ذات و شش صد سوار
 سرفراز بود به هزار و پانصدی ذات و هفت صد سوار امتیاز یافت در پانزدهم صاحب صوبگی ولایت ٹھته و آنحد و در شمشیر خان اوزبک
 تغیر یافته به مظفر خان مرحمت شد در شانزدهم پیشکش اعتقاد خان و لد اعتماد الدوله بنظر در آمد از آنجمله موازی سی و دو هزار روپیه برداشته
 تمه را با و عنایت فرمودم در هفدهم پیشکش تربیت خان دیده شد از جوهر و اقمشه هفده هزار روپیه پسند افتاد و در سیزدهم بخانه آصف خان
 زرقم پیشکش او بهمانجا بنظر در آمد از دولت خانه تا به منزل او نهمین یک کرده مسافت بود نصف راه را نخل زر بخت و زر بخت دارانی با
 و نخل ساده پاسه انداز نموده بود چنانچه ده هزار روپیه قیمت آن بعرض رسید آن روز تا نصف شب ابل محل در منزل او بسر برده
 پیشکش های که سرانجام نموده بود به تفصیل از نظر گذشت از جوهر و مرصع آلات و طلا آلات و اقمشه نفیسه موازی یک لک و چهارده هزار
 روپیه و چهار راس اسپ و یک راس استر پسند خاطر اشرف افتاد و در دهم که روز شرف نیر اعظم بود در دو تن خانه مجلس عالی ترتیب یافت
 بنا بر ملاحظه ساعت دهم گهری از فرزند کورمانده بر تخت جلوس نمودم فرزند بابا خوم درین ساعت متبرکه لعلی در غایت آب و صفا
 گذرانید که هشتاد هزار روپیه قیمت نمودند منصب آن فرزند را که پانزده هزاری ذات و هشت هزار سوار بود به بیست هزاری ذات و

ده هزار سوار مقرر داشتیم و هم درین روز دزن قمری به عمل آمد و اعتمادالدوله را که به منصب شش هزاری ذات و سه هزار سوار ممتاز بود به
 هفت هزاری ذات و پنج هزار سوار سرفراز ساخته تومن و توغ باد عنایت نمودم و حکم کردم که نقاره او بعد از نقاره فرزند خرم می نواخته
 باشند به منصب تربیت خان پانصدی ذات و سوار افزوده شد که سه هزار و پانصدی ذات و هزار و پانصد سوار بوده باشد اعتقاد خان
 باضافه هزاری ذات و چهار صد سوار سرفراز گشت نظام الدین خان از اصل و اضافه به منصب هفت صدی ذات و سی صد سوار
 ممتاز گردیده به خدمت صوبه بهار تعیین شد و سلام الله عرب به خطاب شجاعت خانی سر بلندی یافت و به حلقه مروارید سرفراز گشته
 از حلقه بگوشتان درگاه شد میر جمال الدین انجو را خطاب عضد الدوله سرفراز ساختیم در بخت و یکم الله تعالی از دختر میقیم دلد متفرغ
 رکابدار پسر به خسر و داد بالکند او افغان که طریقه بندگی اختیار نموده از روی اخلاص تمام از احمد ابد نهاد جدا شد و بدرگاه آمد
 است بیست هزار در بمرحمت شد در بخت پنجم خبر فوت راسه منوهر که از تبعیضات لشکر طغراثر دکن بود رسید پسر او را به منصب پانصدی
 ذات و سی صد سوار سرفراز ساخته جاد مقام بدر او را باد عنایت کردم در بخت و ششم پیشکش یاو علی میدانی که نه راس اسب و چند دانه گیش
 و چهار شتر دلائی بود از نظر گذشت در بخت و ششم یک زنجیر فیل به بهادر خان حاکم قندهار و یک زنجیر فیل به میر میران ولد خلیل الله
 یک زنجیر فیل به سید بایزید حاکم بهکر مرحمت نمودم در غره اردی بهشت حسب الالتماس عبید الله خان به برادر او سردار خان نقاره عتبات
 نمودم در سوم کپوه مرصع بالکند او خان افغان مرحمت نمودم در همین روز با خبر رسید که قدم پگانه بنگانه از افغانان آفریدی که دو خوا
 و فرمان بردار بود و راهبری کتل خبر بد و تعلق داشت باندک توهمی قدم از دایره اطاعت بیرون نموده سر به فساد بر آورده بر سر
 هر تخته جمعی را فرستاد و هر جا که او مردم اد رسیدند بنا بر غفلت آن مردم دست بقتل و غارت بر آورده خلق کثیر را ضایع ساختند
 بجملا از حرکت شنیع این افغان بے عقل شور و مجدها در کوستان کابل رویداد چون این خبر رسید بارون برادر قدم و جلال
 پسر او را که در دربار بودند فرمودم که گرفته به آصف خان سپارند که در قلعه گویا را مجوس سازد از امارات رحم و شفقت سبحانی و علامات
 عنایات یزدانی امری درین روز با مشاهده افتاد که خالی از غریبی نیست اعطای در غایت لطافت و صفای فرزند خرم بعد از فتح را نادرا جمیر
 به من گذرانید که به شصت هزار و پیمه قیمت نمودند و در خاطر گذشت که این لعل را در بازو و سینه خود باید بست غالباً و مروارید نادر
 خوش آب یک اندام که هم آغوشی این نوع لعل را سزدی بایست تا آنکه یک دانه مروارید اعلی به قیمت بیست هزار و پیمه مقرر جان بدست
 آورده در پیشکش نوروزی گذرانید بخاطر رسید که اگر تنها این بهر سده باز و بندگی کامل خواهد شد خرم که از خوردی بار شرف و لازمت
 حضرت والد بزرگوارم دریافت شب و روز در خدمت بود و بعضی رسانید که در مروارید های سربند قدیم همین دزن داند ام مروارید

بنظر من در آمده است سزج کلان قادی را حاضر ساختند بعد از ملاحظه بهمان مقدار وزن و اندام مردارید سے ظاهر شد که در وزن یک
ذره تفاوت نداشت چنانچه جوهریان از نیمی تعجب نماندند و در قیمت و آاب و تاب موافق بود گویا از یک قالب ریخته
شده است مردارید را بر اطراف لعل کشیده بر بازو و دستم و سر به شکرانه خداوند بنده نواز بر زمین نیاز و فروتنی نهاده زبان
به شکر گویا ساختم

از دست وزبان که برآید | از عهد شکرش برآید

در پنجم سی راس اسپ عراقی و ترکی که مرفی خان از لاهور فرستاده بود بنظر گشت شصت و سه راس اسپ و پانزده نفر شتر نروداده و یک
پر کللی و نه عدد عاقری و نه جینی خطائی و نه عدد دندان ماهی جوهر دار و سه قبضه بندوق با دیگر شیکش با خان دوران که از کابل فرستاده بود
منظور نظر گشت و یک زنجیر فیل خور و از فیلان جلشه که از راه دریای بهار آورده بودند مقرب خان شیکش گدیر این نسبت به فیلان و شتران
در خلقت بعضی تفاوت دارد از جمله گوشهای او کلان تر از گوشهای فیلان اینجا است خرطوم و دم او دراز تر واقع شده در زمان
والد بزرگوارم یک فیل بچه اعتماد خان گجراتی شیکش فرستاده بود در فتنه کلان شد بسیار تند و تیز و بد خو بود و منقلم خنجر مرصع به منظر خان
حاکم تحفه مرحمت شد در همین روز با خبر رسید که جمعی از افغانان یگانه بنگانه بر سر عبد السبحان برادر خان عالم که در یکی از تها ناهاتر بود و رفت
تخانه او را قبل کردند و عبد السبحان با چند دیگر از منصبه ایران بنده با که بهمرای او تعیین بودند و ادواردی داده در زو و خور و تقصیر از خو
راضی نگشته آخر به مقتضای آنکه پشه چو پرسد بزند فیل را و آن سگان دست بر آنها یافته عبد السبحان را با چند از مردم آن تخانه
بدرجه شهادت رسانیده اند بحجت پریش این قضیه فرمان مرحمت عنوان و خلعت خاصه به خان عالم که به ایچی گری ایران تعیین شده بود
غایت نموده فرستادم در چهاردهم شیکش کرم خان و لد معظم خان از بنگاله آمده بود از اجناس و اشعه که در آن ولایت بهر سبب نظر و آمد
بر منصب چندی از جاگیر داران گجرات اضافه حکم نمودم از جمله سردار خان که هزاری ذات و پانصد سوار بود به منصب هزار و پانصدی
ذات و سی صد سوار سرفراز گشت و علم نیز با و مرحمت شد سید قاسم ولد سید دلاور بار بهر از اصل و اضافه به منصب هشت صدی و
چهار صد و پنجاه سوار و یار بیگ برادر زاده احمد قاسم کو که به منصب شش صدی و بیست و پنجاه سوار ممتاز گردیدند و در هفتدهم خبر فوت
زنان مردی از یک که از تعینات لشکر دکن بود شنیده شد به کنکش سپاهگیری خوب میرسد و از امرای مقرر را در انهر بود در بیست و یکم
اکند اد افغان را به خطاب خانی سرفراز ساخته منصب او که هزاری ذات و شش صد سوار بود و دو هزاری ذات و هزار سوار ساختم
سه لک روپیه از خزانه لاهور بانعام و مدد و خرج خانه و ران که در شورش افغانان سعی بلیغ بجای آورده بود و تفرگشت در بیست و یکم کنور گران

بجست که خدائی بجای و مقام خود رخصت شد خلعت و اسپ عرانی خاصه معزین ذیل و کمر خنجر مرصع با و محبت نمودم در سوم این ماه
 خیر فوت مرتضی خان رسیده از قزلباشان این دولت بود حضرت والد بزرگوارم او را تربیت نموده بدرجه اعتماد و اعتبار رسانیده بودند
 و زمان دولت من نیز توفیق خدمت نمایان یافت که آن زیر کردن خسرو بود و بدین منصب او به شش هزاری ذات و پنج هزار سوار رسید
 درینو لا چون صاحب صوبه پنجاب بود تهنید گرفتن قلعه کانگره که در کوهستان آن ولایت بلکه در معموره عالم به استحکام آن قلعه نمی باشد نموده
 بدان خدمت رخصت یافته مشغول داشت ازین خبر ناخوش خاطر آزرده گشت تمام بهمرسانید الحقی بجست فوت که پنجمین دولتخواهی آزرده گشت
 گنجایش داشت چون در دولتخواهی روزگار گذرانیده بکار آمد مغفرت او را از الله تعالی مسالت نمودم و چهارم خورداد منصب سید نظام
 از اصل و اضافه نه صدی ذات و شش صد و پنجاه سوار مقرر گشت و خدمت هماننداری ایلیان اطراف را بنورالدین قلی فرمودم در
 بنفتم خیر فوت سیف خان بار به رسید بسیار جوان مردانه و کار طلب بود در جنگ خسرو تردد یافته نمایان کرد در صوبه دکن به علت
 بیضه جهان فانی را و داغ نمود پسران او را رعایتها فرمودم علی محمد که بزرگ و ارشد او بود و به منصب سه صدی ذات و چهار صد
 سوار و برادر دیگرش بهادر نام چهار صدی ذات و دو بیست سوار سرفراز گردیدند و سید علی که برادر زاده او بود با اضافه پانصدی ذات
 و سوار ممتاز گشت و در همین روزها خوب الله پسر شهباز خان کنبه به خطاب ربنار خانی امتیاز یافت در ششم منصب هاشم خان از
 اصل و اضافه بدو هزار و پانصدی ذات و یک هزار و هشت صد سوار مقرر شد درین تاریخ بیست و هزار در بباله داد خان افغان محبت
 نمودم بکرماجیت راجه ولایت مانده چون که آبا و اجداد او از زمینداران معتبرهندوستان اند و سیله فرزند اقبال مند با با خرم سعادت
 گورنش دریافتن تقصیرات او بفرمودن گشت در ششم کلیان حبسگیری که راجه کشن داس به طلب او رفته بود آمده ملازمت نمود و بکشد
 مهر و هزار روپیه بطریق ندر گذرانید برادر کلان او را دل بهیم صاحب جاد مقام بود چون او در گذشت از و طفل دو ماهه ماند و او هم
 چند روز پیش از بیست صبیحه او را در ایام شاهزادگی بجست خود خواستگاری نموده به خطاب ملکه جهان مخاطب نمودم چون آبا
 و اجداد این طائفه از قدیم دولتخواه آمده اند این پیوند نیز بیان آمده بود کلیان مذکور را که برادر را دل بهیم بود طلب داشت به شیکه
 راجگی و خطاب را ولی سرفراز ساختم خبر رسید که بعد از فوت مرتضی خان از راجه مان دولتخواهی بظهور آمد و دلا ساس مردم قلعه
 کانگره نموده قرار داده است که راجه زاده آن ولایت را که در سن بیست و نه سالگی است بدرگاه آورد بنا بر زیادتی سرگرمی او در
 خدمت مذکور منصب او را که هزار می ذات و هشت صد سوار بود به هزار و پانصدی ذات و هزار سوار مقرر داشتیم و راجه جهان از اصل
 و اضافه به منصب چهار هزار می ذات و دو هزار و پانصد سوار سرفراز گردید درین تاریخ واقعه رونمود که هر چند خواستم که در سلک تحریر

در ششم دست و دلم یار می‌نماید و هرگاه قلم گرفته‌ام حال تنه‌اش را که ناگزیر با عتقاد الدوله فرمودم که بنویسد -
 پیر غلام با اخلاص اعتماد الدوله حسب احکام درین جریده اقبال ثبت بنماید تاریخ یازدهم خرداد صبیحه قدسیه شاهزاده بلند اقبال
 شاه حرم را که بندگان حضرت بآن نوباوه بوستان سعادت غایت تعلق و نهایت الفت داشتند اثر پستی بهم رسید و بعد از سه روز آبله
 ظاهر شد و بتاریخ ۲۶ ماه مذکور مطابق چهارشنبه ۲۹ شهریاردی الادلی ۲۵ شنبه طایر روحش از قفس غنصری پر دراز نموده بریاض رضوان
 خرامید و ازین تاریخ حکم شد که چهارشنبه را که شنبه میگفته باشند چه نویسم که ازین واقعه جالسوز و سانه غم اندوز بر ذات مقدس حضرت
 ظل الهی چه گذشته باشد هرگاه آن جان جهان را حال بدین میوال بوده دیگر نیده‌ها را که حیات بآن ذات قدسی صفات بسته احوال
 چون خواهد بود و در روز نیده‌ها بار نیافتند و خانه که جای نشست و برخاست آن طایر بهشتی بود حکم شد که دیوارهای از پیش بر آورند تا بنظر
 در نیاید معند آورده و تختخانه نیارستند و در سوم خیا بانه به منزل شاهزاده و الا قد شریف فرمودند و نیده‌ها به سعادت کونش سرفراز شده
 حیات زیاده یافتند در آشناسی راه حضرت هر چند سخن استند که ضبط خود فرمایند بے اختیار اشک از چشم مبارک میرنجت و دلتها
 به بدچین بود که بجز شنیدن حرفی که بوسه دردی از آن آدمی حال آنحضرت متغیر میشد چند روز در منزل شاهزاده عالمیان گذرانیده
 روز دوشنبه تیر ماه الهی بخانه آصف خان شریف بردند از آنجا بازگشته به چشمه نور توجه فرمودند و دوسه روز دیگر خاطر مبارک خود را آنجا
 مشغول داشتند لیکن تا امیر که معسکر اقبال بود ضبط خود نمی‌توانستند فرمود هرگاه سخن آشنای بگوش میرسد بے اختیار اشک
 از چشم میچکید و دل مخلصان فدای شریحه شریحه میشد چون بهفت موکب اقبال به صوبه دکن اتفاق افتاد قدری تسکین حاصل شد و
 درین تاریخ بر تپه‌ای چند دلد را که منزه هر خطاب را که و منصب پانصدی ذات و چهار صد سوار و جاگیر در وطن یافت روز شنبه
 یازدهم از چشمه نور توجه و در تختخانه امیر گشت شب یکشنبه روز دهم بعد از گذشتن سی و هفت پل در وقتیکه است و هفتم درجه قوس طالع بود بحساب منجمان بنهد
 یازدهم درجه جدی بحساب یونانیان از ششم صبیحه آصف خان وری گرانایه بعالم وجود آمد بشادمانی و خوشدلی این عطیه الانقاره با بلند آوازه گردید
 و در پیش خرمی بر روی خلاق کشوده شد بے تامل و تفکر نام او شاه شجاع بزبان من آمد امید که قدم او بر باد برید و او مبارک و فرخنده باشد و از دهم
 یک قبضه مرغ و یک زنجیر فیل بر اول کلیان جیلیری مرحمت نمود و دهمین روز با خبر فوت خواص خان که جاگیر او در سرکار قنوج بود در سید فیل بر آنگو دروا
 حرات مرحمت نمود و دهمین ماه پانصدی بر ذات و سوار راجه هاشم اضافه مرحمت افزودم که چهار هزار سی ذات و سه هزار سوار باشد
 منصب علی خان تناری که قبل ازین خطاب نصرت خانی سرفراز گشته بود و دوهزار سی ذات و پانصد سوار مقرر گردید علم نیز مرحمت
 شد بخت بر آمدن بعضی مطالب نذر نموده بودم که مجری از طلا شبکه دار بر مرقد منوره خواجه بزرگوار ترتیب دهند و دهمین

این ماه تمام یافت فرمودم که پرده نصب نمایند یک دوه هزار روپیه تمام شد چون سردارے و سرکردگی لشکر ظفر اثر
و کن چنانکه خاطر میجو است از فرزند سلطان پرویز نشسته بخاطر رسید که فرزند کور را طلبید آشته بابا خرم را که آثار رشد و کاردانی
از احوال او ظاهر است بهر اول لشکر فیروزی اثر ساخته بنفس نفیس از عقب اور وانه گردیم و این مهم در ضمن همین پوشش با تمام
رسد بنا برین قرار داد قبل ازین فرمان با ستم پرویز صادر گشته بود که روانه صوبه آله آباد که در وسط ممالک محروسه واقع است گزیده
در ایامیکه ما در آن غریبت باشم ب حفظ و حراست آن ملک قیام نماید در تاریخ بیست و نهم ماه مذکور عرض داشت بهارید
واقع نویس برهان پور رسید که شاهزاده و تاریخ بستم بخیریت و خوبی از شهر برآمده عازم صوبه مذکور شد در غره امر دادره موضع
بجست میرزا راجه بهادرسنگه عنایت نمودم بدین گاهیه کشتی گیر فیصل مرحمت شد در شهر دهم چهار راس اسب را بهوار لشکر خان ارسال
داشته بود و از نظر گذشت میرغل به توجدهاری سرکار سنبل از قیسید عید الوارث که بجای خواص خان به حکومت سرکار قنوج تعیین
یافته بود و مقرر گشت و منصب او بشروط خدمت مذکور پانصدی ذوات و سوار قرار گرفت در بیست و یکم پیشکش راول کلیمان حبیبگیری
از نظر گذشت سه هزار مهر و نه راس اسب و بیست و پنج نفر شتر و یک زنجیر فیصل بود و منصب قزلباش خان از اصل و اضافه هزار
و دویصدی ذوات و هزار سوار مقرر شد در بیست و سوم شجاعت خان نصرت جاگیر یافت که رفته سرا بخام نوکر و ولایت خود نموده
در موعد مقرر حاضر شود درین سال بلکه در اثنا سال دهم جلوس و بائے عظیم در بعضی از جاهاے هندوستان ظاهر گشت و آغا
این بلیه از برگزینات پنجاب ظهور نموده رفته رفته به شهر لاهور سرایت کرد و خلق بسیارے از مسلمان و هند و بدین علت تلف شد
بعد از آن بمیرنده و میان دو آب تادلی و برگزینات اطراف آن رسیده و بهادر برگزینار اخاب ساخت درین ایام تخفیف تمام
دارد و از مردم در از عمر دوازده و اربع پیشینیان ظاهر شد که این مرض در ولایت هرگز رخ نه نموده سبب آن از حکما و دانایان پخته
بعضی گفتند که چون دو سال پے در پے خشکی رویداد و باران بر سائے کمی کرد بعضی گفتند که بواسطه عفونت هوا که از مرض خشکی و
کمی بهم رسیده این حادثه رویداد بعضی حواله بامور دیگر میکردند العلم عند الله تقدیرات الهی را گردن باید نهاد.

چکند بنده که گردن نه نهاد فرمان را

در نیم شهر نور پنجزار روپیه به صبغه مد و خراج دالده میر میران که صبیبه شاه اسماعیل ثانی بود و محبوب سوداگران بولایت عراق فرستاد
شد تاریخ ششم عرض داشت عابد خان بخشی و واقع نویس احمد آباد آملی بر آنکه عبد الله خان بهادر فیروز جنگ بجست آنکه بعضی
تقدیرات که مرضی خاطر او نموده داخل واقع ساخته ام با من در مقام ستیزه درآمد و جمعی را بر سر من فرستاد و مرا بے عزت ساخته

بخانه خود بر چنین و چنان کرد این معنی بخاطر من گران آمد میخواستیم که یکبارگی او را از نظر انداخته ضایع مطلق سازیم آخر الامر بخاطر رسید
که دیانت خان را با احمد آباد فرستم تا این قضیه را در آنجا از مردم بیغرض تحقیق نموده اگر این امر واقع باشد عبد الله خان را همراه گرفته بدرگاه
آورد و حفظ و حراست احمد آباد بعهده سردار خان برادر او باشد پیش از روان شدن دیانت خان این خبر بخان فیروز جنگ میرسد او از
نهایت اضطراب و اضطراب خود را گناه کار قرار داده پیاده روانه درگاه میگردد و دیانت خان در آشنای راه بخان مذکور میرسد و او را بجا
عجبه مشاهده نمود چون پیادگی پاها را مجروح و آزرده ساخته بود تکلیف سواری میکند و همراه گرفته روانه ملازمست میشود و مقرب خان که
از خدمتگاران قدیم این درگاه است از زمان شاهزادگی مکرر استدعای صوبه گجرات از من میکرد چون این نوع حرکتی از عبد الله خان
بوقوع آمد بخاطر رسید که آزرده خدمتگار قدیمی خود برآورده او را بجای خان مذکور با احمد آباد فرستم در همین روزها ساعت اختیار
نموده به تسلیم حکومت و صاحب صوبگی صوبه مذکور او را کامروای صورت و معنی ساختم در بهم بر منصب بهادر خان حاکم قندهار که چهار
هزار می ذات و سه هزار سوار بود پانصدی ذات افزوده شد شوقی طنبوره نواز را که از نادر پاشا روزگار ست و نعمات هندی و
پارسی را بر دوش می نواز که زنگ از دلهای زواید به خطاب آند خانی دل خوش و مسرور ساختم آند بزبان هندی خوشی و رحمت
را میگویند ایام بودن آند در ولایت هند و ستان تا او آخر تیر ماه پیش نیست مقرب خان در پرگنه کرانه که وطن آباد اجداد او ست
و باغات احداث نموده انبه بار تا دو ماه دیگر زیاده بر ایام بودن آن نوعی محافظت نموده و سامان کرده بود که همه روز انبه تازه
به میوه خانه خاصه میرساند چون این امر فی الجمله غرابی داشت نوشته شد در ششم اسب عراقی نادری نعل بے بهانام جفت پرویز
بدست شریف خدمتگار آن فرزند فرستاده شد صورت را نادر که ن پسر او را به سنگ تراشان نیز خپک فرموده بودیم که از سنگ مرمر
بقدر ترکیبی که دارند تراشند درین تاریخ صورت تمام یافت و بنظر در آمد فرمودم که به آگره برده در باغ باغین جهر و که در شن نصب
کنند و بدست و ششم مجلس وزن شمسی بطریق مقرر منعقد گشت وزن اهل شش هزار و پانصد و چهارده و تو لچه طلا بود و تا دوازده وزن هر وزن
بیک فلس میشود چنانچه وزن دوم به سیما ب وزن سوم ابریشم وزن چهارم اقسام عطریات از عطر و مشک تا صندل و عود و پان دهمین
روش تا دوازده وزن تمام میباشد و از حیوانات بعد و هر سالی که گذشته یک گوسفند و یک قطعه مرغ بدست نهاده به فقرا در دیشان
میدهند این ضابطه از زمان والد بزرگوارم تا امروز درین دولت ابد پیوند معمول جاری ست و بعد از وزن مجموع آن اجناس را که
قریب به یک لک روپیه میشود به فقرا و ارباب حاجات تقسیم می نمایند درین روز نعلی که مهابت خان در پریان پور به مبلغ شصت و

عش افسوس که الحال ازین تصاویر اثری در آگره نیست اگر می بودند از نوادر روزگار می بودند ۱۲

پنج هزار روپیه از عید الله خان فیروز جنگ خریداری نموده بود از نظر گذشت دستن افتاد خیل لعل خوش اندام است منصب
 خاصه خان اعظم از قرار هفت هزار ذوات مقرر گشت و حکم شد که دیوانیان مطابق آن جاگیر تنخواه دهند و آنچه از منصب دیانت خان
 بواسطه مقدمات گذشته کم شده بود حسب التماس اعتماد الدوله برقرار ماند و عید الدوله که جاگیر دار صوبه مالوه یافته بود مقرر گشت
 و بغایت اسپ و خلعت سرفرازی یافت منصب رادل کلیان حبیبی بدو هزار ذوات و هزار سوار مقرر گشت و حکم شد که ولایت
 مذکور را بجاگیر او تنخواه دهند و چون ساعت رخصت او در همین تاریخ بود اسپ و فیل و شمشیر مرصع و کپوه مرصع و خلعت و پریم نرم
 خاصه یافته به دل خوشی و سرفرازی تمام ولایت خود رخصت یافت درسی و یکم مقرب خان به احمد آباد مقرر گشت و منصب ادا که
 پنج هزار ذوات و دو هزار و پانصد سوار بود پنج هزار ذوات و سوار قرار گرفت و به خلعت خاصه و نادری معتمد که مردارید سر بلندی یافت
 و دو راس اسپ از طویل خاصه و یک زنجیر فیل خاصه و یک قبضه شمشیر مرصع با و مرجمت نمود و به خوشحالی و شادگانی متوجه صوبه مذکور
 گردید در یازدهم ماه مهر جلست سنگه و لد کنور کرن از وطن خود آمده ملازمت نمود در شانزدهم میرزا علی بیگ اکبر شاهی از ولایت اوده
 که به جاگیر او مقرر بود آمده ملازمت کرد و هزار روپیه نذر گذاریند و فیل که یکی از زمینداران آن نواحی داشت و حکم شده بود که از زمیندار
 مذکور به گیرد آن فیل را به نظر در آورد و در بست و یکم پیشکش قطب الملک حاکم گوکنده که مشتمل بر بعضی مرصع آلات بود دیده شد و منصب
 سید قاسم باره از اصل و اضافه هزار ذوات و شش صد سوار مقرر گشت و در شب جمعه بست و دوم میرزا علی بیگ که سنش از هفتاد
 و پنج در گذشته بود و دیعت جیات سپرد درین دولت ترددات و خدمات خوب از و بوقوع آمد به منصبش رفته رفته چهار هزار ذوات
 رسید از جو انان قرار داده کریم الطبع مردانه ابن الوش بود از و فرزند و نسل نماذج طبع نظمی هم داشت چون در روزی که بزیارت
 روضه نوره خواجه بزرگوار خواجه معین الدین رفته بود حالت ناگزیر او را دست داد فرمودم که او را در همان مقام متذکره مدتی است
 در و فیکه ایچیان عادل خان بیجا پوری را رخصت می نمودم سفارش کرده بودم که اگر در ولایت مذکور کشتی گیر سرآمدی یا شمشیر باز نای
 بوده باشد به عادل خان بگویند که جهت مابفرستد بعد از مدتی که ایچیان باز آمدند شیر علی نام مغلی زاده که در بیجا پور تولد یافته بود و
 وزیرش کشتی گیری نموده درین فن مهارت تمام داشت با چند نفر شمشیر باز آورده بودند شمشیر بازان خود سهیل ظاهر شدند اما شیر علی را
 با کشتی گیران و پهلوانان که در ملازمت بودند به کشتی انداختم هیچکدام با و مقاومت نتوانستند کرد خلعت و هزار روپیه و فیل بدو مرجمت
 شد بسیار خوش بست و خوش ترکیب و زور آور ظاهر گشت او را در ملازمت خود نگاه داشته به پهلوانان پاس تحت مخاطب ساختم
 منصب و جاگیر داده رعایت تمام نمودم در بیست و چهارم دیانت خان که به آوردن عید الله خان بهادر فیروز جنگ تعیین یافته بود

اورا آورده ملازمت نمود و یک صد مهنه را گذرانید و در همین تاریخ را مد اس و لدر راجه راج سنگه از امرای راجپوت که در خدمت دکن وفات یافته بود به منصب هزاری ذات و پانصد سوار مسافر از گردید چون از عبداللہ خان تفصیرات بوقوع آمده بود بابا خرم را شفیع گناہان خود ساخت و در بیت و ششم بحبت خاطر بابا خرم حکم کورنش نمودم از روی خجالت و شرمندگی تمام ملازمت نمود و یکصد مهنه و یکزار روپیہ نذر گذرانید چون قبل از آمدن ایلیچیان عادل خان قرار داد خاطر آن بود که بابا خرم را ہراول ساخته خود متوجہ دکن شوم و این مہم را کہ بحبت بعضی امور در کشال افتاده صورتی دہم بنا برین حکم کرده بودم کہ مہم دنیا داران دکن را بغیر از شاہزادہ دیگرے بعرض نہ رساند درین روز شاہزادہ ایلیچیان را بہ ملازمت آورده عرایضی کہ داشتند گذرانیدند بعد از وفات مرتضی خان راجہ مان و اکثر سرداران مکی خان مذکور بدرگاہ آمدہ بودند درین تاریخ راجہ مان را حسب التماس اعتماد الدولہ بہ سرداری گرفتار قلعہ کانگرہ نعین فرمودم مجموع مردم را بہ ہمراہی او مقرر داشتیم و ہر کدام را فراخور حالت و منزلت کہ داشتند با نعام اسب و قیل و خلعت و زر و دل خوش ساختہ رخصت دادیم بعد از چند روز بہ عبداللہ خان کہ بسیار دل شکستہ و آزرده خاطر بود بہ نیابت و التماس بابا خرم خیر مرصع عنایت نمودم حکم شد کہ منصب او بدستور سابق برقرار بودہ در ملازمت فرزند مذکور از تبعنات خدمت دکن باشد در سوم آبان منصب وزیر خان را کہ در ملازمت بابا پرویزی بود بدو ہزاری ذات و ہزار سوار از اصل و اضافہ حکم نمودم در چہارم خسرو را کہ این راے سنگ و دل و نجابت و خبرداری او مقرر بود بنا بر بعضی ملاحظہ با آصف خان سپردہ شال خاصہ با عنایت نمودم در ہفتم مطابق ہفدہم شوال محمد رضا بیگ نام شخصے کہ دارای ایران بطریق حجابت فرستادہ بود ملازمت نمود بعد از ادائے مراسم کورنش و سجدہ و تسلیم کتابتے کہ داشت گذرانید مقرر گشت کہ اسپان و ہدیہ کہ ہمراہ آورده از نظر بگذرانند انچہ نوشتہ و گفتہ فرستادہ بودند ہمگی از روی یارے و برادری و صداقت بود با علی مذکور در ہمین روز تاج مرصع و خلعت عنایت نمودم چون در کتابت اظہار دوستی و محبت بسیارے نمودہ بودند خوش آمد کہ بہ جنس آن کتابت داخل جهانگیر نامہ گردید.

نقل کتابت دارای ایران

نصارت سرا بوستان اخلاص و عقیدت و طراوت بہارستان اعتقاد و عبودیت در بنایش معبودے موجود است کہ افسر دولت و اقبال برگزیدگان عرصہ فرمانروائی و دہیم سلطنت اجلال فارسان مضمار جہان کشائی را بہ جوہر توفیقات نامتناہی آراستہ بہ بدرقہ توفیق بہ شاہراہ ترویج دین و دولت و نسیق ملک و ملت ہدایت نمود لیکن چون وسعت آباد خاطر را گنجائی شئمہ از مراتب ستایش شایستہ

پر تنش نیست بهتر آنست که پاسبان اندیشه از طایفه این بیدار حیرت افزا باز دارد و دست استشفاع را در اذیال مقارن حضرت سلطان رسل و مادی سبل سید الکل فی الکل و حضرات ائمه هدی و شفیعان روز جزا سیما شاه اولیا و سرور اعیان علیهم من الصلوٰۃ از کیها که عواصمان بحار مکرمت ربانی و جوهریان دیار محبت یزدانی اند استوار نموده شمه از خصایص نسبت معنوی و قرب باطنی که پیش نهاد همت حقیقت شناسان و ورطین و آگاه دلائل حق گزین است به جلوه گاه ظهور آورد بر مرآت ضمیر انور و آینه خاطر فیض گستر که متعین از انوار ولایت و تجلی از اشعه هدایت است مخفی و محتجب نیست که درین عالم خیر بر محبت فائق نیست و امری چون موت لائق نه چه مدار نظام کون بر تو دو و تالف آمده خوشادلی که پذیرای پروتو آفتاب محبت گشته جهان جان و عالم روح را از ظلمت و حشر پرواز دهد الحمد که این شیوه رضیه و شیمه مرضیه ارثا و اکتسابا میان این دو سلسله علیه استقرار یافته صیبت اتحاد و آوازه و داد چون هبوب صبا و فروغ ذکا در بساط عبر افواج و لایح گشته مسرت افزای خاطر نیکو امان عاقبت اندیش و حقیقت گزینان و فائز گزینان بنا بر اقتضای وحدت حقیقی و تالف ازلی که میانه این اخلاص شعار و آن برادر نامدار کامگار است بر تبه استحکام یافته که

اندر عظم که من تو ام یا تو منی

توافق صورت و معنی بحدی انجامید که دوئی و جدائی را در دنیا و عقبی گنجائی نماید از ظهور این معنی گلزار دوستی سرسبزی گرفته غنچه آرزو نه آبخزان شکفتن آغاز کرد که عند لیب جان مشتاق و مرغ روح کثیر الاشباق هزار دستان از عهد شکر بعضی از آن بیرون تواند آمد خواش ضمیر محبت تاثیر آنست که من بعد یکی از طرز دلمان بساط غرت پیوسته مجلس انس باشد چون رفعت پناه غرت دستگاه محمد حسین چلی که سبق ارادت و اخلاص این دو دمان را بالنسبت خدمت و اخلاص آن آستان ارتباط داده بود فور عقل و کیاست شصت و از طرز خدمت سلاطین واقف است و او ضلع او پسندیده خاطر اشرف افتاده از جانب عالی بانجام بعضی مهام که به تاخیر افتاده مأمور به خدمات دیگر مترصد بود شایسته این امر دانسته چند روزی توقف فرمودیم بنا بر آن که جمع مملکت و تالعه مخلص طفیل ملازمان عالی است و تکلفات رسمی بالکلیه منقود است شمار ایام را که مرد آگاه و فراجدهان آن بادشاه عالیجاه است مقرر نموده ایم که هر چه در سر کار محب بے ریا باشد با شمه و اجناس این ولایت بنظر در آورده که آنچه پسند خاطر اقدس داند فرستاده شود بعد از آنکه خدمات بر حسب دلخواه تقدیم رسد اگر توقف او موافق مزاج اقدس باشد مقرر فرمایند که بجهت فصل مهمات آنحضرت درین ولایت باشد و الا شش و دیگر که قابل این خدمت باشد تعیین فرمایند و سفارش می که در باب خریداری جواهر نفیسه خصوصاً چند قطعه لعل که درین دو دمان بود و یکی از آنها باسم سامی آبا و اجداد آن و الا نژاد فرین است و بموجب وقف شرعی به سرکار تقدیم بجهت اشرف

تعلق گرفته به چلی مذکور فرموده بودند چشمداشت آن بود که هر خدمتی که درین دیار داشته باشد از روی بے تکلفی و بیگانگی بدین خیرخوا
رجوع دارند که هر چند ولایت ایران را مختصر شمارند و قابل رجوع خدمات ندانند از عمده این گونه خدمت بیرون می آید علما و مذکور
به مصلحت علما و صدور از سرکار فیض آثار گرفته صند و پنجه از فرنگ جهت مخلص آورده بودند که لیاقت ظرفیت آنها داشت چون صند و پنجه
را که چلی مذکور جهت سرکار آنحضرت بهم رسانیده دیده داشتیم که خاطر عاظم به خیر ما که فی الجمله غراتی داشته باشد مائل است با دستاوردان
کاروان دادیم که ترتیب نمایند انشاء الله تعالی بعد از اتمام بالعلما به خدمت سامی میفرستیم چون خاطر محبت و خاتر بافتح ابواب
بے تکلفی متعلق است و از انجانب استشمام روح این التفات نمی شد مخلص و معتقد قدیمی محمد رضا بیگ را که از ایام صبی الی یومنا و
در ملازمت بسر برده بجهت تحقیق این معنی به ملازمت عالی فرستاده بعضی سفارشات ربانی نموده ایم که در وحدت سرای انس بعضی نشانی
و سعادت آثار اخلاص شعار محمد قاسم بیگ برادر چلی مذکور را که ملازم خاصه شریفه است بواسطه سامان بعضی مهمات فرستادیم مروج آنکه
بخلاف گذشته بالکلیه رفع حجاب دینی و جدائی فرموده مرغوبات خاطر خورشید آثار را بے تکلفانه اشاره فرمایند و مشار ایسها را بزرودی
مخلص فرموده باعلام احوال و کمالات ضمیر بهمال مسرور و خوشحال سازند همواره تأییدات ربانی و توفیقات سبحانی قرین ایام دولت
قاهره و رفیق روزگار خلافت باهره باد

روز یکشنبه ششم شوال مطابق بستم آبان پیشخانه فرزند باباخرم به غنیمت تسخیر ولایات دکن از اجیر برآمد و فراریافت که فرزند خود کو
بطریق بر اول از پیش روان شده رایات جلال نیز از عقب او متوجه گردید و در دو شنبه نوزدهم مطابق بستم آبان سه گھڑی از روز گذشته
دولتخانه هماون بر همان سمت حرکت نمود و در دهم منصب راجه سورج مل که به همراهی شاهزاده مقرر شده از اصل و اضافت دویزهای ذات
و سوار شخص گشت در شب نوزدهم آبان بعبادت محمود در عسلخانه بودم بعضی از امرای خدمتگاران و بحسب اتفاق محمد رضا بیگ ابلیخی
دارای ایران هم حاضر بودند بومی بعد از گذشتن شش گھڑی بالاسه بام بلند از باغهای محل آمده شست و بسیار کم بنظر درمی آمد چنانچه
اکثر مردم از تشخیص آن عاجز بودند تفنگ طلبیده بر ستمی که او را می نمودند سر راست ساخته کشاد دادیم تفنگ چون قضاای آسمان
بر آن جانور شوم رسیده پاش پاش گردید فریاد از حاضران برخاسته بے اختیار لب به تحسین و آفرین کشادند در همین شب از فرستاده برادر
شاه عباس سخنان پرسیده شد تا آنکه سخن به کشتن صفی میرزا پسر کلان ایشان کشید چون این عقده در خاطر گره بود انیمنی را از او پرسیدیم
چنین اظهار نمود که اگر در همان روز با کشتن او از قوه به فعل نمی آمد البته او قصد شاه میکرد چون این مقدمه از آثار و علامات نسبت به سلوک
او ظاهر گشت شاه پیشدستی نموده حکم به کشتن او نمودند منصب مزاحسن و لذتبخش در همین روز با از اصل و اضافت دویزهای ذات و

سوار شخص شد منصب مقدم خان کہ بخدمت بخشی گری لشکر کے بہمراہی بابا خرم مقر بود تعیین یافتہ بود بہمراہی ذات و دوست و پنجاہ سوار قرار یافت روز جمعہ ہشتم ساعت رخصت بابا خرم بود آخر ہائے این روز در دیوانخانہ خاص و عام خلاصہ مردم خود را سلج و مکمل سوارہ بدرون در آورده از نظر گذرانید از عنایات نمایانیکہ بفرزند مذکور واقع شد خطاب شاہی بود کہ جزو اسم او گردانیدہ فرمود کہ اورا من بعد شاہ سلطان خرم میگفتہ باشند و خلعت و چار قب مرصع کہ اطراف دامن و گریبان برادریدہ ترتیب یافتہ بود و یک اسپ عراقی با زین مرصع و یک اسپ ترکی و فیل خاصہ شبی بدن نام ورتھ طرز فرنگ انگیزی کہ بران شستہ متوجہ گرد و دشمین مرصع با پردہ خالصگی اول کہ در فتح قلعہ احمد نگر بدست افتادہ بود و پردہ بسیار نامی و مشہور است و خنجر مرصع بدو مرحمت نمودم و باستعداد تمام متوجہ گشت امید از کرم واجب تعالی آنست کہ درین خدمت سرخوردہ گردد و بہر یک از امراد منصبداران بقدر حالت و منزلت اسپ و خلعت مرحمت شد شمشیر خاصہ از کمر خود باز کردہ بہ عبد اللہ خان فیروز جنگ مرحمت نمودم چون دیانت خان بہمراہی شاہزادہ تعیین یافتہ بود خدمت عرض مکرر را بہ خواجہ قاسم قلیچ خانی فرمودم پیش ازین جمعی از دزدان بر خزانہ از خزائن بادشاہی کہ در حوالی پربتورہ کوتوالی بود ریختہ مبلغی بردہ بودند بعد از چند روز نہت نفر از انجماعہ با سردار آہنا کہ نول نام داشت بدست افتادند و پارہ از آن زر ہائیر پیدا شد بخاطر رسید کہ چون مصدر این قسم دلیری شدند اینہا را بہ سیاستہا عظیم باید رسانید ہر یک را بہ سیاستہ خاصہ رسانید نول را کہ سردار ہمہ بود فرمودیم کہ بہ پاسے فیل اندازند او بعرض رسانید کہ اگر حکم شود بہ فیل جنگ میکنم فرمودم کہ چنین باشد فیل بدستی حاضر ساختہ مقرر نمودم کہ خنجر بدست او دادہ بہ فیل رو برو ساختند چند مرتبہ فیل اورا انداخت و در ہر مرتبہ آن مہور بیباک با آنکہ آن سیاستہا رفیقان خود دیدہ و مشاہدہ کردہ بود پاسے خود قائم ساختہ همان طور قوی دل و مردانہ خنجر بطوم فیل رسانیدہ چنان کرد کہ فیل از حملہ کردن بجانب او باز ایستاد چون این دلیری و مردانگی او مشاہدہ شد فرمودم کہ از احوال او خبر دار باشند بعد از اندک مدتی بہ تقضای بد ذاتی و دون طبعی ہواے جا و مقام خود نمودہ گریخت انمعنی بر خاطر بغایت گرہان آمدہ بجا گیر داران آن نواحی فرمودم کہ تفحص نمودہ اورا بدست در آورند بہ حسب اتفاق دیگر بارہ گرفتار گشت درین مرتبہ فرمودم کہ آن ناسپاس قدر ناشناس از حلق بر کشیدند مضمون گفتہ شیخ مصلح الدین سعدی مطابق حال او آمدہ

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود	اگر چہ با آدمی بزرگ شود
------------------------	-------------------------

روز سہ شنبہ غرہ ذیقعد مطابق بیست و یکم آبان بعد از آنکہ دوپہر پنج گھڑی از روزند کہ رگد شتہ بخیریت و غریت درست از بلدہ ہماچیر بر رتھ فرنگی کہ بچار اسپ بستہ بودند سوار شدہ برآمدم و حکم کردم کہ اکثر امرا بر رتھ سوار شدہ در ملازمت باشند و قریب بزروب

نیر اعظم به منزله که دو کرده پاؤم بود در موضع دیورائی نزول نمودم قرار داد اهل هند آنست که اگر بسوی شرق بادشاهان و بزرگان حرکتی به قصد ملک گیری واقع شود بر فیل دندان دار سوار شوند و اگر حرکت بجانب مغرب باشد بر اسب یکرنگ و اگر شمالی بود بر بالی و سنگھاسن و جانب جنوب که دکن رویه است بر تخته که از عالم ارا به است و بیل سواری میکنند مدت سه سال پنج روز کم در اجیر توقف واقع شده معموره اجیر را که محل مرقی متبرک خواجه بزرگوار خواجه معین الدین است از اقلیم دوم دانسته اند بواسطه قریب به اعتدال است مشرق آن دارا خلفت اگر واقع شده و شمال قصبهات دہلی و جنوب آن صوبه گجرات است و مغرب آن ملتان و دیوبالپور و بم این ولایت همه ریگستان است آب بد سواری از زمین آن برمی آید و مدار کشت و کار این صوبه بر زمین تر و فروختن باران است زمستانش اعتدال تمام دارد و تابستانش از اگره ملایم تر است ازین صوبه بهشتاد و شش هزار سوار و سه لک و چهار هزار پیاده را اجوت هنگام کار را برمی آیند درین معموره دو تال کلان واقع است یکی رانیل تال و دیگرے را انا ساگر میگوند نیل تال خراب است و بند آن شکسته و زیولا حکم کردم که آنرا به بندند و انا ساگر درین مدت که ریات جلال درین مقام نزول داشت همیشه پر آب و موج بود تال مذکور یک و نیم کرد و پنج طناب ست در هنگام توقف نه مرتبه بربارت روضه منوره خواجه بزرگوار شرف استعدا و یافتیم و پانزده مرتبه به تماشا سائے تال بهر شنبه و ششم دسی و هشت مرتبه به چشمه نور حرکت واقع شد پنجاه مرتبه به قصد شکار شیر و غیره سواری نمودم پانزده قلاعه شیر دیک قلاعه چیتیه و یک قلاعه سیه گوش و پنجاه و سه راس نیله گا و دسی و سه راس گوزن و نو در اس آمو و هشتاد و اس خوک دسی صد و چهل قطعه مرغابی شکار کردم در منزل دیورائے بهفت مقام شد درین مقام پنج نیله گا و دو دوازده قطعه مرغابی شکار گشت در بیست و نیم از دیورائے کوچ نموده به موضع داسه والی که از دیورائے تا اینجا دو کرده یک و نیم پاؤ بود نزول اجلال واقع شد فیلی درین روز به مقصد خان مرحمت کردم و دیگر درین موضع مقام افتاد درین روزها یک نیله شکار شد و دو دوست باز خاصه بجهت فرزند خرم فرستادم در سوم آذر از موضع مذکور کوچ واقع شد و به موضع ماوہل که دو کرده و یک پاؤ بود نزول اجلال رویداد در اثنا سائے راه شش قطعه مرغابی و غیره شکار شد در چهارم یک و نیم کرده راه رفته حوالی راسر که تعلق بنور جهان بیگم دارد محل نزول جلا و جلال شد هشت روز درین منزل مقام رویداد میر تو زکی از تفرخ متکار خان به هدایت آمد فرمودم روز پنجم بهفت آمو و یک قطعه کلنگ و پانزده ماهی شکار شد روز دیگر جگت سنگه ولد کنور کن اسب و خلعت یافته بوطن خود مرخص گشت به کشور داس لاهم اسب شفقت شد یک زنجیر فیل به آلود خان افغان عنایت شد و درین روز یک گوزن و سه آمو و بهفت ماهی و دو مرغابی شکار کردم خبر فوت راجه سیام سنگه که از نینات لشکر بگش بود و درین روزها شنید شد روز نهم سه آمو و پنج مرغابی و یک تشقله مرغ شکار گردید و در نهمین شب جمعه چون راسر جاگیر نور جهان بیگم بود مجلس جشن

عده تشقله مرغ در ترکی نام پرنده ایست آبی که از مرغ و زرافه آب و بهندی جل کو گویند ۱۷ اشهر اللغات

و مهمانی ترتیب یافت و از جوهر مرصع آلات و اقمشه نفیسه و رخت دوخته و هر خنجر و هر قسم پیشکشها از نظر گذشت و در شب اطراف
 و میان تالاب را که بغایت وسیع افتاده چراغان نموده بودند بسیار مجلس خوبی ترتیب یافته بود آخر روز پنجشنبه مذکور امر را نیز طلب داشته
 حکم پیاپی به اکثر بنده ها نمودم در سفرهای خشکی همیشه چند منزل کشتی همراه اردوئی ظفر قرین میباشد که ملاحان آنها را به اربابها همراه میکنند
 روز دیگر این مجلس به کشتیها نشسته متوجه شکار ماهی شدیم در اندک مدتی دو سبت و هشت ماهی کلان بیکدام درآمد که نصف آن از
 قسم ره بود شب در حضور خود بنده ها قسمت نمودم در سیزدهم اذر از راه سرک کوچ واقع شد و چهار کرده راه شکارکنان به موضع بلوده
 منزل اردوئی گیهان پور گشت و دور روز دیگر درین منزل مقام فرمودم شانزدهم سه کرده و یک پاد راه رفته در موضع نهال محل
 نزول اجلال گردید شروعم کوچ شد و کرده و یک پا و قطعه نموده شد درین روز فیلی به محمد رضا بیگ ایلی دارای ابران عنایت شد
 موضع جوئسه محل سرادقات عظمت و اقبال گشت روز بیستم کوچ نموده منزل دیو گافون بود مسافت سه کرده راه شکارکنان قطع شد
 و دور روز درین منزل مقام افتاد و آخر ماه روز به قصد شکار سواری دست داد درین منزل امر به عجیب مشاهده گشت پیش از آنکه رایت
 عالیات بدین منزل و مقام رسیده و اوج سراسر آن به کنار تال عظیمی که درین موضع واقعست میرسد و دو پچه سارس را که از عالم کلنگ جاووز
 میگردد و شب که به منزل مذکور نزول افتاد و دو سارس کلان فریادکنان در حوالی غسلخانه که بر لب همین تال زده بودند ظاهر شدند چنانچه
 کسی نظمی داشته باشد بی وحشت و وحشت آغاز فریاد کرده پیش آمدند بخاطر رسید که البته باینها شمی رسیده است بیشتر آنست که
 پچه اینها را گرفته باشند بعد از تفحص خواجه سراسر که بجای سارس را گرفته بود آورده بنظر گذرانید چون سارسها فریاد دادند این
 پچه ها را شنیدند بقیایان خود را بر سر آنها انداختند و به گمان آنکه شاید طعمه باینها رسیده باشد هر یک ازین دو سارس طعمه در دهان آن
 پچه های نهادند و انواع غمخواری میکردند آن دو پچه را در میان گرفته بال افشاندان و شوق کنان به آشیانه خود متوجه گشتن بستی سوم
 کوچ نموده سه کرده سه پا و قطع نموده موضع بهاس محل نزول اجلال گردید دور روز درین منزل مقام شد هر روز به شکار سواری دست
 داد در بستی و ششم رایت جلال در حرکت آمد و ظاهر موضع کامل محل بعد از قطع دو کرده منزل و مقام شد بستی و هفتم منصب بیع ارباب
 ولد میرزا شاهرخ از اصل و اضافیه هزار و پانصد می ذات و هفت صد و پنجاه سوار مقرر شد در بستی و هفتم کوچ شد دو کرده و سه پا
 قطع نموده موضع لاسه که در نزدیکی پرگنه بوده است محل اقامت گشت این روز مطابق عید قربان بود فرمودم که لوازم آن بجای
 آورند از تاریخ برآمدن اجمیر تا آخر ماه مذکور که سوم آذر باشد شصت و هفت راس بزله گاو و دوا بود غیره دسی و هفت قطعه مرغابی
 و غیر آن شکار شده بود و دوم دیماه از لاسه کوچ واقع شد سه کرده و ده جریب شکارکنان قطع نموده حوالی موضع کانه منزل و

مقام شد در چهارم کوچ واقع شده یک پاورفته موضع سوره منزل گردید در ششم چهار و نیم کرده قطع نموده در ظاهر موضع بر دروا
نزول واقع شد در هفتم که مقام بود پنجاه قطع مرغابی و چهارده تشققدغ شکار گشت روز دیگر هم مقام دست داد درین روز بخت و بخت
قطع مرغابی صید گردید روز نهم کوچ واقع شد چهار کرده و نیم پادشکار کنان و صید انگلن به منزل خوش تال فرود آمد درین منزل
عرض داشت معتمد خان رسید که چون حوالی ولایت رانامحل نزول شاه خرم گردید بآنکه قرار دادند این بود صیت و صلابت افواج قاپه
تر نزول در ارکان صبر و ثبات او انداخته در منزل او دس پور که سرحد جاگیر او بوده ملازمت نمود و جمیع شرائط و آداب بندگی را
بجا آورده دقیقه فرو گذاشت نه کرد شاه خرم مراعات خاطر او نموده به خلعت چار قب و شمشیر مرصع و کپوه مرصع و اسب عراقی و
ترکی و فیل او را خوشدل ساخته به غرت تمام مرخص ساخت و فرزندان و نزدیکان او را نیز به خلعت نواخت و از پیشکش او کپنج زنجیر
فیل و بست و بخت راس اسب و خواجه پر از جوهر مرصع آلات بود سه راس اسب گرفته تهر بابا و باز داد و قرار یافت که پسرش کرن درین
یورش با هزار و پانصد سوار در رکاب بابا خرم بوده باشد در دهم پسران راجه هاسنگه از جاگیر و وطن خود آمده در حوالی رتختنور ملازمت
نمودند و سه زنجیر فیل و سه راس اسب پیشکش کردند و هر یک فرآور حالت خود به منصب سرفرازی یافتند چون حوالی قلعه مذکور محل
نزول ربابات جلال گشت بنایان را که در آن قلعه مقید بودند چند روزه را آزاد ساختیم درین منزل دو روز مقام افتاد و هر روز به شکار
سواری رویید اوسی و هشت قطعه مرغابی و تشققدغ شکار شد و دوازدهم کوچ نموده بعد از قطع چهار کرده موضع کویله محل نزول گردید
در آثنا راه چهارده قطعه مرغابی و یک آهوشکار نمودم چهار دهم سه کرده و سه پاوراه قطع نموده حوالی موضع ایکتوره منزل گشت
و یک راس نیله گاو و دو اندوه قطعه کروانک و غیره در آثنا راه شکار شد.

در همین تاریخ آغا فاضل که به نیابت اعتماد الدوله به حکومت لاهور معین است بخطاب فاضل خانی سر بلند گردید درین منزل دو شب
همایون را برکنار تالاب ایستاده کرده بودند که نهایت صفاء و لطافت داشت بنا بر خوبی منزل دو روز مقام افتاد آخر ایام روز به شکار
مرغابی توجه نمودم پسر خردمهابت خان بهره در نام درین منزل از قلعه رتختنور که جاگیر پدر اوست آمده ملازمت کرد و روز زنجیر فیل آورده بود
هر دو داخل فیلان خاصه گردید صنفی پسر امانت خان را به خطاب خانی و اضافه منصب سرفراز ساخته بخشی و واقعه نویسی صوبه گجرات ساختم
بهفدیم چهار نیم کرده در نور دیده موضع لسیه محل اقامت گشت در روز مقام یک قطعه مرغابی و بست و سه دراج شکار شد چون شکار خان
بخت ناسازی که میان او و خان دوران روس داده بود پدر گاه طلب نموده بودم درین منزل عابد خان را بجای او به خدمت
بخشی گری و واقعه نویسی تعیین نموده شد و نوزدهم کوچ رویید او دو کرده یک پاور نوشته حوالی موضع کوراکه برکنار آب فیل واقع است

محل نزول گردید بنا بر خوبی جاد و لطافت آب و هوا سه روز درین منزل توقف دست داد هر روز در کشتی سوار شده به شکار مرغابی و سیر و گشت دریا می نمود و توجه واقع شد در میست و دوم کوچ افتاد و چهار و نیم کرده شکار انگلستان قطع نموده موضع سلطانپور و چیله محل نزول اردو و طفر قرین گشت روز مقام بمیران صدر جهان پنج هزار روپیه داده او را بجا مقام او که بجا گیرش مقرب بود رخصت نمود و هزار روپیه دیگر به شیخ پیر محبت شد در میست و پنجم کوچ دست داد سه و نیم کرده شکار کنعان قطع کرده موضع مانپور محل نزول گردید بنا بر ضابطه مقرب یک مقام و یک کوچ مقرر شد روز میست و ششم کوچ فرمودم چهار کرده و یک نیم پاوشکار کنعان در نور دیده موضع اردو با منزل مقام گردید و در روز درین منزل توقف افتاد درین ماه دی چهار صد و شانزده قطعه جانور شکار شد و دویست و هفت در لاج و یک صد و نود و دو تشنگه مرغ و یک قطعه سارس و هفت قطعه کرونک و یک صد و پانزده مرغابی و یک خرگوش و غره همین مطابق دوازدهم محرم سنه با محل در کشتیها نشسته متوجه منزل پیش شدم یک گھڑی از روز مانده در حوالی موضع روپا بیر که محل اقامت بود رسیده شد چهار کرده و پانزده جریب راه قطع کرده شد پنج قطعه دراج شکار کردم و همین ایام به بیست و یک کس از امرای تعینات دکن خلعت زمستانی بدست کیچکنه فرستاده شد و ده هزار روپیه مقرر گشت که از امرای مذکور به شکار نه خلعت بگیرد این منزل طراوت و لطافت تمام داشت روز سوم کوچ شد باز بدستور روز پیشین بر کشتی سوار شده بعد از قطع دو کرده و یک نیم پاوشکار موضع کاکھا داس محل نزول اردو و طفر قرین گشت در آنجا که شکار کنعان می آمد دراجی پریده در بونه افتاد پس از آنکه تفحص بسیار نموده شد یکی از قراولان را امر کردم که اطراف آن بونه را قبل کرده دراج را بدست آورد و خود گذاره شدم درین اثنا دراجی دیگر برخاست آنرا باز گیرانیدم مقارن آن قراول آمد آن دراج آورده بنظر گذرانید فرمودم که باز را باین دراج سیر گردانیده آن دراج را که ما گیرانیده ایم چون جوانه است نگاهدارند تا رسیدن این حکم میر شکار این باز را همین دراج سیر کرده بود بعد از ساعتی قراول معروض داشت که اگر دراج را نمی کشم می میرد فرمودم که اگر چنین باشد بکش چون تیغ بر حلقوم او نهاد باندک حرکتی از زیر تیغ خلاص نموده به پرواز درآمد بعد از آنکه از کشتی بر اسب سوار شدم ناگاه کنجشکی از آسبب باد بر پیکان تیر یکی از قراولان که در دست داشت در جلوسن میرفت خود را زد و در ساعت افتاده جان داد از نیزه گهای زمانه حیرت و تعجب نمودم آنجا در لاج وقت نارسیده را حفظ نموده در اندک زمانی از سه مخاطره چنانش خلاص داد و اینجا کنجشک اجل رسیده را این چنین به پیکان تقدیر در نیچه هلاک اسیر گردانید -

اگر تیغ عالم به خنجر زجاست | نبرد رگه تا نخوابد خداست

بامرای کابل نیز خلعت زمستانی بدست قراولان فرستاده شد بواسطه لطافت جاد و خوبی هوا درین منزل مقام افتاد درین روز

خبر فوت یاد علی خان میدانی از کابل رسید پسران او را به مناصب سرفراز ساختیم بر منصب راوت شکر حسب التماس ابراهیم خان
 غیر وزیر جنگ پانصدی ذات و هزار سوار افزوده شد ششم کوچ وقوع بانفت و چهار کرده و یک نیم پا و از دره که به گهائی چاند مشهور است
 گذشته موضع امار محل نزول اردو اعلی گردید این دره بغایت سبز و خرم خوش درخت بنظر در آمد تا این منزل که انتهای ولایت
 صوبه اجمیر است هشتاد و چهار کرده راه قطع شد این منزل هم از منازل خوب بود و نور جهان یکم قریشی اینجا به بندوق نزد که تا حال
 بان کلائی دوشترنگ دیده نشاء بود فرمودم وزن نمودن و زده تولد و پنج ماشه وزن در آمد موضع مذکور ابتدا ولایت مالوه است
 مالوه از اقلیم دویم است درازی این صوبه از پایان ولایت کر نه تا ولایت بانسواله دو بیست و چهل و پنج کرده میشود و پهنایش از
 برگز چند بری تا برگز نه در بار دو بیست و سی کرده شرقی و ولایت ماند هو و شمالی قلعه نر در جنوبی ولایت بکلان غربی صوبه گجرات
 و اجمیر بسیار ولایت پر آب و خوش هوا است پنج دریا بغیر از نهرا و جویها و چشمهها در و جاری است گو داوری و بیما و کالی سند و
 نیرا و نربدا و هوایش باعتدال نزدیک است زمین این ولایت نسبت باطراف پاره بلند است در قصبه و عمار که از جاهاست مقرر
 مالوه است تاک در سالی دو مرتبه انگور میداد و راول حوت در ابتداست اسد امار حوت انگور شیرین تر است کشاد و ز و محرقه اش
 بی سلاح نمی باشند بیست و چهار کرده و در وقت یک دام جمع این ولایت است و در وقت کار نه هزار و سی صد و چند نفر سوار و چهار یک
 و هفتاد هزار و سی صد پیاده بایک صد و پنجاه فیل ازین ولایت بر می آیند ششم سه کرده و دو نیم پا و قطع نموده حوالی خبر آباد منزل و مقام گردید
 در انتهای راه چهارده قطعه در ارج و سه قطعه که و آنک شکار شد و سه کرده شکار کنان در نور دیده حوالی موضع سند عماره محل نزول
 گردید در یازدهم که مقام بود آخری است روز به شکار سوار شده نیکه گاوی را کشتیم و از دهم بعد از قطع چهار کرده و یک پا و ظاهر موضع
 بچهار ری منزل گشت در همین روز رانا امر سنگه چند سبد انجیر فرستاده بود الحق که میوه خوش است و تا غایت من انجیر نهند باین لطافت
 ندیده بودم اکثر میتوان خورد در پیش خوردن مضرت دارد چهار دهم کوچ دست داد چهار کرده و یک نیم پا و قطع نموده موضع بلبل
 محل اقامت گردید روجه جانبا که از زمین ارا ان معتبر این حدود است و وزیر فیل بیشکیش فرستاده بود از نظر گذشت در همین منزل
 خبر به بسیار از کار نیز که در نواحی هرات واقع است آوردند خان عالم هم پنجاه شتر فرستاده بود و مجلا باین فرادانی در سالها
 پیش پیاده بود و در یک خوان چندین قسم میوه حاضر آوردند و خبر نیزه کار نیزه بدخشان و کابل و انگور سمرقند و بدخشان و بدخشان
 سمرقند و کشمیر و کابل و جلال آباد که از توابع کابل است و انناس که از میوه های بنادر فرنگ است و در آگره بوته آن را نشاندید بود
 هر سال چندین هزار در باغات آگره که متعلق بخالد شریفه است بر میداد و کوله که در شکل داندام خود تر از نارنج است و چاشنی آن

به شیرینی مائل تر است و در صوبه بنگاله خوب میشود شکر این نعمت به کدام زبان او اتواند نمود و الله بزرگوارم را به میوه میل تمام بود به
 به خرپزه و انار و انگور چون در عهد دولت ایشان خرپزه کار نیز که فردا علی خرپزه و انار نیز که معروف و مشهور عالم است و انگور سمرقند
 به هندوستان نیامده بودند هر گاه که آن میوه را بنظر درمی آید تا سفت تمام روی میدهد که کاش این میوه را در آن عهد و ایام
 می آمد تا ادراک لذت آن میفرمودند در پانزدهم که روز مقام بود خرفوت میر علی دلد فریدون خان برلاس که از امر ازاده های
 معتبر این اوش بودند شنیده شد روز شانزدهم کوچ دست داد چهار کرده و نیم پا و قطع نموده حوالی موضع گری محل نزول اردو
 فلک شکوه گردید در آشنای راه قراولان خبر آوردند که بر سر درین نواحی هست به قصد شکار او متوجه شستم و بیک بندوق کاردار
 تمام ساختم چون دلاوری شیر بر قرار داده شده است خواستم که احتیاط درون او را ملاحظه نمایم بعد از بر آوردن ظاهر شد
 که بخلاف حیوانات دیگر که زهره آنها خارج جگر واقع است زهره شیر بر درون جگر جا دارد بخاطر میرسد که دلاوری شیر بر این مقرر خواهد بود
 ششدهم بعد از قطع دو کرده و سه نیم پا و موضع امر یا منزل گشت در نوزدهم که مقام بود به قصد شکار سوار شدم بعد از قطع دو کرده موضع
 بنظر درآمد در غایت لطافت و نزاهت و قریب به صد درخت انبه در یک باغ مشاهده گشت که بآن گلخانه و سبزی و خرمی درخت انبه
 کم دیده شده بود در همین باغ درخت بری بنظر درآمد در غایت عظمت و گلخانه فرمودم که طول و عرض و بلندی آن را به گز در آورند
 بلندی آن از روی زمین تا سر شاخ هفتاد و چهار درع و در تنه آن چهل و چهار نیم درع و پهنای آن یک صد و هفتاد و پنج نیم
 گز در آمد چون غریب تمام داشت نوشته شد روز بیستم کوچ دست داد در آشنای راه نیله گا و به تفنگ زده شد روز بیست و یکم
 که مقام بود آخر های روز به قصد شکار سوار شده بعد از معاودت بخانه اعتماد الدوله بجهت جشن خواجه خضر که آنرا خضر میگویند
 آدم و تایک پهر شب در آنجا بسر برده به طعام میل نموده بدلتسرای همایون مراجعت اتفاق افتاد درین روز اعتماد الدوله را
 به نسبت محرمیت نواخته به قیامان حرم سرا غرت فرمودم که از روی پوشند و بدین عنایت والا او را سر بلند جاوید ساختم
 بیست دوم حکم کوچ شد و سه کرده و نیم پا و قطع نموده موضع بول گری محل اقامت گردید در آشنای راه دو نیله گا و شکار شد
 روز بیست و سوم تیر که مقام بود یک نیله گا و به بندوق زدم بیست و چهارم بعد از قطع پنج کرده ظاهر موضع قاسم پیکره منزل گشت
 در آشنای راه جانور سفیدی شکار شد که از عالم کوتاه پایه بود غایتا چهار شاخ داشت دو شاخ که به محاذی دنباله چشم او واقع بود
 و انگشت بلندی داشت دو شاخ دیگر به فاصله چهار انگشت که بجانب قفا بود چهار انگشت بلندی داشت اهل هند این جانور
 را دو دھاریه گویند و مقرر است که نران چهار شاخ و ماده آن شاخ ندارد و خپین مذکور شد که نوع این آهوزهره نمیدارد چون

احتشای درون اورا ملاحظه کردند هر چه ظاهر شد معلوم گردید که این سخن اصلی نداشته است روز بیست و پنجم که مقام بود آخر با سه روز
 به شکار سواری دست داد یک نیله ماده به بندوق زدیم مالجو برادرزاده قلیچ خان را که به منصب هزاری ذات و مقصد و پنجاه سوار سرفراز
 بود و در صوبه او ده جاگیر داشت دو هزاری ذات و دو هزار و بیست سوار ساخته به خطاب قلیچ خانی سر بلند گردانیده به صوبه نیلگاه تعیین
 نمودم بیست و ششم کویج واقع شد چهار کرده و سه پا و قطع مسافت نموده ده قاضیان که در نواحی او حین واقع است منزل شد
 درخت ابنه بسیار درین منزل گل کرده بود دیر را بر کنار آبی استاده نموده جا به نشین ترتیب داده بودند و بهار و دل و غریب خان
 درین منزل به سیاست رسید این بے سعادت را بعد از فوت پدر نواخته قلعه و ولایت جالور را که جا و مقام پدران او بود با و
 مرحمت ساختیم چون خرد سال بود مادرش اورا از بعضی قباچ منع میکرد آن رویا ازل و ابد با چند س از ملازمان خود شب
 به درون خانه و آمده باور حقیقی خود را به دست خود می کشید این خبر به من رسید حکم فرمودم که ادر حاضر ساخته بعد از آنکه
 گناه او به ثبوت رسید فرمودم که به بیاسار ساینده درین منزل درخت خرما به نظر در آمد که اندام او و وضعیتش خیار
 غایت داشت اصل این درخت یک تنه دارد چون شمش گز بالا رفته و شاخ شده یک شاخ آن ده گز و شاخ دیگر نه گز و نیم
 فاصله میان هر دو شاخ چهار و نیم گز از زمین تا جا به که شاخ و برگ بر آمده از طرف یک شاخ کلان شانزده گز از طرف
 شاخ دیگر پانزده و نیم گز و از جا به که شاخ و برگ سبز شده تا سر درخت و نیم گز و دور آن دو نیم گز و یک پا و فرمودم
 که چو تره به بلند می سه گز بدور آن بنده در نهایت راستی و موزونی بود مصوران را گفتیم که در محاسن جهانگیر نامه
 شبیه آنرا بکشید بیست و هفتم کویج شد دو کرده و نیم پا و در نور دیده ظاهر موضع هند وال نزول واقع گردید در آشنای راه یک نیله شکار
 شد بیست و هشتم دو کرده راه قطع نموده منزل کا لیا ده محل نزول گشت کا لیا ده عمارت است از بنا های ناصر الدین بن سلطان
 غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی که حاکم مالوه بود در ایام حکومت خود در حوالی او حین که از شهر های مشهور معروف صوبه مالوه است
 ساخته میگوند که حرارت بر طبیعت او غالب گشته بود چنانچه در آب بسیر میزد این عمارت را در میان رودخانه بر آورده و آب این رود
 را تقسیم نموده جو به با ترتیب داده است و در اطراف و جوانب و بیرون و اندرون این عمارت آب مذکور در آورده و جو غنها به
 خرد و کلان مناسب جا و مقام سرانجام نموده بسیار نشین و فرح انگیز جایست و از عمارات و منازل مقرر هندوستان است پیش
 از آنکه این منزل محل نزول گردد معماران فرستاده فرمودم که آنجا را از سر نو صفادهند سه روز بجهت خوبی و لطافت درین منزل مقام شد
 شجاعت خان از جاگیر خود در همین جا آمده ملازمت کرد او حین از شهر های قدیم است و از هفت معابد مقرر هندو یکی این شهر است

در راجه بکرماجیت که رصد افلاک و ستارگان در هندوستان او نموده درین شهر ولایت می بوده از رصد او تا حال که هزار و سیست و شش
هجری و یازده سال از جلوس نست یکم هزار و شش صد و هفتاد و پنج سال گذشته و مدار استخراج منجمان هند برین رصد است این شهر
برکنار آب سپرد واقع است اعتقاد هندوان اینست که در ساله یکبار بے تعین وقت آب این دریا شیر می گردد در زمان دالند
خمر گو ارم در وقتیکه شیخ ابوالفضل راجت اصلاح احوال برادرش شاه مراد فرستاده بودند او از بلده مذکور عرض داشت نموده بود که جمعی
اکثیر از هندو مسلمان گواهی دادند که چند روز قبل ازین شبه این آب شیر شده بود چنانچه مردمی که در آن شب آب را از آن دریا برداشته
بودند صلیح فطرت آنها پر شیر شده بود چون این سخن شهرت تمام داشت نوشته شد اما عقل من اصلا قبول نمیکند تحقیق این سخن را
اعلم عند الله تاریخ دوم اسفند از منزل گایاده بر کشتی سوار شده متوجه منزل پیش شدم مگر نشینده بودم که سانسوی مرتاضی
چند روپ نام که چندین سال است که نزدیک به معمره او حین در گوشه صحرا از آبادانی دور متوجه مشغول پرستش معبود حقیقی است خواست
صحبت او بسیار داشتیم و قتی که در دار الخلافت آگره بودم میخواستیم که او را طلبیده به بنیم غایتاً ملاحظه تصدیع او کرده نه طلبیدم چون جوا
شهرند که برسدیم از کشتی برآمده نیم پا و کرده پیاده بدیدان او متوجه گشتم جائیکه بودن خود اختیار نموده سوراخه است که میان پشته
کنده دروازه در آمد اول آن محرابی شکل افتاده به طول یک گز بعرض ده گره و فاصله ازین دروازه تا سوراخه که اصل نشین گاه
اوست دو گز و پنج گره طول و یازده گره و یک پا و عرض دارد و ارتفاع از زمین تا سقف یک گز سه گره و سوراخه که درون آن نشین
جاس درمی آید طولش پنج و نیم گره و عرضش سه و نیم گره است شخص ضعیف جثه بعد تشویش بدرون آن تواند درآمد طول و عرض آن
سوراخ همین مقدار بوده باشد نه بویا که دارد نه فرش گاه و تنها در آن سوراخ تنگ و تیره می گذرانند در ایام زمستان و هوا
سرد بآنکه برهنه محض است و جز پارچه لته که پیش و پس خود را پوشیده لباسی ندارد هرگز آتش هم نمی افروزد چنانچه ملاک روم از
زبان درویشی بظلم در آورده

پوشش مار و زتاب آفتاب | شب نهال و لحات از ماهتاب |

در آئیکه نزدیک به محل بودن اوست هر روز دوبار رفته غسل میکند روز یکبار بدرون معمره او حین در می آید و بخانه سه نفر
برهنه که از جمله هفت نفر اختیار کرده است و صاحب زن و فرزند اند و اعتقاد درویشی و قناعت بانها دارد در آمده پنج نفقه از خوردنی
که آنها بجهت خوردن خود ترتیب داده اند بطریق گدائی بر کف دست گرفته بے خائیدن فرو میبرد تا ذائقه ادراک لذت آن نکند
بشرطیکه درین سه خانه مصیبتی روز داده باشد و ولادت واقع نگشته درین حایض درین خانه نباشد طریق زیست و زندگانی او برین

هیچ است که نوشته شد بخوان ملاقات مردم نیست لیکن چون شهرت تمام یافته مردم بدیدن او میروند خالی از دانش نیست علم
 پیدانت را که علم تصوف باشد خوب و زریده تاشش گهری با و صحبت داشتیم سخنان خوب مذکور ساخت چنانچه خیل در من اثر کرد و او را
 هم صحبت من در افتاده و حالیکه والد بزرگوارم قلعه اسیر و ولایت خاندیس راجع نموده متوجه دارالخلافه اگر بودند در همین جا و
 مقام او را دیده بودند همیشه خوب یاد میکردند و انایان بهند برای زیست و زندگانی طائفه بر همین که اشرف طوائف بنود اند چهار
 روش قرار داده اند و مدت عمر چهار قسم ساخته اند و این چهار طور را چهار اسرم میگویند در خانه بر همین پسرے که متولد میگردد تا مدت
 هفت سال که مدت طفولیت است او را بر همین نمی گویند و تکلیف بر او نیست بعد از آنکه به سن هشت سالگی رسید مجلسی را ترتیب
 داده بر همینان راجع می سازند و رسی از گاه مویج که آنرا مویجی گویند به درازی دو گز و یک پاوی باشد دعا و افسونه بر آن خوانده
 و سه گره بنام سه تن از پاک نهادانی که بآنها اعتقاد دارند بر آن زده در میان اوی بندند و زنارے از ریشمان خام تافته حائل دار
 بردوش راست اوی اندازند چوبے بدرازی یک گز و کسرے که بجهت محفوظ داشتن خود از آسیب موزیات و ظرفے از من بجهت
 خوردن آب بدست او داده او را به بر همین داناے می سپارند که تا دوازده سال در خانه او بسر برده بخواندن بید که آنرا کتاب الهی
 اعتقاد دارند مشغول نماید و ازین روز باز او را بر همین میخوانند و درین مدت میباشد که مطلق گردد لذات جسمانی نگردد چون نیمه روز بگذرد
 بطریق گدائے بخانه بر همین دیگر رفته آنچه با و دهند نزد استاد آورده به رخصت او تناول نماید و از پوشش بغیر تنگی که پاسی که ستر عورت
 کند دو سه گز که پاس دیگر که بردوش اندازد چیزے دیگر اختیار نماید این حالت را بر همین چرخ گویند یعنی مشغولے به کتاب الهی بعد از
 گذشتن مدت مذکور به رخصت او استاد و پدر که خدا شود درین وقت او را رخصت است که از جمیع لذات حواس پنجگانه خود را بهر مند
 گرداند تا وقتی که او را فرزندے بهر سد که سنش به شانزده سالگی رسیده باشد و اگر او را فرزند نشود تا سن چهل و هشت سالگی در بیا
 تعلق بسر برد این ایام را اگر هست خوانند یعنی صاحب منزل انگاه از خویشان و اقربا و بیگانه و آشنا جدائی گزیده و اسباب عیش
 و عشرت را فرومشته از تعلق آباد کثرت به مقام تنهایی نقل نموده در خجل بسر برد این حالت را مان پرست نامند یعنی سکونت خجل
 و چون مقرر بنود است که هیچ عمل خیر از اهل تعلق بے شرکت و حضور زن که او را نیمه مرد گفته اند تمام نمی شود و هنوز بعضی اعمال عبادت
 او را در پیش است زن را همراه به خجل برود اگر او حامله باشد رفتن را موقوف دارد تا وقتی که بزاید و سن بچه به پنج سالگی رسد انگاه
 فرزند را به پسر کلان یا دیگر خویشان سپرده غریمت خود را به فعل آورد و همچنین اگر زن حایضه باشد توقف نماید تا وقتی که پاک گردد
 بعد ازین با و مباشرت نماید و خود را به ملاقات او آلوده نه سازد و شبها قطعے در میان آلت نهاده خواب کند تا دوازده سال

درین مقام بسر برد و خورش او از نباتات باشد که در صحرا و جنگلها خود رسته باشد و ز نار با خود میدارد و عبادت آتش بجای آورد و اوقات را به گرفتن ناخن و مو و اصلاح ریش و پروت صنایع نمی سازد چون این مدت بروشی که مذکور گشت بانهارساند دیگر باره بخانه خود بیاید و زن را با فرزندان و برادران و خویشان او سفارش نموده خود بملازمت مرشد کامل رفته هر چه باو باشد از ز نار و مو و سر و غیره در حضور او در آتش انداخته بسوزد و بگوید هر تعلقی که داشتم حتی که ریاضت و عبادت و اختیار از دل خود بیرون کردم و راه خواطر را بر دل به بند و در مراقبه حق همیشه مشغول باشد و هیچ چیز را بغیر از موجود حقیقی صاحب وجود نداند و اگر سخن از علم کند علم میدانت باشد که حاصل آنرا با با فغانی درین بیت به نظم در آورده *

یک چراغ ست درین خانه که از بر توان
هر طرف می نگرم آنجمنی ساخته اند

و این حالت را سر پ بیاس گویند یعنی همه گذشتن و صاحب این مقام را سر پ بیاسی نامند بعد از ملاقات جد و پ بر فیل سوار شده از میان مموره او جین گذشتم و موازی سه هزار و پانصد روپیه زر زرینگی در گذشتن بردست راست و چپ خود افشاند و یک کروه و سه پا و قطع نموده بطاهر داو و کپیر که محل نزول اردو و طفر قرین بود فرود آمد در روز سوم که روز مقام بود بنا بر اشتیاق محبت جد و پ بعد از نیم روز بیدین او متوجه گشتم و دانش گفتمی به ملاقات او سرور خاطر بودم درین روز هم سخنان خوب مذکور گشت قریب به شام داخل دولت سرا که خاص گشتم روز چهارم سه کروه و یک پا و نور دیده شد حوالی موضع جراد در باغ پرایه نزول اجلال گشت این منزل هم بغایت خوش و خورم و پر درخت جا بود در ششم کوچ واقع شد بعد از قطع مسافت چهار کروه و سه پا و بر کنار تال دیبال بود بهرینه نزول افتاد بنا بر خوبی جا و مقام و لطافت تال درین منزل چهار روز مقام نموده شد و آخر با هر روز بر کشتی سوار شده به شکار مرغابی و دیگر جانوران آبی مشغولی می نمودم درین منزل انگور فخری از احمد نگر آورده بودند اگر چه در بزرگی با انگور فخری کابل نمی رسید اما در لطافت از آن بیچ کمی نداشت منصب بدیع الزمان و له میرزا شاه رخ بالتماس فرزند بابا خرم هزار و پانصدی ذات و هزار سوار مقرر گشت یازدهم کوچ نمودم بعد از قطع سه کروه و یک پا و حوالی برگنه دولت آباد محل افتاد اگر دید در دوازدهم که مقام بود به قصد شکار سواری دست داد در موضع شیخ پور از مضامین برگنه مذکور درخت بری بنظر در آمد در غایت بزرگی و تنادری دور تنه آن بنزد گز و نیم و بلندی از پنج تا سر شاخ یک صد و بیست و هشت درع و یک پا و اطراف شاخها که از تنه جدا شده سایه گستر گردیده است دو بیست و سه درع و نیم و شاخه که بیست و دند ان فیل بران ظاهر ساخته اند چهل گز درازی آن در و فیل که حضرت والد بزرگوارم از اینجا میگذشته اند سه کزه و سه پا و بالا از تنه بیخه که سر زمین نهاده بیخه خود را بطریق نشانه بر آنجا نهاده اند

من بر شلخ پنج دیگر هشت گز یا فرمودم که آنچه مرا نیز نقش کنند و بجهت آنکه بمرور زمان این نقش فرسوده نگردد صورت هر دو نیمه را بر سنگ مرمر
نگار نموده بر همان تنه درخت نصب سازند و فرمودم که بر اطراف آن درخت چوبه تیره به صفات ترتیب دهند چون در ایام شاهزادگی به میر
ضیاء الدین قزوینی که از سادات سیفی است و در زمان دولت من به خطاب مصطفی خانی سرفرازی یافته و عده نموده بودم که برکنه
مالده را که از پرگنات مشهور و به بنگاله است بطریق التعماد و فرزند آن او مرحمت نمایم درین منزل این عطیه عظمی در شان او از قوه آل ممنا
به فعل آمد در سیزدهم کیمچ واقع شد از منزل مذکور به قصد سیر و شکار با بعضی از محکما و چندی از نزدیکان و خدمتگاران از اردو
جدا شده به موضع حاصل پور متوجه گشتم و اردو در حوالی بالچھه فرود آمد و مادر موضع ساگور منزل فرمودیم از خوبی و لطافت این موضع
چه نویسد درخت انبه بسیار و زمین با سرسبز و خرم مجلا درین منزل بنا بر سبزی و خرمی جاسه روز مقام شد و این موضع از تغیر
کیشو مارو به کمال خان قراول مرحمت نمودم و حکم شد که بعد ازین موضع مذکور را کمال پور میگفته باشند در همین منزل شب شلور
واقع شد جوگی بسیار جمع آمده بودند و از من این شب به فعل آمد و بادانایان این طائفه صحبتها داشته شد درین روزها سه نیله گاوشکا
نمودم خبر گشته شدن راجه مان در پنجارسید و او را به سردارے لشکرے که بر سر قلعه کانگڑه تعیین بود معین ساخته بودم چون به لاهور
میرسد می شنود که سنگرام که یکے از زمینداران کوستان پنجاب ست بر سر جای مقام او آمده بعضی از ولایات او را به تصرف در آورد
است دفع او اولی دانسته بر سر او متوجه میشود چون سنگرام مذکور را قوت مقاومت با او نمود ولایات متصرف شده را میگذارد و
به کوه های صعب و محکمهای شکل پناه میبرد و راجه مان سر در پی او نهاده بهمان محکمهای در می آید و از غایت غرور و ملاحظه پیش و پس
در آمد و برآمد خود نا کرده به اندک جماعتی خود را با و میرساند سنگرام چون می بیند که جای گیر محمل بدر روند و در بقعتهای این بیت

وقت ضرورت چونانند گیر | دست بگیرد شمشیر تیز

در مقام مقابله و مدافعه در می آید به حسب تقدیر سنگ به راجه مان میرسد و جان بجان آفرین می سپرد و شکست بر مردم ادنی فقیه
و جمع کثیرے کشته میشوند بقیه مردم زخمی اسب و بران انداخته بعد تشویش نیچانے بر می آورند و بقدیم از ساک پور کوچ نموده
بعد از قطع سه کوه به موضع حاصل پور رسیدم در آشنای راه یک نیله گاوشکا رشدموضع مذکور از جا های مقرر معین صوبه مالوه
است انگور فراوان و درخت انبه بیرون از حساب و شمار دارد آنها را روان بر اطراف آن جاری دقتی رسیدم که انگور آن
بمخلاف موسم انگور ولایت رسیده بود به آن ارزانی و فرادانے که ادنی پا چنی آن مقدار که خواهد و میسر باشد بخرد و خنکاش گل کرده
بود و قطعه قطعه برنگهای گوناگون بنظر در می آمد مجلا باین لطافت دیهی کم سپا شد سه روز دیگر درین موضع مقام افتاد سه نیله گاوشکا و

انداخته شد در بست و یکم از حاصل پور بدو کوچ بار دوسه بزرگ داخل گشتم در آشنای راه یک نیله شکار شد روز یکشنبه بست دوم
از حوالی تلچک کوچ کرده تالی که در پایان قلعه ماند و واقع بود محل نزول گشت درین روز قراولان خبر آوردند که شیر را درین سه کوه
در قبل داریم با آنکه روز یکشنبه بود و درین دور که روز مذکور پنجشنبه بوده باشد به شکار بند و متوجه نمی شوم بخاطر رسید که چون از
جانوران موزی ست دفع باید که متوجه شدم چون بجای مقام اورسیدم در سایه درختی نشسته بود از بالا فیل دهن اورا که
نیم باز بود در نظر داشته بند و ق را کشاد دادم به حسب اتفاق بدرون دهن او در آمده در کله و مغزا و جا کرد و همین یک بند و ق
کار اورا تمام ساختم بعد از آن جمعی که همراه بودند هر چند تفحص نمودند که محل زخم را بیابند نتوانستند یافت چه بحسب ظاهر بر هیچیک
از اعضا علامت زخم بند و ق نبود آخر الامر فرمودم که دهن او را ملاحظه نمایند بعد از آن ظاهر شد که گوی بدهن او رسیده بود
و بدین زخم از پا در آمده گرگ نرسه میرزا رستم شکار کرده بود و در میخواستیم که ملاحظه نمایم که زهره او بطریق زهره شیر در درون جگر
واقع است یا مانند جانوران دیگر در برون جگر دارد بعد از تفحص ظاهر شد که زهره او هم در درون جگر میباشد روز دوشنبه
بست و سوم یک پیر گذشته به طالع سعد و ساعت فرخ به مبارکی بر فیل سوار شده به قلعه ماند و متوجه گشتم یک پیر و سه گهری از
روز مذکور گذشته داخل منازل که جهت نزول اجلال ترتیب داده بودند شدم یک هزار و پانصد روپیه در راه افشاندیم از اجیر
تا ماند که یک صد و پنجاه و نه کرده بود در عرض چهار ماه و در زهره چهل و شش کوچ و هفتاد و هشت مقام نور دیده آمد درین چهل و
شش کوچ منازل به حسب اتفاق در جاهای دلکش برکنار تالابها یا جوپها و نهراهای عظیم که پر درختها و سنبلها و خشکاشزارها
محل کرده داشت واقع میگشت در روزی که گذشت که در مقام و کوچ شکار نه شده باشد تمام راه بر اسب و فیل سوار سیر کنان
و شکار افغانان می آمدیم و شقت سفر اصلا ظاهر نشد گویا که از باغی به باغی نقل می افتاد درین شکارها آصف خان و میرزا رستم
و میر میران و انیرا و هدایت الله و راجه سارنگ دیو و سید کاسو و خواص خان همیشه در جلو من حاضری بودند چون پیش از آنکه
رایات جلال متوجه این حد و دگر و دعبد الکرم معمری را که بخت تعمیر عمارات حکام سابق در ماند و فرستاده بودم مشارالیه در مدتی
که رایات اقبال در اجیر نزول داشت بعضی از عمارات قدیم که قابل تعمیر بود مرمت نموده بعضی جاها را مجدداً احداث نمود
مجلا منزل ترتیب داده که تا غایت در هیچ جا بدان نزاهت و لطافت عمارت معلوم نیست که با تمام رسیده باشد قریب سه لک
روپیه که دو هزار تومان ولایت بوده باشد صرف آن شده بایستی که این عمارت رفیع در شهرهای رفیع که قابلیت نزول اجلال
میداشت واقع می بود این قلعه بر بالای کوهی واقع است دور آن ده کرده به مساحت در آمده در ایام برسات جانی

به خوش هوای و لطافت این قلعه نمی باشد شبها در قلب الاسد بمرتبه میزد میشد که بے لحاظ نمی توان گذرانید و روزها احتیاج
 بباد زن نمی شود گویند که پیش از زمان راجه بکر یا جیت راجه بود بجه سنگه دیو نام در زمان او شخصی بجهت آوردن گاه به صحرا برآمد و
 در آتشی درویدن داسی که در دست داشت بزرگ طلا ظاهر گشت و او داس خود را چون متغیر دید نزد دادن نام آهنگر آورد
 که اصلاح آن نماید آهنگر دانست که این داس طلا شده قبل ازین شنیده بود که درین دیار سنگ پارس که به ملاقات آن آهمن دس
 طلا میگرد دست در ساعت آن گاه را همراه گرفته بد آن جا و مقام آمد و آن سنگ را بدست آورد بعد از آن این گوهر بے بها
 بنظر راجه وقت گذرانید راجه بوسیله این سنگ زر را حاصل نموده پاره ازان صرف عمارات این قلعه نموده در عرض دوازده سال
 با تمام رسانید و به خواستش آن آهنگر بیشتر سنگها که در دیوار این قلعه تعبیه نموده اند بهیئت سند ان تراشیده فرموده که بکار بردند در آخر
 عمر که دل از دنیا برگرفته بود بر ساحل دریای نرید که از معابد مقرر بنمود است مجلسی ترتیب داد و برهمنان را حاضر ساخته بزرگ لطفها
 و شفقتها از نقد و جنس نمود چون نوبت برهنه که نسبت قدیم باو داشت رسید این سنگ را بدست او داد و از نا شناسانی خوشگین شده
 آن گوهر بے بها را در آب انداخت بعد از آنکه بر حقیقت او مطلع گشت به حسرت جاوید گرفتار آمد هر چند تفحص نمود اثری از آن ظاهر
 نه گشت این مقدمات کتابی نیست از زبان شنیده شد اما این حکایت را اصلا عقل من قبول نمی کند و در پیش من یتالی می نماید
 ماند و سرکاریست از سرکارهای مقرر صوبه مالوه یک کر و روسی و نه لک دام جمع اوست مدتها تختگاه سلاطین این دیار بود عمارات
 و اثرهای سلاطین قدیم بسیار در او برپا و برجاست و تا حال نقصانی بد آنجا راه نیافته در مبیت و چهارم به قصد سیر عمارات سلاطین
 سابق سوار شدم اول به مسجد جامع که از بناهای سلطان هوتنگ غوریست در آمدم بغایت عمارات عالی بنظر درآمد تمام از سنگ تراشیده
 ساخته اند و با آنکه یک صد و هشتاد سال از زمان ساختن آن گذشته چنان مشاهده می شود که گویا امروز بنا و دست از عمارت
 آن کشیده است بعد از آن به عمارت مقبره حکام خلجیه در آمدم که قبر و سیاه ازل و ابدا نصیر الدین ابن سلطان غیاث الدین
 نیز در آن جا واقع بود چون مشهور است که آن بے سعادت به قتل پدر خود سلطان غیاث الدین که در سن هشتاد سالگی
 بوده اقدام نموده دو مرتبه زهر داد و او به زهر مرده که در بازو داشت دفع آن نمود در مرتبه سوم کاسه شرابی به زهر آمیخته
 به دست خود به پدر داد که این را می باید نوشید پدر چون اهتمام او درین کار فهمید اول زهر مره از بازو خود باز کرده
 پیش او انداخت و رو به عجز و نیاز مندی بدر گاه خانی بے نیاز آورده بر زبان راند که خداوند اعمرن به هشتاد سال رسیده
 و این مدت را بدولت و کثرت و کامرانی گذرانیدم چنانچه هیچ بادشاهی را بمرگز گشته و اکنون که زمان باز پسنین من است امید دارم

کہ نصیر را بہ خون من نہ گیری و موت مرا با جل مقدر حساب نموده باز خواست آن نہ نمائی بعد از اداسے این کلمات این کاسہ شربت برہر
 آمیختہ را لا جرعه در کشید و جان بجان آفرین سپرد و مقصود او از ذکر این مقدمہ آن بود کہ ایام دولت را بہ عیش و عشرت گذرانیدہ ام کہ
 هیچیک از سلاطین را بمر نہ گشتہ است کہ چون در سن چہل و ہشت سالگی با درنگ حکومت نشست بجرمان و نزدیکان خود اظہار نمود
 کہ در خدمت پدر بزرگوار خود مدت سی سال است کہ لشکر کشی نمودہ در لوازم تردد سپاہگیری تفصیر سے نہ کردہ الحال کہ نوبت دولت
 بمن رسید ارادہ ملک گیری ندارم و میخواہم کہ بقیہ عمر را بہ عیش و عشرت بگذارم میگویند کہ پانزدہ ہزار زن در محل خود جمع نمودہ
 شہر سے ازین طائفہ ترتیب دادہ شملہ جمیع طوائف از اقسام و اصناف پیشہ کار و حاکم و قاضی و کوتوال و انچہ بخت نظام شہر
 در کار است از زنان تعیین نمودہ بود و ہر جا خبر کنیز سے صاحب جمال شنیدی تا بدست نیاد ردی از پانہ نشستہ اقسام صنائع و علوم
 بہ کنیزان آموخت و بہ شکار میل بسیار داشت آہو خانہ ساختہ بود و در انجا اصناف جانوران جمع آوردہ اکثر اوقات با زنان در ان
 آہو خانہ شکار میکرد و مجلا در مدت سی و دو سال زمان حکومت خود چنانچہ قرار دادہ بود بر سرچ غنیمی سواری نکرد و این مدت را بفرغت
 و آسودگی و عشرت گذرانید و بچنین محکس بر سر ملک او نیامد بزرگانہا است کہ چون شیر خان افغان در ایام حکومت و سلطنت خود
 با وجود جوان طبعی بر سر قبر نصیر الدین رسید بخت بہمن عمل شینع بہ جمعی کہ با و ہمراہ بودند فرمود کہ چو بہا بر سر قبر او زدند من نیز چون بہ قبر
 او رسیدم لگدی چند بر گور او زدہ بہ بندہ ہا کہ در ملازمت بودند فرمودم تا قبر او را لگد کار سے نمودند چون خاطر را بدین تسلی نشد گفتم کہ
 گور او را شگافتہ اجزائے ناپاک او را با آتش اندازند باز بخاطر رسید کہ چون آتش نورلیست از نورانی جفت ست کہ بہ سوختن جسد
 کثیف او آن جوہر لطیف آلودہ گردد و نیز مباد کہ ازین سوختن در نشاء دیگر تخفیفی در عذاب او رود فرمودم کہ استخوانہا سے فرسودہ
 او را با اجزائے خاک شدہ در دریا سے نرید انداختند چون در ایام حیات بواسطہ حرارتی کہ در طبیعت او غالب بود ہمیشہ در آب
 بسیر میکرد چنانچہ مشہور است کہ در حالت مستی یکبار خود را در یکی از حوضہا سے کالیادہ کہ عمق تمام داشت انداخت چند سے از خدمتگاران
 محل سنی نمودہ موی او را بدست در آوردند و از آب بیرون کشیدند بعد از انکہ بہ ہوش آمدند کہ رساختند کہ چنین امر سے واقع شد
 از شنیدن این مقدمہ کہ مو سے سر او را کشیدہ بر آوردند بسیار غضبناک گشتہ فرمود کہ دست آن خدمتگار را بریدند بار دیگر کہ این قسم
 حالتی دست داد و محکس بہ بر آوردن او جرات نکرد تا در آب غوطہ خوردہ جان داد بحسب اتفاق بعد از گذشتن یک عدد دہ سال
 از فوت او این مقدمہ بوقوع آمد کہ اجزائے فرسودہ او ہم بآب پیوست و بہیت و شتم عبد الکرم را بہ جلد و سے عمارات ماند کہ
 بہ حسن سعی و اہتمام او با تمام رسیدہ بود بہ منصب ہشت صدی ذات و چہار صد سوار از اصل و اضافہ سرفراز ساختہ بختاب معہور خان

بلند نام گردانیدم در همان تاریخ که ریات جلال به قلعه ماند و در آمد فرزند بلند اقبال سلطان خرم با عساکر منصوره به شهر برهان پور که حاکم
 نشین ولایت خانیس است داخل میشود بعد از چند روز عزرائض افضل خان و راسه رایان که در وقت برآمدن اجمیر فرزند مشارالیه
 آنها را به همراهی ایلچی عادل خان مرخص ساخته بود میرسد مشعر بر آنکه چون خبر آمدن مایان به عادل خان رسید هفت کرده باستقبال
 فرمان و نشان شاهزاده بلند اقبال برآمده در یوازم تسلیم و سجده و آداب که معمول در گاه است سر موئی فردگذاشت نه نموده دهمین
 ملاقات اظهار دو تنخواهی بیش از پیش نموده تعهد کرد که ولایاتیکه از تصرف اولیاے دولت قاهره برآمده مجموع را از عنبر تیره بخت استخراج
 نموده بمصرف بندهاے بادشاهی باز گذارد و تقبل نمود که پیشکش لائق به همراهی ایلچیان به غرت تمام روانه درگاه سازد بعد از ذکر این
 مقدمات ایلچیان را به غرت تمام بجا و مقامی که بخت آنها ترتیب یافته بود فرو می آورد در همان روز کس به عنبر فرستاده مقدما تیکه با و اعلام
 می بایست نمود پیغام میداد این اخبار از عزرائض افضل خان و راسه رایان به مسامع جلال رسید از اجمیر تا روز دوشنبه بستی و سوم
 ماه مذکور در مدت چهار ماه دو قلاوه شیر و بستی و هفت راس نیله گاودشش راس چیتل و شصت راس آهو و بستی و سه خرگوش و دوا
 و یکم از دولیست قطعه مرغابی و سایر جانوران شکار شده بود درین شها حکایت شکارهاے ایام پیش و شوق خواهشی که خاطر را بدین
 شغل بود با ستادهاے پامی سریر خلافت مصیر نقل می نمودم بخاطر رسید که آیا شماره شکاره که از ابتدا اے سن نمیر تا حال واقع شده بدست
 توان آورد بنا برین مقدمه بواقع نویسان و مشرفان شکار و قراولان عمله و فعله این خدمت افز نمودم که در صد تحقیق شده آنچه از هر جنس
 جانور شکار شده مجموعه را فراهم آورده بمن بشنوا نند ظاهر شد که از ابتدا اے سن دوازده سالگی که نه نهصد و هشتاد و هشت سال هجری
 لغایت آخر همین سال که یازدهم سال است از جلوس همایون دس من به پنجاه سال قمری رسیده بستی و هشت هزار و پانصد و سی و دو شکار
 در حضور واقع شده ازینجمله هفده هزار و یک صد و شصت و هفت جانور بدست خود به بندوق و غیره برین موجب شکار نموده ام جانوران
 چرنده سه هزار و دولیست و سه از قلاوه و راس و غیره شیر هشتاد و شش قلاوه و خرس و چیت و در دوا و دلا و و کفتار و نه قلاوه نیله گاود شصت
 و هشتاد و نه راس ماکه از عالم گوزنست غایتا در بزرگی و کلانے برابر نیله گا و میشود سی و پنج راس آهو و نرداده و چکاره و چیتل و بز کوهی
 و غیره یک هزار و شش صد و هفتاد و راس و قوچ و آهو و سرخه و بستی و پانزده راس گرگ شصت و چهار راس گاومیش صحرایی سی و شش
 راس خوک نو در اس زنگ بستی و شش راس قوچ کوهی بستی و در اس از علی سی و دو راس گوزن و شش راس خرگوش بستی و سه
 راس جانوران پرنده سیزده هزار و نه صد و شصت و چهار کبوتر و سیزده هزار و سی صد و چهل و هشت قطعه لکڑ و جگر سه قطعه عقاب و دو دست
 قلیو اچ بستی و سه قطعه چغند سی و نه قطعه قوطان دوازده قطعه موش و پنج قطعه کنجشک چهل و یک قطعه فاخته بستی و پنج قطعه بوم

سی قطعه مرغابی و قاز و کاروانک و غیره یک صد و پنجاه قطعه زراغ سه هزار و دویست و هفتاد و شش قطعه جانور آبی مگر مچ که ننگ ازان
تغییر توان نموده عدد *

جشن دوازدهمین نوروز از جلوس بهایون

یک گهری از روز و شنبه سیم ماه مذکور مطابق دوازدهم ربیع الاول ۱۲۶۲ هجری قمری حضرت نیر اعظم از برج حوت به عشرت سرا
حل که خانه شرف و سعادت اوست انتقال فرمودند در همین وقت تحویل که ساعت سعد بود بر تخت جلوس نمودم بدستور سابق معتد
فرموده بودم که دیوانخانه خاص و عام را در آئینه نفیسه گرفته آئین بندگی نمایند با وجودیکه اکثر اماراد اعیان دولت در خدمت فرزند خرم
بودند مجلس ترتیب یافته که از سنوات سابق هیچ کمی نداشت پیشکش روز سه شنبه به آئند خان مرحمت نمودم در همین روز که غره فروردین
سنه دوازده است عرضداشت شاه خرم رسید مضمون آنکه جشن نوروزی بدستور سالهای گذشته ترتیب یافت اما چون ایام سفر
و بساق در میان ست پیشکش همه ساله به بند با معاف شود این معنی بغایت مستحسن افتاد فرزند و بلند را بدعاای خیر مندی یاد آورده
از درگاه الهی خیریت دارین بخت او مسالت نمودم و حکم کردم که درین نوروز هیچکس پیشکش نگذارد بواسطه افساد دنیا که در اکثر موا
و طبیعتها مقرر است فرموده بودم که هیچکس متوجه به کشیدن آن نشود و برادرم شاه عباس نیز بفرمان مطلع گشته در ایران میفرمایند
که هیچکس ترکیب کشیدن آن نکرده چون خان عالم به مداومت کشیدن تنباکو به اختیار بود در اکثر اوقات بدین امر قیام و اقدام می نمود
یا و کار علی سلطان ایچی دارای ایران انیمعنی را به شاه عباس عرض مینماید که خان عالم یک لحظه به تنباکونی تواند بود جواب عرضداشت
او این بیت مرقوم می سازد *

رسول یار میخواید کند اظهار تنباکو	من از شمع و فاروشن کنم بازار تنباکو
-----------------------------------	-------------------------------------

خان عالم نیز در جواب بیتی گفته فرستاده است

من بیچاره عاجز بودم از اظهار تنباکو	از لطف شاه عادل گرم شد بازار تنباکو
-------------------------------------	-------------------------------------

در سوم ماه مذکور حسین بیگ دیوان بنگاه سعادت آستان بوسی دریافته دوازده زنجیر نعل نرو ماده پیشکش گذارند طاهر بخشی بنگاه
که مخاطب و معاتب به بعضی تفصیلات بود سعادت کورنش دریافته فیلان او که بست و یک زنجیر بود از نظر شرف گذشت دوازده زنجیر
پسند افتاده تنه را با و مرحمت نمودم درین روز مجلس شراب ترتیب داده با کثر بند هاییکه در ملازمت بودند شراب مرحمت نموده همه را مست

باده اخلاص ساختم در چهارم قراولان خبر رسانیدند که سبزی در حوالی سکر تالاب که درون قلعه از عمارات مقرر حکام مایه است قبل
 داریم همان لحظه سوار شده متوجه آن شکار گشته آن سبزی که در ظاهر گشت بر احدیان و جماعه که در جلو بودند حمله آورده گشته ده دوازده
 نفر را مجروح و زخمی ساخت آخر الامر به سه سبزی باقی کار او ساخته شد و از بند هاس خد او در ساختن در ششم منصب میر میران
 که هزاری ذات و چهار صد سوار و هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار مقرر گشت در نهم حسب الائمه اس فرزند خرم بر منصب
 خان جهان هزاری ذات و سوار افزوده شد که شش هزاری ذات و سوار بوده باشد و یعقوب خان که به هزار و پانصدی ذات
 و هزار سوار سرفراز بوده و در دوازدهمین ت و یک هزار و پانصد سوار سربلند که دید بر منصب بهلول خان بیانه پانصدی ذات و سی صد
 سوار افزوده شد که هزار و پانصدی ذات و هزار سوار بوده باشد و منصب میرزا شرف الدین حسین کاشغری که در صوبه دکن
 ترددات مردانه از او و پسر او بوقوع آمده بود از اصل و اضافه پانصدی ذات و هزار سوار مقرر گشت در دهم
 ماه مذکور مطابق بست و دوم ربیع الاول سه هزار و بست و شش وزن قمری منعقد گشت درین روز دو راس اسب عراقی
 از طویله خاصه و غفلت بفرزند خرم مرحمت نموده مصحوب بهرام بیگ فرستاده شد هزار سوار بر منصب اعتبار خان افزودم
 که به پنجزاری ذات و سه هزار سوار سرفراز باشد و یازدهمین حسین بیگ تبریزی که دارای ایران او را نزد حاکم گلکنده بطریق رسالت فرستاده بودند چون بواسطه
 نزاع قزلباشان با قزلباشان راه بر میسر و دود با ایچی حاکم گلکنده ملازمت نمود و دو راس اسب و چند غنچه پارچه و کن و کجرات پیشکش او گذشت و درین
 تاریخ اسب عراقی از طویله خاصه به خان جهان مرگشته نموده شد و یازدهمین هزاری ذات بر منصب میرزا راجه باوشنگه افزوده شد که پنج هزاری ذات
 و سه هزار سوار بوده باشد در هفتم پانصد سوار دیگر بر منصب میرزا ششم افزوده پنجزاری ذات و یک هزار سوار کردم و منصب صادق خان
 هزار و پانصدی ذات و هفت صد سوار از اصل و اضافه مقرر گشت و ارادت خان به منصب هزار و پانصدی و شش صد سوار بهمین
 دستور سرفراز گردید بر منصب انبرای پانصدی و یک صد سوار افزوده گشت که هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار بوده باشد سه
 گطری از روز شنبه نوزدهم مانده آغاز شرف شد و در همین وقت مجدداً جلوس نمودم از گرفتاران لشکر غیر مقهور که سی و دو نفر بودند و در
 جنگ شهنواز خان و شکست آن بد اخگر بدست او ایماست دولت قاهره افتاده بودند یکی را به اعتقاد خان سپرده بودم محافظانیکه
 بجهت حفظ او معین بودند غفلت ورزیده او را میگریزاند این معنی بر خاطر من بسیار گران آمد اعتقاد خان را در مدت سه ماه از کورنش
 منع نموده بودم چون مجبوس مذکور بے نام و نشان بود هر چند تردد نمودند بدست در نیامد آخر الامر فرمودم که سردار آن جماعه را که در
 محافظت او غفلت نموده بودند سیاست رسانیدند اعتقاد خان درین روز حسب الائمه اسب و سعادت کورنش

در یافت چون مدتی بود که احوال بنگاله و سلوک قاسم خان خوب شنیده نمی شد بخاطر رسید که ابراهیم خان فتح جنگ را که مهابت
صوبه بهار را یک گونه صورتی داده کان الماس را که تبصره و عمل بندهای درگاه در آورده است به صوبه بنگاله فرستاده جهانگیری
را که در صوبه آله آباد جاگیر دارد بجای او به بهار روانه سازم و قاسم خان را بدرگاه طلب دارم در همین ساعت در روز متبرک
حکم شد که درین باب فرامین مطاعه بقلم در آورند و سزا دلان تعیین شوند که جهانگیری قلی خان را به بهار برده ابراهیم خان فتح جنگ را
روانه بنگاله سازند و سکندر جوهری را نواخته بهزاری ذات دسی صد سوار سرفراز ساختم و در بیست و یکم محمد رضا ایلی دارائی ایران
را از خدمت نمودم شصت هزار در ب که سی هزار روپیه بوده باشد با خلعت با و مرحمت شد در برابر یاد بودی که برادرم شاه عباس
بجست من فرستاده بود تحفه چند از قسم مرصع آلاتی که دنیا داران دکن فرستاده بودند با دیگر پارچه و نفایس بر جنس و هر قسم که تحفگی را
شایان بود موازی یک لک روپیه همراه ایلی ندکور روانه ساختم از آنجمله پیاله بلوری بود که چلی از عراق فرستاده بود آن پیاله را شاه
دید و بودند به ایلی گفته باشند که اگر درین پیاله برادرم شراب نوشیده بجست من بفرستند شفقت تمام خواهد بود چون ایلی آئینگی را
اظهار نمود در حضور او چند مرتبه ازین پیاله شراب خورده فرمودم که سرپوش در کابی بجست آن تیار ساختند و داخل سوغاتا نموده
فرستادم سرپوش مینا کاری بود به فشیان عطار در قم فرمودم که جواب کنایت که آورده بود در وجه ثواب مرقوم سازند در بیست دوم
قراولان خبر شیر آورند همان لحظه سوار شده خود را بسر شیر رسانیدم و به سه تیر بندوق خلق را از شراد و اورا از شرفش خیس خلاص
ساختم مسیح الزمان که به آورده گذرانید که این گربه خنثی است در منزل من بچاهم از تولد یافت و هم به گربه دیگر حفت شده بچه از و بهم رسید
در بیست و پنجم فوج اعتماد الدوله در میدان جهر که در شن از نظر گذشت دو هزار خوش اسپه که اکثر مغل بودند و پانصد پیاده تیر انداز
و توپچی و چهارده زنجیر فیل فوج را بخشیان به شمار در آورده بعرض رسانیدند که فوج مذکور بسیار آراسته و بتوزک بنظر درآمد در بیست
و ششم شیر ماده شکار شد روز پنجشنبه غره اردی بهشت الماسی که مقرب خان به مصحوب قاصد آن فرستاده بود بنظر درآمد بیست و سه
سرخ وزن داشت جوهریان بے هزار روپیه قیمت نمودند فردا علی الماس بود بغایت پسند افتاد فرمودم که انگشتری ساختند
در سوم منصب یوسف خان حسب التماس بابا خرم از اصل و اضافت بهزاری ذات و هزار پانصد سوار شخص شد و همچنین منصب
چند دیگر از امرا و منصبداران به نحو زیر فرزند مذکور اضافه حکم شد در پنجم چون قراولان چهار شیر در قتل داشتند بعد از گذشتن
دو پسر سه گهری با محل متوجه شکار آنها شدم چون شیران بنظر درآمد نور جهان یکم از من التماس نمود که اگر حکم شود من شیران را
به بندوق بزنم فرمودم که چنین باشد دو شیر را به بندوق و دومی دیگر را به هر یک بدو تیر زده انداخت تا چشم بر هم زدیم قالب این

چهار شیر را به شش تیر از جبات پرداخت تا حال چنین تفنگ اندازی مشاهده نه شده بود که از بالا فیل از درون عمارت
شش تیر انداخته شود که یک خطا نیفتد و چهار دو فرصت جستن و حرکت جبین نیاورد به جلد وی این کمانداری هزار اشرفی تبار
نموده یک جفت پوچی الماس که یک ایک روپیه قیمت داشت مرمت نمود در همین روز معمور خان با تمام عمارات و دو تخانه لاهور
مخصص گشت در دهم فوت سید داشت که فوجدار صوبه او دهر بود بعرض رسید در دوازدهم میر محمود چون استدعای فوجدار ی
می نمود او را بخطاب تهور خانی و اضافه منصب سرفراز ساخته به فوجدار ی بعضی از برگزینات صوبه ملتان تعیین نمود در بست و
دوم طاهر بخشی بنگاله که منع کورنش او شده بود ملازمت نمود و پیش کشی که داشت نذر گذرانید و هشت زنجیر فیل پیشکش قاسم خان
حاکم بنگاله با دوزنجیر فیل شیخ مودود درین روز از نظر گذشت و بیست و هشتم به التماس خان دوران پانصدی بر منصب عبدالعزیز خان
اضافه حکم شد در پنجم خرداد خدمت دیوانه صوبه گجرات از تغیر کشید به میرزا حسین مقرر گشت او را به خطاب کفایت خانی سرفراز ساختم
در هشتم لشکر خان که به خدمت بخشی گری بکش تعیین بود آمده ملازمت کرد یک صد مهر و پانصد روپیه نذر گذرانید چند روز قبل ازین
اوستاد محمد نائی را که در فن خود از بے نظیران بود فرزند خرم بموجب طلب فرستاده بود و چند مجلس ساز از او شنیده شد و نقشه که در
غزل بنام من بسته بود گذرانید در دوازدهم ماه مذکور فرمودم که او را به روپیه وزن نمودند شش هزار دسی صد روپیه و فیل خوضه دار
نیز با وعنایت نموده مقرر فرمودم که بران فیل سوار شده و زرباطراف و جوانب خود چیده و پاشیده به منزل خود برود و ملاسد
قصه خوان از ملازمان میرزا غازی در همین روزها از تحفه آمده ملازمت نمود چون بر نقل و شیرین حکایت و خوش بیان بود صحبت او
به من در افتاد او را بخطاب محظوظ خانی خوشدل ساخته یک هزار عدد روپیه و خلعت و اسب و یک زنجیر فیل و پالکی بدو عنایت نمودم بعد
چند روز فرمودم که به روپیه او را برکشند چهار هزار و چهار صد عدد روپیه شد و به منصب دوهصدی ذات و بیست سوار سرفراز گردید فرمودم
که همیشه در مجلس گپ حاضر می بوده باشد در همین تاریخ لشکر خان جمعیت خود را در جهره که در شش بنظر در آورده پانصد سوار و چهار ده زنجیر فیل
و یک صد نفر بند و فچی بود در بیست و چهارم خبر رسید که مها سنگه نمیره راجه مان سنگه که داخل امرای کلان بود در بالا پور ولایت برار
با فراط شراب در گذشت پدر او هم درین سن سی و دو سالگی بخوردن شراب بیرون از انداز و حساب ضایع شده در همین روزها بمیه

عنه میگویند که شاعری فی البدیهه این بیت خواند

نور جهان گرچه بصورت زن است در صف مردان زن شیر افکن است

لطف این شعر این است که قبل از آن که نور جهان داخل محل جهانگیر شود زوجه شیر افکن خان بوده است ۱۲

بسیار از اطراف ولایات دکن و برهانپور و گجرات و پرگنات مالوه به میوه خانه خاصه شریف آورده بودند با آنکه این ولایت به خوش
 انگلی معروف و مشهورند در شیرینی و کم رنگی و کلاسه آنه کم جاسے برابری به آنه این ولایت میکند چنانچه مکرر در حضور فرمودم که بوزن
 در آورند یک سیر و یک پا و بلکه خیرے زیاده ظاهر گشت غایتا به خوش آبی و لذت و چاشنی و کم نقلی آنه چھیرا مو که در حوالی آگره واقع
 است زیاده و بی بر جمع آنه هاسے این ولایت و سایر جا هاسے هندوستان وارد و رست ششم نادری خاصه که تا حال باین نفاست
 نادری از روزی در سرکار من و دختنه شده بود و جت فرزند با با خرم فرستادم و حکم شد که برنده آن مذکور سازد که چون این نادری
 این خصوصیت داشت که در روز بر آمدن از اجیر به قصد تسخیر ولایات دکن پوشیده بودم جت آن فرزند فرستاده شد در همین تاریخ
 و ستارے که از سر خود برداشته بودم بهمان طور پیچیده بر سر اعتماد الدوله گذاشتم و او را بدین عنایت سر بلند ساختم سه قطعه زمر و یک قطعه
 ادربی مرصع و انگشتری نگین یا قوت مهابت خان بطریق پیشکش فرستاده بود از نظر اشرف گذشت مبلغ هفت هزار روپیہ به قیمت
 رسید در روز مذکور باران کرم و عنایت آتی متقاطر گشت آب در ماند و خیلی روے به کمی نهاده بود و خلق ازین امر مضطرب احوال بودند
 چنانچه به اکثر بندها حکم شد که به کنار دریاے نر برداروند و امید بارش و باریدن درین روزها بنود و جت اضطراب خلایق از روی نیامندی
 متوجه بدرگاه باری گشتند و تقاضای کرم و فضل خود بارانے عطا فرمود که در عرض یک شبانه روز تا لایها و برکها و نالهها پر گشت و آن
 اضطراب خلایق به آرامش تمام مبدل گردید شکرانه این عنایت را به کلام زبان ادا توان کرد و غره ماه تیر غلم وزیر خان مرحمت شد
 و پیشکش رانا که مشتمل بر اسب و پاره پاره و چرخه گجراتی و چند کوزه و چهار دریا بود و بنظر درآمد در سوم معراج خبر گرفتاری عید اللطیف نامه
 از حاکم زاد هاسے ولایت گجرات که همیشه در ان صوبه فشار فتنه و فساد بود آورد چون گرفتاری او باعث رفاهیت خلق بود و حد و سپاس
 باری بجا آورده شد فرمودم که مقرب خان اورا بدست یکے از منصبه ازان تعینات آنجا بدرگاه فرستد زمینداران و اچی مانند واکش
 آمده ملازمت نموده پیشکش با گذرانند در ششم راند اسب و پاره و چرخه گجراتی و چند کوزه و چهار دریا بود و بنظر درآمد در سوم معراج خبر گرفتاری عید اللطیف نامه
 یادگار بیگ که در مادر از انهر به یادگار تو رچی مشهورست و نزد حکام آنجا خالی از نسبت و حالت نبوده آمده ملازمت کرد از جمله پیشکش
 او پیاله سفید خطائی پایه داری متحسن افتاد و پیشکش بهادر خان حاکم فندھار که نه راس اسب و نه نفور اقمشه نفیسه و دودانه پوست
 رو باه سیاه و دیگر خیرها بود از نظر گذشت هم درین تاریخ راجه کدیبه پیم نراین نام سعادت ملازمت دریافت و هفت زنجیر فیل نزد
 ماده پیشکش گذرانند در دهم اسب و خلعت به یادگار تو رچی مرحمت شد در سیزدهم عید گلاب پاشان بود و لازم آن روز بجا آورده شد
 و شیخ مود و جستی که از تعینات صوبه بنگاله است بختاب جی خانی سرفراز گشت و اسب بد و مرحمت شد در چهاردهم راول سمرسی

پسر اول او دس سنگه زینندار با فصوله ملازمت نمود سی هزار روپیه دس زنجیر نیک و یک عدد پانده ان مرصع و یک کمر مرصع پیشکش
گذازیدند در پانزدهم نه قطعه الماس از حاصل کان و از اندوخته های زینندار آنجا ابراهیم خان فتح جنگ حاکم صوبه بهار مصحوب
محمد بیگ فرستاده بود از نظر اشرف گذشت از جمله یک قطعه چهارده و نیم تانک بود و یک لک روپیه قیمت شد در همین روز به یادگار
قورچی چهارده هزار درپ انعام مرحمت شد و او را به منصب پانصدی ذات و سی صد سوار سرفراز کردم منصب تاتار خان بکادول بیگی
از اصل و اضافت دو هزار سی ذات و سی صد سوار مقرر داشتیم و پسران او علیحدّه هر یک با اضافت منصب سرفراز شدند حسب الاتماس
شاهزاده سلطان پرویز پانصدی بر منصب ذات وزیر خان افزوده شد در سبت و نهم که روز مبارک پنجشنبه بود سید عبدالعزیز بهر فرستاده
فرزند بلند اقبال بابا خرم به ملازمت رسید و عزالنص آن فرزند رسانید شملبر اخبار فتح ولایات دکن که جمیع دنیا داران آنجا سرحدت
بر رقبه اطاعت نهاده بندگی و فرمانبرداری قبول نمودند و مقابل قلعها و حصنها به تخصیص قلعه احمد نگر را بنظر در آورند به شکرانه این
نعمت عظمی و عطیه کبری سر نیاز مندی به درگاه بی نیاز نهاده لب بشکر کشادم و داد عجز و نیاز مندی داده فرمودم که تقاضای شادمانی
بنوازش در آورند لعل احمد که ولایات از دست رفته تصرف او بیاسی دولت قاهره در آمد مفیدانی که دم سرکشی و استکبار میزدند و معجزه
نا توانی خود اعتراف آورده مال سپار و خراج گذار گشتند چون این خبر به وسیله نور جهان بیگم به مسامع جلال رسید برگشته بود که دو لک روپیه
حاصل دارد با عنایت نمودم انشاء الله تعالی چون افواج قاهره ولایت دکن و قلاع آنجا در آیند و خاطر فرزند ارجمند بابا خرم از تصرف
آنها جمع گردد پیشکش دنیا داران دکن را که درین مدت این چنین پیشکش بهیچیک از سلاطین عهد و عصر خود نداده اند همراه گرفته به اینچیان آنها
روانه ملازمت خواهد شد امرای را که درین صوبه جاگیر دارند خواهند بود مقرر است که همراه آورند تا سعادت ملازمت دریافت مخصوص گردند
در ایات جلال با فتح و فیروزی عازم پایتخت میر خلافت مصیر گردید و چند روز قبل از آنکه اخبار فتح مذکور برسد شبی به دیوان خواهر حافظ تفاد
نمودم که عاقبت این کار چه نوع خواهد شد این غزل برآید:

روز بهر جان شب فرقت یار آخر شد | ز دم این فال گذشت آخر کار آخر شد

چون لسان الغیب حافظ چنین امان نمود مرا امید واری تمام دست داد و چنانچه بعد از بیست و پنج روز اخبار فتح و فیروزی رسید در
بیسار از مطالب به دیوان خواهر رجوع نموده ام و بحسب اتفاق آنچه برآید و نتیجه مطابق همان بخشیده و کم است که تخلف نموده باشد
در همین روز هزار سوار بر منصب آصف خان افزوده او را به پنجزاری ذات و سی صد سوار سرفراز ساختم و آخر پاس روز با مردم محل به سیر عمارت
هفت منظر متوجه شدم و ابتدا سه شام بدو تخته باز گشتم این عمارت از احداث یا فتنای حکام سابق مالوه است که سلطان محمود خلجی

باشد هفت طبقه قرار داده و در هر طبقه چهار صنفه ساخته مشتمل بر چهار درجه بلند می این پینار پنجاه و چهار صنف و نیم است و دور پنجاه گز زمین
 از سطح زمین تا طبقه هفتم یک صد و هفتاد و یک درختن و آمدن یک هزار و چهار صد و پیه نثار شد درسی و یکم سید عبد الله را بنحطاب
 سیف خانی سرفراز ساخته و به خلعت و اسب و قیل و خنجر مرصع سر بلند گردانیدم و به خدمت فرزند بلند اقبال مرخص ساختم و محل
 که از سی هزار و پیه زیاده می اند و بدست او بجهت فرزند بلند اقبال فرستادم و نظر بر قیمت آن نه کرده چون مدتی مدید بر سر خود
 می بستم او را مبارک دانسته بطریق شگون فرستاده شد سلطان محمود خویش خواجه ابوالحسن بخشی را به خدمت بخشی گری و وادعویسی
 صوبه بهار تعیین نمودم و در وقت رخصت نیلے باو عنایت نمودم آخر با سه روز پنجشنبه امر داد با مردم محل به قصد سیر نیل کنند که از
 جا با سه دلکش قلعه ماند و است متوجه گشتم شاه مذاق خان که از امرای معتبره و ابدال بزرگوارم بود در وقتیکه این ولایت را به جاگیر
 داشت عمارت در اینجا ساخته بغایت دلنشین و فرح بخش تا دوسه گهری شب توقف نموده بعد از آن متوجه دولت خانه مبارک
 گشتم چون از مخلص خان که دیوان بخشی صوبه بنگال بود بعضی سبکیها بعرض رسید از منصب او هزاری ذات و دولست سوار کم نمودم
 و در مقام قیل مستی از فیضان پیشکش عادل خان گجراج نام بجهت رانا امر سنگه فرستاده شد در یازدهم به قصد شکار متوجه گشتم و یک منزل
 از قلعه پائین آمدیم غایتا کثرت باریدگی دگل بدرجه بود که مطلق تردد و حرکت میسر نشد بنا بر وفا میت مردم داسودگی جوانات
 فتح این غرمت نموده روز پنجشنبه در سیردن گذرانیده شب جمعه باز گشتم در همین روز هدایت الله که در خدمت توزک و ترددات
 حضور بسیار چسبان است به خطاب فدای خانی سرفراز گشت درین برسات بارش بدرجه شد که پیران کهن سال گفتند که این قسم باران
 و بارش عمد و عصر یادند از یم قریب به چهل روز ابر و باران بود چنانچه گاهی حضرت نیر اعظم ظہور میفرمودند باد و کثرت باران بمرتب
 رسید که اکثر عمارت های قدیم و جدید از پا درآمدند و شب اول باران و برف و صاعقه چندے افتاد که بآن صلابت صد ام
 بگوش رسید بود در سیر بیت اس از زن و مرد و خلائع شدند و بر بعضی عمارات سنگین رسیده شکست و در بنا های آن راه یافت پیچ صدایش ازین کتب
 نیست تا به سلاطین مذکور شدت باد و باران در ترے بود و بعد از آن رفته رفته رویه کی نهاد و از کثرت سبزه دریا حین خود روچه نویسد و در
 دشت و کوه و صحرا فرو گرفته است و معموره عالم معلوم نیست که مثل ماند و جاس از حیثیت خوبی هواد لطافت جا و صحرا بوده باشد به تخصیص در
 فصل برسات درین فصل که از ماه های مقرر تا بستانست شبها و درون خانها به لحاف نمی توان خوابید و روزها بنوعی که مطلق بباد زن
 و تغیر جا و منزل احتیاج نمی افتد آنچه ازین عالم نوشته شود هنوز اندک از بسیارے خوبیاے آنجا است و چیزی مشاهده افتاد
 که در پیچ جانمند وستان ندیده بودیم یک درخت کیله جنگلی که در اکثر صحرا های این قلعه رسته است دیگر آشیانه مموله که بزبان

براق

فارسی دم نشیبه میگویند تا حال سبک از عبادان خبر از ایشان او نداده بودند به حسب اتفاق در عمارتیکه بسری بردیم آشیانه او ظاهر شد دو بچه برآورده بودند سه پسر از روز پنجشنبه نوزدهم گذشته بامردم محل به قصد سیر و تماشا به محله و عمارت سکر تالاب که از احداث یافتنای حکام سابق مالوه است سوار شدیم چون به جهت دارائی و حکومت عدویه پنجاب به اعتماد الدوله قیل مرحمت نه شده بود در آشنای راه فیلی از فیلان خاصه که جلالت جوت نام داشت بادر محبت نمودم و تا شام در آن عمارت دگرش بسری برده از خرمی و بسری محرابا به اطراف بغایت مخطوط گشتم و بعد از ادای عبادت و تسبیح شام متوجه مستقر دولت گردیدیم در روز جمعه فیلی ربناول نام که جهانگیر قلی خان بطریق پیشکش فرستاده بود از نظر گذشت بعضی لباسها و قماشها را مخصوص پوشش خود ساخته حکم فرمودم که سبکس پوشد مگر آنکه من عنایت کنم اول دگر ناری که بر بالاس قبا پوشند درازی قد آن از کمر بایان سرین و استین ندارد پیش آن به تکیه بسته میشود مردم ولایت آنرا کردی میگویند من نادری نام نهادم دیگر جامه شال طوس است که والد بزرگوارم خاصه کرده بودند دیگر قبا به تو گریبان و سر استین کلین دوزی پوشیدن آنرا نیز مخصوص خود ساخته بودند دیگر قبا به حاشیه که علمای پاره محرمات را بریده بر دور دامن و گریبان و سر استین میدوزند دیگر قبا به اطلس گجراتی دیگر حیره و کمر بند شیم بان که کلاتیون طلا و نقره را در آن بافته باشند چون ماهیان پاره از سواران مهابت خان مطابق بر بست به اسپه دو اسپه محبت سرانجام خدمت دکن اضافه شده بود و در ثانی الحال آن خدمت بانصرام نرسید حکم کردم که دیوانیان آن تفاوت را از جا گیرد باز یافت نمایند آخر با سه روز پنجشنبه سبت و ششم موافق چهارم شهر شعبان که شب بزرگ بود در یکی از منازل و عمارات محل نور جهان بیگم که در میان تالابها کلاهی واقع است مجلس جشن نمودم و امراد و قربان را درین مجلس که ترتیب داده بیگم بود طلب داشت حکم کردم که بمردم پیاله و اقسام کیفات به مقتضای خواهش هر کس بدین پیاله اختیار نمودند فرمودم که هر کس که پیاله بخورد به مثل منصب و حالت خود نشیند و اقسام کبابها و میوه با بطریق گزک مقرر شد که در پیش هر کس نهند عجب مجلسی منعقد گشت در آغاز شام بر اطراف تال و عمارات فانوس ها و چراغها روشن ساخته چراغانی بهم دست داد که تا این رسم را معمول ساخته اند شاید در هیچ جا مثل این چراغانی نشده باشد جمیع چراغها و فانوسها عکس در آب انداخته نوعی بنظر درمی آید که گویا تمام صحن این تالاب یک میدان آتش است بسیار سنگنه مجلسی گذشت و پیاله خواران زیاده از حوصله طاقت پیاله تانادل نمودند *

دل افروز بزمی شد آراسته	بخوبی بد انسان که دل خواسته	نگندند در پیش این سبک کاخ	بسایه چو میدان بهمت فراخ
ز بس نکست بزم میرفت دور	فلک آینه مشک بود از بخور	شده جلوه گر نازنینان باغ	رخ افروخته هر یک چون چرخ

بعد از گذشتن سه چهار گھڑی از شب مردم را رخصت نموده اہل محل را طلب نمود و تا یک پہر شب درین موضع نرہ بسر بردہ داد
خرمی و عیش وادم چون درین پنجشنبہ بعضی از خصوصیات دست بہم دادہ بود اول آنکہ روز جلوس من بود دیگر آنکہ شب برات بود دیگر
روز را کہی بود کہ پیش از ان شرح دادہ شد و نزد ہندو از روز ہاے معتبر است بنا بر این سہ سعادۃت این روز را مبارک شنبہ نام نہادیم
در بست و ہفتم سید کا سو خطاب پرورش خانے مرفراز گر دید دیگر روز چہار شنبہ بہان رنگ کہ مبارک شنبہ بہ من نیک افتادہ است
این روز بر عکس بہ من افتادہ است بنا بر ان نام این روز شوم کہ شنبہ نہادیم کہ دایم این روز از جہان کم باد و روز دیگر خنجر مرصع بیادگا
قورچی مرحمت شد و فرمودم کہ اورا بعد ازین یادگار یک میگفتہ باشند جے سنگھ پسر راجہ مہا سنگھ را کہ در سن بہت سالگی است طلب
نمودہ بودم و ہمین روز ہا ملازمت نمود و یک زنجیر نیل کشیش گذرانید یک پہر دسہ گھڑی از روز مبارک شنبہ دوم شہر پور ماہ بہ قصد سیر
بجانب نیل کند و آنحد و دو سواری دست داد و از انجا بہ صحرائے عید گاہ بر بالائے پشتہ کہ نہایت سبزی و خرمی دارد گذر افتاد گل چنبا
و دیگر ریاحین صحرائے بدرجہ شکفتہ بود کہ بر ہر طرف کہ نظری افتاد عالم عالم سبزہ و گل مشاہدہ میگشت یک پہر از شب گذشتہ بدو سوار
ہمایون داخل گشت چون مکرر مذکور میشد کہ از کیلہ صحرائے یک قسم شیرینی بہم میرسد کہ اکثر در دیشان و ارباب احتیاج آنرا قوت
خود می سازند و در حد و نفوس آن شدم ظاہر شد کہ میوہ آن چیزے ز تحت بے حلاوت است غایتا در پایان طرف صنوبری شکل
کہ اصل میوہ کیلہ از ان بردن بر می آید یک پارچہ شیرینی بستہ کہ بعینہ طعم و فرہ و قوام پالودہ دارد و ظاہر میگردد کہ مردم آنرا تناول
می نمایند و ذائقہ از ادراک لذت آن بسیار محفوظ میشود و در باب کبوتر نامہ بر سخنان نیرنگوش رسیدہ بود کہ در زمان خلغای نبی عباس
کبوتران بغدادے را کہ نامہ بر میگوشید و الحق کہ از کبوتران صحرائے دہ پانزدہنی کلان پرستند آموختہ میکردند بہ کبوتر بازان فرمودم
کہ اینہار آموختہ کنند و این کبوتر بازان چند خفتی را چنان آموختہ کردند کہ در اول روز کہ از ماند و پرواز انہا می نمودیم اگر کثرت باران
بسیار می شد نہایتش تا دہیم پہر بلکہ تا یک دہیم پہر بہر ہا پور میرسیدند و اگر ہوا بغایت صاف می بود اکثرے در یک پہر میرسیدند و بعضی
کبوتران در چہار گھڑی ہم رسیدند و در سوم عرض داشت با با خرم شعر بر آمدن افضل خان و رائے رایان رسیدن ایچیان علی خان
و آوردن کشیش ہاے لائق از جواہر و مرصع آلات و فیلان و اسپان کہ در ہج عہدے و عصرے انجمن کشیش نیامدہ بود و اظہار شکر کرد
بسیارے از خدمات و دولت خواہی خان مشارالیمہ و وفا بقول و عہد خود نمودن و التماس فرمان عنایت عنوان در بارہ او مزین
بخطاب مستطاب فرزندے و دیگر عنایات کہ تا حال در شان او صادر نگشتہ بود رسید چون خاطر فرزند مذکور بغایت عزیز و التماس او
بجا بود حکم فرمودم کہ منشان عطار در رقم فرمائے باسم عادل خان مرقوم ساختند مبنی بر انواع شفقت و مرحمت و در تعریف القاب

اوده دوازده سیرانچه در ایام سابق نوشته میشد افزونند و قید شد که او را در فرامین مطاعه فرزند می نوشته باشند و در صدر فرمان بقلم
خاص این بیت مرقوم گردید *

شده از انماش شاه خرم | افزوندی با مشهور عالم

در روز چهارم فرمان ندکوب با نقل فرستاده شد تا فرزند شاه خرم نقل را ملاحظه نموده اصل را روانه سازد و در مبارک شنبه نهم با اهل
محل بخانه آصف خان رفته منزل او در حوالی دره واقع بود در نهایت لطافت و صفاد چندی دره دیگر بر اطراف دارد و چند جا آبشارها
جاری و درختان انبه و غیره در نهایت سبزی و خرمی سایه افکن گشته قریب بدو سیر دسی صد گل کیوڑه در یک دره رسته است جملاً
روزند کور در نهایت شگفتگی و خرمی گذشت و مجلس شراب منعقد گردید بامرا و نزدیکان پیاپی محبت شد و پیشکش آصف خان بنظر درآمد
اکثر نفایس بود آنچه پسند خاطر افتاد برداشته تتمه را با دعوت کردم در همین روز خواجه میر ولد سلطان خواجه که از خدمت بنکش موجب
طلب آمده بود ملازمت نمود یک قطعه عمل و دودانه مرادید و یک زنجیر فیل پیشکش گذرانید و بجهیم نراین زمیندار ولایت گدیده به منصب
هزاری ذات و پانصد سوار سرافراز گردید و حکم شد که جاگیر هم از وطن او تنخواه دهند در دوازدهم عرض داشت فرزند خرم رسید که راجه سوبج مل
ولد راجه با سو که زمین و ولایت متصل به قلعه کانگره است تعهد مینماید که در عرض یک سال آن قلعه را به تصرف اولیای دولت قاهره
در آورد و خط تعهد او را نیز فرستاده بود حکم شد که مطالب و دعا عباتی که دارد نموده و خاطر نشان خود ساخته راجه ندکوب را روانه ملازمت
سازد تا سرانجام مهمات خود نموده بخایمت ندکوب متوجه گردد در همین روز که یکشنبه دوازدهم باشد مطابق غره رمضان بعد از گذشتن
چهار گهڑی و بیفت پل صبیحه فرزند ندکوب را از مادر شاهزاد با س دیگر که دختر آصف خان باشد تولد یافت و سسی به روشن آرا بگم گردید زمیندار
جیت پور که در حوالی ماند و واقع است چون به مقتضای بی سعادتیا ادراک آستانبوسی نه نمودند آئے خان را فرمودم که با چند س از
منصبداران و چار صد پانصد نفر مرقی انداز بر سر او رفته ولایت او را بتا زنده در سیر دهم یک فیل به فدائے خان و یک فیل به میر قاسم ولد
سید مراد محبت شد در شانزدهم بجے سنگه ولد راجه مها سنگه که در سن دوازده سالگی بوده باشد به منصب سوار سرافراز
گردید میر میران ولد میر خلیل الله یک زنجیر فیل که خود پسند نموده شد و یک فیل به ملا عبد الستار عنایت کردم بھوج پسر راجه بکر ما جیت بهدیکه
بعد از فوت پدرش از صوبه دکن آمده ملازمت نمود و یک صد هرنذر گذرانید در بیستم هم بعرض رسید که راجه کلیان از ولایت ادریس
آمده اراده آستانبوسی دارد چون در باب او حکایات ناخوش بعرض رسید بود حکم شد که او را با پسرش به آصف خان به سپارند
تا تحقیق سخنانے که در باب او مذکور شده است نماید در نوزدهم یک زنجیر فیل بجے سنگه محبت شد در بیستم سوار بر منصب

کیشوار و مرحمت گردید که منصب او از اصل و اضافی دویست و هشتاد و دو سال و در بخت و سوسم المداد
 افغان را بختاب رشید خانی امین از داده بر م نرم خاصه عنایت نمودم فیضان شکیش راجه کلیان سنگه که شمرده زنجیر فیل بود از نظر
 گذشته شانزده زنجیر فیل داخل فیل خانه خاصه شد و زنجیر را با د و مرحمت کردم چون از ولایت عراق خبر وفات والده میر میران
 دختر شاه اسمعیل ثانی از طبقه سلاطین صفویه رسیده بود خلعت بخت او فرستاده او را از لباس لغزیت بر آوردیم در بخت و تحیم
 فدائے خان خلعت یافته با اتفاق برادرش روح المود دیگر منصبه ایران به تنبیه زمیندار حیت پوری مرخص گشتند در بخت و تحیم
 به قصد تماشا که نرید او شکار آنحد و د از قلعه فرود آمده با اهل محل متوجه گشتم و بد و منزل کنار آب ند کور محل نزول اجلال گشت
 چون پشه و یکبار داشت زیاده از یک شب توقف نیفتاد روز دیگر به تاراپور آمده روز جمعه سی و یکم مراجعت واقع شد
 در غره همراه به محسن خواجه که در نیولا الیاء و الیاء آمده خلعت و پنجزار روپیه مرحمت شد در دوم بعد از تفحص مقدما تکه در باب
 راجه کلیان بعض رسائیده بودند و آصف خان به تفحص آن مامور بود چون بیگناه ظاهر گشت سعادت آستانه سی و ریافته یکصد
 مرد و یکزار روپیه نذر گذر ایند و شکیش او که یک سلک مردارید بود متبله متباد دانه و دو قطعه لعل و یک پونجی که یک قطعه لعل و دو دانه
 مردارید داشت و صورت اسپ طلا مرصع بجوهر از نظر گذشت عرض داشت فدائے خان رسید که چون افواج قاهره ولایت
 حیت پور در آمدند زمیندار آنجا فرار برقرار اختیار نموده تاب مقاومت نیاورد و ولایت او بتاراج حادثات رنت الحال از
 کرده خود پشیمان است و اراده دارد که بدرگاه جهان پناه آمده طریقه بندگی و اطاعت اختیار نماید روح المود را با نوبه به عقب
 او فرستاده شد که او را بدست آورده بدرگاه آرد یا اداره وادی اربار سازد و زنان و متعلقان او را که بمیان ولایت زمینداران مسایه
 در آمده اند به بند در آورد و در هشتم خواجه نظام چهارده عد و انار که از بند رنوخا و آورده گذر ایند از بند کور به سورت در عرض چهارده
 روز آورده بودند و از سورت بماند و به هشت روز آمده بود کلا نماند کور برابر انار ٹھٹھ است غایتا انار ٹھٹھ بیدانه و این انار بادانه
 و ناز که دارد در شادابی بر انار ٹھٹھ زیادتی میکند در نیم خبر رسید که روح المود بدی از دیهات آن نواحی میرسد و بد و خبر میرسانند
 که زنان و متعلقان حیت پوری درین دیهه است به قصد تفحص در بدون دیهه فرود آمده کسان میفرستند و مردی را که درین دیهه بوده اند
 حاضر میسازد در اثنا تحقیق و تفحص یک از فدویان زمیندار کور به میان مردم دیهه در آمده در حینیکه مردم جا بجا فرود آمده بودند
 و روح المود با چند رخت بر آورده بر بالاسه قالیچه نشسته بود است آن فدوی خود را به عقب سر او رسانیده بر چپه باد میسازد
 و آن بر چپه کار گرفتاده سر از سینه او بر می آورد کشیدن بر چپه و اصل گشتن روح المود مقارن یکدیگر واقع میگردد چند که حاضر

بودند آن مردک را به جهنم میفرستند و مجموع مردمی که متفرق فرود آمده بودند سلاح پوشیده بر سر دپیه روانه میشوند آن خون گزفتها
به شامت جادادون مخالفان و متهمان در یک ساعت نجومی به قتل میرسند زنان و دختران آنها به بند گرفتار میگرددند و آتش در دپیه
زده چنان میکنند که بخیر تل خاکسری بنظر در نمی آید و تمامی آن مردم جسد روح الله را بر داشته خود را به فدائے خان طبع می سازند و در تل
و کار طلبی روح الله سخن نمود غایتاً غفلت این شعبده انگخت چون آثار آبادانی در آن ولایت نمائند برینند از آنجا به کوه و جنگل فرود آمد
خود را پنهان و گنجان ساخت و به فدائے خان کس فرستاده التماس عفو گناهان خود نموده حکم شد که او را قول داده بدرگاه آورد و منصب
مروت خان از اصل و اضافیه بشرط نیست و نابود ساختن هر بهان زمیندار چند رکوطه که سر دین از آزار تمام می یابند به دویزاری ذات
و هزار پانصد سوار مقرر گشت در سیزدهم راجه سوریج مل به همراهی تقی بخشی ملازم بابا خرم آمده ملازمت کرد و مطالبی که داشت مجموع بعض
رسانید سرانجام خدمتیکه تعهد نموده بود به واجبی شد و حسب التماس فرزند شش ساله به عنایت علم و تقاره سر بلندی یافت به تنه که
همراهی او معین بود و کپوره مرصع شفقت شد و مقرر گشت که سرانجام کار خود نموده بزودی روانه گردد و منصب خواجگی بیگ میرزا که بحفظ
و حر است احمد نگر تعین یافته بود و پنجزاری ذات و سوار حکم شد بنور الدین قلی و خواجگی طاهر رسید خان محمد و مر تقی خان دولی بیگ
هر کدام یک زنجیر نعل مرحت نمودم در هفدهم منصب حاکم بیگ از اصل و اضافیه بزاری ذات و دو بیست سوار مقرر گردید در هجدهم روز راجه
سوریج مل را خلعت و نعل و کپوره مرصع و تقی را خلعت داده بخیمت کانگه مرخص ساختیم چون فرستاده های فرزند بلند اقبال شاه
خرم با ایچیان عادل خان و شیکشهایک فرستاده بود داخل بر پا پور شدند و خاطر آن فرزند بالکلیه از مهمات صوبه دکن جمع گشت حسب
صوبگی برادر و خاندیس و احمد نگر به سپه سالار خانان التماس نموده شاهی از خان پسر او را که در حقیقت خانخانان جوان ست بادوا
هزار سوار موجود به ضبط ولایت مفتوحه فرستاد و هر جا در محل را بجای گیری از معتبران قرار داده بند و بست آنجا برداشته که لائق و مناسب
بود سرانجام نموده و از جمله لشکر که به همراهی آن فرزند مقرر بود و موزی سی هزار سوار هفت هزار پیاده برق انداز در آنجا گذاشته تمام مردم
را که بیست و پنج هزار سوار و دو هزار توپچی بود همراه گرفته روانه ملازمت شد و بتاریخ روز مبارک شنبه بیستم مهر ماه اثنی سنه دوازده جلوس
موافق یازدهم شهر شوال ۱۲۰۶ هزار بست دشت هجری بعد از گذشتن سه پیر و یک گهری در قلعه ماند و به مبارک و فرخی سعادت ملازمت
در یافت مدت مفارقت پانزده ماه دوازده روز کشید بعد از تقدیم آداب کورنش و زمین بوس بالاسی جهر و که طلبیدم و از غایت محبت
و شوق بے اختیار از جای خود برخاسته در آغوش عاطفت گرفتیم چند آنکه او در آداب و فروتنی بیافه نمودن در عنایت و شفقت اخرو
و نزدیک بخود حکم شستن فرمودم هزار اشرفی و هزار روپیه به صیغه نذر و هزار اشرفی و هزار روپیه برسم تصدق معروض داشت و چون وقت

مقتضی آن نبود که پیشکش با س خود را تمام به نظر در آور و فیصل سرناک را که سر حلقه فیلان پیشکش عادل خان بود با صند و قچه از جواهر نفیس درین وقت گذرانید بعد از آن به بخشیان حکم شد که امرائے که همراه آن فرزند آمده اند به ترتیب منصب ملازمت نمایند اول خان جهان به سعادت ملازمت سرفرازی یافت او را بالا طلبیده بدولت قدوس امتیاز بخشیدم هزار مهر و هزار روپیه تدر و صند و قچه پراز جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید و از پیشکشهای او آنچه مقبول افتاد چهل و پنج هزار روپیه قیمت شد بعد از آن عبداللہ خان آستان بوس نموده صد مهر نذر آورد و آنگاه مهابت خان بزین بوس سر بلندی یافت صد مهر و هزار روپیه نذر کردی اند جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید یک لک و بست و چهار هزار روپیه قیمت آن شد از آنجمله تعلی ست بوزن یازده مثقال که سا گذشت در اجیمیر فرنگی بخت فروختن آورده بود و دو لک روپیه بها میکرد و جوهریان هشتاد هزار روپیه قیمت می نمودند بنا بران سودا راست بنام بازگر دایند بر و چون به بر پا پیو میرسد مهابت خان یک لک روپیه از دینخر د بعد از آنکه راجه بها و سنگه ملازمت نموده هزار روپیه نذر و قدری از جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید و همچنین داراب خان پسر خانخانا و سردار خان برادر عبداللہ خان و شجاعت خان عرب و دیانت خان و شباز خان و معتمد خان بخشی و او دارام که از سرداران عمده نظام الملکی بودند بقول فرزند شاه خرم آمده در سلک دولتخواهان فتنم گشته و دیگر امرای ترتیب منصب ملازمت نمودند بعد از آن دلائے عادل خان دولت زمین بوس دریافت عرصه داشت او را گذرانیدند پیش ازین بجلد و س فخر رانا منصب بست هزاری دده هزار سوار به فرزند اقبال مند مرحمت شده بود چون به تسخیر کن شتافت ب خطاب شاهی اختصاص یافت الحال بجلد و س این خدمت شایسته منصب سسی هزاری و بست هزار سوار و خطاب شاهجهان عنایت فرمودم و حکم شد که بعد ازین در مجلس بهشت آئین صندلی نزدیک به تخت می نهاده باشند که آن فرزند نشیند و این عنایت بست مخصوص بآن فرزند که پیش ازین در سلسله مارسم نبود و خلعت خاصه با چار قب زربفت دوزگر بیان و سرآستین و حاشیه دامن مردارید و دختی که پنجاه هزار روپیه قیمت داشت و شمشیر مرصع با پرده مرصع و شجر مرصع مرحمت شد بخت سرفرازی او خود از جهر و که پائین آمده و آنچه از جواهر و خوانی زبر بر سر او تار کردم و فیصل سرناک را از یک طلبیده دیدم بے تکلف آنچه از تعریف و خوبی این فیصل شنیده شد بجای خود است در کلانے دارا شکی و جلال و خوش فعلی تمام عیار است و باین خوبی فیصل کنز دیده شد از بسکه در نظر مقبول افتاد خود سوار شده تا درون دولتخانه خاص برده و پاره نذر بر سر او تار کردم و حکم فرمودم که درون دولت خانه می بته باشند و باین نسبت نور بخت نام او نهاده شد روز جمعه بست و چهارم راجه بهرجیو زیندار بگلانہ آمده ملازمت نمود نام او پرتا بست و راجه آنجا سا هر کس که بوده باشد بهرجیو میگوبند قریب هزار و پانصد سوار واجب خوار است

در وقت کارنامه هزار سوار هم سامان می تواند کرد ولایت بگلانه در میان گجرات و خاندیس دوکن واقع است دو قلعه مستحکم دارد و سالیرو
 بالیرو چون بالیرو در میان معموره است خود را بنجایب داشت ملک بگلانه چشمه های خوش و آبهای روان دارد و اینه آنجا بنجایت لطیف
 و بالیده میشود از ابتدا که غورگی تا آخر بنه ماه می کشد انگورش خروان است اما فردا علی نیست راجه مذکور با حکام گجرات و
 دوکن و خاندیس سر رشته مدارا و ولایت از دست نداده غایتا خود بدیدن هیچکدام نمی رفتند و چون از بنا خواستی که دست نصرت
 به ملک او در از سار و به حمایت دیگر از آسیب دیگر محفوظ ماندی بعد از آنکه ولایت گجرات و دوکن و خاندیس نصرت حضرت
 عرش آشیانه در آمدند به بر پا پیور آمده سعادت زمین پوس دریافت و در ملک بنده منتظم گشته به منصب سه هزار سوار فرستاد
 و در نیولا که شاه جهان به بر پا پیور رسید باز ده زنجیر نیل بشکیش آورده ملازمت نمود در خدمت آن فرزند بدرگاه آمد و در خور اخلاص
 و بندگی بخواه اطفال و مراحم خسروان سر بلندی یافت و به عنایت شمشیر مرصع و فیصل و اسپ و خلعت ممتاز گشته بود از چند روز سه انگشتی
 از یاقوت و الماس و لعل بد و مرصع نمودم روز مبارک شبیه بیست و هفتم نور جهان بیگم جشن فتح فرزند شاه جهان کرده به شاه جهان
 خلقهای گران بها با نادر که به گلها مرصع و مروارید های نفیس آراسته بود و سرچرخ مرصع بخواهر نادر و دستار با طره مروارید
 و کمر بند سلسل مروارید و شمشیر یا پرده مرصع با پهل کتاره و هند مروارید و دو اسپ که یک ازین مرصع داشت
 و فیصل خاصه با دو ماوه فیصل عنایت نمودند و همچنین بفرزندان و اهل حرم او خلعت های و تنویر های اقمشه با قسام
 زرین بخشیدند و بنده های عمو او را اسپ و خلعت و خنجر مرصع انعام فرمودند همه جت سه ملک و روپیه صرفت این جشن
 شده باشد در همین روز عبدالعزیز خان و سردار خان برادر او را خلعت و اسپ عنایت نموده بسر کاپی که بجای آنها
 مقرر شده بود رخصت فرمودم و شجاعت خان را نیز بجایگزین کرد و در صوبه گجرات تنخواه یافته رخصت داده خلعت و فیصل
 مرحمت شد و سید حاجی را که جایگزین او در بهار بود اسپ بخشیده رخصت نمودم چون مکرر بفرز سید که خاندوران پیر و ضعیف
 شده چنانکه باید تاب قطره و تردد ندارد و صوبه کابل و بنکش سرزمین فتنه خیز است و بحیث استیصال افغانان پیوسته
 سواری و حرکت لازم دارد از آنجا که احتیاط شرط جهاندار است مهابت خان را بصاحب صوبگی کابل و بنکش تسلیم
 فرموده خلعت عنایت کردم و خاندوران بکومت ولایت طحله سرفرازی یافت ابراهیم خان فتح جنگ چهل و نذر زنجیر نیل
 از بهار بشکیش فرستاده بود بنظر گذشت درین ایام بحیث من سون کیله آوردند تا امر و ازین قسم کیله خورده نشده بود
 و در کلانی مقدار یک انگشت بوده باشد خیل شیرین و راست مزه است بیچ نسبت به دیگر قسام کیله ندارد و غایتا خال

از نقل نیست چنانچه دو عدد از آن من خوردم اثر گرانی در خود یافتیم و دیگران میگویند که تا هفت و هشت میتوان خورد
 اگر چه کینه در اصل قابل خوردن نیست اما از اقسام او آنچه توان خورد همین است و پس اسب تا بیست و سوم
 ماه مهر مقرر بخان ابنه گجرات را بڈاک چوکی رسانید و درین تاریخ شنیده شد که محمد رضا یلچی برادر شاه عباس در آگره
 بمرض اسهال و ولایت حیات سپرد و محمد قاسم سوداگر را که از پیش برادر آمده بود و وصی خود ساخته حکم فرمودم که بموجب
 وصیت اسباب و اشیای او را بنجد مت شاه رساند تا ایشان در حضور خود بورش مرحوم لطف نمایند بسید کبیر و بنجر حسان
 و کلاے عادل خان خلعت و فیل مرحمت شد روز مبارک شنبه سیزدهم آبان ماه آلی جاگیر قلی بیگ ترکمان که ب خطاب
 جانسپار خانی سرفراز است از دکن آمده ملازمت نمود پدرش در سلک امرای ایران انتظام داشت در زمان عرش
 آشیانی از ولایت آمده بود و منصب عنایت نموده بصوبه دکن فرستادند و در آن صوبه نشو و نما یافت اگر چه غایتا مکرر مجرای
 خدمت او شده بود و درینو که فرزند شاه جهان بلازمت رسید و از اخلاص و جان سپاری او معروض داشت حکم فرمودم
 که جریده بدرگاه آمده سعادت ملازمت در یابد و باز مراجعت نماید درین روز او دارام را بمنصب سه هزار و سیصد
 پانصد سوار سرفراز ساختم ذات او بر همین است و پیش عنبر اعتبار تمام داشت در وقتیکه شاهنواز خان بر سر عنبر میرفت
 آدم خان حبشی و جاوورای دبا بورای کایتیه و او دارام و چندی از سرداران نظام الملک جدا شده نزد شاهنواز خان
 آمده بودند و بعد از شکست عنبر باز بلاکتهای عادل خان و فریب عنبر از راه رفته ترک بندگی و دولتی اهی نمودند و عنبر
 با دم خان سوگند صحف خورده او را غافل ساخت و بفریب گرفته در قلعه دولت آباد محبوس گردانید و آخر او را کشت
 با بورای کایتیه و او دارام بر آمده بسرحد عادل خان رفتند عادل خان در ملک خود راه نداد در همان چند روز با بورای
 کایتیه بفریب و عذر یک از آشیانیان نقد بستی در باخت و عنبر فوجی بر سر او دارام فرستاد و جنگ خوب کرده فوج عنبر را
 شکست داد بعد از آن در آن ملک نتوانست بود خود را بسرحد ولایت بادشاهی انداخت و قول گرفته با اهل و عیال
 خوش و پیوند بنجد مت فرزند شاه جهان آمد و آن فرزند او را با انواع عنایت و اقسام رعایت سرفراز ساخت و منصب
 سه هزار نیات و یک هزار سوار اسیدوار گردانیده همراه بدرگاه آورد و چون بنده کار آمدنی بود پانصد سوار دیگر اضافه
 مرحمت نمودم و شهباز خان را که منصب دو هزار نیات و هزار و پانصد سوار داشت پانصد سوار دیگر افزود و بفرجی
 سرکار سارنگپور و بعضی از صوبه مالوه تعیین فرمودم بخان جهان اسب خاصه و فیل مرحمت شد روز مبارک شنبه دهم ماه

مذکور فرزند شاه جهان پیشکشهای خود را بنظر در آورده و جواهر و مرصع آلات و اقمشه نفیسه و دیگر نفایس و نوادرت تمام در صحن جبر و که ترتیب چیده فیلمان و اسپان را با سارهای طلا و نقره آداشته در برابر داشته بود بجهت خاطر جوئی او خود از جبر و که پائین آمده بتفصیل دیده شد از آنجمله معلی است نفیس که در بندر کوده بجهت آنفرزند مبلغ دو لک روپیه اقباع نموده اند و زنش نوزده تانک که هفده مثقال و پنج و نیم سرخ باشد در سرکار سن لعل از دوازده تانک بیشتر نبود و جوهریان نیز همسان قیمت منظور داشتند - دیگر نیلی است از بابت پیشکش عادل خان شش تانک و هفت سرخ یک لک روپیه قیمت شد تا حال باین کلان و نفاست و خوشترنگی و شادابی نیم در نظر نیامده و دیگر الماس جمکوره است از بابت عادل خان وزن یک تانک و شش سرخ چهل هزار روپیه بها کرده اند و وجهه تسمیه جمکوره آنکه در دکن سبزی است که آن را ساگ جمکوره میگویند در وقتیکه مرتضی نظام الملک برار را فتح کرد و روزی با اهل حرم خود بسیر باغ رفته بود یکی از عورات در میان ساگ جمکوره این الماس را یافته پیش نظام الملک برد از آن روز با الماس جمکوره شهرت گرفت و در فترات احمد نگر تبصره ابراهیم عادل خان که الحال هست در آمد و دیگر زمره دست هم از پیشکش عادل خان اگرچه از کان نواست اما بغایت خوشترنگ و نفیس چنانچه تا حال این طور دیده نشده و دیگر دو مردار پیر که بوزن شصت و چهار سرخ که دو مثقال و یازده سرخ باشد بیست و پنج هزار روپیه قیمت شد و دویم شانزده سرخ در نهایت غلطانی و لطافت دوازده هزار روپیه قیمت نمودند و دیگر الماسی است از بابت پیشکش قطب الملک بوزن یک تانک سی هزار روپیه قیمت نمودند یکصد و پنجاه فیل از آن جمله سه فیل با سازهای طلا از زنجیر و غیره و نه فیل با ساز نقره اگرچه بیست فیل داخل حلقه خاصه شد اما پنج فیل بغایت کلان و نامی است اول نور بخت که آن فرزند روز ملازمت گذرانید یک لک و بیست و پنج هزار روپیه قیمت قرار یافت و دیگر موپیت از بابت عادل خان یک لک روپیه قیمت نموده و در حین سال نام نهادم و دیگر پنج بند هم از پیشکش او یک لک روپیه قیمت نمودند چنانچه اگر بنا بر نام نهادم دیگر فیل قد و سخا و فیل امام رضا از بابت قطب الملک اینها را نیز هر کدام یک لک روپیه بها شد و دیگر یکصد و اسب عربی و عراقی که اکثر اسپها خوب بود از آن جمله سه اسب زینها مرصع داشت اگر پیشکشهای آن فرزند از حاصه خود دوازده دینار و ایران و کن گرفته است بتفصیل مرقوم گرد و بطول کشد مجلا آنچه از پیشکشهای او مقبول افتاد موازی بیست لک روپیه می شود سوائے این قریب بدو لک روپیه بوالده خود نور جهان بیگم پیشکش نمود و شصت هزار روپیه بدیگر والدیه با و بیگمان گذرانید مجموع پیشکش آنفرزند بیست و دو لک و شصت هزار روپیه شد

که هفتاد و پنج هزار تومان راج ایران و شصت و هفت لک و هشتاد هزار خانی راج توران باشد چنین پیشکش درین دولت
 اید پیوند از نظر نگذشته بود توجه و عنایت بسیار بد و نمودم در حقیقت فرزندے که شایان لطف و شفقت باشد دوست
 نهایت رضامندی و خوشنودی از و دارم اسر تعالی او را از عمر و دولت برخوردار گرداند چون در مدت عمر شکار فیل نموده
 بودم و سیل دیدن ولایت گجرات و تماشا شای در یاسه شورجم داشتم و مکرر قراولان رفته فیلهای صحرائی دیده جاسه شکار
 قرار داده بودند بخاطر رسید که سیر احمد آباد و تماشا شای دریا نموده وقت برگشتن که هوا گرم شود و موسم شکار فیل شود شکار
 کرده متوجه بدار الحلافه اگره شوم باین عزیمت حضرت مریم الزمانی و دیگر بگیان و اهل محل را با سباب و کارخانه جات زیادتی
 روانه اگر ساخته خود با جمعی که از همراهی آنها گزینمیت برسم سیر شکار متوجه صوبه گجرات شدم و شب جمعه آبان ماه میباری
 و فرخی از ماند و کوچ کرده در کنار تال عظیم فرود آمده شد صبح بشکار رفته یک نیله گاوپه بندوق زدم شب شنبه هاجان
 بر اسپ فیل خاصه عنایت نموده بخدمت صوبه کابل و بنگش رخصت فرمودم بالتماس او رشید خان را خلعت و اسپ
 و فیل و مخمر مرصع مرحمت نموده بگلک اوتعین کردم ابراهیم حسین را بخدمت بخشگیری دکن سرفراز ساختم و میرک حسین بواقع
 نویسی صوبه مذکور مقرر شد راجه کلپان پسر راجه لودرل که از صوبه او رسیه آمده بود بجهت تقصیرات که با و نسبت می کردند
 روزی چند از سعادت کورنش محرومی داشت بعد از تحقیق بگینا ه افطار شد اسپ و خلعت عنایت نموده همراه
 هاجان بخدمت بنگش تعین نمودم روز دوشنبه بکلاسه عادل خان طره های مرصع بطرح دکن مرحمت شد
 یک تیغ هزار روپی و دیگر چهار هزار روپی قیمت داشت چون افضل خان در اسه رایان و کلاسه فرزند شاه جهان
 این خدمت را چنانچه شرط بندگی ست و خدمتگاری تقدیم رسانیده بودند هر دو را بزیادتی منصب سرفراز فرموده اسه
 رایان را بختاب بکرماجیت که در هندوان خطاب عمده است ممتاز ساختم و الحق بنده شایسته قابل تربیت است روز
 شنبه دوازدهم بشکار رفته دو نیله گاوماده را به بندوق زدم چون ازین منزل شکار دور بود روز دوشنبه چهار و نیم کرده
 کوچ فرموده در موضع کید حسن فرود آمد روز شنبه پانزدهم سه نیله گاوپه بندوق یک از آنها که کلان تر بود دوازده من وزن داشت
 درین روز از میرزا رستم غریب خطا گذشته ظاهرا بندوق را به نشانه صراست کرده اول یک تیری اندازد باز بندوق را
 میسکند چون تیرش بسیار روان بوده بندوق را بر سینه خود تکیه داده غلوله را از یروندان می کند که درست شود و گرفتگی
 داشته باشد قضا را درین وقت فیله با تشنه میرسد و بالا سه سینه جانیکه سر بندوق نهاده بود مقدار کف دست سه سوزد

چنانچه ریزه های دار و در پوست و گوشت فرو می نشیند و خیلی جراحت می شود و الم بسیار بمیرزا رسید روز یکشنبه شانزدهم
چهار نیکه شکار شد سه ماده نیکه گاؤ و یک بکره نیکه گاؤ و روز مبارک شنبه بمیرزا رسید که آبشاری داشت و
نزدیک به اردو واقع بود رفته شد اگر چه درین ایام آب کمتر داشت اما چون دوسه روز پیشتر محراب آب از بالا بسته
بودند و نزدیک رسیدن سن گذاشتند بغایت خوب میرنخست ارتقا عش بست گز بوده باشد از فراز کوه جدا شده
میرزا و درین قسم سر را هی غنیمت است پیا لمانی معنای را بر لب آب و سایه کوه خورده شب به اردو آمد درین
روز زمیندار حیات پوری که بالتماس فرزند شاهجهان گناه او بخشیده شده بود دولت آستانه بوس و ریافت روز جمعه
هزدهم یک نیکه گاؤ کلان و یک بکره و روز شنبه نوزدهم دو ماده شکار شد چون قراولان عرض کردند که در پرگنه
حاصلیور شکار فراوانست اردوی کلان را درین منزل گذاشته روز یکشنبه بستم با جمعی از بنده های نزدیک حاصلیور
که سه کمره مسافت داشت شتاقم میرحسام الدین ولد میرجمال الدین حسین ابجو که بخطاب عضد الدوله اختصاص دارد
بمنصب هزاره یزات و چهار صد سوار اصل و اضافه سرفرازی یافت یادگار حسین قوش بیگی و یادگار تورچی را که
بخدمت بگلش تعیین شده اند فیل مرحمت نمودم درین تاریخ انگور حسینی بیدانه از کابل رسید بغایت تر و تازه آمده بود
زبان این نیازمند درگاه انزوی از ادای شکر نعمتهای اوقاص است که با وجود سه ماه مسافت راه انگور کابل در
دکن تازه تازه میرسد روز دوشنبه بست و یکم سه راس نیکه گاؤ خورد روز شنبه بست و یکم یک نیکه گاؤ خورد
ماده در روز یکم شنبه بست سویم یک ماده شکار شد روز مبارک شنبه بست و چهارم در کنار تال حاصلیور نیم پیا ل
ترتیب یافت بفرزند شاهجهان و چند سوار امرای عظام و بنده های خاص پیا ل عنایت شد پوست خان پسر حسین خان را که از خانزادان لائق
ترتیب است بمنصب سه هزار یزات و هزار و پانصد سوار اصل و اضافه مرحمت نمودم و بقویاری گوئی وانه رخصت نمودم و بانعام خلعت و
فیل سرفرازی یافت راسه بهاری داس دیوان صوبه دکن بسعادت آستانه بوس ممتاز گشت روز جمعه جانسپار خان را بغایت علم
سر بلند ساخته اسپ و خلعت مرحمت نموده به صوبه دکن رخصت نمودم امروز بندوق نمایانی انداختم قنار اور درون دولت خانه و رخت
گهرنی واقع شده بود قریشه آمده بر سر شاخ بلندی نشست و همین میان سینه اش بنظر در می آمد بندوق را بر دای دست
گرفته در میان سینه او زدم و از جای که ایستاده بودم تا سر شاخ بست و دو گز بود روز شنبه بست و ششم ترمیم ترمیم بد کرده
کچ کرده در موضع کمال پور منزل شد یک نیکه درین روز ترمیم بندوق نمودم رستم خان که از بنده های عمده مستند بود

شاه جهان ست و از برهان پور با جمعی از بندها که در گاه بر سر زمینداران گونڈوانه تعیین نموده بود صد و ده زنجیر فل و یک لک و بست هزار روپیه پیشکش گرفته درین تاریخ آستانوس رسید زاهد و لشجاعت خان بمنصب هزار نیات و چهار صد سوار از اصل و اضافی سرفراز شد روز یکشنبه بست و بهنتم شکار باز و جره کردم روز و دوشنبه نیله گاؤ کلان و یک بوکره شکار شد نیله دوازده من و نیم بوزن در آمد روز سه شنبه بست و نهم یک نیله شکار شد ببلول میان والہ یار کوکه از خدمت گونڈوانه آمده سعادت ملازمت دریافت ببلول خان پسر حسین میانہ است و میانہ الوشی است از افغانان در مبادی حال حسن نوکر صادق خان بود اما نوکر بادشاه شناس و آخر در سلک بندها که بادشاهی نظام یافت و در خدمت دکن فوت شد بعد از و پسرانش بمنصب سرفراز گشتند اگر چه هشت پسر داشت اما دو پسرش هر دو بچو شمشیر و شناس آمدند برادر کلان و در آغاز جوانی و دیعت حیات سپرد ببلول رفته رفته بمنصب هزار نی سربلندی یافت درین وقت فرزند شاه جهان به برهان پور رسیده او را قابل تربیت دانسته بمنصب هزار روپانصدی ذات و هزار سوار امیدوار ساخت و چون تا حال مرا ملازمت نکرده بود و بسیار آرزوی آستانوس داشت بدرگاه طلب فرمودم بجکف خوب خانزادی است همچنانکه باطنش بحسن شجاعت آراستگی دارد و ظاهرش هم خالی از نمودی نیست منصبی که فرزند شاه جهان بخواهد نموده بود بالتاس ادمرحت شد و بخطاب سربلند خانی سرفراز گشت الہ یار کوکه نیز جوان مردانه و بنده لائق تربیت است او را بخدمت مناسب و چسپان یافته بدرگاه طلب فرمودم روز کم شنبه غره ماه آذر بشکار رفته یک نیله گاؤ به بندوق زدم درین تاریخ واقعات کشمیر بعض میرسد که در خانه ابرشیم فروشی دو دختر دندان دار بوجو آمده که پشت تا کمر بهم متصل بود اما سر و دست و پاے هر کدام جدا اندک زمانے زنده بوده فوت شدند روز مبارک شنبه دویم در کنار تالے که دیرہ شدہ بود بزم پیالہ ترتیب یافت لشکر خان را خلعت و فیل مرحمت نموده بخدمت دیوانی صوبہ دکن سرفراز ساختم منصب از اصل و اضافی دو هزار پانصد نیات و هزار و پانصد سوار حکم شد بکلاے عا و نخان مہر کوکب طالع کہ ہر کدام بوزن پانصد ہر دستوری میشود انعام شد سربلند خان اسپ و خلعت عنایت نمودم چون از آلہ یار کوکہ ہم خدمات غایبہ و ترا دو ات پسندیدہ بوقوع آمدہ بود بخطاب بہمت خانی سرفراز گشتہ خلعت مرحمت شد روز جمعہ سہ چہار کردہ و یکپاؤ کوچ نمودہ پرگنہ و کنان محل نزول رایات اقبال گشت روز شنبہ نیز چہار کردہ و یک پاؤ کوچ نمودہ در قصبہ دھار منزل شدہ دھار از شہر ہاے قدیم است و راجہ بھوج کہ از راجہاے معتبر ہندوستان است درین شہر ہے بود و از عہد او ہزار سال گذشتہ در زمان سلاطین مالوہ نیز مدتہا حاکم نشین بودہ و قتیکہ سلطان محمد تغلق بجزم تغیر دکن سے رفت

جاوایست و در اکثر آبها سبزهستان می باشد و بغایت گلان می شود این چندان گلان نبود مگر چهره دیده شد که شش
 گز طول و یک گز عرض داشت روز یکشنبه چهار و نیم کرده کوچ کرده سعد پور منزل شد درین موضع رودخانه ایست که
 ناصرالدین خلجی بالاسه آنرا پل بسته و نیشمنها ساخته است از عالم کالیاده جاسی است و هر دو از بناها سبزه و اثرها سبزه
 است اگر چه عمارتش قابل تعریف نیست چون در میان رودخانه ساخته شده جوینها سبزه و حوضها ترتیب داده اند
 یک طوری بنظر در می آید شب فرمودم که بر دوران جوینها و آبها چراغان کردند و روز مبارک شب نهم بزم پیاله ترتیب یافت
 درین روز بفرزند شاه جهان یک قطعه لعل یک رنگ بوزن نه تانگ و پنج سرخ که یک لک و سبست و پنج هزار روپیخت
 داشت باد و مر و اید الفام شد و این لعلی است که در زمان ولادت من حضرت مریم مکانی والده حضرت عرش آشنایی
 برسم و ناهمن التفات نموده بودند و سالها در سر پنج خاصه آنحضرت بود بعد از ایشان من هم تبرک خود در سر پنج میداشتم قطع
 نظر از مالیت و نفاست چون بحسب شگون برین دولت ابد مقرون مبارک و جایون آمده بآنفرزند مرحمت شد مبارک خان
 را بمنصب هزار و پانصد یزات و سوار از اصل و اضافه سر بلند ساخته بقو جباری سرکار میوات تعیین فرمودم با نفام خلعت
 و شمشیر و فیل ممتاز گشت بهمت خان ولد رستم خان شمشیر محبت شد که بال خان قراول که از خدمتگاران قدیم است و همیشه در کنار
 حاضر می باشد خطاب شکار خانی عنایت نمودم و او دارام بخدمت صوبه دکن تعیین شد و با نفام خلعت و فیل و باد و پایان
 عراقی سرفرازی یافت و مخمر ز نشان خاصه مصحوب او سپه سالار خانان اتالیق محبت شد و در جمعه دهم مقام فرمودم روز
 شنبه یازدهم چهار کرده پا و کم کوچ نموده در موضع خلوت نزول اقبال افتاد و روز یکشنبه دوازدهم پنج کرده کوچ کرده در
 پرگنه مذکور منزل شد این پرگنه از زمان پدرم بجایگزین شد و اسباب و مقررات و در حقیقت طور و ظن او شده عمارات و بناات
 ساخته از جمله با و سلم و در سر راه اساس نماده بغایت خوش طرح و اندام بخاطر رسید که اگر در جاسی با و سلم در سر راه ساخته
 شود همین طرح باید فرمود که بسازند اما اقلاد و برابر این باید ساخت روز دوشنبه سیزدهم بشکار رفته یک نیله گاؤ به بندوق زدم
 از تاریخی که فیل نور محبت فیل خانه خاصه آمده حکم است که در دو تخانه خاص و عام می بسته باشد چون از حیوانات فیل را آب
 الفت تمام است باد و جو درستان و سردی هوا از در آمدن آب مخطوط میشود و اگر آبی نباشد که تواند برآمد آب را از مشک بخور طوم
 گرفته بر بدن خود میریزد بخاطر رسید که هر چند فیل از آب مخطوط است به بالطبع بآن مجبور اما یقین که در زمستان از آب سرد متاثر
 خواهد بود فرمودم که آب را شیر گرم کرده و در خور طوم او میریزد باشد روزها سبزه و دیگر که آب سرد بر خود میریزد اثر عشته و لوزه

برو و ظاهری شد و از آب گرم بخارات آن آلوده و مخطوط میگشت و این تصرف خاصه مست روز سه شنبه چهارم ششش کرده کوچ کرده در مقام سیلگه منزل شد روز کم شنبه پانزدهم از دریای می گذشت ته نزدیک رام گد و منزل گشت ششش کرده کوچ واقع شد روز مبارک شنبه شانزدهم مقام نموده در سرآبشاری که قریب بار دو واقع است بزم پیاله ترتیب یافت سر بلند خان را بغایت علم ممتاز ساخته و فیل بخشیده بخند مست صوبه دکن رخصت فرمودم و منصب او از اصل و اضافه هزار دینار صدنیات و هزار دود و سوار حکم شد راجه بهیم نرائن زمیندار که به منصب هزاره است رخصت جاگیر یافت راجه بهو جو زمیندار بکلانه را منصب چهار هزاره سر بلند ساخته بطن او رخصت فرمودم و حکم شد که چون ملک خود برسد سپر کلان را که جانشین او است بدرگاه فرستد که در خدمت حضور می بوده باشد حاجی بلوچ که سردار قراولانست و نسبت سبقت و بندگی قدیم دارد و خطاب بلوچ خانی سرسرا گشت روز جمعه هفت و دهم پنج کرده کوچ نموده در موضع دهاول نزول فرمودم روز شنبه هزدهم که عید قربان بود بعد از فراغ قربانی و لوازم آن سه کرده و یکپا و کوچ نموده در کنار تال موضع ناگور منزل شد روز یکشنبه نوزدهم قریب پنجگوده مسافت طی نموده در کنار تال موضع سمریه رایات اقبال برافراخت روز دوشنبه بیستم چهار کرده و یکپا و کوچ نموده برگشته و در محل نزول رایات حلال گشت این پرگنه سرحد است میان ولایت مالوه و ملک گجرات تا از بدو رعبور واقع شد تمام راه جنگل و انبوهی درخت و زمین سنگ لایخ بود روز سه شنبه بیست و یکم مقام کردم روز کم شنبه بیست و دوم پنج کرده و یکپا و کوچ نموده در موضع رنیا و نزول نمودم روز مبارک شنبه بیست و سوم مقام نموده در کنار تال موضع مذکور بزم پیاله ترتیب یافت روز جمعه بیست و چهارم و نیم کرده کوچ نموده در موضع جالوت رایات اقبال برافراشت درین منزل باز گیران ملک کرنا ملک کرده فتون بازی خود نمودند یک از آنها زنجیر آهنی را که پنج و نیم گز طول و یک سیر و دو دایم وزن داشت یکسر آنرا در حلق نهاده آهسته آهسته تمام را بهر آب فرو برد و ساعته و ششم او بود بعد از آن بر آورد و روز شنبه بیست و پنجم مقام شد روز یکشنبه بیست و ششم پنج کرده کوچ نموده بموضع بنده فرود آمد روز دوشنبه بیست و هفتم نیز پنج کرده کوچ کرده در کنار تالابی نزول فرمودم روز سه شنبه بیست و هشتم چهار کرده پا و کم کوچ نموده نزدیک بقصبه صحرا در کنار تال و درو در ایات اقبال اتفاق افتاد گل نیلوفر را که بزبان هندی کدونی گویند به رنگ میشود سفید و کبود و سرخ پیش ازین کبود و سفید دیده شد اما سرخ تا حال بنظر در نیامده بود درین تال سرخ گل تازه و سبز رنگ مشاهده شد به تکلف گلست بغایت نادرو لطیف چنانچه گفته اند

ز سرخی و تری خواصد چکیدن

گل کنول از کودنی کلان تری باشد رنگش سرخ چهره است و من در کشمیر کنول صد برگ هم بسیار دیده ام و مقرر است که
 کنول روزی شگفت و شب غنچه میشود و کودنی بخلاف آن روز غنچه میگردد و شب بے شگفت و زنبور سیاه که اهل هند آنرا بکدورا
 میگویند همیشه برین گلها بے نشینند و کجبت خوردن شیر که در میان این هر دو گلست برون میرود و بسیار چنین واقع میشود که
 گل کنول غنچه میگردد و تمام شب بھو نرا در آن غنچه میبازد و همین طور در گل کودنی هم بعد از شگفتن از میان برآمده پرواز میکند و
 چون زنبور سیاه ملازم و ایی این گلهاست شعرا بے هند آنرا چون بلبل عاشق گل اعتبار نموده مضامین عالی در سلاک نظم
 کشیده اند از جمله تان سین کلاوت که در خدمت پدرم بے نظیر زمان خود بوده بلکه در بیچ عهد و قرن معنی شل او نگذشته
 در یکی از نقشه ها روئے جوانز با قناب و چشم کشودن او را بشگفتن گل کنول و برآمدن بھو نرا از میان آن تشبیه داده
 و در جای دیگر بگوشت چشم نگرستن محبوب را بجرکت گل کنول و در هنگام نشستن بھو نرا نسبت کرده درین منزل انجیر
 از احمد آباد رسید اگر چه انجیر برهان پور هم شیرین و بالیده می شود اما این انجیر کم دانه و شیرین تر است و ده دوازده بهتر توان
 گفت روز کم شب بے بست و نسیم و مبارک شب بے سیم مقام شد درین منزل سرفراز خان از احمد آباد آمده سعادت
 آستانوس دریافت از پیشکشها بے او تسبیح مرداریدی که به یازده هزار روپیه خریده بود با دو فیل و دو اسب و
 هفت راس گاؤ و دهل و چند تقویر پارچه گجراتی مقبول افتاد و تتمه را با بونخشیدم سرفراز خان بنیره مصاحب بیگ است که
 از امرای حضرت جنت آشیانی بود حضرت عرش آشیانی او را بنام جدش مصاحب بیگ میخواندند و من در آغاز خلوص
 منصب او را افزوده بصوبه گجرات تعین فرمودم چون نسبت خان زادی موروثی باین درگاه داشت و در خدمت صوبه
 گجرات هم خود را نغزک ظاهر ساخت لایق تربیت دانسته ب خطاب سرفراز خانی در عالم سر بلند گردانیدم و منصب او
 بدو هزار سی ذات و هزار سوار رسیده روز جمعه غره دیماه چهار کرده پا و کم کوچ نموده در کنار تال جیسو و نزول فرمودم و دین
 منزل را بے مان سردار پیاده ما بے خدمتیه ما ہی رو پوشکا ر کرده آورد و چون طعم بگوشت ما ہی رغبت تمام وارد خصوصاً
 ما ہی رو هو که بهترین اقسام ما ہی هندوستان است و از تاریخ عبور کانی چند تا حال که یازده ماه گذشته با وجود نهایت
 تفحص هم نرسیده بود امروز بدست آمد بقایت مخطوطا شدم و اسی بر اے مان عنایت فرمودم اگر چه برگنه و دودا خل
 سرحد گجرات است غایتاً ازین منزل در همه چیز اختلاف صریح ظاهری شود و صحرا و زمین نوعی دیگر مردم بوضع دیگر زبانها

بروش دیگر جنگلی که درین راه بنظر در آمد درخت میوه دار مثل انبه و کرنی و غیره هندی داشت و مدارحی فطرت زراعت برقرار است
 ز قوم است مزارعسان بر دور مرزعه خویش ز قوم نشاینده هر کدام قطعه زمین خود را جدا ساخته اند و در میان کوچه
 راه تنگ بخت آمد و شد گذارشته اند چون تمام این ملک را یک بوم است باندک تر و دو اثر و حامی که واقع شود چندان گردد
 و غبار بهم میرسد که چهره آدم بدشواری بنظر در می آید بخاطر رسید که احمد آباد را بعد ازین گرد آباد باید گفت نه احمد آباد و در شنبه
 دویم چهار کرده پاؤکم کوچ کرده در کنار دریای می منزل شد و در یکشنبه سویم باز چهار کرده پاؤکم کوچ نموده در موضع
 بر دله نزول نمودم درین منزل جمعی از منصبداران که بخدمت صوبه گجرات تعیین بودند سعادت آستانه بوس در یافته روز
 دوشنبه چهارم پنجگده کوچ کرده چتر سیاه نزول رایات اجلال اتفاق افتاد و در سه شنبه پنجم پنج و نیم کرده مسافت طی نموده در پرگنه
 مومده رایات اقبال برافراشت درین روز سه نیله گاؤشکار شدیکه از همه کلان تر بود سیزده سن و ده سیر بوزن در آمد و روز
 کم شنبه ششم شش کرده کوچ فرموده در پرگنه نیلاؤ منزل شد و از میان قصبه گذشته موازی یک هزار و پانصد روپیه نشا
 کردم روز مبارک شنبه هفتم شش و نیم کرده کوچ نموده در پرگنه نیلاؤ منزل فرمودم و در ملک گجرات کلان تر ازین پرگنه
 نیست هفت لک روپیه که بست و سه هزار تومان رایج عراق باشد حاصل دارد و معموره قصبه مذکور هم خیلک است در وقت
 آمدن از میان قصبه گذشته هزار روپیه شمار کردم هکته مصروف بران ست که بهر بنانه فیضی بخلاق خدا برسد چون مدار
 سواری مردم این ملک به عرابه است مراهم میل سواری عرابه شد تا دو کرده بر عرابه ششم اما از گرد و غبار بسیار آزار
 کشیدم بعد از آن تا آخر منزل بر اسب سواری کردم در اثنا راه مقرب خان از احمد آباد رسیده سعادت ملازمت
 دریافت و یک دانه مروارید که بسی هزار روپیه خریده بود پیشکش گذرانید و در جمعه هفتم شش کرده و نیم کوچ نموده محل
 دریا به شور محل نزول بارگاه اقبال گشت بکنایه از بندر با به قدیم است بقول برهمنان چندین هزار سال
 از بنای این گذشته در ابتدا نامش ترنباوتی بوده و راجه ترنبک کنوار حکومت این ملک داشته اگر تفصیل احوال
 راجه مذکور بشرحی که برهمنان میگویند نوشته شود بطول میکشد مجلا چون نوبت ریاست بر راجه ابهی کمار که از بنایراد بود
 میرسد بقضای آسمانی بلاه درین شهر نازل می شود چندان گرد و خاک میریزد که تمام منازل و عمارات شهر در زیر
 این خاک پنهان میگردد و دنیا و حیات بسیاری از مردم زیر و زیر میگردد و دو غایت پیش از نزول بلاست که راجه از این پیشش
 میکرد و بخوابش آمده ازین حادثه آگاه میسازد و راجه با حیا خود و بجا زوری آید و آن بت را با ستونی که در پس بت بخت تکیه

داشته بودند با خود همراه میر و قضا را چهارم از طوفان بلا می شکند چون مدت حیات را حبه باقی بود بدو بهمان ستون کشتی
 وجودش بساحل سلامت میرسد و بازار اراده تعمیر این شهر می نماید و آن ستون را بحجت علامت آبادانی و فراهم
 آمدن مردم نصب میکنند چون بزبان هندی ستون را استنوب و کنوب هر دو میگویند باین نسبت استنوب نگری و
 کنوب دتی می گویند و گاه بناسبت نامش تر بنا دتی نیز می گفتند و کنوب دتی رفته رفته بکثرت استعمال کنوبایت شد
 و این بند را از عظم بنا در هندوستان ست متصل بخوری از جورهای دریای عمان واقع شده عرض جوهرت کرده
 و طول قریب پهل کرده تخمیناً مقرر کرده اند بهاز بدرون جوهر در نمی آید و در بندر کوکه که از توابع کنوبایت است و نزدیک
 بدریا واقع گشته لنگری کنند و از آنجا اسباب را بغراب یا انداخته به بندر کنوبایت می آرند و همین طور در وقت پرمانتن
 چهار اسباب را در غرابها کرده می برند و بجای در می آرند پیش از ورود موکب منصور چند غراب از بنادر فرنگه کنوبایت
 آمده خرید و فروخت نموده اراده مراجعت داشتند روز یکشنبه دهم غرابها را آراسته بنظر در آورند و در خست گرفته
 متوجه مقصد شدند روز دوشنبه یازدهم من خود بر غراب نشسته تخمیناً یک کرده بر روی آب سیر کردم روز سه شنبه
 دوازدهم بشکار یوز رفته و او را بگیرانیده شد روز کم شنبه سیزدهم به تماشاخانه تال تارنگ سرسوار شده از میان راسته
 و بازار گذشتم و قریب به پنج هزار روپیه شمار کردم در زمان حضرت عرش آشیانی انار اسریر بهانه کلیان را می مقصدی بندر
 مذکور حکم آنحضرت حصاری پنجه از خشت و آهک برد و در شهر ساخته و سوداگر بسیار از اطراف آمده درین شهر توطن گزیده اند و خانهها
 بصفا و تازل نیک اساس نهاده و مرفه الحال روزگار بسیر میزند بازارش اگر چه مختصر است غایتاً پاکیزه و پر جمعیت و کثرت
 است و در زمان سلاطین گجرات تمغای این بندر مبلغه کل بوده و الحال درین دولت حکم است که از چهل یک زیاده بگیرند
 و دیگر بنادر عشور گویان ده یک و هشت یک بگیرند و انواع مکالیف و مزاحمت تجار و متردین میرسانند و در جده که بندر
 مک است چار یک می گیرند بلکه بیشتر هم و از نیجا قیاس می باید نمود که تمغای بنادر گجرات در زمان حکام سابق چه مبلغ بوده و
 الله اعلم که این نیازمند درگاه اینودی توفیق بخشایش تمغای کل مالک محروسه که از حساب و شمار بیرون است یافته
 و نام این تمغا از قلمرو من افتاده و درینولا حکم شد که طنکه طلا و نقره ده بست وزن هر دو روپیه معمول سک که کنند سک که طنکه طلا یک
 طرف لفظ (جهانگیر شاهی ششله) و جانب دیگر (ضرب کنوبایت مسئله جلوس) مقرر شد و سک که طنکه نقره یک و در میان طنکه لفظ
 (جهانگیر شاهی ششله) و بر دو این مصرع -

بزرگ این سکه زو شاه جهانگیر ظفر پر تو

دور و دیگر در میان سکه (حزب کنایات سلسله جلوس) و بر دور مصرع دوم -

پس از فتح دکن آمد چو در محبسات از ماند

در پنج احدى سکه غیر از من سکه نشده و سکه طلا و نقره اختراع نیست نامش سکه جهانگیری فرمودم روز مبارک شنبه چهار دهم پیشکش امانت خان متصدی بندر کنایات در محل بنظر گذشته منصب او از اصل و اضافه هزار و پانصد نیت و چهار صد سوار حکم شد نورالدین قلی بمنصب سه هزار نیت و ششصد سوار از اصل و اضافه سرفرازی یافت روز جمعه پانزدهم بر فیل نورنجت سوار شده بر اسب دو انیمدم بغایت خوب دوید و در وقت نگا داشتن هم خوب استاد این مرتبه سویم است که من خود سوار می شوم روز شنبه شانزدهم رامراس ولد حسینکه بمنصب هزار و پانصد نیت و هفتصد سوار از اصل و اضافه سرفراز شد روز یکشنبه هفتصد هم بداراب خان و امانت خان رسید باینکه بار سه فیل عنایت شد درین چند روز که ساحل دریای شور معسکر اقبال بود از سوداگر و اهل حرفه دار باب استحقاق و سایر موقوفان بندر کنایات را بنظر آورده فراخور حال هر کس خلعت و اسب و خرجی و مدد معاش مرحمت فرمودم دهم درین تاریخ سید محمد صاحب سجاده شاه عالم و فرزندان شیخ محمد غوث و شیخ حمید زنبیره میان وجیه الدین و دیگر مشایخ که در احمد آباد و وطن دارند باستقبال آمده ملازمت نمودند و چون عرض تماشا کرد در یاد مدد و جز آب بوده ده روز مقام نموده روز سه شنبه نوزدهم رایات غنیمت بصوب احمد آباد و برافرشت بهترین اقسام ماهی که در اینجا هم میرسد نامش عربیت و ماهی گیران مکرر بحبت من گرفته آوردند بے تکلف نسبت دیگر اقسام ماهی که درین ملک میشود لذیذ تر و بهتر است اما بلذت ماهی رهنیست ده نه بلکه ده هشت توان گفت و از غذاها که مخصوص اهل گجرات است کچری با جره است و آنرا لذیذ نیز میگوند از اقسام ریزه غله آنست و این غله غیر از هندوستان و در دیار دیگر نمی شود و نسبت بسیار بلاد هند و گجرات بیشتر است و از اکثر جو بات ارزان تر چون برگز نخورده بودم فرمودم که تیار ساخته آور و در خالی از لذت نیست مرا بخوبی و راقا و حکم کردم که در ایام صوفیانه که التزام ترک حیوانی نموده ام و طعامهای بے گوشت می خورم اکثر ازین کچری می آورده باشند روز سه شنبه بنظر گشتش کرده و یکپا و کوچ نموده در موضع گوساله منزل شد روز یکشنبه بستم از پرگنه بابر گشته در کنار دریا فرود آمدم این منزل ششش کرده بود روز مبارک شنبه بستم و یکم مقام نموده بزم پیاله ترتیب یافت در همین آب ماهی بسیار شکار کرده بچجه از بندها که داخل

مجلس بود و قسمت شد روز جمعه بخت و دوم چهار کرده سافت طے نموده در موضع باریجه سعادت نزول اتفاق افتاد و دین
 راه دیوار با بنظر در آمد از دو نیم گز تا سه گز بعد از تحقیق معلوم شد که مردم بقصد ثواب ساخته اند که چون حمایه در راه مانده شود
 بار خود بران دیوار بنهاده نفسی راست سازد و باز بے بد و غیر بغاغت برداشته متوجه مقصد گردد و این تصرف خاصه
 اهل گجرات است بسیار مرا این دیوار ساختن خوش آمد فرمودم که در جمیع شهرهای کلان بهمن دستور دیوارها از طرف
 بادشاهی بسازند روز شنبه بخت و سوم پنج کرده پاؤکم کوچ نموده کنار تال کا کریم محل نزول آورد و گویان شکوه شد
 این تال را قطب الدین محمد بنیر سلطان احمد بانی شهر احمد آباد ساخته و بر دورش زینیه پایا از سنگ و آهک بسته اند و
 در میان تال باغچه مختصر و یکدست عمارت بنا نموده و از کنار تال تا عمارت میان پل بسته اند که راه آمد و شد باشد چون
 در تمام برین گذشته اکثر از هم ریخته و ضائع شده و جایکه قابل نشستن باشد مانده بود و در نیولاکه موکب اقبال بصوب احمد آباد
 توجه فرمود صفی خان بخشی گجرات از سرکار بادشاهی شکست و ریخت آنرا مرمت نموده و باغچه را صفا داده عمارتی تو مشرف
 بر تال و باغچه ساخت بے تکلف منزه بخت بغایت مطبوع و دلنشین طرحش مرا خوش در افتاد و در ضلعی که پل واقع است
 نظام الدین احمد که در زمان پدرم یک چندی بخشی گجرات بود باغی ساخته بر کنار تال مذکور درین وقت بعرض رسید که
 عبداللہ خان بجبت نراسی که با عاید سپر نظام الدین احمد داشته درخت های این باغ را بریده است و نیز شنیده
 شد که در ایام حکومت خود در مجلس شراب مرد نامردی را که خالے از طرفلی و مضحکی بنوده بجز آنکه درستی و بے شعوری و بی
 ناطایم از روی مطایبه گفته بے طریق شده بیکه از غلامان خود اشارت کرد که در جهان مجلس گردش زده است از
 شنیدن این دو مقدمه خاطر عدالت آئین بغایت آشفته گشت و حکم فرمودم که دیوانیان عظام هزار سوار دو اسبه
 سه اسبه او را موافق یک اسبه مقرر داشته تفاوت آنرا که بنقاد لکدام میشود از محال جاگیر او وضع نمایند چون درین
 منزل مزار شاه عالم بر سر راه واقع بود فاتحه خوانده گذشتم تخمیناً یک لک روپیہ خرج عمارت این مقبره شده باشد
 شاه عالم سپر قطب عالم است و سلسله ایشان بمخدم جهانیان منتهی می شود و مردم این ملک را از خاص و عام غریب
 اعتقاد می بالیشان است چنانچه می گویند که شاه عالم اجیایه اسوات می کرد و بعد از آنکه چندین مرده را ازنده ساخته
 بود پدرش بر نیمنه و قوت یافته مانع آمده است که دخل در کارخانه آلی گستاخه است و مشروط بندگی نیست قصداً شاه عالم
 خاوند داشت و او را فرزند نمی شد و بدعاے ایشان حق تعالی پسر بی باک را است فرمود چون به بخت و هفت سالگی

رسید درگذشت و آن خادم گریه و زاری کنان بخدمت ایشان آمده معروض داشت که پسر من فوت شده و مرا همین یک
فرزند بود چون توجه شماعی تعالیٰ کرامت فرموده بود امیدوارم که بدعاے شما زنده شود شاه عالم لحظه متفکر گشته بدون
حجره رفتند و خادم مذکور بخدمت پسر ایشان که او را بسیار دوست میداشت رفته الحاح نمود که شما از شاه التماس کنید که
فرزند مرا زنده سازند و پسر ایشان چون خرد سال بود بدرون حجره در آمده درین باب مبالغه میکند شاه عالم می گوید که اگر
راضی باشی عوض او جان بحق تسلیم کنی شاید التماس من قبول افتد و او عرض کرد که در آنچه رضای شما و خواست
خدا باشد عین رضای منست شاه عالم دستهای پسر خود را گرفته از زمین برداشته روئے سوی آسمان کرده
گفت که بار خدا یا عوض آن بزغاله این بزغاله را بگیر و در ساعت پسر جان بحق تسلیم کرد و شاه او را برابر بالای پانگ خود
خواه بانیده چادرے بر روی او پوشانید و خود از خانه برآمده بآن خادم گفته اند که بخانه برو و از پسر خود خبر بگیر شاید سکنه
کرده باشد و مخدومه باشد چون او بخانه می آید پسر را زنده می بیند مجلاً در ملک گجرات این قسم حرفهای بسیار بشاه عالم
نسبت می کنند و من خود از سید محمد که صاحب سجاده ایشان است و خالے از فضیلت و معقولیت نیست پرسیدم که این حرف
چه صورت دارد و گفت من هم از پدر و جد خود همین طور شنیده ام و بتواتر رسیده و العلم عند الله اگر چه این مقدمه از آئین
خود و راست غایتاً چون در مردم شهرت تمام داشت بجهت عزابت نوشته شد و رحلت ایشان ازین سراسر فانی
بجایم جاودانی در سنه هشت صد و هشتاد و پنج شده در زمان سلطنت سلطان محمود بیکره و عمارات مقبره ایشان از آثار
تاج خان تربانی است که از امرای سلطان مظفر ابن محمود بوده چون روز دوشنبه ساعت بجهت درآمدن شهر اختیار
شده بود روز یکشنبه بیت و چهارم مقام فرمودم درین مقام خرپزه کاری که قصبه ایست از توابع بهرات رسید و مقرر است که
در خراسان بیچ جا خرپزه بخوبی کار یزنی شود با آنکه یک هزار و چهار صد کرده مسافت داشت و قافله به پنج ماهه آمد
بسیار درست و تازه آمده و آنقدر آرد و نذ که بجهت بندها کفایت میکند و مقارن این کونله از بنگال رسید و با وجود هزار کرده مسافت
اکثر تر و تازه آمده چون بغایت میوه لطیف و نازک است همانقدر که بجهت حاصلی کفایت باشد پیاده اسے ٹو اکچو کی دست
بدست میرسانند زبان از آداسی شکر آبی قاصر است۔

شکر نعمت های تو چند آنکه نعمت های تست

درین تاریخ امانت خان و دودان قیل گذرانید بغایت کایان که سیکه از ان سه درع و هشت طسوطول و شانزده

طبعاً است داشت سه من و دو سیر بوزن در آمد که بیست و چهار و نیم من عراق باشد روز دوشنبه بیست و پنجم بعد از
 گذشتن شش گطری در ساعت مسعود بیمار کی و فرنی توجه شهر شدم و بریل صورت گنج که از فیضان دوستدار است
 و در صورت و سیرت تمام عیار با آنکه مست بود چون اعتماد بر سواری خود و خوش جلوی او داشتم سوار گشتم خلقه انبوه
 از مردوزن در کوچه و بازار و در و دیوار بر آمده منتظر بودند تعریف شهر احمد آباد چنانکه شنیده شده بود بنظر در نیامد اگر چه
 میان راسته بازار را عرض و وسیع گرفته اند غایتاً و کانه را در خور و صحت بازار ساخته اند عمارتش همه از چوب است و
 ستون و کانه باریک و زبون و کوچه بازار پر گرد و غبار از مال کاگریه تا درون ارک که با اصطلاح این ملک بدر گویند
 مشارکنان شافتم و بدر بختی مبارک است منازل سلاطین گجرات که در درون بدر واقع بود درین پنجاه شش سال
 خراب شده و اثری از آنها نمانده غایتاً جمعی از بندها که مالک حکومت این ملک تئین بودند عمارت ساخته اند ورنیولا
 که از ماند و متوجه احمد آباد شدم مقرب خان منازل قدیم را از سر نو تعمیر نموده نشیمنها را دیگر که ضروری بود مثل جبر و عام و
 خاص و غیره ترتیب داد چون امروز روز مبارک و زن فرزند شاه جهان بود برسم معهود او را بطلا و دیگر اجناس وزن فرمودم
 و سال بیست و هفتم از مولود مسعود و بخرنی و نشاط آغاز شد امید که حضرت و اسب العطایا او را باین نیازمند درگاه خود
 از زانی دار و از عمر و دولت خود برخوردار کند و همدرین روز ولایت گجرات را بجا گیر آن فرزند مرحمت فرمودم از قلعه ماندو
 تا بندر کنباست برای که آیدیم یک صد و بیست و چهار کرده است بیست و هشت کوچ و سی مقام واقع شد و در کنباست
 تا ده روز مقام اتفاق افتاد و از آنجا تا شهر احمد آباد بیست و یک کرده بود و پنج کوچ و دو مقام طی شد محلاً از ماندو تا کنباست
 و از کنباست تا احمد آباد بشرحی که گذارش یافت یک صد و چهل و پنج کرده مسافت بدو ماه و پانزده روز آیدیم و در نیت
 هتکے سے دسہ کوچ و چیل دو مقام شد و در سه شنبه بیست و ششم بدین مسجد جامع که در میان بازار واقعست رفته
 بچندے از فقرا که در آنجا حاضر بودند قریب پانصد روپیہ بستان خود خیرات کردم این مسجد از آثار سلطان احمد بانی شهر احمد آباد
 است مثل بر سه در و در هر طرف بازاری و مقابل و ریایه بجانب مشرق واقع شده مقبره سلطان احمد مذکور است و در آن
 گنبد سلطان احمد و محمد سیر او و قطب الدین سیر او و آسوده اند طول صحن مسجد غیر از مقصوره یک صد و سه در عست و عرض هشتاد
 و نه درع و در آن ایوان ساخته اند برض چهار درع دسہ پاؤ فرش صحن از خشت تراشیده و ستونهای ایوان از سنگ
 خشت و مقصوره مثل است بر سید و پنجاه و چهار ستون و بالاے ستونها گنبد زده اند طول مقصوره هفتاد و پنج درع و عرض ۲

سے وہفت درع است و فرش مقصوره و محراب و مہر از سنگ مرمر ترتیب یافته است و در دو بازو سے پیشطاق و مینار بر کار
از سنگ تراشیدہ مثل برسد آشیانہ در غایت اندام نقاشی و نگار سے کردہ اند و بجانب دست راست ممبر متصل بکنج مقصوره
شاہ نشینے جدا کردہ اند و از میان ستونہا بہ تختہ سنگ پوشیدہ اند و دور آن را تا سقف مقصوره بہ پنجرہ سنگ نشانیدہ اند و غرض
آنکہ چون بادشاہ بہماز جمعہ و عید حاضر شود با جمعی از مخصوصان و مقربان خود بران بالا رفتہ ادا سے صلوٰۃ نماید و آنرا اصطلاح
این ملک ملوکخانہ گویند بہماناکہ این تصرف و احتیاط بحکمت ہجوم عام شدہ باشد و الحق این مسجد بنا سے ایست بغایت عالی
روز یکشنبہ بست و ہفتم بخانقاہ شیخ وجیہ الدین کہ نزدیک بدو تخانہ بود رفتہ بر سر مزار ایشان کہ در صحن خانقاہ واقع است فاتحہ
خواندہ شد این خانقاہ را صادق خان کہ از امرائے عمدہ پیرم بود ساختہ است شیخ از خلفائے شیخ محمد غوث است اما خلیفہ
کہ مرشد خلافت او ساجات کند و ارادت ایشان بر ہائیست روشن بر زرگی شیخ محمد غوث و شیخ وجیہ الدین بفضائل صدیقی و کمالات معنوی آراستگی داشت
پیش ازین بے سال درین شہر و دیست حیات سپردہ بعد از ان شیخ عبدالعزیز بوصیت پدر بر سندان شاہ شستہ بغایت درویشی متراض بود چون
مشارالیمہ بچار رحمت ایزدی پوشتہ زنتش شیخ اسد اللہ جانشین گشت و ہمدان زدوی بجام بقاشافت و بعد از و برادرش شیخ حیدر صاحب سجادہ شد و
الحال در قید حیات است و بر سر مزار جد و آبائی خود بخدمت درویشان و تیمار حال ایشان مشغول و اثر صلاح از ناصیہ روزگارش ظاہر چون عرس شیخ
وجیہ الدین در میان بود یکمزار و پانصد روپیہ بچہا خج عرس بشیخ حیدر عنایت شد و یکمزار پانصد روپیہ دیگر جمعے از فقرائے در خانقاہ
ایشان حاضر بودند بہرست خود خیر کردم و پانصد روپیہ بہ برادر شیخ وجیہ الدین لطف نمودم ہمچنین بہرکہ ام از خویشان و سواں ایشان
در خور استحقاق خرچی و زمین مرحمت شد و بشیخ حیدر فرمودم کہ جمعے از درویشان و مستحقان را کہ سمرقند بجال آندا داشتہ باشند
بجنور آورده خرچے دزمین التماس نمایند روز مبارک شنبہ بیت و ششم بسیر رستم خان باڑی رفتہ یکمزار و پانصد روپیہ در
راہ تار کردم باڑی با اصطلاح اہل ہند باغ را گویند و این باغیست کہ برادر م شاہ مراد بنام پسر خود رستم ساختہ بود یک
جشن مبارک شنبہ درین باغ کردہ بچندے از بندہ ہائے خاص پیاہما عنایت کردم و آخر روز بیانچہ حویلی شیخ سکندر کہ در
حوار این باغ واقع است و انجیرش بغایت خوب رسید بود رفتہ شد چون میوہ را بہرست خود چیدن لذتی دیگر دارد و من تاحال
انجیر بہرست خود بخیدہ بودم درین ضمن سرفرازی او ہم منظور بود بے تکلفانہ رقم شیخ سکندر بگجراتی الاصل است و خالے از
مقبولیتے نیست و براحوال سلاطین گجرات استحضار تمام دارد و مدت ہشت نہ سال است کہ در سنگ بندہا منتظم است چون
فرزند شاہ بہان رستم خان را کہ از عمدہ بندہ ہائے اوست بکومت احمد آباد مقرر فرمودہ بود و بالتاس آن فرزند رستم باڑی را

بنا سبب است که باو بخشیدم و درین روز راجه کلیان زمیندار ولایت ایدر سعادت آستانه نویسی دریافت یک زنجیر فیل و نه اسب
 پیشکش گذرانید فیل را باو بخشیدم این از زمینداران مقبره سرحد گجرات است و ملک او متصل بکوهستان رانا واقع شده و سلاطین
 گجرات پیوسته بر سر راجه آنجا لشکر کشیده اند اگر چه بعضی اطاعت گوئی کرده اند و پیشکش میداده غایتا خود بدین پیچ
 کدام زخمی اند بعد از آنکه حضرت عرش آشیا سفر فتح گجرات فرموده اند افواج منصوره بر سر او تعیین شد چون خلاصی خود را انحصار
 در اطاعت و فرمان پذیرایی یافت ناگزیر بندگی و دولتخواهی اختیار نمود و سعادت آستانه نویسی شافت و از آن تاریخ در ملک
 بنده نامتظم است و هر کس بجا کومت احمد آباد تعیین می شود بدین آمده در وقت کار و خدمت با جمعیت خود حاضر می شود
 روز شنبه غره ماه بنام چندین که از جمعه زمینداران این ملک است دولت آستانه نویسی دریافت نه اسب پیشکش گذرانید روز یکشنبه دوم راجه کلیان
 زمیندار ایدر و بسید مصطفی و میر فاضل فیل عنایت شده و شنبه لشکار با جره سوار شده قریب به پانصد روپیہ در راه نثار کردم و درین تاریخ
 ناشیاتی از بدخشان رسید روز مبارک شنبه ششم سیر باغ فتح که در موضع سیر خیر وقعت شافت مکنزار و پانصد روپیہ در راه نثار کردم چون مزار
 شیخ احمد کتو بر سر راه واقع بود نخست بدانجا رفته فاتحه خوانده شد کتو نام قصبه ایست از سرکار ناگور و مولد شیخ از آنجا است شیخ در عهد سلطان احمد که بانی شهر احمد آباد
 بوده اند و سلطان احمد بایشان ارادت و اخلاص تمام داشت و مردم این ملک را باو مغرب اعتقاد است ایشان را از اولیای کبار می دانند و در هر شب
 جمعه خلق انبوه از وضع و شریف بزیارت ایشان حاضر می شوند سلطان محمد پسر سلطان احمد مذکور عمارات عالی از مقبره
 مسجد و خانقاه بر سر مزار ایشان بنا نموده و متصل بمقبره در ضلع جنوب تالی کلان ساخته و دور آن را سنگ و آهک ریخته بر آوره و
 اتمام این عمارات در زمان قطب الدین و محمود مذکور شده مقبره چندی از سلاطین گجرات بر کنار تال و در طرف پائین شیخ واقع
 است و دوران گنبد سلطان محمود بیکره و سلطان مظفر پسر او و محمود شهید نبیره سلطان مظفر که آخرین سلاطین گجرات است آسوده
 اند بیکره بزبان اهل گجرات بروت برگشته را گویند و سلطان محمود بروت با کلاں برگشته داشت باین نسبت بیکره میگفته اند
 و متصل بمقبره ایشان گنبد خوانین آنهاست و بکلف مقبره شیخ بنایت عمارت عالی و جائے نفیس است و از روی
 قیاس تخمینا پنجک روپیہ صرف این عمارت شده باشد و اندر علم بالصواب بعد از فراغ زیارت به باغ فتح رفته شد
 له شیخ احمد کتو لقب جمال الدین در دہلی سال ہفتصد و سی و ہفت برادر بزرگ زادگان آنجا است مرید و خلیفہ بابا اسحاق مغربی است نام اول فیروز الدین از
 نیرنگی پسر نیل و در طوفان باد از بنگاہ خود جدا شده پس از روزگار بخدمت بابا اسحاق مغربی سعادت اندوخت و دانش صوری و معنوی گرد آرد و در زمان سلطان احمد
 گجرات برت و خرد و بزرگ او را پذیرفتند و به نیایش گری برخاستند پس سفر عرب و عجم نمود و بے بزرگان را دریافت خواجگاہ میر گنج احمد آباد آئین اکبری

این باغ در زیننه واقع است که سپه سالار خانان آتالیق بابو که خود را بمظفر خان مخاطب ساخته بود جنگ صفت کرده
 شکست داده ازین جهت باغ فتح نام نهاده و اهل گجرات فتح باطری می گویند و تفصیل این اجمال آنکه چون بمیان اقبال
 حضرت عرش آشیانه ملک گجرات مفتوح گشت و بنویدست افتاد و اقامت در خان بعض رسائید که این پسر بلیا نیست و چون از
 سلطان محمود و فرزند نامند و از اولاد سلاطین گجرات نیز هیچ کس نبود که بسطنت بر داریم ناگزیر صلاح وقت را منظور داشته
 چنین ظاهر ساختیم که این پسر محمود است و سلطان مظفر نام کرده بسطنت برداشتیم و مردم بنا بر ضرورت قبول این معنی
 کردند چون آنحضرت قول اعتماد خان را درین سواد معتبر میدانستند و را وجودی که آنها بودند و در میان خواصان
 خدمت میکرد و توجه بحال اومی فرمودند بنا برین از فتنه گجرات آمده چند سال در پناه زمینداران روزگار بسر برد و آنکه
 شهاب الدین احمد خان را از حکومت گجرات معزول ساخته اعتماد خان را بجای او تعیین فرمودند جمعی از نوکران شهاب الدین
 خان که دل نهاد گجرات بودند از وجدائی گزیده باسید نوکری اعتماد خان در احمد آباد ماندند بعد از آن که اعتماد خان بشهر درآمد
 بدو رجوع آورده اقبالی از جانب او نیافتند و روی رفتن نزد شهاب الدین خان داشته اند و ماندن در
 احمد آباد چون از همه جهت ناامیدی دست داد چاره کار منحصر بر آن دیدند که خود را بنور ساینده او را دست آورفته و فساد
 سازند و باین عزیمت ششصد هفتصد سواران جماعت نزد بنورفته او را با لوبند کاغی که بنور پناه او بود برداشته متوجه
 احمد آباد شدند و تا رسیدن بجوالی شهر بسیار از بید و لتان واقع طلب با و پیوستند و قریب هزار سوار از مغول و اهل
 گجرات جمع شدند چون اعتماد خان ازین سانحه وقوف یافت شیر خان نام پسر خود را در شهر گذاشته خود بطلب شهاب خان که توجه
 درگاه شده بود شتافت تا با مداد او تسکین این شورش دهد با آنکه اکثر از مردم خوب از وجدان شده بودند از نقوش پیشانی باز ماند و این
 حرف بیوفائی میخواند ناچار بر فاقه اعتماد خان عطف عنان نموده قضا را پیشتر از رسیدن اینها بنود حصار احمد آباد درآمده بود
 و دلتخواهان در سواد شهر به ترتیب صفوف پرداختند و مفسدان از قلعه برآمده بعضی کارزار شتافتند و چون فوج اهل ادبار نمودار شدند
 از نوکران شهاب خان باز مانده بودند همه بیکبار راه حقیقه سپرده بغنیم پیوستند و شهاب خان شکست خورده بصوب طین که در تصرف
 بندهای بادشاهی بود شتافت حشم و بنگاه او بگارت رفت و بنو باین مفسدان منصبها و خطا بها داده بر سرتیپ الدین محمد خان
 که در پکنه برده بود رفت و نوکران مشارالیه نیز بروش نوکران شهاب خان طریق بیوفائی سپرده جدائی اختیار نمودند چنانچه شرح
 این وقایع در اکثر نامه تفصیل مسطور است آخر قطب الدین محمد خان را قول داده بدرجه شهادت رسانید و مال و اموال او که در برابر

خزانہ مردمی باشوکتے بود بتاج حادثات رفت و قریب پچل پنج ہزار سوار در اندک مدت برگرداہ فراہم آمدند چون صورت و قیام
بہر من حضرت عرش آشیل نے رسید میرزاخان خلعت ہریم خان را با جمعی از بہادران زرم جو سے بر سر او تعین فرمودند و روز یک
میرزاخان بجالی شہر رسیدہ صفوف اقبال آراستہ تخمیناً ہشت نہ ہزار سوار داشت و بنوای سے ہزار سوار و برابر آمدہ عساکر او بار
اثر خود را ترتیب داد بعد از قتال و جدال بسیار نسیم فتح و فیروزی بر علم و توجہ ابان و زید و نوشکست خوردہ بحال تباہ راہ او بار
پیش گرفت پدرم بجلد وے این فتح منصب پنج ہزاری و خطاب خانخانانی و حکومت ملک گجرات بمیرزاخان عنایت نمودند باغی
کہ خانخانان در عرصہ کارزار ساختہ برکنار و ریاسے سامر قنہی واقع است و عمارات عالی باصفہ در نور آن مشرف بر دریا
بنانماہ و اطراف باغ را دیوار سے از سنگ و آہک در غایت استحکام کشیدہ و این باغ یکصد و بیست جریب است و تکلف
سیرگاہ خوشی است مکن کہ دو لک روپیہ خرچ شدہ باشد مراخو و خیلکے در او قناد تو ان گفت کہ در تمام گجرات مثل این باغے نباشد
جشن مبارک شنبہ کردہ بہ بندھاسے خاص پیالہ عنایت نمودم و شب در آنجا بسر بردہ آخر طاسے روز جمعہ شہر درآمد قریب ہزار
روپیہ در راہ بتار شد درین وقت باغبان بعض رسانید کہ چند درخت گل چنیہ از بالاسے صفہ کہ مشرف بر دریا است نوکر مقرب خان
بریدہ از شنیدن این حرف خاطر آزرده گشت و خود متوجہ تحقیق و باز خواست شدیم چون ثبوت پیوست کہ این فعل زشت از دوسرزدہ
حکم فرمودم کہ ہر دو انگشت اہام اور قطع کہ زندہ تا موجب عبرت دیگران شود و ملاحظہ نیست کہ مقرب خان را ازین معنی اطلاعی
بنودہ والا در بہان وقت بسزا میرسایند روز شنبہ پانزدہم کو تو ال شہر وڑے را گرفتہ آورد کہ پیش ازین چند دفعہ اورا بدزدی
گرفتہ ہر بار عضوے از اعضائش بریدہ بودہ یک مرتبہ دست راست و بار دوم انگشت اہام دست چپ و دفعہ سوم گوش چپ
و نوبت چہارم پے ہر دو پا و بار آخر بینی و معند ترک کار خود نکرودہ دوش بخانہ گاہ فروشی بدزدیدن آمدہ بود قضا را صاحب خانہ
خبردار شدہ و اورا گرفت و ز و چند زخم کار و بکافہ فروش زدہ اورا ہلاک میسازد و درین شور و غوغا خویشان او ہجوم آوردہ دزد
را می گیرند فرمودم کہ زرد را بخویشان مقتول حوالہ نمایند تا اورا بقصاص رسانند۔

ہم در سر آن روزے کہ در سرداری

روز یکم شنبہ دوازہم مبلغ سہ ہزار روپیہ بخلعت خان و مقعد خان سپردہ شد کہ فردا بر سر مزار شیخ احمد کھڑو رفتہ بہ فقر و ارباب استحقاق کہ
در آن بقعہ توطن دارند قسمت نمایند روز مبارک شنبہ سیزدہم بمیرل فرزند شاہ بہان فتحہ جشن مبارک شنبہ در آنجا ترتیب یافت و کچے از
بندہ شے خاص پیالہ مرحمت شد و فیل سدر مہتمن را کہ در فیلان خاصہ بجلدی و سبک پائی و خوش جلوی اختیار تمام داشتہ بہر سبب

هم خوب میدوید و از فیلان اول بود و حضرت عرش آشیانی بغایت این را دوست میداشتند چون فرزند شاه جهان بسیار مایل بود
و مکرراتاً نمود بجایه شده با ساز طلا از زنجیر و غیره با یک ماده فیل درین روز بآن فرزند مرحمت فرمودم و یک لک در ب
و کلاسه عادل خان انعام شد درین دلا بعضی رسید که مکرم خان و عظیم خان که صاحب صوبگی ارژومیه سمرقرازا است فتح ولایت
خورده کرده و راجه آنجا گرخیته برج مندره رفته است و چون از خانزادان لایق تربیت بود منصب او را از اصل و اضافه سه هزار نیک
و دوهزار سوار حکم فرمودم و بغایت نقاره و اسب و خلعت سرفراز ساختم در میان سرحد ولایت ارژومیه و کولکنده دوزمیندار
واسطه بودند یک راجه خورده دوم راجه مندره ولایت خورده خود به صرف بند با سه درگاه در آمد بعد ازین نوبت راج مندره
است بکرم آبی امید جهان است که قدم همت پیشتر هم بگذرد درین وقت عرض داشت قطب الملک بفرزند شاه جهان رسید که چون
ملک من سرحد بادشاهی قریب شده و مرا نسبت بندگی باین درگاه است امید دارم که بکرم خان فرمان شود که دست تصرف
بلک من دراز نسازد و این دلیل است بر حرأت و جلالت او که مثل قطب الملک همسایه از دور حسابست درین تاریخ اکرام خان
پسر اسلام خان به فوجدار ی قنچور و لواحق آن سرفراز ساخته خلعت و فیل مرحمت نمودم چند رسیدن زمیندار بلو و خلعت و اسب و
فیل ممتاز گشت و بلاچین قاقشال فیل عنایت شد و هم درین وقت منظر پسر میرزا باقی ترخان سعادت آستا بنوس دریافت والد
او دختر باره زمیندار کج بود چون میرزا باقی بر حمت حق پیوست و ریاست خطه میرزا جانی رسید از توهم میرزا جانی پناه زمیندار مذکور
برده از طفولیت تا حال در آن حدود گذرانیده ورنیولا که نزول موب اقبال با حمد آباد اتفاق افتاد آمده ملازمت نمود اگرچه
در میان مردم صحرائی نشو و نما یافته و از رسم و عادت بیگانه است غایتاً چون سلسله اینها را نسبت خدمتگار سه و حقوق بندگی از
زمان حضرت صاحبقران ثانی انار آمد بر بانه باین و دومان عالیشان ثابت است رعایت احوال او لازم شمرده بالفعل و دوهزار
رویه خرچه خلعت عنایت فرمودم و منصبی که در خور حال او باشد مرحمت خواهد شد شاید که در سپاهگرها خود را خوب ظاهر سازد و روز
مبارک شنبه است دوم بایغ فتح رفته سیر گل سرخ کرده شد یک تخمه خوب شکفته بود درین ملک گل سرخ کمتر میشود در یک جا نمیتواند
غنیست بود شقایق زارش هم بدیند و انجیر با سه رسیده هم داشت چند انجیر بدست خود چیدم آنکه از همه کلان تر بود وزن فرمودم هفت
دو نیم توله وزن در آمد درین تاریخ هزار و پانصد خرپزه کاریز که خان عظم پیشکش فرستاده بود رسید هزار خرپزه به بند با سه که در
رکاب بودند انعام شد و پانصد خرپزه باهل محل و چهار روز درین باغ بعیش و کامرانی گذرانیده شب دوشنبه است و چهارم بشهر آمدم
ازین حسره پزه چند بهشایخ احمد آباد عطا شد و باعث تعجب آنها گشت که در ملک گجرات خرپزه بغایت زیلون دیده میشود

از خوردن این خیریه حیران ماندند که در عالم چنین نعمتی بهم بوده است روز مبارک شنبه بست و مفتاح در باغچه بکینه نام که در درون
 دو تنگانه واقع است و آنرا یکی از سلاطین گجرات ساخته اند بزم پیاله ترتیب یافت و بنده های خاص بساغر های لبریز عنایت
 سرخوش گشتند یک تخته انگور و درین باغچه به کمال رسیده بود حکم فرمودم که جمیع از بندوها که پیاله خورده اند خوشه های انگور بدست
 خود چیده مرز سازند روز دوشنبه غزه اسفندارند از احمد آباد کوچ فرموده رایات مراجعت بصوب مالوه برافراشت و تا دو تنگانه
 که در کنار تال کاگریه ترتیب یافته بودند تارکمان شافتم سه روز درین منزل مقام واقع شد روز مبارک شنبه چهارم پیشکش مقرب خان
 بنظر گذشت تخته که نفاست داشته باشد و خاطر بآن رغبت کند نبود و از همین خجالت پیشکش را بفرزندان خود داده که در درون محل
 گذرانند از جواهر و مرصع آلات و اقمشه موازی یک لک روپیه را قبول نموده تتمه را با و بخشیدم از اسپان کچی هم قریب بصد راس گرفته شد
 اما سپ بر حبه نبود که تعریف توان کرد روز جمعه پنجم پیشکش کرده کوچ کرده بر کنار دریای احمد آباد نزول اجلال اتفاق افتاد چون فرزند
 شاه جهان رستم خان را که عمده بند های اوست بجاگوست گجرات میگذراشت با تماس آن فرزند علم و تقاره و خلعت و خمر مرصع عنایت
 فرمودم تا حال درین دولت رسم نبود که بنوک شاهزاده با علم و تقاره مرحمت شود چنانچه حضرت عرش آشیانی با کمال شفقت و مهربانی که بمن داشتند
 بتجویز خطاب و علم و تقاره با مراعی من فرموده بودند چون توجه و التفات من نسبت بآن فرزند نه بدست که در هیچ مرتبه از مراعات خاطر جوی
 او را از دست تو انم داد و در واقع فرزند نیست شایسته و بهمه عنایتی زمینده و در عشقوان عمر و دولت بهتر جانب که روی همت نهاده
 آن هم را خاطر خواه من صورت داده و بهرین روز مقرب خان رخصت وطن یافت چون مزار قطب عالم پدر شاه عالم بخاری که در موضع
 بنوه واقعت بر سر راه بود خود با بخارفته پانصد روپیه بمقیان آن مقام خیر کردم روز شنبه ششم در دریای محمود آباد بکشتی لشکر
 ماهی کرده شد بر کنار آب مذکور مقبره سید مبارک بخاری واقعت که از امرای عمده گجرات بوده و این عمارت را بعد از وفاتش سید
 میران ساخته و بنایت گنبدیت عالی بر دور آن حصاریت از سنگ و آجر در نهایت استحکام ترتیب یافته تخمیناً از دو لک روپیه بیشتر خرج
 شده باشد مقبره های سلاطین گجرات که بنظر درآمده هیچکدام ده یک این نیست بهر چند آنها صاحب ملک بوده اند و این ذکر غایتاً مهت و توفیق
 خدا داد است هزار آفرین بر فرزندی که مقبره پدر خود را چنین ساخته -

کز و مانده بستی یادگار می باشد

روز یکشنبه مقام فرموده شکار ماهی کرده شد چهار صد ماهی بدام او قناد از آنجمله یک ماهی بے پولک بنظر درآمد که آن را سنگ ماهی گویند پیشکش
 بنایت کلان و بر آئینی نمود فرمودم که در حضور چاک کردن از میانش ماهی پولک داری برآمد که تازه فرو برده بود و هنوز تغیر در و نرفته

حکم کردم که هر دو را وزن کنند سنگ ماهی شش و نیم سیر نظر در آمد و آنرا که فرد بوده بود قریب بدو سیر ظاهر شد و روز دوشنبه ششم چهار کرده
 و یک پاؤ کوچ فرموده در موضع موده منزل شد مردم اینجا تعریف برسات گجرات میکردند قضا را شب گذشته و امروز تا چاشت خنک باران
 شد و گرد و خاک فرو نشست چون این ملک یک بوم است یقین که در برسات گرد و خاک نباشد و گل و لاس نشو و حصارها سبز و خرم
 گرد و غبار بود بهر حال نمونه از برسات هم دیده شد و روز شنبه پنج و نیم کرده کوچ نموده در کنار موضع هر سیمای زول اقبال آمدن
 منزل خبر رسید که مانسنگه سیوڑه جان بمالکان جنم سپرده تفصیل این اجمال آنکه سیوڑه گروهی ماند از ملاحدہ جنود و همیشه سرو پا برهنه می باشند
 جمع موے سرویش و برت می کنند و بعضی تراشند و لباس و دوتنه نمی پوشند و مدار اعتقاد آنها برین است که هیچ جاندار را آزرده
 بناید ساخت و طایفه بانیه آنها را پیرو مرشد خود میدانند ملک سجده و پرستش می نمایند و این سیوڑه با دو فرقه اندیکه را پتاگویند و دیگر
 که تھل مانسنگه مذکور سردار طایفه که تھل بود و با چند کلان گروه پتا هر دو پیوسته در خدمت حضرت عرش آشیانی می بودند چون آنحضرت شفقار
 شد نزد خسر و گنجیت و من از پے او ایلتار کردم راے سنگه بر شیه زمیندار بیکانیر که بین تربیت و نوازش آنحضرت بر تبه امارت رسیده بود
 از مانسنگه مذکور مدت سلطنت و پیش آمدن احوال مرا می پرسید و آن سیاه زبان که خود را در علم نجوم و تنجیرات ما هر میگفت با و می گوید که
 نهایت سلطنت ایشان تا دو سال است و آن خرافت مبهوت با عیاد این سخن بی رخصت بوطن خود رفت و بعد از آن که حق جل سبحان این
 نیازمند را بکرم و لطف خود برگزیده و بهمنان فتح و فیروزی بمستقر خلافت ممکن گشتم شمرنده و سرافگند بر گاه آمد و خاتمت احوال او در
 جابے خود گذارش بافته القصه مانسنگه مذکور در همان سه چهار ماه بعلت جذام مبتلا شد و اعضایش از هم ریخت تا حال بزندگانی که مرگ
 ازان براتب بهتر است در بیکانیر روزگار بسر می برد و در نیولا او را بیاد آورده حکم طلب فرمودم در اثناے ماه که بدرگاه می آوردند
 از غایت توهم زهر خورده جان بمالکان جنم سپرد و هرگاه نیت این نیازمند درگاه ایزدی مصروف بر عدالت و خیر باشد یقین که هر کس که در
 حق من بداندیشه در خور نیت خود خواهد یافت طایفه سیوڑه در اکثر بلاد هندی باشند غایتا در ملک گجرات چون مدار سودا و خرید و فروخت
 بر بانیانست سیوڑه بیشتری باشد و غیر از تجانه منازل کجبت بودن و عبادت کردن آنها ساخته اند که در حقیقت دارا افساد است و زن
 و دختر خود را پیش سیوڑه های فرستند و اصلا حیا و ناموس در میان نیست و انواع فساد و بیباکی از آنها توقع می آید بنا برین حکم
 با خراج سیوڑه با فرمودم و فرامین با طراف فرستاده شد که هر جا سیوڑه باشد از قلمرو من بر آوردند روز کم شنبه دهم بشکار رفت
 و در نیله گاؤیکه نزدیکه مده به بندوق زوم درین روز سپرد لا و رخا از پیش که بجایگزیدش تنخواه بوده آمده سعادت زمین بوسس
 دریافت و اسب کچی پیشکش گذرانیده لغایت خوش شکل است و خوش سواری تا ملک گجرات در آمده ایم باین خوبی اسب پیشکش

نیاورده قیمتش هزار روپیچ حکم شد روز مبارک شنبه یازدهم در کنار تال مذکور بزم پیاله ترتیب یافت و جمعی از بنده طایفه درگاه را
 که بخدمت این صوبه تعیین شده بودند مشمول عواطف و نوآزش بیدریغ ساخته رخصت فرمودم از جمله شجاعت خان عرب را بمنصب
 دو هزار و پانصد یات و دو هزار سوار از اصل و اضافه سرفراز فرموده تقاره و اسپ و خلعت عنایت شد و همت خان را بمنصب هزار
 و پانصدی و هشتصد سوار سرفراز ساخته خلعت و فیل لطف نمودم کفایت خان که بخدمت دیوانی صوبه مذکور اختصاص دارد و هزار و دو
 صدی و سیصد سوار از اصل و اضافه ممتاز گشت صفی خان بخشی با سپ و خلعت سرفراز شد و حاجه عاقل را بمنصب هزار و پانصدی
 و شش صد و پنجاه سوار از اصل و اضافه اختصاص بخشید بخدمت بخشی گری احدیان تعیین فرمودم و بختاب عاقل خانے ممتاز
 یافت و سه هزار و رب بوکیل قطب الملک که پیشکش آورده بود انعام مرحمت شد و درین تاریخ فرزند شاه جهان انار و به که از فراه بجهت
 او آورده بودند بنظر گذارند که تا حال باین کلانے ویده نشده بود فرمودم که وزن کنند بهیست و نه ماشه و انار چهل و نیم توله
 بوزن در آمد و در جمعه دوازدهم بشکار رفته و وینله گاؤیکه نزدیکیه ماده شکار شد و روز شنبه سیزدهم سه نیله گاؤ و دو نزدیکه ماده
 به بندوق زد و در یکشنبه چهاردهم بشیخ سمیل و لشیر محمد غوث خلعت و پانصد روپیہ خرج عنایت فرمودم روز و دوشنبه پانزدهم
 بشکار رفته و دو ماده نیله گاؤ به بندوق زد و سه شنبه شانزدهم مشایخ گجرات را که بکشت ابعث آمده بودند مرتبه دیگر خلعت و خرجی
 بار ارضی مدد معاش داده رخصت فرمودم و به هر یک از اینها کتابے از کتاب خانه خاصه مشتمل تفسیر کشاف و تفسیر حسینی در فضیله حبیب
 مرحمت شد و بر پشت آن کتب تاریخ آمدن گجرات و مرحمت نمودن کتاب مرقوم گشت درین مدت که شهر احمد آباد از نزول رایات
 جلال آراستگی داشت شغل شبان روزے من این بود که از باب استحقاق را بنظر آورده روز زمین عنایت فرمایم و با آنکه شیخ احمد
 صدر و چندے از بنده طایفه مزاجدان تعیین شده بودند که در ویشان و مستحقان را ببلایست می آورده باشند و با فرزند ان شیخ محمد غوث
 و بنیره شیخ وجیه الدین و دیگر مشایخ نیز حکم فرموده بودم که از از باب استحقاق هر جا گمان داشته باشند بخدمت حاضر سازند و همچنین در محل
 چندے از عورات بهمین خدمت مقرر بودند که ضعیف بار بنظر گذارند و بهیست مصروف آن بود که چون بعد از سالها مثل
 من بادشاهی بطالع فقرای این ملک آمده باشد باید که هیچ احدی محروم نماند و حق تعالی شاهد است که درین عزیمت کوتاهی
 نکرده ام و هیچ وقت ازین شغل فارغ نبوده ام اگر چه از آمدن احمد آباد و اصلاح خط و نشانده ام غایتاً خاطر حقیقت شناس را باین جورند
 دارم که آمدن من موجب رفاهیت حال جمعی کثیر از درویشان شد و خلعتی بنوا رسید روز سه شنبه شانزدهم کوکب پسر قمر خان را که
 در برهانپور بلباس فقره آمده سر لبرجای غربت نهاده بود گرفته آورد و شرح این برسم اجمال آنکه کوکب بنیره میر عبد الطیف قزوینی

است که از سادات سیفی بوده و نسبت خانزادی موروثی باین درگاه دارد از تعینات لشکر دکن بود گو یار و زمره چند و در آن لشکر
به تنگدستی و پریشانی میگذرانید و چون مدتی بود که باضافه منصب سر قرازی نیافته بود تو هم بے عنایتی من علاوه آن میشود و از
آشوب خاطر و تنگ حوصلگی بلباس تجرد و رآمده سر بصرای آوارگی می نمود و در عرض شش ماه تمام ملک دکن را از دولت آباد
و سید روپا پور و کرناٹک و گل کنده سیر کرده به بندر دایل میرسد و از آنجا بکشتی نشسته در بندر کوه می آید و بندر سورت و بروج و دیگر
قصبات را که در سیر راه واقع بود سیر نموده با حمد آباد میرسد درین وقت زاهد نام یکی از نوکران فرزند شاه جهان او را گرفته بدرگاه
آورد و حکم فرمودم که باین بزرگان بجنور آوردند چون بنظر درآمد پرسیده شد که با وجود حقوق خدمت پدر و وجود نسبت خانزادی کی عیث
این بے سعادت می آید چه بود عرض کرد که در خدمت قبله و مرشد حقیقی دروغ نمی توان گفت راستی آنکه پیش ازین امیدوار محبت
بودم و از نیک طالع موافقت نکرد و ترک تعلقات ظاهری نموده برای سیمه رویادی غربت نهادم چون از گفتارش آثار صدق ظاهر
بود و در دلم اثر کرد و از آن شدت فرو آمدم و پرسیدم که درین گشتگی عادل خان و قطب الملک و عنبر بیچ کدام را دیده معروض شد
که هرگاه طالع من درین درگاه مدون کرده باشد و ازین دولت که بحرست بیکران لب نشسته مراد مانده باشم حاشا که بحشمه سارا آنالاب
سمت تر سازم و بریده باد سر بری که بسجود این درگاه رسیده باشد و بدگرے فردا آید از روزیکه قدم بادی غربت نهاده ام
تا حال و قایم خود را بطریق روزنامه بر بیاضی ثبت نموده ام حقیقت احوال من از آنجا ظاهر خواهد بود این حرف بیشتر موجب تحرم
گشت و مسودات او را طلبیده خواندم معلوم شد که درین گشتگی و غربت محنت و ریاضت بسیار کشیده و اکثر پیاده گردیده
و بقوت ناگزیر عاجز گردیده ازین جهت خاطر مباد و هر بان شد و روز دیگر بجنور طلبیده بند از دست و پایش فرمودم که بر دارنده خلعت
واسپ و هزار روپیہ خرج عیث شد و منصب ادایچه بوده پانزده اضافه محبت نمود و چند ان اظهار لطف و عنایت فرمودم که هرگز
در محله او نگذاشته بود بزبان حال این بیت میگفت -

اینکه می بینم به بیدار است یارب یا بخواب | خوشتر است را در چنین نعمت پس از چنین غلب

روز کم شب نه هفتم شش کرده کوچ فرموده در مقام باره سینور نزول اقبال اتفاق افتاد پیش ازین مذکور می گشت که در کشمیر
اثر و بانی ظاهر شد و درین تاریخ عرض داشت واقعه نویس آنجا رسید نوشته بود که درین ملک علت و باشته او تمام یافته و کس بسیار تلف
میشود باین طریق که روز اول در دسروپ بهم میرسد و خون بسیار از بینی می آید روز دوم جان بحق تسلیم می کند و از خانه که یک کس
فوت شد تمام مردم آن خانه در معرض تلف اند و هر که نزدیک بیاری یا مرده برود بهمان حال بتلا می گردد و از حلقه شخصی مرده بود او را

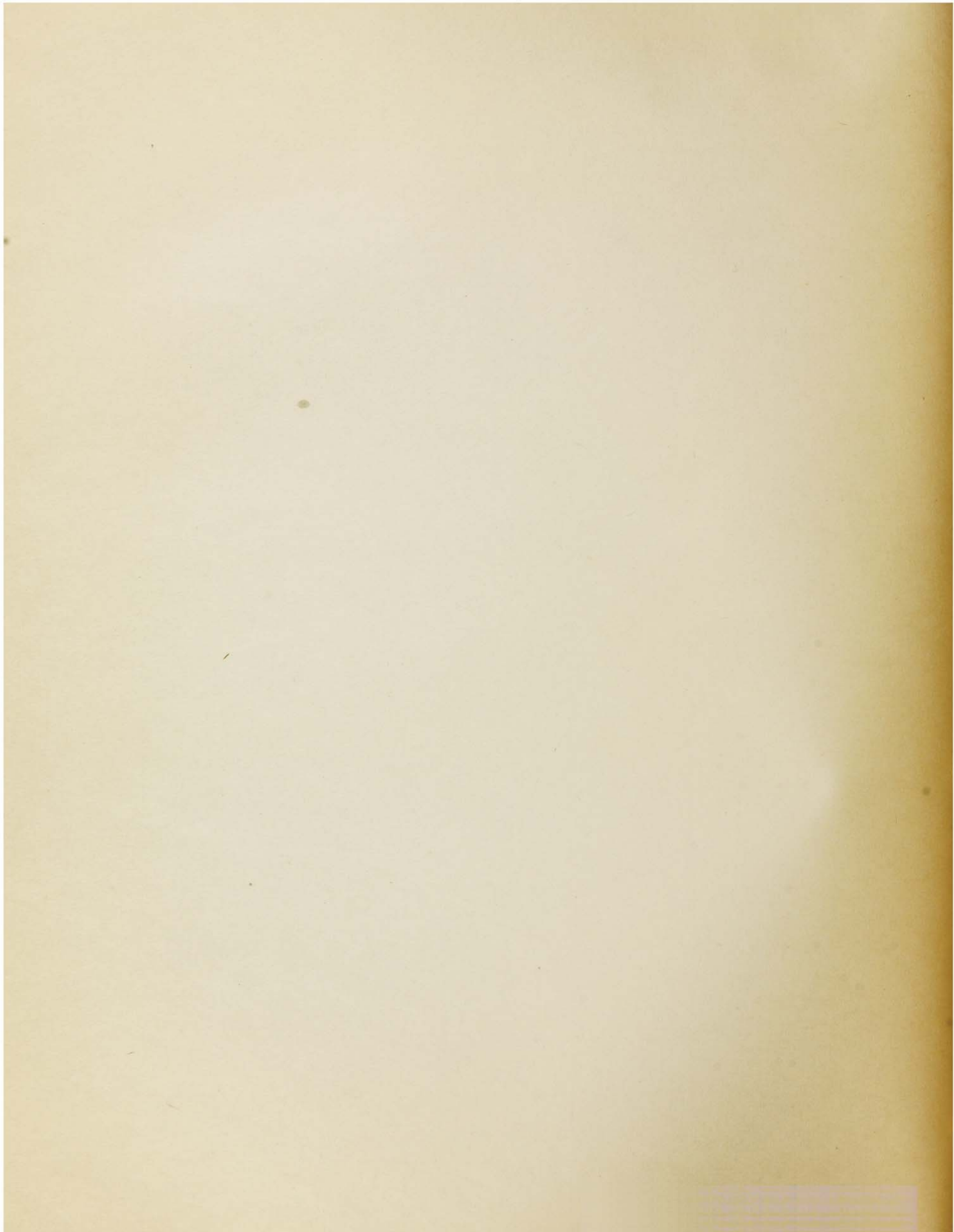
بربالای کاه انداخته شسته اند اتفاقاً گاو سگی آمده ازان کاه می خورد می میرد و بعد ازان سگی چند از گوشت آن گاو خورد و
تمام مردم آن دو کار تا بجای رسیده که از توهم مرگ پدر نزد یک پسر و پسر نزد یک پدر نمی رود و از غریب آنکه در محله که ابتدا سگی
بیاری از آنجا شده بود آتش در گرفته قریب بسه هزار خانه در آن محله می سوزد و در آتشانی این حادثه عیال که اهل شهر
و مواضع و نواحی برنی نیزند شکل مستدیری بر درهائی خانه ظاهر شده می بینند سه دایره کلان بر روی هم و دو دایره او وسط و یک
دایره خود و دیگر دو آن که میان آن بیاض ندارد و این اشکال در همه خانه ها هم سیده و در مسا جد نیز ظاهر میگردد و از روز یکم آتش فتاو
و این اشکال نمایان گشته فی الحقیقه در و با میگویند که شده است چون این مقدمه غریب است تمام داشت نوشته شد غایت
بقانون خرد راست نمی آید و عقل من قبول این معنی نمی کند و العلم عند الله امید که حق جل سبحانه تعالی بر بنده های گناه کار
خود مهربان گردد و ازین بلیه بانه کلیه نجات یابند روز مبارک شنبه هفدهم و نیم کرده کوچ نموده در کنار آب نهی منزل شد و درین
روز زمیندار جام دولت زمین بوس دریافت پنجاه راس اسب شیکش و صد مهر و صد روپیه نذر گذرانید نامش حیا است و
جام لقب است هر کس که جانشین شود و راجام میگویند و این از زمینداران عمده ملک گجرات است بلکه از راجاهای نامی هندوستان
است ملکش بدریای شور متصل است پنج شش هزار سوار همیشه میبارد و در وقت کار تا ده دوازده هزار سوار هم سلمان میتواند داد
در ولایت اداسپ بسیار هم میرسد چنانچه تا دو هزار روپیه اسب کچی خرید و فروخت میشود بر وجه مذکور خلعت عنایت
فرمودم و هم درین روز کچی نرائن راجه ولایت کوچ که در اقصای بلاد بنگاله واقعست سعادت آستان بوس دریافت پانصد مهر نذر
گذرانید و بقاییت خلعت و خنجر مرصع سرفراز گشت نوازش خان پسر سعید خان که جگومت ولایت چونگه تعیین بود بدولت زمین
بوس استسعاد یافت روز جمعه نوزدهم مقام شد روز شنبه بیستم چهار کرده پاک کم کوچ نموده بر کنار تال جهنود نزول نمودم روز یکشنبه
بست و یکم چهار کرده و نیم کوچ کرده در کنار تال بدروال فرود آمده شد درین روز خبر فوت عظمت خان گجراتی که بجهت بیماری
در احمد آباد مانده بود بمساج جلال رسید و از بندهای مزاجدان بود و خدمات نیک از سوی می آمد و از حقیقت ملک دکن و
جرات و قوت تمام داشت خاطر حق شناس از خبر فوت او گوانی پذیرفت و در تال مذکور گیسو بنظر درآمد که بجز رسیدن انگشت و
پاسر چه بگمیش نیز هم می آورد و بعد از زمانه باز شگفته میگرد و در گوش از عالم برگ درخت ترندی است نامش یعنی شجر الحیا
است و هندی بختی میگویند و لاج بعضی حیا است چون از رسیدن دست و انگشت سر هم می آرد و ازین جهت به حیا نسبت کرده اند
به تکاف خالی از غرای نیست و نامش را هم نقره یافته اند و میگویند که در خشکی هم میشود روز و شنبه بیست و دوم مقام شد و در آن شهر

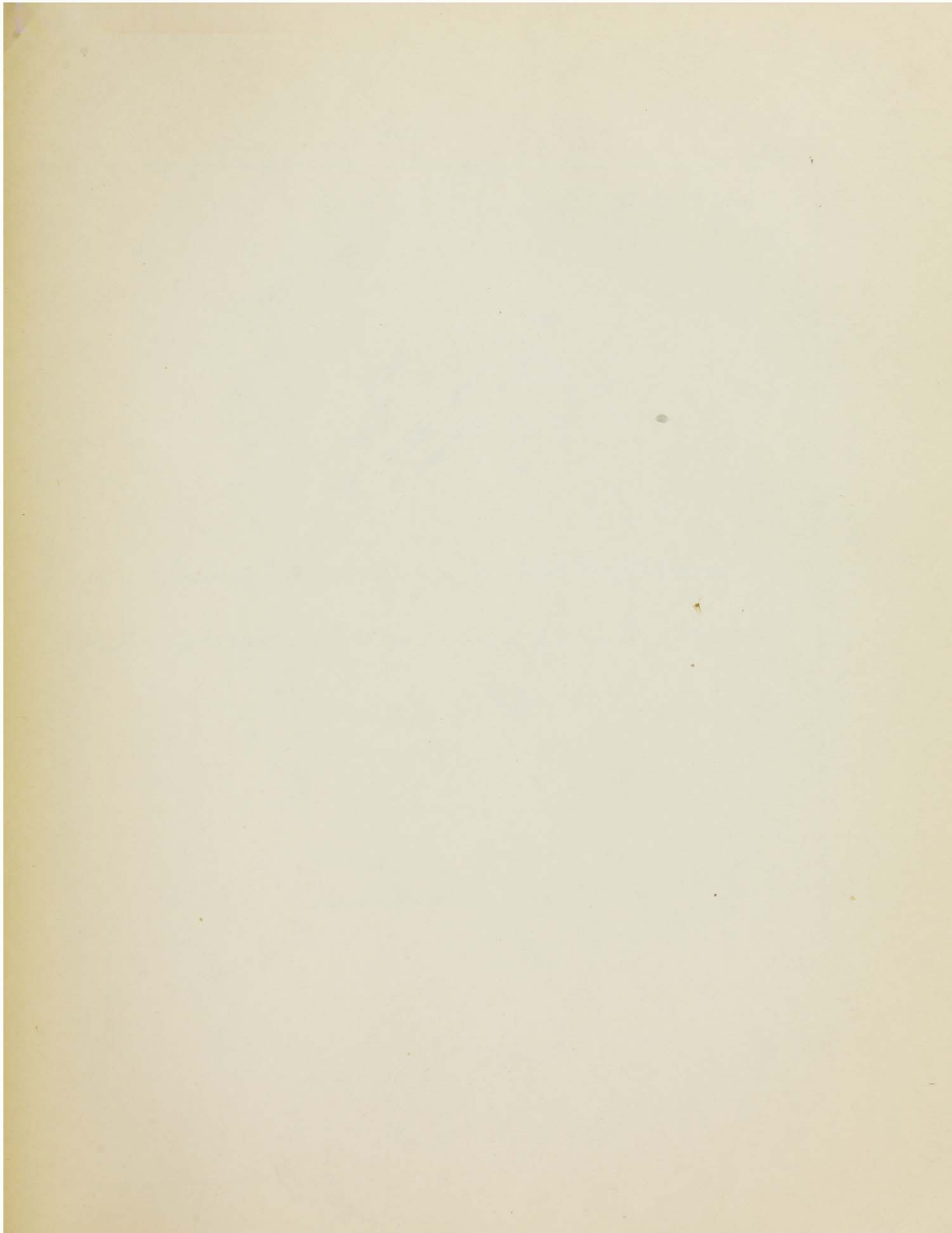
آورند که درین نزدیکی شیربیت که بمردم را بگذری مزاحمت و آسیب میرساند و در پیشه که میباشند کله و استخوان چندس از آدمیان
که تازه خورده بودند دیده شد بعد از دو پیکر و زشتکاران شیرسواری نموده بیک زخم بندوق کارش ساختم اگر چه شیرکلان بود غایتا از نیمه
کلان تر بار بار زده شد از جمله شیر که در قلعه ماند زده بودم هشت و نیم سن بود این هفت و نیم سن بوزن درآمد کمین از آن کمتر و زشته
بیت و سوم سه و نیم کرده و کسر که کوچ نموده برب آب بایب نزول نمودم روز یکشنبه بیت و چهارم قریب بشتش کرده طے نموده
در کنار تال همه منزل شد روز مبارک شنبه بیت و پنجم مقام فرموده بزم پیاله ترتیب یافت و بندها و خاصه بباغ عنایت خورش
گشتند و از آنش خان را بمنصب سه هزاره و دو هزار سوار که اصنافه پانصدی ذات باشد سرفراز ساخته و خلعت و فیل مرحمت
نموده و خصصت جاگیر فرمودم و محمد حسین سبک را که بجهت ابتیاع اسپان را واریه بلخ فرستاده شده بود درین تاریخ بدرگاه رسیده سعادت
زمین بوس دریافت از اسپان آورده و یک اسپا برش بقایت خوش رنگ و خوش بخت است تا حال باین رنگ برش
دیده نشده بود و چند راه دارد دیگر خوب آورده بود بنابران او را بخطاب تجارت خانی سرفراز فرمودم روز جمعه بیت و ششم پنج کرده
دیک پاو طے نموده در موضع جالود منزل شد و راجه پنجم از آن عموی راجه کوچ که الحال ملک گجرات را با و عنایت فرموده ام اسپا عنایت
کردم روز شنبه بیت و هفتم سه کرده کوچ کرده در مقام بوده نزول اجمال اتفاق افتاد روز یکشنبه بیت و هشتم پنج کرده طے نموده کنار قصبه
و حد که این قصبه سرحد گجرات و مالوه است محل نزول را ایات جلال گشت چهلوان بهاد و اندین برق انداز بچه لنگوری را با بنوی به
مازمت آورده عرض نمود که در راه یک از دو پچیان این بنده لنگور ماده را که بچه خود را در سینه گرفته بر بالاس درختی نشسته بود پسند
و آن سنگ دل زخم نکرده ماده لنگور را به بندوق میزد و بجز در سیدن بندوق بچه را از سینه جدا کرده بر شاخه میگذار و خود بر
زمین افتاده جان می سپارد و درین اثنا من رسیدم و آن بچه را فرود آورده بجهت شیر خوردن نزد یک این بزرگ مردم حقتعالی
بزرگ و مهربان ساخته شروع در رسیدن و مهربانی کرد و با وجود عدم جنسیت با هم چنان الفت گرفته اند که گویا از شکم او برآمده فرمودم
که بچه را از جدا سازند بجز جدا ساختن بزرگ آغاز فریاد و بیطلت قریه کرد و بچه لنگور نیز به تاسه بسیار نمود اما الفت بچه لنگور بجهت شیر خوردن
چندان تعجب ندارد و مهربانی بزرگان بچه جلای تعجب بسیار است لنگور جانور است از عالم میمون غایتا موسی میمون بزرگ و میمون در ویش
سرخ و موسی لنگور سفید و در ویش سیاه و موسی لنگور و چندان از موسی میمون دراز است بنا بر غایت این مقدمه نوشته شد روز دوشنبه بیت و نهم
مقام نموده بشتکار نیله گا و رفته و در نیله گا و یک که نزدیک ماده به بندوق از موسی میمون روز شنبه بیت و دهم نیز مقام واقع شد

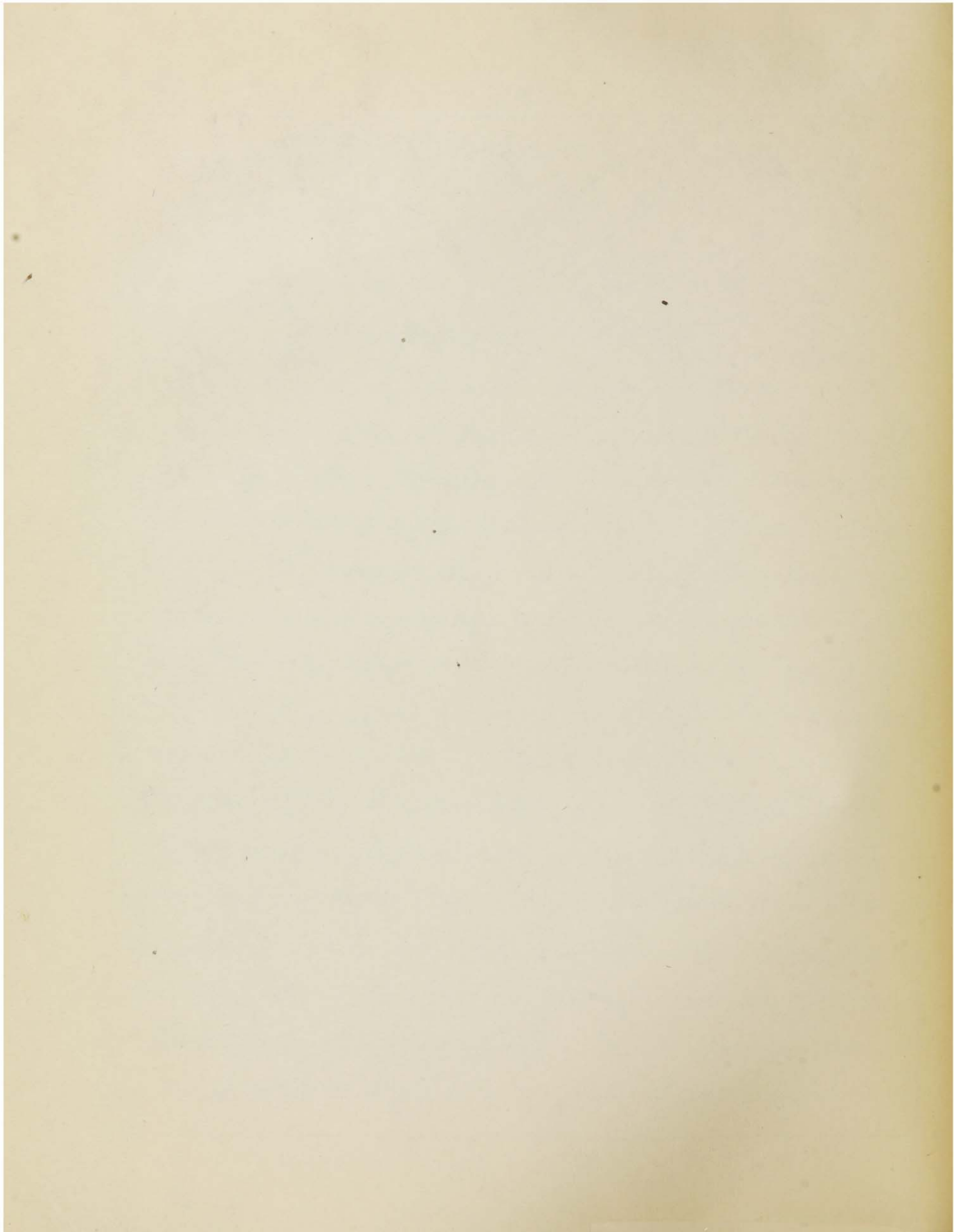
تمام شد جلد اول توژک جهانگیری

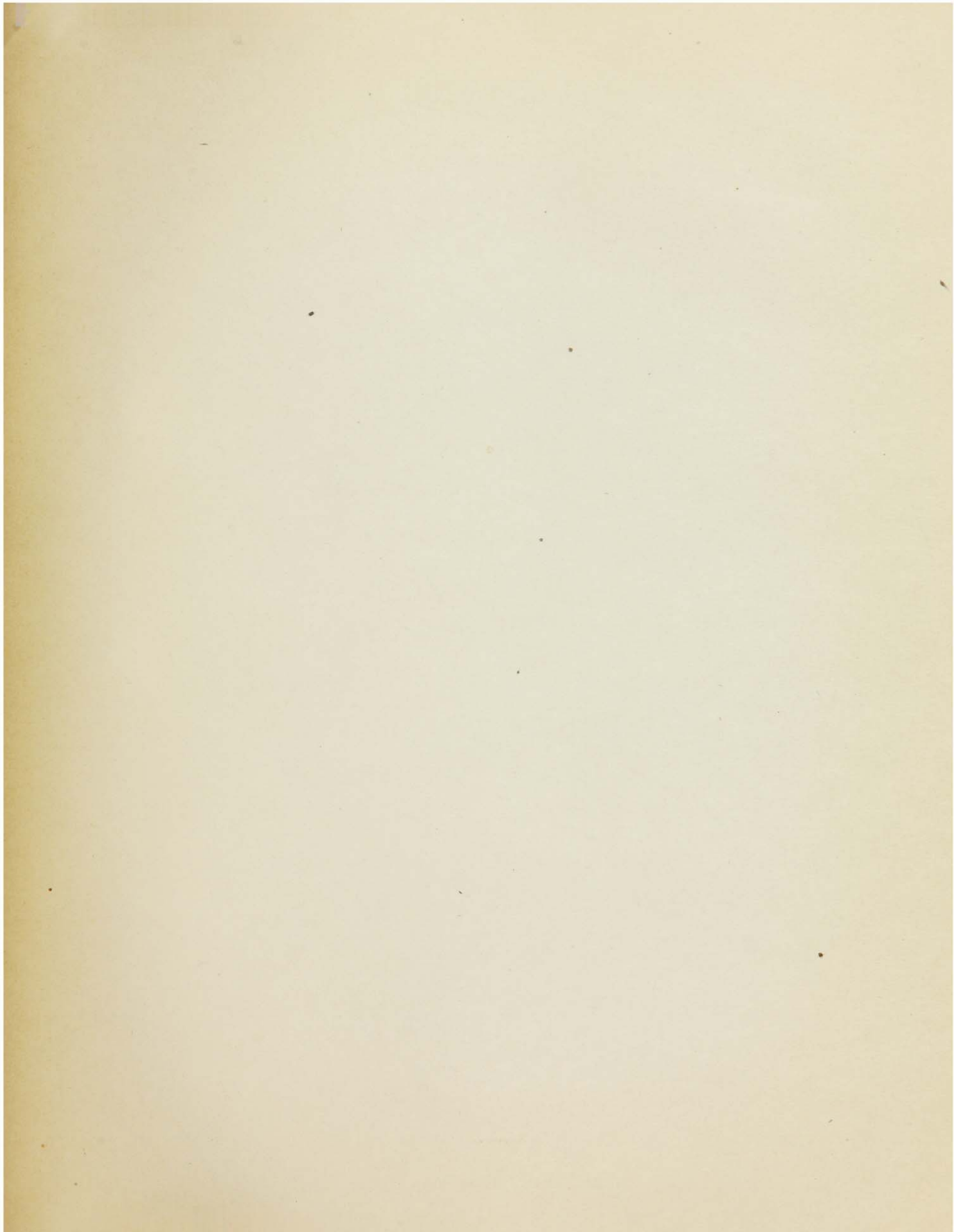
حکم جاگیر

حکم فرمودم کہ این دوازده سالہ احوال را یک جلد ساختہ نسخہ ہائے متعدد ترتیب نمایند کہ بہ
 بندہ ہائے خاص عنایت فرمایم و بسایر بلاد فرستادہ شود کہ از باب دولت و اصحاب سعادت
 دستور العمل روزگار خود سازند









جشن سیزدهمین نوروز از جلوس بهایون

شب کیشنه میت و سوم ربیع الاول ساله هجری بعد از گذشتن چهارده نیم طری تویل آفتاب یعنی حضرت نیر عظم عطیه بخش عالم به برج حمل اتفاق افتاد و تا این نوروز جهان افروز دوازده سال از جلوس بهایون این نیازمند درگاه الهی بخیر و خوبی گذشته سال نو مبارک و فرخه آغاز شد روز مبارک شنبه دویم ماه فروردی ماه الهی جشن وزن قمری انجمن افروز گشت سال نچاه و یکم از عمر این نیازمند درگاه انیزدی مبارک کے آغاز شد امید که مدت حیات در مرصیات الهی صرف شود و نفسی بے یاد او نگردد و بعد از فراغ وزن تازه بتازه یزم نشاط ترتیب یافت و بنده ہاے خاص بساغر لبریز عنایت سرخوش گشتند درین روز آصف خان کہ بمنصب پنج ہزاری ذات و سہ ہزار سوار سرفرازی داشت بقنایت چار ہزار سوار و واسپہ و سہ اسپہ ممتاز شد و ثابت حسان بخدست عرض مکر سرفرازی یافت خدمت توپ خانہ بمقتدر خان مرحمت نمودم واسپہ کچی کہ سپرد لا و رخاں پیشکش آورده بود با آنکہ تا در ولایت گجرات نزول موکب اقبال اتفاق افتاده مثل این اسپہ بسرکار نیامده چون میرزا رستم بسیار اظهار میل و خواہش نمود و خاطر او را عزت میداشتم با عنایت نمودم بجام چار انگشتی از الماس و یاقوت و زمرد و نیلم و دو دست بازو مرحمت شد و براجہ کچھی نرائن نیز چار انگشتی از نعل و عین المرہ و زمرد و نیلم نیز عنایت شد و مروت خان از بنگالہ سہ زنجیر نیلم پیشکش فرستادہ بود و دو نیلم غلہ شد شب جمعہ فرمودم کہ ورتال را چہرہ افغان کردند بقنایت خوب شدہ بود و در فز کیشنه حاجی رفیق از عراق آمدہ سعادت آستان بوس دریافت و مکتوبے کہ برادر مر شاہ عباس مصحوب او ارسال داشتہ بود گذرانید مشار الیہ غلام میر محمد امین خان قافلہ باشی ست و میراد از عالم فرزندان تربیت کردہ و در واقع خوب خدمتگار سیست مکر بجراق آمد و رفت نموده بہ برادر مر شاہ عباس آشنا شدہ درین دفعہ از اسپان بچاق و اقمشہ نفیسہ آورده بود چنانچہ از اسپہ ہاے او چند اسپہ داخل طوایل خاصہ شد چون بنده کار آمدنی و خدمت گار لایق عنایت است بخطاب ملک التجار سرفراز ساختم روز دوشنبہ براجہ کچھی نرائن شمشیر خاصہ و تسبیح مرصع و چهار دانہ مروارید کجبت حلقہ گوش مرحمت نمودم روز مبارک شنبہ میرزا رستم کہ بمنصب پنج ہزاری ذات و ہزار سوار سرفراز بود باضافہ پانصد سوار امتیاز یافت اعتقاد خان بمنصب

چهار هزاری و هزار سوار ممتاز شد سرفراز خان به منصب دو هزار و پانصدی و هزار و چهار صد سوار سرفراز گشت معتمد خان به منصب هزاری و
 صد و پنجاه سوار سربندی یافت به اینرا سنگدین و فدائی خان اسپ صد مهری عنایت شد چون صوبه پنجاب بحفظ و حراست
 اعتمادالدوله مقرر است حسب الالتماس او میر قاسم بخشی احدیان را که نسبت و سلسله ایشان دارد و حکومت صوبه مذکور سرفراز فرمودم
 و منصب هزار زیات و چهار صد سوار و خطاب قاسم خانی مرحمت کردم پیش ازین بر وجهی نرائن اسپ عراقی عنایت نموده بودم
 درین تاریخ فیل و اسپ ترک نجشیده رخصت بنگال فرمودم جام بانعام کمر شمشیر مرصع و تسبیح مرصع و اسپ یک عراقی دیگر و ترک
 خلعت سرفرازی یافته رخصت وطن شد صالح برادر زاده آصف خان مرحوم را به منصب هزاری و سیصد سوار ممتاز ساخته رخصت صوبه
 بنگال فرمودم و اسپ بمشار الیه مرحمت شد درین تاریخ میر حله از عراق آمده دولت زمین بوس دریافت مشار الیه از سادات تبر
 اصفهان است و سلسله اینها در عراق همیشه حرم داشته اند و الحال برادر زاده او میر رضی در خدمت برادرش شاه عباس به منصب
 صدارت اختصاص دارد و شاه صبیح خود را با و نسبت کرده میر حله پیش ازین چهارده سال از عراق برآمده نزد محمد قلی قطب الملک
 بگلکند رفته بود نامش محمد امین است و قطب الملک او را میر حله خطاب داده بود و مدت ده سال در اعلیه او بوده و صاحب سامان شده
 بعد از آنکه قطب الملک مذکور و ولایت حیات سپرده و نوبت ریاست به برادر زاده او رسید میر سلوکی که خاطر خواه او باشد نگرده و میر
 رخصت گرفته بطن شافیه و شاه بنا بر نسبت میر رضی و عنایتی که مردم صاحب سامان را در نظر باری باشد میر مذکور توجه و شفقت
 بسیار نظر فرموده و او نیز پیشکش لایق گذرانیده مدت سه چهار سال در عراق بسر برده و ملک با هم رسانیده چون مکرر معروض
 گشت که ادا راده خدمت این درگاه دارد و فرمان فرستاده بدرگاه طلب فرمودم و مشار الیه بجز رسیدن فرمان ترک تعلقات نموده جریده
 روی اخلاص بدرگاه نهاد و درین تاریخ بغیر بساط بوس مفتخر گشته و دوازده راس اسپ و نه تور قماش و دو انگشتری پیشکش گذرانید
 چون از روی عقیدت و اخلاص آمده مشمول عواطف و مراحم ساخته بالفعل بمیت هزار درپ خرپه خلعت عنایت شد و درین
 روز خدمت بخش گری احدیان را از تغیر قاسم خان بعنایت خان مرحمت فرمودم و خواجه عاقل را که از بنده های قدیم است بخطاب
 عاقل خان سرفراز فرموده اسپ عنایت نمودم روز جمعه و لا در خان از دکن آمده سعادت آستان بوس دریافت صد مهر و هزار روپیه
 نذر گذرانید باقر خان فوجدار صوبه ملتان به منصب رشتصدی ذات و سیصد سوار سرفراز گشت تجارت خان و با هوای زمیندار صوبه
 ملتان بانعام فیل ممتاز شد و در شنبه یازدهم بعزم شکافیل از دوحه کوچ فرموده در موضع کره باره نزول اجلال اتفاق افتاده روز یکشنبه
 دوازدهم موضع سجارا نخل و رود موکب منصور گشت از اینجا تا دوحه هشت کرده است و تا شکارگاه یک و نیم کرده صبح روز و شنبه سیزدهم

با جمعی از بنده های خاص لشکریان متوجه شدم چراگاه فیل در کوتهستانی واقع است و فراز و نشیب بسیار گذار پیاده بصورت میسر است
پیش ازین جمعی کثیر از سوار و پیاده بطریق قمرغه و در جنگل را احاطه نموده بودند و بیرون جنگل بر فراز درختی بجهت نشستن من تخته از چوب
ترتیب داده در اطراف آن بر چند درخت دیگر نشستن باجهت امر ساخته بودند و دست فیل زبا کند های مستحکم و بسیاری از ماده فیلان
آماده داشته و بر هر فیل دو نفر فیلان از قوم جرگه که لشکریان مخصوص آنهاست نشسته و مقرر شده بود که فیلان صحرائی از اطراف
جنگل بحضور بیارند تا تماشا کنند لشکریان آنها کرده شود و قضا را در وقت که مردم از اطراف جنگل درآمدند از انبوهی درخت و پست
و بلند بسیار سلسله انتظام از هم گسیخت ترتیب قمرغه بر جانماند فیلان صحرائی سر اسیمه بر طرف روی نهادند و دوازده زنجیر فیل
از نر و ماده باین ضلع افتادند چون بیم آن بود که مبادا در روز فیلها میخانه را پیشتر از نده هر جا یافتند بستانند اگر چه فیل بسیار
بدست نیامدند غایتاً دو فیل نفیس شکار شد بغایت خوب صورت و صیل و تمام عیار چون کوهی را که در میان جنگل واقع است
داین فیلان در آن جنگل می بودند را کس بهای می گویند یعنی دیو کوه باین نسبت را در سر و پا و نر که نام دیوهاست این هر
دو فیل را نام کردم روز سه شنبه چهارم و کم شنبه پانزدهم مقام فرمودم شب مبارک شنبه شانزدهم کوچ نموده بمنزل کریمه باره نزل
اجلال اتفاق افتاد حاکم بیگ که از خانزاده درگاه است بخطاب حاکم خانی سرفراز گشت و مبلغ سه هزار روپیه بنگرام زمیندار
کوتهستان پنجاب افغانم شد چون گرمانایت اشتداد داشت و سواری روز متعذر بود کوچ بشب قرار یافت روز شنبه سیم و چهارم در پرگنه
دو حد بمنزل شد روز یکشنبه نوزدهم حضرت نیر عظم علیه بخش عالم در شرف خانه محل جلوه جهان افروزی فرمود و درین روز جشن عالی
ترتیب یافته بر تخت مراد جلوس فرمودم شهنواز خان را که بمنصب پنج هزار ذوات سرفرازی داشت بغایت دو هزار سوار و پیاده
سه اسپه تراز ساختم خواجه ابوالحسن میر بخش بمنصب چهار هزار ذوات و دو هزار سوار اصل و اضافه سرفرازی یافت چون
احمد بیگ خان کابلی که بکومت کشمیر سرفرازی داشت تعهد نموده بود که در عرض دو سال فتح ولایت تبت و کشتوار نماید و آن
و عهد بنقض گشت و این خدمت از و بانصرام نرسید بنا برین او را معزول ساخته دلا در خان کاکر را به صاحب صوبگی کشمیر سر بلندی
بخشیدم و خلعت و فیل مرحمت نموده رخصت فرمودم و او نیز خط تعهد سپرد که در عرض دو سال فتح تبت کشتوار نماید بدین الزمان
پسر شاه رخ میرزا از جاگیر خود که در سلطان پور داشت آمده سعادت آستانوس دریافت قاسم خان را بغایت خنجر مرصع
و فیل سرفراز ساخته بکومت صوبه پنجاب رخصت فرمودم شب سه شنبه بیست یکم از منزل مذکور کوچ فرموده عنان موکب
اقبال بصوب احمد آباد معطوف داشتیم چون از شدت گرما و عفونت هوا محنت بسیار کشیدند و تا رسیدن باگرد مسافت

بعید یا ایستاده بود بخاطر گذشت که ایام تابستان برین میم بدار الخلافه توجه فرمائیم چون تعریف بر شکل ملک گجرات بسیار شنیده میشد
و شهرت احمد آباد را نسبت به نمانده بود قصد گجرات بخمال گذشت آخر رای بودن احمد آباد قرار گرفت و از آنجا که حمایت و حراست یزد
حق سبحانه همه جادهمه وقت حافظ و ناصر این نیازمند است مقارن این حال خبر رسید که باز در آگره اثر و باع ظاهر شد و مردم
بسیار تلف میشوند بنا برین فسخ غریبیت آگره که باهام غیبی در خاطر پر تو افکنده بود مصمم گشت جشن مبارک شبیه بیست سویم بمنزل جلاله
ترتیب یافت پیش ازین مضابطه سک چنان بود که یک روزه زراسم مرا نقش می کردند و بر روی دیگر نام مقام و ماه و سنه
جلوس و ریو لا بخاطر رسید که بجای ماه صورت برج را که بآن ماه منصوب باشد نقش بکنند مثلاً در ماه فروردی صورت بره و در
آردی بهشت شکل و چون همچنین در هر ماه که سک شود یک طرف صورت آن برج را بنوعی نقش کنند که حضرت نیر عظم از آن طالع
باشد و این تصرف خاصه من است و تا حال نشده بود

درین روز اعتقاد خان بغایت علم سرفرازی یافت به مروت خان که از تعینات صوبه بنگاله است نیز علم مرحمت شد و شب شبیه
بیست و هفتم در موضع بدرواله از پرگنه سمرانزول اقبال اتفاق افتاد و درین منزل آواز کوئل شنیده شد کوئل مرغی است از عالم
زاغ غایتاً در حبه خرد تر هر دو چشم ز باغ سیاه می باشد و از کوئل سرخ ماده او خالها سفیدی دارد و ز سیاه یک رنگ است ز او
بغایت خوش آواز می باشد بلکه آواز او را هیچ نسبتی با آواز ماده او نیست کوئل در حقیقت بلیل هندی است همچنان که هست
و شورش بلیل در بهاری باشد آشوب کوئل در آمد برسات که بهار هندوستان است می شود و ناله اش بغایت دلنشین و مؤثر است
و آغازستی او مقارن است بریدن انبه اکثر درخت انبه می نشیند و از رنگ و بو انبه مخطوط است و از عرایب آنکه کوئل
خود بچه از بیضه بر نمی آرد و در وقت بیضه نهادن هر جا آشیانه زاغ را خالی می یابد بیضه آن را بمنقار شکسته بیرون می اندازد
و خود بجای آن بیضه می نهد و می چرد و زاغ آن را بیضه خود تصور کرده بچه بر می آرد و در پیش میبرد و این امر غریب
را من خود در آله آباد مشاهده کرده ام شب کم شبیه بیست و نهم کنار دریا می منزل شد و جشن مبارک شبیه در آن محل
ترتیب یافت دو چشمه در کنار دریا می ظاهر شد بغایت آب صاف داشت چنانچه که اگر دانه خشناش هم در او افتد
تمام ظاهر می شود تمام آن روز بهر اهل محل گذرانیده شد چون سیر منزل دلکش بود فرمودم که بر لب هر چشمه صدف بستند و روز
جمع در دریا می شکار را به کرده شد و ماهی های کلان پولک دار بدام افتاد نخست بفرزند شاه جهان حکم شد که
شمشیر خود بیا ز ماید بعد از آن بامرا مندرمودم که شمشیر های که در کمر بسته اند بپندارند شمشیر آن فرزند بهتر از همه برید

اینست نقش های سکه عهد جهانگیری که یک طرف آن شکل بروج دوازده گانه نقش
می شد و من لبعی بسیار اصل آن سکه های دوازده گانه را بهمرسانیده نقل
آن ها بعینه درین مقام نقش می کنم

نقش سکه صورت ثور مطابق ماه اردی بهشت



نقش سکه صورت حمل مطابق ماه فروردین



نقش سکه صورت سرطان مطابق ماه تیر



نقش سکه صورت جوزا مطابق ماه خرداد



نقش سکه صورت سنبله مطابق ماه شهریور



نقش سکه صورت اسد مطابق ماه مرداد



نقش سکه صورت میزان مطابق ماه مهر



نقش سکه صورت عقرب مطابق ماه آبان



نقش سکه صورت قوس مطابق ماه آذر



نقش سکه صورت جلدی مطابق ماه دی



نقش سکه صورت دلو مطابق ماه بهمن



نقش سکه صورت حوت مطابق ماه اسفندیار



ماهی پانجمی از بند ها که حاضر بودند قسمت نموده شد شب شنبه غره اردی بهشت ماه از منزل مذکور کوچ فرموده به سیاهوان
و تو اچیان حکم کردم که از مواضعی که بر سر راه و نزدیکی واقع است بیوه و بیچاره آنجا را جمع ساخته بجنور بیارند که بدست
نمود خیر کنم که هم باعث مشغولیت و هم نامزدان بقیض میرسد که ام مشغول به ازین خواهد بود و روز دوشنبه سویم شجاع خان
عرب و همیت خان و دیگر بنده های که از تعینات صوبه دکن و گجرات بودند دولت آستان بوس دریا قندیشاخ دار بابت علوت
که در احمد آباد توطن دارند ملازمت نمودند و زسه شنبه چهارم کنار دریا به محمود آباد محل نزول عساکر اقبال گشت رستم خان را
که فرزند شاه جهان بکومت گجرات گذاشته بود بسعادت زمین بوس سرفراز شد جشن مبارک شنبه سیشتم در کنار تال کاکریه ترتیب
یافت نا هر خان حسب الحکم از صوب دکن آمده بسعادت کورنش فرق عزت برافراخت بفرزند شاه جهان انگشتری الماس از
بابت پیشکش قطب الملک که هزاره قیمت داشت مرحمت شد اتفاقاً دران الماس سه خط در برابر یکدیگر و خط حرکت و زیر
آن واقع بود چنانچه نقش مد ظاهیر میشد این الماس را از نوادر روزگار دانسته فرستاده بود حالانکه رنگ و تراش و بهر هر عیب
است لیکن بظاهیر عام فریب بود و مهند از سعدی که معتبر است بود چون فرزند شاه جهان می خواست که از عنایم فتح دکن
یا بود بجهت برادر م شاه عباس فرستد این الماس را با دیگر تحفه با بجهت ایشان ارسال میداد و درین روز هزار روپیه
در وجه انعام بر کمرای باد فروش عنایت فرمودم مشارالیه گجراتی الاصل است و از نقل و سرگذشت احوال این ملک
استحضار تمام دار و نامش بونته بود یعنی نهال بخاطر رسید که پیر مردی را بونته گفتن ب نسبت است خصوص الحال که بسحاب کبریت
ما سر سبز و بارور بوده باشد بنا بران حکم فرمودم که بعد ازین او را بر کمرای میگفته باشند بر که بزبان هندی درخت را میگویند روز
جمعه هفتم ماه مذکور موافق غره جادی الاولی در ساعت مسعود مختار بمبارک و فرنی بشهر احمد آباد در آمد وقت سواری فرمود
بلند اقبال شاه جهان بیست هزار چمن که پنج هزار روپیه باشد بجهت نثار آورده بود و تاختان نثارکنان شرافت هم چون
بدو تاختان نزول اقبال فرمودم طره مرصع که بیست و پنج هزار روپیه قیمت داشت بر رسم پیشکش گذاریند و از بنده های او که دین
صوبه گذاشته بودند پیشکشها آورده و مذمه بجهت قریب بچهل هزار روپیه شده باشد چون بعضی رسید که خواجه بیگ میرزا است
صفوی در احمد نگر بجوار مغفرت ایزدی پوسته خنجر خان را که بفرزند می برگزیده بود بلکه از فرزند صلی گرامی تر میداشت و حقیقت
جوان رشید ضیعت طلب و بنده قابل تربیت است بمنصب دو هزار می ذات و سوار از اصل و اضافه سرفراز ساخته حراست قلعه
احمد نگر بعد از او مقرر فرمودم درین ایام از شدت گریه و غفونت هوا بیماری در میان مردم شایع شده و از اهل شهر دارد و کم کسی باشد

که دوسه روزی باین بلا مبتلا نشده باشند تپ محرق یا درواغنا بهم میرسد و در عرض دوسه روز آزاد تمام میرساند چنانچه بعد از صحت
 مدتی اثر ضعف و سستی باقی می ماند غایتا عاقبت بخیر است و حذر جانے بکسی کم میرسد و از مردم کمین سال که درین ملک
 وطن دارند شنیده شد که پیش ازین به سه سال همین قسم تپ بهم رسیده بود و بخیر گذشت بهر حال در آب و هوا و گجرات
 زبونی ظاهر شد و ازین آمدن بغایت پشیمانم امید که حق جل و علی بفضل و کرم خویش این گرانی را که سبب نگرانی خاطر
 است از میان مردم بردارد و روز مبارک شب سیزدهم بدیع الزمان پسر میرزا شاه رخ بمنصب هزار و پانصدی ذات و سوار
 و عنایت علم سرفراز یافته بخدمت فوجداری سرکار شین نقین شد سید نظام فوجدار سرکار لکنو بمنصب هزاری ذات و به مقصد
 سوار ممتاز گشت منصب علی قلع درمن که از تعینات صوبه قندهار است بالتماس بهادر خان صاحب صوبه قندهار هزارین ذات
 و به مقصد سوار حکم شد سید هزار بر خان باره بمنصب هزاری ذات و چهار صد سوار سر بلندی یافت زبردست خان را بمنصب شصت و
 ذات و سه صد و پنجاه سوار سرفراز فرمودم درینو لا قاسم خواجه ده بندی پنج دست باز تو بغون از ما و الله تعالی بصوب یک از
 اقوام خود برسم نیاز از سال داشته بود یک دست در راه ضایع شد چهار دست سلامت در او حین رسیدند حکم فرمودم که مبلغ
 پنج هزار روپیه حواله کس ایشان نمایند که از هر قسم متاع که مرصه خواجه و انداختیاج نموده برود و هزار روپیه بشار الیه العام شد
 و بهدین وقت خان عالم که نزد دار اسای ایران باطلی گرمی رفته بود یک دست باز آشنایی که بزبان پارسی اکنه می گویند
 پیشکش فرستاده بود از نظر گذشت بظاهر علاقه می که از باز دای تمیز توان کردند و بعد از پراپیدن تعادلت ظاهر میشود و روز
 مبارک شب سیزدهم میرزا ابوالصالح خویش مرحومی میرزا یوسف خان حسب احکام از دکن آمده سعادت آستانه در یافت صد مهر
 نذر و کلکی مرصع پیشکش گذرانید میرزا یوسف خان از سادات رضوی مشهور است و سلسله آنها در خراسان همیشه معزز و مکرم
 بوده اند و بالفعل برادر مر شاه عباس صبیح خود را به برادر خرد میرزا ابوالصالح مذکور نسبت کرده پدرش مرزا اتق خادم با شیشه
 روحه رضیه امام هشتم است و میرزا یوسف خان بیامن تربیت حضرت عرش آشیانه بمرتب امارت و منصب پنج هزاری رسیده بود
 به تکلف خوب میری بود و نوکر را بسیار تیوزک میداشت و بسیاری از خویشان او برگرد او فراهم آمده بودند در صوبه دکن بر حمت
 حق پیوست اگر چه فرزند بسیار از دماند و نظریه حقوق قدیم رعایا یافته خصوص در تربیت پسر کلاش نهایت توجه مبذول گشت در اندک
 مدت بمرتب امارت رسانیدم غایتا از و تا پدر فرق بسیار است روز مبارک شب سیزدهم سبب و به مقصد حکیم مسیح الزمان بیست هزار در پانچو
 مرحمت شد و حکیم روح الله صد مهر و هزار روپیه عنایت فرمودم چون مزاج مرا بسیار خوب دریافته بود و دید که بواسطه گجرات بغایت

ناسازگار است حکیم ندکو گفت همین که شما در شراب و افیون معتاد اندک کمی خواهند فرمود تمام این کوفت شما بیکبارگی بر طرف خواهد شد و همین که من در یک روز هر دو از آنها کم کردم در همان روز اول بسیار فائده کرد و روز مبارک شنبه سویم خورد و او ماه قمری لباس خان بمنصب هزار و پانصد نذات و هزار و دویست سوار از اصل و اضافه سرفرازی یافت و عرض داشت کجیت خان داروغه فیل خانه و بلوچ خان قراول سگی رسید که تا حال شصت و نه زنجیر فیل از زو ماده شکار شده بود و بعد از این هر چه شود عرض داشت خواهد شد حکم کردم که فیل سیر و آنچه خورد باشد زنها نگیرند و غیر از این دو قسم از زو ماده هر چه بنظر در آید شکار کنند روز دوشنبه چهارم مبلغ دو هزار روپیة کجیت عرس شاه عالم بسید محمد صاحب سجاده ایشان عنایت نمودم و اسب خاصگی کچی که از اسپان سره جام بود پیشکش نمود بود و راجه نرسنگه دیوم حمت شد هزار روپیة به بلوچ خان قراول سگی که بخدمت شکار فیل تعیین است انعام فرمودم روز سه شنبه پانزدهم اثر گرانی در دسر در خود یافتیم آخر به تپ منجر شد شب پیاله های معتاد را بخوردم و بعد از نیم شب آزار خمار بر تخت تپ افتادم و دوم تا دم صبح بر بستر طپیدم آخر روز کم شنبه شانزدهم تپ تحقیق یافت و باستصواب حکما شب ثلثان مقدار پیاله خورده شد و بکجیت خوردن شور باے ماش و برنج هر چند بکلیف میگردید و مبالغه می نمودند و استقامت نمودند و قرار داد تا بعد تمیز رسیده ام یاد ندارم که هسگر شور باے بوغان خورده باشم امید که بعد از این هم حاجت نه افتد چون درین روز غذا آوردند طبیعت رغبت نه نمود و مجلاسه روز دوشنبه بفاقه گذشت با آنکه یک شبان روز تپ کشیده ام و ضعف و بی طاقتی بحدیست که گویا مدت صاحب فراش بوده ام اشتها مطلق نمانده و بطعام رغبت نمی شود و در حیرتم که بانی این شهر راجه لطافت و خوبی منظور بوده که در چنین سرزمین بے فیض شهر ساخته بعد از و دیگران نیز عمر عزیز خود را درین خاکدان بر همه چیز گذرانیده اند و هوایش مسموم و زمینش کم آب و در یک بوم و گرد و غبار بحدیست که پیش ازین شرح داده شد آب بغایت زبون و ناگوار و در و خانه که در کنار شهر واقع است غیر از ایام برسات همیشه خشک می باشد چاره ها اکثر شتر و تلخ ناله ها که در سواد شهر واقع است بجا یون گا و ران دو غاب شده مردم اعیان که بقدر سامان دارند در خانه های خود بر کما ساخته اند و در ایام برسات از آب باران پرمی سازند و تا سال دیگر از آن آب میخورند و مضرات آبی که هرگز بودا و برسد و راه برآید بخار نداشته باشد ظاهراست بیرون شهر بجای سبزه دریا حین تمام صحرای قوم زار است و نسیمی که از روی قوم و زو فیض او معلوم مصرع

ای تو مجموعه خوبی بحیثیه ناست خوانم

پیش ازین احمد آباد را گردآباد گفته بودم الحال نمی دانم که سمستان نام نهم یا بیارستان خوانم یا زو قوم زار گویم یا جهنم آباد که شامل جمیع صفات است اگر موسم برسات مانع نبوده یکروز و درین محنت سراسر اوقات نمی فرمودم و سلیمان دار بر تخت با نشسته بیرون میستانم و خلق خدا را

ازین پنج و نخت خلاص میساختم چون مردم این شهر بغایت ضعیف دل و عاجزانده بخت احتیاط که سبب العیسی از اهل اردو به تعدی و ستم در خانه ملک آنها فرو آیند و مزاحم احوال فقرا و مساکین شوند و قاضی و میر عدل بحسبت رود دیدگی مداهنت نمایند تا نتوانند بآن ستم پیشیا پس آمد از تاریخی که درین شهر نزول سعادت اتفاق افتاد با وجود وحدت و حرارت هوا هر روز بعد از فراغ عبادت و ویرجی که طرف دریا که هیچگونه حایله و مانعی از درو و یوار و یساول و چوبدار ندارد برآمده دوسه ساعت بخومی می نشینم و بمقتضای عدالت بفریاد داد خواهان رسیده ستم پیشه بارادر خور جرایم و تقصیرات سیاست میفرمایم حتی در ایام ضعف با کمال در دوالم هر روز بدستور معهود بجهت که برآمدن آسانی بر خود حرام داشته ام

بهرنگهبانی حلق خدا | شب نگویم دیده بخواب آشنا | از بے آسودگی جسم تن | پنج پسندم به تن خویش تن
بکرم آتی عادت چنان شده که در میان شبانروزی پیش از دوسه ساعت بخومی نقد وقت بتاراج خواب نیرود و درین ضمن دو فائده منظور است یک آگاهی از ملک و دوم بیداری بیا و حق و حیف باشد که این عمر چند روزه بفلت بگذرد چون خواب گرانی در پیش است این بیداری را که دیگر در خواب نخواهم دید غنیمت شمرده یک چشم زدن از یاد حق غافل نباید بود

باش بیدار که خواب بے عجبی در پیش است

و همان روز که تپ کردم فرزند بجان پیوند شاه جهان تپ کرد و کوفت او با متداد انجامید و تاوه روز بکورتش نتوانست رسید روز مبارک شنبه بیست و چهارم آمده ملازمت نمود بغایت ضعیف و ناتوان بنظر درآمد چنانچه اگر کسی نگوید توان فهمید که این کس بیاری یک ماه بکس بیشتر هم کشیده باشد شکر که عاقبت بخیر گذشت روز مبارک شنبه سیم و یکم میر حمله که ورینولا از ایران آمده مجله از احوال و رفوزه کلک و قایع نگار شده بمنصب هزار و پانصد نجات و دو لیست سوار فرقی عزت برافراخت و درین روز بحسب ضعیفی که کشیده ام یک زنجیر نیل و یک راس اسپ و اقسام چهار پایه با مقدار سه از طلا و نقره و دیگر اجناس برسم تصدق بمستحقان عنایت شد اکثر از بنده با در خور سرمایه خویش تصدقات آورده بودند فرمودم که اگر غرض اظهار اخلاص و مجراست مقبول نیست و اگر از صدق عقیدت است چه حاجت با درون حضور غایبان خود بفقرا و ارباب استحقاق قسمت نمایند روز مبارک شنبه بیستم تیر ماه آتی صادق خان بخش بمنصب دو هزار و سیصد و سوار از اصل و اضافه سرفرازی یافت ارادت خان میر سامان بمنصب دو هزار و سوار ممتاز گشت میر ابو صالح رضوی بمنصب دو هزار و سوار خطاب رضویخانه و عنایت علم و فیل سرفراز شده بصوبه دکن رخصت یافت و ورینولا بعرض رسید که سپهسالار تالیق خان خانان در تتبع این مصرع مشهور که - ع

بهریک گل زحمت صد خاری باشد کشید

غزلی گفته و میرزا رستم صفوی و میرزا مراد پسر او نیز طبع آزمائی نموده اند مطلع درید همه بخاطر رسید

ساغری بر رخ گلزاری باید کشید | ابر بسیار است می بسیاری باید کشید

از ایستادهاست بزم حضور هر که طبع لطمی داشت غزل گفته گذرانید این مصرع ظاهر شد که از مولانا عبدالرحمن جامی است غزل او تمام بنظر در آمد غیر از آن مصرع که بطریق مثل زبان زور و زکار شده و دیگر کارهای نسیخته بغایت ساده و بهوار گفته و رین تایخ خبر فوت احمد بیگ خان حاکم کشمیر رسید پسران او که از خانه زادان این درگاه اند و اثر رشد و کار طلبی از ناصیه احوال آنها ظاهر بود بناصب مناسب سرفرازی یافته بخدمت صوبه بنگلش و کابل تعین شدند منصب او دو هزار و پانصدی بود پسر کلان او بمنصب سه هزار و سه پسر دیگر بمنصب نهصدی ممتاز گشتند روز مبارک شنبه چهاردهم خواجه باقیخان که بجوهر اصالت و شرافت و نجابت و شجاعت آراستگی دارد و یکی از نهانجات ملک برار معبد اوست بمنصب هزار و پانصدی و هزار سوار از اصل و اضافه و بختاب باقیخان علم عزت برافراخت را که کمند که سابق دیوان صوبه گجرات بود بدیوانی صوبه مالو امتاز گشت در نیولاجفت شدن سارس که تا حال دیده نشده بود و در مردم شهرت دارد که هرگز هیچکس ندیده بنظر در آمد سارس جانوریست از عالم کلنگ غایتاً از کلنگ ده دوازده پر کلان تر و میان سر بر ندارد و پوسته است بر استخوان سر کشیده و از پشت چشم تا مقدار شش انگشت از گردن او سرخ می باشد اکثر در صحرای جفت بسمی بر دو حیوان خیل خیل هم بنظر در می آیند و جفت آن را از صحرای آورده در خانه مانگاه می دارند و با مردم نمی گیرند قصه جفت سارے است در سرکار سن که لیل و مجنون نام نهاده ام روزی یکی از خواجه سرایان عرض کرد که در حضور من اینها با هم جفت شدند حکم فرمودم که هرگاه بازاراده جفت شدن داشته باشند مرا آگاه سازند و هنگام سفیده صبح آمده عرض کرد که بازمی خواهند که جفت شوند در لحظه خود بجهت تماشا شتافتم ماده پارسه خود را راست گذاشته اندک خم کرد و زاول یک پارسه خود را از زمین برداشته بر پشت او نهاد و بعد از آن پارسه دوم را و لحظه بر پشت او نشسته جفت شد آنگاه فرود آمد و گردن را دراز ساخته نزل را بر زمین رسانیده یک مرتبه برگرد و ماده گشت یکین که بیضه نهاده بچم هم بر آرد و از الفت و محبت سارس با جفت خود نظماً غریب و عجیب بسیار شنیده شد چون بتواتر رسیده و غایت تمام دارد نوشته می شود از جمله قیام خان که از خانه زادان این درگاه است و در فن شکار و قراولی و قوت تمام دارد عرض کرد که روزی شکار رفته بودم سارے نشسته یا فتم چون نزدیک تر شتافتم از جای خود برخاسته روان شد و از رفتار او اثر ضعفی دلم یافته شد جای که نشسته بود رستم استخوانی چند باشته بر بنظر

در آمد که در زیر خود گرفته نشسته بود و در آن دام چیده خود را بگوشه کشیدم خواست که بجای خود آمده بنشیند پایش بدام مضبوط شد پیش رفته گرفتم بغایت سبک به نظر در آمد چون نیک دیدم در سینه و شکم اصلا پر نمانده گوشت و پوست از هم ریخته و گرم افتاده بلکه در تمام اعضا اثری از گوشت نمانده است پیری با استخوانی چند بدست در آمد ظاهر شد که جفتش مرده و از فراق او باین روز نشسته

بگذاخت من از بهر دل افروز مرا	افروخت چو شمع آه جانسوز مرا	روز طربم سپاه شد چون شب غم	نشان از فراق تو بدین روز مرا
-------------------------------	-----------------------------	----------------------------	------------------------------

همت خان که از بنده های خوب من است و سخن او اعتماد را می شاید عرض کرد که در پرگنه دو حد جفت سارے بر کنار تال بنظر در آمد از بند و قحیان من یکی رازد و همان جاسرش بریده پاک ساخت قضا را در آن منزل دوسه روز مقام واقع شد جفت او پیوسته در آن گرد و پیش میگشت و فریاد و فغان میکرد و مرا از بقراری او دل بد روی آمد و غیر از ندامت چاره نبود چون از آن منزل کوچ شد بحسب اتفاق بعد از میت و پنج روز همان مقام عبور افتاد از مستوطنان آنجا مال و حال و خاتمت احوال آن سارے پرسیدم گفتند که در همان روز جان داد و هنوز اثری از استخوان و پروبال او بر جاست من خود با بخارفته دیدم نوعی که گفته بودند نشان یا قتم ازین عالم نعلها در میان مردم بسیار است نوشتن آنها طوطی دار و روز شنبه شانزدهم خبر فوت راوت شنیدم که از تعینات صوبه بهار بود بعضی رسید و مانسنگه سپر کلان او بمنصب دو هزار ری ذات و ششصد سوار سرفراز گشت و دیگر فرزندان و اقوام او باضافه منصب سرفراز شدند و بتابعیت او مامور گشتند روز مبارک شنبه بست و یکم فیل باون سرشکار خاصه که بحجت رام شدن در پرگنه دو حد گذاشته شده بود بدرگاه رسید حکم فرمودم که نزدیک بجهر که طرف دریای نگاه دارند که همیشه در مد نظر باشد و در فیل خانه حضرت عرش آشیانی کلان تر از فیل در جنسال که مدتها سر حلقه فیلمان خاصه بود بنظر من در نیامد ارتفاع آن چهار درع و سه نیم پاگز آلی بود که هشت درع و سه انگشت شرعی باشد و بالفعل در فیلمان سرکار من از همه کلان تر بهلوان عالم گجراج است که عرش آشیانی خود بدولت شکار فرموده بودند و سر حلقه فیلمان خاصه نسبت ارتفاعش چهار درع و نیم پاست که هفت درع و هفت انگشت شرعی باشد گز شرعی بعضی بست و چهار انگشت آدم متساوی اختلافه قرار یافته و گز آلی بعضی چهل انگشت است درین تاریخ مظفر خان که بنجدست صاحب صوبگی ولایت طحطه سرفراز شده بود سعادت آستانوس دریافت صد مهر و صد روپیه نذر و موازی یک لک روپیه از جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید و در نیو لایحه رسید که حق سبحانه تعالی بفرزند پیر و پیر پسر از صبییه مغفوری شاه مراد کرامت فرمود امید که قدش برین دولت مبارک باشد روز یکشنبه بست و چهارم راے بهاره دولت آستانوس دریافت و در ملک گجرات کلان تر ازین زمینداری نیست ملکش

بدریای شور پیوسته است بهار و جام از یک حد اند و بدیه پشت بالاتر بهم میرسند غایتاً بجست ملک جمیعت اعتبار بهار و جام
 بیش است مے گویند که بدین هیچ یک از سلاطین گجرات نیامده سلطان محمود فوجی بر سر او فرستاده بود جنگ صف کرد و شکست
 برفوج محمود افتاد القصر در وقت که خان اعظم به تسخیر قلعه جونا گڑھ ملک سور تهر شتافت تنوکه مخاطب بسلاطین مظفر بود و خود را
 وارث ملک میگرفت بحال بتاه در پناه زمینداران روزگار بسر می برد و بعد از آن جام با فوج منصوره جنگ صفت کرد و شکست خورد
 و تنو به پناه راس بهار و در آمد خان اعظم تنو را از راس بهار و طلب نمود مشارالیه چون تاب مقاومت با لشکر منصور نداشت
 تنو را سپرده باین دو لشخو اهی از صدقات افواج قاهره محفوظ ماند و در آن وقت که احمد آباد و بمبور و مکه باقبال آراستگی یافت و بزودی
 کوچ شد بلازمست نرسید زمین او هم خلیه راه بود و فرصت نیز مقتضی تعیین افواج نبود چون بحسب اتفاق باز مراجعت واقع شد درین
 دفعه فرزند شاه بهمان راجه بکر با حیت را با فوجی از بنده های درگاه تعیین فرمود و نجات خود را منحصر در آمدن دانسته خود بسعادت
 آستانوس شتافت و دولست مهر و دو هزار روپیه نذر و صداسپ پیشکش گذرانید غایتاً از اسپان او یکے آنچنان نبود که خاطر پسند
 باشد عمرش از هشتاد و زیاده بنظر مے درآمد و خود میگوید که نود سال دارم که در حواس و قوای ظاهری و قوای نرفته از مردم او
 پری بنظر در آمده موی ریش و برت و ابرو مے اوسفید شده میگوید که ایام طفولیت مرا راس بهار و یاد دارد و در پیش او
 از خردی کلان شده ام و درین تاریخ ابو الحسن مصور بخطاب نادر الزمانی سرفراز گشت مجلس جلوس مراد و دیباچه جهانگیر نامه کشیده
 بنظر در آورد چون سزاوار تحسین و آفرین بود و مور و الطاف سیکر ان گشت کارش بعیار کامل رسیده و تصویر او از کار نامه های
 روزگار است و درین عصر نظیر و عدیل خود ندارد و اگر درین روز او ستاد عبدالحی و استاد و بهزاد و صفحہ روزگاری بودند انصاف کار
 او مے دادند پدرش آقا رضائی مروی در زمان شاهزادگی من بخدمت سن پیوسته او را نسبت خانزادی باین درگاه است غایتاً
 او را هیچ آشنائی و مناسبت بکار پدرش نیست بلکه از یک عالم نمیتوان گفت و من نسبت با و حقوق تربیت بسیار است اینچنین
 تا حال خاطر همیشه متوجه تربیت او بوده تا کارش بدین درجه رسیده الحق نادره زمان خود بوده و همچنین استاد منصور نقاش که بخطاب
 نادر العصری ممتاز است و در فن نقاشی بگام عصر خود است و در عهد دولت پدر من و من این دو تن ثالث خود ندانند مراد فوق
 تصویر و مهارت تمیز او بجای رسیده که از استادان گذشته و حال کار هر کس بنظر در مے آید بے آنکه نامش مذکور شود بدیه و ریاض که
 کار فلان است بلکه اگر مجلے باشد شتمل بر چند چهره و هر چهره کار یکے از استادان باشد می توانم یافت که هر چهره کار یکیت و اگر در یک
 صورت چشم دابر و دیگر کشیده باشد در صورت می فهمم که اصل چهره کار یکیت و چشم دابر و را که ساخت شب یکشنبه مے و یکم

تیسر ماه باران عظیم شد تا روز سه شنبه غره امرداد ماه آبی بشدت هر چه تمام تر بارید و تا شام نود و نه روز پیوسته ابر و باران بود چون
این ملک ریگ بوم است و بناهاش در غایت زبونی عمارات بسیار و قنادی و اساس حیات جمعی از پادشاهان و متوطنان این شهر
شیده شده که مثل باران امسال یاد ندارند که در هیچ سینه شده باشد رودخانه ساپهر متی اگر چه بظاهر هر آب می نماید غایتا اکثر
جایا بلبست فیل خود همیشه آمد و رفت میکنند همین که میکروزماساک باران شد اسپ و آدم نیز پایا میگذازند سر چشمه این رودخانه در
کوهستان در ملک رانا واقع است از کوه کوه برمی آید و یک ونیم کوه طے نموده از ته میر لور میگذازد و در اینجا این رودخانه را
دریا واکل میگویند چون سه کوه از میر لور گذشت ساپهر متی نامند روز مبارک شنبه دهم را و بهاره بغایت فیل زیاده
فیل و خمر مرغ و چهار انگشتی از یاقوت سرخ و یاقوت زرد و نیلم و زمرد و سرفراز یافت پیش ازین التالیق جان سپار خان خانان
سپه سالار حسب الحکم فوجی بسر کرده که سپر خود امرالله بجانب گونڈوانه بجبت گرفتن کان الماس که در تصرف پنجوز میندار خاندیس است تعین
نموده بود درین تاریخ عرض داشت او رسید که زمیند رنکور مقاومت باشکر منصور زیاده از اندازه و مقدار خویش دانسته کان را
بیشکش نمود و داروغه بادشاہی بضبط آن مقرر گشت الماس آنجا باصالت و نفاست از سایر اقسام الماس امتیاز تمام دارد و نزد
جوهریان بغایت معتبر و همه نیک اندام و بهتر تر و برتر میشوند و دم کان گوگرد که در حدود ملک بهار واقع است و الماس آنجا از کان
بر نمی آید رودخانه ایست که در ایام برسات سیل از فراز کوه می آید و پیش آن را می بندند و چون سیل از رود بند گذشت و آب کم
شد جمعی که درین فن مهارت دارند و مخصوص این کار اند بر رودخانه درآمده الماس می آرند و الحال سه سال است که این ملک
بصرف اولیای دولت ابد قرین درآمده و زمیندار آنجا مجوس است غایتا آب آنسوی زمین بغایت مسموم است و مردم بیگانه
در آنجا نمی توانند بسربرد و سویم در ولایت کرناٹک متصل بسرحد قطب الملک در پنجاه کوه مسافت چهار کان واقع است و در
تصرف زمینداران است و الماس آنجا اکثر پنجه بهم میرسد روز مبارک شنبه دهم ناہر خان بمنصب هزار و پانصدی ذات و مہزار سوار
سرفراز گشت و یک زنجیر فیل با و عنایت شد مکتوب خان داروغه کتب خانه بمنصب هزار و پانصدی ذات سر بلندی یافت چون حکم
فرموده بودم که شب برات بر دو رتال کا کر یہ چراغان ترتیب نمایند آخر ماے روز دوشنبه چهار دهم ماه شعبان بقصد تماشای
آن توجہ فرمودم اطراف تال را با عمارت میان بقانوس الوان و اقسام صنایع که در چراغان مقرر است آراسته آتش بازیها ترتیب
داده بودند بغایت چراغان عالی شد و آنکه درین مدت پیوسته ابر و باد و باران بود بغایت آبی از اول شب هوا صاف شد و
اثری از ابر نماند و بر حسب دلخواه تماشای چراغان میسر گشت و بنده ہاے خاص بساغر نشاط خوشوقت گردیدند حکم کردم کہ

شب جمعه باز بهین دستور چراغان کنند از غریب اتفاقات آنکه آخر روز مبارک شنبه هفتم متصل باریدگی بود و در وقت روشن شدن
چراغ باران استاد و تماشاگر چراغان خاطر خواه شد درین روز اعتماد الدوله بقطعه نیلم قطعه در غایت نفاست و یکزنجیر فیصل
بیدندان بایراق نقره شکیش نمود چون خوبصورت و خوش ترکیب بود داخل قیلان خاصه مقرر شد در کنار تال کا کر یہ سناسے که از قراخان
طایفه هندو اندک کلبه درویشان ساخته منزوی بود چون خاطر همواره صحبت درویشان راغب است بے تکلفانه بملاقات او شافتم و
زمانے تمتد صحبت او را دریا فتم خالی از آگاهیه و معقولیت نیست و بآئین دین خود از مقدمات صوفیه وقوف تمام دار و وظائف
خود را بروش اہل فقر و تخرید موافق ساخته و خود را از طلب و خواہش گذرانیده توان گفت کہ ازین طایفه بهتر از وے بہ قطر
نیامده روز دوشنبه بست و یکم سار سے کہ جفت شدن آنرا در اوراق سابقه ثبت کرده ام در باغچه خس و خاشاک فراہم آورده
اول یک بیضه نمادہ روز سوم بیضه دوم نمادہ این جفت سارس را در یک ماہ کے گرفته شدہ بود و پنج سال در سرکار ماندہ بقصہ
بعد ازین پنج و نیم سال جفت شدند و تا یک ماہ جفت میشدند در بیست و یکم ماہ امر داد کہ با صلح اہل ہند ماہ ساؤن گویند بیضہ
نہادند مادہ تمام شب تنہا بر بیضہ می نشیند و نر نزدیک مادہ استادہ پاس میدارد و چنان آگاہ مے باشد کہ بیج جان داری را مجال آن
نیست کہ نزدیک با و توان گذشت یک مرتبہ را سوکلا نے نمودار شد بشدت ہرچہ تمام تر بجانب او دویدہ تا را سو خود را بسو رارخ
نر سائید دست از و باز نہداشت چون نیر اعظم جهان را بنور خویش نوزانی ساخت نر بر سر مادہ آمدہ بمقتار پشت او را مے خار و
و بعد از آن مادہ بر مے خیزد و نمی نشیند و باز مادہ نیز بہین دستور آمدہ او را بر می خیزاند و خود می نشیند مجملًا تمام شب مادہ تنہا بر بیضہ
نشستہ پرورش می دہد و روز بروز مادہ بہ نوبت مے نشیند و در وقت نشستن و برخاستن نہایت احتیاط بجائی آرند کہ سبادا
آیسے بہ بیضہ رسد در ہنگام مراجعت از شکار فیل چون موسم شکار باقی بود گچیت خان داروغہ و بلوچ خان قراول بیگے را
گذاشتہ شدہ بود کہ تا ممکن و مقدور باشند فیل بگیرند و همچنین جمعے از قراولان فرزند شاہجہان نیز باین خدمت مامور تعیین شدہ
بودند درین تاریخ آمدہ ملازمت نمودند ہنگے یکصد و ہشتاد و پنج زنجیر فیل از نر و مادہ شکار شدہ ہفتاد و سہ زنجیر نر و یکصد و دو از مادہ
ازین جملہ چیل و ہفت زنجیر نر و ہفتاد و پنج مادہ کہ یکصد و بیست و دو زنجیر باشند قراولان و فوجداران بادشاہی شکار کردند و بیست و
شش زنجیر نر و سہ و ہفت مادہ کہ شصت و سہ زنجیر باشند قراولان و فیل بانان فرزند شاہجہان گرفتند روز مبارک شنبہ بیست و چہام
بسیر باغ فتح رفتہ و در در آنجا بعیش و نشاط گذرانیدہ شد آخر روز شنبہ بدو لتخانہ معاودت اتفاق افتاد چون آصف خان
بعض رسانید کہ باغچہ حویلی بندہ بغایت سبز و خرم شدہ انواع گل دریا حین شگفتہ حسب الاتماس مشارالیه روز مبارک شنبہ سی یکم

بمنزل اور رقم الحق خوب سرمنزل به نظر در آمده و خوش وقت گشتم از جواهر مرصع آلات و اقمشه موازے سے و پنج هزار
 روپیه پیشکش و قبول افتاد مظفر خان بغایت خلعت و فیل سرفرازی یافته بدستور سابق خدمت حکومت صوبه شطه بعد
 او مقرر شد خواجه عبدالکریم گیلانی که برسم تجارت از ایران آمده بود برادر مر شاه عباس مکتوبه با محقر تحفه مصحوب او ارسال داشته
 بودند درین تاریخ مشارالیه را خلعت و فیل عنایت نموده رخصت انعطاف ارزانی فرمودم و جواب کتاب شاه بابا و بودے
 مرسل گشت و خان عالم نیرمان مرحمت عنوان و خلعت خاصه سرفرازی یافت روز جمعه غره شهر یور ماه شد از روز یکشنبه سویم
 تا شب مبارک شنبه باران بارید از غرایب آنکه روزهای دیگر حفت سارس پنج شش مرتبه بنوبت بالای بیضه می نشیند
 درین شبانروز که پیوسته باران بود و هوا بقدر برودت داشت بجهت گرم داشتن بیضه با از اول صبح تا نصف النهار متصل نشست
 و ازین روز تا صبح روز دیگر به فاصله ماده نشست که مبادا از برخاستن و نشستن بسیار برودت هوا تاثیر کند و نم به بیضه ها
 رسد و ضایع شوند مجلا آنکه آدمی برهنه نوزد عقل و ادراک می کند و حیوان بمقتضای حکمت از لے مجبول بآن شده و غریب تر آنکه
 در اوایل بیضه ها را متصل بهم در زیر سینه نگاه میداشت بعد از آن که چهارده پانزده روز گذشت در میان بیضه ها بقدر فاصله
 گذاشت که مبادا از اتصال آنها حرارت بافراط شود از گرمی بسیار فاسد گردند روز مبارک شنبه هفتم مبارکی و خرمی پیشخانه بجانب
 آگره برآورده شد پیش ازین منجمان و اخترشناسان بجهت کوچ ساعت مذکور اختیار نموده بودند چون باران بافراط شد از در خانه
 محسوسه آباد و ریاسه می عبور لشکر منصور متعذر بود ناگزیر درین ساعت پیشخانه را بر آورده روز بستی و یکم شهر یور ساعت کوچ مقرر
 گشت چون فرزند شاه جهان خدمت فتح قلعه کانگره که کند تسخیر هیچ یک از سلاطین و الا شکوه بر فراز کنگره آن نرسید بر ذمت بهمت
 خویش لازم شمرده فوجی بسرکردگی راجه سورجبل سپهر راجه باسو و نقی که از بنده های روشناس اوست پیش ازین فرستاده بود
 و رنیو لاطا هر شد که فتح آن حصن متین بجای که پیش ازین تعیین فرموده صورت پذیر نیست بنا برین راجه بکرماجیت را که از بنده های
 عمده اوست با دو هزار سوار موجود از ملازمان خاصه خود و جمعی از بنده های جهانگیری شل شاه باز خان بودی و بهودی ازین
 ها را در اے پر تھی چند و سپران رام چند و دولت نفر برق انداز سوار و پانصد نفر توپچی پیاده سواے فوج که سابقا فرستاده تعیین
 فرمودند و چون ساعت رخصت او درین روز مقرر گشته بود مشارالیه تسبیح زمره که ده هزار روپیه قیمت داشت برسم پیشکش گذرانیده بغایت
 خلعت و شمیر سرفرازی یافته با نخدمت رخصت شد چون در انصوبه جاگیر نداشت فرزند شاه جهان پرگنه برهانه را که بست و دو لکه
 دام جمع دارد و خود بالعام الناس نمود که بجای او مقرر دارد و خواجہ نقی دیوان بیوتات که بخدمت دیوانی صوبه کن مقرر گشته بود بخلاف معتد خانے

وفیل خلعت ممتاز شد و بهت خان رابع فوجاری سرکار بهر پنج و آن حد و درخصت فرموده اسپ و پرم نرم خاصه عنایت نمودم
 و پرگنه بهر پنج بجای گیر او مرحمت شد و در اسپ پستی چند که بخدمت کانگڑه مقرر گشته بمنصب بهنقصیدی و چهار صد و پنجاه سوار فرقی عزت
 پیا فرخت چون عرس شیخ محمد غوث در میان بود هزار و در بجهت خرج آن بفرزندان ایشان لطف شد مظفر ولد بهادر الملک کاز
 تعلیمات صوبه دکن است بمنصب هزار می ذات و پانصد سوار سر بلندی یافت چون وقایع دوازده سال از جلالگیری نامه به بیاض
 برده شده بود بمقتضای کتاب خان خاصه حکم فرمودم که این دوازده سال احوال را یک جلد ساخته نسخه های متعدد ترتیب نمایند
 که به بندگی خاص عنایت فرمائیم و بسایر بلاد فرستاده شود که ارباب دولت و اصحاب سعادت دستور العمل روزگار خود سازند
 روز جمعه هشتم یک از عاقله نویسان تمام را نوشته و جلد کرد و بنظر در آور و چون اول نسخه بود که ترتیب یافته به فرزند شاهرجهان
 که او را در همه چیز از همه فرزندان خود اول میدانم مرحمت نمودم و بر پشت کتاب بخط خاصم قوم گشت که در فلان تاریخ و فلان مقام آن
 فرزند عنایت شد امید که توفیق در یافت این مطالب که باعث رضا جوئی خالق و دعا گوئی خلق است نصیب روزگار باد
 روز سه شنبه دوازدهم سجان قلی قراول بسیار رسید و تفصیل این احوال آنکه او سپر حاجی جمال بلوچست که از قراولان خوب
 پرور بود و بعد از شفقار شدن آنحضرت نوکر اسلام خان شده همراه او به بنگال فرستاده بود و در اسلام خان بنا بر نسبت خانه زادگی
 این درگاه مراعات احوال بواجبه نموده و محل اعتماد دانسته پیوسته در سواری و شکار نزد یک نجومی داشت عثمان افغان که سالها
 به ترم و عصیان دران صوبه گذرانیده و خاتمت احوال او را در اوراق گذشته گذارش یافته چون حراس بقیاس از اسلام خان
 داشت کس نزد این بے سعادت فرستاده بجهت قتل تقلبات می نماید و تعمد این کار کرده و سرکس دیگر را با خود متفق می سازد و قضا را
 پیش از آنکه اراده باطل این حق ناشناس از حیز قوه بالفعل آید یک از آنها آمده و اگر آگاه میکند اسلام خان در خط آن حرام نمک را گرفته
 مقید و مجوس می گرداند و قصه بعد از فوت مشارالیه بدرگاه آمد چون برادران و خویشان او در سلک قراولان انتظام داشتند حکم شد
 که او نیز در زمره قراولان تنظیم باشد و درین وقت پسر اسلام خان بطریق معارض کرد که لایق خدمت نزدیک من نیست بعد از
 شکار فتن ظاهر شد که چنین مقدمه با نسبت کرده بودند معذرا چون برادرانش بمبالغه عرض نمودند که محض تمست بوده و بلوچخان
 قراول بیگانه صان شد از قتل و سیاست او در گذشته و حکم فرمودم که همراه بلوچ خان خدمت می کرده باشد باین که است و جلان
 بنحیث بے سبب و جهت از درگاه گریخته بجانب اگره و آنخود و رفت بر بلوچ خان حکم شد که چون ضامن بود اول او
 را حاضر سازد و او کسان به تفحص فرستاده در یک از مواضع اگره که خالی از تردید نیست و جنده نام دارد و برادر

بلوچ خان که به تفحص او رفته بود او را دریافت هر چند بکامیت خواست که بدرگاه آورده و هیچ وجه راضی نشد و مردم بجمایت برخاستند
 ناگزیر نزد خواجه جهان با گره رفته حقیقت را باز نمود مشارالیه فوجی بر سر آن ده تعیین فرمود که حیراً و قراً او را گرفته بیاورند مردم آن
 موضع چون ویرانی و خرابی خود را در آئینه محال مشاهده نمودند او را بدست او دادند و درین تاریخ مقید و مسلسل بدرگاه رسید حکم
 بقتل او فرمود و میر غضب بسرعت هر چه تمام تر او را بسیار گاه برد و بعد از زمانه شفاعت یکے از نزدیکان جان بخشی فرموده
 حکم بر بریدن پائے او شد و بحسب سر نوشت پیش از رسیدن حکم بسیار رسیده بود هر چند آن خون گرفته استحقاق کشتن داشت
 مع هذا خاطر حق شناس ندانست گزیده مقرر فرمود که بعد ازین حکم بقتل هر کس شود پا وجود تاکید و مبالغه تا وقت غروب آفتاب عتاب
 نگاهدارند و نکند و اگر تا آن وقت حکم نجات نرسد ناگزیر بسیار رسانند روز یکشنبه در پائے می عظیم طغیان نمود و موج با
 کلان کلان بنظر در آمد با وجود بارانهای گذشته هرگز باین شدت بلکه نصف این نیامده بود از اول روز آغاز آمدن سیل شد
 و آخر روز و یکے نهاد مردم کمین سال که درین شهر توطن دارند عرض کردند که یک مرتبه در ایام حکومت مرتضی خان چنین
 جلوریز سیل آمده بود و غیر از آن بخاطر نمیرسد درین ایام یکے از قصاید مغری که مداح سلطان سنج و ملک الشعراء او بود و اجتماع
 افتاد بغایت سلیس و هموار گفته مطلعش نیست.

ای آسمان منجر حکم روان تو | کیوان پیر بنده بخت جوان تو

سعید از زیر گرباشی که طبع نظمی داشت قصیده مذکور را تتبع نموده بعضی رسانید خوب گفته بود این چند بیت از آن قصیده است
 اقل این کلان است ۱۲
 اسی نه فلک نموده از آستان تو

دوران پیر گشته جوان در زمان تو	بخشد دل توفیق و تجوید سبب چو مهر
از باغ قدرت است فلک یک تیغ سبز	انداخته بروے هوا باغبان تو
جان مراے قدسیان همه از نور جان تو	باد اجهان بکام تو اے باد شاه عهد
اے سایه خدا تو پر نور شد جهان	بادا همیشه نور خدا سایان تو

روز مبارک شنبه چهاردهم بصله این قصیده حکم فرمودم که سعید را بزور زن کنند آخر روز بسیر باغ و رستم باڑی رفته شد بغایت
 سبز و خرم بنظر در آمد وقت شام بر کشتی نشست از راه دریاد و تخانه معاودت نمودم روز جمعه پانزدهم ملا امیری نام پیر مردی از طر
 نادر الهی آمده سعادت آستانوس دریافت و چنین بعرض رسانید که از قدیمان عبداللہ خان اوزبک بودم و از ایام جوانی و عنفوان نشو و نما
 تا وقت که خان شندقار شدند در سلک خدمتگاران قدیم و نزدیک امتیاز داشته در خلا و ملا محرم بوده و بعد از گذشتن خان تا حال دران

ملک بزرگوار گزیده و بنیاد بقصر زیارت خانه مبارک از وطن مالمه برآمده خود را بلازمست رسانیدم او را در بودن و رفتن مختار ساختم عرض نمود که روزی چند در خدمت خواهم بود هزار روپیہ خرچ و خلعت مرحمت شد بنایت پیر شگفته روئے پر نقل و سخن است فرزند شاه جهان نیز پانصد روپیہ و سروپا لطف کرد در میان باغچه دولتیانه خورم صف و جوئے واقع است و یک ضلع آن صف درخت موسر است که پشت بر آن داده می توان نشست چون یک طرف تنه او مقدار سه ربع گز کاواک شده بدنه او بود فرمودم که لوح سنگ مرمر تراشیده و در آنجا مضبوط سازند که پشت بر آن نهاده می توان نشست درین وقت بیت بدیه بر زبان جاری گشت و بسنگ تراشان حکم شد که در آن لوح نقش کنند تا بطریق یادگار در صفحه روزگار بماند و آن بیت اینست - بیت

نشین گاه شاه هفت کشور | جهانگیر این شاهنشاه اکبر

شب سه شنبه نوروز هم در دولتیانه خاص بازار ترتیب یافت پیش ازین ضابطه چنان بود که هر چند گاه اهل بازار و محترفه شهر حسب الحکم در سخن دولتیانه دکان با آراسته از جواهر مرصع آلات و انواع اقمشه و اقسام اقمه آنچه در بازار با لبر و خست میرود حاضر ساخته بنظر در آورند بخاطر رسید که اگر در شب این بازار ترتیب یابد و فانوس بسیار و در پیش دکانها چیده شود و طور نمودی خواهد داشت بے تکلف خوب برآمد و غیر مکرر بود کجیح دکانها سیر کرده آنچه از جواهر و مرصع آلات و هر قسم چیز خوش آمد خریدیم از هر دکان متاعی بلامیری انعام شد و چندان جنس باورسید که از ضبط آن عاجز آمده بود روز مبارک شنبه بیست یکم شهر پور ماه آبی سنه ۱۰۳۰ جلوس مبارک مطابق بیست و دوم رمضان سنه هزار و بیست و هفت هجری بعد از گذشتن دو نیم ساعت نجومی مبارکی و فرسخی آیات عزیمت بصوب دارالخلافه اگره برافراشته شد و از دولتیانه تا تال کا کر یک محل فزودل آیات اقبال بود بدستور معهود و شاکان شافتم در پهن روز جشن و زن شمسی منعقد گشت و بحساب سنه شمسی سال پنجاهم از عمر این پیاوند درگاه ایزدی مبارک که آغاز شد و ضابطه مقرر خود را بطلا و دیگر اجناس وزن نموده مر وادید و گل زرین نثار کرد و شب تماشا شد چراغان نموده و در حرم سرای دولت بعیش و عشرت گذرانیده شد روز جمعه بیست و دوم حکم کردم که جمیع مشایخ و ارباب سعادت را که درین شهر توطن دارند حاضر سازند که در ملازمست اظهار نمایند و سه شب برین و تیره گذشت و هر شب تا آخر مجلس خود بر سر پا ستاده بزبان حال میگفتم - سه

خداوندگار تو نگر توئی	توانا و درویش پرور توئی	نه کشور کشایم نفس زمان دهم	یکه از گدایان این در گم
تو بر خیر و نیکی دهم و سترس	و گر نه چه خیر آید از من بکس	منم بندگان را خداوندگار	خداوند را بنده حق گذرا

جمعه از فقر را که تا حال بلازمست نرسیده بودند التماس مدد معاش داشتند در خور استحقاق هر یک زمین و غیره چه مرحمت شد

کامیاب خواهش گردانیدم شب مبارک شنبه بیست و یکم سارس یک بجای برآورد و شب دوشنبه بیست و پنجم یکم دوم محلاً یک بجای بعد از سی چهار روز
دوم بعد از سی و شش روز برآمد و در حبه از یک قازده یا زده کلان تر یا برابر یک طادوس یک ماه توان گفت پشمش نیک رنگ است روز
اول پنج نخورد و از روز دوم مادرش ملخه خرد را به مقدار گرفته گاه مثل کبوتر می خوراند و گاه بر دوش مرغ پیش بجه می
انداخت که خود بچینه اگر ملخ ریزه بود درست میگذاشت و اگر کلان تر بعضی را دو پارچه و بعضی را سه پارچه می کرد تا بفرغت بجای
او تواند خورد چون بسیار میل دیدن آنها داشتیم حکم فرمودم که با احتیاط تمام چنانچه آزاری و آسیب به آنها نرسد بخور بیاورند و بعد از
دیدن باز فرمودم که بهمان باغچه درون دو تخته برده بجا فطت تمام نگاه دارند هرگاه نقل و حرکت توان فرمود بوازست خواهند آورد
درین روز حکیم روح الله بانعام هزار روپیه سرفراز شد بدیع الزمان پسر میرزا شاه رخ از جاگیر خود آمده ملازمت نمود روز
سه شنبه بیست و ششم از تال کاکیه کوچ کرده و موضع کنج منزل گزیدیم روز یکشنبه بیست و هفتم برکنار دریای محمود آباد که اینک نام دارد
نزول اقبال اتفاق افتاد چون آب و هوای احمد آباد بسیار زبون بود محمود بیکره باستصواب حکما بر ساحل دریای مذکور
شهری اساس نهاده اقامت گزیده بود و بعد از آن که جا پائیر افتح کرد و آن جا را دارالملک کرد و تا زمان محمود شهید حکام گجرات اکثر
اوقات در اینجا بود و محمود مذکور که آخرین سلاطین گجرات است باز در محمود آباد نشیمن گاه خود قرار داد و بکلفت آب و هوای
محمود آباد را هیچ نسبتی با احمد آباد نیست بجهت امتحان فرمودم که گو سفندے را پوست کنده در کنار تال کاکیه بیاویزند و همچنین
گو سفندے را در محمود آباد تا تفاوت هوا ظاهر گردد اتفاقاً بعد از گذشتن هفت گطری روز در اینجا گو سفندی را آویختند چون سه
گطری از روز ماند بمرتبه تعفن و متغیر گشت که عبور از حوالی آن دشوار بود در محمود آباد وقت صبح گو سفند را آویختند تا وقت شام حلال
متغیر نشد و بعد از گذشتن یک و نیم پیر از شب تعفن پیدا کرد و محلاً در سواد شهر احمد آباد بعد از هشت ساعت بخومی تعفن گشت در محمود آباد
بعد از چهارده ساعت روز مبارک شنبه بیست و هشتم رستم خان را که فرزند اقبال مندا شاه جهان بکومت و حراست ملک گجرات مقرر
نموده بغایت اسب و فیل و پریم نرم خاصه سرفراز ساخته رخصت فرمود و بنده های جهانگیری که از تعینات صوبه مذکور اند
در خور رتبه و پایه خویش با اسب و خلعت ممتاز گشتند روز جمعه بیست و نهم شهر یوم مطابق غره شوال را سه بهار و خلعت و شمشیر مرصع و
اسب خاصه فرق عزت را برافراخته بطن خود و منحصراً گشت و فرزند ان او نیز با اسب و خلعت سرفرازی یافتند روز شنبه بیست و نهم میرزا
شاه عالم فرمودم که هر چه میخواسته باشد به حجابانه التماس نماید و بر طبق این سوگند مصحف دادم موسی الیه عرض کرد که چون
بمصحف قسم میدهند التماس مصحفی ننمایم که پیوسته با خود داشته باشیم و از تلاوت ثواب بحضرت رسد بنا برین مصحف بخط

یا قوت لقطع مطبوعه مختصر که از تفائیس و نوادر روزگار بود بمیرزا کور عنایت شد و بر پشت آن بخط خاص مرقوم گشت که در فلان تاریخ و فلان مقام بسید محمد این کرامت بظهور رسید نفیس الامر آنکه میرزا بابت نیک نهاد و مغتنم است با نجابت ذاتی و فضائل کسبی با خلاق حمیده و اطوار پسندیده آراسته بسیار شگفته رود کشاده پیشانی است و از مردم این ملک بخوش ذاتی میر کس دیده نشد بشار الیه فرمودیم که مصحف بعبارت سلیس خالص از تکلف و تصنع ترجمه نماید و اصلاً بشرح و بسط و شان نزول آن مقید نشده بلغات ریخته قرآن را لفظ بلفظ فارسی ترجمه کند و یک حرف بر معنی تحت اللفظ نیفزاید و بعد از تمام آن مصحف مصحوب فرزند خویش جلال الدین سید روانه درگاه سازد و فرزند میرزا جوانی است بفضول ظاهری و باطنی آراسته آثار صلاح و سعادت مندی از ناصیه احوالش ظاهر و میرزا فرزند می او می نازد و الحق شایستگی این دارد و نفع ترک جوانی است با آنکه مکرر بشان گجرات مویدها بظهور رسیده بود و خود را در خواست حقایق هر یک از نقد و جنس رعایتها کرده رخصت العطات از زانی داشتیم چون آب و هوا ای این ملک بمزاج من ناسازگار بود حکما چنین صلاح دیدند که قدری از مقدار پیاله کم باید کرد بصواب دید آنها شروع در کم ساختن پیاله نموده شد و در عرض یک هفته بوزن یک پیاله کم کردم اول هر شب شش پیاله بود و هر پیاله هفت و نیم توله که مجموعه آن چهل و پنج توله باشد شراب مزوج مقدار بود و الحال شش پیاله هر پیاله شش توله و سه ماشه که در کل سی و هفت نیم توله باشد خورده می شود از بدایح و قلیح آنکه پیش ازین بشان زده و هفتده سال در الیه آباد با خدای خود عهد کرده بودم که چون سین عمرم به خمسین رسد ترک شکار تیر و بندوق نموده هیچ جاندار را به دست خود آزرده نسا زم و مقرب خان که از منظور آن محفل قدس بود ازین نیت آگاه شد داشت القصه و رین تاریخ که عمرم به پن صد و یک سال رسیده آغاز سال پنجاه است روزی از کثرت دود و بخار نفسم تنگی کرد و آزار بسیار کشیدم در آن حالت با الهام غیبی از عهدی که با خدا می خود کرده بودم بیاوم آمد و غریمت سابق در خاطرم تصمیم یافت و با خود قرار دادم که چون سال پنجاهم بآخر رسیده مدت و عده بسراید بتوفیق الله تعالی روزی که بعبادت زیارت حضرت عرش آشیانی انارالند بر بھانه مشرف گردم استمداد و همت از بواطن قدسی موطن آنحضرت جسته دل را از آن شغل باز دارم بجزر و خطور این نیت در خاطر آن کلفت و آزر دگی رفع شد خود را خوش وقت قناره یافتم و زبان را بحد و سپاس از و جلشانه و شکر موابا چاشنی بخشیدم امید که توفیق میسر گردد.

چه خوش گفت فردوسی پاک زاد	که رحمت بران تربت پاک باد	میا از امور می که دانه کش است	که جاندار و دوجان شیرین خوش است
روز مبارک مشبه چهارم ماه الی سید کبیر و بخترخان و کلا	عادل خان را که پیشکش او بدرگاه والا آورده بود	مندر رخصت العطات	

از انی داشتیم سید کبیر خلعت و خنجر مرصع و اسب سرفرازے یافت و بخترخان با اسب و خلعت و اوربسی مرصع که اہل آن ملک در
گردن می آویزند ممتاز گشت و مبلغ شش ہزار در بخریچے بہر دو انعام شد و چون عادل خان مکرر بوسیله فرزند اقبال مند
شاہجہان التماس شبیہ خاصہ شریفیہ نمودہ بود شبیہ خود را با یک قطعہ لعل گران بہا و فیل خاصہ بشمار الیہ عنایت فرمودم و فرمان جہت
عنوان صادر گشت کہ از ولایت نظام الملک و قطب الملک ہر جا بہر قدر تواند تصرف نمود با انعام او مقرر باشد و ہر گاہ ملک و مدو
میخواستہ باشد شاہ نواز خان فوجے آراستہ بکک او تعیین نماید و در زمان سابق نظام الملک کہ کلان ترین حکام دکن بود و ہمہ دورا
بکلاف قبول داشتند و برادر ہمین میدانستند ورنیو لا عادل خان مصدر خدمات شایستہ گشت و بخطاب والاے فرزند می شرف
اختصاص یافت اورا بسر داری و سری تمام ملک دکن بلند مرتبہ ساختم و بجهت شبیہ این رباعی بخط خاص مرقوم گشت

اے سوے تو دایم نظر رحمت ما	آسودہ نشین بسایہ دولت ما
سوے تو شبیہ خویش کردیم روان	تا معنی ما بہ بیسی از صورت ما

و فرزند شاہجہان حکیم خوش حال پسر حکیم بہام را کہ از خانہ زادان خوب این در گاہ است و از صغرسن در خدمت آن فرزند
کلان بودہ بجهت رسانیدن نوید مراحم جاگیر جلد و کلاے عادل خان نزد او فرستاد و بہرین روز میرجلہ بخدمت عرض مکرر
فرق عزت برافراخت چون کفایت خان دیوان صوبہ گجرات را در ہنگامیکہ بدیوانی صوبہ بنگالہ اختصاص داشت بعضیے حوادث
روے دادہ بود از سامان اقتادہ بنا برین مبلغ پانژوہ ہزار روپیہ با انعام او مرحمت شد ورنیو لا دو جلد جاگیر نامہ ترتیب یافتہ
بخط گذشت یکے را چند روز پیش ازین بہار الملکی اعتماد الدولہ لطف فرمودم و درین تاریخ دیگرے بفرزند می آصفخان
عنایت نمودم روز جمعہ پنجم بہرام پسر جاگیر قلی خان از صوبہ بہار آمدہ دولت زمین بوس دریافت و الماسے چند از حاصل
کان کوکرہ آوردہ گذرانید چون دران صوبہ از جاگیر قلی خان خدمت شایستہ بظہور نرسیدہ بود مدعہ ذلک بعرض مکرر رسید کہ
چندے از برادران و خویشان او دران ملک دست تسلط و تعدی دراز ساختہ بندہ ہاے خدا را مزاحمت و آزار میرسانند
وہر یکے خود را حاکمی تراشیدہ جاگیر فلجیان را تکمیل نمی نهند بنا برآن مقرب خان کہ بندہ قدیم الخدمت مزاجہان است فرمان بتخط
خاص صادر گشت کہ لصاحب صوبگی بہار سرفراز و ممتاز بودہ بچہ رسیدن فرمان قضا جریان بدانصوب شتاب از الماس ہای کہ ابراہیم خان
فتح جنگ بعد از فتح کان مذکور بدہر گاہ ارسال داشتہ بود چند قطعہ بجهت تراشیدن حوالہ حکاکان سرکار شدہ بود ورنیو وقت کہ بہرام ناگاہ باگرہ
رسید بعد از در گاہ مے شد خواہہ جان چندے را کہ طیار شدہ مصحوب او بدہر گاہ فرستاد یکے از انہا با نقش است و بظاہر از نیلم تیز

نمی‌توان کرد تا حال الماس باین رنگ دیده نشده چند سرخ بوزن درآمده جوهریان سه هزار روپیه قیمت کردند و عرض کردند که اگر
سفید و تمام عیار می بود بیست هزار روپیه می ارزید امسال تا تاریخ ششم همراه ابنه خورده شد درین ملک لیمون فراوان است
و بالیده می شود و از باغ کا کونا نام هندو که چند لیمون آورده بودند بغایت لطیف و بالیده یک که از همه کلان تر بود فرمودم که وزن
کنند هفت توله برآمد روز شنبه ششم جشن و سهره ترتیب یافت اول اسپان خاصه را آراستند بنظر درآورند بعد از آن فیلان خاصه
را آراستند گذرانیدند چون دریای می هنوز پایاب نشده بود که اردو که گیهان شکوه عبور تواند نمود و آب و هوا که محمود آباد در آن
هیچ نسبتی دیگر منازل نبود باز ده روز درین سر منزل مقام واقع شد روز دوشنبه ششم از منزل مذکور کوچ کرده در موده نزول و قبل
اقدام خواجہ ابوالحسن بخشه را که با جمعی از بنده های کارگذار ملاح و خادو بسیار پیشتر فرستادم که دریای می را پل بندند که انتظار
پایاب بناید کشید و اردو که ظفر قرین بسو لیت عبور تواند نمود روز سه شنبه نهم مقام شد روز کم شنبه دهم موضع این محل نزول و ایات
جلال گشت در اوایل سارس نر پای بچم خور این بقا گرفته سرنگون آویزان می ساخت و بیم آن میشد که مبادا از اثر بیمی که باشد و
ضایع سازد بنا بران حکم فرموده بودم که نمر را جدا نگاه دارند و پیش بچم بگذارند در نیوا لاجبت امتحان فرمودم که نزد یک بچم با
بگذارند تا حقیقت بیمی و محبت ظاهر گردد و بعد از گذشتن نهایت تعلق و مهر دریافت شد و محبت او هیچ کمتر از محبت مادر نیست
و معلوم می شود که آن ادا هم از روی دوستی بوده روز مبارک شنبه یازدهم مقام شد و آخر روز بشکار ریخته سه آهوی سیاه
و چهار ماده آهو و چکاره بوز گیرانیده شد روز یک شنبه چهاردهم تیر بشکار ریخته پانزده راس آهو از نر و ماده گیرانیده شد
بمیرزا رستم و سهراب خان پسر او حکم فرموده بودم که بشکار نیلگاه ریخته هر قدر که تواند با بندوق بزنند هفت راس از نر و ماده پدید
بشکار کردند چون بعض رسید که درین نواحی شیر می است مردم آزار که بگوشت آدم عادت کرده و آسیب او خلق خدا میرسد بفرزند
شاه جهان حکم شد که شر او را از بنده های خدا کفایت کند آن فرزند حسب احکم بندوق زده شب بنظر درآورده فرمودیم که در حضور پوشت
کنند اگر چه بظاهر پیکان می نمود چون لاغر بود از شیرهای کلان که من خود انداخته ام در وزن کمتر برآمد روز دوشنبه پانزدهم و
روز سه شنبه شانزدهم بشکار نیلگاه ریخته هر روز و نیلگاه و به تفنگ زده شد روز مبارک شنبه هجدهم برکنار تالای که مخیم بارگاه قبال
بود بنیم پایا آراستگی یافت گلها که کنبل می بود و آب نرنگ شکفته بود بنده های خاص بساعت شام خوشوقت گشتند جهانگیر قلچان
بست زنجیر فیل از صوبه بهار و مروت خان پسر زنجیر از بنگال پیشکش ارسال داشته بود بنظر گذشت یک فیل از جهانگیر قلچان و دو فیل از
مروت خان داخل فیلان خاصه شدند بنده های تقسیم یافت میرخان پسر میرزا ابوالقاسم شکرین که از خان زادان دین درگاه است بمنصب

هشت صدی ذات و ششصد سوار از اصل و اخلافه سرفرازی یافت قیام خان بخدمت قراول بیگ و منصب ششصدی ذات و
صد پنجاه سوار متنازگشت عزت خان که از سادات بارهه و بمزید شجاعت و کار طلبی امتیاز دارد از تعینات صوبه بنگش است حسب التماس
دما بت خان صاحب صوبه مذکور منصب هزار و پانصدی ذات خاصه و هشت صد سوار فرق عزت برافراخت کفایت خان دیوان صوبه بنگرات
بعنایت فیل سرفراز شده مخص گشت لصفی خان بخشه صوبه مذکور شمشیر محبت نمودم روز جمعه نوزدهم بشکار رفته یک نیله گاؤز زدم در
مدت العمر بیاد دارم که تیر بندوق از نیله گاؤز کلان پران گذشته باشد از ماده بسیاری گذرد درین تاریخ با آنکه چیل و پنج قدم مسافت بود
از دو پوست آزاد گشت بمطرح اهل شکار قدم عبارت از دو گام است که پیش و پس بناده شود روز یکشنبه بست و یکم خود بشکار باز
و جره خوشوقت گشته بمیرزا رستم و داراب خان و میر سیران و دیگر بنده با حکم فرمودم که بشکار نیله گاؤز رفته هر قدر توانند به بندوق بزنند
نوزده راس از نر و ماده شکار کردند و ده راس آهو هر کس از هر قسم بوزگیرانیده شد ابراهیم خان بخشی صوبه دکن حسب التماس
خانخانان سپه سالار منصب هزاری ذات و دو دیست سوار سرفرازی یافت روز دوشنبه بیست و دوم از منزل مذکور کوچ واقع شد
روز سه شنبه بست و سویم باز کوچ فرمودم قراولان عرض کردند که درین نواحی ماده شیر با سه بچه بنظر آورده چون نزدیک
براه بود خود بقصد شکار متوجه گشته هر چهار را به تفنگ زدم و از آنجا بمنزل پیش شتافته از پله که بر بالای می بسته شده بود عبور
فرمودم با آنکه درین دریا کشتی نبود که پل توان بست و آب بعنایت عمیق بود و نرسید گشت بحسن اهتمام خواجه ابوالحسن میر بخشی پیش از
دو سه روز پله در نهایت استحکام که طول یکصد و چهل درعه و عرض چهار درعه است مرتب گشته بحجت امتحان فرمودم که فیل کن بندر
خاص را که از فیلمان کلان قوی و پیکل است با سه ماده فیل از روی پل گذرانیدند بنوعی مستحکم بسته شده بود که توایم او از بار فیل
کو به پیکر اصلا متزلزل نگشت از زبان معجز بیان حضرت عرش آشیانی انار اسد برهانه شنیده ام که میفرمودند که روزی در غفوان
جوانی دوسه پیاله خورده بودم و بر فیل سوار شده با آنکه هشیار بودم و فیل در غایت خوش جلوی باراده و اختیار من می گشت خود
بیوش و فیل را بدست و سرکش و امنوده بجانب مردم میدوانیدم بعد از آن فیل دیگر طلبیده هر دو را بجنگ انداختم و آنها جنگ کنان
تا سر پل که بر دریایه جنب بسته شده بود شتافتند و تنه را آنفیل گریخت و چون از طرف دیگر راه گریز نیافت ناگزیر بر بست پل روان
شد و فیل که من بر سوار بودم از پله او شتافت هر چند عثمان او بدست اختیار من بود و با نیک اشارت می ایستاد و بخاطر رسید که اگر فیل
را از رفتن بالای پل باز دارم مردم آن ادا را بایستاده را محمول بر خاشکی خواهند داشت و ظاهراً خواهد شد که نه من مست بخود
بوده ام نه فیل بدست و خود سرو این ادا را از باد شایان ناپسندیده است لاجرم بتایید ایزد سبحانه استعانت جسته فیل خود را

از تعاقب او باز نداشتند و هر دو بر روی پل روان شدند چون پل بکشتی ترتیب یافته بود هرگاه فیل و ستمای خود را بر کنار کشتی می نهادند نصف کشتی بآب فرو می رفت و نصف دیگر بلند می ایستاد و هر قدم گمان آن می شد که چون کشتی باز هم گسیخته گردد و مردم از مشاهده این حال عزیزی بجز اضطراب و شورش می بودند چون حمایت و حراست حق جل و علا همه جا و همه وقت حارس حامی این نیازمند است هر دو فیل در زمان سلامت از آن پل عبور نمودند روز مبارک شنبه بخت و پیچ بر کنار آب می بزم پیاله ترتیب یافت و چندی از بنده های خاص که درین قسم مجالس و محافل راه دارند بسیار برای بریز و عنایت های سرشار کام دل برگزیده بکلفت متر لای است بغایت دل نشین بدو وجه در آن منزل چهار مقام واقع شد یکی خوبه جا و دوم آن که مردم در گذشتن اضطراب نمایند روز یکشنبه بخت و هشتم از کنار آب می کوچ فرمودم روز دوشنبه باز اتفاق کوچ افتاد و درین روز غریب تماشای مشاهده شد جفت سارس که بچه کشیده بودند روز مبارک شنبه از احمد آباد آورده بودند در محسن دولت خانه که بر کنار تال ترتیب یافته بود با بچه های خودی گشتند اتفاقاً نزداده هر دو آواز کردند و جفت سارس صحرایی آواز اینها را شنیده از آن طرف تال فریاد برآوردند و بر اثر آن پرواز کردند و نزداده با ماده بجنگ افتاد و با آنکه چند کس ایستاده بودند صلا محابا و ملاحظه مردم نکردند و خواجہ سربایانی که محافظت آنها مقررند بقصد گرفتن شتافته یکی بر نزد آویخت و دیگری ماده آنکه نزد گرفته بود بتلاش بسیار نگاہ داشت و آنکه ماده دست انداخته نتوانست نگاہ داشت و از جنگ او بدر رفت من بدست خود حلقه در بینی و پا های او انداخته آزاد ساختم و هر دو بجای و مقام خویش رفته قرار گرفتند غایتا هر دفعه که سارس های خلگی فریاد میکردند آنها نیز در برابر آواز می دادند و هم ازین عالم تماشای آهوه صحرایی دیده شد در پرگنه کر نال بشکار رفته بودم قریب به سی کس از اهل شکار و خدمت گار در ملازمت حاضر بودند آهوه سیاه با ماده آهوه چند نفر در آمد یک مرتبه آهوه آهوه گیر را بجنگ او سر دادیم و دو سه شاخ جنگ کرده پس پا برگشته آمد و دفعه دیگر خواستم که بچاند بر شاخ آهوه آهوه گیر بسته بگذاریم تا گرفتار شود و درین اثنا آهوه صحرایی از شدت غضب و غیرت هجوم مردم را در نظر آورد و به محابا و دیده آمد و دو سه شاخ با آهوه خلگی جنگ درگیر کرده از میان بدر رفت درین تاریخ خبر فوت عنایت خان رسید و از خدمتگاران و بنده های نزدیک بود با آنکه آفیون میخورد و هنگام فرصت مرکب پیاله هم میشد رفته رفته شیفته شراب گشت چون ضعیف بینی و زیاده از حوصله و طاقت خویش از تکاب می نمود مرض اسهال مبتلا شد و درین ضعف دو سه دفعه از عالم صرع غشی بر مزاجش مستولی گشت حسب حکم حکیم رکنایه بعالیه و پر خمت هر چند تدریجاً بکارب و نفعی بران مرتب نگشت مع ذلک غریب جوئی بهر ساینده با آنکه حکیم مبالغه و تاکید می نمود که در شیان روزی

بیش از یک نوبت مرکب غذا نشود ضبط احوال خود نمی توانست کرد و دیوانه وار خود را بر آب و آتش می زد تا آنکه بسور القینه دستقا
منجر شد بسیار زبون و ضعیف گشت چند روز پیش ازین التماس نمود که خود را پیشتر با گره رساند حکم فرمودم که بحضور آمده رخصت شود
در پالکی انداخته آوردند بعدی نخیف و ضعیف بنظر درآمد که موجب حیرت گشت سع

کشیده پوستی بر استخوانی

بلک استخوان هم به تحلیل رفته با آنکه مصوران در کشیدن شبیه لاغر نهایت اغراق بجاری بر ند اما ازین عالم بلکه نزدیک باین هم بنظر
در نیامده بجان الله آدم زاده باین سیات و ترکیب هم میشود این دو بیت است و درین مقام مناسب اقتاده -

سایه من گرم نگیرد پای | آقا قیامت نداردم بر جای | ناله از بسکه ضعف دل بیند | تا بلب چند جا به نشیند

از غایت غراب فرمودم که مصوران شبیه او را کشند القصه حال او را بسیار متغیر یافتیم گفتیم که زنه را در چنین وقت نفسی از یاد حق غافل
بناید شد و از گرم او نا امید بناید شد اگر مرگ امان نبخشد آن را و متنگاه مغذرت و فرصت تدارک با بدیشمرد و اگر مدت حیات بسر آمده
بهر نفس که بیاد او بر آید غنیمت باید دانست از باز ماندن او خوش دل مشغول مباش که اندک حق خدمت پیش ما بسیار است چون
از پریشانی او بعضی رسیده بود و هزار روپیه خرج راه با داده رخصت کردم روز دوم مسافرا به عدم گشت روز سه شنبه سه ام کنار
آب مانب محل نزول آورد و دو گیهان پوسه گردید جشن نوروز مبارک شبیه دویم ابان ماه آلهی درین منزل آراستگی یافت امان الله
پهره مات خان حسب التماس او بمنصب هزاری ذات و سیصد سوار سرفراز شد که دهم و دوازده سال بمنصب هزاری ذات و سیصد
سوار سربندی یافت عبداللہ سپه خان عظم هزاری ذات و سیصد سوار ممتاز گشت دلیر خان که از جاگیر داران صوبه گجرات است
بمرحمت اسپ و فیل سرفراز نمودم رنبار خان سپه شهباز خان کنبو حسب الحکم از صوبه دکن آمده بخد مت بخشگیری و واقعه نویسی
لشکر بنگلش سرفراز گشت و منصب او بهشتقدی ذات و چهار صد سوار مقرر شد روز جمعه سویم کوچ فرمودم درین منزل شاهزاده
شجاع جگر گوشه فرزند شاهجهان که در دامن عصمت نور جهان بگیم پرورش می یابد مرا نسبت باو تعلق خاطر و دل بستگی بمرتبه
ایست که از جان خود عزیز میدارم بیاری که مخصوص اطفال است و آنرا ام الصبیان میگویند بهر سانید و زمانه ممتد از هوش رفت
هر چند اهل تجربه تدبیرات و معالجات بکار بردند سود نداد و بیوشی او هوش از من ر بود چون از تعدادی ظاهری نا امید می دست داد از
روی خضوع و خشوع فرق نیاز بدرگاه کریم کار ساز و رحیم بنده نواز سوده صحت او را مسألت نمودم درین حالت بخاطر گذشت که
چون با خدای خود عهد کرده بودم که بعد از تمام سن خمیس از عمر این نیازمند ترک شکار تیر و بند و ق نموده بیچ جاندار می را بدست

خود آزرده نسازیم اگر به نیت سلامتی او از تاریخ حال و بست ازان کار بازدارم ممکن که حیات او وسیله نجات چندین جاندار شود
حق سبحانه تعالی او را باین نیازمند از زانی وارد القصره بغرم درست و اعتقاد صادق با خدا عهد کردم که بعد ازین هیچ جاندار سے را
ببست نیازم بکرم الکی کوفت او تخفیف تمام یافت و دوران هنگام که این نیازمند در بطن والده بود بدستور کسی که دیگر اطفال در شکم
حرکت می کنند و نوسان حرکت ظاهر نشد پرستاران مضطرب و متلاطم گشته صورت حال را بعضی حضرت عرش آشیانی رسانیدند
دران ایام پدرم پیوسته شکار یوز می فرمودند چون آنروز جمعه بود به نیت سلامتی من نذر فرمودند که در مدت عمر روز جمعه شکار یوز
نکنند تا آنکه ایام حیات برین عزیمت ثابت قدم بودند و من نیز متابعت آنحضرت نموده تا حال شکار یوز روز جمعه نکرده ام مگر با کجبت
ضعف نور چشمی شاه شجاع سه روز درین منزل توقف واقع شد امید که حق تعالی او را عمر طبعی کرامت فرماید روز سه شنبه هفتم کونج
الفاق افتاد روزی پسر حکیم تعریف شیر شتر میگرد و بخاطر رسید که اگر روزی چند بدان مداومت نمایم ممکن که نفی داشته باشد و بمران من
گوارا باشد آصف خان ماده ولایتی شیر دار داشت قدری ازان شیر تناول کردم بخلاف شیر دیگر شتران که خالی از شور و نیست
بذاق من شیرین و لذیذ آمد و الحال قریب یکماه است که هر روز پیاله مقدار نیم کاسه آنجوری باشد ازان شیر می خورم و نفی ظاهر
شده رافع تشنگی است غریب آنکه دو سال پیش ازین آصف خان این مایه را خریدیده بود و دوران وقت بجهت نداشت و اصلاً اثر شیر ظاهر
نمود درین ایام بحسب اتفاق از پستان او شیر برآمد هر روز چهار سیر شیر گا و پنج سیر گندم و یک سیر قند سیاه و یک سیر بادیان بخورد
اومی دهند که شیرش لذیذ و شیرین و مفید باشد بکلفت بذاق من خیلگی در افتاد و گوارا آمده و بجهت امتحان شیر گا و شیر میش را
طلبیده هر سه را چشیدم در شیرینی و عذوبت شیر این شتر را نسبتی نیست فرمودم که چند مایه دیگر را هم ازین قسم خوراک بدهند تا ظاهر
شود که از اثر غذا های لطیف عذوبت است یا در اصل شیر این شتر شیرین است روز یکم شنبه هفتم کونج فرمودم روز مبارک شنبه
نهم مقام واقع شد دولت خانه بر مقام تال کلان در ترتیب یافته بود فرزند شاه جهان کشتی طرح کشمیر که نشیمن گاه آن را از نفوس ساخته
بودند پیشکش نمود آخر با سه آن روز بران کشتی نشسته سیر تال کرده شد عابد خان بخشی بنگش را که بدرگاه طلبیده داشته شده بود درین روز
سعادت آستانه بوس دریافت بخدمت دیوانی بیوتات سرفراز گشت سرفراز خان که از گلپیان صوبه بکرات است بعنایت علم و
اسب پنجاق خاصه و فیل فرق عزت برافراخته رخصت یافت عزت خان که از تعینات لشکر بنگش است بعنایت علم سر بلند
گردید روز جمعه دهم کونج فرموده شد میر میران بمنصب دو هزاره ذات و شمشیر صد سوار سرفرازی یافت روز شنبه یازدهم
پرگنه دو محل در و دو مکب مسعود گشت شب یک شنبه دوازدهم آبان ماه الهی سیزده جلوس مطابق پانزدهم ذیقعد هزار

و بهیت و هفت بجای بطالع نوزده درجه میزان بخشد و به است لبرز ندا قباله شاه جهان از صیغه آصف خان گرامی فرزند کرامت
فرمود امید که قدمش برین دولت ابد قرین مبارک و فرخنده باد سه روز در منزل مذکور مقام نموده روز یکشنبه پانزدهم در موضع
نمره نزول اقبال اتفاق افتاد چون الترام شده که جشن مبارک شبته تا مقدور ممکن باشد در کنار آب و جابای بصفا ترتیب یابد
درین نزدیکی سرزمینی که قابلیت آن داشته باشد نبود ناگزیر قریب نیمی از شب مبارک شبته شانزدهم گذشته باز سواری فرمودم
و هنگام طلوع نیر اعظم فروغ بخش عالم در کنار تال پاکور نزول اجلال واقع شد آخر با سه روز بزم پیاله آراسته بچندی از بنده های
خاص پیاله عنایت نمودم روز جمعه هفتم کوچ فرمودم کیشوداس مار و جاگیر دار آن نواحی است حسب الحکم از دکن آمده بسعادت زمین
بوس سرطنیدی یافت روز شبته هیزدهم حاکم رام گنده معسکر اقبال گشت چند شب پیش ازین سه گطری بطلوع مانده بود در کره هوا
ماده بخار و دخانی شکل عمود بر نمودار شد و هر شب یک گطری بیشتر از شب دیگر ظاهر میگشت و چون تمام نمود صورت حربه پیدا کرد و در
سرباد یک میان گنده خمار مانند دهره پشت بجانب جنوب و در سه بسو شمال الحال یک پیر بطلوع مانده ظاهری گرد و بنجان و
آخر شناسان قد و قامت او را با سطرلاب معلوم کردند که بست و چهار درجه فکلی را با خیالات منظر ساز است و حرکت فلک عظم متحرک و
حرکت خاصه نیز در جهت حرکت فلک عظم در وظا هر می شود چنانچه اول در برج عقرب بود آنرا گذاشته بمیزان رسید و حرکت عرض
در جهت جنوب بیشتر دار و دانا یان فن نجوم در کتب این قسم را حربه نامیده اند و نوشته اند که بطور این دلالت میکند بر ضعف ملوک
عرب و استیلا دشمنان ملوک عرب بر ایشان و العلم عند الله تا مایع مذکور بعد از شانزده شب که علامت ظاهری شده بود در بهمان
سمت ستاره نمودار گشت که سرش رو شنه داشت و نادره سه گزوم او در ازمی نمود و اما در دم اصلا رو شنه و در خشنگی نبود
الحال قریب هشت شب است که نمودار شده هرگاه که منتفی گردد مرقوم خواهد نمود و از آثار و آنچه بطور رسد نوشته خواهد شد روز
یکشنبه نوزدهم مقام کرده روز دوشنبه در موضع سبیل کبیره نزول فرمودم روز سه شبته بست و یکم باز مقام شد بر شید خان افغان
خلعت و فیل مسجوب رنبا ز خان رحمت نموده فرستادم روز یکم شبته بست و دوم پرگنده پور مخیم اردوی گیان شکوه گشت روز مبارک شبته
بست و سیوم مقام کرده بزم پیاله ترتیب یافت و در آب خان خلعت نادری سرفراز شد و در جمعه مقام نموده روز شبته بست و پنجم
پرگت رانی مخیم معسکر اقبال گشت روز یکشنبه بست و ششم در کنار آب چیل نزول فرمودم و در دوشنبه بست و هفتم بر لب
آب کنر منزل شد روز سه شبته بست و هشتم سواد بلده اوچین مورورایات فیروزی گردید از احمد آباد تا اوچین نود و هشت
کرده مسافت را به بست و هشت کوچ و چیل و یک مقام که دو ماه و نه روز باشد آمده شد روز یکم شبته بست و نهم با جبر و پ

که از مراضان کیش هندو است و تفصیل احوال او در اوراق سابق نگاشته ملک قالیچ نگار گوید صحبت داشته بسیر و تماشا کایاده توجه فرمودم به تکلف صحبت او از معتمات است درین تاریخ از مضمون مرض داشت بهادر خان حاکم قندهار بوضوح پیوست که در سنه هزار و سبت و شش هجری که عبارت از سال پارس باشد در قندهار وفات آن کثرت موش بحدی رسید که جمیع محصولات و غلات و مزرع و مسو در خیتها آلوده است را ضایع ساخته اند تا زراعت در و نشده بود خوشه بار را بریده میخوردند چون رعایا مزرعات خود را بخرمن در آورده و نذنا کوفتن و پاک ساختن نصف دیگر تلف شده بود چنانچه ربعی از محصولات شاید بدست در آمده باشد همچنین از فالیزها و از باغات اثر نماند مگر در چند آواره و معدوم شدند چون فرزند شاه جهان جشن ولادت پسر خود را نکرده در او چین که محال جاگیر است التماس نمود که بزم روز مبارک شنبه سی ام در منزل او آراستگی یابد لاجرم آن فرزند را کامروای خواست ساخت در منزل او بعیش و طرب گذرانیده شد و بنده های خاص که درین قسم مجالس و محافل باری یا بند بسا غلامی لبریز عنایت سر خوش گشتند و فرزند شاه جهان آن مولود مسعود را به نظر در آورده خواست از جواهر و مرصع آلات و پنجاه زنجیر نعل سی نزد بیست ماده برسم پیشکش گذرانیده التماس نام نمود انشاء الله بساعت نیک نهاده خواهد شد از فیلان او هفت زنجیر نعل داخل حلقه خاصه شد تمه به فوجداران تقسیم یافت و در کل آنچه از پیشکشهاست او مقبول افتاد و ولایت پیه خواهد بود درین روز عضدالدوله از جاگیر خود رسیده سعادت آستان بوس دریافت هشتاد و یک عدد و مرصع نذر و نیل برسم پیشکش گذرانید قاسم خان که از حکومت بنگاله معزول ساخته بدرگاه طلب داشته شده بود بدولت زمین بوس مستعد گشته هزار مرندز گذرانید روز جمعه غره آذر ماه بشکار باز و جبه خاطر را رغبت افزود و در اثنا سوار می بقطع زراعتی از جوار گذرانید با آنکه هر تنه یک خوشه باری آورد تنه بنظر در آمد که دوازده خوشه داشت موجب حیرت گشت درین حال حکایت بادشاه و باغبان سجا طر گشت -

حکایت بادشاه و باغبان

یکی از سلاطین در هوای گرم بدر باغی رسید پیر باغبان را دید بر در استاده پرسید که درین باغ انار هست گفت هست سلطان فرمود که قدحی آب انار بیاور باغبان را دختر بود بحال صورت و حسن سیرت آراسته با و اشارت کرد تا آب انار حاضر سازد و دختر رفت و فی الحال قدحی پر آب انار بیرون آورد و برگی چند بر روی آن نهاده سلطان از دست او گرفت و در کشید نگاه از دختر پرسید که مقصود از کشیدن این برگها بر روی آب چه بود دختر زبان فصیح و ادای طبع معروض داشت که در چنین هوای گرم غرق از عرق قطره و سوار می رسیدن آب را بیکدم و کشیدن فی

حکمت است بنابرین احتیاط بر گمارا بر روی آب و قدح نهادم تا آب هستگی و تانی نوش جان فرمایند سلطان را این حسن ادا بقایت خوش آمد و بخاطر گذاریند که این دختر را داخل خدمت محل خود سازم بعد از آن از باغبان پرسید که هر سال حاصل تو از این باغ چیست گفت سیصد دینار گفت بدیوان چه میدی گفت سلطان از سر درختی چنبرے نمی گیرد بلکه از زراعت عشرے ستانده سلطان را بخاطر گذشت که در مملکت سن باغ بسیار و درخت بیشمار است اگر از حاصل باغ نیز عشری دهد مبلغ کفایت می شود و رعیت را چندان زیان نمی رسد بعد از این بفرمایم که خراج از محصول باغات نیز بگیرند پس گفت قدرے آب و دیگر هم از انار بیار و دخترت و بعد از دیری آمد و قدح آب انار آورد و سلطان گفت که آن نوبت که رفتی زود آمدی و بیشتر آوردی و این مرتبه انتظار بسیار داده و کمتر آوردی و دختر گفت که آن نوبت قدح را از آب یک انار مال مال ساخته بودم و درین دفعه پنج شش انار افشردم و آنقدر آب حاصل نشد سلطان را حیرت افزوده باغبان معروض داشت که برکت محصول از اثر نیت نیک بادشاه است مرا بخاطر میرسد که شما بادشاه باشید و دوستی که حاصل باغ را از من پرسیدید نیت شما دیگر گون شده باشد لاجرم برکت از میوه رفت سلطان متاثر گشت و آن اندیشه از دل برآورد پس گفت یک نوبت دیگر قدرے از آب انار بیار و دختر باز رفت و بزودی قدح را بالالب برون آورد و خندان شادان بدست سلطان داد و سلطان بفرست باغبان آفرین کرده صورت حال ظاهرا ساخت و آن دختر را از دور خواست و خواستگاری نمود این حقیقت از آن بادشاه حقیقت آگاه بر صفحه روزگار یادگار ماند القصه ظهور این بود معنی آثار نیت نیک و ثمرات عدالت است هرگاه همت و نیت سلاطین معذرت آئین مصروف و معطوف بر آسودگی خلق و رفاهیت رعایا باشد ظهور خیرات و محصول زراعت و باغات مستبعد نیست و شاهد الحمد که درین دولت ابد قرین بر سر درختی هرگز محصول رسم نبوده است و نیست و در تمام ممالک محروسه یکدام دیکجه باین صیغه داخل خزانه عامره و دواصل دیوان اعلیٰ نمی شود بلکه حکم است که کهرس در زمین مزرعی باغ ساز و حاصل آن معاف باشد امید که حق سبحانه این نیازمند را همواره بر نیت خیر موافق دارد

چونیت بخیر است و خیرم ده

روز شنبه دوم بار صحبت جد و پ خاطر شوق افزو و بعد از فراغ عبادت نیمروز بکشتی نشسته بقصد ملاقات او شافتم که در آخر روز در گوشه انزوائی او دیده صحبت داشتم بسیار سخنان بلند از حقایق و معارف استماع افتاد بے اغراق مقدمات تصوف منقح بیان می کند و از صحبت او مخطوط میتوان شدت سال از عمرش گذشته است و دو ساله بود که قطع تعلقات ظاهری کرده و تمام همت بشا هراه تجرید نهاده و سه و هشت سال است که در لباس بے لباسی بسر میرود و در وقت رخصت گفت که شکر

این موهبت آئینی بکدام زبان ادا نمایم که در عهد دولت چنین بادشاه عادل جمعیت وقت و آرامش خاطر بعبادت معبود و خوشنوم
 و از هیچ رکنز غبار تفرقه برداشتن غنیمت من نمی نشیند و وزیر یک شنبه سویم از کالیاده کوچ فرمودم در موضع قاسم کپیره نزول واقع
 شد در آنجا راه بشکار باز و جره مشغول داشتم اتفاقاً کاروانگی برخاست باز تو بغون را که نهایت توجه بآن دارم از پی
 او پرانیدم کاروانک از چنگ او بدر جست و باز هوا گرفته بمریبه بلند شد که از نظر ما غائب گردید هر چند قراولان و میرشکاران از پی
 او باطراف تاختند اثری از او نیافتند و محال نمود که در چنین صحرائی باز بدست آید و لشکر میر کشمیری که سردار میرشکاران کشمیر
 است و باز مذکور حواله او بود و سراسیمه بے سراغ و نشان در اطراف صحرائی متافت ناگاه از دور درختی دید چون نزدیک
 رسید باز را بر سر شاخ نشسته یافت مرغ خانگی را نموده باز را طلبید سه گھڑی بیشتر نگذشته بود که گرفته بحضور آورد و این موهبت غیبی
 که در گمان و خیال هیچکس نبود مسرت افزای خاطر گشت بانعام این خدمت منصب او را افزوده اسپ و خلعت مرحمت نمودم
 روز دوشنبه چهارم و سه شنبه پنجم و کم شنبه ششم پے در پے کوچ واقع شد و در مبارک شنبه هفتم مقام نموده در کنار تال جشن نشاط
 آراستگی یافت نور جهان بیگم بیاری داشت که بدو تاهیران گذشته بود و اطباء بے که بعبادت خدمت اختصاص دارند از مسلمان و
 هند و هر چند تدبیرات بکار بردند سودمند نیفتاد و از تدوی آن بجز معترف گشتند در نیولا که حکیم روح الله بخدمت پیوست و مقصدی
 علاج آن شد بتایید ایزد عزاسمه در اندک مدت صحت کامل رو نمود و بصله این خدمت شایسته حکیم را بمنصب لایق سرفراز
 ساخته سه موضع از وطن او بطریق ملکیت عنایت فرمودم و حکم شد که مشارالیه را بنقره وزن کرده در وجه انعام او مقرر دارند و در جمعه
 هشتم تار و زکشیته سیزدهم پے در پے کوچ اتفاق افتاد و هر روز تا آخر منزل بشکار باز و جره مشغول بوده در ارج بسیار گیرانده شد
 روز یکشنبه گذشته کنور کرن پسر انا امر سنگه بدولت زمین بوس سرفراز گشته تسلیات مبارک با دفع دکن بتقدیم رسانیده صد مهر و هزار
 روپیه بصیغه نذر و موازی بست و یک هزار روپیه از قسم مرصع آلات با چند اسپ و فیل شیکش گذرانید انچه از قسم فیل و اسپ بود با و
 بخشیدم و تتمه بعض قبول مقرون گشت و روز دیگر با و خلعت مرحمت شد میر شریف وکیل قطب الملک یک زنجیر فیل و باراد تخان
 میر سامان نیز یک زنجیر فیل عنایت شد سید هزبر خان بفوجدار میسار میوات سرفراز شد منصب او از اصل اضافه هزارینات
 و پانصد سوار مقرر گشت سید مبارک راجا است قلعه رهناس ممتاز ساخته منصب پانصدی ذات و د صد سوار مرحمت فرمودم روز
 مبارک شنبه چهارم در کنار تال موضع سندهارا مقام کرده بزم پیاله ترتیب یافت و بنده های مخصوص بساغرهای نفاط خوشوقت
 شدند جانوران شکاری که در آگره بکر زیسته بودند و خواجه عبداللطیف قوش بیگی درین روز آورده بنظر گذرانید انچه لایق سرکار

خاصه بود انتخاب نموده تتمه را با مراد دیگر بنده با بخشیده شد درین تاریخ خبر بفرستاد و کافر نعتی راجه سور حمل و لدر راجه با سو بمسامع جلال رسید راجه با سو چند پسر داشت مشارالیه اگر چه بسال از همه کلان تر بود غایتاً پدر بجبت بداندیشی و فتنه جوئی پیوسته او را محبوس و مضبوط میداشت همچنان از وفاداراض و آزرده خاطر گذشت بعد از فوت او چون این بے سعادت از همه کلان تر بود دیگر فرستاده قابل درشید نداشت حقوق خدمت راجه با سو بطور منطوق و منظور فرموده بجبت انتظام سلسله زمینداری و محافظت ملک و وطن او این بیدولت را بخطاب راجه و منصب دوهزاری سرقرار ساخته جاوید گیر پیش را که بسعی خدمت و دولخواهی بدست آورده بود و مبلغهای کله از نقد و جنس که بسالهای دراز اندوخته بود با و از زانی داشت و در هنگامیکه مرحوم مرتضی خان بخدمت فتح کانگره دستور یافت چون این بیدولت زمیندار عمده آن کوhestان بود بطا هر تعهد خدمات و دولخواهی با نمود بلکه مشارالیه مقرر گشت و بعد از آن که بمقصد پیوست مرتضی خان محاصره را بر اهل قلعه تنگ ساخت و این بدسگال از صورت حال دریافت که عنقریب مفتوح خواهد شد در مقام ناسازی و فتنه پرداز و درآمده پرده آزر م از پیش رو برگرفت و با مردم مشارالیه کارها بمنازعت و مخاصمت رسانید مرتضی خان نقش بیدولت و او بار از صفحہ جبین آن برگشته روزگار خوانده شکایت او را بدرگاه والا عرض داشت نمود بلکه صریح نوشت که آثار بے وفاداری و دولتخواهی از احوال او ظاهراًست و چون مثل مرتضی خان سردار عمده بالشکرگران در آن کوhestان بود آن بے سعادت وقت را بتقصیه ترتیب اسباب شورش و آشوب نیافته بخدمت فرزندشاه جهان عرض داشت نمود که مرتضی خان تحریک ارباب غرض با من سوی مزاجی بهم رسانیده در مقام خراب ساختن بر انداختن من شده به عصیان و بغی شتم می سازد امید که سبب نجات و باعث حیات من گشته مرا بدرگاه طلب فرمایند هر چند که بر سخن مرتضی خان نهایت اعتماد داشتم غایتاً این که او التماس طلب خود بدرگاه نموده شبهه بخاطر رسید که سبب امرار مرتضی خان به تحریک ارباب فساد و شورش درآمده و غور ناکرده او را متمم می ساخته باشد مجلاً بالتماس فرزندشاه جهان از تقصیرات او گذشته بدرگاه طلب فرمودم و مقارن این حال مرتضی خان بجوار حمت از دی پیوست و فتح قلعه کانگره تا فرستادن سردار دیگر در عقد توقف او قفا و چون این فتنه سرشت بدرگاه والا رسید نظر بطا هر احوال او افکنده در آن زودی مشغول و مشغول عواطف بیدریغ ساخته در ملازمت شاه جهان بخدمت فتح دکن رخصت نموده شد بعد از آن که ملک دکن به تصرف اولیای دولت اید قرین درآمد در خدمت آن فرزند و سائل برانگیخته مقصدی فتح قلعه کانگره گشت هر چند این بے حقیقت حق ناشناس را باز در آن کوhestان راه دادن از آئین حرم و احتیاط دور بود لیکن چون این خدمت را آن فرزند بعد از خویش گرفته بود ناگزیر به اراده و اختیار او گذاشته شد و فرزند را قبل از او را باقی نام به یک از بنده های خود و فوجی شایسته از

منصبداران و احدیان و برق اندازان بادشاهی تعیین فرمود چنانچه این احوال برسم جمال و در اوراق گذشته سمت ذکر یافته
چون بقصد پیوست باقی نیز آغاز خصوصیت و بهانه جوئی نموده جوهر ذاتی خود را ظاهراً ساخت و مکرر شکایت او را عرض داشت
نمود حتی که صریح نوشت که صحبت من با و راست نمی آید و این خدمت از دست من نمی شود اگر سردار دیگر مقرر نمایند فتح این قلعه
بزودی خواهد شد ناگزیر تقی را بحضور طلب داشته راجه بکرماجیت را که از بنده های عمده اوست با فوجی از مردم تازه نود
با این خدمت رخصت نمود چون این بے سعادت دریافت که زیاده برین حیل و تدویر از پیش نخواهد رفت تا رسیدن بکرماجیت
جمع از بنده های درگاه را به بهانه آنکه مدتها یساق کشیده بے سامان شده اند رخصت نمود که بجاگیرهای خود شتافته تا آمدن
راجه بکرماجیت بسامان خود پروازند چون بظاہر تفرقه در سلسله جمعیت دولتخواهان راه یافت و اکثر بے بحال جاگیر خود را رقتند
و معدود از مردم روشناس و رانجامانند قاپو دانسته آثار بے فساد ظاهراً ساخت سید صفی باره که بمزید شجاعت و جلالت
اقتضای داشت با چند بے از برادران و خویشان پائے همت افشرد و شربت خوشگوار شهادت چشید و بعضی را به زخمهای
کاری که پیرایه شیران کارزار است آن بدو از عرصه نبرد برگرفته بکلیت سراسر خود بر وجهی از جاده دوستی به تنگ پا خود را
بگوشه سلامت کشیدند و آن بدو بخت دست تعدی و تصرف به پرگنات دامن کوه که اکثر از ان بجاگیر اعتماد الدوله مقرر است و از ساخت
از تاخت و تاراج سرسوی فرنگ داشت امید که همبرین زود بے بسزای اعمال و جزای افعال قبل از گرد و خاک این دولت
کار خود بکند انشاء الله تعالی روز یکشنبه هفدهم از گھاٹی چاندا عبور واقع شد روز دوشنبه بیستم اتالیق جان سپار خانخانان پسران
به سعادت آستان بوس منفر گشت چون مدت های مدید از حضور دور بود و مویک منصور انوواجی سرکار خاندیس و برهانپور عبور نموده
التاس دریافت ملازمت نمود حکم شد که اگر خاطر او از همه جهت جمع باشد جرید و آمده بزودی معاودت نماید بنا برین حسب الحکم
بسرعت تمام تر شتافته درین تاریخ دولت زمین بوس دریافت و با انواع تفراتش خسروانه و اقسام عواطف شاهانه فرق عزت
برافراخته هزار و هشتاد و پنهان بصره تدریجاً رسید چون اردو در گذشتن گھاٹی صعوبت بسیار کشیده بود بجهت رفاهیت احوال مردم
روز سه شنبه نوزدهم مقام فرمود روز یکشنبه بیستم کوچ کرده روز مبارک شنبه بیست و یکم باز اتفاق مقام افتاد در کنار و ریای که بے سندستظار
دار و بزم پیاپی مرتب گشت اسب سمنده خاصه سمیر نام که از اسپان اول بود بخانخانان عنایت نمودم سمیر باصطلاح اهل هند کوه طلار گویند
و بجهت مناسبت رنگ و کلاسه جبهه باین اسم موسوم گشته روز جمعه بیست و دوم و شنبه بیست و سوم پے در پے کوچ شد درین روز عجیب
البتار مشاهده افتاد آب در غایت صفای چویش و خروش از جاسه مرتفع می ریزد و بر اطراف نشیمن های خدا آفرین بے تکلف درین نزدیکی

بیان خوب آشنای بنظر درینا مزار سیر گاه است لحظه از تماشای آن محفوظ گشتم روز یک شنبه بیست و چهارم مقام نموده در تالابی
 که پیش دو تخته واقع شد بر کشتی نشسته شکار مرغابی کرده شد روز دو شنبه بیست و پنجم و سه شنبه بیست و ششم و کشنبه بیست و هفتم پے
 در پے کوچ افتاد بخانچانان پوستین خاصه که در بر داشتیم لطف نمودم و هفت راس اسب از طویله خاصه که بر هر کدام سواری کرده
 شد نیز آن اتالیق مرحمت نمودم روز یک شنبه دوم دیماه آلکی قلعه رن تهنبور محل را بایات جلال گشت این قلعه از اعظم قلاع هندون
 است در زمان سلطان علاء الدین خلجی راسے تیمبر دیو متصرف بود سلطان مدتهاے مدید محاصره نموده بخت و تردید بسیار
 مفتوح ساخت و در آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی انار الله برهانه راسے سرحن باڈا در تصرف داشت و پیوسته شش هفت
 هزار سوار نام اومی بودند و آنحضرت بمیاسن تائید ایزد سبحان در عرض یکماه و دو اوده روز فتح کردند و راسے سرحن برهنه فی بخت خلوت
 آستانبوس دریافته در سلک دو تنخواه بان منتظم گشت و از امرای معتبر و بنده های معتقد شد بعد از و پسرش رای بهوج نیز در
 زمره امرای عظام انتظام داشت الحال بنیره او سر بلند راسے داخل بنده های عمده است روز دو شنبه سوم بعزم تماشای
 قلعه توجه نمودم و کوہ در برابر یکدیگر واقع است یکی رارن میگویند و دیگری را تهنبور قلعه بر فراز تهنبور اساس یافته و این هر دو
 اسم را ترکیب داده رن تهنبور نام کرده اند اگر چه قلعه در غایت استحکام است و آب فراوان دارد غایتا کوہ رن حصے است قوی و
 فتح این حصار منحصر است از ان جانب چنانچه والد بنرگوارم حکم فرمودند که توپ ها را بر فراز کوہ رن بر آورده و عمارات درون
 حصار را بمجره گیرند اول توپے را که آتش دادند بچو کندی محل راسے سرحن رسید و از افتادن آن عمارت زلزلہ در بنای همت
 او راه یافت و توهم عظیم بر باطن او مستولی گشته و نجات خود را منحصر در سپردن قلعه دانسته فرق عبودیت و خاکساری بدنگاه شهنشاه
 جرم بخش عذر پذیر سودا قصه قرار داد خاطر چنان بود که شب در بالاسے قلعه گذرانیده روز دیگر بار و دو مراجعت فرمایم چون منازل
 و عمارات درون حصار بر دوش هندوان اساس یافته و خانها را بے هوا و کم فضا ساخته اند و نشین نیفتاد و خاطر نیز توقف راضی نشد
 حامی بنظر در آمده که یکے از نوکران رستم خان متصل بحصار قلعه ساخته باغچه و نشینی مشرف بر صحرا خالی از فضاے و هوای نیست و در
 تمام قلعه بآزین جانی نه رستم خان از امرای حضرت عرش آشیانی بوده از صغیرن در بندگی آنحضرت تربیت یافته نسبت
 محرمیت و قرب خدمتی داشته از غایت اعتماد این قلعه را حواله با و فرموده بودند بعد از فراغ تماشای قلعه و منازل آن حکم شد که جمعی از مجربین
 را که درین حصار محبوس اند حاضر سازند تا بحجیت حال و حقیقت احوال هر یک واریده بمقتضای عدالت حکم فرموده شود مجملای غیر از
 معامله خون یا شخصی که از خلاصے او فتنه و آشوب در ملک راه می یافت دیگر همه را آزاد ساختم و هر کدام در خور حال او

خوبی و خلعت عنایت شد و شب سه شنبه چهارم بعد از گذشتن یکپدر و سه گطی بدولت خانه مراجعت فرمودم روز یکشنبه پنجم قریب
 به پنج کرده کوچ نموده روز مبارک شنبه ششم مقام واقع شد درین روز خانخانان پیشکش خود بنظر در آورد از قسم جواب و مرصع
 آلات و اقمشه و فیل آنچه پسند افتاد برگزیده تمهیداً بمشارالیه مرحمت فرمودم مجموع پیشکش و آنچه بدرجه قبول رسید بوازی یک لک
 پنجاه هزار روپیة قیمت شد روز جمعه هفتم پنج کرده کوچ نمودم پیش ازین سارس را به شاهین گیرانیده بودم لیکن شکار روزنامه حال
 تماشا نکرده بودم چون فرزند شاه جهان ذوق شکار شاهین بسیار دارد و شاهین همی او خوب رسیده حسب التماس آن فرزند
 صبح بگاه سوار شدم یک درنا بدست خود گیرانیدم و درنا دیگر را شاهین که آن فرزند در دست داشت گرفت بے تکلف از
 شکار با بے خوب خوب است بغایت الغایت مخطوط گشتم اگر چه سارس جانور کلان است غایتا سست پر کاواک واقع شد
 شکار درنا را هیچ نسبتی بآن نیست بنازم دل و جگر شاهین را که این قسم جانور آن قوی جسته را میگیرد و بزور سر نخه بهمت زبون
 میاز و حسن خان قوشچی آن فرزند بجلدوی این شکار بغایت فیل واسپ و خلعت سرفرازی یافت و پسرش نیز با سپ و خلعت
 ممتاز گشت روز شنبه هشتم چهار کرده و یکپا و کوچ کرده روز یکشنبه نهم باز مقام نمودم درین روز خانخانان سه سالار خلعت خاصه و کمر مشیر
 مرصع و فیل خاصه با تالایر فرق عزت برافراخته مجدداً البصاحب موبکے ملک خاندیس و دکن سر بلند می یافت منصب آن کن سلطنت
 از صل و اضافه هفت هزاری ذات و سوار مرحمت شد چون صحبت او بالشکر خان را است نیامد حسب التماس مشارالیه عابد خان
 دیوان بیوتات را بخدمت دیوانی بیوتات مقرر فرمودم و منصب هزاری ذات و چهار صد سوار عنایت شد اسپ و فیل و خلعت
 مرحمت نموده بدان صوب فرستادم و همدرین روز خاندوران از صوبه کابل رسیده دولت زمین بوس دریافت هزار مهر و هزار روپیہ
 بصیغه نذر گذرانید و تسبیح مردار پیر با پنجاه راس اسپ و دوه قطار شتر نو ماده ولایتی و چند دست جانور شکاری و چینی و خطائی و غیره
 برسم پیشکش معروض داشت روز دوشنبه دهم سه کرده و یکپا و روز سه شنبه یازدهم پنج کرده و سه پا و کوچ شد درین روز خاندوران
 مردم خود را آراسته بنظر در آورد و هزار سوار مغل که اکثر اسپ ترکی و بعضی عراقی و مجلس داشتند بشمار داد و با آنکه جمعیت و اکثر متفرق گشته
 بعضی ملازم هما تجان شده در همان صوبه مانده اند و جمعی از لاهور جدائی گزیده با طراف مالک رفته اند انقدر سوار خوش اسپ قیمت نمود
 بے تکلف خاندوران در شجاعت و دلادری و جمعیت داری از یکتایان روزگار است اما افسوس که پیر منحنی شده و کبر سن او را دریافته و
 با صراش بسیار ضعیف و زبون گشته و پسر جوان و رشید دار دخالی از معقولیتی نیستند غایتاً خود را در برابر خاندوران نمودن کاری است مشکل و
 عظیم درین روز بمشارالیه و فرزند نعمان او خلعت و شمشیر مرحمت شد روز یکشنبه دوازدهم سه نیم کرده و در نور دیده بر کنار تال ماند و زردل

سعادت اتفاق افتاد در میان تال نشینے از سنگ واقع است بریکے از ستونہا این رباعی شتھے ثبت نموده بود بنظر در آمد و مرا از جادو آورو الحق از شعر اے خوب است۔ رباعی

یاران موافق ہمہ از دست شدند | اور دست اجل یگان یگان بست شدند | بود تکتک شراب در مجلس سمر | یک لحظہ زما پیشتر کست شدند

درین وقت رباعی دیگر ہم ازین عالم شنیدہ شد چون بسیار خوب لغتہ آن را نیز نوشتم۔ رباعی

افسوس کہ اہل خود و ہوش شدند | از خاطر ہمدان فراموش شدند | آنان کہ بصد زبانی سخن میگفتند | آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند

روز مبارک شنبہ سیزدہم مقام کردہ شد عبدالعزیز خان از صوبہ بنگش رسید سعادت آستانہ بنوس دریافت اکرام خان کہ بغوجداری فچور و اطراف آن متعین بود بدولت ملازمت سر بلند گشت خواجہ ابراہیم خان بخشی صوبہ دکن بخطاب عقیدت خانے سرفراز شد میر حلج از کولمیان صوبہ مذکور از جوانان مروانہ است بخطاب شورہ خانی و علم سر بلندی یافت روز جمعہ چار دہم پنج کردہ و یکپاؤ کوچ شد روز شنبہ پانزدہم سہ کردہ طے نمودہ در سواد بیانہ نزل اجلال اتفاق افتاد خود باہل حرم بہ تماشاے بالائے قلعہ شافتم محمد بخشی حضرت جنت آشیانے کہ حراست قلعہ بعدہ او مقرر بود منزلی ساختہ مشرف بر صحرا بغایت مرتفع و خوش ہوا و مزار شیخ بہلول نیند در جوار آن واقع است و خالی از فیضی نیست شیخ برادر کلان شیخ محمد بخش است و در علم دعوت اسماء طولے داشته و جنت آشیانی را بشیخ مذکور را بطہ محبت و حسن عقیدت بروجہ کمال بودہ در ہنگامیکہ آنحضرت تسخیر ولایت بنگالہ فرمودہ یک چندی دران ولایت اقامت گزیدند مزار بہندال حکم آنحضرت در آگرہ ماندہ بود جمعے از قلعچیان زر بندہ کہ سرشت آنہا بہ فتنہ و فساد مجہول است راہ بیوفائی سپردہ از بنگالہ ترمیز را آمدند و سلسلہ جنبان حبث باطن میرزا شدہ بہ لغی و کافر نعمتے و ناحق شناسی سہمیونی کردند و میرزا سبے عاقبت خطبہ بنام خود خواندہ صریحا اعلام لغی و عناد مرتفع گردانید چون صورت واقعہ از عرضداشت و دلتخواہان بمسامع جلال رسید آنحضرت شیخ بہلول را بہجت نصیحت فرستادند کہ میرزا را از ارادہ باطل گردانیدہ بشاہراہ اخلاص و اتفاق ثابت قدم سازد چون آن بید و تمان فتنہ سرشت چاشنی سلطنت را در کام میرزا شیرین ساختہ بودند میرزا باندیشہ باطل خام طمع شدہ بموافقت و متابعت راضی نگشت و تجریک از باب فساد شیخ بہلول را در چار باغ کہ حضرت فردوس مکانی بابر بادشاہ بر لب آب چون ساختہ اند بہ تیغ بیاباکی شہید گردانید و چون محمد بخشی را بشیخ مذکور نسبت ارادت بود نقش او را در قلعہ بیانہ بردہ مدفون ساخت روز یک شنبہ شاتر دہم چار دہم کردہ طے نمودہ در منزل برہ رسیدہ شد چون باغ و باولی کہ حکم مریم زمانی در پرگنہ جوست اساس یافتہ و در سہراہ واقع بود تماشاے آن توجہ فرمودم فی تکلف

بادی عمارتی است عالی و بغایت خوب ساخته اند از کار فرمایان تحقیق شد که مبلغ بست هزار روپیه صرف این عمارت شد و چون
 درین حوالی شکار خیلک بود روز دوشنبه هفت و هجدهم مقام فرمودم روز سه شنبه هیزدهم سه کرده و یک نیم پاؤ گذشته در موضع دایر منو
 و رود موکب مسعود اتفاق افتاد و روز کم شنبه نوزدهم دو کرده و نیم طی نموده در کنار کول فچور رایات منصور برافراشت و چون هنگام
 غزیت فتح و کن ازین تهنیت برتا و چنین آسای منازل و بعد مسافت آنها نوشته شده بود درین مرتبه به تکرار نوشتن مناسب ندید
 و از راه رن تهنیت برتا فتح پور براسه که آمده شد و دست دسی و چهار کرده مسافت به شصت و سه کوچ و پنجاه و شش مقام که
 مجموع یکصد و نوزده روز بوده باشد طے نموده شد بحساب شمسی چهار ماه و یک روز کم گذشته و قمری چهار ماه کامل و از تاریخی که موکب
 اقبال بفرم فتح رانا و تسخیر ملک دکن از مستقر الخلافه منضت فرموده تا حال که رایات جلال سمعان نصرت و اقبال باز بمرکز سلطنت
 قرار گرفت پنج سال و چهار ماه شد بخان و اختر شناسان روز مبارک شنبه بیست و هشتم دی ماه الهی سنه سیزدهم مطابق سلخ محرم
 سنه یک هزار و بیست و هشت بھری ساعت در آمدن بدر الخلافه اگره اختیار فرموده بودند و اینولا کمر از عریض و دولخواهان معنی
 گشت که علت طاعون در شهر اگره شایع است چنانچه در روزی قریب بصد کس کم و زیاده در زیر غل و یاکش ران یا دور و گلو و آن
 برآورده ضائع می شوند و این سال سیوم است که در موسم زمستان طغیان میکند و در آفات تابستان معدوم میگردد و از غائب آنکه
 درین سه سال جمیع قصبات و قریات نواحی اگره سرایت کرده و در فچور اصلا اثر این ظا هر نشده حتی در آمان آباد تا فچور و نیم
 کرده مسافت است مردم آنجا از بیم و با ترک وطن داده بدیگر مواضع پناه برده بودند تاگزیر مراعات خرم و احتیاط از ضرر و زیان
 دانسته مقرر شد که درین ساعت مسعود بهیار که دفرخ و معموره فچور نزول موکب منصور اتفاق افتد و بعد از تخفیف بیماری و گران ساعت
 دیگر اختیار نموده بدولت و سعادت و رود رایات جهان کشا بمستقر الخلافه ارزانی فرمائیم انشاء الله تعالی و تقدس جشن مبارک شنبه در
 کنار کول فچور ترتیب یافت چون ساعت داخل شدن بمعموره بست و هشتم قرار یافته هشت روز در همین منزل توقف مقرر گشت
 حکم فرمودم که دور تال را پیوند هفت کرده برآمد درین منزل غیلا حضرت مریم الزمانی که بقدر تکسر میداشته اند دیگر جمیع بیگمان و
 غلوت نشینان مرادق عفت و سایر برنده های درگاه دولت استقبال و ریافتند صبیح استخوان مرحوم که در خانه عبداللہ خان پسر
 خاظم است قلع عجیب و غریب گذرانیده نهایت تاکید و ترویج آن نمود بجهت عزابت مرقوم گشت گفت روزی در محن خانه موشی
 بنظر در آمد سر اسیمه اقبال و خیزان بطر زمستان هر سو میرفت و نمی دانست که کجا میرود به یکے از کنیزان گفتم که دم آن را را
 گرفته پیش گر به انداخت گر به بشوق و میل از جابے جسته موش را بدهن گرفت و فی الفور گذاشت نفرت ظا هر ساخت

رفته رفته آثار ملال و آزرگی از چهره او پیدا شد روز دیگر نزدیک مردن رسید بخاطر گذشت که انبک تریاق فاروق باید داد چون
دہانش کشودہ شد کام و زبان سیاہ منظور آمد تا سہ روز بحال تباہ گذرا تیدہ در چہارم مہوش آمد بعد ازان کنیز کے را دانہ طاعون
نظارہ شد و از افراط سوزش و فزونی در و آرام و قرار و روانہ در نگلش متغیر گشت زردی بسیار ہی مایل و تپ محرق کرد روز دیگر
از پایان اطلاق شدہ و رگنشت و ہمین روش ہفت و ہشت کس در انخانہ صنایع گشتند و چندی بیمار بودند کہ ازان منزل برآمدہ
بباغ رفتہ آنہا نیکہ بیماری داشتند و در باغ فوت شدند و در انجا دیگرے دانہ بر نیار و در مجلہ عرض ہشت و نہ روز ہفتہ کس
مسافر راہ عدم شدند و تیر گشت آنہا کہ دانہ بر آورده بودند اگر آب جبت خوردن یا غسل کردن از دیگرے طلبیدندے فی الفور در ہم
سرایت کردے و آخر چنان شد کہ از غایت توہم ہمچکس نزدیک باہنامی گشت روز شنبہ بست و دوم خواجہ جان کہ بجا است اگرہ
مقرر بود سعادت آستانوس دریافتہ پانصد مہر صیفہ نذر و چار صد روپیہ برسم تصدق گذرا نید روز و شنبہ بست و چہارم بشار الیہ
خلعت خاصہ مرحمت شد روز مبارک شنبہ بست و ہشتم بعد از گذشتن چہار گھڑی کہ قریب بدو ساعت نجومی باشد سح

بسا عتے کہ تو لا کند بد و تقویم

بیمار کی و فرنیہ رلیات منصور مجبورہ فقہورہ نزول سعادت ارزانی فرمود و در ہمین ساعت چشم فرزند ارجمند اقبالند شاہجہان ترتیب یافت
و اورا بطلا و دیگر اجناس و زن فرمود و سال بست و ہشتم بحساب ماہ ہائے شمسی مبارکی آغاز شد امید کہ بعرطبعی رسد و ہمدین تاریخ
حضرت مریم الزمانی از اگرہ تشریف گرامی ارزانی فرمودند و بدریافت دولت ملازمت ایشان سعادت جاوید اند و ختم امید کہ ظل
تربیت و شفقت ایشان بر سر این نیازمند مخلد باد چون اکرام خان پسر اسلام خان خدمت فوجدار ہی این حدود را چنانچہ باید بقید
ضبط در آورده بود منصب او را از اصل و اضافہ ہزار و پانصد نیات و ہزار سوار مرحمت شد سہراب خان پسر میرزا رستم صفوی بمنصب
ہزار نیات و سیصد سوار ممتاز گشت و درین روز عمارت و دتخانہ حضرت عرش آشیانی را تفصیل سیر کردہ بفرزند شاہ جان نمودہ شد
و درون آن حوض کلانی از سنگ تراشیدہ در غایت صفا ترتیب یافتہ کپورت ملا و نام سی و شش درعہ و سی و شش درعہ ربع و شش چہار و نیم درعہ حکم آنحضرت
متصدیان خزانہ عامرہ بفلوس و روپیہ ملو ساختہ بودند سی و چہار کرو و چیل و ہشت لک و چیل و شش ہزار و ام کہ شانزدہ لک و ہفتاد و
نہ ہزار و چہار صد روپیہ باشد کہ مجموع یک کرو و سہ لک بحساب ہندوستان و سیصد و چیل و سہ ہزار تومان مضابطہ ایران بودہ باشد متہاشنہ لبان
با دیہ طلب را انان چشمہ سار مکرست سیراب امید می ساختند روز یک شنبہ غرہ ہمین ماہ بحافظ یاد علی گویندہ ہزار و رب انعام شد محبت علی
پسر باغخان چکنی و ابوالقاسم خان جیلانی کہ داراے ایران چشم جان بین آنہا را میل کشیدہ سر بجاے آوار گے دادہ مدتے است

که در پناه این دولت روزگار بفرزخ خاطر بسرمی برند و هر کدام در خور حال آنها وجه معیشت مقرر گشته و درین تاریخ از اگره آمده سعادت آستانبوس دریافتند و هر یک هزار روپیه انعام شدشن مبارک شنبه پنجم در دولتخانه بآراستگی ترتیب یافت و بنده های خاص بساغر های نشاط خوشوقت گشتند نصراشکر که فرزند سلطان پرویز بود و فل کوه دمان را مصحوب او بدرگاه فرستاده بود و رخصت سعادت یافت جلد جهانگیر نامه با اسپ نچاق خاصه عنایت شد که بجبت آنفرزند به برادر و زکیشنه ششم بکنور کن پسر رانا امر سنگه اسپ و قیل و خلعت و کپوه مرصع با پهل کتاره مرحمت نموده شد و بجای جاگیرش رخصت فرمودم و مصحوب او اسپ برانا فرستاده شد و هر دین روز بجزم شکار امان آباد توجه نمودم چون حکم بود که آهوان آن سرزمین را به یکس شکار نکند درین شش سال آهوی بسیار فراهم آمده و بغایت رام شده اند تا روز مبارک شنبه وواز وظم بدولتخانه سعادت نمودم و روز مذکور بدستور معهود بزم پیاله ترتیب یافت شب جمعه سیزدهم بروضه عفران پناه شیخ سلیم حشتی که شمه از محامذات و محاسن صفات ایشان در وی با چه این توانا ثبت افتاده رفته فاخته خوانده شد هر چند اظهار کرامات و خوارق عادات نزد برگزیده های درگاه ایندی پسندیده نیست بدون مرتبه خود دانسته از اظهار آن اجتناب می نمایند لیکن وقتی از اوقات در جذبیستی بے اراده و اختیار یا بقصد هدایت شخصی ظاهر شد جلد آن که پیش از ولادت من حضرت عرش آفرینی را بنوید قدوم این نیازمند فرمود و برادر دیگر امیدوار ساخته بودند و دیگر آنکه نوی بتقریبی حضرت عرش آشیانی پرسیدند که عمر شما چند است و زمان ارتحال بدار الملک بقا کی خواهد بود در جواب گفتند که حق جل و علی عالم السرائفیات است و بعد از مبالغه و اغراق اشارت باین نیازمند فرمودند که هرگاه شاهزاده به تعلیم معلّم یا دیگر چیزی یاد گیرند و آن تکلم می شوند نشان وصال است لاجرم آنحضرت جمعی که در خدمت من مقرر بودند تاکید فرمودند که هیچکس بشاهزاده از تعلّم و شتر چیزی تعلیم نکند تا آنکه دو سال و هفت ماه گذشت و روزی یکی از عورات مستحقه که در آن محله بود اسپند همیشه بجبت دفع عین الکمال می سوخت باین بهانه در خدمت من راه داشت و از خیرات و تصدقات بهره مند می شد مرا تنها یافته غافل از آن مقدمه این بیت را بمن تعلیم نمود - بیت

الکی غنچه امیسد بکشانے | گلے از روضه جاوید بنایے

من بخدمت شیخ رفته این بیت را خواندم شیخ بی اختیار از جای خود بر جسته بلازمست حضرت عرش آشیانی شتافتند و از ظهور این واقعہ چنانچه بود آگاه بنخشدند قضا را بهمان شب آثار تب ظاهراً شد و روز دیگر کس بخدمت آن حضرت فرستاده تا نسین کلاوت را که از گوینده های بنیظیر بود طلب داشتند تا نسین بلازمست ایشان رفته آغاز گویندگی نمود بعد از آن کس بطلب حضرت عرش آشیانی

فرستادند چون آنحضرت تشریف آوردند فرمودند که دعه وصال رسید و از شما وداع می شویم و دستار از سر خود برداشته بر سر من
 نهادند گفتند که ما سلطان سلیم را جانشین خود ساختیم و او را بجای حافظ و ناصر سپردیم و همان زمان ضعف ایشان استدعا و می یافت و اثر
 گذشتن بیشتر ظاهر میشد تا بوصول محبوب حقیقی پیوستند یکی از اعظم آثار که در عهد دولت و زمان خلافت حضرت عرش آشیانی
 بطور آید این مسجد و روضه است بے اغراق عمارتی است نهایت عالی تمکین که مثل این مسجد در هیچ بلادی نیست عمارتش همه
 از سنگ و در کمال صفا اساس نهاده پنج لک روپیه از خزانه عامه صرف شده تا با تمام رسیده و آن که قطب الدین خان کوکلتاش مجمر
 و دور روضه و فرش گنبد و پیشطاق مسجد را از سنگ مرمر ساخته سوائے این است این مسجد مشتمل است بر دو دروازه کلان بر سمت
 جنوب واقع است در غایت ارتفاع و نهایت تکلف پیشطاق دو اوزه در عرض و شانزده طول و پنجاه و دو در عرض ارتفاع دارد
 بے و دوزیه بالا بایده رفت تا با تخریب رسید و در دیگر فرود ترازین رو بمشرق واقع است طول مسجد از مشرق و بمغرب با عرض دیوارها
 دو صد و دو اوزه در عرض است از آنجمله مقصوده بیست و پنج و نیم درع پانزده در پانزده درع گنبد میان است و هفت درع عرض و
 چهارده طول و بست و پنج درع ارتفاع پیشطاق است و هر دو پیروی این گنبد کلان دو گنبد دیگر فرود است و ده درع در ده درع
 تخته ایوان ستون دار ساخته اند و عرض مسجد از شمال بجنوب یک صد و هفتاد و دو درع است و بر اطراف نمود ایوان و هشتاد و چهار
 حجره است عرض حجره چهار درع و طول پنج درع است و ایوان بعضی هفت و نیم درع است و صحن مسجد سوائے مقصوده و ایوان
 و در یک صد و شصت و نه درع طول و یک صد و چهل و سه درع عرض است و بالای ایوان با دو رو بالای مسجد گنبد هاسه خسرو
 ساخته اند که در شب هاسه عرس و ایام متبرکه که شمع در آن میان نهاده دوران را بپارچه ایوان میگیرند و از عالم فانوس می نمایند و زیر صحن مسجد
 را بر که ساخته اند که باب باران ملو میسازند و چون فتنه گرم آب و بد آب است و مایل این سلسله و درویشانی که چوسته مجاور این مسجد اند
 تمام سال کفایت می کند و در مقابل دروازه کلان بر سمت شمال مایل بمشرق روضه شیخ است میان گنبد هفت درع و دو در
 گنبد ایوان سنگ مرمر که پیش آنرا نیز حجره سنگ مرمر ساخته اند در غایت تکلف و مقابل این روضه بر سمت مغرب باند که فاصله گنبد
 دیگر واقع است که خویشان و فرزندان شیخ در آنجا آسوده اند از عالم قطب الدین خان و اسلام خان و معظم خان و غیره که
 همه نسبت این سلسله و مراعات حقوق بمرتب امارت و پایه عالی رسیده اند چنانچه احوال هر یک در جابجای خویش مذکور گشت
 الحال پسر اسلام خان که بخطاب اکرام خانے سرفرازی دارد و صاحب سجاده است و آثار سعادت مندی از احوال او
 ظاهر و خاطره تربیت او متوجه بسیار است روز مبارک شنبه نوزدهم عبد العزیز خان را بمنصب دوهزار و دویست و دوازده هزار سوار

ایوان

شم

سرفراز ساخته بخدمت فتح قلعه کانگروه و استیصال سور جبل کافر نعمت تعیین فرمودم و فیل و اسب و خلعت بشار الیه مرحمت شد
 ترسون بهادر نیز بهان خدمت دستوری یافت و منصب او هزار و دویست و صدی ذات و چهار صد و پنجاه سوار مقرر گشت و اسب
 عنایت نموده رخصت فرمودم چون منزل اعتماد الدوله در کنار تال واقع بود و بنایت جاے بصفا و مقام و نشین تعریف می نمودند
 حسب الاتماس آن مشار الیه جشن روز مبارک شنبه بستم و ششم در آنجا ترتیب یافت و آن رکن السلطنت بلوازم پائے
 انداز و پیشکش پرداخت و مجلس عالی آراست و شب بعد از خوردن طعام بدو تختانه معاودت واقع شد روز مبارک شنبه
 سویم ماه اسفند از ندائی سید عبدالوهاب بارهه که در صوبه گجرات خدمت و تردوات از و تظهور رسیده بود و منصب هزار و دویست و
 پانصد سوار سرفرازی یافته بخلاب و لیر خانی فرق عزت برافراخت روز شنبه دوازدهم بقصد شکار امان آباد و حضرت موبد اقبال
 اقتضای اتفاقا در روز یکشنبه با اهل محل به نشاء شکار مشغول بوده شب مبارک شنبه بستم و بنظم بدولت خانه مراجعت
 واقع شد حضار روز سه شنبه در اثنا شکار عقده و وارید و علی که نور جهان بیگم در گردن داشت گیسفیه یک قطعه لعل که بدو هزار
 روپیه می ارزید یا یکیدانه مروارید که هزار روپیه بهاد داشت گم شد روز یکشنبه هر چند قراولان تفحص و محسوس نمودند بدست نیفتاد
 بخاطر رسید که هرگاه نام این روز یکشنبه است پیدا شدن آن درین روز از محالات است بخلاف آن چون روز مبارک شنبه همیشه
 برین خجسته و مبارک آمده است باندک تفحص قراولان هر دو را در آن صحراے بے سرو بن یافته بهلازمست من آوردند و اتفاقات
 حسیه آنکه در همین روز فرخنده جشن وزن قمری و بزم بسنت بارے آراستگی یافت و بشارت فتح قلعه مؤشکت سور جبل سیاه بخت
 نیز رسید تفصیل این اجمال آنکه چون راجه بکر ماجیت با افواج منصور بدان حدود پیوست سور جبل برگشته روز خواست که روزے
 چند به تنبال و یاوه و رانی بگذرانند مشار الیه که از حقیقت کار آگهی داشت سخن او نه پروا خسته قدم جرأت و جلالت پیش نهاد و آن
 محذول الحاقبت سر رشته تربیل زدست داده نه بجنگ صفت پای همت قایم داشت و نه بلوازم قلعه اری همت گماشت باندک زود و خورده
 کس بسیار کشتن داده راه آوارگی پیش گرفت و قلعه مؤشکت که اعتقاد قوی آن برگشته بخت بود بے محنت و تعب هر دو مفتوح گشت و ملکی
 که با عن جد و تصرف داشت پامال عساکر اقبال شد و آن سرگشته بادی ضلالت و ادبار بحال تباہ پناه بگریوه پائے دشوار گذار برده
 خاک مذلت و خواری بر فرق روزگار خویش بخت راجه بکر ماجیت ملک او را پس سرگذاشته با فواج قاهره تعاقب و شتافت چون صورتحال
 بمسامع جلال رسید بجلد وے این خدمت شایسته تقاریر به راجه مرحمت فرمودم و فرمان قضا جوین از فرمان جلال شرف ارتفع یافت که
 قلعه و عماراتی که ساخته و پروا خسته او و پدر او باشد از بنج و بنیاد برانداخته اثرے ازان بر روی زمین نگذارند و از غریب آنکه سور جبل برگشته روزگار

برادری داشت جگت سنگه نام چون او را بختاب راجگی و پایت امارت سر بلند ساختم و ملک را نارا و سامان و چشم و خدمت بے شریک و
 و سیم بمشارالیه عنایت نمودم بحجت مراعات خاطر او جگت سنگه را که با او سر سازگاری نداشت منصب قلیله تجویز فرموده بصوبه بنگاله
 فرستاده بودم و آن بجایه دور از وطن در غربت روزگار بے بخواری و دشمنی گزاری نیده انتظار لطیفه غیبی داشت تا آنکه بطالع او چنین
 منصوبه نشست و آن بے سعادت تیشه بر پای خود زد جگت سنگه را بسرعت هر چه تمامتر بدرگاه طلب داشت بختاب راجگی
 و منصب هزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساخته بست هزار دربار مد و خرج از خزانه عامه عنایت شد و کپوه مرصع و خلعت اسپ
 و فیل مرحمت فرموده نزد راجه بکرماجیت فرستادم و فرمان گیتی مطاع شرف صدور یافت که اگر مشارالیه بر همین طالع مصداق
 خدمات شایسته گردد و دولت خواهی از او بظهور رسد دست تصرف او را در آن ملک قوی مطلق گردانم چون تعریف باغ نو منزل
 و عمارات آن که بتازگه احداث یافته مکرر بعرض رسیده بود روز دوشنبه بر بارگی شوق سوار شده در باغ بوستان سرا
 منزل گزیدم و روز سه شنبه در آن گلشن و گلشایعیش و فراغت گذرانیده شب کم شنبه باغ نو منزل بود و دو کوب مسعود آرتلی یافت
 این باغی است مشتمل بر سیصد و سی جریب بگرازی و دوران را دیوار عریض رفیع از خشت و آجر ریخته بر آورده در غایت
 استحکام و در میان باغ عمارات عالی و نشین گاه به تکلف و حوضهای لطیف ساخته شده و در بیرون دروازه چاه کلانی ترتیب
 یافته که سه دو جهت کا و متصل آب می کشند و شاه جوی در میان باغ درآمده بچونما میریزد و غیر ازین چندین چاه دیگر است
 که آب آنها بچونما چنین با تقسیم یابد با انواع و اقسام فواره و آبشار زینت افزوده و تالابی در میان حقیقی باغ واقع است که آب باران پر میشود و اگر حیوانات
 در شدت گرما آب آن رو بکی نهند از آب چاه مد میرسانند که پیوسته لبریز باشد قریب یک لک و پنجاه هزار روپیه تا حال صرف این باغ شده و هنوز تمام
 است و مبلغا بساختن خیابانها و نشانیدن نهالها صرف خواهد شد و نیز قرار یافته که میان باغ را از سر نو حصر نموده راه داخل و خارج آب را
 بنوعی استحکام بخشند که همیشه پر آب باشد و آب آن از هیچ راهی بدین رود و نقصان نپذیرد و یکین که قریب بدولت و پیم
 بهمه جهت صرف شود تا با تمام رسد روز مبارک شنبه بیست و چهارم خواجه جهان پیشکش کشید از جواهر و مرصع آلات و اقمشه
 و فیل و اسب موازی یک لک و پنجاه هزار روپیه انتخاب نموده تتمه بمشارالیه عنایت نمودم تا روز شنبه در آن گلزار نشاط بفرست
 و انبساط گذرانیده شب یکشنبه بست و هفتم به فتحپور عنان مراجعت معطوف داشتم و حکم شد که امرا و عظام بدستور هر سال
 دولتخانه را آئین بندی نمایند روز دوشنبه بست و هشتم بقدر آشوبی و چشم خود یا فتم چون از غلبه خون بود فی الفور علی اکبر حراح
 فرمودم که فصد گیر و روز دهم نفع آن ظاهر شد و هزار روپیه با و مرحمت شد روز سه شنبه بست و نهم مقرب خان از وطن

خود آمده سعادت آستانه بوس دریافت و بانواع مراسم سرفراز ساختم

چهارمین نوروز از جلوس بهایون

صبح مبارک شبیه چهارم شهر ربیع الآخر سنه هزار و بیست و هشت هجری حضرت نیر عظم فروغ بخش عالم به بیت الشرف محل شرف و سعادت تحویل ارزانی داشت و سال چهار و هم از سباده جلوس این نیازمند بهبار کی و فرخی آغاز شد در روز مبارک شبیه غره نوروز گیتی فروز فرزند اقبال مندر شاه جهان که غره ناصیه مرادات و فرسخ جبهه سعادات است جشن عالی ترتیب داده منتخب تخت روزگار از نقایس و نوادر هر دیار بهسم پیشکش معروض بساط اخلاص گردانید از آن جمله با قوتی است بوزن بیست و دوسرخ خوش رنگ و آبدار و باندام جوهر یاقوت چهل هزار روپیه قیمت نمودند و دیگر قطعه است که وزن آن سه ٹانگ بغایت نفیس قیمت آن نیز چهل هزار روپیه شد و دیگر شش دانه مروارید که یکی از آنها یک ٹانگ و هشت سرخ وزن دار و دکان آن فرزند در گجرات به بیست و پنج هزار روپیه اتبایع نمودند و پنج دانه دیگر به سه هزار روپیه و یک قطعه الماس که هژده هزار روپیه ارزش آن شده و همچنین پرده مرصع با قبضه شمشیر که در زرگر خانه آن فرزند با تمام رسید و اکثر جواهر آن را تراشیده نشانده اند و آن فرزند نهایت وقت تصرف طبیعت بکار برده پنجاه هزار روپیه قیمت قرار یافته و این تصرفات خاصه اوست که تا حال بخاطر بیگس نرسیده بود و به تکلف غیب یافته یک جفت نقاره مرسل نواز را از طلا ساخته همه کور که و نقاره و کرنا و سزا و غیره آنچه لازمه نقاره خانه بادشاهان ذی شوکت است تمام را از نقره ترتیب داده در ساعت فرخنده و مسعود که بر تخت مراد جلوس نمودم به نوازش در آورند مجموع به شخصیت و پنج هزار روپیه برآمده دیگر تخت سواری فیل که اهل زمان بوده گویند از طلا ساخته به سه هزار روپیه مرتب گشته و دیگر ده زنجیر فیل کلان با پنج زنجیر تالیران بهشت پیشکش قطب الملک حاکم گولکنده فیل اول وادائی نام داشت چون در نوروز داخل فیلیخانه خاصه شد نوروز نام که دم الحقی فیل است بغایت عالی در کلانی و جمال و شکوه هیچ کاسته نداشت و چون در نظم خوش نمود خود سوار شده و در محفل دو تالیران گردانیدم قیمت این فیل هشتاد هزار روپیه متعقد گشت و بهای شش زنجیر دیگر بهشت هزار روپیه و رخوت طلا از زنجیر و غیره که بحسب فیل نوروز آن فرزند ترتیب داده بود و بیسی هزار روپیه قیمت شد و فیل دوم با رخوت نقره گذشت و ده هزار روپیه دیگر از جواهر متفرقه برگزیده شد و از پارچه های نفیس گجرات که گرگرافان آن فرزند ترتیب داده فرستاده بودند اگر تفصیل مرقوم گردد و بطول می انجامد القصه مجموع پیشکش او چهار لک و پنجاه هزار روپیه شد

امید کہ از عمر و دولت برخوردار و روز جمعه دویم شجاعت خان عرب و نور الدین قلی کوتوال پیشکش گذرانیدند و روز شنبه سیوم داراب خان
پسر خانخانان روز یکشنبه چهارم خانجہان التماس ضیافت نمود از پیشکشہاے او یک مروارید کہ بہ نسبت ہزار روپیہ خریدہ بود
با دیگر نقایس کہ مجموع آن یک لک و سہ ہزار روپیہ قیمت شد قبول افتاد تہمہ بشار الیہ بخشیدہ شد و روز و شنبہ ششم راجہ کشن داس
و حاکم خان روز سہ شنبہ ششم سردار خان روز کم شنبہ ہفتم مصطفیٰ خان و امانت خان پیشکش گذرانیدند از ہر کدام اقلیہ بخت
سرفرازے آنها قبول نمودہ شد روز مبارک شنبہ ہفتم مدار الملکی اعتماد الدولہ در منزل خویش جشن ملوکانہ آراستہ التماس ضیافت
نمود مقبول این ملتئم پایہ قدر او افزودہ شد الحق در آراستن مجلس و افزایش پیشکش نہایت اغراق و تکلف بکار بردہ اطراف
تال را تا جائیکہ چشم کار میکرد و کوچاہے کہ از دور و نزدیک می نمود باقسام حراخان و خانوس الوان زینت بخشیدہ بود از جملہ
پیشکشہاے آن مدار السلطنت تختہ است از طلا و نقرہ در نہایت تکلف و تصنع و پاپیایے آن را بصورت شیر نمودہ کہ تخت
را برداشتہ اند و مدت سہ سال با ہتمام تمام با تمام رسیدہ بود و بجای لک و پنجاہ ہزار روپیہ مرتب گشت و این تخت ہنرمند نام
فرنگی ساختہ کہ در فنون زرگری و حکاکی و انواع ہنرمندی عدیل و نظیر خود ندارد و بجایت خوب ساختہ و این خطاب را من
با و عنایت فرمودم و سوائے آن پیشکشی کہ بخت من آوردہ موازی لک روپیہ از مرصع آلات و اقمشہ بہ بگیان و اہل محل گذرانید
بے اغراق از ابتداء زمان دولت حضرت عرش آشیانی انا را سدر بہانہ تا حال کہ سال چار و دہم از عہد سلطنت این نیازمند است
بسیچکے از امرایان عظام چنین پیشکشے نکشیدہ الحق اورا بدیگران چہ نسبت درین روز اگر ام خان پسر اسلام خان منصب دو
ہزار زیات و ہزار سوار از اصل و اضافہ سرفرازے یافت و انے راے سنگدن منصب دو ہزاری ذات و ہزار و شصت سوار
از اصل و اضافہ سرفرازی یافت روز جمعہ ہم اعتبار خان پیشکش گذرانید و ہمدین تانچ خان دوران بجایت اسپ و فیل سرفراز
شدہ بہ ایالت ولایت پٹنہ رخصت یافت و منصب او بدستور سابق شش ہزار زیات و پنج ہزار سوار مقرر گشت روز شنبہ و دہم
فاضل خان روز یکشنبہ یازدہم میر میران روز و شنبہ دوازدهم اعتقاد خان روز سہ شنبہ سیزدہم تاتار خان و انے راے سنگدن روز
کم شنبہ چار و دہم میرزا راجہ بجا و سنگہ پیشکش کشیدند و از ہر کدام انچہ نقایس و تازگی داشت برگزیدہ تہمہ بآہنا مرحمت فرمودم روز مبارک شنبہ
پانزدہم آصف خان در منزل خود کہ بجایت جابے بصفاد و لنشین بود مجلس عالی و جشن بادشاہانہ آراستہ التماس ضیافت نمود ملتئم و راپایہ
قبول بخشیدہ با اہل محل تشریف بردہ شد و آن رکن السلطنت این عطیہ را از مواہب علی شمرودہ در افزونی پیشکش و ترتیب مجلس غایت
اغراق بکار بردہ بود از جواہر گران بہا و زلفیت ہائے نفیس و اقسام تحف انچہ پسند افتاد برگزیدہ تہمہ بشار الیہ عنایت نمودم از جملہ پیشکشہاے

اولی است بوزن دوازده ونیم تانک که بیک لک و بیست و پنج هزار روپیه خریده بود قیمت مجموع پیشکش او آنچه مقبول افتاد یک لک و شصت و هفت هزار روپیه شده درین تاریخ خواجه جهان بمنصب پنج هزاری ذات و دو هزار و پانصد سوار سرفراز شد لشکر خان حسب الحکم از دکن آمده بدولت ملازمت سر بلندی یافت چون در خاطر قرار گرفته که بعد گذشتن ایام برسات در آغاز خوبی های هوا بفضل ایزد جل و علی موکب گهوان نظیر بسیر گلزار همیشه بهار کشمیر منضت فرماید لاجرم می فطانت و محارست قلعه و شهر آگره و فوجدارای طرقت و نواحی بدستور یک خواجه جهان داشت بشکر خان مناسب دیده او را نیوید این مرحمت ممتاز ساختن امانت خان بخدمت و اردو غلگه داغ و گذرانیدن سواران خود محله سرفراز گشت روز جمعه شانزدهم خواجه ابوالحسن میر بخشی و روز شنبه هفتم صادق خان بخشی و روز یکشنبه هشتدهم ارادت خان میر سامان و روز دوشنبه نوزدهم که جشن روز شرف بود عند الدوله پیشکش گذرانیدند و از هر کدام آنچه پسند افتاد بجهت سرفرازی آنایه قبول یافت درین نوروز قیمت پیشکشها که بنده های درگاه گذرانیده اند و به عرض قبول افتاده است لک روپیه شده روز شرف بفرزند سعادت مند شاهزاده سلطان پرویز منصب بیست هزاری ذات و ده هزار سوار از اصل و اضافی مرحمت نمود و عماد الدوله بمنصب هفت هزاری ذات و سوار شرف اختصاص یافت عند الدوله راجه دست آتالیقی قرة العین خلافت شاه شجاع امتیاز بخشیدم امید که بعمر طبعی برسد و از اهل سعادت و اقبال باد قاسم خان منصب هزار و پانصد نیت و پانصد سوار و باقر خان بمنصب هزاری ذات و چهار صد سوار سرفراز شدند چون مهابت خان التماس کمک نموده بود پانصد سوار احدی بصوبه ننگش تعین فرمودم و عزت خان را که در آن صوبه بمصد ر خدمات شائسته شده بود بعنایت فیل و کپور و مرصع سرفراز ساختم و درینولابد استار مجموعه بخط خاص حضرت جنت آشیانی انار آمد بر بانه مشتمل بر بعضی از دعوات و مقدمه از علم تجیم و دیگر امور غریبه که اکثری را آفروده و بحقیقت وارسیده و ران جریده ثبت فرموده اند برسم پیش کش گذرانید بعد از زیارت خط مبارک ایشان ذوقی و نشاطی در خود مشاهده نمودم که خود را کم بآن حال و دوام بنایت الغایت مخطوط گشتم بخدا که هیچ تحفه پیش من بآنها نمیرسد بجلد و ... این خدمت منصب او از آنچه در تخیله او نگذشته بود افزوده هزار روپیه انعام فرمودم بهر مند فرنگی که تحت مرصع را ساخته بانعام سه هزار و رب و اسب و فیل سرفراز شد خواجه خاد و محمود که سا لک طریق خواجه باست و خالی از درویشی و نامرادی نمی نماید هزار روپیه لطف فرمودم لشکر خان بمنصب سه هزاری ذات و ده هزار سوار سر بلندی یافت و محمود خان بمنصب نه صدی ذات و چهار صد و پنجاه سوار و خواجگی طاهر بیست صدی ذات و سه صد سوار و سید احمد قادری بیست صدی و شصت سوار سرفراز گشتند و بهر سارنگدیو منصب هفت صد نیت و ... سوار میر خلیل الله پسر عند الدوله بمنصب شش صدی ذات و دو صد و پنجاه سوار

فیروز خان خواجہ سرانم نصب ششصدی و یکصد و پنجاه سوار و خدمتخان بمنصب پانصد و پنجاهی و یکصد و سی سوار و مخرخان
 پانصدی و یک صد و بیست سوار عزت خان بمنصب ششصدی ذات و یکصد سوار راسے نیوالیداس مشرف قیل خان بمنصب
 ششصدی ذات و یکصد و بیست سوار و راسے مانیداس مشرف محل بمنصب ششصدی ذات و یکصد سوار سرتندی یافتہ
 جگمل پسران کشن سنگھ ہر کدام بمنصب پانصدی و دو صد و بیست و پنج سوار امتیاز یافتہ اگر اضافہ منصب داری آہنا کہ از
 پانصدی کمتر اندگذاشته شود بطول انجامد بخضر خان متعینہ خاندیس دو ہزار و پونہ انعام شد روز کم شنبہ بیست و یکم بقصد شکار متوجہ
 امان آباد گشتم پیش ازین بجند روز حسب الحکم خواجہ جهان و قیام خان قراول باشی بجہت شکار قمرغہ فضاے وسیعی اختیار
 نمودہ بر دور آن سراپردہ کشیدہ آہوے بسیار از اطراف صحرا راندہ بدرون سراپردہ آورده بودند چون عہد کردہ ام کہ بعد ازین
 پنج جاندارے را بدست خود نیا زارم بخاطر رسید کہ ہمہ را زندہ گرفتہ در میان چوکان فچور گذاشتہ شود کہ ہم ذوق شکار دریافتہ
 باشم و ہم آسبہ بآہنا زسد تا برین مقصد راس در حضور گرفتہ بہ فچور فرستادہ شد چون ساعت در آمدن بدار الخلفہ نزدیک بود
 برائے مان خدمتہ حکم فرمودم کہ از شکار گاہ تا میدان فچور دور و پیش کوچہ سراپردہ می کشیدہ باشند و آہوان را از انجا راندہ
 بمیدان رسانند و قریب ہشتصد آہو باین طریق فرستادہ شد کہ مجموع کھزار و پانصد راس بودہ باشد شب کم شنبہ بیست و ہشتم
 از امان آباد کوچ فرمودہ در بوستان سرے منزل گزیدہ شد و از انجا شب مبارک شنبہ بیست و نہم باغ نور منزل نزول
 اقبال اتفاق افتاد و در جمعہ سی ام والدہ شاہجہان بجوار رحمت انردی پیوست روز دیگر خود بمنزل آن فرزند گرامی رفتہ با انواع
 و اقسام دلنوازی و خاطر جوئی و رسیدہ ہمراہ خود بدولت خانہ آوردم روز یکشنبہ غرہ اردی بہشت ملہ الہی بساعت سعادت قرین کہ
 منجان و اختر شناسان اختیار نمودہ بودند بر فیل خاصہ دلیر نام سوار شدہ مبارکے و فرخے بشہر درآمد خلق انبوه از مرد و زن در کوچہ
 و بازار و در و دیوار فراہم آمدہ انتظار داشتند بآئین معہود تا درون دولت خانہ تبارک تان شافتم از تارخیکیہ موکب مسعود باین سفر
 عاقبت محمود نہضت فرمودہ تا حال کہ قرین سعادت و اقبال مراجعت نمودہ پنج سال و ہفت ماہ و نہ روز است در نیولا بفرزند
 سلطان پرویز فرمان شد کہ چون مدتماے مدید گذشتہ کہ از خدمت حضور محروم است و باوراک سعادت زمین بوس مستعد نگشتہ اگر
 آرزو مند طاعت باشد بموجب حکم متوجہ در گاہ شود و بعد از ورود فرمان مرحمت عنوان آن فرزند بطور این مکرمت را از مواہب غیبی دانستہ
 روے امید بدر گاہ سپہر اشتباہ نہاد و برین شالہ بقرا و ارباب استحقاق چیل و چار ہزار و ہشتاد و شش بگیہ و دو دویہ در دست
 و سیصد و بیست خردار غلہ از کشمیر و ہفت قلمبہ زمین از کابل مدد معاش لطف نمودم امید کہ ہموارہ توفیق کام بخشے و خیر سگالے

نصیب و روزی با دوازده سوار این ایام باغی شدن الی واد سپهر جلال افغان است تفصیل این مجال آنکه چون مهابت خان بضبط
نگارش و استیصال افغانان و ستوری یافت بگمان آنکه شاید این بے سعادت و برابر مراحم و نوازش مامصدر خدمتی تواند شد التماس نموده
همراه بر و چون سرشت این کافر نعمتان حق ناشناس بنفاق و بداندیشی مجبول است بنا بر خرم و احتیاط مقرر شد که فرزند و برادر
او را بدرگاه فرستد که بطریق یرغمال در خدمت حضور باشد و بعد از آنکه سپهر و برادر او بدرگاه رسید بحجت تشلے و دلا ساسی او با نواع مرحم
و نوازش سرفراز ساختم لیکن از آنجا که گفته اند —

گلیم بخت کسے را که بافتند سیاه | باب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد

از تاریخی که بآن سرزمین پیوست آثار بی دولتی و حق ناشناسی از وجبات احوال او ظاهر شدن گرفت و مهابت خان بحجت نظام
کار سرشته مدارا از دست نیندا و تا آنکه در نیولا فوجی سپرداری سپر خود بر سر طایفه از افغانان فرستاده بود او را همراه ساخت چون
بمقصد پیوستند از نفاق و بداندیشی بموی الیه آن یورش خاطر خواه با انجام نرسید و بے حصول مقصود مراجعت نمودند الی واد و بدیناد
توهم آن که مبادا درین مرتبه مهابت خان ترک مدارا نموده در مقام تحقیق و باز پرس و آمده به پاداش کردار خود گرفتار شود پره آرم
از میان برگرفته بغی و حرام نمکی را که درین مدت پوشیده میداشت بے اختیار ظاهر ساخت و چون حقیقت حال از عرض داشت
مهاتجان بمساع جلال رسید حکم فرمود که سپهر او را با برادرش در قلعه گوالیار محبوس دارند اتفاقاً پدر این بے دولت نیز از خدمت
حضرت عرش آشیانے گریخته بود و دو سالها بدزدی و راهزنی روزگار سپری برد تا بسزای کردار زشت خود گرفتار شد امید هست که
این بی سعادت هم درین زودی بیاداش اعمال خویش متبلا گردد و روز مبارک شنبه نهم مانسنگ ولد را دت شنکر که از لکیان صوبه بهار
است بمنصب هزاری ذات و ششصد سوار سرفرازی یافت عاقلخان راجبت دیدن محله و تحقیق جمعیت منصب اراکانی که بخدست نگارش مقولند
رخصت فرمود و فیله بمشار الیه عنایت شد مهابت خان خنجر خاصه طرح ماژندران مصحوب دوست بیگ مرحمت نموده فرستاد و پیشکش
روز دوشنبه بمحمود آبدار که از زمان شاهزادگی و ایام طفولیت بلد مزمن بدگی و خدمتگاری اشتغال دارد و انعام مقرر شد بیزن خویش
پاینده خان مغول بمنصب هفت صدیات و چهار صد و پنجاه سوار ممتاز گشت محمد حسین برادر خواجه جهان را که بخدست بخشگری کا نگار و مقصد
واد منصب ششصدی ذات و چهار صد و پنجاه سوار مرحمت نمود درین تاریخ تربیت خان که از خانزادان موردی این گاه بود و دهمین نیت رست
در ملک امر انتظام داشت و دویست حیات سپرد خالی از نامرادی و سلامت نفس بنود جوانی عیاش طبیعت بود تمامی عمر خود را میتو است
که بفرغت بگذراند بغمه بندی بسیار میل داشت و بدین منصفه بدو بے بدی بود و راجه سورسنگه بمنصب دو هزار یزات و سوار سرفراز شد

بکریم الله ولد علی مردان خان بهادر و باقر خان فوجدار ملتان و ملک محب افغان و مکتوب خان فیل مرحمت شد سید بایزید بخاری که
 حراست قلعه بهکریه و فوجداری آن خود و بعد از او دست نیز بغایت فیل سرفرازی یافت امان الله سپر هایت خان بانعام خنجر مرصع ممتاز گشت
 شیخ احمد هانسی و شیخ عبداللطیف سنبل و فراست خان خواجه سراسر و در آن کنور چند مستوفی فیل مرحمت نمود محمد شفیع بخشی صوبه
 پنجاب بمنصب پانصدی ذات و سید سوار فرق عزت برافراخت بهونس سپر هایت خان که حراست قلعه کالنجر بعد از او دست منصب
 پانصدی ذات و یکصد و پنجاه سوار عنایت شد درین تاریخ خبر فوت شاه نواز خان سپر سپه سالار خانخانان سبب گرانی خاطر گشت
 در هنگامیکه آن تالیق از ملازمت رخصت می شد بتاکید تمام فرموده شده بود که چون مکرر بمسامع جلال رسیده که شاه نواز خان شیفه
 شراب گشته و پیاله با فراط میخورد اگر در واقع این سخن فروغ صدق دارد و حیف باشد که درین سن خود را صنایع سازد و باید که او را بطور او
 نگذارند و ضبط آن احوال بواجب نماید اگر خود از عهده او بیرون نتواند آمد صریح عرض داشت نماید که بجنور طلبیده باشد باصلاح حال او
 توجه فرمایم چون به برهان پور رسید شاه نواز خان را بغایت ضعیف و زبون دریافته بتدبیر علاج او پرداخت قضا را بعد از روزی
 چند صاحب فراش گشته بر بستر تاوانی افتاد هر چند اطباء معالجات و تدبیرات بکار بردند سودمند نشد و عین جوانی و دولت در سنه
 سه و سه سالگی با جهان جهان نگرانی و حسرت بجوار رحمت و مغفرت ایزدی پیوست از شنیدن این خبر ناخوش تا سفت بسیار
 خوردم الحق خوب خانه زاوے رشید بود بایسته درین دولت مصدر خدمات عمده شدی و اثرهای عظیم ماندی اگر چه همه را این راه
 در پیش است و از فرمان گیتی مطاع قضا و قدر یکچس را چاره و گریز نیست لیکن باین روش رفتن گران می نماید امید که از اهل آمزش
 باوراجه ساز نگذیرد که از خدمتگاران نزدیک و بنده های مزاجدان است نزد آن تالیق فرستاده با انواع مراحم و نوازش پریش و
 دلجوئی فرمودم و منصب پنج هزاری شاه نواز خان را بر منصب برادران و فرزندان او افزوده شد و ارباب خلق برادر خرد او را بمنصب
 پنج هزاری ذات و سوار از اصل و اضافی سرفراز ساخته بغایت خلعت و فیل و اسب و شمشیر مرصع امتیاز بخشیدم و نزد پدرش حضرت
 فرمودم که او را بجای شاه نواز خان سپرداری صوبه برادر و احمد نگر مقرر نماید رحمت داد برادر و دیگرش بمنصب دو هزاری و شصت
 سوار سر بلندی یافت منوچهر سپر شاه نواز خان بمنصب دو هزاری ذات و هزار سوار مغر گشت طغرل ولد شاه نواز خان بمنصب
 هزار ذات و پانصد سوار ممتاز شد روز مبارک شنبه دوازدهم قاسم خان خویش اعتماد الدوله به عنایت علم فرق برافراخت سید
 سپر سید حاجی را که بار آورده بندگی و خدمت آورده بود و منصب پانصدی ذات و یکصد سوار عنایت شد صدر جهان خویش مرحوم
 مرتضی خان بمنصب هفت صدی ذات و ششصد سوار بنجد دست فوجداری سنبل سرفرازی یافت و فیل مرحمت نموده رخصت

فرمودم بهار تهنه بندلیه را بمنصب ششصدی ذات و چهار صد سوار امتیاز بخشیده فیل عنایت شد بنگرام راجه جو نیز فیل مرحمت شد در
احمد آباد و دو بکه مار خور همراه داشت چون ماده در سرکار نبود که جفت توان کرد بخاطر رسید که اگر با بز بر بری که در عربستان مخصوص
که از بندر شهر در خاری آرد جفت کرده شود اما نتاج آنها بچه شکل و شمایل بهر صد القصد با هفت بر بری ماده جفت فرموده شد
و بعد از انقضای مدت ششماه در تهنه بر کد ام یک بچه آوردند چهار ماده و سه نر و بغایت خوش صورت و خوش ترکیب و خوش رنگ
و درین رنگها آنچه بکه مشابهت و مناسبت دارد مثل سمن خطای سیاه در پشت داشته باشد و سرخ نیز از دیگر الوان خوشترنگ
و خوشتری نماید و اصلت درو بیشتر ظاهر می شود و از شوخ و دیگر آدای مضحک و انواع جست و خیز چه نویسد آدای
چند مشاهده می شود که بے اختیار خاطر را بتماشای آن رغبت افزاید و اینکه در مردم شهرت گرفته که مصور آدای بے جست و خیز
بزغال خوب نمی تواند کشید اینجا یقین شد اگر حیوانات آدای بزغال را یک طور می کشید و کشیدن آدای غریبه و انواع جست و خیز و شوخیهای این
شک نیست که بجز اعتراض خواهد نمود از جمله بچه یکماه بلکه بست روزه بنوعی از جا بای مرتفع حتم خود را بر روی زمین میگیرد و اگر غیر بزغال بجهد یک عضو
درست نخواهد ماند از بسکه مرا خوش آمده فرمودم که همیشه نزدیک نگاه دارند و هر کد ام را نامی مناسب آنها داده شد بغایت مظلوم
و در فراهم آوردن بکه مار خور و بز اصیل نهایت توجه دارم و می خواهم که نتاج اینها بسیار شود و در مردم انتشار یابد بعد از آن
که نتاج اینها را با یک دیگر جفت کرده شود ظن غالب آن است که نفیس تر بهر صد و یک از خصوصیات و امتیاز اینها
نسبت به بزغال آنکه بزغال بجز در زمین تا پستان بدین نگیرد و شیر نخورد و فریاد و اضطراب بسیار ظاهر می کند و این بخلات
آن اصلا آدای بر نمی آرد و در غایت استغناء و بے نیازی استاده می باشد شاید که گوشت اینها در غایت خوش مزگی بوده
باشد قبل ازین فرمان شده بود که مقرب خان بصاحب صوبگی بهار سرفراز گشته بدانصوب شتابد مشارالیه خود را بدرگاه
رساند که زمین بوس نموده متوجه مقصد گردد و بنا برین روز مبارک شبته دوم خورداد فیل با تملایر و دواسپ و کچپوه مرصع
عنایت نموده رخصت فرمودم و پنجاه هزار روپیه برسم سعادت مرحمت شد و بهرین تاریخ سردار خان بخلعت و فیل و
اسپ سرفراز گشته بجا گیر داری سرکار منگیر که در ولایت بهار و بنگاله است رخصت یافت میر شرف وکیل قطب الملک
که در درگاه بود رخصت شد و فرزند اقبال مند شاه جهان برادر افضل خان دیوان خود را بمرافقت او تعیین نموده چون
قطب الملک اظهار اخلاص و ارادت نموده مکرر التماس شبیه کرده بود حسب التماس مشارالیه شبیه خود را با کچپوه مرصع و
پهل کتاره مرحمت فرمودم و بستان و چهار هزار روپ و خنجر مرصع و اسپ و خلعت بمیر شریف مذکور عنایت شد فاضل خان

دیوان بیوتات بمنصب هزاری ذات و پانصد سوار سرفراز شد حکیم رگنا تم بمنصب ششصدی ذات و شصت سوار سرفراز شد چون درین
ایام عرس حضرت عرش آشیانی بود پنج هزار روپیه حواله چندی از بنده های معتبر شد که بقرا و ارباب استحقاق قسمت نمایند چند عیالخان
را که جاگیر دار سرکار انگیر بود بمنصب دو هزار و پانصدی ذات و سوار افتخار بخشیده بکبک ابراهیم خان فتح جنگ صاحب صوبه ولایت
نگاله مقرر فرمودم و شمشیری بمشار الیه عنایت شد چون میرزا شرف الدین حسن کاشغری در خدمت نگیش جان نثار گشت ابراهیم حسین
سیرا و را بمنصب هزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساختم درینوالا ابراهیم خان دو منزل کشتی که باصطلاح آن ملک گوشه گویند نشین گاه
یکه را که از طلا و دوم را از نقره ساخته برسم پیشکش ارسال داشته بود از نظر گذشت بجهت تکلف و رخصت خود از فردا علی است یکے را
بفرزندش ابراهیم لطف نمودم روز مبارک شنبه نهم سادات خان بمنصب هزاری ذات و شصت سوار سربلندی یافت درین تاریخ
عصده الدوله و شجاعت خان عرب بحال جاگیر خود رخصت شدند روز مبارک شنبه آبست خان کهنه مرصع مع پهل کتاره عنایت
فرمودم چون فرزند سعادت مند سلطان پرویز متوجه درگاه والا شده التماس خلعت تاوری خاصه نموده بود که در روز ملازمت مبارکی
پوشیده سعادت زمین بوس دریا بد حسب التماس و خلعت تاوری و چیره و فوطه خاصه حواله شریف وکیل آن فرزند فرمودم که نزد
روان ساز و روز مبارک شنبه نسبت و سویم میرزا والی اسپر عمه این نیازمند حسب الحکم از صوبه دکن آمده دولت آستان بوس دریا رفت
پدرش خواجه حسن خالدار از خواجه زاده های نفیسی است عم من میرزا محمد حکیم بمشیره خود را بخواجه نسبت کرده بودند تعریف خواجه
از مردم بسیار شنیده شد حسب و نسب با هم جمع داشت و مدت ها حل و عقد سرکار میرزا محمد حکیم عموی من بقبضه اختیار خواجه بود و مراعات
خاطر خواجه بسیاری فرمودند پیش از شفقار شدن میرزا و ولایت حیات سپردا و دو پسر ماند میرزا بدیع الزمان و میرزا والی سپردا
بدیع الزمان بعد از فوت مرزا اگر نجات با و راه انهر رفت و در آن غربت مسافر راه عدم شد و بیکم با میرزا والی بدرگاه آسمان جا پیوست
و حضرت عرش آشیانی مراعات خاطر بیکم بسیاری فرمودند میرزا هم جوان سنجیده آرمیده است خالی از معقولیت و فهمیدگی نیست از
علم موسیقی و قوت تمام دارد و درینوالا بخاطر رسید که صبیحه شاه زاده مرحوم دانیال را بمیرزا نسبت فرموده شود و باعث طلب میرزا
بدرگاه همین بود این صبیحه از دختر قلیچ محمد خان است امید که توفیق رضا جوئی و خدمتگاری که وسیله سعادت مهندی و
بر خور داری است نصیب و روزی با و درین تاریخ سربلندی را که بخدست صوبه دکن معین است بمنصب دو هزار
و پانصدی ذات و هزار و پانصد سوار سرفراز شد و درین ایام بعض رسید که شیخ احمد نام شاید در سربلندی و ام
زرق و ساوس خروچیده بسیار از طلا هر پرستان بے معنی را صید خود کرده و بر شهر و دیار یکے از مردان

خود را که آئین دکان آرائی و معرفت فروشی و مردم فریب را از دیگران بختی تر از خلیفه نام نهاده فرستاده و مژخافائی که بمردان مقتدران
خود نوشته کتابی فراهم آورده مکتوباتی نام کرده و در آن جنگ و محاربات بسا مقدمات لطایل مرقوم گشته که بکفر و زندقه و سرخ
می شود از آنجمله در مکتوبی نوشته که در اثنا سبک گذارم بمقام ذی النورین افتاد مقامی ویدم بقایت عالی و خوش بصفا از آنجا در
گذشت بمقام فاروق پیوسته و از مقام فاروق بمقام صدیق عبور کردم و هر کدام را تعریفی در خور آن نوشته و از آنجا بمقام محبوبیت و اهل شده
مقامی مشاهده افتاد بقایت متور و طون خود را با انواع انوار و الوان منعکس یافتیم یعنی استغفر الله از مقام خلفا در گذشته بجا لیم مرتب رجوع
نمودم و دیگر گستاخها کرده که نوشتن آن طوایف و از ادب و وراست بنا برین حکم فرمودم که بدرگاه عدالت آئین حاضر سازند
حسب الحکم بملازمت پیوست و از هر چه پرسیدم جواب معقول نتوانست سامان نمود و با عدم خرد و دانش بقایت مغرور و خود پسند
ظاهر شد صلاح حال او منحصر درین دیدم که روزی چند در زندان ادب محبوس باشد تا شوریدگی مزاج و آشفتگی دماغش قدری
تسکین پذیرد و شورش عوام نیز فرو نشیند لاجرم بانه را به سنگدن حواله شد که در قلعه گویا رقیه دار و روز شنبه بستی و نیم خور و او
فرزند ارجمند شاهزاده سلطان پرویز از آل آباد رسیده بسجود آستان خلافت جبین اخلاص نورانی ساخت بعد از ادای رسوم زمین بوس
بنوازش بیکران مخصوص گشته حکم نشستن فرمودم دو هزار مرد و دو هزار روپیه بصیغه نذر و الماسه برسم پیشکش وقت ملازمت
گذرانید چون فیلهای او هنوز نرسیده بود وقت دیگر بنظر خواهد گذشت راجه کلیان زمیندار رتنپور را که آن فرزند حسب الحکم فوج
بر سر او فرستاده هشتادفیل و یک لک روپیه پیشکش گرفته همراه بدرگاه گیتی پناه آورده بود دولت آستان بوس دریافت وزیر خان
دیوان آنقرزند که از قدیم بنده های این درگاه است بسعادت کورنش سرفراز شده بستی و هشت زنجیر فیل از نرواده پیشکش
گذرانیده از آنجمله نه زنجیر فیل مقبول افتاد و تمه بمشارالیه عنایت شد چون بعرض رسید که مروت خان پسر افتخار خان که از خانه نادان
و تربیت یافته های این درگاه است در اقصای بلاد بنگاله با طایفه تکه جنگ کرده جان نثار شد اله یا برادر او را بمنصب
هزادی ذات و پانصد سوار سرفراز ساختم برادر دیگرش بمنصب چهارصدی ذات و سوار سربلندی یافت تا باز ماندگار گنده نشدند روز
دوشنبه سوم تیر ماه آبی در سواد شهر چار آهوی سیاه و یک ماده و یک آهوی به تکرار شدند چون از پیش منزل فرزند سعادت مند سلطان
پرویز عبور اتفاق افتاد و در زنجیر فیل و ندان دار با تلامی برسم پیشکش گذرانید هر دو زنجیر داخل فیلمان خاصه حکم شد روز مبارک شنبه سیزدهم
سید حسن الیچی برادر کامکار شاه عباس فرمان روا ای ایران سعادت آستان بوس دریافت مرا سله آن برادر گرانی را با پایاله آنجوری بلورین که
علیه برپوش آن نشانیده بودند گذرانید چون از فرط محبت و واد و خلوص مودت و اتحاد بود سبب از و یاد دوتی و ارتباط گشت درین روز فدا بخان

بمنصب ہزاری ذات و پانصد سوار سر بلندی یافت نصر اللہ ولد فتح اللہ کہ محافظت و نگارست قلعه انبر بعد از دست بمنصب ہزار و پانصدی ذات و چار صد سوار سر فراز شد روز مبارک شنبہ بستم امان اللہ سپر حمایت خان بمنصب ہزار و پانصدی ذات و ہشتصد سوار سر فراز شد وزیر خان را بنجد دست دیوانی صوبہ بنگالہ اختصاص بخشیدہ اسپ و خلعت و خنجر مرصع مرحمت فرمود بمیر حسام الدین وزیر دست خان فیل عنایت شد وین تاریخ حافظ حسن ملازم خان عالم با مکتوب مرغوب گرامی برادر م شاہ عباس و عرض داشت آن کین السلطنت بدرگاہ پیوست و خنجر قبضہ دندان ماہی جوہر در سیاہ ابلق کہ برادر م بخان عالم لطف نموده بودند چون نفاست تمام داشت بدرگاہ فرستادہ بود از نظر گذشت لغایت پسندیدہ اقتدا بحق تحفہ ایست تا در تاحال اصلا ابلق دیدہ نشدہ بود و مرالسیار خوش آمد روز مبارک شنبہ بست و ہفتم میرزا دالے بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار سر بلندی یافت بست و چارم ہزار در ب و روجہ انعام بسید حسن ایچی عنایت شد بعد اللہ خان بہادر فیروز جنگ فیل مرحمت نمودم روز مبارک شنبہ دوم امرداد ماہ آگہی باعتبار خان اسپ عنایت شد عاقل خان بمنصب ہزاری ذات و ہشتصد سوار سر فراز یافت شب شنبہ چارم امرداد ماہ آگہی مطابق پانزدہم شعبان جشن شب برات بود حسب الحکم لب دریا کے کشتی ہارا بانواع چراغان و اقسام آتش بازی آراستہ بنظر در آوردند الحق چراغانی ترتیب یافتہ بودند بغایت خوش می نمودند مدت ممتد از سیر و تماشا کے آن محفوظ شدیم روز سہ شنبہ میرن پسر ناد علی سیدانی کہ از خانہ زادان قابل تربیت است بمنصب ہفتصدی ذات و پانصد سوار امتیاز یافت بخواجه زین الدین منصب ہفت صدی ذات و سید صد سوار مرحمت فرمودم خواجہ حسن بمنصب ہفتصدی ذات و یکصد سوار سر فراز گشت روز مبارک شنبہ نہم بشکار موضع سموگر رفتہ شد تا روز دوشنبہ در ان صحرائے دلکش بسیر و شکار خوشوقت بودہ شب سہ شنبہ بدولت خانہ معاودت اتفاق افتاد روز مبارک شنبہ شانزدہم بشوئن بنیرہ شیخ ابوالفضل بمنصب ہفتصدی ذات و سید صد و پنجاہ سوار سر فرازی یافت روز مبارک شنبہ بسیر باغ گل افشان کہ بر لب آب جمنا واقع است رفتہ شد و را ثنائے راہ باران فروریخت و خوب بارید چمن را بتازگی طراوت و لغارت بخشید انناس بکمال رسیدہ بود سیرستونی کردہ شد از عماراتی کہ مشرف بر دریا اساس یافتہ چندان کہ نظر کاری کرد غیلز سبزہ و آب روان ہیچ محسوس نمی شد این ابیات انوری مناسب مقام اقتادہ ابیات

روز ہمیش و طرب بستان است	روز بازار گل و ریحان است	تودہ خاک عمیر آسیر است
و امن باد گلاب افشان است	از ملاقات صبا روی غدیر	راست چون آرزو سہان است
چون باغ مذکور بعدہ تربیت خواجہ جهان مقرر است پارچہ پائے زربفت طرح تازہ کہ درینولا از عراق بجبت او آورده بودند		

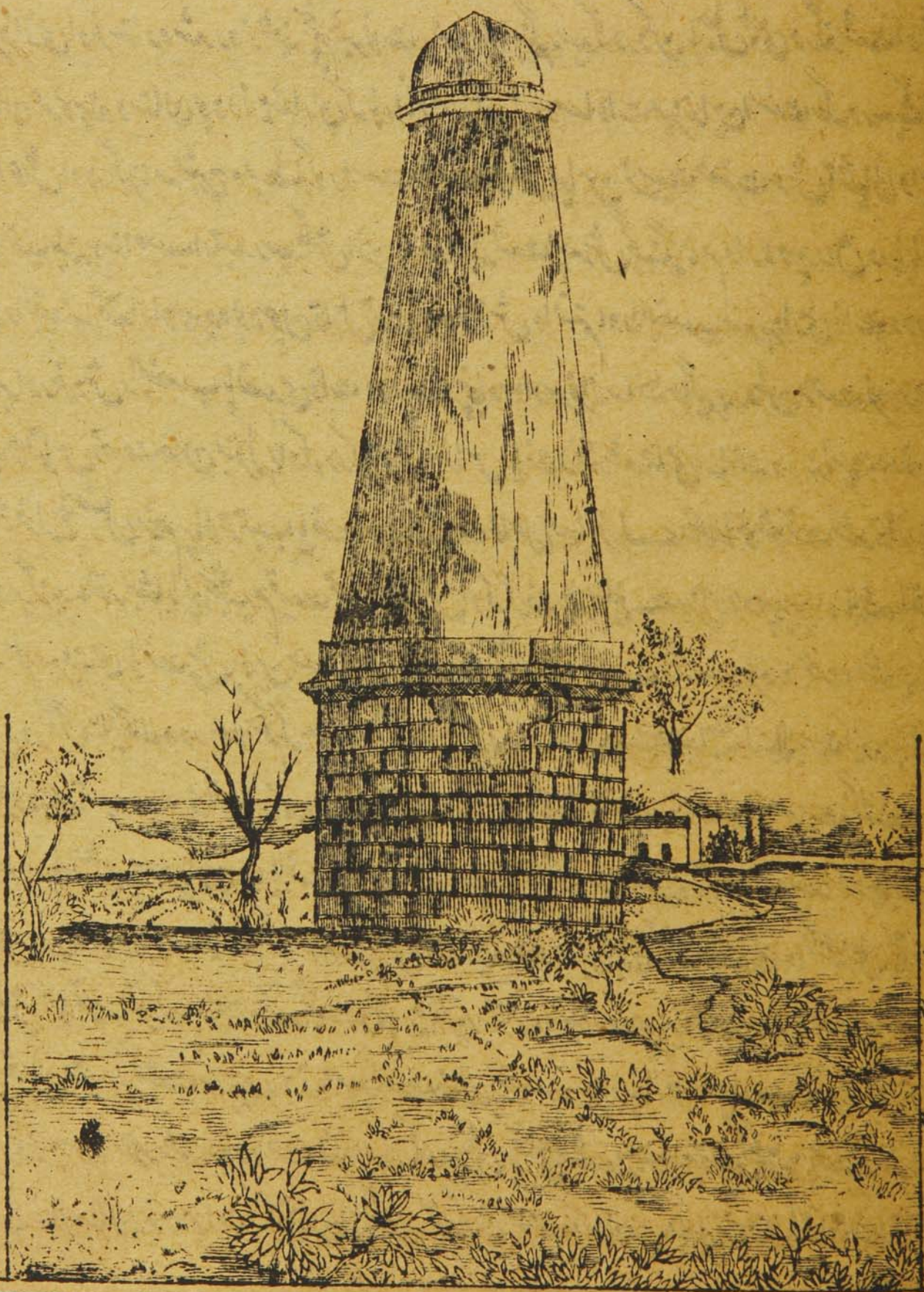
بر پیشکش گذرانید آنچه پسند افتاد بر گزیده هتمه با و مرحمت فرمودم باغ را هم خوب ترتیب داده بود و منصب او از اصل و اصنافه
 پنج هزاره ذات و سه هزار سوار حکم شد از اتفاقات غریبه آنکه با خان عالم خجسته دندان ابلق جوهر دار که از پیش برادر کا مکار عالی مقدار
 شاه عباس یافته فرستاده خاطر جدی را غلبه یل دندان ابلق شده که چند روز از مردم صاحب وقوف بجانب ایران و توران تعیین
 فرمودم که در شخص و محسوس کوشیده از هر جادوگر و هر کس به روش و هر قیمت که بدست افتد تقصیر نکند بسیار از بنده های مزاجدان
 و امراء و ایشان بجهت بجز خود پیوسته در طلب و شخص می باشد قصار و در همین شهر یکی از مردم اجنبی بوقوف دندان ابلق در غایت
 لطافت و نفاست بقلیله در سر بازار می خرد و اعتقادش اینکه مگر در وقت از اوقات در آتش افتاده و سیاهی اثر سوختن است بعد
 از مدت یکی از بخاران سرکار فرزند اقبال مندر شاه جهان می نماید که یکپارچه ازین دندان بجهت سستی باید بر آورد و چنان باید کرد که اثر سوختگی
 سیاهی نماند غافل از آن که سیاهی قدر قیمت سفیدی را افزوده و این خال و خط است که مشاطه تقدیر پیرایه جمال او نموده بخارنی الفور
 زردار و غم کارخانه خود شافت این مرده را با و میرساند که چنین جنبی کیاب و تحفه و نادر که خلق در طلب او سرگردانند و مسافران
 بعید طعموده و باطراف و اکناف بلا و شافت اندمفت و رایگان بدست یکی از مردم مجهول افتاده قدر قیمتش نمی شناسد سهل و آسان
 از توان گرفت مشارالیه بمرافقت او رفته در ساعت بدست می آرد و روز دیگر بخدمت آن فرزند می گذراند چون فرزند شاه جهان
 بملازمت پیوست نخست اظهار شگفتگی بسیار نمود بعد از آنکه دماغ از نثار باوه آراستگی یافت بنظر در آورد و بنایت مرا
 خوش وقت گردانید

اے وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی

چندان دعا بخر و حق او کردم که اگر از حد یک آن با حاجت مقرون گردد و بجهت بر خور داری دین و دولت او کافی است
 درین تاریخ بهلیم خان یکی از نوکران عمده عادل خان آمده ملازمت نمود چون از روی اخلاص اختیار بندگی نموده بود بمهرام بیدریغ
 اختصاص بخشیده خلعت و اسب و شمشیر و ده هزار درپ انعام شد و منصب هزاره ذات و پانصد سوار عنایت فرمودم و درینو لا عرض داشت
 خان دوران رسید نوشته بود که آنحضرت از کمال مرحمت و قدر دانی پیر غلام خود را با وجود کبر سن و ضعف با صبره بکومت ملک مخطه
 سرفراز فرموده بودند چون این ضعیف بغایت خجسته پیرو سخن شده و در خود قوت و مددست تر و دو سواری نمی یابد التماس دارد و کار
 سپاه گری معاف نموده در سلک لشکر دعا انتظام بخشد حسب التماس و حکم شد که دیوانیان عظام برگنه خوشاب را که سه لک و ام جمع
 اصلی اوست و مدتهاست که در وجه جاگیر مشارالیه تنخواه است و بغایت معزور و مزروع شده بجهت مدد خرج او مقرر دارند که آسوده و

مرغه الحال روزگار بسر برد و پسر کلان او شاه محمد نام منصب هزاری ذات و ششصد سوار سرفرازی یافت و پسر دوم یعقوب بیگ
 منصب هفتصدی ذات سیصد و پنجاه سوار فرق عزت برافراخت سویم اسد بیگ منصب سیصدی ذات و پنجاه سوار ممتاز گشت و از
 شنبه غرضه شهر یو راه آلی بجیت اتالیق جان سپار خانخانان سپهسالار و دیگر امرای عظام که بخیریت صوبه و کن مقر را اند خلعت بار اسل
 مصحوب یزدانی عنایت فرمودم چون عزیمت سیر گلزار همیشه بهار کشمیر در خاطر تصمیم یافته نورالدین قلی رخصت شد که پیشتر شتافت
 نشیب و فراز راه پونج راحتی الامکان علاج نماید و نوع ساز و که عبور چار و ابا که بار بردار از کرپه های دشوار گذار به سهولت
 میسر شود و مردم محنت و تعب نکشند و جمع کثیر از علمه و فعله انیکار مثل سنگتراش و نجار و بیلدار و غیره بهمراهی او رخصت یافتند و فیلی ایشار الیه
 عنایت شد شب مبارک شنبه سیزدهم بباغ نور منزل رفته تا روز یکشنبه شانزدهم در آن گلشن نشاط بعیش و انبساط گذشت راجه
 بکریاست بهگیله از قلعه ماند پور که وطن مالوفه اوست آمده سعادت آستانه بنوس و دریافت فیله و کنگره مرصع برسم پیشکش گذرانید
 مقصود خان منصب هزاری ذات و یکصد و سی سوار سرفراز گشت روز مبارک شنبه بستم فرزند شاه پرویز و وزیر خیر فیلی پیشکش آورد
 و داخل حلقه خاصه حکم شد تبارخ بست و چهارم ماه مذکور در دولت خانه حضرت مریم زمانی جشن و زن شمس انجمن افزود گشت سال
 پنجاه و یکم بحساب ماههای شمسی بفرخه و فیروزی آغاز شد امید که مدت حیات در مرضیات ایزد جل سبحانه مصروف با وسع جلال
 خلف سید محمد بنیره شاه عالم بخاری را که محله از احوال او در ضمن وقایع سفر گجرات مرقوم گشته رخصت انعطاف ارزانی داشتیم ماده فیلی
 بجیت سواری او با خرج راه عنایت شد شب یکشنبه سی ام مطابق چهاردهم شهر شوال که قرص ماه بعیار کامل رسیده بود در عمارات
 باغ که مشرف بر دریا که جمعا واقع است جشن ماهتابی ترتیب یافت و بغایت مجلس آرمیده و بزم پسندیده گذشت غرضه ماه آلی از
 دندان ابلق جوهر دار که فرزند سعادت مند شاه جهان پیشکش کرده بود فرمودم که مقدار و وقضه خنجر و یک مشت شصت ازان بریدند
 بغایت خوشترنگ و نفیس برآمد با ستاد پورن و کلیان که در فن خاتم بندی عدیل و نظیر خود ندارند حکم شد که قبضه خنجر را باندازی که در نیوا پسند
 افتاده و بطرح جهانگیری شهرت یافته بسازند همچنین تیغه و غلاف گیری و بند و بان را با ستاد امانی که هر کدام در فن خود از یکتایان
 روزگار اند فرموده شد الحق چنانچه خاطر میخواست ترتیب یافت یک قبضه خود انطور ابلق برآمده که از دیدنش حیرت افروز و از جلد
 هفت رنگ محسوس میشود و بعضی گلهای چنان می نماید که گویی نقاش صنغ بکاک بدایع نگار از خط سیاه بر دور آن تحریر کرده نفس الامر آنکه
 بحد نفیس است که یک نفس نمی خواهم که از خود جدا سازم و از جمیع جواهر گران بها که در خزانه است گرامی تر میدانم روز مبارک شنبه
 بهبار که و فرخه در کمر بستم و استادان نادره کار که در اتمام آن نهایت صنعت و وقت لعل آورده کارنامه ظاهر ساخته بودند

تعلق صفحه ۲۷۷



نقشه کوس سازه که بحکم جهانگیر پادشاه از اگره تالا هوشیارشده
در قریب رود شمر دلی

بانعامات سرفراز گشتند استاد پورن بغایت فیل و خلعت و حلقه طلا بجست سر دست که اهل هندان را که طوطو گویند و کلیان بختاب عجائب
 دست و اضافی و خلعت و پونجی مرصع و همچنین هر کدام در خور حالت و هنرمندی خود نواز شات یافتند چون بعرض رسید که امان الدین سیر
 مهلبت خان به احداد بد نهاد جنگ کرده فوج او را شکست داده بسیار از افغانان سیاه رو و باطن را علف تیغ خون آشام ساخته شمشیر
 خاصه بجست سرفرازی او فرستاده شد روز شنبه پنجم خبر فوت راجه سورج سنگم رسید که در دکن با جل طبعی در گذشت او نبیره مالک دیو است
 که از زمینداران عمده هندوستان بود و زمینداری که با انا دم از تقابل و مساوات میزد این است بلکه در یکی از جنگها بر رانا
 غالب آمده و احوال او در اکبر نامه بشرح و بسط مذکور است راجه سورج سنگم بهیمن تربیت حضرت عرش آشیانی و این نیازمند
 درگاه سجانی بمراتب بلند و مناصب ارجمند رسید ملکش از پدر و جد در گذشت پسرش گج سنگم نام دارد و پدرش در زمان حیات همت
 ملکه دمالی خود را بقبضه اقتدار او سپرده بود چون قابل تربیت و نوازش دانستم او را بمنصب سه هزار ری ذات و دو هزار سوار و علم
 و خطاب راجه و برادر خردش را بمنصب پانصد ری ذات و دو صد و پنجاه سوار سرفراز ساخته جاگیر در وطن مرحمت فرمودم روز مبارک شنبه
 دهم همراه حسب التماس آصف خان بمنزل او که در کنار جنبه اساس یافته رفته شد جمعی ساخته در نهایت صفا و نفاست بغایت
 مخطوط گشتم بعد از فراغ غسل بزم پیاله ترتیب یافت و بنده بای خاص بساغر بای نشاط خوشوقت شدند از پیشکشها بای او
 آنچه پسند افتاد برگزیده تتمه بمشارالیه بخشیدم قیمت مجموع پیشکش او که گرفته شد مبلغ سه هزار روپیہ بوده باشد باقر خان فوجدار
 ملتان بغایت علم سر بلندی یافت پیش ازین حسب الحکم از دار الخلافه اگره تا دریا بای انگ دو طرفه درخت نشایند خیابان تربیت
 داده اند و همچنین از اگره تا بنگاله و در نیولا حکم کردم که از اگره تا لاهور بر سر هر کره میله بسازند که علامت کرده باشد و بفاصله کرده
 چاه آب تا متر دین آسوده و مرفه الحال آمد و رفت نمایند از تشنگی و تابش آفتاب محنت و صعوبت نکشند روز مبارک شنبه
 بیست و چهارم همراه حش و سهره ترتیب یافت بآئین هند اسپان را آراسته بتظر در آورند و بعد از دیدن اسپان چند زنجیر
 فیل بنظر گذشت چون معتمد خان در نوروز گذشته پیشکش نگذاریده بود درین حش تخت طلا بایک انگشتری یا قوت و یک بسد و
 دیگر جزویات پیشکش کرد تخت نقره ساخته شده قیمت مجموع آن شانزده هزار روپیہ باشد چون از صدق عقیدت و اخلاص
 آورده بمعرض قبول مقرون گشت و درین روز زبردست خان بمنصب هزار ری ذات و چهار صد سوار سرفرازی یافت چون
 ساعت کوچ روز دسره مقرر شده بود وقت شام مبارکی و فرخی بر کشتی شسته متوجه مقصد گشتم و هشت روز در منزل دل توقف
 افتاد تا مردم بفراغ خاطر سامان نموده بر آیند ما بتخان از پیشکش بای کوچک سیب فرستاده بود بسیار تروتازده آمد لطافت تمام داشت از

از خوردنش مخلوط گشتم با سیب خوب کابل که در سها نجا خورده شد و سیب سمرقندی که هر سال می آرند طرث نمی توان نهاد و شیرینی و
 تراکت و راست مزگی هیچ نسبت با نهادن در حال باین نفاست و لطافت سیب ندیده شده بود می گویند که در نگش بالا متصل
 بشکر دره و بی است سیوران نام در آن نوه سه درخت ازین سیب است و هر چند سعی نمودند جاس و دیگر باین خوبی نشد پس حسن
 ایچی برادرم شاد عباس ازین سیب الوش عنایت کردم تا معلوم گردد که در عراق بهتر ازین می شود یا نه عرض کرد که در تمام ایران
 سیب اصفهان ممتاز است نهایتش همین قدر خواهد بود و روز مبارک شب غره ماه آبان الهی زیارت روضه حضرت عرش آشیانی
 انار الله بر بانه رفته فرق نیاز بر آستان ملائک آشیان سوده صد مرتبه رگزار اندیم جمیع بیگمان و اهل محل بطوان آن آستان ملائک
 مطاف استسعاد جسته نزد رات گذارند شب جمعه مجلس عالی آراسته شد از مشایخ و ارباب عظیم و حفاظ و اهل نغمه بسیارے فراهم
 آورده و جود و سماع کردند و بهر کدام در خور استحقاق و استعداد آنها از خلعت و فرجی و شال عنایت شد عمارات این روضه متبرکه بغایت عالی
 اساس یافته درین مرتبه باز بخاطر رسید از آنچه بود بسیار افزوده شب سویم بعد از گذشتن چهار گطری از منزل مذکور کوچ اتفاق افتاد و
 پنج ونیم کره برآه در یا نور دیده چهار گطری از روز برآمده بود که بمنزل رسیده شد بعد از دوپیر روز از آب گذشته هفت دراج شکار کردم
 آخر اے روز رسیدن ایچی بیست هزار روپیه انعام شد و خلعت طلا دوز با جیغه مرصع و فیل مرحمت نموده رخصت الغطاف ارزانی
 داشتم و بحبت برادرم صراحی مرصع که بشکل خروس ساخته بودند و مقدار معتاد من شراب در می گنجید برسم ارغوان فرستاده شد امید
 که سلامت بمنزل مراد برسد لشکر خان را که بکجاست و حراست دار الخلافه اگره اختصاص یافته خلعت و اسب و فیل و نقاره و خنجر
 مرصع عنایت نموده رخصت فرمودم اکرام خان بمنصب دو هزار و یک دیک هزار و پانصد سوار و خدمت فوجدار سی سرکار سیوات
 سرفرازی یافت پسر اسلام خان است و او نبیره صاحب سجاده غفران پناه شیخ سلیم است که محامد ذات و محاسن صفات و نسبت
 دعا گوئی ایشان باین دو دمان والا در اوراق گذشته نگاشته کلاک صداقت رقم گشته در نیولا از شخصه که سخن او بفروغ صدق آراستگی داشت
 استماع افتاد که در زمانه که مرا بقدر تکسری و ضعفی در اجیر دستداد پیش از آنکه این خبر ناخوش بولایت بنگاله رسد روزے
 اسلام خان در خلوت نشسته بود ناگاه او را بخودی دست میداد چون بخودی آید بیک از معتمدان خویش که بھیکن نام داشت و از
 محمان او بوده می گوید که از عالم غیب مرا چنین نمودند که پیکر مقدس حضرت شاهنشاهی بقدر گرانی دارد علاج آن منحصر در مندا
 ساختن چیزے است بغایت عزیز و گرامی نخست بخاطرش گذشت که فرزند هوشنگ را فداے فرق مبارک آنحضرت سازم لیکن
 چون خرد سال بود و هنوز تمتع از حیات نیافته و کام دل بر نگرفته مرا بر حال او رحم آمد خود را فداے صاحب و مربے خود کردم و میداد

کہ چون از صمیم القلب و صدق باطن است بدرگاہ الٰہی مقبول افتد فی الفور تیر و عابدت اجابت رسید و در بہان نزدیکی اثر
ضعف و عارضہ بیماری و در خود احساس نمود آناً فاناً مرض اشتداد می یافت تا بجوار رحمت ایزدی پیوست و حکیم علی الاطلاق صحت
عاجل و کامل از شفا خانہ غیب باین نیازمند گرامت فرمود اگرچہ حضرت عرش آشیانی انا را شد بہانہ با ولاد و احقاد شیخ الاسلام
توجہ مغرور داشتند و ہر کدام را در خود قابلیت و استعداد تربیت با رعایت با فرمودہ بودند لیکن چون نوبت سلطنت و خلافت
باین نیازمند رسید بحیث ادلے حقوق آن بزرگوار رعایتہاے عظیم یافتند و اکثر از ایشان بعالی مرتبہ امارت رسیدند و بصاحب
صوبگی با ترقی و تصاعد کردند چنانچہ احوال ہر کدام در جابجائی خود گذارش نمود چون درین موضع ہلال خان خواجہ سرکار از خدمتگاران
زمان شاہزادگی است سرسے و بلطف ساختہ بود پیشکش گذارند بحیث سرفرازی او قلیلے گرفتہ شد ازین منزل بچارکوج در
ظاہر متہرا و در و موکب مسعود اتفاق افتاد و روز مبارک شنبہ ہشتم تہماشاے بندر این و دیدن تہماشاے آنجا رفتہ شد اگرچہ
در ہمد سلطنت حضرت عرش آشیانی نے امراے سراجیوت عمارات بہ طرز خود ساختہ و از بیرون بہ تکلفات افزودہ غایتاً در درون چندان
شہرہ و ابابیل در و خانہ ہا کردہ کہ از بوسے بر آہنا یک نفس بند نمی تواند شد۔

از بیرون چون گور کا مندر پر حمل | از درون قمر خداے عزوجل

درین روز مخلص خان حسب الحکم از بنگال آمدہ سعادت آستانہ بنوس دریافت صدر و صدر و پیہ بصیغہ نذر و نعلے و طرہ مصطفیٰ برسم
پیشکش گذارند و در جمعہ نهم شش یک رو پیہ خمانہ بحیث ذخیرہ قلعہ آسیر تر و سپہسالار خانخانان فرستادہ شد و در اوراق گذشتہ
تقریبات از کیفیات احوال گسائین چہ روپ کہ در او جین گوشہ اندو داشت مرقوم گشتہ در نیولا از او جین متہرا کہ از اعظم معابد
ہندو است نقل مکان نمودہ بر کنار دریای جہنا عبادت معبود حقیقی اشتغال دارد چون صحبت او پیرامون خاطری گشت بقصد ملاقات
او شتافتم و زمانے ممتد در خلوت بیزحمت غیر صحبت داشتہ شد الحق کہ وجودش بغایت معتظم است در مجلس او محظوظ و مستفید می توان
شد روز شنبہ دهم قرار لان بعرض رسانند کہ درین نزدیکی شیرے است کہ آزار و آسیب از دبر عایا و متر دین میرسد فی الفور حکم
فرمود کہ فیل بسیار برودہ بیشہ را نیک محاصرو نمایند و آخر ہاے روز خود باہل محل سوار شدیم چون عہد کردہ ام کہ ہیچ جاندارے را
بدست خود نیاوریم بنور جان بیگم فرمود کہ بندوق بیند ازید با آنکہ فیل از بوسے شیر قرار دارم نمیگیرد و پیوستہ در حرکت است از بالای
عماری آفتاب بے خطا انداختن کاریست عظیم مشکل چنانچہ میرزا رستم کہ در فن بندوق اندازی بعد از سن مثل او دوتی نیست کہ چنان
شدہ کہ سہ تیر و چہار تیر از بالاے فیل خطا کردہ فور جان بیگم تیر اول چنان زد کہ بہان زخم تمام شد و روز و شنبہ دوازدهم باز خاطر را

بلاقات گسائین چدر و پ رغبت افزو و بے تکلفانه بکلبه او شتافته صحبت داشته شد سخنان بلند در میان آمد حق جل و علی غریب
توفیق کرامت فرموده فهم عالی و فطرت بلند و مدد که تندر با وانش خدا و اد جمع و دل از تعلقات آزاد ساخته پشت پا بر عالم وافیها
زده در گوشه تجرید مستغنی و بے نیاز شسته از اسباب دنیوی نیم گزکنه کر پاس که ستر عورت شود و پارچه از سفالین که دم آبی
توان خورد اختیار نموده در زمستان و تابستان و برسات عریان و سرد و پاره نه سبزی بر دو سوراخی که بصدر محنت و شکنجه توان گردیده در
آمدن بوسه که طفل شیر خواره را بر محبت توان در آور و محبت بودن قرار داده این دوسه بیت حکیم ثنائی علیه الرحمه مناسب حال افتاد

داشت لقمان بی کریم تنگ	چون گلوگاه نامی و سینه چنگ	بوالفضولی سوال کرد از وی	چیت اینجا بخشش بدست دینی
	بادم گرم و چشم گریان پیر	گفت هذا لمن یوت کثیر	

روز کم شنبه چهاردهم باز بلاقات گسائین رفته از و دوا شد بے تکلف جدائی از صحبت او بر خاطر حقیقت گزین گرانی نمود روز
مبارک شنبه پانزدهم کوچ فرموده در برابر بند را بن منزل گزیدیم درین منزل فرزند سعادت مند سلطان پرویز رخصت شده
باله آباد و محال جاگیر خود شتافت اراده خاطر چنان بود که او درین پورش بسعادت همراهی اختصاص یا بد چون پیش ازین اظهار
پیشانی نمود ناگزیر جدائی از رخصت و ادم و اسب پنجاق و کمر خنجر دسته البلق جو هر دار و شمشیر خاصه و سپر خاصه مرحمت شد امید که
باز برودی و خوبی دولت حضور یا بد چون مدت جس خسرو بطول انجامیده بود بخاطر صواب اندیش رسید که پیش ازین او را محبوس
داشتن و از سعادت خدمت محروم داشتن از محبت دور است لاجرم بحضور طلبیده حکم کورنش کردم مجدداً نقوش جلالیم او
برلال عفوشت و شویافت و غبار خجالت و زلات از ناصیه او زدوده شد امید که توفیق رضا جوئی و سعادت بزرگی نصیب و
روزی او با و روز جمعه شانزدهم مخلص خانرا که بخت خدمت دیوانی سرکار فرزند شاه پرویز طلبیده بودم در خدمت آن مستنزه
رخصت یافت و منصب او بدستوری که در بنگاله داشت دو هزاری ذات و به قصد سوار محبت فرمودم روز شنبه هفتم مقام
شده درین منزل سید نظام پسر میر سران صدر جهان که بفوجدارای سرکار فوج اختصاص داشت دولت ملازمت دریافت و
زنجیر فیل و چند دست جانور شکاری پیشکش گذرانید یک زنجیر و دو دست باز گرفته شد روز یکشنبه بنیر و هم کوچ اتفاق افتاد و در نیولا
دارای ایران مصحوب پری بیگ میر شکار یک دست شتقار خوش رنگ فرستاده بود و یک دست دیگر خان عالم داده مشارالین نیز
باشتقار شاه بی که بدرگاه ارسال داشته خود در راه ضایع می شود و شتقار شاه بی نیز از غفلت میر شکار بچنگ گری می افتد اگر چه زنده
بدرگاه رسانیدند لیکن یک هفته پیش نماند و تلفت شد چه نویسم از حسن و رنگ این جانور خالص سیاه برهه بال و بر پشت پهلوی

بسیار خوشنما بود و چون خالی از غراست نبود با ستاد منصور نقاش که بخطاب نادر العصر سر فراز است فرمودم که شبیه آن را کشیده نگا بدار و دو هزار روپیہ میر شکار مذکور لطف نموده خصصت فرمودم در عہد دولت حضرت عرش آشیانی انا را اندر بہانہ وزن سیر سے دام بود مقارن این حال بخاطر گذشت کہ خلافت صنابلہ ایشان چہا باید کرد اولی آنکہ بدستور سابق سی دام باشد روزی گسائین جدد و پ تقریبی گفت کہ در کتاب یہ کہ احکام دین ما در اینجا مثبت است وزن سیر راسی و شش دام نوشته اند چون از اتفاقات فیہی حکم شما باخچہ کہ در کتاب ما است مطابق اقتاد اگر بہانہ سی و شش دام مقرر فرمایند بہتر خواہد بود حکم شد کہ بعد ازین در تمام مالک سی و شش دام مہمول باشد روز دو شنبہ نوزدہم کوچ شد راجہ بھاؤ سنگھ را بملک لشکر و کن تعین فرمودم اسپ و خلعت مرحمت نموده شد ازین تاریخ تا روز کم شنبہ بست و ہشتم پے در پے اتفاق کوچ واقع شد روز مبارک شنبہ بست و نہم دارا البرکت دہلی پور و دہلی اقبال آراشگی یافت نخست با فرزند ان و اہل محل بزیارت روضہ منورہ حضرت جنت آشیانی انا را اندر بہانہ شتافتہ نزد رات گذرانیدہ شد و از اینجا بطوان روضہ متبرکہ سلطان المشائخ شیخ نظام الدین حشتی رفتہ استمداد بہمت نمودم و آخر ہائے روز بدولت خانہ کہ در سلیم گدھ ترسیب یافتہ بود نزول سعادت اتفاق افتاد روز جمعہ سی ام مقام شد چون درین مدت شکار گاہ پرگنہ پالم را حسب الحکم محافظت نموده بودند بعضی رسید کہ آہو بسیار جمع شدہ روز شنبہ غرہ آذر ماہ الہی بعزم شکار یوز سواری نموده شد آخر ہائے روز در اثنا شکار ڈالہ با فرط بارید در کانی مقدار سیسی بود ہوا را بغایت سرد ساخت و درین روز سہ آہو گیرانیدہ شد و یک شنبہ دوم چیل و شش آہو شکار کہ دوم روز دو شنبہ سویم بست و چار آہو بیوز گیرانیدہ شد و دو آہو فرزند شاہجہان بہ بندوق نزد روز سہ شنبہ چارم پنج آہو گیرانیدہ شد و روز کم شنبہ نیم بست و ہفت آہو شکار شد روز مبارک شنبہ ششم سید بہوہ بخارے کہ کو حکومت و حراست دارالملک دہلی اختصاص داشت سہ زنجیریل و ہیزدہ راس اسپ و دیگر جزویات برسم پیشکش گذرانیدہ یک زنجیریل و دیگر جزویات مقبول افتاد و تتمہ باونجشیم ہاشم خوشی فوجدار بعضی پرگنات میہوات بسعادت آستان بوس سر فرازے یافت تا روز مبارک شنبہ سیزدہم در حد و دپالم بشکار یوز مشغول بودم و در عرض دو روز چار صد و بست و شش آہو گیرانیدہ بدہلی مراجعت واقع شد و در خدمت حضرت عرش آشیانے شنبہ بودم کہ آہو را کہ از خپگ یوز خلاص سازند بآنکہ آسیبے از ناخن و دندان باور سیدہ باشد زندہ ماندن آن از محالات است و درین شکار رجبت مزید احتیاط آہوہے چیتہ مخصوص قہمی جفہ پیش ازان کہ زخمی از دندان و ناخن باہا برسد خلاص ساختہ فرمودم کہ در حضور نگاہ داشتہ نہایت محافظت تیمار واری بکار برزد یک شبانروز بحال خود بودہ آرام و قرار داشتہ روز دہم تغیر فاحش در احوال آہا مشاہدہ رفت از عالمستان دست و پا رنجیدہ

بے قانون انداخته می افتادند و برمیخواستند هر چند تریاق فاروقی و دیگر دواهای مناسب داده شد تا شير نکر و تا یک پاس باین
 کیفیت گذرانیده جان دادند و درین تاریخ خبر ناخوش رسید که فرزند کلان شاه پرویز در آگره و ولایت حیات سپرد چون گلزنک شده بود
 و آن فرزند نهایت تعلق و دوستی داشت ازین ساخته و لخر اش بغایت متأثر و آزرده خاطر گشته اضطراب و بیطاعتی بسیار ظاهر ساخته
 است بجهت دلنوازی و خاطر جوئی او عنایت نامه با فرستاده ناسور و درونی او را برهم لطف و عاطفت و او فرمودم امید که حق جل و
 علیه صبر و شکیب کرامت کند که درین قسم قضایا بهتر از تحمل و بردباری غمگساری نمی باشد و ز جمیع چهار دهم بالتاس آغایان
 بمنزل او رفته شد او را بسبب سبقت خدمت و طریق مبدلی موردی باین و دومان رفیع الشان ثابت است و حضرت عرش آشیانی
 انار الله بر بانه و درنگا میگردانید که از آغایان آغایان را از بهشیر من شاه زاده خام گرفته بخدمت محل من مقرر فرمودند از آن
 تاریخ سی و سه سال است که در خدمت من می باشد و خاطر ایشان را بغایت عزیز و گرامی میدارم و ایشان با خلاص خدمت سلسله
 مارده اند و در هیچ سفری و یورش با راده و اختیار خویش از ملازمت من محروم نمانده اند چون کبریا ایشان را دریافت التماس نمودند
 که اگر حکم شود و در دلی اقامت گزیده آنچه از عمر باقی باشد بدعا گوئی صرف سازم که دیگر مرا طاعت نقل و حرکت نماند و از آمد و شد
 محنت و صعوبت می کشم و از سعادت مندیهای ایشان آنکه بخدمت عرش آشیانی هم سال واقع شده اند مجلأ آسودگی ایشان را
 منظور داشته حکم فرمودم که در دلی توقف نمایند و در اینجا بجهت خود باغی و سراے و مقبره ساخته اند و می دانست که تبصر آن
 مشغول اند القصه مراعات خاطر آن قدیم الخدمت را مطمح نظر داشته بمنزل ایشان رسیده شد و بسید بهوه حاکم شهر تاکید فرمودم که در لوازم
 خدمتگاری و پاس خاطر ایشان چنان تاکید نماید که از هیچ رکن و غبار کلفتی بر حواشی خاطر ایشان نه نشیند و درین تاریخ راجه کشد اس
 بمنصب دو هزار و سیصد سوار از اصل و اضافه سر بلندی یافت چون سید بهوه خدمت و جوداری دلی را چنانچه باید تقدیم
 رسانیده بود و مردم آنچند و از حسن سلوک او نهایت رضامندی داشتند بدستور سابق محافظت و محارست شهر دلی و فوج دلی
 اطراف آن بشمار الیه مقرر فرموده بمنصب هزار و سیصد سوار از اصل و اضافه سرفراز ساخته فیل مرحمت نموده خصصت
 نمودم و در شبیه پانزدهم میرزا و اهل را بمنصب دو هزار و سیصد سوار و عنایت علم و فیل اختیار بخشیده بصوبه دکن تعین فرمودم
 شیخ عبدالحق و بلوخی که از اهل فضل و ارباب سعادت است و درین آملین دولت ملازمت و ریافت کتابی تصنیف نموده بود
 مشتمل بر احوال مشایخ هند بنظر در آمده خیال که زحمات کشیده مدت است که در گوشه دلی بوضع توکل و تجرید بسر می بردم و گرامی است
 صحبتش بے ذوق نیست با نوال مراحم و لغوازه که در ده رخصت فرمودم و در یک شبیه شانزدهم از دلی کوچ کرده شد

روزی جمعه بیست یکم برپا گشته که آن روز اول سعادت اتفاق افتاد برکنه مذکور وطن مالوف مقرب خان است آب و هوایش معتدل و
 زمینش قابل مقرب خان و راجا باغات و عمارات ساخته چون مکرر تعریف باغ او بعرض رسیده بود خاطر امیر آن رغبت افزود
 روز شنبه بیست و دوم با اهل حرم از سیران باغ محظوظ گشتیم به تکلف باغی است بغایت عالی و دلنشین آنچه دیوار بخت
 دور آن بر کشیده و عیا با نماز فرش بسته یکصد و چهل بیگانه است و در میان باغ حوضی ساخته است طول و ویست و بیست
 و ربع عرض و ویست و ربع و در میان حوض صفه ایستابی بیست و دو درع مربع و هیچ درخت اگر گرم سیر و سرد سیر
 نیست که در آن باغ بنا شده از درختان میوه دار که در ولایت میشود حتی نهال پسته سبز شده سرو های خوش قد با نام دیده شد
 که تا حال باین خوبی و لطافت سرو بنظر در نیامده باشد فرمودم که سرو ها را بشمارند بیست و درخت بشمار و در اطراف حوض
 عمارات مناسب اساس یافته هنوز در کارند و دو شنبه بیست و چهارم خیر خان که حراست قلعه احمد نگر بعهده اوست بمنصب دو
 هزار و پانصدی قات و هزار و ششصد سوار متنازع گشت روز یکم شنبه بیست و ششم حضرت و اهب العطا یا فرزند شاه جهان را پسر
 از صبیبه آصف خان گرامست فرمود هزار مرند گذرانیده التماس نام نمود امید بخش نام کروم امید که قدش برین دولت مبارک و
 فرخنده باد و روز مبارک شنبه بیست و هفتم مقام شد و برین چند روز از شکار جزر و توغذری محظوظ بودم چیز بجزر و فرمودم که وزن
 کردند و سیر و یک پاؤ جهانگیری برآمد و الباق و دو سیر و نیم پاؤ توغذری کلان یک پاؤ از جزر بزرگ کلان تر شد و روز مبارک شنبه
 پنجم دیه آبی در مقام اکبر پور از کشتی برآمده برآه خشکی منت منت موکب اقبال اتفاق افتاد و از اگر تا منزل نکرده که در دو کرده
 پرگنه بزرگ واقع است یکصد و بیست و سه کرده برآه در پاکر بود و یک کرده برآه خشکی است بیست و چهار کوچ و هفده مقام طی منزل
 شد سوا که این یک هفته در بر آمدن شمر و دوازده روز در پالم بخت شکار توقف نموده بودم که سگی بهفتاد و روز باشد و برین
 تاریخ جهانگیری خان از بهار آمده و دولت زمین بوس دریافت حد هر و صد و پیم بریم نذر گذرانیده از روز مبارک شنبه
 گذشته تا روز یکم شنبه یازدهم پسر و پسر کوچ واقع شد و روز مبارک شنبه دوازدهم از سیر باغ سهند خوش وقت گشتن از باغهای
 قدیمی است و درخت های سال رسیده و در طراوتی که پیش ازین داشت نمانده معتمد اغنیمت است و خواجه دیسی که از زراعت
 و عمارت صاحب وقت است محض بخت مرست این باغ او را اگروری سهند ساخته پیش از ساعت کوچ از دارالخلافه اگر خدمت
 فرموده بودم و بقدر ترتیب و مرست نموده مجدداً تاکید کرده شد که اکثر درختهای کهنه بطلان و در ساخته نهالهای تازه بنشانند و آن نبوی
 را از سر نو مفاد و عمارت های قدیم را تعمیر نمایند و دیگر عمارات از حمام و غیره در جای مناسب حکم شد که اساس نهال و بنای بیگانه

که از لکھیان عبداللہ خان است بمصب ہفتصدی ذات و پنجاہ سوار سرفراز گشتہ مظہر حسین سپہرور خان بمصب ہشتصد و بیست سوار ممتاز گشتہ شیخ قاسم بخدمت صوبہ دکن رخصت شد روز مبارک شنبہ یازدہم حسب الاتماس فرزند سعادت مند شاہجہان بتزلزل او تشریف از رانی فرمودم بحبت ولادت فرزند می کہ حق جل و اعلیٰ کرامت فرمودہ جشن عالی آراستہ پیشکش کشید از ان جملہ شمشیر نیمہ یک آویز کہ کار رندکیت و قبضہ و بند باز آن از نیلم فرنگ تراش ترتیب یافتہ الحق پاکیزہ و مطہر و ساخته شدہ دیگر فیلیست کہ راجہ بکلاہ و برہان پور بآن فرزند گذرا نیدہ بود چون آن فیل خوش صورت و خوش فعل است داخل فیلان خاصہ حکم شد مجموع قیمت پیشکش آنچہ قبول و مقبول افتاد یک لک و سی ہزار روپیہ باشد و قریب پچہل ہزار روپیہ بوالدہ بادولی نعمت ہائے خود گذرانیدہ درین ایام سید با مزید بخاری نو جدا روپیہ بکریک اس رنگ کہ در خرودی از کوہ آورده در خانہ پرورش دادہ پیشکش فرستادہ بود بنظر گذشت بغایت خوش آمد از قسم بار خور و قوچ کوہی بسیار دیدہ شد کہ در خانہ پرورش یافتہ اما رنگ بنظر در نیامد بود فرمودم کہ باز بربری کیجا نگاہ دارند تا جفت شود و نتاج ہم رسد بے تکلف نسبتی بار خور و قوچار نہاد رسید با مزید بمصب ہزار بیات و ہفتصد سوار سرفراز شد روز و شنبہ سبت و سوم مقیم خانرا خلعت واسپ فیل و کپوہ مرغ سرفراز ساختہ بصوبہ بہار تعین ہم روز یک شنبہ سبت نہم بر لب آب بیاہ جشن فرزند اقبال مند شاہجہان قریب یافت و ہمدین روز راجہ بکر حاجیت کہ بحاصرہ قلعہ کانگرہ اشتغال دار بحبت عمن بعضیہ رعایات حسب الحکم بدرگاہ آمدہ سعادت آستانہ بنوس در یافتہ روز و شنبہ سہم فرزند شاہجہان بحبت دیدن عمارات دولت خانہ کہ تبارگی احداث یافتہ وہ روز رخصت گرفتہ بلا ہور شتافت و راجہ بکر حاجیت بغایت خجہ خاصہ و خلعت واسپ سرفراز گشتہ بخدمت محاصرہ قلعہ کانگرہ مراجعت نمودہ روز کم شنبہ دوم بہمن ماہ الہی باغ کلانور بود و دو کب مسعود آراستگی یافت درین زمین حضرت عرش آشیانے بر تخت خلافت جلوس فرمودہ اند چون خبر نزد یک رسیدن خان عالم بدرگاہ رسید ہر روز یکے از بندہ ہارا بحبت سرفرازی او برسم استقبال فرستادہ با انواع و اقسام مراحم و نوازش پایہ عزت و منزلت او افزودم و عنوان فرامین را بمصرعی یا پتی بدیہ مناسب مقام زینت بخشیدہ بہ عنایت ہائے سرشار مخصوص ساختہ از جملہ یک مرتبہ طرہ جاگیر فرستادہ این مطلع بر زبان قلم آمد۔

بصوت فرستادہ ام بوسے خویش | اگر آرم ترا زود تر بوسے خویش

روز مبارک شنبہ سوم و در باغ کلانور خان عالم بسعادت آستانہ بنوس سرفرازی یافت محمد ہر و ہزار روپیہ بصیغہ تدر آور و پیشکش خود را برود خواہ گذرانید زنبیل بیگ ایچی برادر دم شاہ عباس با مراسلہ شایہ و تقایس آن دیار کہ بہم سوغات ارسال داشتہ اند شتاق می رسد از

عنایات و عزت که برادر بخان عالم می فرمودند اگر تفصیل مرقوم گردد جل بر اغواق خواهد شد همواره در محاورات خان عالم خطاب میکردند
و هر خطه از خدمت خود جدا نمیداشتند بحسب اتفاق اگر روزی یا شبی در خانه خود خواسته بسرو و بے تکلفانه بمنزل او تشریف
برده پیش از پیش اظهار محبت می فرمودند روزی در فرخ آباد شکار قمری طرح افکند بخان عالم حکم تیراندازی فرمودند مشارالیه
از راه ادب کمانی باد و تیر پیش آورد و شاه پنجاه تیر دیگر از ترکش خاصه لطف نمودند قضا را ازین تیر با پنجاه تیر بشکافتی رسید و
و تیر خطامی شود انگاه بچند از ملازمان او که در مجالس و محافل راه داشتند حکم تیراندازی میفرمایند اکثری خوب می اندازند
از جمله میر یوسف قزاق تیر زده که از دو خوک پران گذشته و استادهای بساط قرب بے اختیار آفرین میگویند و در هنگام
رخصت خان عالم را در آغوش عزت گرفته التفات بسیار اظهار نمودند و بعد از آنکه از شهر برآمده باز بمنزل او تشریف آورده عذر باخوشت
و داغ کردند از نقایس و نوادار روزگار که خان عالم آورده الحق از تائیدات طالع او بود که چنین تحفه بدست افتاد مجلس جنگ
صاحبقران است با نقیمش خان و شبیه آنحضرت و اولاد امجاد و امر او عظام را که در آن جنگ بسعادت همراهی اختصاص داشتند
کشیده و نزدیک هر صورتی نوشته که شبیه کیست و این مجلس شتمل است بر دولیت و چهل صورت و مصور نام خود را در این مجلس
شاه رخنه نوشته کارش بجای نخته و عالی است و بقلم استاد بهزا دست و مشابیه تمام دارد اگر نام مصور نوشته بودی
گمان می شد که کار بهزا باشد و چون بحسب تاریخ او پیشتر است اغلب ظن آنکه بهزا از شاگردان اوست و بروش او متفق گشته
این گرامی تحفه از کتابخانه علین مکانی شاه اسمعیل ماضی و یا از حضرت شاه طهماسب بسرکار برادرم شاه عباس انتقال یافته و
صادقی نام کتاب دار ایشان در دیده بدست شخصی فروخته قضا را در صفایان این مجلس بدست خان عالم می افتد و بشاه نیز خبر میرسد
که او چنین تحفه بدست آورده و بهم رسانیده به بهانه تماشا از و طلب میفرمایند خان عالم بهر چند خواست که بطالفت الحیل بگذراند
چون کمربها لعه اظهار فرمودند ناگزیر بخدمت ایشان فرستاده شاه بجز دیدن شناخته اند روزی نزد خود نگاه داشته غایت
چون توجه خاطر مارا با مثال این نقایس میدانند که در چه مرتبه است از خواستن تیر و سکه و جزوی بجهاد الله که مضائق نیست حقیقت را
بخان عالم ظاهر رسانته باز بمشارالیه لطف نمودند و وقتیکه خان عالم را براق میفرستادم بشناس نام مصور را که در شبیه کشی از یکایان
روزگار است همراه داده بودم که شبیه شاه و همراهای دولت ایشان را کشیده بسیار و شبیه اکثری را کشیده بود و بنظر آورده و خصوصاً

له نقیمش خان آنچنین در نسخا بنظر آمد و صواب آنکه نقیمش یا توغتمش نویند مراد از آن مصاف امیر تیمور صاحبقران یا توغتمش خان بادشاه

دشت قباچاق است که اعیان فراموش کرده بر مالک صاحبقران تاخست آورده بود ۱۲ امیر علی

شبه شاه برادرم را بسیار بسیار خوب کشیده بود چنانچه به کس از بندها ایشان نمودم عرض کردند که بسیار خوب کشیده هم درین تاریخ قاسم خان بادیوان و بخشی لاهور دولت زمین بوس دریا قندلشند اس مصور بغایت فیل سرفراز شد بابا خواجه که از لکیان صوبه قندهار است بمنصب هزارری ذات و پانصد و پنجاه سوار ممتاز گشت روز سه شنبه ششم مدارالمهامی اعتماد الدوله لشکر خورشیدان داد و آنکه ضبط صوبه پنجاب لعنه و کلا ایشان مقرر است و در هندوستان نیز جاگیر متفرقه دارند پنج هزار سوار بنظر و آرد و چون دست کشمیر آنقدر نیست که محصولش بجای که همواره ملازم موکب اقبال اند و فاکند و از طنطنه نهضت رایات جلال نریخ غلات و حیوانات به تغیر اعلی رسیده بود بجهت رفاهیت عامه خلایق حکم شد که بندها که در رکاب اند سامان مردم خود نموده معدودی که ناگزیر اند همراه گرفته تتمه بحال جاگیر خود را رخصت نمایند و همچنین در تخفیف دادن چارواها و شاگرد پیله نهایت تاکید و احتیاط مری دارند روز مبارک شنبه دهم فرزند اقبال مندا شاه جهان از لاهور آمده سعادت قدس بوس دریافت جهانگیر قلچان را بخلعت سپ و فیل سرفراز ساخته بابرادران و فرزندان بصوبه دکن رخصت فرمودم درین تاریخ طالب آمل خطاب ملک الشعرا خلعت امتیاز پوشیده اصل او از آمل است یک چندی با اعتماد الدوله می بود چون رتبه سخنش از همگان در گذشت در سلک شعرا پای تخت منتظم گشت این چند بیت از دست -

ز غارت چنت بر بهار قتهاست	که گل بدست تو از شلخ تازه تراند	لب از گفتن چنان بستم که گوئی	دبان بر چهره زخمی بود و بوشد
عشق در اول و آخر همه ذوق است و سماع	این شرابے است که هم بخت و هم خام خوش است		
گرسنجای جوهر آئینه بودی	بے رونما ترا بتو که می نمودی	دولب دارم کی در می پرستی	یک در غدر خواهی های هستی
روز دوشنبه چهارم حسین پسر سلطان قوام رباعی گفته گذرانید *			
گرده که ترا ظرف دامن ریزد	آب از رخ سربه سلیمان ریزد	اگر خاک درت با متحان بشارند	از وی عرق جبین شاهان ریزد
مقدم خان درین وقت رباعی خواند مرا بغایت خوش آمد و در بیاض خود نوشت -			
زهر بفرق خود چشانی که چه شد	خون ریزی و آتش فشانی که چه شد	ای غافل الا که تیغ بجز توجیه کرد	خاکم بشارت تابانی که چه شد
طالب صفای اصل است و در عقوان شباب لباس تجرید و قلندری گذاریش بکشمیر افتاد و آنه خوبه جاد و لطافت آب هوا دل نهاد آن ملک شده توطن و تامل اختیار کرد بعد از فتح کشمیر بخدمت عرش آشیانه پیوسته در سلک بندها در گاه انتظام			

یافته الحال عمرش قریب بصدر رسیده و در کشمیر بفرارغ خاطر با فرزندان و متعلقان بدعاے دولت ابد قرین مشغول است چون بعرض رسید که در لاهور میان شیخ محمد میر نام درویشی است سندی الاصل بغایت فاضل و متراض و مبارک نفس و صاحب حال و در گوشه توکل و عزت منزوی گشته از فقر غنی و از دنیا مستغنی نشسته است بنا برین خاطر حق طلب بے ملاقات ایشان قرار نگیرد و بدین ایشاں رغبت افزود چون به لاهور رفتن متعذر بود رقعہ بخدمت ایشان نوشته شوق باطن را ظاہر ساختم و آن عزیز با وجود کبر سن و ضعف بنہ تصدیعہ کشیدہ تشریف آورد و مدت ممتد تنها با ایشان نشسته صحبت مستوفی داشتہ شد الحق ذات شریف است و درین عہد بغایت غنیمت و عزیز الوجود این نیازمند از خود برآمدہ با ایشان صحبت داشت و بسا سخنان بلند از حقایق و معارف استماع افتاد ہر چند خواستم نیازے بگذرانم چون پامیہ بہت ایشان را ازان عالی تر یافتم خاطر با ظہار این مطلب رخصت نداد و پست آہو سفید بکیت جاے نماز با ایشان گذرانیدم فی الفور وداع شدہ بہ لاهور تشریف برد و نہ روز کم شنبہ بیست و سویم در حوالے دولت آباد نزول ہو کب اقبال اتفاق افتاد و دختر باغبانے بنظر درآمد با برکت و ریش انبوه مقدار یک قبضہ ظاہرش بہر دان مشتبہ در میان سینہ ہم ہوے برآمدہ اما پستان ندارد و بفرس دریا فتم کہ باید فرزند نشود گفت کہ مراتب حال حیض نشدہ و این دلیلست بران بچہ ای از عورات فرمودم کہ بگوشہ بردہ ملاحظہ نمایند کہ سبب اختش باشد معلوم شد کہ از دیگر عورات سر ہوے تفاوت ندارد و بنا بر عواہت درین جریدہ اقبال ثبت افتاد و روز مبارک شنبہ بیست و چهارم با قرخان از ملتان آمدہ سعادت زمین بوس دریافت و در اوراق گذشتہ مرقوم گشتہ کہ الہ داد پسر جمالہ بارکی از لشکر ظفر اثر فرار نمودہ راہ ادبار پیش گرفت و رینولاند است گزیدہ با شنائی با قرخان با عتقاد الدولہ ملتجی شد کہ استشفاع گناہ من نمایند حسب الالتماس ایشان حکم فرمودم کہ اگر از کردہ خود پشیمان گشتہ روی امید بدرگاہ ہند زلات جہایم او بعفو مقرون گردد و درین تاریخ با قرخان او را بدرگاہ آورد و مجدداً بشفاعت عتقاد الدولہ آثار خجالت و غبار ندامت بزال عفو از ناصیہ احوال او شست و شو یافت سنگرام زمیندار جو بختاب راجگی و منصب ہزاری ذات و پانصد سوار و عنایت فیل و خلعت سرفراز شد غیرت خان فوجدار میانہ دو آب بمنصب ہشتصدی ذات و پانصد سوار ممتاز گشت خواجہ قاسم بمنصب ہفتصدی ذات و دودھ و پنجاہ سوار فرق عزت برافراخت بہ تہمتن بیگ پسر قاسم کہ بمنصب پانصدی ذات و سید سوار مرحمت شد بہ خانقاہ لم فیل خاصہ معہ تلایر عنایت نمودم ازین منزل با قرخان را بمنصب ہزار و پانصدی ذات و پانصد سوار سرفراز فرمودہ باز بصوبہ داری رخصت فرمودم روز دوشنبہ بیست و ہشتم پرگنہ کردہی کہ بر ساحل بہت واقع

است محل نزول موکب اجلال و اقبال گشت چون این کوستان از شکارگاه های مقرر است حسب الحکم قزاقان پیشتر آمده
 هر که ترتیب داده بودند روز یکشنبه غره اسفندارند ماه آبی شکاری را از شش کرده مسافت رانده روز مبارک شنبه دوم بشاخند
 در آورده و یکصد و یکراس از قوچ و چکاو شکار شد چون مهبت خان مدتها بود که از سعادت حضور محرومی داشت بالتماس
 او حکم فرموده بودم که اگر از نسق آن هم اطمینان حاصل کرده باشد و از هیچ رگبزدل نگذاری نذار و افواج را در مختصات
 گذاشته جریده متوجه درگاه شود درین روز سعادت آستانوس دریافت شد و مرند رگزارانید خان عالم بمنصب پنجزار نجات
 و سه هزار سوار سرفراز گشت مقارن این حال عرض داشت نورالدین قلی از راه پونج رسید نوشته بود که گریوها را حتی الامکان
 اصلاح داده هموار ساخته بودم قضا را چند شبانروز بارندگی شد و بالای کوتل با ارتفاع سه دایع برف افتاده هنوز
 می بار و اگر بیرون کوه تا یک ماه توقف نمایند عبور ازین راه میسر است و الا دشواری نماید چون عرض ازین عنایت
 دریافت موسم بهار و شکوفه زار بود از توقف فرصت از دست می رفت ناگزیر عطف عنان نموده بر راه پگلی و دوتور
 نهضت را بات اقبال اتفاق افتاد و روز جمعه سوم از دریای بهت عبور واقع شد با آنکه آب تا کم بود چون بغایت تند
 میرفت و مردم در گذشتن محنت می کشیدند حکم فرمودم که دو دست زنجیر فیل بر سر گذارند با برده اسباب مردم بگذرانند جمعی که
 ضعیف و زبون باشند نیز سواره عبور نمایند تا آسیب جانی و مالی به نامرادی نرسد و درین تاریخ خبر فوت خواجه جهان رسید او
 از بنده های قدیم و خدمتگاران زمان شاهزادگی بود اگر چه در آخر از ملازمت سن جدا شده روزی چند بخدمت
 عرش آشیانی پیوست چون بجای بیگانه نرفته بود بر خاطر مچندان گران نیامد چنانچه بعد از جلوس رعایتی که در محلیه او
 نگذاشته بود فرمودم تا آنکه بمنصب پنج هزار می یافت و شرح احوال او به تقریبات درین جریده
 اقبال ثبت افتاده خدمات عمده را منتهی شد و در کارها طرفه کمی داشت غایتا از کسب قابلیت و استعداد ذاتی او و
 دیگر جزئیات که پیرایه جوهر انسانی است به نصیب بود و درین راه ضعف قلبی بهر ساینده روزی چند با وجود کمترین
 در رکاب سعادت بسر برد چون ضعف او اشتداد یافت از کلا نوز رخصت گرفته بلاهور شتافت و در انجا با جل طبعی در
 گذشت روز شنبه چهارم ماه مذکور قلعه رهناس مخیم اردو به ظفر قرین گشت قاسم خان را بغایت اسپ و شمشیر و
 پریم نرم خاصه سرفراز ساخته رخصت لاهور فرمودم با غنچه بر سر راه واقع بود سیر شکوفه کرده شد و درین منزل تیهو بهر رسید
 گوشت تیهو از کبک لذیذ تر است روز یکشنبه پنجم میرزا حسن پسر میرزا رستم بمنصب هزار می ذات و چهار صد سوار ممتاز

گشت بصوبہ دکن تعین شد خواجہ عبداللطیف قوش بیگی نیز بمنصب ہزاری ذات و چار صد سوار سرفرازی یافت درین نثرین
گلے نظر و آمد درون سفید و بیرون سرخ و بعضی درون سرخ و بیرون زرد و بغاری لاله بیگانه میگویند و بپندی تہل بعضی
زمین است چون گل کنول مخصوص آب است این را تہل کنول نامیده اند یعنی کنول صحرائی روز مبارک شنبہ نهم عرضداشت
دلا در خان حاکم کشمیر نوید رسان فتح کشتوار گشت تفصیل این اجمال بعد از رسیدن او بیایہ سرری جاہ و جلال رقمزدہ
کلاک وقایع نگار خواجہ شرفران مرحمت عنوان با خلعت خاصہ و خنجر مرصع فرستادہ محصول یکسالہ ولایت مفتوحہ بجلدوی
این پسندیدہ خدمت عنایت شد روز شنبہ چار دہم مقام حسن ابدال محل نزول رایات جلال گشت چون کیفیات راہ و
خصوصیات منازل و دشمن وقایع یورش کابل مرقوم شدہ بہ تکرار پیرداخت ازین جا تا کشمیر منزل بمنزل نوشتہ خواہد شد
انشاء اللہ تعالیٰ از تاریخہ کہ بمنزل اکبر پور مبارکی و خیریت از کشتی برآمدہ تا حسن ابدال یکصد و ہفتاد و ہشت کردہ مسافت
در عرض شصت و نہ روز بحیل و ہشت کوچ و یک مقام طوشد چون درین منزل چشمہ پر آبے و آبشاری و حوضی در غایت
لطافت واقع است دو روز مقام فرمودہ روز مبارک شنبہ شانزدہم جشن وزن قمری ترتیب یافت سال پنجاہ و
سوم بحساب شہور قمری از عمر این نیازمند در گاہ مبارکی آغاز شد چون ازین منزل کوہ کوتل و نشیب و فراز بسیار در پیش
بودہ بیک دفعہ عبور اُردوے گیہان پوے دشواری نمود مقرر گشت کہ حضرت مریم زمانے بادگیر گیہان روزی چند
توقف فرمودہ با سودگی تشریف آرند مدار الملک اعما و الدولۃ الخاقانی و صادق خان بخشی و ارادت خان میرسامان با علماء
بیوتات و کارخانجات بمرد و عبور نمایند و همچنین رستم میرزاے صفوی خان عظم و جمعی از بندہ ہا براہ پونج رخصت یافتند
و موکب اقبال جریدہ با چندے از منظور ان بساط قرب و خدمتگاران ضروری روز جمعہ ہفتدہم سہ و نیم کردہ کوچ نمودہ
در موضع سلطان پور منزل گزیدہ درین تاریخ خبر فوت رانا امر سنگہ رسید کہ در او دیو پور با جل طبع مسافر راہ عدم شد جگت سنگہ
نیرہ و بیہم پسر او کہ در ملازمت می باشند بخلعت سرفرازی یافتند و حکم شد کہ راجہ کشناس فرمان مرحمت آمیز با خطاب
رانا و خلعت واسپ و فیل خاصہ بکبت کنور کرن برودہ مراسم تعزیت و تہنیت بتقدیم رساند از مردم این مرز و بوم ستیاع
افتاد کہ در غیر ایام برسات کہ اصلاً اثرے از ابر و صاعقہ نباشد آوازے مانند لصدائے ابرازین کوہ بگوش میرسد و این
کوہ را گرج می نامند بعد از یک سال و دو سال البتہ چنین صدائے ظاہری شود و این حرف را مکرر در خدمت حضرت
عروش آشیائے نیر شنبہ ہ بودم چون خالی از غرابے نیست نوشتہ شد و العلم عند اللہ روز شنبہ ہیز دہم چار کردہ و نیم

گذشته در موضع سنجی نزول اجلال واقع شد ازین منزل داخل پرگنه هزاره اتقار لغت روز یکشنبه نوزدهم سه کرده و سه پاؤ در
نور دیده موضع نوشهره منزل شد ازینجا داخل دهنقور است چند آنکه نظر کار میکرد و چاک با سه سبز در میان گل تهل
کنول و قطعه گل سرشت شکفته بود و بغایت خوش می نمود روز دوشنبه بستم سه و نیم کرده کوچ کرده در موضع سلمه رود
موکب مسعود اتفاق افتاد و مهابت خان از قسم جواهر و مرصع آلات موازی شصت هزار روپیه پیشکش گذرانید
درین سرزمین گلی بنظر در آمد سرخ آتشین با ندای گل ختمی اما از و خرد و چندین گل یکجا نیک بیکدیگر شکفته از دور
چنان نماید که گویا یک گل است درختش مقدار درخت زرد آگونی شود و درین دامن کوه خود و نیز بسیار بود و رغایت
خوشبختی رنگش از بنفشه کمتر و در سه شنبه بستم و یکم سه کرده طے نموده در موضع مالکے نزول اقبال واقع شد درین
روز مهابت خان را بنجد مست بنگش رخصت فرموده اسپ و فیل خاصه و خلعت باو ستین مرحمت نمود امرو تا آخر
منزل تقاطر بود شب کم شنبه بستم و دوم نیز باران شد وقت سحر برف بارید و چون اکثر راه بسته بود از باران نفوذی
بهر سائید چارواکے لاغر هر جا افتاد بر نخاست بستم و پنج زنجیر فیل از سرکار خاصه شریفه تصدق شد بجهت باریدگی
دور و مقام فرمودم روز مبارک شنبه بستم و سوم سلطان حسین زمیندار بکلی دولت زمین بوس دریافت اینجا داخل
ملک بکلی است از غرایب اتفاقات آنکه در وقتیکه حضرت عرش آشیانی میرفتند درین منزل برف باریده بود و
الحال تیر باریده درین چند سال اصلا برف نیاید ملک باران هم کم شده بود روز جمعه بستم و چهارم چهار کرده
طے نموده در موضع سوادنگر محل نزول موکب منصور گشت درین راه هم آنچه بسیار بود و درخت زرد آلود شفا لوی
صحرا اشکوفه کرده سراپا در گرفته بود و درختها صوبه چون سرودیده را قریب میداد و روز شنبه بستم و پنجم
قریب به و نیم کرده در نور دیده ظاهر بگلے بود و موکب مسعود آراستگی یافت روز یکشنبه بستم و ششم لشکار
کبک سوار شده آخر با سه روز بالتماس سلطان حسین بمنزل او تشریف برده پای عرش در امثال و اقران اقوام
حضرت عرش آشیانی نیز بمنزل او تشریف برده بودند از قسم اسپ و خجرو باز و جبه پیشکش کشید اسپ و خجربا و بنشیده
فرمودم که باز و جبه را کمر بسته آنچه بر آید بنظر خواهد گذرایند سرکار بگلے سے و پنج کرده در طول و بستم و پنج در عرض
است مشرق رویه کوستان کشمیر و بر سمت مغرب اٹک بیارس و بجانب شمال گنور و بجانب جنوب گلهر واقع است اینجس
در زمانے که صاحبقران گیتی ستان فتح هندوستان نموده بدارالملک توران عنان اقبال معطوف داشته اند میگویند

که این طایفه را که ملازم رکاب نصرت قباب بودند درین حد و مقام مرحمت گذاشته اند میگویند که ذات ماقابست اما شخص
 نمیدانند که در آن وقت کتان ترانیا که بود و چه نام داشته الحال خود لاهوری محض اند و زبان چنان متکلم و حقیقت مردم و هفتوز نیز برین
 قیاس است و در زمان عرش آشیانی شاه رخ نامی زمیندار و هفتوز بود الحال بهادر سپهراست اگر چه با هم نسبت خویشی و پیوند دارند
 لیکن نزاعی که لازمه زمینداران است همیشه بسرحد و حد و میباشند آنها پیوسته و ولتخواه آمده اند سلطان محمود پدر سلطان حسین شاه رخ
 هر دو در وقت شاهزادگی در ملازمت من رسیده بودند با آنکه سلطان حسین به تقاد و ساله است در قوای ظاهری او اصلا فتوری راه
 نیافته و تاب و طاقت سواری و ترو و چنانچه باید دارد درین ملک بوزه می سازند از نان و برنج که آن را سر میگویند غایتاً
 از بوزه بسیار تند ترو مدار خوراک این مردم بر سر است و هر چند کهنه تر باشد بهتر است و این سر را در خم کرده و سر خم را
 محکم بسته دو سال و سه سال در خانه نگاه می دارند و بعد از آن زلال روزه خم را گرفته آنرا آچمی می نامند و آچمه ده ساله
 هم می باشد و پیش آنها هر چند کن سال تر بهتر و اقل مدت یک سال است سلطان محمود کاسه کاسه ازین سر میگرفت و لاجرم
 می کشید سلطان حسین هم ملتزم است و بجهت من از فردا علایش آورده یکبار برای امتحان خوردم پیش ازین هم خورده شده
 بود کیفیت مشی است اما خال از کرختی نیست معلوم شد که اندک بنگی هم همراه می سازند و در خمارش غلبه میکند اگر شراب
 نباشد بالضرورت بدل شراب تواند شد از سیوه باز رو آلود و شفتا بود و مرد می شود چون تربیت نمی کنند همه خود دوست و
 همه ترش و ناخوش می باشد از سر شگوفه آنها مخطوط می توان شد خانه و منازل هم از چوب است بر دوش اهل کشمیر میسازند
 جانور شکاری هم میرسد اسپ و استر و گاو و گاو میش می دارند و بز و مرغ فراوان است استریش ریزه می شود بجهت
 بارگران بکار نمی آید چون بعرض رسید که چند منزل پیشتر آبادانی که غله آنجا بار و دوسه ظرف قرین کفایت کند نیست حکم شد
 که پیشخانه مختصر بقدر احتیاج و کار خانجالت ضروری همراه گرفته فیلمان را تخفیف دهند و سه چهار روز از وقت برگیرند و از ملازمان
 رکاب سعادت چند به همراهی گزیده بقیه مردم بسر کردگی خواجه ابوالحسن نجشی چند منزل عقب می آمده باشند و با کمال
 احتیاط و تاکید به قصد زنجیر فیل بجهت پیشخانه و کارخانه جات ناگزیر نمود و منصب سلطان حسین چهار صدی ذات و سیصد
 سوار بودند درین وقت بمنصب ششصدی ذات و سیصد و پنجاه سوار سر فراز می یافت و خلعت و خنجر مرصع و فیصل
 مرحمت فرمودم بهادر و هفتوزی بکک لشکر بنگش تعین است منصب او را از اصل و اضافه دو صدی ذات و یک صد
 سوار حکم شد و در کم شنبه بیست و نهم پنج گروه و یکپاؤ کوچ نموده از پل رودخانه نین سکه گذشته منزل گزیدم این نین سکه

از طرف شمال بجانب جنوب میرو و در این رودخانه از میان کوه دارو که مابین ولایت بدخشان و تبت واقع است برآمده
چون در نیجا آب مذکور دو شاخ شد بجهت عبور لشکر منصور حسب الحکم دو پل از چوب مرتب ساخته بودند یکی در طول هر ده
درعه و دویم چهار ده و در عرض هر کدام پنج درع و درین ملک طریق ساختن پل آن که در ختمای شاخه بر روی آب
می اندازند و هر دوسه آن را بسنگ بسته استحکام میدهند و تخته چوب های سطر بر روی آن انداخته بمیخ و طناب تو
مضبوط می سازند و باندک مرسته سالها سال بر جا است القصه فیلان را پایاب گذرانیده سوار و پیاده از روی پل
گذشته سلطان محمود نام این رودخانه را نین سک کرده یعنی راحت چشم نام نهاده روز مبارک شنبه سه ام قریب سه
ونیم کرده در نور دیده بر لب رودخانه کشت گنگا منزل شد درین راه کوتله واقع است بغایت بلند ارتفاع آن یک ونیم
کرده سر نشیب یک ونیم کرده و این کوتل را پیم درنگ می نامند و جهت تسمیه آن که بزبان کشمیری پنبه را پیم میگویند
چون حکام کشمیر داروغه گذاشته بودند که از بار پنبه تمغا بگیرند و درین جا بجهت گرفتن تمغا درنگ می شد بنا برین پیم
درنگ شهرت یافته و از گذشت پل آبشار است در نهایت لطافت و صفا پیاله های معتاد را بر لب آب
و سایه درخت خورده وقت شام بمنزل رسیدم برین رودخانه پله بود از قدیم پنجاه و چهار درعه در طول و یک نیم
در عرض که پیاده می گذشتند حسب الحکم پل دیگر در محاذی آن ترتیب یافته طول پنجاه و سه درعه و عرض سه درعه
چون آب عمیق و تند بود فیلان را برهنه گذرانیده سوار و پیاده و اسب از روی پل گذشته حسب الحکم
حضرت عرش آشیانے سرانے از سنگ و آهک در غایت استحکام بر فراز پشته مشرف بر آب اساس یافته
یک روز به تحویل مانده معتمد خان را پیشتر فرستاده شده بود که بجهت تخت نشستن و آراستن جشن نوروز
سرزمینی که ارتفاع و امتیاز داشته باشد اختیار نماید اتفاقاً از پل گذشته مشرف بر آب
پشته واقع بود و بنزد خرم بر فراز آن سطح پنجاه درعه گویا کار فرمایان قضا و قدر بجهت چنین روزی مهیا
داشته بودند مشا را لیه لوازم جشن نوروزی را بر فراز آن پشته ترتیب داده بود بغایت مستحسن اتفاقاً معتمد خان
مور و تخمین و آفرین گشت رودخانه کشت گنگا از طرف جنوب می آید و بجانب شمال می رود آب بهت از سمت شرق
آمده برودخانه کشت گنگا پیوسته بطرف شمال جاری است -

جشن پانزدهمین نوروز از جلوس همایون

تحويل نیر عظم مراد بخش عالم بشرف خانه حمل روز جمعه پانزدهم شهر ربیع الثانی سنه یک هزار و بست و نه هجری
 بعد از تقضای دوازده و نیم گهری که پنج ساعت نجومی باشد اتفاق افتاد و سال پانزدهم از جلوس این نیازمند
 درگاه آبی بمبارکی و فرخی آغاز شد روز شنبه دوم چهار کروه و نیم پاو کوچ نموده در موضع بکر منزل گزیدیم درین راه
 کوتل بود بقدر سنگلاخ داشت طاووس و دراج سیاه و لنگور که در ولایت گرم سیری باشد دیده شد ظاهراً هر دو سر و سر
 هسمی تواند بود از نیجات کشمیر هر جا راه بر کفار دریای بهت است دو جانب کوه واقع شد و از ته دره آب غایت
 تنیدی پر جوش و خروش میگذرد هر چند فیل کلان باشد نمی تواند پائے خود را قایم ساخت فی الفور می غلط و می برد و
 سگ آبی هم دارد و یکشنبه سیوم چهار کروه و نیم طی نموده در موسران نزول فرموده شب جمعه سوداگران که در پرگنه باره و
 توطن دارند آمده ملازمت نمودند و وجه قسمیه باره موله رسید و عرض کردند که باره بزبان هندی خوک را میگویند
 و موله مقام را یعنی جابای باره و از جمله اوتار که در کیش هتو و مقرر است یکے اوتار باره است و باره موله بکثرت
 استعمال باره موله شده روز و شنبه چهارم و نیم کروه گذشته در بولباس منزل گزیدیم چون این کو بهار ابعنایت
 تنگ و دشوار نشان می دادند و از هجوم مردم عبور بصوبت و زحمت میسر میشد بمعتد خان حکم فرمودم که غیر از آصفخان
 و چندی از خدمتگاران ضروری هیچ کس را نگذارند که در رکاب سعادت کوچ کنند و آورد و راهیم یک منزل عقب
 می آورده باشند اتفاقاً مشارالیه دیر خود را پیش ازین حکم روانه ساخته بود بعد از آن بمردم خود می نویسد که در باب
 من چنین حکم شده شما هر جا که رسیده باشید توقف نمایند برادران او در پائے کوتل بولباس این خبر را شنیده هاجا
 دیر خود را فردمی آورد و در زمانیکه موکب اقبال قریب بمنزل او رسید برف و باران باریدن آغاز کرد و هنوز
 یک میدان راه سطر نشده بود که دیر او نمایان شد بطور این موهبت را از اتفاقات غیبی شمرده با اهل محل
 بمنزل مشارالیه فرد آمده از آسیب سرماه برف و باران محفوظ ماندیم برادران او حسب الحکم کس بطلب او نیند

در وقتیکہ این مژده باو میرسد کہ فیلمان و پیشخانہ بر فراز کوتل برآمدہ راہ را تنگ ساختہ اند چون سوار گذشتن متعذر نبود از غایت شوق و ذوق پیادہ سر از پانٹخانہ در عرض دو ساعت دو نیم کردہ مسافت سطل نمودہ خود را بہلازمت رسانید و بزبان حال این بیت میخواند۔

آمد خیالت نیم شب جان دادم گشتم محل | انجلیت بود در ویش درانگہ چو همان در رسد

انچہ در بساط او بود از نقد و جنس و مناطق و مسافت تفصیل کردہ برسم پا انداز معروض داشت ہمہ را با و بخشیدم و فرمودم کہ متاع دنیا در چشم ہمت ماچہ نماید جوہر اخلاص را بہاے گران خریداریم این اتفاق را از اصل اخلاص و تائیدات طالع او با بد شمر کہ شل من باد شاہی با اہل حرم خود یک شبان روز در خانہ او براحت و آسودگی بسر برد و اورا در اشال و اقربان و اجناس جنس سر فرازے نصیب شود روز سہ شنبہ پنجم دو کردہ گذشتہ در موضع کمائی نزول اجلال اتفاق افتاد سر و پایے کہ در برداشتم بہ معتمد خان مرحمت فرمودم و منصب او اصل و اضافہ ہزار و پانصدی ذات و ہزار و پانصد سوار حکم شد و ازین منزل داخل سرحد کشمیر است و در ہمین کوتل بہو لباس یعقوب پسر یوسف خان کشمیری با فواج منصورہ حضرت عرش آشیا نے کہ راجہ بھگوان داس پدر راجہ مان سنگھ سردار بود جنگ کردہ اند و دین و دوزخ بر سید کہ سہراب خان پسر رستم میرزا و آب بہت غریق بحر فنا گشت تفصیل این اجمال آنکہ او حسب الحکم یک منزل عقب می آید و در راہ بخاطرش میرسد کہ بدریا در آمدہ غسل کند با آنکہ آب گرم میسر بود ہر چند مردم مانع آمدند و گفتند کہ درین قسم ہوائے سرد بے ضرور و در چنین دریایے زخار و خونخوار کہ فیل مست را سہ غلط اند در آمدن از آئین حرم و احتیاط دور است بخت آنہا مقید نمی شود و چون وقت ناگزیر در رسیدہ بود از غایت خود رائی و غرور و جہالت با اعتقاد و اعتماد و شنا و تمی خود کہ درین فن بے نظیر بود بجد ترمی شود و با یک نفر خدمتیہ و یک کس دیگر کہ شتا و رے میدانستند بر فراز سنگے کہ پر لب آب بود برآمدہ خود را بدریای می اندازد و بجزد افتاد و از تلاطم امواج نمی تواند خود را جمع ساخت و بشتا و رے پرواخت افتاد و ہمان بود و رفتن ہمان سہراب خان با خدمتیہ خست حیات بسیل فنا در داو و کشتی گیر بعد جان کندن کشتی و خود بسا عل سلامت رسانید میرزا رستم را غریب الفتی و تعلق و محبتے باین فرزند بود و در راہ پونچ از شنیدن این خبر جا بجاہ جامہ شکیبائی چاک زدہ بتیابے واضطراب بسیار ظاہری سازد با جمیع متعلقان خویش لباس ماتم پوشیدہ سر و پا برہنہ متوجہ ملازمت می شود و از سوز و گداز مادرش چہ نویسند اگر چہ میرزا دیگر فرزندان ہم دارد غایتا پیوند

دل باین فرزند داشت عمر آن بیست و شش ساله بود و در بندوق اندازی شاگرد رشید پدرش بود سواری فیل و ارا به خوب
 میدانست و در یورش گجرات اکثر اوقات حکم می شد که در پیش فیل خاصه سوار شود و در سپاهگری خیلی چسپان می بود و روز
 یکم شنبه ششم سه کروه طی نموده در موضع ریوند منزل شد و روز مبارک شنبه هفتم از کوتل کوارست عبور فرموده در موضع وچه تزدول
 اقبال اتفاق افتاد مسافت این منزل چهار کروه و یک پاؤ است کوتل کوارست از کوتل هاسے صعب است و آخرین کوتل
 این راه است روز جمعه هفتم قریب بجای کروه طی نموده در موضع بلتار منزل شد و درین راه کوتل بنود بقدر وسعتی
 داشت صحرا صحرای چین چین شگوفه و انواع ریاحین از نرگس و بنفشه و گلهاے غریب که مخصوص این ملک است بر نظر درآمد
 از جماعگی دیده شد که به هیات عجیب پنج شش گل نارنجی رنگ رنگ سرنگون شگفته و از میان گلهاے برگگی چند
 سیمبر برآمده از عالم اناس نام این گل بولانیگ است و گل دیگر مثل پوتی بر دو در آن گلهاے ریزه باندام یا سمن
 رنگ و بعضی کبود و بعضی سرخ و در میان نقطه زرد بغایت خوشنما و موزون ناست لدر پوش و پوش علی العموم رامی گویند از غل
 نزد هم درین راه افرادان است گل کشمیر از حساب دشمار بیرون است کدام با را نویسم و چند توان نوشت آنچه اقبای
 و ابر و مردم قوم می گردد درین راه آبشارے بهر راه واقع است بغایت عالی و نفیس از جاے بلندی ریزد درین راه
 آبشارے باین خوبی دیده نشده لحظه توقف نموده چشم و دل را از جاے بلند به تماشاے آن سیراب ساختم روز شنبه
 نهم چهار کروه و سه پاؤ کوچ فرموده باره مول عبور موکب منصور اتفاق افتاد باره موله از قصبه هاسے مقرر کشمیر است و از اینجا
 تا شهر چهار کروه مسافت است و بر لب آب بهت واقع شده جمعی از سوداگران کشمیر درین قصبه توطن گزیده مشرف
 بر لب آب منازل و مساجد ساخته اند آسوده و مرفه الحال روزگار بسر می برند حسب الحکم پیش از ورود موکب مسعود
 کشتی هاسے آراسته درین مقام میا داشته بودند چون ساعت درآمدن روز دوشنبه اختیار شده بنا برین دو پیر از
 روز یکشنبه و هم گذشته بشهاب الدین پور درآمد درین روز دلاور خان کاکر حاکم کشمیر از کشتوار رسیده دولت آستانوس دریافت
 بفتون عواطف روز افزون بادشاهانه و گوناگون نوازش خسروانه سرفرازی یافت الحق این خدمت را چنانچه باید تقدیم
 رسانیده امید که حضرت و اسب العطا یا جمیع بندهاے با اخلاص را چنین افزون عزت گردانند و کشتوار بر بسمت جنوب کشمیر واقع
 است از معموره کشمیر تا منزل الکه حاکم نشین کشتوار است شصت کروه مسافت پیوده آمد بتاریخ دهم شهر بوی ماه آلی سنه چهار و دهم دلاور خان
 باده هزار نفر سوار و پیاده جنگی غزیت فتح کشتوار پیش نهاد بهت ساخته حسن نام پسر خود را با گرد و طے میر بحر بجا قنط شهر و حراست

سرحد مقرر داشت و چون گوهر چک و ایبہ چک بدعوی وراثت کشمیر و رشتوار و نواحی آن سرگشته وادی ضلالت و ادبار
بودند بهیبت نام کی از برادران خود را با جمعی در مقام دیو که متصل بکوتل پیر نیچال واقع است بجهت احتیاط گذشت
و از منزل مذکور تقسیم افواج نموده خود با فوجی براه سنگین پورشتافت و جلال نام پسر رشید خود را با نصر الله عرب و علی
ملک کشمیری و جمعی از بندہای جاگیر جی براه دیگر تعیین فرموده و جمال نام پسر کلان خود را با گروہی از جوانان کار طلب
بہر ادلی فوج خود مقرر نموده همچنین دو فوج دیگر بدست راست و چپ خود قرار داده کہ میرفتہ باشند چون راہ برآمد اسپ
نمود چند اپسی بجهت احتیاط ہمراہ گرفتہ اسپان سپاہی را در کل باز گذرانیدہ بکشمیر فرستاد و جوانان کار طلب مکرر بدست
بیان جان بستہ پیادہ بر فراز کوه برآمدند و غازیان لشکر اسلام با کافران بدسراجم منزل بمنزل جنگ کنان تا نزد کوٹ کہ یکی از
محکمہاے غنیم بودشتافتہ در اینجا فوج جلال و جمال کہ از راہہاے مختلف تعیین شدہ بودند با ہم پیوستند و مخالفان برگشتہ
روزگار تاب مقاومت نیاوردہ راہ فرار پیش گرفتند و بہادران جان نثار شیب و فراز بسیار بیامردی بہست پیادہ تا
دریاے مروشتاقتند و بر لب آب مذکور آتش قتال اشتعال یافت و غازیان لشکر اسلام تر و دات پسندیدہ بظہور
رسايندند و ایبہ چک برگشتہ بخت با بسیارے از اہل ادبار قبیل رسید و از گشتہ شدن ایبہ راجہ بے دست و دل شدہ
راہ فرار پیش گرفت و از پل گذشتہ در بہند رکوٹ کہ بران طرف آب واقع است توقف گزیدہ جمعی از بہادران تیر
جلو خواستند کہ از پل بگذرند بر سر تل جنگ عظیم واقع شد و چندے از جوانان بشہادت رسیدند و همچنین بدست بیست
شبان روز بندہاے در گاہ سعی در گذشتن آب داشتند و کافران تیرہ بخت هجوم آوردہ بدافغہ و مقابلہ تقصیر نمی کردند تا آنکہ
دلاور خان از استحکام تعانجات و سراجم آذوقہ خاطر جمع نمودہ بہ لشکر فیروزی اثر پیوست و راجہ از حیلہ سازی و روباہ بازی
و کار خود را تر و دلاور خان فرستادہ التماس نمود کہ برادر خود را با پیشکش بدر گاہ میفرستم چون گناہ من بعفو مقرون گردد و
ہم و ہراس از خاطر من زایل شود و خود نیز بدر گاہ گیتی پناہ رفتہ آستانہ بنوس نمایم دلاور خان بسجن فریب آمیز گوش نینداختہ
نقد فرصت را از دست ندادہ فرستادہاے راجہ را بے حصول مقصود و خصت فرمودہ در گذشتن از آب اہتمام شایستہ بکار
برد جمال پسر کلان او با جمعی از ننگان بحر شجاعت و جلاوت بالاے آب رفتہ بشنادری و دلاوری از ان دریاے زخار خو نخواہد
نمودند و با مخالفان جنگ سخت در پیوست و بندہاے جانباز از ان طرف هجوم آوردہ کار بر اہل ادبار تنگ ساختند آنہا چون تاب
مقاومت در خود نیافتند تختہ پل را شکستہ راہ گریز پیش گرفتند و بندہاے نصرت قرین باز پل را استحکام دادہ بقیہ لشکر را گذرانیدند

دلاور خان در بهندر کوٹ مسکراقبال آراست و از آب مذکور تا دریا سے چناب که اعتضاد قوی این سیاه بختان است و تیر انداز
 مسافت بوده باشد و در کنار آب چناب کوهی است مرتفع عبور از آن آب بدشواری میسر و بجیت آمد و رفت پیاده با طناها بر
 سطر تعبیه نموده در میان دو طناب چوب با مقدار یک یک دست پهلوی یک دیگر مستحکم بسته یک سر طناب را بقله کوه و سر دیگر
 را بد طرف آب مضبوط میسازند و دو طناب دیگر یک گز از آن بلند تر تعبیه می نمایند که پیاده با پا سے خود را بر آن چوب ها نهاده
 بهر دو دست طناها بهای بالا را گرفته از فراز کوه بنشیب میسرفته باشند تا از آب بگذرند و این را با اصطلاح مردم کوستان نرم به
 گویند هر جا منطه لبستن نرم به داشتند به بند و قچی و تیر انداز و مردم کار کے استحکام داده خاطر جمع نمودند و دلاور خان جلاله با ساخته شبی
 بهشتا و نفر از جوانان دلیر کار طلب بر جاله نشانیده میخواست که از آب بگذرانند چون آب در غایت تند و شورش میگشت جلال
 فخرت شخصت بهشت نفر از آن جوانان غریق بحر عدم شدند و آب روی شهادت یافتند و ده نفر بدست و بازو سے
 شتاوری خود را با حمل سلامت رسانیدند و دو کس بر انطرف آب افتاده در جنگ از باب ضلالت اسیر شدند و قصه
 دلاور خان تا چهار ماه و ده روز در بهندر کوٹ پایست افشرد و سعی در گزشتن داشت تیر تیر میر میرد مقصد
 نمیر سید تا آنکه زمینداری راه بری نمود از جای که مخالفان را گمان گزشتن بنود نرم به بسته در ول شب جلال پسر دلاور خان
 با چند کس از بنده های درگاه و جمعی از افتخاران قریب بدو نیست نفر از آن راه بسامت گذشته هنگام سحر بے خبر بر سواج
 رسیده گریه های فتح بلند آوازه ساختند چندی که برگرد و پیش راجه بودند در میان خواب و بیداری سر اسیمه بر آمد اکثری علف
 تیغ خون آشام گشتند بقیه السیف جان سبک پا از آن ورطه بلا بر آوردند و در آن شورش کی از سپاهیان براج رسیده خواست که بر شمشیر
 کاشش با تمام رسانند راجه فریاد بر آورد که من راجه ام مرا زنده نرود دلاور خان برید مردم بر سر او هجوم آورده و شمشیر ساختند بعد از گرفتار شدن
 راجه از منتبان او هر کس که بود خود را بگوشه کشید دلاور خان از شنیدن این مژده فتح و فیروزی سجدات شکر آبی تقدیر سانیده بالشکر منصور از
 آب عبور نموده بمبدل بدر ملک که حاکم نشین آن ملک است و برآمد از کنار آب تا آنجا سه کرده مسافت بوده باشد دختر سنگرام راجه جو و دختر جلال
 سر و د و پسر راجه با سو در خانه راجه است و از دختر سنگرام فرزند آن و از پیش از آن که فتح شود عیال خود را از روی احتیاط به پناه راجه
 ج سوال و دیگر زمینداران فرستاده بودند چون موکب منصور نزد یک رسید دلاور خان حسب الحکم راجه را همراه گرفته متوجه آستان بنوس گشت نصر الله
 عرب را با جمعی از سوار و پیاده بحر است این ملک گذاشت در کشتوار گندم و جو و عدس و ماش و از زن فراوان میشود بخلاف کشمیر شالی کمتر دارد و
 زعفرانش از زعفران کشمیر بهتر تر و قریب بصدد دست از باز جره گرفته می شود و نا بچ و تنبج و بهند وانه از فردا علی بهم میرسد خبر پزه اش از عالم

خریده کشمیر است و دیگر سیوه با از انگور و شفتالو و زرد آلو و امرود و ترش می شود و اگر تربیت کنند بکین که خوب شود سنه نام زرد
 سلوک که از حکام کشمیر مانده یک و نیم آن را بیک روپیه میگیرند و در سواد او معامله پانزده سنه که ده روپیه باشد بیک
 هزار دشاری حساب کنند و دوسیر بوزن هندوستان را بکین نامند و رسم نیست که از محصول زراعت راجه خراج بگیرد و بر سر
 هر خانه در سال شش سنه که چهار روپیه باشد میگیرد و زعفران را در کل بلوفه جمع از راجوتان و به قصد نفرتوچی که
 از قدیم ذکر اند تنخواه نموده غایتاً در وقت فروختن زعفران از خریدار بر سر می که عبارت از دوسیر باشد چهار روپیه میگیرد
 و کلیه حاصل راجه بر جریمه است و باندک تقصیر مبلغ کلی می ستاند و هر کس را متمول و صاحب جمعیت یافتند بهانه
 انگیزه آنچه دارد پاک میگیرند همه جهت لک روپیه تخمیناً از حاصل حصه او باشد و در وقت کارشش هفت هزار پیاده جمع
 می شود و اسب در میان آنها کم است قریب پنجاه اسب از راجه و عهد های او بوده باشد محصول یک ساله در وجه
 انعام دلاور خان مرحمت شد از روئے تخمین جاگیر هزار سی ذات و هزار سوار بضابطه جهانگیری بوده باشد چون دیوانیان
 عظام و کرام نسق بسته بجایگزیند و از تنخواه نمایند حقیقت باز قرار واقعی ظاهر خواهد شد که چه مقدار جاست روز دوشنبه یازدهم
 بعد از دوپرو چهار گطی مبارکی و فرخندگی در عمارت که مجدداً بر کنار تال احداث یافته و دو مرکب مسعود اتفاق افتاد
 بحکم حضرت عرش آشیانی قلعه از سنگ و آجر در غایت استحکام احداث یافته غایتاً هنوز ناتمام است یک ضلع آن مانده امید
 که بعد ازین باتمام رسد از مقام حسن ابدال تا کشمیر راهی که آمده شد بهتفا و بیخبره مسافت به نوزده کوچ و شش مقام که
 بست و پنج روز باشد قطع شد و از دار الخلافه اگر تا کشمیر در عرض صد و پنجاه و هشتاده روز سه صد و هفتاد و شش کرده مسافت
 یکصد و دو کوچ و شصت و سه مقام طے شده و بر راه خشکی که ممر عام و راه ستارفت است سیصد و چهار و نیم کرده است روز شنبه
 دوازدهم دلاور خان حسب الحکم راجه کشتوار را سلسل بحضور آورده زمین بوسی فرمود و خالی از وجا هست نیست پوشش بروش
 اهل هند و زبان کشمیری و هندی هر دو میدانند بخلاف دیگر زمینداران این حد و وسع جمله شهری ظاهر شد حکم فرمودم که با وجود
 تقصیر و گناه اگر فرزندان خود را بدرگاه حاضر سازد از حبس و قید نجات یافته در سایه دولت ابد قرین آسوده و فارغ البال
 روزگار بسر خواهد برد و لا در یکی از قلاع هندوستان بحبس مغلد گرفتار خواهد بود و عرض کرد که اهل و عیال و فرزندان خود را
 بلازمی می آید و امیدوار محنت آنحضرت ام بهر چه حکم شود اکنون مجلاً از احوال و ادنیای و خصوصیات ملک کشمیر مرقوم میگردد
 کشمیر از اقلیم چارم است عرضش از خط استوا سی و پنج درجه است و طولش از جزایر سیف و صدف و پنج درجه از قدیم این ملک در تصرف

راجه با بوده مدت حکومت آنها چهار هزار سال است و کیفیت احوال و آسای آنها در تاریخ راجه ترنگ که بحکم حضرت عرش آشیانی
 از زبان هندی بفارسی ترجمه شده است تفصیل مرقوم است و در تاریخ سنه هفتصد و دوازده هجری نور اسلام رونق و بهایزیده
 سی و دو نفر از اهل اسلام مدت دو بیست و هشتاد و دو سال حکومت این ملک داشته اند تا آنکه بتاریخ هفتصد و نود و چهار
 هجری حضرت عرش آشیانی فتح فرموده اند از آن تاریخ تا حال سی و پنجاه سال است که در تصرف اولیای دولت ابد قرین
 ماست ملک کشمیر در طول از کوتل بهلول لباس تا فرو تر پنجاه و شش کروه جهانگیری است و در عرض از بیست و هفت کروه
 زیاده نیست و از ده کم نشیخ ابوالفضل در الکبرنامه تخمین و قیاس نوشته که طول ملک کشمیر از دریای کشن گنگا تا فرو تریک صد
 و بیست کروه است و عرض از ده کم نیست و از بیست و پنج زیاده نه من بجهت احتیاط و اعتماد جمعی از مردم معتقد کاروان معتبر
 فرمودم که طول و عرض را طناب بکشند تا حقیقت از قرار واقع نوشته شود بالجملة آنچه شیخ یکصد و بیست کروه نوشته بود شصت و
 هفت کروه برآمد چون قرار داد است که حد هر ملکی تا جائی است که مردم بزبان آن ملک شکم باشند بنا برین از بهلول لباس که
 یا زده کروه ازین طرف کشن گنگا است سرحد کشمیر مقرر شد باین حساب پنجاه و شش کروه باشد و در عرض دو کروه بیش تفاوت
 ظاهر نگشت و کردهای که در عهد این نیازمند معمول است موافق ضابطه ایست که حضرت عرش آشیانی بستانده اند هر که در این
 درع و یک ربع و دو ربع شرعی میشود که هر درع بیست و چهار انگشت باشد و هر جا کروه یا گزند کور گردد و مراد از آن کروه و گون معمول است
 و نام شهر سری نگر است و دریای بهت از میان مهوره میگذرد و در سر چشمه آنرا ویرناک میگویند از شهر چهار کروه برسمت
 جنوب واقع است و بحکم این نیازمند بر سر آن چشمه عمارت و باغی ترتیب یافته در میان شهر چارپل از سنگ چوب در غایت استحکام بسته
 شده که مردم از روی آن تر و دومی نمایان پل را اصطلاح این ملک کنل میگویند در شهر مسجدی است بغایت عالی از آثار سلطان سکندر
 در بقصد و نود و پنج آسای یافته بعد از مدتی سوخته و باز سلطان حسین تعمیر نموده هنوز با تمام نرسیده بود که قصص حیات او از پایا
 در افتاد و در هفتصد و نه ابراهیم باکره دزیر سلطان حسین جن انجام و آراستگی بخشید از آن تاریخ تا حال یکصد و بیست سال
 است که بر جاست از محراب تا دیوار شرقی یکصد و چهل و پنج درع و عرض یکصد و چهل و چهار درع است شتمیر چار طاق
 و بر اطراف ایوان و ستونهای عالی نقاشی و نگارهای کرده الحاق از حکام کشمیر اثری بهتر ازین نمانده میرسید علی همدانی قدس سر
 روزی چند درین شهر بوده اند خانقاها از ایشان یادگار است متصل شهر دو کول بزرگ واقع است که همه ساله پیر آب
 نماند و طعمش متغیر نمیگردد و در آمد و رفت مردم و نقل و تحویل غله و بهیمه بر کشتی است در شهر و پیر گنگات پنج هزار و هفتصد و

کشتی است هفت هزار و چهار صد ملاح بشمار آمده ولایت کشمیر سے و هشت پرگنه است آنرا دو نصف اعتبار کرده اند
بالاے آب را آمراچ گویند و پایان آب را کامراچ نامند ضبط زمین و داد و ستد از رویم درین ملک رسم نیست مگر جزوی
از سایر جهات و نقد و جنس را بخروار شالی حساب کنند هر خروار سه من و هشت سیر وزن حال است کشمیر بیان دو سیر را
یکمن اعتبار کرده اند چهار من را که هشت سیر باشد یک ترک و جمع ولایت کشمیر سے لک و شصت و سه هزار و پنجاه خروار و یازده
ترک است که بحساب نقدی هفت کرو و چهل و شش لک و هفتاد هزار و ام می شود و بصابطه حال جاے هشت
هزار و پانصد سوار است راه در آمد بکشمیر متغیر بهترین راه با بھیر و گچلے است اگر چه راه با بھیر نزدیک تر است لیکن اگر کسی
خواهد که بهار کشمیر را در یا بدین صحر در راه گچلے است و دیگر راهها درین موسم از برف مالا مال می باشد اگر به تعریف و
توصیف کشمیر پردازد دفتر باید نوشت ناگزیر مجله از اوضاع و خصوصیات آن رقمزده کلک بیان می گیرد و بکشمیر باغی
است همیشه بهار یا قلعه ایست آهینین حصار با و شالان را گلشنه است عشرت افزا و درویشان را خلوتکده و دلکشا چمنها
خوش و آبشارهاے دلکش از شرح و بیان افزون آهیاے روان و چشمه سارهاے از حساب و شمار بیرون چند آنکه نظر کار
کند سبزه است و آب روان گل سرخ و بنفشه و زنگس خود و صحرانواع گلها و اقسام ریاحین از آن بدیشتر است که بشمار
در آید در بهار جان نگار کوه و دشت از اقسام شکوفه مالا مال در و دیوار و صحن و بام خانها از مشعل لاله نرم افزا و زوچلکهاے
سطح و سه برگلهاے بهر منج را چه گوید **منظر**

شده جلوه گر نازنینان باغ	رخ آراسته هر یکے چون چراغ	شده مشکبو غنچه در زیر پوست
چو تو یزد مشکین ببا نر وے دوست	غزلخوانی بلبل صبح خیز	تمناے می خواهرگان کرده تیز
هر چشمه منقار بط آب گیر	چو مستراض زین لقطع حریر	بساط گل و سبزه گلشن شده
چراغ گل از با و روشن شده	بنفشه سوزلف را حنم زده	گره در دل غنچه محکم زده

بهترین اقسام شکوفه با دام و شفق الو است برون کوستان ابتداے شکوفه در غره اسفندار ند می شود و در ملک
کشمیر اوایل فروردین و در باغات شهر و رنم و دهم ماه مذکور و انجام شکوفه تا آغاز یا سمن کبود پیوسته است و در خدمت
والد بزرگوارم مکرر سیر زعفران زار و تماشاے خزان کرده شده بود بجد اندر درین مرتبه جو اینهاے بهار را دریافت
خوبهاے خزان در موقعش نوشته خواهد شد عمارات کشمیر همه از چوب است دو آشیانه و سه آشیانه و چهار آشیانه می سازند

و با مش را خاکپوش کرده پیا ز لاله چو غاشی می نشانند و سال بسال در موسم بهار می شگند و بغایت خوشنماست این تصرف مخصوص
 اهل کشمیر است امسال در باغچه دو تختانه و بام مسجد جامع لاله بغایت خوب شگفته بود یا سمن بود و در باغات فراوان است و یا سمن
 سفید که اهل هند چنبیلی گویند خوشبوی شود قسم دیگر صندلی رنگ است آن نیز در غایت خوشبوی و این مخصوص کشمیر است
 گل سرخ چند قسم بنظر در آمده غایتی که خوشبو است دیگر گله است صندلی رنگ و بویش در غایت لطافت و نزاکت
 از عالم گل سرخ و تنه اش نیز به گل سرخ تشابه و گل سوسن و دو قسم می باشد آنچه در باغات است بسیار بالیده و سبز
 رنگ و قسم دیگر صحرانی است اگر چه کم رنگ است غایتا خوشبو است گل جعفری کلان و خوشبوی شود تنه اش از قامت
 آدمی میگذرد لیکن در بعضی سالها وقتیکه کلان شد و گل رسید و گل کرد کرمی پیدای شود و برگش پرده از عالم عنکبوت
 می تند و ضایع می سازد و تنه اش را خشک میکند و امسال چنین شد و گلهای که در ایالات کشمیر بنظر در آمده از حساب شمار بیرون
 است آنچه نادرا و العصری او ستاد منصور نقاشش شبیه کشیده از یکصد گل متجاوز است پیش از عهد دولت حضرت عرش آشیانی
 شاه آکو مطلق نبود و محمد قلی افشار از کابل آورده پیوند نموده تا حال ده پانزده درختی بار آورده زرد آلو پیوندی نیست
 درخت چند معدود بود مشارالیه پیوند را درین ملک شایع ساخت و الحال فراوان است الحق زرد آلو کشمیر خوب می شود
 در باغ شهر آرا کابل درختی بود میرزائی نام که بهتر از آن خورده نشده بود و در کشمیر چندین درخت مثل آن در باغها
 است ناشیاتی فردا علی می شود از کابل و بدخشان بهتر نزد یک ناشیاتی سمرقند سبب کشمیر خوبی مشهور است و امروز
 وسط می شود انگورش فراوان است اکثرش ترش و زبون انارش آفتد به نیست تر بز فردا علی بهم میرسد خربزه بغایت
 شیرین و شکننده می شود لیکن اکثر آنست که چون به نچنگی رسد کرمی در میانش بهم میرسد و ضایع می سازد اگر اچاننا از
 آسیب محفوظ ماند بغایت لطیف می شود شاه توت نمی باشد و توت سایر صحرا است و از پائے هر درخت توت تاک
 انگوری بالا رفته غایتا توتش قابل خوردن نیست مگر درختی چند که در باغ با پیوند کرده باشند برگ توت بخت کرم پیله بکار
 می رود و تخم پیله از گل کت و تیت می آرند شراب و سرکه فراوان است اما شرابش ترش و زبون و بزبان کشمیرس گویند
 بعد از آن که کاسه با ازان در کشند بقدر سرگرمی ازان بهم می رسد از سرکه اقسام آچار می سازند چون سیر در کشمیر خوب می شود
 بهترین آچارش آچار سیر است انواع غله بغیر از نخود اکثری دارد و اگر نخود بکارند سال اول می شود سال دوم زبون می شود
 سال سوم بیشنگ متشبه می شود بیخ از همه بیشتر یکین که سه حصه برنج و یک حصه سایر حبوبات بوده باشد در نورش اهل کشمیر بر

برنج است اما زبون می شود و خشک تر می پزند و می گذارند که سرد شود بعد از آن می خورند و آنرا بخت می گویند طعام گرم خوردن رسم نیست بلکه مردم کم بضاعت حصه از آن بخت شب بنگاه میدارند و روز دیگری خورند نمک از هندوستان می آرند و بخت نمک انداختن قاعده نیست سبزی در آب می جوشانند و اندک نمک بخت تغیر ذائقه در آن می اندازند و با بخت می خورند و جمعی که خواهند تنعم کنند در آن سبزی اندک روغن چار مغز می اندازند و روغن چهار مغز زود تلخ و بے مزه می شود بلکه روغن گاو نیز گرا بنگاه که تازه بتازه از مسکه روغن گرفته در طعام بیندازند و آنرا سدا پاک نامند بزبان کشمیر چون هوا سرد و نمناک است بجز آنکه سه چهار روز بماند تغییری گردد و گاو میش نمی باشد گاو نیز خوردن زبون می باشد گندمشس ریزه کم مغز است نان خوردن رسم نیست گو سفند بے دنبه می باشد از عالم کوه هندوستان آن را هندوی گویند گوشتش خالص از تراکت و راست مزگی نیست مرغ و قاز و مرغابی و سویه و غیره فراوان می باشد ماهی همه قسم پولک دار و بی پولک می باشد اما زبون طبوسات از پشمینه متعارف مردوزن کرت پشمین می پوشند و آنرا پٹو گویند و فرضا اگر پٹو پوشند با عقادشان اینکه هوا تصرف می کند بلک مضم طعام بے این ممکن نیست شال کشمیر را که حضرت عرش آشیانی پرم نرم نام فرموده اند از فرط اشتها حاجت به تعریف نیست قسم دیگر نر مه است از شال جسیم تر و ملایم می باشد و دیگر در مه است از عالم جل خرو سگ بر روی فرش می افکند غیر شال دیگر اقسام پشمینه در تبت بهتری شود با آنکه پشم شال را از تبت می آرند و در اینجا جل نمی توانند آورد و پشم شال از بزرگ بهم میرسد که مخصوص تبت است و در کشمیر از پشم شال پٹو هم می بافند و دو شال را با هم رفو کرده از عالم سقراط می مانند بخت لباس بارانی بد نیست مردم کشمیر سری تراشند و دستار گرد می بندند و عورات عوام را لباس پاکیزه و شسته پوشیدن رسم نیست یک کرت پٹو سه سال و چهار سال بکار میبرند ناسته از خانه بافند و آورده کرت میبندند و تا پاره شدن تابان نمی رسد از آن پوشیدن عیب است کرت دراز و فراخ تا سر و پا افتاده می پوشند و کمری بندند با آنکه اکثر خانه برب آب دارند یک قطره آب بیدن آنها نمی رسد مجلا ظاهرا آنها همچو باطن آنها چرگین است بے صفا و بابت صنایع در زمان مرزائی حیدر بسیار پیش آمدند موسیقی را رونق افزود و کمانچه و جنترو قانون و چنگ و دف و نعلی شایع شده در زمان سابق سازه از عالم کمانچه میداشتند و نفسها بزبان کشمیری در مقامات هندی می خواندند و آنهم منحصر بر دوسه مقامی بود بلکه اکثر بیک آهنگ می سزایند الحق مرزا حیدر را در رونق کشمیر حقوق بسیار است پیش از عهد دولت حضرت عرش آشیانی مادر سواری مردم اینجا بر گونٹ بود اسپ کلان نمی داشتند مگر از خارج اسپ عراقی و ترکی برسم تحفه بخت حکام

آوردند و گوشت عبارت از یابوسه است چهارشانه بزین نزدیک در سایر کوستان هند نیز قراطان می باشد اکثر جنگره
 و شیخ جلومی شود بعد از آنکه این گلشن خدا آفرین بتایید دولت و یمن تربیت خاقان سکندر آئین رونق جاوید یافت بسیار
 از ایامات را درین صوبه جاگیر محنت فرموده گله های اسپ عراقی و ترک کی حواله شد که کره بگیرند و سپاهیان از خود نیز از بلخی
 سیاهان نمودند و در اندک فرصت اسپان بهم رسیده چنانچه اسپ کشمیر با دولیت و سیصد و پیمه بسیار خرید و فروخت مرشد
 و احیاناً هزار و پیمه هم رسیده مردم این ملک آنچه سوداگر و اهل حرفه اند اکثر سنی اند و سپاهیان شیعه امامیه و گروهی نوربخشی
 و طایفه فقرامی باشند که آنها را ریشی گویند اگرچه علمی و معرفتی ندارند لیکن به بے ساختگی و ظواهر آرائی میزنند و هیچکس را بد نمی
 گویند زبان خواهش و پاسبی طلب کوتاه دارند گوشت نمی خورند وزن نمی کنند و پیوسته درخت میوه دارد و در صحای نشانند
 باین نیت که مردم ازان بهره درشوند و خود ازان تمتع بر نمی گیرند قریب دو هزار کس ازین گروه بوده باشند و جمع از برهمنان اند
 که از قدیم درین ملک می باشند و مانده اند و بزبان سایر کشمیریان متکلم ظاهرشان از مسلمانان تمیز نتوان کرد لیکن کتابها بزبان
 شنسکرت دارند و میخوانند و آنچه شریایط بت پرستی است بفعل می آرند و شنسکرت زبانست که دانشوران هند کتابها
 بدان تصنیف کنند و بغایت معتبر دارند اما بتخانها عالی که پیش از ظهور اسلام اساس یافته بر جاست و عمارتش همه از سنگ
 و از بنیاد تا سقف سنگهاست کلان سی منی چیل منی تراشیده و بر روی یک دیگر نهاده متصل بشهر کوچه ایست که کنر اکوه باران
 گویند و بهری پرست نیز نامند و بر سمت شرقی آن کوه ڈل واقع است و مسافت دورش شش و نیم کره و کسری پیوده شده
 حضرت عرش آشیانی انا را الله بر بانه حکم فرموده بودند که درین مقام قلعه از سنگ و آهک در غایت استحکام اساس ننهند و در
 عهد دولت این نیازمند قریب الاختتام شده چنانچه کوچه مذکور در میان حصار افتاده و دیوار قلعه بر دور آن گشته و کل
 مذکور بحصار پیوسته و عمارات دولتیخانه مشرف بر آن آب است و در دولتیخانه باغچه واقع است و مختصر عمارتی در وسط آن کوه
 بزرگوارم اکثر اوقات در آنجای نشستند درین مرتبه سخت بیطاوت و افسرده بنظر درآمده چون نشیمن گاه آن قبله حقیقی و خدای
 مجازی در حقیقت سجد گاه این نیازمند است بر خاطر حق شناس ناپسندیده افتاد بمقتضای خان که از بندها های مزاج دانست
 حکم فرمودم که در ترتیب باغچه و تعمیر منازل غایت جد و جهد بقدیم رساند و در اندک فرصت بحسن اتمام رونق دیگر یافت در
 باغچه منتهی عالی است و در مریج مشتمل بر سه قطعه آراسته شد و عمارات را از سر نو تعمیر فرموده به تصویر استادان نادره کار
 رشک نگار خانه چین ساخت و درین باغچه را نورافزای نام کردم و در جمعه پانزدهم فروردی ماه الهی دو کا و قطار از پیشکش

زیندارتبت بنظر در آمد در صورت ترکیب بگاومیش بیشتر شایست و مناسبست دار و اعضائش پریشم است و این لازمه
 حیوانات سر و سیر است چنانچه بزنگ از ولایت بکرو کوہستان گرم سیر آورده بودند بغایت خوب صورت و کم پیشم بود و آنچه
 درین کوہستان ہم می رسید بخت شدت سرما و برف پر مونی و بد ہیئات است و کشمیر یان رنگ را کپیل گویند و ہم درینولا
 آہوے مشکین پیشکش آورده بودند چون گوشتش خورده نشده بود و فرمودم کہ طعام با پختند سخت بے مزہ بد طعام ظاہر شد از
 حیوانات چار پائی صحرائی گوشت بیچ یک بز بونی و بد طعمی این نیست نافہ در تازگی بوسے نداشتہ بعد از آن کہ چند روز
 ماند و خشک شد خوشبوے شود و مادہ نافہ نذر دورین دوسہ روز اکثر اوقات بر کشتی نشسته از سیر و تماشاے شگوفہ
 بھاک و شالما ر محظوظ گشتم بھاک نام برگنہ ایست کہ بر اطراف کوہ ڈل واقع است و بچنین شالما ر نیز متصل آن دھوے
 آب خوشی دارد کہ از کوہ آمدہ بکول ڈل میریزد بہ فرزند خرم فرمودم کہ پیش آن را بستند آبشاری ہم رسیدہ کہ از سیر
 آن محظوظ توان شد و این مقام از سیر گاہاے مقرر کشمیر است روز یکشنبہ ہفتدہم غریب واقعہ روے نو و شاہ شجاع
 در عمارات دو تختانہ بازے می کرد و اتفاقاً در یکجہ بود بجانب دریا پرودہ پر روے آن انگندہ دروازہ نہ بستہ بودند
 شاہزادہ بازے کنان در جانب در یکجہ میرود کہ تماشا کنند بچہ رسیدن سرنگون بزیر اقامت و قضا را پلاسے تکررہ در
 دیوار نہادہ بودند و فراش متصل آن نشسته بود سر او باین پلاس میرسد باہر پشت و دوش فراش خورده بر زمین می افتد
 با آن کہ ارتفاعش ہفت در عد است چون حمایت ایند جل سجانہ حافظ و ناصر بود و دوش فراش و پلاس واسطہ حیات
 اوی شود عیاذا باللہ اگر چنین بودی کار بد شواری کشیدے در آنوقت راے ان کہ سردار پیادہ ہاے خدمتہ بود
 در پایے جہر کہ ایستادہ فی الفور دویدہ اورا برمی دارد و در آغوش گرفته متوجہ بالامی شود در آنجا در ان حالت بہین قدم
 می برد کہ مرا کجائی بری او میگویی کہ بلا از دست حضرت دیگر ضعف برو مستولے می شود و از حرف زدن باز می ماند من
 در استراحت بودم کہ این خبر خوش بگو شتم رسید سرا سیمہ بیرون دویدم چون اورا بدین حال دیدم ہوشم از سر رفت و زمان
 مند در آغوش شفقت گرفته محو این موہبت الہی بودم در واقع طفل چہار سالہ از جائے کہ وہ گز شرعی ارتفاع داشتہ
 باشد سرنگون بیفتد و اصلاً غبار آسبے بر اعضائش نہ نشیند جائے حیرت است سجدات شکر این موہبت تازہ بتقدیم
 رسانیدہ تصدقات دادہ شد و فرمودم کہ ارباب استحقاق و فقراے کہ درین شہر توطن دارند بنظر در آورند تا درخور آنہا وجہ
 معیشت مقرر شود از غریب آنکہ سہ چہار ماہ پیش ازین واقعہ جو تک راے بنجم کہ در مہارت فن نجوم از پیش قدمان

این طائفه است سبب واسطه بمن عرض کرده بود که از زانچه طالع شاهزاده چنین استخراج شده که این سه چهار ماه برایشان
گران است بکن که از جابجای مرتفع بریر افتد و غبار آسب بر دامن حیات نه نشیند چون مکرر احکام او بصحت پیوست
همواره این توهم پیرامون خاطری گشت و درین راهها خطرناک و گریو باس و شواذ گذار یک چشم از آن توئمال چمن
اقبال غافل بنودم همیشه او را در نظری داشتم و نهایت محافظت و غایت احتیاط بجای می آمد تا بکشمیر رسیده شد چون
این سانحه ناگزیر بود انکها و دایها و او چنین غافل می شوند و الحمد که بخیر گذشت و در باغ عیش آباد در سخته بنظر
درآمد که شگوفه صد برگ داشت بغایت بالیده و خوشنما غایتا سبب او ترش نشان میدادند چون از دلاور خان کا کرج دست
شایسته بطور آمده بود بمنصب چهار هزار ری ذات و سه هزار سوار سرفراز فرمودم و پسران او را نیز بمنصب اعتبار بخشیدم
شیخ فرید ولد قطب الدین خان بمنصب هزار ری ذات و چهار صد سوار نوازش یافت منصب سربراه خان مقتصدی
ذات و دو صد و پنجاه سوار حکم شد نور احمد گر گیساق را بمنصب شش صدی ذات و یک صد سوار سرفراز ساختم
و خطاب تشریف خانی عنایت فرمودم پیشکش روز مبارک شنبه بیست و یکم در وجه العام قیام خان قراول باشی مرحمت شد
چون ال دادا قحان پسر باریکی بر کردار زشت خویش ندامت گزیده بدرگاه آمد حسب التماس اعتماد الدوله گناه او بظنون
گشت آثار نجالت و شرمساری از ناصیه احوالش ظاهر بود بدستور سابق منصب دو هزار و پانصدی و یک هزار و دویست
سوار عنایت نمودم میرک جلایر از گلکیان صوبه بنگاله بمنصب هزار ری ذات و چهار صد سوار سرفزاری یافت چون بعرض
رسید که لاله چوغاشی در پشت بام مسجد جامع خوب شگفته روز شنبه بیست و سوم بسیر و تماشا شای آن رفته شدالحی یک
ضلع آن گلزار خوشی شده بود برگه مود مری که پیش ازین بر اجه با سو عنایت بود بعد از و پسر او سوار جل مقهور داشت و نیز
بجکت سنگه برادر او که طیکه نیافته بود لطف نمودم و برگه جو بر اجه سنگرام مرحمت شد روز دوشنبه غره اردی بهشت بمنزل
خرم رفته بجامه در آدم بعد بر آمدن پیشکش کشید قلیله بجبت خاطر او پذیرفتم روز مبارک شنبه چهارم میر حله بمنصب
دو هزار ری ذات و سیصد سوار سرفراز شد روز یکشنبه هفتم بقصد شکار یکک بموضع چهار دوره که وطن حیدر ملک است راهی
شد الحق سزین خوشی میرگاه و کشتی است آبها روان و درختهای چارغالی دار و حسب التماس او نور پور نام نهادم در سر راه و رفته است
بل تهل نام که چون کی از شاخها آن را گرفته جنبانند مجموع درخت در حرکت می آید عوام باین اعتقاد که این حرکت مخصوص بهان خجست
است اتفاقا در دیده مذکور از آن قسم درخت دیگر بنظر در آمد که بهان طریق متحرک بود معلوم شد که این حرکت لازم نوع درخت

است نه مخصوص یک درخت و در موضع را و پورا از شهر و نیم کرده بر سمت هندوستان درخت چناری واقع است میان سوخته
پیش ازین میت سال که من خود بر اسپه سوار با پنج اسپ زین دار و دو خواجه سرا بدرون آن در آمده بودم و در گاه
تقریبی این حرف مذکور میشد مردم استبعا و می نمودند و درین مرتبه باز فرمودم که چندی بدرون آن در آیند همان دستور که در خاطر
داشتم ظاهر شد در اکبر نامه مسطور است که حضرت عرش آشیانی سے و چهار کس را بدرون آن در آورده متصل یکدیگر نشاند
بودند درین تاریخ بعضی رسید که پرتقی چند پسر راے منوهر که از لکیان لشکر کانگڑه بود با مخالفان جنگ بے صرفه کرده
جان نثار گشت روز مبارک شنبه یازدهم برین موجب بند هائے درگاه باضافه منصب سرفراز گشتند تا تار منان
و هزاری ذات و پانصد سوار عبدالعزیز خان دو هزاری ذات و هزار سوار و دوی چنگو الیاری هزار و پانصدی ذات
و پانصد سوار میر خان پسر ابوالقاسم خان یکے هزاری ذات و ششصد سوار مرزا محمد هفت صدی ذات و سه صد
سوار لطف الله سیصدی ذات و پانصد سوار نصر الله عرب پانصدی ذات و دویست و پنجاه سوار تهور خان بقو جداری سرکار
میوات تعیین شد روز مبارک شنبه بست پنجم سید بایزید بخاری و جدار سرکار بھکر بصاحب صوبگی ولایت طهه فرق عزت
برافراخت و منصب او اصل و اضافه دو هزاری ذات و هزار و پانصد سوار حکم شد و علم نیز محبت فرمودم شجاعت خان عرب
بنصب دو هزار و پانصدی ذات و دو هزار سوار عزرائیاریافت وانی راے سنگدن حسب التماس مابست خان بصوبه
نگلش تعیین شد جانپا رخا بنصب دو هزاری ذات و هزار و پانصد سوار سرفراز گشت و رنیولا از عراقض سپهسالار خان
خانان و سایر دولتموالان ظاهر شد که عنبر سیاه بخت باز قدم از حد ادب بیرون نهاده فتنه و فساد که لازمه سرشت زشت
آن بذات است بنیاد کرده و از آن که موکب منصور بولایت و در دست نهضت فرموده فرصت مقتضی شمرده عهد و پیمانی
که بانبده هائے درگاه بسته بود شکسته دست تصرف بملک بادشاهی و راز ساخته اسید که عنقریب بشامت اعمال خویش
که قرار گرد و چون التماس خزان نموده بود حکم شد که مبلغ بیست لک روپیه متصدیان دارالخلافه اگره نزد سپهسالار روانه سازند
و مقارن این خبر رسید که امرا تنجات را گذاشته نزد داراب خان فراهم آمده اند و تمکیان بر و در لشکر صف بسته می گردند و بنظر خان
در احمد نگر متحصن شده تا حال دوسه دفعه بنده هائے درگاه را با مقهوران مبارزت اتفاق افتاد و هر مرتبه مخالفان شکست
خورده جمعی را بکشتن دادند و در مرتبه آخر داراب خان جوانان خوش اسپه را همراه گرفته بر بنگاه مقهوران تاخت و جنگ
سخت در پیوست و مخالفان شکست خورده روے ارباب را و روے فرار نهادند و بنگاه آنها بتاراج رفت و لشکر ظفر اثر

سالما و غانما بار دوسه خود مراجعت نمود چون عسرت و گرانی عظیم در لشکر منصور بهم رسید دولتخواهان کنگاش در آن دیدند که از
 کرپوه و هنگر هه فرود آمده در پایان گھاٹ توقف باید نمود تا رعد غلغله بهلولیت میرسیده باشد و مردم محنت و تاب نکشند
 ناگزیر در بالا پور معسکر اقبال آراستند و مقهوران سیاه بخت شوخی و شلتا نطنی نموده در طرث بالا پور نمایان شدند راجه نرسنگدیو
 با چندی از بنده های جان نثار بهرافقه غنیمت گماشته بسیارے را بقتل آورد و منصور نام جیشی که در سپاه مقهوران بود
 زنده بدست افتاد هر چند خواستند که بزیر فیل اندازند را رضی نشد پای جهالت افشرد راجه نرسنگدیو فرمود که سرش از تن جدا
 سازند امید که فلک دوار سزای کردار ناهنجار و در دامن روزگار سایر حق ناشناسان نهد و در سیوم اردی بهشت به تماشای
 سکه ناک سواری شد بغایت تیلاق خوشی است و این آبشار در میان دره واقع است و از جای مرتفع مبریزد و هنوز بر
 اطراف آن برف بود جشن مبارک شبیه در آن گلزمین آراسته پیاله های معتاد را بر لب آب خورده محفوظ گشتم و درین جبل
 آب جانورے بنظر در آمد از عالم ساج سلج سیاه رنگ است و خالهای سفید دارد و این هم رنگ بلبل است با
 خالهای سفید و غوطه در آب می خورد و در زمان ممتد در زیر آب می باشد و از جای دیگر سر بر می آرد و فرمودم که دو
 سه جانور از آن گرفته آرند تا معلوم شود که از بابت مرغابی است پوست در میان پا دارد و با هم پیوسته با از عالم جانوران
 صحرائی کشاده است و قطعه از آن گرفته آورند و ندیکه فی الفور مرد و دیگر یک روزماند پنجه اش مثل مرغابی پیوسته بنود بنادر العصری
 استاد منصور نقاش فرمودم که شبیه آن را بکشند کشمیریان گلگرمی نامند یعنی ساج آبی و ریولا قاضی و میر عدل معروض
 داشتند که عبدالوهاب پیر حکیم علی بجای از سادات متوطن لاهور هشتاد هزار روپیہ دعوی می نماید و خطی بهر قاضی نورالله
 ظاهر ساخته که پدر من زر مذکور را برسم امانت بسید ولی پدر اینها سپرده و سادات منکر اند اگر حکم شود حکیم زاده بجهت احتیاط
 سوگند مصحف خورده حق خود را از آنها بگیرد فرمودم آنچه مطابق احکام شریعت است جعل آوردند و روز دیگر معتمد خان بعرض رسانید
 که سادات خضوع و خشوع بسیار نظر ابروی سازند و معامله کلی است هر چند در تحقیق تفحص این قضیه بیشتر تامل بکار رود و بهتر خواهد
 بود بنا بر آن فرمودم که آصفخان تحقیق این قضیه نهایت وقت و دور اندیشی بکار برده نوعی نماید که اصلا منظمه و شبهه و شک
 نماند با وجود این اگر خوب داشتگفته نشود در حضور خود باز پرس نموده خواهد شد بجز و شنیدن این حرف حکیم زاده را دل
 دوست از کار رفته و جمعی از آشنایان شفیق ساخته حرف آشته به میان آورد و عرض آنکه اگر سادات باز پرس این قضیه
 را با آصف خان به اندازند خط ابرامی سپارم که مرا با ایشان من بعد جیشی و دعوی نباشد هرگاه آصف خان کس بطلب

اومی فرستاد از آن جا که خاین خالیف می باشد به بهانه وقت نمی گذرانید و حاضر نمی شد تا آنکه خطا بر او بیکی از دوستان خود سپرد و حقیقت آب صف خان رسید جبراً او را حاضر ساختند در مقام پرسش در آمد ناگزیر اعتراض نمود که این خطا را یک از ملازمان من ساخته و خود گواه شده مرا اند راه برده بود همین مضمون نوشته داد چون آصف خان حقیقت را بعرض رسانید منصب و جاگیر او را تغییر ساخته از نظر انداختم و سادات را بعزت و آبر و رخصت لا هو را از زانی و اشتهم روز مبارک شنبه بیستم خرداد و اعتقاد خان بمنصب چهار هزار می ذات و هزار و پانصد سوار سرفراز می یافت و صادق خان بمنصب دو هزار و پانصد می ذات و هزار و چهار صد سوار ممتاز گشت زین العابدین پسر آصف خان مرحوم بخدست نجشگیری احدیان سرفراز گشت راجه نرسنگد یو بندلیه بوالا پایه پنج هزار می ذات و سوار فرق عزت برافراخت در کشمیر پیشترین ترین میوه با اشکن است می خوش می باشد از آکو بالو خورد ترغایتاً در چاشنی و نزاکت بسیار بهتر و در کیفیت شراب سه چهار آکو بالو پیشتر نمی توان خورد و ازین در شبان روز می تواند هم مجزه می توان گزک کرد و خصوصاً از قسم پیوندیش حکم فرمودم که بعد ازین اشکن را بخون می گفته باشند ظاهراً در کوستان بدخشان و خراسان می شود مردم آنجا بچرمی گویند آنچه از همه کلان تر است نیم مثال بوزن در آمد شاه آکو در چهارم آوردی بهشت مقدار خود می نمایان شد در بسیت و هفتم رنگ گردانید در پا تو دهم خورد و ادبکمال رسید و نو بر کرده شد شاه آکو بدلیقه من از اکثر میوه ها خوشتر می آمد چهار درخت در باغ نور افراجه آورد و بود یکی را شیرین بار نام کردم و دوم را خوشگوار و سوم را که از همه بیشتر بار آورد و پر بار و چهارم که کتر بار داشت کم بار و یک درخت در باغچه حرم بار آورد و آن را شاه وار نام نهادم و نهنالی در باغچه عشرت افرا بود آن را نو بار خواندم هر روز بهمان قدر که بخت مزه پیاله کفایت کند بدست خود می چیدم اگر چه از کابل هم بزرگ چوکی می رسانیدند لیکن از باغچه خانه تازه تازه چیدن بدست خود لطف دگر داشت شاه آکو کشمیر از کابل کمتر نمی شود بلکه بالیده تر است آنچه از همه کلان تر بود یک طنانک و پنج شمرخ بوزن در آمد روز شنبه بیست و یکم باد شاه بانو بیگم حجله نشین ملک بقا شد و الم این واقعه و نظراتش بارگران بر خاطر من نهاد امید که الله تعالی او را در جوار مغفرت خویش جاس دهد و از غرایب آنکه جتاکریس پنجم پیش ازین بدو ماه بعضی از بنده های نزدیک را آگاه ساخته بود که یکی از صدر نشینان حرم سراسر عفت بنما نخواست عدم خواهد شتافت و این را از زانچ طالع من دریافته بود مطابق افتاد و از سوانح شهادت یافتن سید غریخان و جلال خان لکهر در لشکر بنگش تفصیل این اجمال آنکه چون بنگام رفع محصل شد مهابت خان لشکر تعیین نمود که به کوستان

در ملازمت خواهد بود و دست و هفتسم خور و از زرد آلو رسید خانه تصویر که در باغ واقع است و حکم تعمیر آن شده بود و در نیولا
تصویر استادان نادره کار آراستگی یافت در مرتبه بالا شبیه جنت آشیانی و عرش آشیانی دو قابل شبیه مرا و برادر مراد شاه عباس
را کشیده اند بعد از آن شبیه میرزا کامران و میرزا محمد حکیم و شاه مراد و سلطان دانیال و در مرتبه دوم شبیه امرا و بنده با
خاص را تصویر کرده اند و در اطراف بیرون خانه سواد منازل راه کشیده به ترتیبی که آمده شده نگاشته اند یکم از شعرا
این مصرع را تاریخ یافته - ع

مجلس شاهان سلیمان ششم

روز مبارک شبیه چهارم تیر ماه آبی جشن بویا کوبی شده درین روز شاه آلو کشمیر با خبر رسید از چهار درخت بلغم
نوزاد از یک هزار و پانصد عدد و از سایر درختها پانصد عدد دیگر چیده شد بمقتضای آن کشمیر تا یکد فرمودم که درخت شاه آلو
در اکثر باغات پیوند کنند و فراوان سازند در نیولا بهیم پسر رانا امر سنگه بختاب راجگی سرفرازی یافت و دلیرخان برادر رشید
عزت خان بمنصب هزاری ذات و هشتصد سوار ممت از گشت و محمد سعید پسر احمد بیگ خان بمنصب شش صدی ذات
و چهار صد سوار و مخلص احمد برادر او پانصدی ذات و دو لیست و پنجاه سوار نوازش یافتند بسید احمد صدر بمنصب هزاری عنایت
شد بمیرزا حسین پسر میرزا رستم صفوی منصب هزاری ذات و پانصد سوار محنت فرموده بخد مت دکن رخصت کردم روز
یک شبیه چهارم تیر ماه آبی حسن علی خان ترکمان بصاحب صوبگی او و دیسه فرق عزت برافراخت و منصب ذات و سوار
سه هزاری حکم شد درین تاریخ بهادر خان حاکم قندهار نه اسب عراقی و چند تغور اقمشه زر بخت و مغل زر بخت و دانه پایی
کیش و غیره برسم پیشکش ارسال داشته بود به نظر گذشت روز دوشنبه پانزدهم بسیرایاق لاهی مرک سوار شد بدو کوه دریای
کوئل رسیده روز کم شبیه هفتم به فراز کوه برآمده و کوه مسافت در غایت ارتفاع بصعوبت تمام قطع شد از فراز کوئل
تا ایلاق یک کوه دیگر زمین پست و بلند بود اگر چه قطعه قطعه گلهای الوان شکفته بود لیکن آن قدر که تعریف می کردند و در خلایق
نقش بسته بود به نظر در نیاید شنیده شد که درین نزدیکی دره ایست که بنایت خوب شکفته روز مبارک شبیه هفتم به باشد
آن رستم بے تکلف هر گونه اغراق که در تعریف آن گل زمین کرده شود و گنجایش دارد چند آنکه نظر کار می کرد گلهای الوان
شکفته بود پنجاه قسم گل در حضور خود چیده شد لیکن که چند قسم دیگر هم بوده باشد که بنظر در نیامده آخر با سه روز عنان مراجعت
معتوف داشتم امشب در حضور به تقریری حرف محاصره احمد نگر مذکور شد خانجهان غریب نقطه گذر انیدیش ازین

هم مکرر بگوش رسیده بود بنا بر غایت مرقوم میگردد و در هنگامی که برادر شاه هزاره وانیال قلعه احمد نگر را محاصره کرده بود روزی اهل قلعه توپ ملک میدان را بجانب اردو شاه هزاره مچرا گرفته آتش دادند گوله قریب دایره شاه هزاره رسید از آنجا باز گنبد بسته در خانه قاضی بایزید که از مصاحبان شاه هزاره بود رفته افتاد اسپ قاضی بقاصد سه چهارگز بسته بودند بحر و رسیدن گوله بر زمین ران اسپ از پنج برکنده بر زمین افتاد و غلوله از سنگ بود و وزن ده من متعارف هند که هشتاد من خراسان باشد توپ مذکور بشانجه کلان است که آدم در میان درست می تواند نشست رین تاریخ خواجه ابوالحسن میرنجشی را بمنصب پنج هزاره ذات و دو هزار سوار سرفراز ساختم مبارز خان بمنصب دو هزاره ذات و هزار و هفتصد سوار سربلندی یافت بیزن پسر ناد علی بمنصب هزاره ذات و پانصد سوار ممتاز گشت آمانت خان بمنصب دو هزاره ذات و چهارصد سوار سرفراز شد روز مبارک شبیه بست و پنجم نوازش خان پسر سعید خان را بمنصب سه هزاره ذات و دو هزار سوار و هشت خان را بمنصب دو هزاره ذات و هزار و پانصد سوار و سید یعوب خان پسر سید کمال بخاری را بمنصب هشتصد ذات و پانصد سوار اتمی از بخشیدم میر علی عسکر پسر میر علی اکبر موسوی بخطاب موسوی خانی نوازش یافت چون تعریف ایلاق کوری مرک مکرر شنیده شده بود درینو لا خاطر به تماشا بے آن بسیار رغبت افرو در روز شنبه هشتم امر داد بران صوب سواری شد از تعریف آن چه نویسد چند آنکه نظر کار می گرد گلهای الوان شگفته و در میان سبزه گل جدول های آب روان در غایت لطافت و صفا گوئی صفحہ ایست از تصویر که نقاش قضا بقلم صنع نگاشته غنچه دلها از تماشای آن می شگفت بے تکلف آن ایلاق را نسبت بدیگر ایلاقات نیست و بهترین سیرگاه های کشمیری توان گفت در هندوستان پیهانام جانور است خوش آواز که در موسم برسات ناله های جان سوز می کشد چنانچه کوئل بیضه خود را در آشیان زار غمی هندو زار غمچه اورامی کشد و می پرورد در کشمیر دیده شد که بیضه خود را در آشیان غوغائی نهاده بود غوغائی بچه آن را پرورش میداد روز مبارک شبیه هفتم فدا اینجان بمنصب هزار و پانصد ذات و هفتصد سوار سرفراز گشت درین تاریخ محمد زاهد نام لیلچی عزت خان حاکم اورنگ بد رگاه رسید عریضه با محقر تحفه ارسال داشته سلسله جنیان نسبت های موروثی شده بود بنظر عاطفت مخصوص داشته عجله الوقت ده هزار و رب بانعام ایلچی مقرر شد و تصدیان بیوتات حکم فرمودم که از اقسام اجناس انچه او التماس نماید بجهت فرستادن ترتیب دهند درینو لا فرزند خان جهان را غریب توفیقی نصیب شده از شفقگی باده نهایت زار و نزار گشته بود از استیلا این فتنه مرد افکن نزدیک بآن رسیده که جاگرمی در

سراین کارکنند ناگاہ بخود پرداخت و حق سبحانہ اور اموق ساخت و حمد کرد کہ بعد ازین دامن لب بشراب نیالاید و آلودہ نسا زد ہر چند نصیحت کردم کہ بیک باز ترک کردن خوب نیست از روی حکمت و تدبیر مجبور باید گذاشت راضی نشد و مردانہ گذاشت بتایخ بیت و پنجم امرداد بہادر خان صاحب صوبہ قندھار بمنصب پنج ہزار نجات و چہار ہزار سوار سرفراز گشت و در دوم شہر یو راہ آہی بان سنگھ سپہ راوت شکر بمنصب ہزار و پانصدی و شش صد سوار و میرحام الدین ہزار و پانصدی پانصد سوار و کرم الدین سپہ علی مرخان بہادر بشش صدی و سیصد سوار نوازش یافتند چون درینو لا توجہ خاطر بدندان ابلق جوہر دار بسیار است امرای عظام در شخص و تجسس غایت سی و اہتمام بتقدیم رسانیدند از ان جملہ عبدالعزیز خان نقشبندی عبدالہ نام ملازم خود را نزد خواجہ حسن و خواجہ عبدالرحیم پسران خواجہ کلان جوہاری کہ امروز مقتدا سے ولایت ما و را را انہر اند فرستادہ مکتوبی مشتمل بر اظہار این خواہش ارسال داشتہ بود اتفاقاً خواجہ حسن و ندانی درست در کمال لطافت داشتہ فی الفور مصوب ہوئی الیہ روانہ در گاہ ساخت و درین تاریخ بحضور رسید موجب نسیاط خاطر گشت فرمودم کہ موزی سے ہزار روپیہ را از نقالیں استعہ بحبت خواجہ ہاروانہ سازند و میرترکہ بخاری بدین خدمت مامور گشت روز مبارک شنبہ دوازدهم شہر یو میرمیران بفوجداری سرکار میوات دستوری یافت و منصب ادا ازل و اضافہ دو ہزاری و یک ہزار و پانصد سوار حاکم و اسب خاصہ با خلعت و شمشیر عنایت فرمودم و درینو لا از عرض داشت شد بوضوح پیوست کہ جوہر مل مقہور جان بالکان جنم سپرد و نیز بعض رسید کہ فوجی بر سر یکے از زمینداران فرستادہ طریق احتیاط از دست دادہ است بے آنکہ راہ در آمد را استحکام دہند و سر کو بہار را بگیرند و در تنگانی کوہ در آمد جنگ بے صرفہ کردہ اند چون روز باختر رسیدہ بود کارنا ساختہ و عطف عنان نمودہ اند و در برگشتن جلو ریزان شدہ کس بسیار بکشتن دادہ اند خصوصاً جمعہ کہ عار گر نختن بخود نہ پسندیدہ اند شہادت را بجان خریدہ اند از جملہ شہباز خان و لومانی کہ طایفہ است از گروہ افغانان لودی با جمعہ از نوکران و اقوام جان نثار گشت الحق خوب بندہ بود شجاعت با خود و آزر جم جمع داشت دیگر جمال خان افغان و رستم برادر او و سید نصیب بارہہ و چندے دیگر زخمی برآمدند و تیر نوشتہ رسید کہ محاصرہ تنگ شدہ و کار بر متحصنان بدشواری کشیدہ و مردم را در میان انداختہ زنہار خواستہ اند امید کہ درین زودی بہین اقبال روز افزون قلعہ مفتوح گردد و روز کم شنبہ ہیژدہم ماہ مذکور دلاور خان کا کرڈ باجل طبع و دیعت حیات سپرد و از امرے صاحب الوش شجاعت با سرداری و کار دانی داشت از زمان شاہزادگی بخدست من پیوستہ و بحسن اخلاص و جوہر شہر از بگنان گوے سبقت رہودہ بوالا پایہ الملویت رسیدہ بود در آخر عمر حق تعالی توفیق حق گذاری نصیب کرد و فتح کشتوار

که خدای تعالی بخت او میسر شد امید که از اهل آفرینش باو فرزندانی و باز مانده های او را با انواع مراسم و نوازش
 سرفراز ساختم و از مردم او چند کسی که لایق منصب بودند در سلک بنده های درگاه انتظام بخشیده و دیگران را حکم فرمودم
 که بدستور سابق با فرزندانی او بوده باشند تا جمعیت او از هم پناشد درین تاریخ قورسیا دول باقطعه الماس که ابراهیم خان
 فتح جنگ از حاصل کان بنگاله فرستاده بود آمده ملازمت نمود وزیر خان دیوان بنگاله که از قدیمان این درگاه بود باجل طبع
 درگذشت شب مبارک شنبه نوزدهم کشمیریان کنار دریا بهیست را دورویه چراغان کرده بودند و این رسمی است
 پاستانی که هر سال درین تاریخ از غنی و فقیر هر کس که خانه در کنار دریا دارد شل شب برات چراغان روشن می کند از بهمنان
 سبب آن را پرسیده شد گفتند که درین تاریخ سرچشمه دریا بهیست ظاهر شده و از قدیم این رسم آمده که در آن روز خوشن
 و بهت تر واه است و بهت بهیست است و تر واه سیزده رانی گویند چون درین تاریخ سیزدهم شوال چراغان می کنند
 باین اعتبار و بهت تر واه امید اند به تکلف خوب چراغانی شده بود بر کشتی نشسته سیر و تماشا کرده شد درین تاریخ جشن
 وزن شمس آراشگی یافت و بضابطه معروف و بطلا و اجناس دیگر وزن کرده در وجه ارباب استحقاق مقرر فرمودم سال پنجاه
 و یکم از عمر این نیازمند درگاه الهی بانجام رسید و سیر آغاز سال پنجاه و دویم ~~پنجاه و دویم~~ مراد افروخت امید که مدت حیات در
 مرضیات ایزدی مصروف باد جشن روز مبارک شنبه بیست و ششم در منزل آصف خان ترتیب یافت و آن
 عریه السلطنت بلوازم نیاز و پیشکش پرداخته سعادت جاوید اندوخت و در غره شهر یوم مرغابی در تال البره نمایان شد
 و در بیست و چهارم ماه مذکور در کول دل نمودار گشت جانوران پرند که در کشمیر می باشند بدین تفصیل است کلنگ سارس
 طاقس چرخ کلنگ تغیری تغیر کرد انگ زرد تلک فقره باچرم لیلوره حوصل مکشه قلعه قاز کوشک دراج شارک نوسنج
 و سیج هرل دھیک کویل شکر خواره هو که مرلات بنس کلچری طیشری که من او را بد آواز نام کرده ام چون اسامی بعضی از اینها با فزونی
 معلوم نبود بلکه در ولایت نمی باشد بهندی نوشته شد و اسامی جانوران که در کشمیر نمی باشند از درنده و چرند بدین تفصیل شیر زرد
 یوز گرگ گاومیش صحرائی آهوی سیاه چکاره کوتاچه نیله گاؤ گورخر گوش سیاه گوش گربه صحرائی موشک کربلانی سوسمار خار پشت
 درین تاریخ شفق اول از کابل بپاکچوکی رسید آنچه از همه کلان تر بود بیست و شش توله بوزن در آمد که شصت و پنج مثقال بوده
 باشد تا موسم شفق اول بود آنقدر می رسید که بالکتر امرا و بنده های خاص الوش عنایت می شد و از جمعه بیست و هفتم بقصد سیر و
 تماشا و یرناک که سرچشمه دریا بهیست است سواری شد پنج کرده بالا به آب بکشتی رفته در ظاهر موضع پانپور نزل

فرمودم درین روز خبر ناخوش از کشتوار رسید تفصیل این اجمال آنکه چون دلاور خان فتح کرده متوجه درگاه شد نصر اللہ عرب
 را با چندی از منصب داران بجا قتل آنجا گذاشت او را در راه دو خطا افتادیکے آنکه زمینداران و مردم آنجا را تنگ
 گرفت و سلوک نامالایم در پیش داشت دوم آنکه جمعے کہ بکام مقرر بودند بہ طمع اضافہ منصب از درخت خواستند کہ بدرگاہ
 رفتہ ہمسازی خود کنند و آن تجویز این معنی نمودہ اکثرے را بمرور درخت داد چون پیش او جمعیت کم ماند زمینداران آنجا کہ
 زخمہا از در دل داشتند و در کین شورش بودند فرصت یافتہ از اطراف ہجوم آوردند پل را کہ عبور لشکر و کماک منحصر در آن بود سوختہ
 آتش فتنہ و فساد افروختند و نصر اللہ متحصن گشتہ دوسہ روزے خود را ہزار جان کندن نگاہ داشت چون آذوقہ نبود و راہ را نیز
 بستہ بودند ناگزیر بہ شہادت قرار دادہ مردانہ با چندی کہ ہمراہ بودند واد شجاعت و جلالت داد تا آنکہ اکثرے از ان مردم بہ شہادت
 رسیدند و بعضے خود را اسیر سرخچہ تقدیر کردند چون این خبر بمساع جلال رسید جلال پسر دلاور خان کہ آثار رشد و کار طلبی از ناصیہ
 احوال او ظاہر بود و در فتح کشتوار ترددات پسندیدہ از او بظہور آمدہ بود بہ منصب ہزاری ذات و ششصد سوار سرفراز ساختہ و ملازمان
 پر اورا کہ در سلک بندہاے درگاہ انتظام یافتہ بودند و فوجی از سپاہ صوبہ کشمیر با بسیارے از زمینداران و پیادہ ہاے بر قنداز
 بکام او مقرر داشتہ باستیصال ان گروہ عاقبت مخدول تعین فرمودم و نیز حکم شد کہ راجہ سنگرام زمیندار جمو با مردم خود از راہ کوہ جمو
 در آید امید کہ در بن زدے بسراے کردار خویش گرفتار آیند روز شنبہ بہشت ہشتم چار دہیم کردہ کوچ شد از موضع کا کا پور یک کردہ گذشتہ
 برب آب فرو آمد بنگ کا کا پور مشہور است بر کنار دریا صحرا صحرا خود و واقعاہ روز یک شنبہ بہشت و نہم موضع پنج ہزارہ منزل شد
 این موضع بفرزند اقبال سند شاہ پر وزیر عنایت شدہ است و کلاے او مشرف بر آب باغچہ و مختصر عمارتی تزیین دادہ بودند در حوالی
 پنج ہزار چلکہ واقع است در عنایت صفا و تربیت دہفت درخت چنار عالی در وسط چلکہ و جوی آبیے بر دو گشتہ کشمیر یاں ستہا یہولی
 مے گویند یکے از سیرگا ہاے مقرر کشمیر است درین تاریخ خبر فوت خاندوران رسید کہ در لاہور با جل طبیعی در گذشت عمر شش
 قریب بہ نو در سیدہ بود از بہادران مقرر روزگار و دلیران عرصہ کار زار بود شجاعت را با سرداری جمع داشت درین دولت
 حقوق بسیار دار د امید کہ از اہل آمرزش باد چہار پسر از دماند لیکن ہیچ کدام لیاقت فرزند ی او ندارد قریب چہار لکے دیہ
 نقد و جنس از ترکہ او بر آمد بفرزندانش عنایت شد روز دوشنبہ سے ام نخست تماشاے سر چشمہ انج نمودہ شد این
 موضع را حضرت عرش آشیانی بہ را مد اس کچواہہ مرحمت نمودہ بودند و او در دامن کوہ و فراز چشمہ عمارات و جوہرہا ساختہ
 بہ تکلف سر منتری است در عنایت لطافت و نفاست آبش در کمال صفا و عذوبت ماہی بسیار در دشنا و رشہ

در ته آبش ز صفا ریگ خرد و کوبد تواند بدل شب شمرد

چون این موضع بفرزند خا خجنان عنایت فرمودم مشارالیه ترتیب ضیافت نموده پیشکش کشید قلیله بجهت خاطر او گرفته شد ازین چشمه نیم کرده چغی بجون نام سرچشمه ایست که راه بهاری چند از بند های عرش آشیانی بت خانه برقرار آن ساخته آب این چشمه ازان بیشتر است که توان گفت و درخت های کلان کهن سال از چنار و سفیدار و سیاه سید و دروآن رسته شب درین مقام گذرانیده روز سه شنبه سی و یکم بر سرچشمه اچول منزل شد و آب این چشمه ازان فرون تراست آبشار خوشی دارد بر اطراف درخت های چنار عالی و سفیدار های موزون سرهم آورده نشیمن های دلکش بموقع ترتیب داده بودند در مد نظر باغچه با صفا گل های جعفری شکفته گوی قطعه ایست از بهشت روز یکم شنبه غره همراه از اچول کوچ فرموده قریب به چشمه ویرناک منزل شد روز مبارک شنبه دویم بر چشمه مذکور بزم پیاله ترتیب یافت بند های خاص را حکم ششمین بزم پیاله سرشار پیچیده از شققا لوی کابل الوش گزک عنایت فرمودم و هنگام شام مستان بخانه خود با بازگشتند این چشمه منبع دریای است و در دامن کوه واقع است که از تراکم اشجار و ابنوبی سبز و گیاه بومش محسوس نمی شود و در زمان شاهزادگی حکم فرمود بودم که بر سر این چشمه عمارتی که موافق آن مقام باشد اساس دهند و در نیو لا با انجام رسید حوض ششمین چهل و دو درع و چهار ده گز عمق و آبش از عکس سبزه دریا حین که بر کوه رسته زنگاری رنگ و ماهی بسیار شناور و در حوض ایوان های طاق زده و باغی در پیش این عمارت و از لب حوض تا در باغ جوئی چهار گز در عرض و یک صد و هشتاد گز در طول و دو گز در عمق و بر اطراف جوئی خیابان سنگ بست و آب حوض بمشابه صاف و لطیف که با وجود چهار گز در عمق اگر نخورد و در زیر آب افتاده باشد بنظر در می آید و از صفائی جوئی و سبزه و گیاه که در زیر آن چشمه رسته چه نویسد اقسام سبزه و دریا حین در هم رسته از جمله بته بنظری آمد بعینه مانند دم طاووس نقاشانه و از موج آب متحرک و یک گل جا بجا شکفته و نفس الامر آنکه در تمام کشمیر باین خوبی و دلفریبی سیرگاہ نیست معلوم شد که بالای آب کشمیر را هیچ نسبت بپایان آب نیست و بایستی روزی چند درین حد و دسیر مستوفی کرده و ادعیش و کامرانی میداد چون ساعت کوچ نزدیک رسیده بود و در سرتل برت شروع در باریدن کرده و فرصت توقف بر سر نمی یافت تا گزیر عنان معاودت بجانب شهر معطوف داشتم و حکم شد که بر کنار جوئی مذکور دو رویه درخت بنشانند روز شنبه چهارم بحشمه لکابون منزل شد این سرچشمه هم قابل جابجاست اگر چه الحال در برابر آنها نیست لیکن اگر مرمت کنند جابجاست خوب خواهد شد فرمودم که مناسب این مقام عمارتی بسازند و حوض پیش چشمه را مرمت نمایند در اثنا راه بر چشمه عبور واقع شد که اندک ناک نامند مشهور است که

ماہی این چشمہ نابینائی باشد لخط بر چشمہ مذکور توقف نموده و ام انداختم و دوازده ماہی بلام افتاد از انجمله سه ماہی نابینا بودند و نہ ماہی چشم داشت ظاہر آب این چشمہ را تاثیر است کہ ماہی را کور می سازد بہر حال خالی از غرابت نیست روز یک شنبہ پنجم باز چشمہ چنگی بہون و اینچ عبور نموده متوجہ شہر شدم روز کم شنبہ ہشتم خبر فوت ہاشم پسر قاسم خان رسید روز مبارک شنبہ نہم ارادت خان بصاحب صوبگی کشمیر سرفراز شد میرجلہ از تغیر اونج دست خانسانانی اقیار یافت و معتد خان بخدمت عرض مکر رفرق عزت برافراخت و منصب میرجلہ دویزاری ذات و پانصد سوار حکم شد شب شنبہ یازدہم بشہر نزول اجلال اتفاق افتاد آصف خان بخدمت دیوانی صوبہ گجرات ممتاز شد سنگرام راجہ جو منصب ہزار و پانصد نیات و ہزار سوار سر بلندی یافت درین روز غیر مکر شکار سے از ماہیگیران کشمیر شاہدہ قتاد در جائیکہ آب تاسینہ آدمی باشد و کشتی پہلو سے یک دیگر می برند بدستور یکہ کیسہ بابہم پیوستہ باشد و سر دیگر از ہم دور بفاصلہ چارہ پانزدہ درعہ و دو ملاح بر کنار طرف بیرون کشتی ہاچوب دراز در دست گرفتہ می نشینند تا فاصلہ زیادہ و کم نشود و در برابر سر رفتہ باشند و دوازده ملاح در تہ آب در آمدہ سر ہائے کشتی را بابہم پیوستہ بست گرفتہ پا با بزین کو فتنہ می روند ماہی کہ در میان ہر دو کشتی در آمدہ خواہد کہ از تنگی بگذرد و پیائے ملاحان میرسد و ملاح فی الفور غوطہ خورہ خود را بقعر آب میرساند و ملاح دیگر بہ پشت او حمل انداختہ بدو دست پشت او را زیر می کند تا آب او را بہالانیار و او ماہی را بدست گرفتہ بے آرد و بعضی کہ درین فن ہمارت تمام دارند دو ماہی بدو دست گرفتہ برے آرد از جملہ پیر ملاحے بود کہ در ہر غوطہ زدن اکثر دو ماہی می گرفت و این شکار در پنج ہزارہے شود و مخصوص دریای بہت است در گولابہا و دیگر رودخانہ نمی شود و منحصر در موسم بہار است کہ آب سرد و گزندہ نباشد روز دوشنبہ سیزدہم جشن دسہرہ ترتیب یافت بدستور ہر سال اسپان را از طوایل خاصہ و انچہ حوالہ امر شدہ آراستہ بنظر در آوردند و در نیولا اکثر کوتاہی دم و تنگی نفس در خود احساس کردم امید کہ عاقبت بخیر مقرون باد انشاء اللہ تعالی روز کم شنبہ پانزدہم بقصد سیر خزان بجانب صفا پور و درہ لارکہ پایان آب کشمیر واقع است متوجہ گشتم در صفا پور تالابے خوش است و بر سمت شمالی آن کوہے افتادہ پر درخت با آنکہ آغاز خزان بود و عجیب نمودی داشت عکس در قہارے الوان از چہار و زرد آلود غیر آن بر میان تالابے خوش می نمود بے تکلف خوبہائے خزان از بہار ہیچ کمی ندارد۔

ذوق فنا یافتہ در شہ در نظر
از نیکین تر از بہار بود جلوه خزان

چون وقت تنگ بود و ساعت کوچ قریب شد سیرا جہالی کردہ مراجعت نمودہ شد و درین چند روز پیوستہ بشکار مرغابی خوش وقت بودم روز سے در اثنائے شکار لاسے بچہ قرقرہ گرفتہ آورد در غایت لاغرے و زبونی بود یک شب بیشتر زندہ

نماند قرقره در کشمیری باشد ظاهراً در هنگام گذشتن و رفتن بهندوستان از لاغری و بیماری افتاده باشد در نیولار و رجمه خبر فوت سیرا رحمن داد
 پسر خان خانان رسید که در بالا پور باجل طبعی در گذشت ظاهراً روزی چند تب کرده بود و در ایام نقابت روزی و کنیان فوج بسته
 نمایان می شوند برادر کلانش و ارباب خان بقصد جنگ سواری همی نماید چون خبر رحمن داد میر سدا غایت جرات و جلالت با وجود
 ضعف و کمسر سوار شده خود را به برادری رساند بعد ازان که غنیمت را زیر کرده مراجعت می نماید در بر آوردن حبله شیطانی آرد
 فی الفور به تصرف می کند و تشنج می شود و زبان از گویائی می ماند و در دهان حیات می سپارد خوب
 جوانی رشید بود فوق شمشیر زدن و کار طلبی بسیار داشت و همه جا قصدش این بود که جوهر خود را در شمشیر نماید اگر چه آتش تر و خشک
 را یکسان می سوزد لیکن برین گران و سخت می نماید تا بر پدر پیر دل شکسته او چه رسیده باشد هنوز زخم مصیبت شاه نواز خان
 القیام نیافته بود که این جراحت تازه نصیب او شد امید که الله تعالی در خور آن صبر می و حوصله کرامت کند و روز مبارک شنبه
 شانزدهم خنجر خان بمنصب سه هزاری ذات و سوار سرفراز شد قاسم خان بمنصب دو هزاری ذات و هزار سوار ممتاز گشت محمد حسین
 برادر خواجه جهان را که بخدمت بخشگیری لشکر کانگره مقرر است منصب هشت صدی ذات و سوار عنایت فرمود شب و دو شنبه
 بست و هفتم همراه آهی بعد گذشتن یک پیر و هفت گلهی مبارکی و فرخی رایات اقبال بصوب هندوستان ارتفاع یافت چون
 زعفران گل کرده بود از سواد شهر کوچ فرموده بموضع پیر شافت در تمام ملک کشمیر زعفران بغیر ازین ده جایی دیگر نمی شود و روز
 مبارک شنبه سه ام در زعفران زار بزم پیا له ترتیب یافت چمن چمن و صحرا صحرای چند انکه نظر کار کند شکفته بود و سیمش در انجا دماغها
 را معطر ساخت تنه اش بزمین پیوسته می باشد گلش چهار برگ دارد و منفشه رنگ است بگلان گل چنپه و از میانش سه
 شاخ زعفران رسته پیازش را می نشانند و در سالی که خوب می شود چهار صد من بوزن حال می آید که سه هزار و دویست
 بوزن خراسان بوده باشد نصف حصه خالصه و نصف حصه رعایا معمول است و سیری بدو رو پی خرید و فروخت می شود
 احیاناً نرخ کم و زیاد می شود و رسم مقرر است که گل زعفران را چیده می آرند و موافق ریل می که از قدیم بسته اند نیم وزن
 نمک در وجه اجوره می گیرند و نمک در کشمیر نمی باشد از هندوستان می برند و دیگر از تنه های کشمیر بر کنگلی است و جانور
 شکاری در سالی تا ده هزار و هفتصد پیر می رسد و بازره تا دویست و شصت بدم می افتد و آشیان باشد هم دارد
 و باشد آشیانی بدنی شود و رجمه غره آبان ماه آهی از پیر کوچ فرموده در مقام خان پور منزل شد چون بعرض رسید که
 زنبل بیگ ایچی برادر دم شاه عباس بجواله لاهور رسیده مصحوب میر حسام الدین پسر عضد الدوله انجو خلعت و سه

هزار روپیه خرچه عنایت شد حکم کردم که انچه او بمشارالیه تکلیف نماید و تجمیع آنرا تا پنج هزار روپیه دیگر از خود بطریق ضیافت
بفرستد پیش ازین فرموده بودم که از کشمیر تا انتها کوهستان در هر منزل عمارتی بجای کشیم خاصه و اهل محل آسایش دهند که در
سرا و برف درخیمه بناید گذرانید اگر چه عمارات این منزل با تمام پیوسته بود چون هنوز غم داشت و بوسه آهک می آمد درخیمه
استراحت نموده شد روز شنبه دوم در کلهپور منزل شد چون مکرر بعضی رسیده بود که در حواله هیراپور آبشار واقع است
بغایت عالی و نادر با آنکه سه چهار کوه از راه بجانب دست چپ بود و در سیه بقصد تماشا شاه آن شتافتیم از تعریف و توصیف
آن چه نوشته آید سه چهار مرتبه آب بر روی هم میریزد تا حال باین خوبی و لطافت آبشار به نظر در نیامده بے تکلف
نظر گاهی است بغایت عجیب و غریب تا سه پیر روز آنجا بعیش و کامرانی گذرانیده چشم دول را از تماشا شاه آن سیراب
ساختم لیکن در وقت ابر و باران خالی از وحشتی نیست بعد از سه پیر روز سوار شده هنگام شام بهیراپور رسیده شب در منزل
مذکور گذرانیده شد روز دوشنبه چهارم از کوتل باڑی برآرد عبور نموده بر فراز کوتل پیر پنجبال منزل گزیدیم از صعوبت
این گریه و دشواری این راه چه نویسد که اندیشه را محال گذر نیست درین چند روز مکرر برف باریده بود و کوهها سفید شده
در میان جاده نیز بعضی جاها بخیل بسته بود چنانچه سم اسب گیرائی نداشت و سوار سختی می گذشت اندک تعالی کرم خویش ارزانی
داشت که درین روز ببارید طرفه آنکه پیشتر گذشته بودند و آنها که متعاقب آمدند همه بباریدن برف را در یافتند روز سه شنبه
پنجم از کوه پیر پنجبال گذشته در پوشان منزل شد با آنکه ازین طرف نیز نشیب است لیکن از بسکه بلند است اکثر مردم پیاده
گذشتند روز یکشنبه ششم سیرم کله محل نزول اجلال گشت قریب موضع مذکور آبشار واقع است و چشمه بغایت نفیس است
حسب احکام صفه را بجای نشین ترتیب داده بودند آنحضرت نظر گاه خوشی است فرمودم که تا پنج عبور مرا بر لوح سنگ کنده بر فراز صفه
نصب کنند و بے بدل خان بیته چند گفته و بر سبیل نظم این نقش دولت بر لوح روزگاریا کار است و وزیرین درین راه
میباشند که آمد و رفت و بند و بست بقبضه اختیار آنهاست و در حقیقت کلید ملک کشمیر اندیکه راهمدی نایک نام و دیگری حسین
نایک گویند از هیراپور تا سیرم کله ضبط راه بعد از اینهاست پدر مهدی نایک بهرام نایک در آیام حکومت کشمیر باین عهد بود
چون نوبت حکومت به بندها رسید میرزا یوسف خان در آیام حکومت خویش بهرام نایک را مسافر ملک نیستی گردانید
الحال در تصرف و دخل هر دو برادر هم اند اگر چه بطاهر با هم مدارائی دارند لیکن بباطن در نهایت عداوت اند درین روز
شیخ ابن یمن که از خدمتگاران قدیم اعتمادی عمده بود بچار محبت ایزدی پیوست چون نیک ذات بے بدل بود از غایت

اغناد ایون خاصه د آب حیات حواله او بود شب که بر بالاسے کوتل پیر خیال منزل شد چون خیمه و اسباب نرسیده بود بقدر ضعف هم داشت سیرا تصرف نمود و تشیخ کرد و زبان از گویائی ماند و روز تا بحال زنده بود و در گذشت ایون خاصه بخوان سپردم و خدمت آبدار خانه بموسوخیان حواله شد و در مبارک شنبه هفتم موضع شطه معسکر اقبال شد اکثر در سیرم کلمه میمون بسیار بنظر درآمده بود اما ازین منزل در هوای زبان و لباس و حیوانات و آنچه مخصوص ولایت گرم سیراست تفاوت فاحش ظاهر شد مردم این جا بزبان فارسی و هندی هر دو تکلم اند ظاهر از زبان اهل اینها هندی است زبان کشمیری بجهت قرب و جوار یاد گرفته اند مجلا از اینجا داخل هند است عورت لباس پشمینه منی پوشند و بدستور زنان هند حلقه در بینی می کنند روز جمعه هشتم راجو محل نزول رایات عالیات گردید مردم آنجا در زمان قدیم هند بوده اند و زمینداران اینجا راجه می گفتند سلطان فیروز مسلمان کرده و مع ذالک خود را راجه می گویند و هنوز بدعتها ایام جهالت در میان آنها استمرار است از جمله چنانچه بعضی از زنان هند و باشوهر خود می سوزند اینها را زنده باشوهر در گور می آرند شنبه شد که در همین ایام دختر ده و دوازده ساله باشوهر خود که همسال با و بود زنده بقبر در آورند دیگر آنکه بعضی از مردم بے بضاعت را که دختر بوجودی آید خفه کرده می کشند یا بنود پیوند خویشی می کنند هم دختر میدهند و می گیرند گرفتار خود خوب اما دادن لغو باشد فرمان شد که بعد ازین پیرامون این امور ~~ممنوع~~ و هر کس که مرتکب این بدعتها شود او را سیاست کنند در راجو رودخانه ایست آتش در برسات بغایت مسموم می شود اکثر مردمش را در زیر گلو بونغمه بر می آید و زرد و ضعیف می باشد برخی را جوهر بهتر از برخی کشمیر است بنفشه خود را و خوشبو درین دامن کوه می باشد روز یک شنبه دهم در نوشهر منزل اتفاق افتاد درین مقام بحکم حضرت عرش آشیانی قلعه از سنگ ساخته اند و پیوسته جمعی از حاکم کشمیر درین جا بطریق تخانه می باشند روز دو شنبه چوکی هتی محل نزول ملک اقبال گشت عمارات این منزل را مراد نام چلیه اهتمام نموده حسن انجام بخشیده بود در میان دولت خانه صفا آراسته نسبت بدیگر منازل امتیاز داشت منصب او را افزودم روز سه شنبه دوازدهم در مقام تختمر منزل واقع شد امروز از کوتل و کوه گذشته بسعت آباد هندوستان در آیدیم پیشتر قراولان بجهت قمره دستوری یافته بودند که در تختمر در چاک دکتها لجر که ترتیب دهند روز یکم شنبه و مبارک شنبه شکار می رازند و روز دوم جمعه به نشاء شکار خوش وقت شدیم قحطار کوهی و غیره پنجاه و شش راس شکار شد درین تاریخ راجه سازنگ دیو که از خدمتگاران نزدیک است بمنصب هشت صدی ذات و چهار صد سوار سرفراز می یافت روز شنبه شانزدهم بجایب گرچاک متوجه شدیم و بیخ کوچ کنار دریای بهت معسکر اقبال گردید روز مبارک شنبه یستم و یکم در جگر که چاک شکار کردیم نسبت بدیگر

بارہا شکار کتر آمد چنانچہ دل می خواست مخطوطا نشدم روز دوشنبہ بستی و پنج در جگر نکتهاله به نشاط شکار کردم و از آنجا بده منزل
شکار گاہ جہانگیر آباد مخیم بارگاہ دولت گردید در زمان شادمانی این سر منزل زمین شکار گاہ من بود و بنام خود دہی آباد
ساختہ و مختصر عمارتی بنا نمادہ بسکندر بسین کہ از قراولان نزدیک بود حوالہ نمود و بعد از جلوس پرگنہ ساختہ بجایگزینی الیہ لطفت
فرمودم و حکم کردم کہ عمارتی رحمت و دولت خانہ و تالابی و منارہ اساس نهند و بعد از فوت او این پرگنہ بجایگزینی ارادت خان مقرر شد
و سربراہی عمارت بمشار الیہ بازگشت در نیو لاجسن انجام پذیرفتہ بے تکلف تالابی شدہ بغایت وسیع و در میان تال عمارت
دلنشین بہمہ جہت یک لک و پنجاہ ہزار روپیہ صرف عمارات این جاشدہ باشد الحق بادشاہانہ شکار گاہ ہیست روز مبارک شنبہ
و جمعہ مقام کردہ از انواع شکار مخطوطا شدم قاسم خان کہ بحر است لاہور سر فراز است دولت زمین بوس دریافتہ پنجاہ ہزار گز را بند و
ازین جایک منزل در میان باغ مومن عشق باز کرد و کنار دریا سہ لاہور بہت نزول اقبال اتفاق افتاد و در شمس
چار عالی و سرو ہائے خوش قد دار و بے تکلف نغزک باغچہ ایست روز دوشنبہ ہم آذر ماہ الہی مطابق پنج محرم سنہ یکہزار
و سہ دیک از باغ مومن برفیل اندر نام سوار شدہ تارکنان متوجہ شہر گردیدم و بعد از گذشتن سہ پیر و دو گھڑی از روز در
ساعت مسعود و مختار بدولت خانہ درآمدہ در ساریاتی کہ مجدداً باہتمام معور خان حسن انجام پذیرفتہ مبارکی و فرسخی نزول فرمودم
بے تکلف منازل دلکش و نشین ہائے روح افراد رغایت لطافت و نزاہت ہمہ نقش و مصور لعل استادان ناوردہ کار آراستگی
باقیہ باغہائے سبز خرم با انواع و اقسام گل و ریاحین نظر فریب گشتہ۔

از فرق تابعہ شہر کجاکہ مے نگرم	اگر شمشاد امن دل می کشد کہ جا این جاست
--------------------------------	--

بالجملہ مبلغ ہفت لک روپیہ کہ بیست و سہ ہزار تومان رایج ایران باشد صرف این عمارت شدہ + درین روز
بجہت افروز شدہ فتح قلعہ کانگڑہ مسرت بخش خاطر ادلیا سہ دولت گشت و بشکر این مہبت عظمی و فتح بزرگ کہ از عطایات
مجددہ و اہلب العطیات است سر نیاز بدرگاہ کریم کار ساز فرود آوردہ کوس نشاط و شادمانی بلند آوازہ گردید کانگڑہ قلعہ ایست
قدیم شمال رویہ لاہور و در میان کوہستان واقع شدہ باستحکام و دشوار کشائی و متانت و محکم معروف و مشہور از تاریخ اساس این
قلعہ جز خدا سہان آگاہ نیست اعتقاد زمینداران ولایت پنجاب آنست کہ درین مدت قلعہ مذکور بقومی دیگر انتقال نمودہ و
دیگر بیگانہ برودست تسلط نیافتہ العلم عند اللہ بالجملہ از ان ہنگام کہ صیت اسلام و آوازہ وین مستقیم محمدی بہندوستان رسید
پیچ یک از سلاطین والا شکوہ رافتح میسر نشدہ است سلطان فیروز شاہ با این ہمہ شوکت و استعداد خود رفتہ بہ تسخیر قلعہ پرداخت و

در تمام محاصره داشت چون دانست که استحکام و مقاومت قلعه بدست که تا سامان قلعه داری و آذوقه با متحصنان بوده باشد ظفر بجای آن
توان یافت کام و ناکام آمدن راجه و ملازمین نمودن خرسندی نموده دست ازان باز داشت گویند راجه تربیب شیکش و ضیافت
نموده سلطان را با التماس اندرون قلعه برد سلطان بعد از سیر و تماشا شایسته قلعه بر راجه گفت که مثل من بادشاه را بدرود
قلعه آوردن از شرایط خرم و احتیاط دور بود و جمعی که در ملازمین اند اگر قصد تو کنند قلعه را به تصرف در آورند چه می توانی
کرد راجه بجانب مردم خود اشارت نمود در لحظه فوجی از دلاوران مسلح و مکمل از نهانخانه برآمدند و سلطان را کورنش نمودند
سلطان از دیدن هجوم آن مردم متوهم و متفکر گشته از غدر اندیشید راجه پیش آمده زمین خدمت را بوسه داد و گفت ما راجه
اطاعت و بندگی در سر نیست لیکن چنانچه بر زبان مبارک گذشته احتیاط دور بینی را پاس میدارم که همه وقت یکسان نیست
سلطان آفرین گفت راجه منزلی چند در رکاب بوده رخصت معاودت یافت بعد ازان هر که بر تخت دلی نشست شرک
به تسخیر کانگدو فرستاد و کارهای از پیش زلفت پذیر بزرگوار من هم یک مرتبه لشکری عظیم بسرداری حسین قلیخان که بعد از خدمات
پسندیده بخطاب خانجانی شرف اختصاص پذیرفته بوده تعیین فرمودند و در اثنا محاصره شورش ابراهیم حسین میرزا شد
و آن حق ناشناس از گجرات گریخته بصوب پنجاب علم فتنه و آشوب برافراشت و در آنجا همان ناگزیر از گرد قلعه بر خاسته متوجه
اطفای نایره فتنه و فساد او گشت و تسخیر قلعه در عقده توقف افتاد پیوسته این اندیشه ملازم خاطر اشرف بود شایسته مقصود
از نهانخانه تقدیر چهره کشانی شد چون بکرم ایزد جل جلال حق سبحانه تخت دولت بوجود این نیازمند آراستگی یافت از جمله
غزاهای که بر دست همت لازم شمرده می که این بود تخت مرقد خان را که ایالت صوبه پنجاب داشت با فوجی از بهادران
بزرگ دست به تسخیر قلعه مذکور رخصت فرمود و هنوز آن مهم بالنصرام نرسیده بود که مرتضی خان بر حجت ایزدی پیوست بعد ازان جبهه
پسر راجه با سوتعهد این خدمت نمود و او را سردار لشکر ساخته فرستاد آن بدست در مقام بدی و غنی و کافر نعمت درآمده عصیان
در زبده و تفرقه عظیم در آن لشکر راه یافت و تسخیر قلعه در عقده تعویق و توقف افتاد بیه بر نیامد که آن ناحق شناس بسزای عمل
خویش گرفتار گشته بجهنم رفت چنانچه تفصیل آن در مقام خویش گذارش بافته با جمله در نیولا خرم تعهد خدمت مذکور نموده شد ملازم
خود را با استعداد تمام فرستاده بسیار از امرای بادشاه بکباب او دستوری یافتند و بتاریخ شانزدهم شهر شوال سنه یک
هزار و بیست و نهم هجری شمس در قلعه پیوسته مورچل با قسمت شد داخل و مخارج قلعه را بنظر احتیاط ملاحظه نموده راه آمد و شد
آذوقه را مسدود ساختند و زرقه زرقه کار بشواری کشید و بعد از آنکه از قسم غله آنچه غلاتواند شد در قلعه مانده چهار ماه دیگر غله باقی

لشکر را بنامک جوشانیده خوردند چون کار به ملک رسید و از همراه امید نجات نماند ناگزیر امان خواسته قلعه را سپردند و روز مبارک
 شنبه غره شهر محرم سنه یک هزار و یک و یک هجری فتحی که هیچیک از سلاطین و الا شکوه را میسر نشده بود و در نظر کوته بینان
 ظاهر از ایشان دور می نمود الله تعالی بحضرت لطف و کرم خود باین نیازمند گرامت فرمود و جمعی که درین خدمت ترددات
 پسندیده نموده بودند و در خور استعداد و شایستگی خویش باضافه منصب و مراتب سرفرازی یا قندر و وزیر مبارک شنبه یازدهم
 حسب التماس خرم بمنزل او که نوساخته بود رفته شد از پیشکشهای او آنچه خوش آمد برداشتم سه زنجیر نعل داخل حلقه خاصه شد و درین
 روز عبدالعزیز خان نقشبندی را بفوجدارسی نواحی قلعه کاکثره مقرر فرمودم و منصب او دو هزار و سیصد سوار علم
 شد نعل خاصه باعتماد خان عنایت نمودم الف خان قیام خانی بجر است قلعه کاکثره استوری یافت و منصب او از اصل و اضافه
 هزار و پانصدی ذات و هزار سوار حکم شد شیخ فیض الله خویش مرتضی خان نیز بوقت او مقرر شد که بالای قلعه بوده باشد شب
 شنبه سیزدهم ماه مذکور خسوف شد شرائط نیازمندی بدرگاه اینر دستعال و قادر بر کمال ظاهر ساخته مناسب وقت از نقد و خنجر
 برسم خیرات و تصدقات بقرا و مساکین و در باب استحقاق قسمت شد و در نیولاز نعل بیگ ایچی دارا اے ایران سعادت آستان بوس
 دریافت پس از ادا کوفتش و زمین بوس زیمه کریمه آن برادر و الا قدر که مشتمل بر اظهار مراتب کجتهی و کمال محبت بود گذرانید و
 دوازده عباسی نذر و چهار راس اسب بایراق و سه دست باز تو ابغون و پنج سراسر و پنج نفر شتر و نه قبضه کمان و نه قبضه
 شمشیر پیشکش گذرانید و در ابر فاقیت همان عالم رخصت فرموده بودند و جهت بعضی ضروریات همراهی نتوانست کرد و درین
 تاریخ بدرگاه رسید خلعت فاخره با جیفه و طره مرصع کاری و خنجر مرصع با و محبت شد وصال بیگ و حاجی نعمت که همراه او
 آمده بودند ملازمت نموده سرفرازی یا قندر امان الله سپر مهابت خان بمنصب دو هزار و سیصد سوار معادل
 و اضافه سر بلند گردید حسب التماس مهابت خان سیصد سوار بمنصب مبارز خان افغان افزوده اصل و اضافه دو هزار و
 ذات و هزار و هفت صد سوار مقرر گشت صد سوار دیگر بمنصب کبک نیز اضافه فرموده شد خلعت زمستانی بعبید الله خان
 و لشکر خان محبت نموده فرستادم بالتاس قاسم باباغ او رفته شد که در سواد شهر واقع است در سر سواری ده هزار چربان نشان
 کردم از پیشکشهای او یک قطعه نعل و یک قطعه الماس و برخی از اقمشه آنچه خوش آمد برداشتم شب یک شنبه سبت و یکم
 مبارکی و غیره و بی پیش خانه بصوب دار الخلافه اگره برآمد بر قنداز خان بدار و غلی توپ خانه لشکر دکن مقرر گردید شیخ اسحق بخدمت
 کاکثره سرفراز شد برادر امداد افغان را از حبس برآورد و ده هزار روپیه انعام شد و یک دست باز تو ابغون بخرم التفات فرمودم

روز مبارک شنبہ است و ششم بضابطہ مقرر جشن ترتیب یافت سوغات تہائے دارلے ایران کہ بموجب رنیل بیگ ارسال شدہ
 بودند از نظر گذشت بسططان حسین فیل عنایت نمودم بلامحمد کشمیری ہزار روپیہ انعام شد منصب سردار افغان بالتاس دہاتخان
 ہزاری ذات و چار صد سوار مقرر گشت چون راجہ روچند گویہی در خدمت کا نگڑہ ترووات پسندیدہ نمودہ بود بدیوانیان
 عظام حکم شد کہ نیمہ وطن اورا در وجہ انعام اعتبار نمایند ذمیمہ دیگر بہ جاگیر او تنخواہ دہند بتاریخ سیوم نو اسہ مدارا الملکے اعتماد اللہ
 راجست پس زند شہریار خواستگاری نمودہ یک لک روپیہ از نقد و جنس برسم صاحب فرستادہ شد امرائے عظام و بندہ ہائے
 عمدہ اکثر ہمسراہ صاحب بمنزل مشارالیہ رفتہ بودند ایشان مجلس عالی آراستہ درین جشن تکلفات فراوان ظاہر ساخت امید
 کہ مبارک باشد چون آن عمدۃ السلطنت عمارات عالی و نشیمن ہائے بس تکلف در منزل خود اساس نہادہ بود التماس
 ضیافت نمود با اہل محل بمنزل اورفتہ شد بغایت جشن عالی ترتیب دادہ پیشکشہائے لائق از ہر قسم بنظر در آورد در رعایت
 خاطر او نمودہ انچہ پسند افتاد برگزینم درین روز پنجاب ہزار روپیہ برنیل بیگ ایچی مرحمت شد منصب زبردست خان اصل
 و اضافہ ہزاری ذات و پانصد سوار مقرر گشت مقصود برادر قاسم خان بمنصب پانصدی و سیصد سوار و مرزا دکنی پسر
 میرزا رستم بیانصدی و دو لیست سوار سرفرازے یافت درین ایام سعادت فرجام آیات فتح و فیروزی در ولایت ہمیشہ بہار
 کشمیر بدولت و بہر دوزی بسیر و شکار خوش وقت بود و عرائض متصدیان ممالک جنوبی بتواتر رسید شتلمبر آنکہ چون آیات
 ظفر آیات از مرکز خلافت و در تر شتافتہ دنیا داران دکن از بے دوتے و کم فرصتے نقض عہد نمودہ سر بقتنہ و فساد برداشتہ ہند
 و پائی از حد خویش برتر نہادہ بسیارے از مضافات احمد نگر و برابر را متصرف گشتہ اند چنانچہ مکرر عرائض رسیدہ کہ سد ارکار
 آن شہرتخان بر تاخت و تاراج و آتش زدن و ضایع ساختن کشتہا و غلت زار ہا است چون در مرتبہ اول کہ آیات جہانکشا
 بہ خیر ممالک جنوبی و استیصال آن گروہ محذول العاقبت نصرت فرمود و دھرم بہاؤ نے لشکر منصور سرفراز گشتہ بہ برہان پور
 رسید از کرپرت و حیلہ سازی کہ لازمہ ذات فتنہ سرشت آنہا است اورا شفیع ساختہ ولایت بادشاہی را و اگذاشتہ و مبلغا برسم
 پیشکش از نقد و جنس بدرگاہ ارسال داشتہ تہد نمودند کہ بعد ازین سررشتہ بندگی از دست نہ ہند و پائی از حد ادب بیرون
 نہ ہند چنانچہ در اوراق گذشتہ نگاشتہ کلک سوانح نگار گشتہ بالتاس خرم در قلعہ شادی آباد ماند و روزے چپند
 توقف اتفاق افتاد باستشفاع او بر تضرع و زاری آنہا بخشودہ آمد الحال کہ از بد ذاتی و شورہ بستی نقض عہد نمودہ از شیوہ
 مطاعت و بندگی انحراف در زیدہ اند باز عسا کہ اقبال بسر کردگی او تعیین نمودم کہ تا سراسے ناسپاسے و بد کرداری خود

در یافته موجب عبرت سایر تیره بختان خیره سر شد و لیکن چون همگان نگه بعد که او بود اکثر مردم کار آمدنی خود را بآن خدمت فرستاده
بود روزی چند در انصرام این اندیشه کوشش زفت با آنکه درینو لا عراضی پے در پے رسید که غنیمت قوت گرفته قریب شصت هزار
سوار و باش گرد آورده اکثر ملک بادشاهی را آنصرف شده اند و هر جا که تمانه بود برداشته و رقبه مکر پیوستند مدت سه ماه
در آن جانا مخالفان سیه روزگار در رزم و پیکار بودند و درین مدت سه جنگ حسابی شد و هر بار بند با سجان شتار
بر مقهوران تیره روزگار آثار غلبه و تسلط ظاهر ساختند چون از هیچ راه غله و آذوقه بار و دهنمیر رسید و آنها بر اطراف معسکر اقبال
بتاخت و تاراج مشغول بودند عسرت غله به نهایت انجامید و چار و دوازدهون شد تا گزیر از بالا گھاٹ فرود آمده در بالا پور توقف
گزیدند آن مقهوران به تعاقب دلیر شده در حوالے بالا پور آمده بقزاقی و تیرگی گری پرداختند بند با سجان درگاه شش هفت
هزار سوار از مردم گزیده و خوش اسب انتخاب نموده بر سر نگاہ مخالفان تا ختند آنها قریب شصت هزار سوار بودند مجملًا جنگ عظیم
شد و نگاہ آنها بتاراج رفت و بسیارے راکشته و بسته سالما و غانما مراجعت نمودند و در وقت برگشتن باز آن بید و لتان از اطراف
بجور آورده جنگ کنان تا آوردند از آن قریب هزار کس کشته شده باشند برین حمله مدت چهار ماه در بالا پور توقف نمودند
چون عسرت غله به نهایت انجامید بسیارے قتلچیان از بنده گریخته بمخالفان پیوستند و پیوسته جمعی راه بے حقیقتی سپرده در
زمره مقهوران منتظم گشتند بنا برین صلاح در توقف ندیده به برهان پور آمدند باز آن سیه بختان از پے در آمده برهان پور را محاصره
نمودند تا مدت شش ماه در گرو برهان پور بودند اکثر پرگنات ولایت برار و خاندیس متصرف گشتند و دست تطاول و تعدی
بر رعایا و ذریه بدستان دراز ساخته تحصیل پرداختند چون لشکر محنت و تاب بسیار کشیده بود و چار و دوازدهون گشته نمی توانستند
از شهر بر آمده تنبیه بر اصل نمایند و این سبب افزونی غرور و نخوت و زیادتی پندار و جرأت کوه اندیشان کم فرصت گشت بمقارن
این حال نصحت رایات اقبال مستقر سریر خلافت اتفاق افتاد و نیز بنایت ایزد سبحانه کا نگره مفتوح گشت بنا برین روز جمعه
چهارم دی ماه حرم را بدان صوب رخصت نمودم و خلعت و شمشیر مرصع و فیل مرحمت شد و نور جهان بیگم نیز فیله مرحمت نمودند حکم
فرمودم که دو کرد و دوام بعد از تسخیر ملک و کن از ولایت مفتوحه در وجه انعام خود متصرف گردوششصد و پنجاه منصب دار و یک
هزار احدی و یک هزار برق انداز رومی و یک هزار توپچی پیاده سوائے سوائے یک هزار سوار که در انصوب بوده و هست
باتوپ خانه عظیم و فیل بسیارے بهر اهی او مقرر گشت و یک کرد و دو پیه بحبت مدد خرج لشکر منصور لطف فرمودم بند با سجان
که بخدمت مذکور مقرر شده اند و در خور پایہ خویش هر کدام با انعام اسب و فیل و سرو پا سرفرازے یافتند و درین ساعت مسعود

زمان محمود در ایات عزیمت بصوبه اراک و خلافت یافت و در نو شهره نزول اقبال اتفاق افتاد محمد رضا جابری بدیوانی
صوبه بنگال و خواجه ملکی بهنجشگیری صوبه مذکور متنازگشته باضافه منصب سرفراز شد و جنگست سنگه ولد رانا کرن از وطن آمده سعادت
آستان بوس دریافت در ششم ماه مذکور رضا کنارتال راجه تو در مل محل نزول بارگاه دولت گردید چهار روز و درین
منزل مقام شد و در نیولا چند روز از منصب داران که خدمت فتح دکن دستور یافته بودند برین موجب باضافه منصب سرفراز
شدند زاهد خان هزاری و چهار صد سوار بود هزاره و پانصد سوار شد هر دو زاین ها و ده را از اصل و اضافه نهصدی و ششصد
سوار سرفراز ساختم یعقوب پسر خاندوران هشت صدی و چهار صد سوار شد و همچنین جمعی کثیر از بندها در خورشائستگی خوش باضافه
منصب سرفراز یافتند معتمد خان بخدمت بخشگیری و واقع نویسی لشکر فیروزه اثر سر بلند گشته بعنایت توغ متناز گردید پیشکش
چشمی چند راجه کماؤن از باز و جره و دیگر جانوران شکاری بنظر گذشت جنگست سنگه ولد رانا کرن بکمک لشکر دکن رخصت یافت
اسب خاصه مع زین با و مرحمت شد راجه روپ چند بعنایت فیل و اسب سرفراز گشته بجا گیر خود رخصت یافت بتایخ دوازدهم
فرزند خانجهان رایه صاحب صوبگی ملتان سرفراز گردانیده رخصت فرمودم و با نادری و خجمر صرع و فیل خاصه با یراق و یک
ماده فیل و اسب خاصه خدنگ نام و دو دست باز عنایت شد سید هنر به خان و چهار صد سوار منصب داشت پانصدی
و دو لیست سوار افزوده همراه خانجهان رخصت فرمودم محمد شفیع بخدمت بخشگیری و واقع نویسی صوبه ملتان سرفراز گشت بهوال که
از بندها قدیم بود با شرافت توپ خانه و خطاب رائے امتیاز یافت در سیزدهم کنار دریای گو بند و ال معسکر اقبال گشت
چهار روز درین منزل مقام شد فیل خاصه بے سنگه نام با ماده بهما بت خان عنایت شده مصحوب صفیا ملازم او فرستادم و با برای
صوبه بنگال خلعها مصحوب عیسے بیگ فرستاده شد و در هفتادم جشن وزن قمری آراستگی یافت چون معتمد خان بخدمت بخشگیری
لشکر دکن دستوری یافت خدمت عرض مکر راجه قاسم فرمودم میر شرف بخشگیری احدیان و فاضل بیگ بخشگیری صوبه پنجاب
سرفراز گشتند چون بهادر خان حاکم قندهار از بیماری در چشم خود عرض داشت کرده التماس آستان بوسه کرده بود و در نیولا
حکومت و حراست قندهار لعبد العزیز خان مفوض داشته به بهادر خان فرمان صادر شد که چون مشارالیه برسد قلعه را با و سپرده
خود روانه درگاه شود بیست و یکم ماه مذکور نور سراج محل ورود سعادت گشت درین سرزمین و کلاے نور جهان بیگم سرای عالی و باغی
بادشاهانه اساس نهاده بودند در نیولا با تمام رسید بتا برین بیگم التماس ضیافت نموده مجلس عالی ترتیب داده و در تکلفات افزوده
از انواع اقسام نفایس و نوادر بهرم پیشکش گذرانید بحبت و لجنی آنچه پسند افتاد گرفته شد و در درین منزل مقام شد و مقرر گردید

که مقصدیان صوبه پنجاب و ولایت روپیه دیگر سواست شصت هزار روپیه که سابق حکم شده بود بحجت آنوقت قلعہ قندھار روانہ سازند
میر توام الدین دیوان صوبہ پنجاب رخصت لاہور شد خلعت یافت و قاسم خان را بحجت تنبیه و تاویب سرکشان حوالے
کاکڑا و ضبط آنخیز و رخصت فرمودم نادری خاصہ واسپ و خجہ و فیل مرحمت نمودم منصب اوزار اصل و اضافہ دو ہزاری ذات و ہزار
و پانصد سوار مقرر گشت راجہ سنگرام را بالتماس مشارالیه رخصت آنخیز و فرمودہ سرو پا واسپ و فیل عنایت شد در نیولا با فرخان از
ملتان آمدہ سعادت آستان بوس دریافت غره بہمن ماہ الہی روز مبارک شنبہ ظاہر بلبلہ سہرند منزل اقبال گشت یک روز
مقام کردہ بسیر باغ خوش وقت شدم روز یک شنبہ چارم خواجہ ابوالحسن بخدمت فتح دکن رخصت یافت خلعت بالنادری
و شال خاصہ و صبحدم نام فیل و توغ و تقارہ بمشارالیه عنایت نمودہ بمحمد خان خلعت واسپ خاصہ صبح صادق نام مرحمت
فرمودہ رخصت کردیم ہفتم ماہ مذکور کنارہ آب سستی نواحی قصبہ مصطفیٰ بادنزل دولت گردید روز دیگر باکبر پور نزل فرمودم
از انجا در آب چون کشتی نشسته متوجہ بمقصد گشتم درین روز عزت خان چاچے با فوجدار آنخیز و دولت آستان بوس دریافت
محمد شفیع را بملتان رخصت فرمودہ اسد و ہزار شایہی عنایت فرمودم و چیرہ خاصہ محبوب او بفرزند خانجہان فرستادہ
شد از پنجاب پنج کوچ حوالے پرگنہ کرانہ در سرب خان است محل نزول بارگاہ دولت گشت و کلاہ او نود و یک قطعہ باقوت
و الماس چہار قطعہ برسم پیشکش و ہزار گوئل بصیغہ پا انداز باعرض داشت او گذرانیدند و صد نفر شتر برسم تصدق معروض داشتند حکم
فرمودم کہ بہ مستحقان تقسیم فرمائید از پنجاب پنج کوچ دارالملک دہلی مورد رایات اقبال گشت اعتماد راے را نزد فرزند اقبال سند
شاہ پرویز فرستادہ فرجے خاصہ بحجت آنخیز و سال داشت و مقرر شد کہ در عرض یکماہ برگشتہ خود را بملانمت رساند و روز در
سیلم گڈھ مقام فرمودہ روز مبارک شنبہ بست و سیوم بغرم شکار پرگنہ پالم از میانہ معمورہ دہلی گذشتہ برکنار حوض شمس محل نزول
دولت گشت در اثنای راہ چہار ہزار چرن بدست خود شکار کردم بست و دوزنجیر فیل از نزد مادہ پیشکش الہ یار ولد اتخار خان
از بنگالہ رسیدہ بود بنظر درآمد ذوالقرنین بفرجہاری ساہنہر دستوری یافت او پسر اسکندر ارمنی است پدرش در خدمت
عرش آشیانی سعادت پذیر بود آنحضرت صبیہ عبدالحی ارمنی را کہ در شبستان اقبال خدمت مے نمود باو نسبت فرمودند از و
دو پسر بوجود آمدہ یکے ذوالقرنین کہ بقدر نشان آگاہی و خدمت طلبی داشت و در عہد دولت سن دیوانیان عظام خدمت
خالصہ نمکسار را بہمدہ او مقرر نمودند و آنخدمت را لغزک سرو سامان می کرد در نیولا بفرجہاری آن حد و دوسر فرزند گشت بہ غمہ
ہندی سرے دارد سلیقہ اش درین فن درست رفتہ و تصنیفات او مکرر بعض رسیدہ و پسند افتاد لعل بیگ بخدمت

داروغه دفترا از تغییر نورالدین قلی ممتاز گشت چار روز بنواحی پالم بشکار خوش وقت گشته به سلیم گرده مراجعت نمودم در بست و نهم
نوزده ربیع الثانی دو نفر خواجه سرادیک نفر غلام و چهل و یک قطعه خروش جنگی و دوازده راس گاو و هفت شاخ گاو میش بشکیش
ابراهیم خان فتح جنگ بنظر گذشت روز مبارک شنبه سی ام مطابق بخت و پنجم ربیع الاول مجلس وزن قمری منعقد
گشت که خان رانر و خانانان فرستاده بعضی پیغام بتقریر او حواله فرموده بودم درین و ملا عرض داشت او رسیده ملازمست
نمود میر میرزا که بفرجی صوبه میوات فرستاده بودم درین تاریخ آمده ملازمست کرد از تغییر سید بهبه بکومت دارالملک و بی
سرفراز گشت درین تاریخ آقا بیگ و محب علی فرستاده های ایران آستان بوس دریافتند و مکتوب
محبت سلوب آن برادر عالی قدر گذرانیدند و کلی التفت فرستاده بودند بنظر درآمد جوهریان پنجاه هزار روپیه قیمت کردند علی بوزن
دوازده طانک از جواهر خانه میرزا انغ بیگ خلعت میرزا شاهرخ بمرور روزگار و گردش ادوار بسلسله صفویه منتقل
شده بود و در آن لعل بخت نشین ثبت شده انغ بیگ بن میرزا شاهرخ بهادر بن میر تیمور گورکان و برادر مر شاه عباس
فرمودند که در گوشه دیگر بخت نشین تعلیق -

بند شاه ولایت عباس

کنند و این لعل را بر جینه نشاند به طریق یاد بود و بمن فرستاده بودند چون نام اجداد من در آن ثبت بود و تیمنا و تبرکات
بر خود مبارک گرفته بسعدای داروغه زرگر خانه فرموده که در گوشه دیگر جهانگیر شاه بن اکبر شاه و تاریخ حال رقم گرد و بعد از
روزی چند که خبر فتح دکن رسید آن لعل را بخرم عنایت نمودم و فرستادم روز شنبه غره اسفند از نواز سلیم گرده کوچ شد
نخست بر دهنه منوره حضرت جنت آشتیانی انار الله بر بانه رسیده آداب نیاز مندی بتقدیم رسانیده دو هزار چسرن
بر او پیشینان آن روضه مقدسه لطف فرمودم و دو منزل بر کنار آب چون در سواد شهر اتفاق افتاد سید هزار خان که بکمال خاندان
مقرر گشته بود بجلعت واسپ و شمیر و خنجر و عنایت علم سرفرازی یافته زهنت شد سید عالم و سید عبدالهادی برادران او نیز با اسپ
و خلعت سرفراز گشتند میر که بخاری بهادر و اوالنهر زهنت شده هزار روپیه با و حواله فرمودم که پنج هزار روپیه بخواجه صالح
ده بندی که اباعن جد از دعاگویان این دولت ابد پیوند است رسانیده پنج هزار روپیه دیگر بمنصوبان و مجاوران روضه
مقدسه حضرت صاحب قرانی انار الله بر بانه تقسیم نماید چهره خاصه مصحوب او بهما بت خان عنایت نموده فرستادم و فرمودم
که در بهر سایندن دندان مایه ابلق نهایت سعی و اهتمام بتقدیم رسانند و از بهر جا که بهر جا که میسر شود بدست آورد از کنار شهر و بی

در شش شش کویچ فغانی بندر ابن مورد و دوی گیهان پوسه گردید بمیر میران فیصل عنایت فرموده رخصت دهی
 نمودم زبردست خان بخدست میر توذکی از تغیر فدایت خان ممتاز گشت پرم نرم خاصه با و لطف نمودم روز دیگر حوالی گول
 محل نزول رایات عالیات گردید درین منزل لشکر خان حاکم دارالخلافه آگره و میر عبدالوهاب دیوان و راجه تمل و خضر خان
 فاروقی حاکم اسیر و برهان پور و احمد خان برادر او و قاضی و مفتی و دیگر اعیان شهر سعادت ملازمت دریافتند و بتاریخ یازدهم
 ماه مذکور در باغ نور افشان که آن روزی آب چون واقع است بیمار که نزول فرمودم چون ساعت درآمدن شهر چهاردهم
 ماهم مذکور شده بود سه روز درین منزل مقام نموده در ساعت مسعود و مختار متوجه قلعه شده به فرخه و فیروزه بدولت خانه
 درآمد این سفر مبارک اثر از دار السلطنت لاهور تا دارالخلافه آگره در مدت دو ماه و روز یکچهل و نه کوچ و بستان و یک مقام
 بانجام رسید پنج روزی در کوچ و مقام در خشک و تری بے شمار گذشت یک صد و چهارده راس آهونچاه و یک قطعه
 مرغابی چهار قطعه کاردانک ده دراج و ویست قطعه بود درین راه شکار شد چون لشکر خان خدمت آگره را حسب المهر صنی
 سامان نموده بود و هزاری ذات و پانصد و سیب او و فرزاده از اصل و اضافه بچهار هزار و دو هزار و پانصد سوار سرفراز
 ساخته بخدست ملک لشکر و کن تعیین فرمودید اسی داروغه زرگر خانه بخطاب بے بدل خانی سرفراز گشت چهار راس
 اسپ و پاره از نقره آلات و اتمشه که دارا اسی ایران مصحوب آقا بیگ و محمد محب علی فرستاده بود و در نیولا از نظر اشرف
 گذشت جشن روز مبارک شنبه بستم در باغ نور منزل منعقد گشت یک لک روپیه بفرزند شهریار انعام شد مظفر خان
 بموجب حکم از هجده رسیده سعادت ملازمت دریافت یکصد و صد روپیه نذر گذرانید لشکر خان یک قطعه بعل پیشکش آورد
 چهار هزار روپیه قیمت شد اسپ خاصه مصاحب نام بعد از خان عنایت نمودم عبدالسلام ولد معظم خان از اودیه آسوده
 دولت ملازمت دریافت یک صد و صد روپیه نذر او نظر گذشت منصب دوست بیگ ولد تو لک خان از اصل و اضافه
 نصدی ذات و چهار صد سوار مقرر شد جشن روز مبارک شنبه بستم و بستم در باغ نور افشان ترتیب یافت خلعت خاصه
 بمیرزا رستم و اسپ به پسر او و کنی نام و اسپ خاصه و یک زنجیر فیصل بلشکر خان مرحمت شد و در جمعه بستم و هشتم بغزیت
 شکار بطرف موضع سمونگر توجه نموده شب مراجعت نمودم هفت راس اسپ عراقی با براق پیشکش آقا بیگ و محب علی
 بنظر درآمد یک صد و صد روپیه جانی بوزن صد توله برنیل بیگ ایچی عنایت کردم قلم دان مرصع بصادق خان میخشی لطف
 نمودم یک موضع از دارالخلافه آگره و وجه انعام خضر خان فاروقی مرحمت فرمودم درین سال هشتاد و پنج هزار بگیه زمین

دو سه هزار و سی صد و بیست و پنج خردار و چهار دینه و دو قلیه و یک قطعه باغ و دو هزار و سی صد و بیست و هفت عدد
روپیه و یک هزار و ششش هزار و دو بیست و رب و هفت هزار و هشت صد و هشتاد و چهل و یک هزار و پانصد و دو و ده تول
طلا و نقره و ده هزار و ام از خزانه و زن تصدق در حضور اشرف بقرا و از باب استحقاق عنایت شده و هشت زنجیر فیل
که دو لک و چهل و یک هزار روپیه قیمت آنها شده اند و جبهه پیشکش داخل فیل خانه خاصه شریف گشته پنجاه و یک زنجیر فیل
با مرآت عظام و بنده های درگاه بخشیدم -

جشن شانزدهمین نوروز از جلوس هما یون *

روز دوشنبه بیست و هفتم ربیع الآخر سنه هزار و سی و هجری نیز اعظم عظیم بخش عالم دولت سرای حمل را بنور
جهان افروز خوش منور ساخته عالم و عالمیان را شاد کام و بهره در گردانید سال شانزدهمین جلوس این نیازمند درگاه الهی بفرخی
و فیروزگی آغاز شد و در ساعت مسعود و زمان محمود و در آنجا آنکه اگر بر تخت نشستند فرمودم درین روز بخت انصاف
فرزند سعادت مند شهریار منصب هشت هزار و چهار هزار سوار فرق عزت برافراختند و بر بزرگوارم نیز مرتبه اول بهین منصب
به برادران من لطف فرموده بودند امید که در سائیه تربیت در رضا جوئی من به منتها عمر و دولت برسد و درین تاریخ باقر خان
جمعیت خود را آراسته تیز و زک از نظر گذرانید هزار سوار و دو هزار پیاده بخشیان عظام بقلم در آورده معروض داشتند بمنصب
دو هزار و سی صد و بیست و پنج خردار و چهار دینه و دو قلیه و یک قطعه باغ و دو هزار و سی صد و بیست و هفت عدد
نور افشان رفته شد و شب در آنجا استراحت کردم چون باغ مذکور بسیر کردیم و نور جهان بیگم متعلق است روز مبارک شنبه چهارم
جشن بادشاهانه آراسته پیشکش عالی کشید از جواهر و مرصع آلات و اقسام آلات و امتعه نفیس آنچه پسند افتاد انتخاب کردم و هزار
یک لک روپیه قیمت آنها شد درین ایام هر روز بعد از دوپیر کشتی نشسته بعبیت شکار می نمودم که از شهر تا آنجا چهار کمره
مسافت داشت رفته شب بدو تخته می ایتم راجه ساز گدیور از فرزند اقبال مندر شاه پرویز فرستاده خلعت خاصه بکمر مرصع مشتمل بر یک قطعه یاقوت
که دو چند قطعه یاقوت مرصع نفیس ارسال داشتیم چون صوبه بهار از تغیر مقر بخان بآن فرزند محترم شده سزاوارتی نموده از صوبه الی آباس به بهار راهی سازد
میرزا پرورش مظفر خان از حطه آمده ملازمت نمود میر عزت الله چون بسیار سیر و سخن شده از عهده سامان لشکر و جاگیری تواند برآمد و از آن

تکلیف خدمت و تردد معات داشته حکم فرمودم که هر که بپایه چهار هزار روپیه نقد از خزانه عامه می گرفته باشد و در آگره و لاهور
 بهر جامه مضی او بوده باشد اقامت گزیده آسوده و مرضه الحال بسر برده بدعا می از دیاد عمر و دولت اشتغال نماید و در نیم
 فروردین ماه پیشکش اعتبار خان بنظر در آمد از قسم جواهر و اقمشه و غیره موازی هفتاد هزار روپیه بمرض قبول افتاد تتمه را با و
 بخشیدم محب علی و آقا بیگ فرستاد های دارای ایران بیست و چهار راس اسب و دو استروسه قطارشتر و هفت
 قلاده سگ تاز و بیست و هفت طاق زر بخت و یک شامه عنبر اشوب و دو زوج قالی و دو نمد تکیه برسم پیشکش گذرانیدند
 و در راس ماه دیان معمر که برادر هم محبوب آنها فرستاده بود نیز بنظر در آورند روز مبارک شبته التماس نصف خان با ایل محل
 به منزل او رفته شد جشن عالی ترتیب داده بسیار از نفایس جواهر و اقمشه و غرایب تحف بنظر در آورد و موازی یک
 لک و سی هزار روپیه از هر قسم برگزیده تتمه را با و بخشیدم و دو وزیر فیل از نواده مکرم خان حاکم او دیسه برسم پیشکش
 فرستاده بود پایه قبول یافت و در نیولا گونی بنظر در آمد بغایت غریب و عجیب لعینیه مانند برسیاه و زر و است این سیاه
 و سفید از سر بینی تا انتهای دم و از آن تا سر سم خط های سیاه مناسب جا و مقام کلان و خود بقبرینه افتاده و بر گرد چشم خطی
 سیاه و رغایت لطافت کشیده گونی التماس سر یلکم بدایع نگار کار نامه در صحیفه روزگار گذاشته از بسکه محب بود بعضی را گمان
 بود که شاید رنگ کرده باشند بعد از تحقیقات به یقین پیوست که از خداوند جهان آفرین است چون تا در بود داخل سوغات
 های برادر شاه عباس نموده شد بهادر خان اوزبک از اسپان نچاق و اقمشه عراق برسم پیشکش فرستاده بود بنظر در آمد خلص
 زمستانی بهجت ابراهیم خان فتح جنگ و امرای بنگالار محبوب موسی شیرازی فرستاده شد در پانزدهم پیشکش صادق حسان
 گذشت از هر قسم موازی پانزده هزار روپیه گرفته تتمه با و بخشیدم فاضل خان نیرورین روز پیشکش فراخور حالت خویش گذرانید
 قبله گرفته شد روز مبارک شبته که این جشن شرف آراستگی یافت و دوپیر و یک گطری از روز گذشته بر تخت مراد جلوس نمودم
 حسب التماس مدار الملکه اعتماد الدوله جشن شرف در منزل او مستعد گشت پیشکش نمایان از نواد در نفایس هر دیار ترتیب
 داده در تکلفات افزوده بود همه جهت موازی یک لک و سی و هشت هزار روپیه برداشته شد درین روز یک عدد مهر
 بوزن دو لیست توله برنیل بیگ ایچی عنایت نمودم و در نیولا ابراهیم خان خواجه سراسی چند از بنگاله برسم پیشکش فرستاده بود سیکه
 از آنها خفته ظاهر شدیم الت مروری و هم محل مخصوص زنان دارد اما خصیصه ظاهر نیست از جمله پیشکش مشارالیه دو منزل کشتی است
 ساخت بنگاله نهایت لطیف اندام موازی ده هزار روپیه صرف زینت آنها نموده بود بے تکلف بادشاهانه

کشتی باست شیخ قاسم را صاحب صوبه آله اباس ساخته بخطاب محتشم خان و منصب پنج هزاره امتیاز بخشیدم و حکم کردم که دیوانیان جاگیر اضافه او را از محال غیر عملی تنخواه نمایند و راجه شیام سنگه زیندار سرے نگر بعنایت اسپ و فیل سرفرازی یافت و رینه لایعرض رسید که یوسف خان و ولد حسین خان در لشکر ظفر اثر دکن بمرگ مفاجات و ولایت حیات سپرد چنین شنیده شد که درین مدت که در جاگیر بود چنان فریه شده بود که باندک حرکتی و ترددی نفسش کو تا پس می کرد و روزی که خرم را ملازمست بینمود و در وقت نفسش می سوز و چنانچه در وقتیکه که سرو پا داده بود و در پوشیدن تسلیم کردن عاجز شده بود و در تمام اعضایش رعشه افتاده بعد محنت و جان کندن تسلیم کرده خود را بیرون انداخت و در پناه سرا پرده افتاده از هوش رفته بکراش بر پاکی انداخته بخانه رسانیدند و مجبور رسیدن پیک اجل در رسید و فرمان یافت و این خاک توده گران بار را بخاکدان فانی گذشت در غره اردوی بهشت ماه برنیل بیگ ایلمی خیر خاصه عنایت نمودم بتاریخ چهارم ماه مذکور جشن کار خیر فرزند شهریار نشاط انفراس خاطر گردید مجلس خانبدی در دولت خانه مرم الزامی آراستگی یافت جشن یکم در منزل اعتماد الدوله منعقد گشت و من خود با اهل محل بدخا رفته بزم نشاط آراستم بعد از گذشتن هفت گھڑی از شب جمعه که نکل شد امید که برین دولت روز افزون فرخنده و میمون باد و روز سه شنبه نوزدهم در باغ نور افشان بفرزند شهریار پسر مرصع بادستار و وکر بند و وراسل اسپ یکے عراقی بازین طلا و دیگرے ترکی بازین نفتاشی عنایت شد و درین ایام شاه شجاع آبله بر آورده و بجدی شدت کرده که آب از گلویش فرو نرفته و امید از حیاتش منقطع گشت چون در زایچه طالع پدرش ثبت افتاده بود که درین سال پسر او فوت شود همه بنحمان اتفاق داشتند برینکه او نخواهد ماند و جو تکرارے بخلاف منے گفت که غبار آسیب بر او من حیاتش نخواهد نشست پرسیدم که بچه دلیل گفت که در زایچه طالع حضرت نوشته شده که درین سال از هیچ ر بگذر کفتم و گران بنحاط مبارک راه نیابد و توجه خاطر اثر بسیار است درین صورت منے باید که آسیب با و نرسد و فرزند منے دیگر از وفات شود و قضا را چنانچه گفته بود بظهور آمد و این از چنان ملکه جان بود و پسرے که از صبیبه شهنواز خان داشت در برهان پور فوت شد غیر ازین بسیارے از احکام او مطابق افتاده که خالے از عزابت نیست و درین واقعات بتقریبات ثبت شده - بنا برین فرمودم که او را بزرگشیدنش هزار و پانصد روپیہ برآمد بانعام او مقرر گشت محمد حسین جابری بخدست بخشگیری و واقع نویسی صوبه اودیسہ سرفرازے یافت منصب لایچین منجم قاتشال با تماس مهابت خان از اصل و اضافه هزاره ذات و پانصد سوار مقرر شد محمد حسین برادر خواجہ از کانگره آمد ملازمست نمود بهادر خان اوزبک فیل عنایت نموده مصحوب وکیل او فرستادم

هر فرد و خوشنک بنایر غفران پناه مرزا محمد حکیم بنا بر حرم و احتیاط که از لوازم پاس سلطنت و جهانداری است در قلعه گوالیار محبوس
بودند و در نیولا هر دو را بحضور طلبیده شده حکم فرمود که در راه اختلافه اگر همة بود و باشند روزی که با خراجا رسد ضروری کفایت کنند
مقرر گشت درین ایام رو در بخت اچار ج نام برهنی که از دانشوران این گروه است در بنارس با فاد و استفاده اشتغال
داشت دولت ملازمت دریافت الحق مطالب عقلی و نقلی را خوب وزیریده و در فن خود تمام است از غایب سوار کج
در نیولا بطور پیوست آنکه در سه ام فرد و در سه ماه سنه حال در یک از موضع پرگنه جالنده بنکام صبح از باب مشرق
غوغای عظیم مهیب برخاست چنانچه نزدیک بود که ساکنان آن از هول آن صدای وحشت افزا قیال بانهای کنند و رشتنای
این شور و شغب روشن از بالا بر زمین افتاده و مردم را مظنه آن شد که مگر از آسمان آتش میبارد و بعد از لحظه که آن شورش
تسکین یافت و دلهای آشفته از سر اسبیکه و دل باز آمد قاصد تیز رو نزد محمد سعید عامل پرگنه مذکور فرستاده این سانحه
اعلام نمودند و در لحظه سوار شده خود را بمقصد رسانیدند و بر سر آن قطعه زمین رفته بنظر در سه آثار مقدار ده دوازده گز زمین
در عرض و طول بنوعی سوخته بود که اثر
هر چند بیشتر می کنند و در حرارت و پیش بیشتر ظاهر می گشت تا بجای رسید که پارچه آهن تفته نمودار شد بمرتب گرم بود که گویا از
کوره آتش بر آورده اند بعد از زمانه سرد شد و آن را بر گرفته بمنزل خود آورده و در خراطه نهاده و بر کوره بدرگاه فرستاد و فرمودم
که در حضور وزن کنند یک صد و شصت توله برآمد با ستاد و او حکم کردم که شمشیر و خنجر و کار و سه ترتیب داده بنظر در
آور عرض کرد که وزیر تپک نمی آید و از هم میریزد و فرمودم که درین صورت با آهن دیگر مخرج ساخته بخل آور و چنانچه
فرموده بودم سه حصه آهن برق و یک حصه دیگر آینه و دو قبضه شمشیر و یک قبضه کار و یک قبضه خنجر ساخته بخل آور و از آمیزش
آهن دیگر جوهر بر آورده بود بدستور شمشیر میانی و جنوبی صیل ختم می شد و اثر ختم می ماند فرمودم که در حضور آرمو و ندبایت خوب
برید برابر شمشیر های صیل اول یک را شمشیر قاطع دیگر را برق سرشت نام کردم بے بدل خان رباعی که افاده
این مضمون نماید گفته معروض داشت -

از شاه جهانگیر جهان یافت نظام	افتاده بعد از برق آهن خام
زان آهن شد بحکم عالمگیر شمشیر	یک خنجر و کار و باد و شمشیر تمام
و شعله برق باد شاهی تارنج یافته در نیولا راجه سارنگد یو که نزد فرزند اقبال مندر شاه پرویز رفته بود آمده ملازمت نمود	

عرض داشت کرده بود کہ این مرید حسب الحکم از آلہ اباس متوجہ صوبہ بہار گردید امید کہ از عمر خود بر خوردار باشد قاسم خان بغایت
نقارہ سر بلند ی یافت درین تاریخ عظیم الدین نام ملازم خرم عرض داشت اورا شتمبر نوید فتح با شصت مرصع کہ بطریق نذر
فرستاده بود آورده گذرانید خلعت بخت اوار سال داشته رخصت فرمودم امیر بیگ برادر فاضل بیگ خان بدلوئی
سرکار فرزند شہر یار و محمد حسین برادر خواجہ جهان بخشگیری و معصوم بخدمت میر سامانی او مقرر گشتند سید حاجی بکبک لشکر
ظفر اثر دکن دستوری یافت واسپ با و عنایت کردم و مظفر خان بخدمت بخشگیری سر فرارے یافت + چون در نیولا
والدہ امام قلی خان دلی گوران مکتوبے شتمل بر اظہار نسبت اخلاص و مراسم آشنائی بہ نور جهان بیگم فرستاده و از تحفہ ہائے
آن دیار برسم سوغات ارسال داشته بود بنا برین خواجہ نصیر را کہ از بندہ ہائے قدیم و خدمتگاران زمان شاہ زادگی من است
از جانب نور جهان بیگم برسم رسالت و مکتوبے بانفائیس این ملک مصحور ہوا و ارسال داشته شد درین ایام کہ باغ نور فشان
محل نزول بارگاہ اقبال بود بچہ رنگ بہشت روزہ از بالا کے ہم درخت خانہ کہ بہشت گز از ارتفاع داشت جستی
زودہ خود را بر زمین گرفت و بخت و خیر و درآمد و اصلا اثر آسیب و رنج در یادہ در چارم خرداد ماہ الہی فضلخان
دیوان خرم عرض داشت اورا شتمبر نوید فتح و فیروزے آورده آستان ہوں بود سیل این اجمال آنکہ چون لشکر منصور
بحوالے او حین رسید جمعی از بندہ ہائے درگاہ کہ در قلعہ ماندہ بودند فرستادند کہ نوے از مقہوران قدم جہرات و
بیابا کے پیش نہادہ از آب زردہ گذشتند دوے چند کہ در زیر قلعہ واقع است سوختہ تباخت و تاراج آن مشغولند مدار المہامی
خواجہ ابوالحسن با پنج ہزار سوار برسم منتقلے تعیین شد کہ گرم و چپان شتافہ سزا سے آن گروہ باطل نیز بدید خواجہ شہباز زودہ
ہنگام طلوع صبح بر لب آب زردہ رسیدہ بود کہ آنہا آگہی یافتند خط پیشتر آب در زودہ خود را بساحل سلامت رسانیدہ
بودند کہ بہادران تیز جلو بہ تعاقب شتافہ قریب چار گروہ دیگر آنہا را را ندند و بسیاری را بہ شمشیر انتقام مسافر راہ عدم
گردانیدند مقہوران برگشتہ روزگار تا بہ برہان پور عتقان مساعت باز نکشیدند نوشتہ خرم خواجہ ابوالحسن رسید کہ تا آمدن بہر ان
طرف آب توقف نماید و مقارن با عسا کر اقبال بفرج منتقل پیوست و کوچ بہ کوچ تا بہرہان پور شتافت و ہنوز آن
مخدولان بے عاقبت پائے او بار بر فرار داشته بر دور شہر نشسته بودند چون مدت دو سال بندہ ہائے درگاہ بآن
مقہوران در زودہ خورد بودند با انواع اقسام رنج و تعب از بیجا گیری و عسرت غلہ کشیدہ بودند از سواری دایمی اسپان
زبون شدہ بنا بران نہ روز و سراسر انجام لشکر توقف افتاد درین نہ روز سے لک روپیہ و چہ بسیار بہ سپاہ منصور قسمت

نموده و سزاواران گماشته مردم را از شهر بر آورده اند و هنوز بهادران زرم دوست دست بکار نبوده بودند که آن سیه نختان تاب
مقادست نیاورده مانند نبات النعش از هم پاشیدند و جوانان نیز جلو از عقب در آمده بسیاری را به تیغ انتقام بر خاک هلاک
انداختند و همین دستور فرصت نداده زوه و کشته تاکمر کی که جاس اقا است نظام الملک و غیره مقهوران بود بر دند یک روز بیشتر آن بد اختر از رسیدن
افواج قاهره آگاهی یافته نظام الملک را بابل و عیال و اجمال و اقبال لقلعه دولت آباد برده بود جاس که در پیش چله و خچه داشت پشت قلعه
داده نشست و بیشتر از مردم او بر اطراف ملک پراکنده شدند سران لشکر ظفر اثر با سپاه کینه خواه سه روز در بلده کمر کی توقف نموده شهری را
که در مدت بیست سال تعمیر یافته بود بنوعی خراب ساختند که در بیست سال دیگر معلوم نیست که برواق اصلی باز آید مجلاً بعد از انهدام آن
بناها را اسباب بران قرار یافت که چون هنوز فوجی از مقهوران قلعه احمد نگر را محاصره دارند یک مرتبه تا آنجا رفته ارباب
فتنه را تنبیه بر اصل نموده از سر نو سامان آذوقه کرده کمک گذاشته بایده برگشت و باین عزیمت روانه شده تا قصبه پیشین رفتند
و عنبر مقهور مزور حیل ساز و کلاه و امراض و بیماری شروع در عجز و زاری نمود که بعد ازین سرشته بندگی و دولت خواهی از دست
ندهم و از حکم قدم بیرون گندم
تمام از گرانی غله در آمد و در این
لشکر ظفر اثر ترک محاصره نمودند و از دور قلعه برخاستند بنا برین فوجی بکمک خنجر خان فرستاده مبلغی برسم مدد خرج ارسال
داشتند و خاطر از همه جهت پرداخته دولت خواهان منظر و منصور باز مراجعت نمودند و بعد از عجز و زاری بسیار مقرر گشت که
سوائے ملکه که از در قدیم در تصرف بندها درگاه بود موازی چهار ده کرده دیگر از محال که متصل بسرحدهای بادشاهی
است و اگر اندوینجاه لک روپی برسم پیشکش بخزانة عامه رسانند افضل خان را رخصت نموده کلکه لعل که دارای
ایران فرستاده بود و تعریف آن در جاس خود نوشته شده بجهت خرم عنایت نموده فرستاد و بمشار الیه خلعت و فیسل و
دوات و قلم مرصع مرحمت شد خنجر خان که در محارست قلعه احمد نگر مصدرخدمات پسندیده و ترددات شایسته شده بود
بمنصب چهار هزار و سیصد و بیست و یک نفر یافت مکرم خان حسب الحکم از صوبه اودیه آمد و بایرادران بدولت
ملازمت مستعد گشت عقد مرواریدی برسم پیشکش گذرانید منظر الملک ولد بهادر الملک بخطاب نصرت خانی سرفراز
گردید باودی رام و کنی علم عنایت شد و عزیز الله ولد یوسف خان بمنصب هزار و سیصد و بیست و یک نفر
مبارک شنبه بیست و یکم مقرب خان از صوبه بهار رسیده دولت ملازمت دریافت درینو لا آقا علی و محب علی بیگ حاجی بیگ

و فاضل بیگ فرستادہاے داراے ایران را کہ بدفعات آمدہ بود نزد حضرت فرمودم بآقا بیگ سرو پا و خنجر و جیفہ مرصع و چیل
ہزار روپیہ نقد انعام شد و محب علی بیگ بخلوت و سے ہزار روپیہ سرفراز گشت و بہین دستور بدیگران نیز در غور شایستگی
خود انعام ہا شد و یاد بودے مناسب وقت بجهت برادر والا قدر مصحوب نام برودھا فرستادہ شد درین تاریخ مکرم حسان
بصاحب صوبگی دارالخلافہ دہلی و خدمت فوجدار می میوات سرفراز شد شجاعت خان عرب بمنصب سہ ہزاری ذات
و دو ہزار و پانصد سوار اصل و اضافہ عزتخار یافت شہزہ خان بمنصب دو ہزاری و ہزار سوار و گردہر ولد رای سال
چو اہم ہزار و دو صدی و ہصد سوار ممتاز گشتند در بیست و نہم قاسم بیگ نام فرستادہ داراے ایران آمدہ ملازمست
نمود و مکتوب آن برادر عالی قدر مستطیع مراتب بجهت و یک جہت گذرانیدہ انچہ برسم سوغات فرستادہ بود و بنظر در آورده
غہ تیرماہ آگہی فیل خاصہ گجرتن نام بجهت فرزند خان جہان فرستادم نظر بیگ ملازم حرم عرض داشت او آورده
گذرانیدہ التماس اسپ بخشی نمودہ بود بر اجہ کشن واس مشرف فرمودم کہ ہزار اس اسب از طوایل سرکار
در پانزدہ روز سامان نمودہ ہمراہ روانہ ساز و واسپ روپ رتن نام کہ داراے ایران عنایم لشکر روم ارسال داشتہ
بود بخرم عنایت نمودہ فرستادم درین روز غیاث الدین نام ملازم ارادت خان رضا ت اورا مستطیع نوید فتح آورده بود
گذرانیدہ در ادراک گذشتہ از شورش و فتنہ انگیزی زمینداران کشتوار و فرستادن جلال پسر دلاور خان بگاشتہ کلک بیان
گشتہ بود چون این ہم از و سر و سامان پسندیدہ نیافت بارادت خان حکم شدہ بود کہ خود بآن خدمت شایستہ شتافت
مفسدان بد سر انجام را تنبیہ و تاویب بر آمل دہد و بنوعی ضبط آن کوہستان نماید کہ غبار تفرقہ و آشوب بر حواشی آن
ملک نہ نشیند موی الیہ بموجب فرمودہ شتافتہ خدمت شایستہ ظاہر ساخت و اہل فتنہ و فساد بصحرای آوارگی سر نہادہ
نیم جانی بدر رفتند و مجدداً آشوب از ان ملک برکنده شد و بمردم کاری استحکام دادہ و ضبط تہا نجات نمودہ
بکشیر مراجعت کرد بجلد دی این خدمت پانصد سوار بمنصب ارادت خان افزودم چون خواجہ ابوالحسن بر ہم و کن مصدر
تردوات شایستہ و خدمات پسندیدہ شدہ بود ہزار سوار بمنصب مشارالیہ اضافہ فرمودم بہ احمد بیگ برادر زادہ ابراہیم خان
فتح جنگ بصاحب صوبگی او ڈیو سہ سرفراز گشتہ بخطاب خانی و علم و تقارہ بلند مرتبہ شد و منصب او از اصل و اصنافہ دو
ہزار سے و پانصد سوار حکم فرمودم چون مکرر از فضایل و کمالات قاضی نصیر بریانپوری استماع افتادہ بود خاطر حقیقت جوے
را بصحت مشارالیہ رغبت افزود و درینو لحساب الطاب بدرگاہ آمد عزت دانش او را پاس داشتہ باکرام و احترام در یافتیم

تاسی در علوم عقلی و نقلی از یکتایان عصر است و کم کتابی باشد که بمطالعه او ترسید لیکن ظاہرش را بیاطن آشنائی کمتر
است و از صحبت او مخطوطاتی توان شد چون پدر ویشے در ادبیہ گزینی بنیایت راغب و مائل یا فتم پیردی خاطر او نمودہ تکلیف
ملازمت نکردم و پنج ہزار روپیہ عنایت فرمودہ رخصت دادم کہ بوطن خود شافقہ آسودہ خاطر روزگار بسر برد و در غرہ امرداد
ماہ آئی باقرخان بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار و دوست سوار سر فراز گشت و از امرا و بندہ ہاے بادشاہی کہ در فتح کن
تر و دات شایستہ بتقدیم رسانیدہ بودند سے دو نفر باضافہ ہاے لایق عز اختصاص یافتند عبدالعزیز خان نقشبندی کہ
بحکومت قندھار تعین شدہ حسب التماس فرزند خانجہان بمنصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار سر فراز شد و در غرہ
شہر یو شمشر مرصع برنیل بیگ ایلچی عنایت نمودم و یک دہیہ از اعمال دارالخلافہ کہ مبلغ شانزدہ ہزار روپیہ جمع داشت
تیر باد لطف شدہ درینو لا حکیم رکنا را بجهت شورش مزاج و بد خوئی و عدم وقوف لایق خدمت ندانستہ رخصت فرمودم کہ ہر جا
خواہد بود چون بعرض رسید کہ ہوشنگ برادر زادہ خان الملوک ناحق کردہ و بحضور طلب داشتہ باز پرس کردم و بعد از ثبوت
حکم بقصاص او شدہ شاکر درین کورہ خاطر شاہزادہ نکرده تا با مرا و سایر بندہ ہا چه رسد امید کہ توفیق رفیق باد
غرہ شہر یو را ماہ حسب التماس آصف خان اورفتہ و در حمایہ کہ بتازگی ساختہ بود غسل کردہ شدہ بے تکلف بسیار
نفیس و مکلف حمایہ است بعد از فراغ غسل پیشکش لایق بنظر در آورد و آنچه پسند افتاد برگزیدہ تتمہ با و بخشیدم و ظیفہ خضر خان
خانہ سی از اصل و اضافہ ہزار روپیہ مقرر شدہ درین ایام بعرض رسید کہ کلیان نام آہنگری بر زنی ہم از صنف خود عاشق ناز
است و پیوستہ سردر پی او دارد و اظهار شیفگی می نماید آن ضعیفہ با وجودیکہ بیوہ است اصلاً با آشنائی او تن نمی دہد و محبت
این بیچارہ دل دادہ و در باطنش سرایت نمی کند ہر دو را بحضور طلب داشتہ باز پرس نمودم و ہر چند آنفورت را بہ پیوند او
ترغیب و تکلیف دادہ شد اختیار نکرد درین وقت آہنگر مذکور گفت کہ اگر یقین دانم کہ او را بمن عنایت فرمایند خود را از
بالاے شاہ برج قلعہ اندازم من از روے مطایبہ گفتم کہ شاہ برج موقوف اگر دعوی محبت تو از صدق فروغ
دارد خود را از بام این خانہ اندازی من او را حکمی تبوی و ہم ہنوز سخن تمام نشدہ بود کہ برق آسا دیدہ خود را بزرگداشت
بجہر افتادن از چشم و دھانش خون جاری شد من از ان ہزل و مطایبہ ندامت بسیار کشیدم و آذر درہ خاطر گردیدم
با صفت خان فرمودم کہ او را بخانہ بردہ تیمار داری نہاید چون پیمانہ حیاتش بسر نیز شدہ بود بہمان آسیب
در گذشت ۔

عاشق که جان نثار بران آستانه ساخت | از شوق جان سپرد و اجل را بهانه ساخت

حسب التماس مهابت خان منصب لایچین قاقشال از اصل و اضافه هزاره نوات و پانصد سوار مقرر شد و در سوانج گذشت
ایمانی بران رفته که روز جشن دسره در کشمیر اثر گرفتگی نفس و کوتاهی دم در خود احساس نمود مجلّا از کثرت باریدگی و طوبت
هوا و مجرای نفس بجانب چپ نزدیک بدل گرانی و گرفتگی ظاهر شد رفته رفته بامتداد داشتند و انجا امید از اطباء
که در ملازمست بودند نخست حکیم روح الله متصدی علاج گشت و یک چندی بدوا با گرم ملایم تدبیرات بکار برد
لظا هر اندک تحفیفی شد چون از آن گریه برآمده باز شدت ظاهر ساخت درین مرتبه روزی چند بشیر نزد باز بشیر شتر
پرداخت از هیچ کدام فائده حاصل نیافتم مقارن این حال حکیم رکن که از سفر کشمیر معاف داشته در آگره گذاشته بودم خدمت
پیوست و از روی دلیری و اظهار قدرت مرکب معالجه شد و مدار بر او به گرم و خشک نهاد از تدبیرات او نیز فائده
مربت نگشت بلکه سبب افزونی حرارت و خشکی و مزاج شد بنابرین سیف گشتم و مرض رو با شداد نهاد و محنت
بامتداد انجا میدورین قسم دقت و چنین حالتی که دل سنگ بر من میسر شد پس حکیم مرزا محمد که از اطباء عمده
عراق بود در عهد دولت پدر بزرگوارم از ولایت آمده بود بعد از آنکه تخریب بود این نیازمند آراستگی یافت چون
بجوهر استعداد و تصرف طبیعت از همکنان امتیاز داشت در مقام تربیت او شده بخطاب مسیح الزمانی امتیاز بخشیدم
و پائیه اعتبار از دیگر اطباء که در ملازمست بودند برافزودم بگمان آنکه شاید وقت از اوقات مصدر خد متنی تواند شد آن
حق ناشناس با وجود چندین حقوق و منت در رعایت مرابین روز و دیده و چنین حال پسندیده اصلا بدوا و علاج خود را آشنا
نمی ساخت با آنکه از جمیع اطباء که در ملازمست حاضر بودند بقدر امتیازی داشت متصدی علاج نمی شد هر چند عنایت و
التفات ظاهرا ساخته به دارا و مواسات تکلیف می نمودم بیشتر صلب شده در جواب می گفت که برداش و حذاقت خود
این قدر اعتماد ندارم که متصدی علاج توانم گشت و همچنین حکیم ابوالقاسم پسر حکیم الملک با وجود نسبت خانه زادگی و حقوق
تربیت متوهم و متوحش خود را ظاهری ساخت که از رویت خاطر مستنفر و متناذی می شد تا بهعالجیه رسد ناگزیر دست
از همه باز داشته از تدبیرات ظاهری دل برکنده خود را بحکیم علی الاطلاق سپردم چون در نشاء پیا له تحفیفی می شد روزهم
بجلاف ضابطه و معتاد از تکاب می نمودم رفته رفته با فراط کشید و مقارن گرم شدن هوا ضرر آن محسوس گشت ضعف
و محنت رو بفرزونی نهاد و نور جهان بیگم که تدبیر و تجربه ادا زین اطباء بیشتر است خصوص که از روی مهربانی و دلسوزی باشد در

مقام کم کردن پیاله و تدبیراتی که مناسب وقت و ملایم حال باشد شد اگر چه پیش ازین هم علاجی که اطبا میکردند بصلاح و
صواب بدیدار بود لیکن درین وقت مدار بر مهربانی او نهادم و شراب را بتدریج کم کرد و از چیزهای نامناسب و غذاها
ناموافق محافظت نمود امید که حکیم حقیقی از شفاخانه غیب صحت کامل نصیب کند در روز دوشنبه دوازدهم ماه مذکور مطابق بیست
و پنجم شهر شوال سنه یک هزار و سی و هجری جشن وزن شمس بیمار که دفرخه آراستگی یافت چون در سال گذشته بیماری
صعب کشیده پیوسته در محنت و آزار گذرانیده بودم بشکر آنکه چنین سالی بخیریت و سلامت بانجام رسید در سر آغاز سال الحال
اثر صحت بر چهره مراد پدید آمد نور جهان بیگم التماس نمود که وکلاسه او متصدی این جشن عالی باشند الحق مجلسی ترتیب نمود
که حیرت افزای نظارگیان گشت از تالاری که نور جهان بیگم در عقد از دواج این نیازمند درآمده اگر چه در همه جشنهای
وزن شمسی و قمری لوازم آن احضار می نمود دولت بوده باشد ترتیب نموده سرمایه اسباب سعادت و نیک بختی دانسته
است لیکن درین جشن بیش از پیش زوده در آراستن مجلس و ترتیب بزم نهایت توجه بکار برود و جمعی از
بندها به پیونده خدمت و خواصان مزاجه آن که درین ضعف از روی اخلاص و جانفشانی پیوسته حاضر بوده پروانه
صفت برگرد و سرم می گشتند بنوازشات لائق از خلعت و کمر شمشیر مرصع و خنجر مرصع و اسب و ضیل و خوانها پرواز زر و هر
کدام در خور پایه خویش سرفراز می یافتند بآنکه از اطبا خدمت شایسته بطور نیامده بود باندک خفته که دوسه روز
دست میداد تقریبات برانگیزه انواع و اقسام مراسم بطور آمده درین جشن همایون نیر بانعامات لائق از نقد و خمس
کام دل برگرفتند بعد از فراغ جشن مبارک خوانهای جواهر و زر بطریق تبار و در و امن امید اهل نشاط و ارباب استحقاق ریخته
شد و جو تکرار می نمود که نوید بخش صحت و تندرستی بود بمهر و روپیه وزن نموده مبلغ پانصد مهر و هفت هزار روپیه باین صیغه در
وجه الغام او مقرر شد در آخر مجلس پیشکشهای که بجهت من ترتیب داده بودند بنظر در آورند از جواهر مرصع آلات و
آتش و اقسام نفایس آنچه خاطر پسند افتاد برگزیدیم باجمله موازی دولک روپیه صرف این جشن عالی بابت انعاماتی که
نور جهان بیگم کرده بقلم در آمد سوازه آنچه بسم پیشکش گذرانید در سنوات گذشته که من صحت داشتم سه سن و یک دوسه
بیشتر یا کمتر وزن در گام امسال بنا بر ضعف و لاغر دو من و بیست و هفت سیر شدم روز مبارک شنبه غره ماه الهی
اعتقاد خان حاکم کشمیر منصب چهار هزار و پانصد سوار سرفراز می یافت راجه گنجنگه بمنصب چهار هزار و سه
هزار سوار ممتاز گشت چون خبر بیماری من بفرزند شاه پرویز میرسد فرمان طلب تقید ناشده بے تاوانه متوجه ملازمت میگردد

بتاریخ چهار و دهم ماه مذکور در ساعت مسعود و زمان محمود آن فرزند سعادت مند بدولت آستان بوس مستعد گشته سه بار بر در
تخت گردید هر چند مبالغه نموده سوگند می داد و منع می فرمودم او در زار می رفت و تضرع افزوده بیشتر اغراق بکار می برد
دست او را گرفته جانب خود کشیدم و از روی شفقت و عاطفت در آغوش عزت تنگ در آورده التفات و توجه بسیار ظاهر
ساقم امید که از عمر و دولت برخوردار باشد در نیولابیت لک روپیه خزانة مصحوب الہدای خان بجیت صرف فرمایات لشکر دکن نزد
فرم فرستاده مشارالیه بعنایت فیل و علم سرفراز می یافت در بیت و هشتم قیام خان قراول سیکے بمرحمت طبعی و دلالت
حیات سپرد از خدمتگذاران مزاجدان بود و قطع نظر از فنون شکار و مهارت او درین فن از اکثر جزویات خبردار بود و پیرو
مزاج من بسیار کرده بود با بجلد ازین سانحه خاطر سخت گرانی بدررفت اما که ایزد تعالیٰ او را بیا مرزاد بتاریخ نسبت
و نهم والدہ نور جهان بیگم بجوار رحمت الہی پیوست از صفات حمیدہ این خاندان غنت چه نویسم بے اغراق
در پاکی طینت و دانائی و سایر خوبیاں که زیور عودات است مادر و پدر ہمتاں رہ و مادر او را از مادر حقیقی خود کمتر نمی
دانستم نسبت تعلق و رابطہ محبت کہ اعتماد الدولہ را با او بود اطمین کہ هیچ شوہر نہ رہا ہمسر خود بخودہ ازین جا باید قیاس کرد
کہ بران پیرغم زوہ چہ گذشتہ باشد و همچنین از نسبت تعلق نور جهان بیگم با چنین والدہ چہ توان نوشت فرزندے مثل صفیان
با نہایت خردمندی و دانائی جامہ شکیبائی چاک کرده از لباس اہل تعلق برآمدہ پدر مجرد خاطر را از شاہدہ حال گرانی
فرزند غم بر غم دور و دور و افزودہ ہر چند بصیحت پرداخت سو و مند نیامد روزی کہ من بہ پیشش رفتم چون ابتدا
شویش مزاج و آزر و گی خاطر او بودہ از روی شفقت و مرحمت حرفے چند نصیحت آمیز فرمودہ بجد نگرفتم و واگذار شدم تا
آن آشوب فرو نشیند بعد از روزے چند جراحت درونی او را بمرہم التفات علاج کردہ باز بلباس اہل تعلق می آورم
اگر چہ اعتماد الدولہ بجیت رضا جوئی و پیروی خاطر من بطاہر خود را ضبط می کرد و اظهار حوصلہ می نمود لیکن باین نسبت الفتی کہ
او را بود و حوصلہ چہ ہمراہی تواند کرد غرہ آبان ماہ الہی سر بلند خان و جانسپار خان و باقی خان بعنایت نقارہ سر بلند می یافتند
عبداللہ خان بے رخصت صاحب صوبہ و کن بجال جاگیر خود آمدہ بدیوانیان عظام فرمودم کہ جاگیر او را تغیر نمایند اعتماد
راے حکم شد کہ ستر اہل نموده او را بھو بہ مذکور رسانند پیش ازین مجملے از احوال مسیح الزمان ثبت افتاد کہ با وجود چنین
حقوق تربیت و نوازش درین قسم بیاری توفیق خدمتگاری نیافت غریب تر آنکہ بیکبار پردہ آزریم از پیش برگزیدہ التماس
سفر حجاز و زیارت خانہ مبارک نمود از اسباب کہ در ہمہ وقت در ہمہ کار با توکل این نیاز مند بذات خداوند بے نیاز و کریم کارماں

است کثاوه پیشانی رخصت فرمودم با آنکه از ہمہ قسم سامان داشت بست ہزار روپیہ بکیت مد و خرچ انعام شد امید کہ حکیم علی الاطلاق بے وسیلہ اطبا و سبب و و این نیازمند را از شفا خانہ کرم خود صحت عاجل و شفا کے کامل کرامت کناد چون ہواے آگرہ از محرشت حرارت و افراط گرما بخرج من سازگار نبود بتایخ سیزدہم روز دوشنبہ آبان ماہ الہی سنہ شانزده را یات عظیمت بر سمت کوہستان شمالی برافراشتہ شد کہ اگر ہواے ناحیت باعدال قریب باشد بر کنار آب گنگ سرزمین خوشی اختیار نموده شہرے بنا نہادہ شود کہ در موسم تابستان محل اقامت باشد والا بجانب کشمیر عنان عزیمت معلوف گردد و منظر خان را بحفظ و حراست دارالخلافہ آگرہ گذاشتہ بہ تقارہ واسپ و فیل سرفراز فرمودم میرزا محمد برادرزادہ اور ابو جلداری نواحی شہر مقرر داشتہ بخطابجا اسد خانی و اضافہ منصب ممتاز گردانیدم و باقر خان را بخدمت صوبہ داری صوبہ اودھ سرفراز ساختہ رخصت فرمودم و ششم ماہ مذکور از نو اسے متہرا فرزند اقبال مند شاہ پر و نیر بصوبہ بہار و محال جاگیر بخشیدم ت سہ روپایے خاصہ بانادری و خجمر صاع واسپ و فیل لطف فرمودہ رخصت نمودم امید کہ از عمر بہ خور وادارہ حاکم دہلی بدولت زمین بوس سرفراز شد و ششم ماہ بدار الملک دہلی نزول اتفاق افتاد و دوروز در سلیم گڑھ مقام فرمودہ بہ نشاط شکار مشغول گشتم درینوالبعض رسید کہ جادو را کے کہاتہ کہ از سران عمدہ دکن است بر ہمنونی سعادت و بدرقہ توفیق دولت خواہی اختیار نمودہ در سلک دولت خواہان و بندہ منتظم گردید فرمان مرحمت عنوان با خلعت و خجمر صاع مصحوب نراین واس را ٹھو رعنائیت نمودہ بکیت او فرستادم غزہ دیماہ الہی مطابق بہتم شہر صفہ سلاطینہ ہجری مقصود برادر قاسم خان خطاب ہاشم خانی و ہاشم بیگ خوشی خطاب جان ثنا خانی سرفراز گشتند ہفتم ماہ مذکور در مقام ہر دو ار کہ بر کنار گنگ واقع است نزول سعادت اتفاق افتاد ہر دو ار از مستند معابد مقرر ہنود است و بسیارے از بہمنان و تجر و گزنیان درین مقام گوشہ انزوا اختیار نمودہ بآیین دین خویش یزدان پرتی بنیانید بہر کد ام در خور استحقاق از نقد و جنس تصدق لطف فرمودم چون آب و ہوا سے این دہن گوہ پسند خاطر نیفتاد و بہر ز مینے کہ اقامت در ان توان کرد و بنظر در دنیا مد بہمت و امن گوہ جمو و کانگڑا نہضت فرمودم درینوالبعض رسید کہ راجہ بہاؤ سنگھ در صوبہ دکن مسافر ملک عدم گشت از افراط شراب بغایت ضعیف و زبون شدہ بود ناگاہ شی بروستولے مے گرد و ہر خچہ اطبا تدبیرات بکار برودہ داغما بر فرق سری سوزند بہوش نمی آید یک شبان روز بے شعور افتادہ روز دیگر می گذرد و درین دہشت کنیز خود را بآتش و فاسے او سوختند جگت سنگھ برادر کلانش و ہما سنگھ برادرزادہ

او هر دو نقد حیات در کار شراب کرده بودند مشارالیه از آنها عبرت نگرفته جان شیرین بآب تلخ فروخت بعنایت و حمید و
 نیکذات و بنجیده بود از ایام شاهزادگی بخدست من پیوسته بمیان تربیت من بوالا پایه پنج هزار ری رسیده بود چون از وفزندگی
 نمازد نبیره برادر کلانش را با وجود صغر سن بخطاب راجگی سرفراز ساخته منصب دو هزار ری ذات و هزار سوار عنایت فرمود
 برگزیده این که وطن آنهاست بدستور سابق بجایگزید و مقرر شد تا جمیع افتخارات و متفرقات شود اصالتخان پسر خان جهان بمنصب هزار ری ذات و پانصد سوار
 سرفراز ششمین ماه مذکور در سراسر آلتو به منزل شد چون پیوسته به نشاط شکار مشغول و طبیعت بخوردن گوشت جانورانی که به دست خود شکار
 میکنم بیشتر راغب است بنا بر دسواس و احتیاط که درین امور است و حضور میفرمایم که پاک سازند و خود مقید شده چینه دانه آنها را حلقه
 میکنم که چه خورده و خوراک این جانور چیست اگر حیوانا چیزی که کرا بیت داشته باشد بنظر در می آید ترک خوردن آن می کنم
 پیش ازین اقسام مرغابی بغیر از سونه میل نمی فرمودم در هنگامیکه در ابکت محل نزول را با استقبال بود سونه
 مرغابی خانگی را دیدم که کوههای کرده می خورد از مشاهده آن طبیعت را در
 خانگی ترک دادم تا آنکه درین تاریخ مرغابی شکار شد فرمودم که در حضور چینه دان اول پاهنگ خور و
 برآمد بعد از آن بقیه کلان ظاهر شد بمرتب کلان بود که تا پیش خود دیده نشود قبیل نتوان کرد که باین کلانی تواند فرو برد مجلاً
 از امروز بخود قرار دادم که در اکل مرکب مرغابی نشوم خان عالم معروض داشت که گوشت عقاب سفید بغایت لذیذ
 و تازک می باشد بنا بر آن عقاب سفید را طلب داشته فرمودم که در حضور پاک ساختند اتفاقاً از چینه دان آن ده بقیه برآمد
 بنوعی کرده طبیعت افتاده که از یاد آن خاطر متاذی و متنفر می گرد و در بیت و یکم باغ سهند مسرت افزای
 خاطر گشت و دور در مقام نموده از سیر و تماشا شای آن مخطوط گشتم درینو لا خواجه ابوالحسن از صوبه دکن آمده سعادت
 ملازمت دریافت و مورد عنایات روز افزون گردید غرض بهمن ماه الهی در نور سراسر منزل اتفاق افتاد منصب معتمد خان
 از اصل و اضافه دو هزار ری ذات و شش صد سوار حکم شد خان عالم بصاحب صوبگی آله اباس سرفراز یافت
 اسپ و سربا و شمشیر مرصع عنایت نموده رخصت فرموده مقرب خان بمنصب پنج هزار ری ذات و سوار ممتاز گشت
 روز مبارک شنبه که کنار آب بیا به منزل شد قاسم خان از لاهور آمده دولت ملازمت دریافت با ششم خان برادر او با
 زمینداران دامن کوه سعادت آستان بوس سرفراز شد با سوسه زمیندار بلواریه جانور می بنظر در آورده که مردم کوستان
 آن را جان بهن خوانند مانند قر قاول است که تدر و نیز گویند رنگش بعینه برنگ ماده قر قاول است لیکن در جبهه قر قاول

سفید با سوسه مذکور معروض داشت که این جانور بر کوه برقی باشد و خوراکش علف و سبزه است و در خانه نگاه داشته
 بچه از دگر گرفته شد و گوشت اقسام آن را از جوانه و کلان مکرر خورده شد توان گفت که گوشت تدرو را با گوشت جانور مذکور نسبتی
 نیست گوشت این جانور بر آب لذیذ ترست از جانورانی که درین کوستان بنظر در آمد یک پهل پکار است کشمیر باین پهل
 می گویند از طاوس ماده نیم سوانی خورده ترمی باشد پشت دوم و هر دو بازو بسیار می مانل از عالم بالها و چیز و خالها
 سفید و دوشکم تایش سینه سیاه با خالها سفید و بعضی خالها سرخ نیز دارد و پرهای بازو سرخ آتشین
 در نهایت بر است و خوبی و از سر نزل تا پس گردن نیز سیاه براق و بالاه سرخ و شاخ و گوشش فیروزه رنگ و بر دور
 چشم و دهنه پوست سرخ و در زیر حلقوم پوستی گریخته مقدار دو کف دست و در میان آن پوست مقدار یک دست
 بنفشه رنگ است و در میان آن خالها فیروزه رنگ افتاده بر دور آن هر خط فیروزه رنگ کشیده و شش انگشت و بر دور
 آن خط فیروزه بعضی انگشت سرخ و بعضی بازو بر گردن آن خط فیروزه رنگ و پاهایش نیز سرخ رنگ زنده را
 که وزن فرموده شد یک صد و پنجاه پوند بود و بعد از کشتن و پاک ساختن یک صد و سی و نه توله شد و دیگر مرغ زین
 است که ساکنان لاهورشن گویند و نامند رنگش از عالم سینه طاوس و بالاه سرخ و دوش مقدار چهار
 پنج انگشت زرد مانند شمیر طاوس و چشمه بر ابرو قاز غایتا گردن قاز دراز بے اندام است و ازین کوتاه و باند نام برادر شاه
 عباس مرغ زرین خواسته بود و چند قطعه مصحوب ایلمی او فرستاده شد روز دوشنبه جشن وزن قمری آراستگی یافت و درین
 جشن نور جهان بیگم بچل و پنج کس از امرای عظام و بندها نزد یک خلعت داد چهار دهم ماه مذکور موضع بهسلون از
 مضافات سیتا محل نزول آورد و گیهان پوی گردید چون هوا سیرکانگره و کوستان مذکور پیوسته مرکز خاطر بود
 آورد و کلان را درین مقام گذاشته با جمعی از بندها مخصوص و اهل خدمت متوجه تماشای قلعه مذکور شدند چون
 اعتماد الدوله بیمار بود در آورد و گذاشته و صادق خان میر بخشی را بحجت محافظت احوال مشارالیه و محارست آورد و نگاه
 داشتند روز دیگر خبر رسید که حال اعتماد الدوله متغیر گشته و علامت یاس از چهره احوالش ظاهر است از منظر اب نور جهان بیگم
 نسبت التفات که مرا باد بود تا بیاورده بار و مراجعت نمود آخرهای روز بدیدن او رستم وقت
 سکران بود گاه از هوش می رفت دگاه هوش می آمد نور جهان بیگم بجانب من اشارت کرد و گفت می شناسید در چنان
 وقتی این بیت انور را خواند -

آنکه نابینا می مادر زاد اگر حاضر شود | در چنین آرائش عالم به پسند متری
دو ساعت بر بالین او بودم هرگاه بهوش می آمد هر چه می گفت از روی آگاهی و فهمیدگی بود القصد شب هفتم
ماه مذکور بعد انقضای سه گهر می رحمت جاوید پیوست چه گویم که ازین واقعه وحشت افزا بر من چه گذشته هم وزیر عاقل کامل
بود و هم مصاحب دانا بهر بان -

از شمار دو چشم یک تن کم | در حساب خبر د هزاران بیش
با آنکه بار چنین سلطنتی بر دوش اختیار را بود و این ممکن و مقدور بشر نیست که در خل و تصرف همه را از خود
راضی توان داشت هیچکس بجهت عرض مطلب و هم سازی خود نزد عتقاد الدوله نرفت که از پیش او آزرده برگشته باشد
هم دولت خواهی و کفایت صاحب را مراعات می نمود و هم از باب حاجت را آخر سند و امید دار می داشت الحق این شیوه
مخصوص او بود از روزیکه مصاحب او بجوار رحمت ایزدی پیوست و دیگر بخود سر و دخت روز بروز می گذاخت اگر چه در ظاهر
بجهت سرانجام همام سلطنت و تمشید امور دیوانی محنت بخود قرار داده و سرانجام در بخت لیکن در باطن آتش
جدائی اومی سوخت تا آنکه بعد از سه ماه و بیست روز در گذشت روز دیگر
تن از فرزندان و اقوام و دوازده نفر از منتسبان او را سر و پا عنایت نموده از لباس مام بر آورد و روز دیگر بهان عزیمت
کوچ نموده متوجه تماشاخانه قلعه کانگه شدیم بچار منزل در یای مان گنگا مورد آورد و معالگشت الف خان و
شیخ فیض الله محارسان قلعه مذکور سعادت زمین بوس در یافتند درین منزل پیشکش راجه چیتا به نظر درآمد ملک و بخت
و پنج کرده از کانگه دور تر است درین کوستان از وعده ترز میندار می نیست گریزگاه همه زمینداران ملک ملک
اوست و عقبهای دشوار گذار دارد و تاحال اطاعت هیچ بادشاه نکرده پیشکش نفرستاده بود برادر او نیز سلازمست
سرفراز گشته از جانب او مراسم بندگی و دولت خواهی ظاهر ساخت خیلک شهری و معقول بنظر درآمد با انواع مراسم و
نوازش سرفراز می یافت به تاریخ بخت و چهارم ماه مذکور متوجه سیر قلعه کانگه شدم و حکم کردم که قاضی و میر عدل و دیگر
علمای اسلام در رکاب بوده آنچه شعار اسلام و شرائط دین محمدی است در قلعه مذکور بعمل آوردند با جمله قریب یک کرده
طی نموده بر فراز قلعه برآمده شد بتوفیق ایزد سبحان بانگ نماز و خواندن خطبه و کشتن گاو و غیره که از ابتدا به بنابرین
قلعه تاحال نشده بود همه را در حضور خود بعمل آورد و سجدهات شکر این موهبت عظمی که هیچ بادشاه به توفیق بران

نیافته بود به قدیم رسانیده حکم فرمودم که مسجد عالی درون قلعه بنانند قلعه کانگڑه بر کوه بلند واقع است و دو استحکام و مناسبت
 بجای است که اگر آذوقه و لوازم قلعه داری برجا باشد دست زور بدامن آن نمی رسد و کمند تدبیر از تسخیر آن کوتاه است
 اگر چه بعضی جاسر کو بهادر و توپ و تفنگ می رسد اما حصار یان را زیان ندارد و می تواند که بجای دیگر نقل مکان نموده
 از آسیب آن محفوظ ماند قلعه مذکور بمسیت و سه برج و هفت دروازه دارد و درون آن یک کوه و پانزده طناب است
 طول پاؤ کوه و دو طناب و عرض از لبست دو طناب زیاده نه و از پانزده کم نه و ارتفاع یک صد و چهارده دره و دو حوض
 درون قلعه دارد یک در طول و دو طناب و در عرض یک و نیم طناب و دویم نیز برابر آن بعد از فراغ سیر قلعه تها شای
 بت خانه درگاه که به یون مشهور است توجه فرمودم عالی سرگشته بادیه ضلالت شده قطع نظر از کفار که بت پرستی آیین آنها
 ست گروه کرده از اهل اسلام مسافت بعد طے از درات می آرند و پرستش این سنگ سیاه می نمایند و یک بتخانه
 مذکور در دامن کوه ظاهر کان گوید از این حاکمات و تابش پیوسته آتش شعله می کشد آنرا احوالامو می نام نهادند
 و یکی از کرامات بت قلعه اینست که عوام الناس را فریفته اند و بنودی گویند
 که چون زن مها و برادر است
 جهان نهاد و لاشه او را با خودی کرد و ایند چون مدتی برین گذشت ترکیب اند متلاشی گشت و از هم فرو ریخت هر عضو
 در جائی افتاد و در خورشافت و کرامت هر عضو آنجا را عزت و حرمت داشتند چون سینه که نسبت باعضای دیگر شریف
 تر است درین مقام افتاد این جا را نسبت بجایای دیگر گرامی تر داشتند و بعضی برانند که این سنگ که الحال موجود
 منصوب کفار شقاوت آثار است آن سنگ نیست که در قدیم بوده بلکه سنگی که در قدیم بود لشکر از اهل اسلام آمده
 سنگ مذکور را برداشته در قعر دریا انداختند بدستور که هیچکس پله بدان نیارست برود و تنها این غوغای کفر و
 شرک از عالم بر افتاده بود تا آنکه برهنه مزور بحیث کان آرائی خویش سنگ را در جائی نهان ساخته نزد راجه وقت آمده
 گفت که من در گارا بنجواب دیدم که بمن می گفت که در فلان مقام مرا انداخته اند و مراد را بید راجه از ساده لوحی و
 طمع زر که در زندورات خواهد آمد سخن برهنه را معتبر داشته جمعی را بهر اهی فرستاد و آن سنگ را آورده درین مقام بعزت تمام
 نگاها داشته اند و از سر نو دکان ضلالت و گمراهی فرو چیده اند و العلم عند الله از بت خانه مذکور بسیر دره که بکوه مدار شریعت یافته
 عبور اتفاق افتاد و جانی نفیس است از روی آب و هوا و طراوت سبزه و لطافت مقام نظر گاه خوشی است و آثار

در ان مقام واقع شده که از فراز کوه آب فردی ریزد حکم فرمودم که عمارت موزدنی در خور این مقام اساس نهند در بیست و پنجم
 ماه مذکور رایات مراجعت معلوف داشته الف خان و شیخ فیض الله را بعنایت اسپ و فیل سرفراز ساخته بمحافظت قلعه حضرت
 فرمودم روز دویم قلعه نور پور محل نزول اردو سے ملے گردید بعرض رسید که درین نواحے مرغ جنگلی بسیار است چون تا حال
 شکار مرغ مذکور نگزیده بودم روز دیگر مقام فرموده به نشاط شکار خوش وقت گشتم چهار قطعه شکار شد در جنگ و صورت
 از مرغ خانگی تمیز نمی توان کرد و از خصوصیات مرغ مذکور آن است که از پا گرفته سرنگون سازند تا هر جا که برند آواز بر نمی آرد
 و خاموش می باشد بخلات مرغ خانگی که فریادی کند مرغ خانگی را تا در آب گرم غوطه ندهند پیرایه آن بسهولت گسترده
 نمی شود جنگلی از عالم دراج و پودنه خشک کنده می شود از اقسام آن فرمودم که طعام بچند و کباب گردند بد طعام ظاهر شد هر چه
 کلان است گوشتش در نهایت بے مزگی و خشکی است جوانه اش فی الجمله رطوبتی دارد اما بد طعام است زیاده از یک تیرانداز
 پردازی نمی تواند کرد و خمدش اکثر سرخ می باشد و باکیان سیاه و زرد درین جنگل نور و بسیار است اما مدیم نور پور در هر گیسو
 بعد از آنکه راجه با سو قلعه از سنگ و منازل و بساتین طرح افگند مبنایست نام
 این عمارت شده باشد غایت عمارت که هندوان بسلیقه خود بسازند هر چه
 قابل و سر منزل و لکشا بود حکم فرمودم که یک لک روپیہ از خزانه عامه بجهت عمارت اینجاخواه نمایند و منازل عالی
 در خور آن سرزمین اساس نهند در نیولا بعرض رسید که سنا سے موتی درین نواحے می باشد که مطلق اختیار از خود دور
 کرده حکم فرمودم که بحضور بیارند که بحقیقت او را رسیده شود عابدان و مترضان ہنود را سرب با سے می گویند و معنی
 سرب با سی اکلتارک ہم چیز و بکثرت استعمال سنا سے شد و تفصیل مراتب اینها بسیار است و در طایفه سرب با سے چند گروه اند
 و از انجمله یکے موتی است که از خود سلب اختیار نمی کنند و خود را تسلیم می سازند چنانچه مطلق زبان را بگویایی آشنائی سازند
 اگر در شبان روز یک جا ایستاده باشند قدم پیش و پس نمی نهند مجاز حرکت باختیار آنها سر نمی زند و حکم جہاد دارند چون بحضور
 آورده اند تفحص احوال نمودہ شد استقامت عجیبه در حالش مشاہدہ افتاد بخاطر رسید که در حالت مستی و بے خبری و
 بے خودی ادا سے خارجی از و سرزند بنا بران چند پیالہ عرق دو آتشہ با و خورائیدہ شد بنوعی ملکہ این کار ہم رسانیدہ بود
 کہ سر موتی تغییر نیافت و بہان استقامت بود تا از ہوش رفت مثل مردہ ہا و را برداشتہ سردند حق تعالی رحمی کرد کہ
 ضرر جانے با و رسید القصہ در مرتبہ خود غریب استقامت داشت در نیولا بے بدل خان تایخ فتح کا نگریہ و تایخ بنا مسجد کہ در قلعه مذکور

فرموده شده معروض داشت چون خوب یافته بود نوشته شد -

شهنشاه زمان شاه جهانگیر ابن شاه اکبر	که شد بر هفت کشور بادشاه از حکم تقدیری
جهانگیر جهان بخش و جهان دار و جهان دارا	که از نخت جوان او جهان امین شد از پیری
بشمیر غزا این قلعه را بکشود تا رخش	خرد گفتا کشود این قلعه اقبال جهانگیری

تاریخ بنای مسجد را چنین گفت

نور دین شاه جهانگیر بن شاه اکبر	بادشاه است که در دهر نادر دمانی	قلعه کا نگرا بگرفت بتاسید آله
ابریشم که کند قطره او طوفانی	شد چو از حکم دے این مسجد پر نور بنا	که منور شود از سجده او پیشانی
باقی از غیب بگفت از پئے تاریخ بنایش	مسجد شاه جهانگیر بود نورانی	

در عهده است که ماه الهی جاگیر و شمس است و امارت اعتماد الدوله بنور جهان بیگم از زانی داشتیم و حکم فرمودیم که تقارن ولادت او را از این تاریخ به بعد باشد چارم ماه مذکور حوالے پر گشته شود محل نزول هواکب و الا گشت درین روز بجای منصب دیوانی کل سرفراز گردید بے و دو نفر از امر اردکن خلعت عنایت شد او سید میرزا اعتماد الدوله بمنصب هزاری ذات و پانصد سوار سربلندی یافت + درینو لا عرصه شتم خرم رسید مستلبر آنکه خسر و در شتم ماه بحر صه در دو تو نچ و ولایت حیات سپرده بجوار رحمت رب العالمین پیوست تو زد و هم ماه مذکور در کنار بیت نزول دولت اتفاق افتاد قاسم خان بمنصب سه هزار ذات و دو هزار سوار سرفراز شد راجه کشند اس بنجد مست فوج داری دہلی ممتاز گشت و منصب او اصل و اضافہ دو هزار ذات و پانصد سوار مقرر شد پیش ازین قراولان دیسا و لان تعیین شده بودند که در شکار گاہ کرچاک جرگه تریب نمایند چون بعضی رسید که شکار بے بشا خبند در آمده بیست و چهارم ماه مذکور یا چند بے از بند حاکم خاص بخرم شکار توجه فرمودم و از تچکار کو بے و چکاره یک صد و بیست و چهار را حس شکار شد درین روز بعضی رسید که ظفر خان پسر زین خان بر حمت حق پیوست سعادت امید پسر او را بمنصب بیست صدی ذات و چهار صد سوار سرفراز ساختیم -

جشن هفتمین نوروز از جلوس همایون

شب دوشنبه شهر جمادی الاول سنه هزار و سی و یک هجری بعد از گذشتن یک پیر و پنج گطری و کسری نیز عظم
 فروغ بخش عالم دولت سرای محل را بنور جهان افروز خویش منور گردانید و سال هفتم از جلوس این نیازمند بفرخی
 و فیروزه آغاز شد دین روز بخت افروز آصف خان بمنصب شش هزار و سی و یک و سوار سرفراز گردید قاسم خان را بکومت
 صوبه پنجاب رخصت فرموده اسپ و فیل و سرو با عنایت نمود و هشتاد و هزار و سی و یک ایچی دارای ایران انعام شد
 و در ششم ماه مذکور مقام راول پنڈی مورد عساکر منصور گردید فاضل خان بخدمت بخشگیری سرفراز یافت برنیل بیگ
 حکم شد که تا هنگام مراجعت موکب منصور از مسیر کشمیر در دارالسلطنه لاہور آید و به سرب و باکیر قلی خان، لنگر نیل عنایت شد
 چون در نیواکمر استماع یافت که دارای ایران از خراسان بغرم تسخیر قندهار و ... حرف نظر بر نسبتها سابق
 و حال بغایت بعید می نمود و از حساب دور بود که این قسم بادشاه بزرگ ... و صلی بکار برد و بر سر ادنی بنده
 از بند های من که با سه صد چهار صد نوکر در قندهار باشد خود بیاید اما ارباب حرم ... طایفه شراط جهان داری و لوازم
 سلطنت است زین العابدین بخشی احدیان را با فرمان مرحمت عنوان نزد خرم فرستاده ام که با عساکر فیروزی اثر و فیضان
 کوه شکوه و قوچ خان عظیم که در آن صوبه بگلک او مقرر بود به سرعت هر چه تمام تر خود را بملازمت رساند که اگر اخیرت معذور تصدیق
 شود در ابا لشکری از حساب و شمار بیرون و خزانه از حد و اندازه افزون فرستاده شود تا نتیجه عهد شکنی و حق ناشناسی را
 در باب ششم ماه مذکور در سرچشمه حسن ابدال منزل شد فدائی خان بمنصب دو هزار و سی و یک و سوار سرفراز گردید بدیع الزمان
 بخدمت بخشگیری احدیان مقرر گشت و در روز دهم ماه مذکور روز جمعه مهابت خان از کابل آمده ملازمت نموده سعادت
 زمین بوس دریافت و مورد الطاف روز افزون گردید صد مهر بصیفه نذر و ده هزار روپیہ برسم تصدق گذارند و خواجه ابوالحسن
 تا میان خود را آراسته به نظر گذرانید و دو هزار و پنجاه سوار خوش اسپه قلم در آمد که از آن جمله چهار صد سوار برق انداز
 بودند در منزل مذکور شکار قمر غه طرح افکنده و سه راس از قحطکار کوهی و غیره به تیر و تفنگ انداختم و در نیوا حکیم موسی
 بوسیله رکن السلطنت مهابت خان دولت ملازمت دریافت از روزی قدرت و لیری متصدی علاج شد امید که قدم

اد مبارک باشد منصب امان الله سپر هایت خان دو هزار و دویست صد سوار مقرر شد نوزدهم نظامی کچی مورد
 بارگاه اقبال گردید و جشن شرف در آنجا آراستگی یافت هایت خان را رخصت کابل فرموده اسب و فیل و خلعت مرحمت
 فرمود منصب اعتبار خان پنج هزار و دویست صد سوار حکم شد چون بنده قدیم الخدمت و بسیار ضعیف شده بود بصاحبوبگی
 اگره سرفراز ساختم و حراست قلعه و خزاین العبد و مقرر داشتیم بعنايت فیل و اسب و خلعت ممتاز ساخته رخصت
 فرمودم بیست و نهم در کمالی کنوار ارادت خان از کشمیر آمده سعادت آستان بوس دریافت دویم اردو بهشت ماه آبی
 در خطه دلکشای کشمیر نزول اجلال اتفاق افتاد میر میران بمنصب دو هزار و پانصدی ذات و چهار صد سوار سرفراز
 گردید در نیولاجبیت رفاهیت احوال رعایا و سپاهی مر سوم فوجداری را بطرف ساخته فرمان شد که در کل مالک محروسه
 بعلت فوجداری مزاحمت نداشتند بر دست خان میر توزک بمنصب دو هزار و دویست صد سوار ممتاز گشت در تاریخ
 سیزدهم در دیدار با حضور حکیم ممتاز از نیکو چپ قصد نموده سبک شدم بمقرب خان سرد و پاکجیم مونساده
 هزار و رب انعام شد حسب الامر بمنصب عبداللہ خان شش هزار و دویست صد سوار ممتاز گشت سرفراز خان بعنايت نقاره سرفراز
 گردید بهادر خان اوزبک از قزاقستان زمین بوس دریافت صد مهر بصفینتند و چهار هزار و پیم برسم تصدق
 گذرانید مصطفی حاکم طهطه نامه و جمعه پنج نظامی مصور لعل استادان بادگیر تحفه طاهر برسم پیشکش فرستاده بود بنظر در آمد غده
 خرداد ماه آبی لشکر خان بمنصب چهار هزار ذات و سه هزار سوار سر بلندی یافت بمیر جلد منصب دو هزار و پانصدی ذات
 و هزار سوار عنایت شد از امرار صوبه دکن برین موجب باضافه منصب سرفراز گردیدند سردار خان سه هزار و
 دو هزار و پانصد سوار سر بلند خان دو هزار و پانصدی ذات و دو هزار و دویست سوار باقی خان دو هزار و پانصدی و
 دو هزار سوار شرزه خان دو هزار و پانصدی و هزار و دویست سوار جان سپار خان دو هزار و دویست سوار مرزا
 والی دو هزار و پانصدی و هزار سوار مزابلج الزمان سپر میرزا شاه رخ هزار و پانصدی ذات و سوار ذاهد خان هزار و پانصدی
 و هفت صد سوار عقیدت خان هزار و دویست صد سوار ابراهیم حسین کاشغری هزار و دویست صد سوار
 ذوالفقار خان هزار و دویست صد سوار راجه گجنگه دهمت خان بعنايت نقاره ممتاز گردیدند و دهم تیر ماه آبی سید بایزید
 بخطاب مصطفی خانی سرفراز گردید و نقاره نیز مرحمت شد در نیولاقور خان که از خدمتگاران نزدیک است با فرمان مرحمت
 عنوان بطلب فرزند اقبال مندر شاه پرویز رخصت شد پیش ازین بجای روز عرایض متصدیان صوبه قندهار مشتمل بر غریبست دارا

ایران به شیر قندهار رسیده بود و خاطر صداقت آئین نظر بر نسبت های گذشته و حال تصدیق این معنی نمی نمود تا آنکه عرض داشت
فرزند خان جهان سید که شاه عباس بالشکر با عیاق و خراسان آمده قلعه قندهار را محاصره نمود حکم فرمودم که ساعت بجهت
بر آمدن از کشمیر مقرر نمایند خواجه ابوالحسن دیوان و صادق خان بخشی پیشتر از موکب متصور بلاهور شتافته تا رسیدن شاه زادگاه
عالی مقدار بالشکر دکن و گجرات و بنگاله و بهار و جمعه از امرای که در رکاب ظفر قرین حاضر اند و آنچه پله در پی از محال جاگیر
خود بر سنده نزد فرزند خان جهان بملتان روانه سازند همچنین توپ خانه و حلقه های مست فیلمان خزان و سلاح خانه سامان بنوده
فرستد چون ما بین ملتان و قندهار آبادانی کمتر است بے تمیه آذوقه فرستادن لشکر گران صورت پذیرد بنا برین مقرر شد که
غله فروشان را که با اصطلاح هند بخار و گویند دلاسان بنوده زرداده مقرر فرمائید که همراه لشکر ظفر اثر باشند تا از مهر آذوقه تنگی نکشند
اینجا بخار و طایفه ایست مقرر بعضی هزار گاه و بعضی بیشتر یا کمتر به تفاوت می دارند غله از بلوکات بشهر با آورده می فروشند و در
لشکر با همراه می باشند و در چنین لشکر اقل صد هزار گاه و بلکه بیشتر هم می خورند بود که توفیق کریم کار سازد و بدت و آلات
سامان شود که تا اصفهان که پای تخت اوست هیچ جا تامل و توقف روند بدینجهان چون فغان شد که زنده تار رسیدن عساکر
منصور از ملتان قصد آن جانب نمایند و اضطراب نکند و گوش بر حکم دارد و بهیچان لغایت اسب و سپه و پاسبان
گشته بکبک لشکر قندهار مقرر شد فاضل خان بنصب دو هزار می ذات و هفت صد و پنجاه سوار گاه و دید چون بعضی رسید که
نقرا کشمیر در زمستان از شدت سرما محنت می کشند و سختی و دشواری می گذراند حکم فرمودم که قریه از اعمال کشمیر که سه چهار
هزار روپیة حاصل آن بوده باشد حواله ملاطالب اصفهانی نمایند که در وجه لباس فقرا و گرم کردن آب بجهت وضو ساختن در
مساجد باید که صرف نماید چون بعضی رسید که زمینداران کشتوار باز سر قمر و عصیان برداشته به قننه و فساد پرداخته اند به
ارادت خان حکم شد که گرم و چسبان شتافته پیش از آنکه خود را قائم سازند تنبیه بر اصل نموده پنج فساد آنها بر کند بدین پنج
زین العابدین که بطلب خرم رفته بود آمده ملازمست نمود و معروض داشت که قرار داد او این است که ایام برنگال را در قلعه
ماند و گذرانیده متوجه درگاه شود عرض داشت او خوانده شد از فحوائص مضمون و ملتسماتی که کرده بود بپای خیمه می آید بلکه
آثار بید و لعلی سحر می شد لاجرم فرمان شد که چون او را رده آن دارد که بعد از برسات متوجه درگاه شود باید که امرای
عظام و بندها را درگاه که بکبک او مقرر اند خصوص از سادات باره و بخاری و شیخ زاده و افغان و راجپوتان تمام را بدرگاه
روان سازد و بهیچان رستم و اعتقاد خان حکم شد که پیشتر به لاهور رفته استعداد لشکر قندهار نمایند بشارتیه یک لک روپیة

برسم مساعدت عنایت شد و به عنایت خان و اعتماد خان تقاره مرحمت فرمودم و ارادت خان که به تنبیه و تاوید مفسدان
 کشتوار شتافته بود بسیاری را بقتل رسانیده از سر نو ضبط نموده و استحکام داده بخدمت پرداخت معتمد خان که بخدمت بخشگری
 لشکر و کن اختصاص داشت چون آن مهم بانجام رسید حسب التماس مشارالیه طلب شده بود درین تاریخ آمد و آستانه
 نمود و از غائب آنکه چون در حرم سراسر عصمت دانه مروارید که چهارده پانزده هزار و پیه قیمت داشت کم
 شده جوکر اے بنجم بعضی رسانید که درین دوسه روز پیدای شود و صادق خان رمال معروض داشت که در همین دو
 سه روز از جلالت می رسد که بصفا و پاکیزگی متصف باشد مثل عبادت خانه و جای که مخصوص بنماز و تسبیح و اشغال
 باشد عورت رمالی عرض کرد که درین زود دے پیدا خواهد شد و عورت سفید پوست از روی شفتگی آورده بدست حضرت
 خواجه داد قضا را روز سویم یکے از کینران ترک در عبادت خان یافته بخوشحالی تمام تبسم کنان بدست من داد چون سخن
 هر سه کی نشست هر کدام بالغام خاطر خواه سر فراز گردید چون خالی از غایت بنود نوشته شد و رینولا کوکب و خدمتکار خان
 و غیره دو از ده نفر از بدست او یک را بسزا ولی امرار صوبه دکن تعیین فرمودم که اتمام شایسته نموده بدست هر چه
 تمام بر درگاه حاضر سازند که بشکستند و از فرستاده شود چون درین ایام مکرر بعضی رسید که خرم به بعضی از محل جاگیر
 نور جهان بگیم و شهریار است و در از ساخته از جمله برگنه و هولپور که در جاگیر فرزند شهر بار از دیوان اعلیٰ
 تنخواه شده بود در ایام افغان را از نوکران خود با جمیع فرستاده و او با شریف الملک ملازم شهریار که بقصد جاری آن حدود مقرر بود
 جنگ کرده کس بسیاری از طرفین بقتل رسیده اند اگر چه از توقف او در قلعه ماند و متمسکات دور از حساب و نام معقول که در
 عرض داشت خود باظهار آن جوأت نموده بود و ظاهر می شد که عقل او برگشته است لیکن از استماع این اخبار متیقن گشت که
 حوصله او را گنجایش این همه عنایت و تربیت که در حق او شده نیست و دماغش خلل پذیرفته بنا بران راجع روز افزون را که
 از خدمتکاران قدیم است و نزدیک بود نزد او فرستاده ازین جوأت و بے باکی باز پرس فرمودم و فرمان شد که بعد ازین ضبط احوال
 خود نموده قدم از جاده معقول و شاهراه ادب بیرون نهند و بحال جاگیر خود که از دیوان اعلیٰ تنخواه یافته خرند باشند و زمار
 اراده آمدن بلازمست نماید و جمیع از بند با که بجهت یورش قندهار طلب شده زود روانه درگاه والا سازد و اگر خلاف حکم لفظ و
 رسید ندامت خواهد کشید و رینولا میر ظفر الدین نبیره میر میران پسر شاه نعمت الله مشهور از ایران آمده ملازمست نمود خلعت شست
 هزار در رب النعام شد و آجاله دکنی با فرمان عنایت عنوان نزد راجه نرسنگد یو رخصت یافت که سزا ولی نموده حاضر سازد قبل

ازین بنا بر رعایت بسیار و مرحمت سرشار کہ بہ خرم و فرزند ان او داشتہ در ہنگامی کہ پسرش را بیماری صعب دست دادہ بود
 بخود قرار دادہ بود کہ اگر خداے تعالیٰ اورا بہ بخشد دیگر شکار بندوق نہ کنم و بیج جان داری را بدست خود آوردہ سازم با
 این میل و ہوس کہ مرابا شکار است خصوص بہ شکار بندوق مدت پنج سال پیرامون آن نگشتم ورنہ لاکہ خاطر از کردار نا ملایم او
 گرانی پذیرفت باز شکار بندوق توجہ فرمودم و حکم کردم کہ بیج کس را بے بندوق و دولت خانہ نگذارند در اندک مدت اکثری از بندہا
 را فوق بندوق اندازے شد و ترکش بندان بجهت مجرای خود بر پشت اسب و زرش رسانیدند در سبت و پنجم ماہ مذکور
 مطابق ہفتہم شوال در ساعت مسعود و مختار از کشمیر متوجہ لاہور شدم بہاری داس بہمن را با فرمان مرحمت عنوان نزد ناظران
 فرستادم کہ پسر او را با جمعیت بہلازست بیاورد و میر ظہیر الدین بمنصب ہزاری ذات و چار صد سوار سرفراز شد چون بقرض رسید
 کہ قرض دار است وہ ہزار روپیہ انعام فرمودم غرہ شہر پور ماہ آبی سر چشمہ اچھول منزل نشا ط گردید روز مبارک شنبہ در سترک
 بزم پیالہ ترتیب یافت درین روز ہمہ من فرزند سعادت مند شہر یا تسلیم خدمت قندھار و تسخیر آن دیار نمود بمنصب دہشت ہزاری
 دہشت ہزار سوار سرفرازے یافت خلعت خاصہ بانادری تگمہ مروارید عنایت شد درین واسوہا گئی دوران مروارید کلان
 از آنکہ روم آوردہ بود یکے ازان یک شقال و ریح دوم یک سرخ از کمتر ہر دو بہ صدت ہزار روپیہ و جہان سلیم
 حسنیدہ درین روز پیشکش کرد و در حجبہ دھم بصلاح دید حکیم مومنا از دست آمد کہ شدیم مقرب خان کہ
 درین فن ید طولی دار و ہمیشہ او قصد من کردہ یکمن کہ ہرگز خطا نکرده باشد و بار خطا کرد و بعد ازان قاسم برادر زادہ
 او قصد کرد خلعت و دو ہزار روپیہ بشار الیہ دادہ ہزار در ب حکیم مومنا اسم شد میر خان حسب التماس خان جہان
 بمنصب ہزار و پانصدی و نصد سوار سرفراز گشت در بیست و یکم ماہ مذکور جشن وزن شمس آراستگی یافت سال پنجاہ و
 چارم از عمر این نیارمند در گاہ آبی مبارکی و فرخی آغاز شد امید کہ مدت عمر و مرضیات اینزدی مصروف باد و ربیت و
 ہشتم بسیر آبشار او ہر رقتہ شد چون چشمہ مذکور بخوبی و گوارائی مشہور بود آب گنگ و آب درہ لاہور حضور وزن فرمود
 اب او ہر از آب گنگ سہ ماشہ گر ان آمدہ آب گنگ از آب درہ لاہریم ماشہ سبک تر شد در سیوم مقام ہیرہ پور نزول
 بارگاہ اقبال گشت با آنکہ ارادت خان خدمت کشتوار را خوب کردہ چون رعایا و سکنہ کشمیر از طرز سلوک او شکوہ
 مینمودند اعتقاد خان را بصاحب صوبگی کشمیر سرفراز ساختہ اسب و خلعت و شمشیر خاصہ دشمن گذار باد عنایت فرمودم و از آنجا
 راجہ مت لشکر قندھار تعین نمودم کنور سنگ راجہ کشتوار را کہ در قلعہ گوالیار مقید بود از حبس برآوردہ کشتوار باد عنایت کردم

واسپ خلعت و خطاب راجه باو عنایت شد حیدر ملک را بکشمیر فرستادم که از دره لار جو آب بیابان نورافزا بسیار دینی
 هزار روپیه بجهت مصالح داجوره آن حال شد و از دهم ماه مذکور از کوهستان جو برآمده در بهر نزول افتاده روز دیگر
 شکاف قمره کردم و او بخشش پسر خسر و منصب پنج هزاری ذات و دو هزار سوار عنایت شد در بیست و چهارم از آب چناب
 عبور فرمودم میرزا رستم از لاهور آمده ملازمت نمود و بهرین تاریخ افضل خان دیوان خرم عرض داشت و او را آورده
 ملازمت نمود بے اعتدالیهماے خود و لباس معذرت پوشانیده او را فرستاده که شاید به تیتال و چرب زبانها کاری از
 پیش تواند برد و اصلاح ناهمواری او تواند نمودن خود صلا توجیه فرمودم و روز دهم خواجه ابوالحسن دیوان و صادق خان
 بخشی که بجهت سامان لشکر قندهار پیشتر بلاهور شتافته بود سعادت آستان بوس در یافتند غره آبان ماه الهی امان الله پسر
 مهابت خان بنصب سه هزاری ذات و هزار و هفتصد سوار سرفراز گردید فرمان مرحمت عنوان بطلب مهابت خان فرستاده
 شد و در این اثناء الله خان را که بجهت خدمت قندهار طلب فرموده بودم از محال جاگیر خود آمده زمین بوس نمود چهارم ماه
 مذکور بمبارکے و قریب و محل شهر لاهور ششم الف خان بنصب دو هزار و پانصد سوار سربلندی یافت و بدیوایتیان
 عظام حکم فرمودم که جاگیرهای که در کار حصار و میان و آب و این حدود تنخواه دارند در طلب جمعی از بند حکم
 بنحسب قندهار مقرر شده است و باید و این میوض این محال از صوبه مالوه و دکن و گجرات هر جا که خواسته باشد متصرف گردد
 و افضل خان را خلعت داده رخصت نمودم و فرمان شد که صوبه گجرات و مالوه و دکن و خاندیس باو عنایت شده از اینجا هر با
 خواهد محل اقامت قرار داده بضبط آن خود و پر و بال جمعی از بندها که بجنور بجهت یورش قندهار طلب شده سزا دلان به آوردن
 آنها تعیین شده رفته اند زود بدرگاه فرستد و بعد ازین ضبط احوال خود نموده از فرموده دیگر نگردد و الا ندامت خواهد کشید درین
 روز اسب پنچاق اول که در طویل خاصه امتیاز داشت بعد الله خان عنایت شد و در بیست و ششم ماه مذکور حیدر بیگ
 دولی بیگ فرستاده های دارای ایران دولت باریا فتنه بعد از ادای مراسم کورنش و تسلیم نوشته شاه را بنظر در آوردند
 فرزند خانجهان حسب احکم جریده از ملتان رسیده ملازمت نمود هزار و نه و هزار روپیه و همیزده اسب پیشکش گذرانید
 مهابت خان بنصب شش هزاری ذات و پنج هزار سوار سرفراز شد بمیرزا رستم فیل عنایت نمودم راجه سازنگ یو
 بسزادلی راجه زر سنگد یو تعیین فرمودم که او را بسرعت هر چه تمامتر بدرگاه حاضر سازد و هفتم آذر ماه الهی الیمچیان شاه عباس
 را که بذفات آمده بودند خلعت و خرجی داده رخصت فرمودم کتابتی که در معذرت قندهار مصحوب حیدر بیگ ارسال داشته بود

با جوابی که نوشته شده درین اقبال نامه ثبت اقتاد-

نقل نامه دارای ایران *

نسایم دعواتی که از نفحات اجابت آن غنچه مراد شگفته نکست افرای مشام یگانگی باشد و لوازم مدحاستی که از لوازم خلوصش انجمن اتحاد منور گشته ظلمت زدای غالیه بیگانگی گردد و عطر بزم خلعت و ولای اعلی حضرت ظل الکی و شمع جمع صدق و صفائی آن نور پرورد آئی گردانیده مشهور درای انور و مشکوف ضمیر منیر ضیا گستر می گرداند که بر دل دانش پسند و خاطر آسمان پیوند آن برادر بجان برابر که آئینه چهره دانش و بنیش و مرآت جمال حقایق آفرینش هست عکس پذیر خواهد بود که بعد سنوح قضیه ناگزیر نواب شاه جنت مکان علیین آشیانی انار اشد بر هانه چه قسم قضایا در ایران رود داده بعضی مالک از تصرف مسو بان این دو دمان ولایت مکان بیرون رفته چون این نیازمند درگاه بی یاز مقلد امور سلطنته خند بین توفیقات ربانی و حسن توجه دوستان انتزاع جمیع مالک موردی که در تصرف مخالفان بود نیز چون حد هار در تصرف گماشتگان و الا دو دمان بود ایشان را از خود دانسته متعرض آن نشده از عالم اتحاد و برادری مترصد بودیم که ایشان نیز بطریق آباد و اجداد عظام جنت مقام خود در توفیق آن توجه مبذول فرمایند بن جاس بدند مکرر بنامه و پیغام و کتابت و صریح تبصیح طلب آن نمودم شاید که در نظر هست ایشان این محقر ملک قابل عنایقه نبود مقرر فرمایند که در تصرف اولیای این خاندان داده رفع ظن دشمنان و بدگویان و قطع زبان و راهی حار ان عیب جو یان گردد و جمیع پیشتر این امر را در عقده تعویق انداختند چون حقیقت این مقدمه در میان دوست و دشمن اشتها یافت و از انجا نوب جوابی مشعر بر رد و قبول نرسیده بخاطر عاظر رسید که طرح سیر و شکار قند هار اندازیم که شاید بدین وسیله گماشتهای آن برادر نامدار کامکار از روی روابط الفت و خصوصیت که در میان مسکوک است موکب اقبال را استقبال نموده بخدمت اشرف قایم گردند و مجدداً بر عالمیان رسوخ قواعد یگانگی طرفین ظاهر گردد و دیده باعث زبان کوتاهی حاسدان و بدگویان شود بدین عنایت بلیز ارق قلعه گیری متوجه شده چون بالوکا فرام رسیدیم منشور عاطفت مبنی بر اظهار سیر و شکار قند هار بجا کم آنجا فرستادیم که همان پذیر باشد عزت آثار خواهد باقی کر اراق را طلب فرموده بجا کم و امرا که در قلعه بودند پیغام دادیم که میان عالی حضرت بادشاه ظل اشد و نواب بهایون ماجدائی نیست و آگاهایی که هست از بهد گیری دانیم و ما بطریق سیر متوجه آن صوابیم

نوعی نکنند که کلفت خاطر هم صد ایشان مضمون حکم و پیغام مصلحت انجام را بگوش حقیقت نبوش نشینده مراسم الفت و اتحاد جانین را منظور نداشته اظهار تمرد و عصیان نمودند تا بجای قلعه رسیده باز غزت آثار مشارالیه را طلب فرمودم و آنچه لوازمه نصیحت بود با و گفته فرستادیم تا ده روز دیگر عسا که منصور را قدغن فرمودیم که پیرامون حصار نگردد و نصایح سودمند نیاید و در مخالفت اصرار نمودند چون بیش ازین مصالح گنجایش نداشت لشکر قزلباش با وجود عدم اسباب قلعه گیری به تسخیر قلعه مشغول شد در اندک مدت برج و باره را با زمین یکسان ساخته کار بر اهل قلعه تنگ شد اما آن خواستند مانع از ابطه محبت که از قدیم الایام فی مابین این دو سلسله رفیعہ مسلوک بوده بطریقه برادری که مجدداً از زمان میرزائی آن اوزنگ نشین بارگاه جاده جلال میان ایشان و نواب بهایون مانع استقراریافته که رشک افزای سلاطین روی زمین شده است منظور داشته به مقتضای مروت جلی تقصیرات و زلات ایشان را به عفو مقرون فرموده و شمول عنایت ساخته سالماً و غنائماً با اتفاق سگ تورباشی که از صوفیان صادق این خاندان است روانه درگاه معلی گردانیدم حاکم بنیاد و داد و اتحاد موروثی و مکتوبی از جانب این ولاجوی نه بمرتبه شدید و مستحکم است که محبت صدور بعضی امور که بحسب تقدیر از ممکن است بمنصه طور آمده باشد خلل ندرگردد

سیار رحم جانان بود | بجز طریقہ مروت و فائز خواهد بود

مرجو آنکه از آن جانب نیز همین شیوه مروت و محبت ازلی در ازاله آن کوشیده گل همیشه بهار یکدی و یگانگی را سرسبز بر عارض الفت ظاهر شده باشد بحسن عطا و فی و محبت ازلی در ازاله آن کوشیده گل همیشه بهار یکدی و یگانگی را سرسبز و خرم داشته بکلی همت گردون اساس بتاکید مبانی وفاق و تصفیہ مناهل اتفاق که نظام بخش نفس و آفاق است مصروف نمایند و کل مالک محروسه ما را بنحو متعلق دانسته بهر کس خواهند شفقت فرموده اعلام بخشند که بلا مضایقه با و سپرده می شود این جزئیات را خود چه اعتبار باشد امراء و حکامیکه در قلعه بودند اگر چه مرتکب امری چند که منافی مراسم دوستی باشد شدند اما آنچه واقع شده از جانب ماست و ایشان آنچه لازم بود نکرسی و شرط جان سپاری بود به تقدیم رسانیدند یقین که آن حضرت نیز شفقت شایانه و مرحمت بادشاهانه شامل حال آنها فرموده ما را از ایشان شرمسند نخواهند ساخت زیاده چه اطناب نماید بهواره لوا که فرق دان ساس هم آغوش تابیدات غیبی با و +



جواب نامہ شاہ عباس

سپاس معرا از ملائیس حد و قیاس و ستایش مبرا از آلائش تشبیه و التباس چنانہ میبودی را در خور و سزا است کہ استحکام
عمود و موثیق بادشاہان عظیم الشان را موجب انتظام سلسلہ آفرینش و التیام و فرمان روایان جہان را باعث رفاهیت
و آسائش و سبب امنیت و آرامش خلایق و عباد کہ در ادایح بدایح حضرت آفرینندہ اند گردانیدہ مصداق این بیان و مدح
این برہان موافقت و اتحاد و مرابطت و دوا دواست کہ فیما بین این والا و دودمان رفیع الشان تحقیق پذیرفتہ و در زمان دولت
روز افزون با تجدد و بہت بہ نوکد و مشید گشتہ کہ محسوس سلاطین زمان و خواقین دوران است آن شاہ جم جاہ ستارہ سپاہ
فلک بارگاہ دارا گرہ گردون شکوہ زمیندہ افسر کیانی شایستہ تخت خسروانی شجرہ بردمند یا من سلطنت و اہبت نہال
بوستان نبوت و ولایت نقادہ دودمان علوی خلاصہ خاندان صفوی بہ سبب و باعث در حد و افسردگی گاہا محنت و دوستی و
باخت و یکتا دلی کہ تا افسر ارض زمان و اختلاف ادوار و دوران امکان نشستن غبار خلل بر ساحت بیاض آن نبودہ
شد نہ ظاہر رسم اتحاد و یگانگی فرمان روایان این جہان بودہ باشد کہ در استحکام اخوت و دوستیکہ قسم بسریک دیگر
میخوردہ باشند و با کمال موافقت روحانی و مصداقت جسمانی کہ فیما بین بجان ضایقہ ہر مال چہ رسد باین ش
بسیر و شکار آیند۔

صد حیف بر محبت بیش از قصہ ہاس ما

از درود مکتوب محبت طراز کہ در معذرت سیر و شکار قندہا مصحوب سعادت نصا بان حیدر بیگ و ولی بیگ رسال
داشتہ بودند شعر بر محبت ذات ملائیک صفات بود گلہا نشا طبر و رے روزگار نخبستہ آثار شگفت بر راے گیتی آرای آن
برادر کا مکار عالی مقدار مخفی و محتجب نہ اند کہ تا رسیدن رسول فرخندہ پیام رنبل بیگ بدرگاہ آسمان جاہ اطہاری ہر سلم
و پیغام در باب خواہش قندہا رنشدہ بود و در چنینیکہ مابیسر و شکار خطہ دلکشائے کشمیر مشغول بودیم دنیا داران دکن از کوتاہ اندیشی
قدم از جاوہ اطاعت و بندگی بیرون نہادہ طرقتی عصیان میپویندند لہذا بر ذمت ہمت بادشاہانہ تنبیہ و تاویب کوتاہ اندیشان
لازم شد و ریات نصرت آیات ہدار السلطنت لاہور نرزدل اجلال فرمودہ فرزند بر خوردار شاہ جہان را با لشکر طغر اثر بر سر آن
بے سعادتان زمین فرسودیم و خواہ متوجہ دار الخلافہ اگرہ بودیم کہ رنبل بیگ رسید و مرسلہ محبت افزاے زینت بخش اورنگ شاهی

رسانیدن آن تعویذ و دوتی را بر نمود و شگون گرفته بقصد دفع شر و دشمنان و مفسدان متوجه دارالخلافه اگر گشتم در رقیه گریز
 در زشار اظهار خواهش قندهار نشده بود و رنیل بیگ زبانی ظاهر نموده در جواب او فرمودیم که ما را آن برادر کا مگار هیچ چیز
 مضایقه نیست انشاء الله تعالی بعد از سرانجام مهم دکن بنوعی که مناسب دولت باشد شمار از رخصت خواهیم ساخت فرمودیم
 که چون طے مسافت دور دراز کرده آمده چند روز در دار السلطنت لاهور از کوفت راه آسوده شود که تر اطلب خواهیم فرمود
 بعد از رسیدن به آگره که مستقر الخلافت است مشارالیه را طلبیدیم که رخصت فرمایم چون عنایت ایزدی قرین حال این نیازمند
 درگاه الهی است خاطر از فتح واپر داخه متوجه پنجاب گشتم و در صد و آن شدیم که مشارالیه را روانه گردانیم بعد از سرانجام بعضی مهمات
 ضروری بجهت گرمی هوا متوجه خطه کشمیر جنبت نظیر که در لطافت و تراست آب و هوا مسلم الثبوت سیاحان بی مسکون است
 مشارالیه را از رسیدن آن خطه بکشارنیل بیگ را بواسطه رخصت طلبیدیم که خود بسعادت متوجه شده سیرگاه های نرسبت بخش
 فرح افزا کشار ایک ایک و نمایم درین اثنا خبر رسیدن آن برادر کا مگار بغرم تسخیر قندهار که هرگز در خاطر خطور نکرده
 بود رسید حیرت تمام دست که کوره دبی چه خواهد بود که خود بسعادت تسخیر آن متوجه شوند و چشم از چنان دوستی و برادری و
 اتحاد پوشید دارند با وجود آنکه دست و پا در دست گفتم خبر می رسانیدند با ورنه می کردیم بعد از آنکه این خبر محقق شد در
 ساعت بعد العزیز خان فرمودیم که اگر ما آن برادر کا مگار تجاوزه نماید تا حال سر رشته برادری مستحکم است مرتبه
 و درجه این الفت و یک محلی را برابر بجای نمی کردیم و هیچ عطیه را با آن نمی سنجیدیم فاما لائق و مناسب برادری آن بود که
 تا آمدن ایچی صبری فرمودند شاید بطلب و دست که آمده بود کامیاب بخدمت می رسید قبل از رسیدن ایچی مرکب چنین
 خدشه شدن آیا اهل روزگار تقصیر پیرایه عهد و صداقت و سرمایه مروت و قوت را که ام طرف راجع خواهند ساخت الله تعالی
 در جمیع آوان حافظ و ناصر و معین باد و بعد از رخصت فرمودن ایچیان بهگی بهت به تنبیه لشکر قندهار مصروف داشته منبر زنده
 خانجهان را که بجهت بعضی مصلحتها طلب شده بود فیصل و اسب خاصه با شمشیر و خنجر مرصع و خلعت عنایت نموده بطریق منتقل
 رخصت فرمودم که تا رسیدن شاهزاده شهریار با عساکر ظفر آتار و در ملتان توقف نموده منتظر حکم باشد و با ترخان را که فوجدار
 ملتان بود بدرگاه والا طلب نموده شد علی قلی بیگ درین راه بمنصب هزار و پانصدی سرفراز ساخته بکاک مشارالیه مقرر
 داشتیم و همچنین میرزا رستم را بمنصب پنج هزاری بلند مرتبه گردانیده در خدمت آن فرزند بشکر مذکور تعیین فرمودم لشکر خان آن
 صوبه دکن آمده ملازمت نمود از تعینات لشکر مذکور گشت الهداد خان افغان و میرزا عیسی ترخان و مکرم خان و اکرام خان و دیگر

امراک از صوبہ دکن و محال جاگیر خود آورده بودند اسب و خلعت لطف نموده ہمراہی خان جهان رخصت فرمودم عمدہ السلطنت
 آصف خان را بدار الخلافہ اگرہ فرستادم کہ کل خزانہ مرور و سپہ را کہ از آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی انار اللہ برہانہ محال
 فراہم آورده بدرگاہ بیار و اصالت خان سپہر خان جهان بہ منصب دوہزاری و ہزار سوار سرفرازے یافت محمد شفیق بخشی صوبہ بلقان
 ب خطاب خانی سرفراز گشت بہ شریف وکیل فرزند اقبال مند شاہ پرویز را رخصت فرمودم کہ بسرعت ہرچہ تمام تر رفتہ آن فرزند
 را بالشکر صوبہ بہار بہلازمت بیار و دو فرمان مرحمت عنوان بہ خط خاص نوشتہ تاکید بسیار در آمدن او نموده شد درین تاریخ
 میر میران بنیرہ شاہ نعمت اللہ بزرگ مفاہات و دیعت حیات سپرد امید کہ از اہل آمزش باد مرزا بیگ قراول را فیل مست
 زیر کرد و گشت خدمت اورا بامام وردی فرمودم چون از موضع فی کہ دو سال پیش ازین عارض شدہ بود و ہنوز بہست فل
 و دملغ ہمراہی نمود کہ بمسودات سولخ و وقایع توأم پرداخت در نیولا کہ معتمد خان از خدمت دکن آورده سعادت آستانہیں
 دریافت چون از نیدہاے مزاجدان و شاگردان سخن فہم بود و سابق نیز سر رشتہ این خدمت و ضبط وقایع مدہ او بود
 حکم فرمودم کہ از تاریخ کہ نوشتہ ام آیندہ مشار الیہ بخط خود نویسند و در ذیل مسودات من داخل سازد و آنچه بعد ازین سولخ شود
 بطریق روزنامچہ مسودہ نمودہ بہ تصحیح من رسانیدہ بہ بیاض می سپردہ باشد

از نیجا مسودات نوشتہ معتمد خان است

درین ایام کہ ہنگی ہمت جہانکشای بہ تہیہ لشکر قندھار و تدارک آن کار وقت بود خبر ہاے ناخوش از تغیر حال و
 بے اعتدالیہاے خرم بعرض می رسید موجب توجس و توزع خاطر می گشت بہ بنا برین موسوخیان را کہ از بندہاے بخل
 مزاجدان بود بہ گذاردن پیغامہاے تہدید و ترغیب و بیان نصائح ہوش افزانہ آن بے دولت فرستادم کہ بر ہمنونے
 سعادت اورا از گران خواب غفلت و غرور بیدار سازد و نیز بر ارادہ ہاے باطل و مقاصد فاسد او و خوف حاصل نمودہ
 بخدمت شتابد تا بہرچہ مقتضای وقت باشد بعمل آید غرہ ہمن ماہ الہی جشن وزن قمری آراستہ گردید درین جشن ہمایون
 مہابت خان از صوبہ کابل رسیدہ سعادت ملازمت و دریافت و مور و عنایات خاص گشت یعقوب خان بخشی را
 بہ عنایت نقارہ بلند پایگی بخشیدہ بصوبہ کابل تعین فرمودم بہ مقارن این حال عرض داشت اعتبار خان از اگرہ رسید
 کہ خرم بالشکر نکیت اثر از ماند و روانہ این صوب شدہ ظاہر اخبار طلب خزانہ را شنیدہ آتش در نہادش اقتاد و عنان قضا

از دست داده بیتا بانه روانہ شدہ کہ شاید در اثنائے راہ خود را بجزانہ رساندہ دست اندازے تواند کرد بتنا برین
 را صواب تا چنین اقتضا فرمود کہ برسم سیر و شکار تا کنار آب سلطان پور نہضت اتفاق افتد اگر آن بے سعادت برہمنی
 بدترہ ضلالت قدم بہادیہ جلالت نہادہ باشد پیشتر شافتہ سزلے کردار ناہنجار در دامن روزگار را و نہادہ شود و اگر طور دیگر ہوتا
 بند و درخور آن لعل آید بہ باین عزیت ہفتہ ہم ماہ مذکور بساعت مسعود و زمان محمود کچ و واقعہ شد ما بت خان بنایت خلعت
 خاص سرخرازے یافت یک لک روپیہ بمرزاسم و دو لک روپیہ بہ عبداللہ خان بصیغہ مساعدت حکم شد مرزا خان پسر
 زین خان را با فرمان مرحمت عنوان نزد فرزند اقبال مند شاہ پر وزیر فرستادہ تاکید بیش از بیش در طلب او نمودہ شد راجہ
 سارنگیو بہت طلب راجہ زر سنگیو رفتہ بود آمدہ ملازمت نمود و معروض داشت کہ راجہ با جمیعت شایستہ و فوج آراستہ
 در بلدہ تہانیسر بسعادت رکاب منتظر خواہد گشت و درین چند روز مکرر عارض اعتبار خان و دیگر بندہ ہا از دار الخلافہ آگرہ رسید
 کہ خرم از برسد و ولتی حقوق تربیت را بعقوق مبدل ساختہ پاسے ادبار و دروادی جہالت و ضلالت نہادہ روانہ
 این حدود است و ازین جہت بر آوردن خزانہ را صلاح دولت ندانستہ باستحکام برج و بارہ و لوازم قلعداری پرداختم و چہنیں
 عرض داشت اصحت خان رسد کہ آن سرت پر دہ آزر م دریدہ روے بودی ادبار نہادہ از روش آمدن او بے
 خیر نمی آید چون صلاح دہ را در دین نہ بود بچراست ایزدی سپردہ خود متوجہ ملازمت است بتنا برین از آب
 سلطان پور عبور فرمودہ بہ کچ متواتر متوجہ تنبیہ و تادیب آن سیاہ بخت گردیدم و حکم فرمودم کہ بعد ازین او را بید دولت
 می گفتہ باشند درین اقبال نامہ ہر جا بے دولہ ز کور شود کنا یہ از و خواہد بود از تربیت ہا و مرحمت ہا کہ در حق او بظہور
 آمدہ می توانم گفت کہ تا حال ہیج بادشاہی بفرزند خود این قدر عنایت نکردہ باشد انچہ پدر بزرگوارم بہ برادران ملطفت
 نمودہ بودند من بنوکران او مرحمت فرمودم و صاحب خطاب و علم و تقارہ ساختم چون در اوراق گذشتہ بتقریبات ثبت
 افتادہ و بر مطالعہ کنندگان این اقبال نامہ پوشیدہ نخواہد بود کہ چہ پایہ توجہ و تربیت در حق او مبذول گشتہ زبان قلم را از شرح
 آن کوتاہ داشتیم از کلام الم خود نویسم از کوفت و ضعف و در چہنیں ہواے گرم کہ بمزاج من نہایت ناسازگاری دارد سواری
 و ترو و باید کرد و باین حال بر سر چہنیں ناخلفی باید رفت بسیارے از بندہ ہا را کہ سالہاے در از تربیت کردہ بہ مرتبہ
 امارت رسانیدہ کہ امروز باستی بنگ اوزبک یا قزلباش بکار آیند بہ شومی او سیاست فرمودہ بدست خود صنایع ساخت
 شد الحمد کہ ایزد جل سبحانہ آن قدر حوصلہ و بردباری کرامت فرمود کہ این ہمہ را تاب می توان آورد و یک طور می توان گذرانید

عاقبت گرگ زاده گرگ شود | اگر چه با آدمی بزرگ شود

درین تاریخ موسویان با عبدالعزیز فرستاده بے دولت رسید چون ملتسمات او معقولیت نداشت راه سخن نداده حاله
 مهابت خان نمودم که مقید دارد پنجم ماه مذکور کنار آب بود حیانہ مقروم و مسکر اقبال گردید خان عظم منصب هفت هزار و پنج
 هزار سوار سر بلندی یافت راجه بهارت بوند بلیه از دکن دو باینت خان از اگره رسیده ملازمت نمود و گناه د باینت خان را
 بخشیده بهمان منصب که سابق داشت سرفراز ساختم راجه بهارت بمنصب هزار و پانصدی هزار سوار و موسوی خان
 هزار و سی صد سوار ممتاز گشتند روز مبارک شنبه دوازدهم در ظاہر پرگنه تها نیسر راجه نرسنگه ملازمت نموده فوج
 آراسته بتوک عرض داده مورد تحسین و آفرین گردید راجه سارنگه ی بمنصب هزار و پانصدی و شش سوار سرفراز شد
 در حوالے کرناٹ آصف خان از اگره آمده سعادت رکاب بوس فرق غرت برافراخت درین وقت آمدن او عنوان فتوحات
 بود و از سوار سید خان از بویہ بکرات رسیده زمین بوس نمود در هنگامیکه بے دولت در برهان پور بود حسب التماس
 ادبانی خان را بویہ چوناکه تعین فرموده بودم بمشار الیه فرمان شده بود که بدرگاه آید درینو لا خود را رسانید و شکر یک خدمت
 گشت چون از دار السلطنت لاهور در سالت بروج اتفاق افتاد و فرصت مقتضی توقف و تامل نبود با معود و دے از
 امر آنکه در رکاب منصور بود و داشتند برآمده شد تا رسیدن بسره اندک مایه مردم سعادت همراهی
 سرفراز بود و بعد از گذشتن از سر فوج فوج قشون قشون لشکر از اطراف و جوانب آمدند تا دہلی آن قدر جمعیت فراهم آمد
 که بهر جانب که نظری انداختم تمام روسے صحرارے فرا گرفته بود چون بعرض رسید که بے دولت از فتح پور برآمده روانه
 اینصوب گشته بکویچ متواتر متوجه دہلی شد بجا که ظفر طراز حکم چلته پوشیدن فرمودم درین پورش مدار تدبیر امور و ترتیب
 افواج منصور بصواب دید مهابت خان مفوض بود سرداری فوج ہراول بعبد اللہ خان مقرر داشت از جوانان چیدہ و گزیدہ و
 سپاہیان کار دیده ہر کس را کہ مشار الیه التماس نمود در فوج او نوشته حکم فرمودم کہ یک گروہ پیشتر از دیگر افواج می رفتہ باشند
 خدمت رسانیدن اخبار و ضبط را ہمارا نیز او متعهد شد و ما غافل ازین کہ او بابے دولت ہندوستان است عرض صلی
 آن بد حاصل آنست کہ اخبار لشکر مارا باور رساند پیش ازین ہم خبر راست و دروغ بر طومار ہائے طولانی نوشته
 می آورده کہ جاسوسان من از انجا فرستاده اند بعضی از بندہائے فدوی را مہتممی داشت کہ بابے دولت اتفاق دارند و اخبار
 در بار باومی نویسد اگر بقتنہ سازی و در اندازی او از جارفتہ اضطراب و بیثباتی می نمودم درین طو شورش می کہ تند با وقتہ و افواج

بلادر آشوب و تلاطم بود بسیارے از بندہای فدوی را بہ تہمت اوصاف با لیتے ساخت با آنکہ بعضی از دولت خواہان
 و رخلایہ ملا بکنایہ و صریح آنکہ بلاندیشی و ناراستی او حرفہا راست بعرض می رسانیدند وقت مقتضی آن نبود کہ دانشگاہ پرده
 از روی کار او برگرفتہ آید چشم و زبان را از اداسے کہ دشت خاطر شوم او باشد بگشاہ داشتہ بیشتر از بیشتر در عنایت و التفات
 اغراق و افراط بکار می رفت کہ شاید نجلت زدہ از کردار ناہنجار خود گشتہ از بد ذاتی و قنہ پردازی باز آید آن مرد و وازل
 و ابد کہ سرشت زشت او بخت و اتفاق مجہول بود بخود بس نیامدہ کرد انچہ در خور او بود چنانچہ در جاسے خود
 گذارش خواہد یافت۔

در از جوے خلدش بہ ہنگام آب	گرش در نشانی بسلغ بہشت	در ختیکہ تلخ است او را سرشت
ہمسایان میوہ تلخ بار آورد	سراجم گوہر بہ کار آورد	بہ بیخ انگبین ریزی دشمن ناب

بالجملہ در حوالے دہلی سید بیوہ بخاری و صدر خان و راجہ کشناس از شہر آمدہ بہ حادث رکاب اس سرفراز
 شدند با قرق خان فوجدار سرکار او و تیر درین تاریخ خود را بار دوے ظفر قرین رسانید بہست و چہسم ماہ مذکور
 پرمحورہ دہلی گذشتہ در کنار آب جہنم معسکراقبال آراستم گردہر ولد را۔ سال در مار ۱۱۱۵ از صوبہ دکن آمدہ بدولت
 زمین بوس متمناز گردید بہ منصب دو ہزاری و ہزار و پانصد سوار سرفراز گشتہ بخطاب را۔ تا امتیاز پوشید زبردتخان
 میر توک بعنایت علم فرق عزت برافراخت۔

جشن ہیر و مہین نوروز از جلوس ہمایون

شب سہ شنبہ بہستم ماہ جمادی الاول سنہ ہزار و سے و دو ہجری نیز اعظم فرغ بخش عالم بہ بیت الشرف حمل سعادت
 تحویل از زانی فرمود و سال ہیز دم از مبداء جلوس بمبارکی و فرخے آغاز شد۔ درین روز استماع افتاد کہ بے دولت
 بجوالے مہر رسیدہ در پرگنہ شاہ پور لشکر ادبار اثر او فرو آمدہ بہست و ہفت ہزار سوار دید امید کہ عنقریب مقہور و
 منکوب گردد راجہ جیسنگہ نیرہ راجہ مانسنگہ از وطن خود آمدہ سعادت رکاب بوس دریافت راجہ نرسنگہ دیوراکہ در طائفہ راجپوت
 از عمدہ تر امرائے نیست بخطاب ہمارا راجہ بلند مرتبہ گردانیدہ راجہ جوگراج پسر او را بہ منصب دو ہزاری و ہزار سوار سرفراز

ساقم سید بهوه بعنایت فیل متا شد چون بعین رسید که بیدولت کنار آب جنبه را گرفته می آید حضرت موبک منصور میسر
 بهمان سمت مقرر گشت ترتیب افواج بحر مواج از بهر اول و چو لغار بر لغار توش و طرح و چند اول و غیره پاکینه که لایق حال و
 مناسب مقام بود قرار یافت مقارن این خبر رسید که بے دولت با خانخانان بے سعادت از راه راست عنان تافته
 بر پرگنه کولکه که بیست کرده جانب چپ است شافقه و سندر بر بهمن را که رهنما بے بادیه ضلالت و گمراهی است با داراب
 پس خانخانان و بسیار از امرای بادشاهی که رفیق راه یعنی و حرام نمی شده اند مثل بهتخان و سر بلند خان و خضر خان و عابد خان و جادو بے
 وادیرام و آتش خان منصور خان و دیگر معبداران که از تعینات صوبه کن و کجرات و مالوه بودند تفصیل آن طوے دار و تمام نوکران خود را مثل راجه پیم
 رانا و رستم خان و سیم بیگ و دریا بے افغان و قتی و غیره در برابر لشکر منصور گذاشته پنج فوج قرار داده اگر چه لطیف است سردار بے داراب
 برگشته روزگار است لیکن در تحقیق معنی سرداری و مدار کار بر سر گذشت که داراست و تیره نجات بے عاقبت در
 نوا بے بلوچ پور مردن او بار نموده اند هفتم ماه مذکور قبول پور معسکر ظفر گردید و درین تاریخ نوبت چند او بے باقر خان بود مشایخ
 را از همه عقب برگذاشته بودیم جمعی از مقهوران و در پیشگاه راه خود را با عراق لشکر منصور رسانیده دست تطاول دراز
 ساختند باقر خان پادشاه را فتنه آنها پرداخت و خواجه ابوالحسن خبر یافت و بکمک عنان تافت تا رسیدن
 خواجه مرودان تا به پایدار راه گریز سپرد و بودند روز چهارشنبه نهم ماه مذکور بیست و پنج هزار سوار بے سرداری آصف خان
 و خواجه ابوالحسن و عبداللہ خان جدا ساخته بر مقهوران بے عاقبت تعیین فرمودم قاسم خان و لشکر خان و ارادت خان
 و فدائی خان و دیگر بندها موازی هشت هزار سوار در فوج آصف خان مقرر گشت باقر خان و نورالدین قلی و ابراهیم حسین
 کاشغری و غیره مقدار هشت هزار سوار بکمک خواجه ابوالحسن قرار یافت نوازش خان و عید العزیز خان و عزیز اللہ و بسیاری
 از سادات بار به دامرو به به همراهی عبداللہ نوشته شد درین فوج ده هزار سوار بقلم آمدند سندر مقهور لشکر او بار اثر
 ترتیب داده قدم بی آزر می پشینه و درین وقت من ترکش خاصه خود را مصحوب از بر دست خان میر توک بخت
 عبداللہ خان فرستادم که موجب دلگرمی او شود چون تلاقی قریبین اتفاق افتاد آن روسیاه ازل و ابد که سرشت
 زشتش به بفران نعمت مجبول بود راه گریز سپرده به مقهوران پیوست عبدالعزیز خان پسر خاند و ران و اللہ
 اعلم دانسته یا ندانسته به همراهی او شافت نوازش خان و زبر دستخان و شیر حمله که در فوج آن بے حیثیت بودند پای
 بهمت افشرد از رفتن او ویران نشدند از آنجا که تا یزدان و جل و اعلی همه جا و همه وقت قرین حال این نیازمند

است در چنین هنگامیکه مثل عبداللہ خان سرداری فوج ده ہزار سوار را بر ہم زده و ویران ساختہ بقیہ پیوست و نزدیک
بود کہ چشم زخم عظیم بہ لشکر منصور رسید تیر تفنگ از شست غیب بمقابلہ سندر رسید از اقتادن او ارکان ہمت مقہوران
تزلزل پذیرفت خواجہ ابوالحسن نیز فوج مقابل خود را از پیش برداشتہ در ہم شکست و آصفخان بوقت رسیدن باقرخان
تردد نمایان کردہ کار را تمام ساخت و نتایج فتوحات روزگار تواند شدارکمن غیب چہرہ پرواز مراد گشت زبردست خان و شیرعلہ
و شیربجہ پسر او و پسر اسد خان معمری و محمد حسین برادر خواجہ جان و جمعی از سادات بارہہ کہ در فوج عبداللہ و سیاہ ہونہ
شہرت خوشگوار شہادت چشیدہ حیات جاوید یافتند عزیز اللہ پسرہ حسین خان زخم بندوق برداشتہ بسلامت ماند اگرچہ
درین وقت رفتن آن منافق مردود ہم از تائیدات غیبی بود لیکن اگر در عین جنگ این حرکت شنیع از و بظہور رسیدی
ظن غالب آنکہ اکثر سرداران لشکر عامی گشتندے یا گرفتار شدی بحسب اتفاق در السہ عوام بلعنت اللہ اشتہار یافت
چون نامی از غیب نامزد شدہ بود من ہم اورا بہین نام خواندم بعد ازین ہر جا لعنت اللہ مذکور شود کہنا خواجہ بود باطلہ
مقہوران بہ انجام کہ از عرصہ کارزار راہ گریز سپردہ بودند روئے بودی ادبار نہادند و دیگر خود را جمع نیارستند ساخت
و لعنت اللہ با سائر مقہوران تائیش بیدولت کہ بیت کردہ مسافت بود عنان کبریا شدہ و دولت باین نیازمند بنیاز رسید
سجرات شکر این مہبت کہ از عنایات مجدوہ آئی بود بمقدیم رسانیدہ و تلخوالان شایستہ خدمت راجہ فرمودم روز دیگر سرسند
را بجنور آوردند جان ظاہر شد کہ چون بندوق اورا سید جان ببالکان جہنم بہ کشت سوزن بھی کہ دوران ہوئے بودہ
برده اند وقتہ کہ خواستہ اند کہ آتش برافروزند فوجی از دور نمایان شدیم آنکہ میاد با جہار سرسبز گرام غلے گریختہ
اند مقدم آن موضع سرش را بریدہ برائے مجرای خود نزد خان اعظم کہ در جاگیر او مقرر بود برودہ مشارالہ بلازمت
آورد چہرہ شومش درست نمایان بود ہنوز متغیر نشدہ گوشہ اش را بچیت مرداریدائے کہ داشتہ بریدہ برودہ بودند
اما ہیچ معلوم نشد کہ از دست کہ بندوق خوردہ از معدوم شدن او بے دولت دیگر مگر نہ بہت گویا دولت و ہمت و
عقل او آن سگ ہندو بودہ ہر گاہ شل من پیری کہ در حقیقت آفریدگار مجازی اویم و در حیات خود اورا بالا پایہ
سلطنت رسانیدہ بہ ہیچ چیز از دور یغ نہ داشتہ باشم چنین کند جانش از عدالت الہی کہ دیگر روئے بہبود نہ بنید جمعی از
بندہا کہ درین یورش مصدر خدمات شایستہ شدہ در خور پایہ خویش بہر ہمیش سرفراز یافتند خواجہ ابوالحسن بمنصب
و پنج ہزاری از اصل و اضافہ متاثر شد و از شہان منصب چہار ہزاری و سہ ہزار سوار از باقرخان سہ ہزاری و پانصد سوار

و تقارن ممتاز گردید ابراهیم حسین کاشغری و دوی هزار و دوی هزار سوار غزیرا الله و دوی هزار و دوی هزار سوار نورالدین قلی و دوی هزار و
هفت صد سوار راجه رام داس و دوی هزار و دوی هزار سوار لطف الله هزار و پانصد و پانصد سوار پرورش خان هزار و
پانصد سوار و اگر جمیع بندها مفصلاً نوشته آید بطول می انجامد بالجمله یک روز در منزل مذکور مقام فرموده روز دیگر کوچ کردیم
دولت خان عالم از آله آباد کوچ کرده دولت آستان بوس دریافت و دوازدهم ماه مذکور در حواله موضع جهانسه منزل
شد درین روز سر بلند را سه از دکن آمده ملازمت نمود و بنایت خیمه مرغی خاصه یا پچول کثاره سرفراز گردید عبدالغفور
خان و چند سکه که همراه لعنت الله رفقه بودند خود را از جنگ بے دولت خلاص کرده بلازمت پیوستند و چنان بودند
که در وقتیکه لعنت الله تاخت ماراگان آن شد که بقصد مبارزت اسب برانگیخته چون میان مقهوران در آمدیم بجز رضا و تسلیم
نیم الحال قابو یافته خود سعادت آستان بوس رسانیدیم با آنکه دوی هزار و دوی هزار سوار مدد خرج از بے دولت گرفته بودند
چون مقهوران را باز پرسیدیم نمودند عذر آنها را بر استی خریداری شد و دوی هزار و دوی هزار سوار شرف آراستگی یافت و بسیاری
از بندها با صافه منصب و عنایات سرفراز گردیدند میر علیه الدوله از آگره آمده ملازمت نمود و فرستاد که در لغت تزیین
داد و بنظر و آرد و الحاح محنت بسیار کشیده و کوب پیروی ساخته و جمیع لغات را از اشعار علماء قدما مستشهد آورده و درین
فن کتابی مثل این در دنیا نیست و در این کتاب دوی هزار و چهار صد سوار سرفراز شده بفرزند شهریار فیصل خاصه
عنایت نمودم خدمت عظام مکرر بوسه و بختانم مقرر گشت امان الله سپر مهابت خان بختاب خانه زاد خانی و منصب چهار
هزاری ذات و سوار نوازش یافته بنایت عظم کثاره بلند مرتبه گردید غره اردی بهشت ماه آبی بر کنار کول فتح پور نزول
اقبال اتفاق افتاد اعتبار خان از آگره آمده ملازمت نمود و بنظر عافیت مخصوص گشت مظفر خان و مکرم خان و برادر بکر خان
نیز از آگره آمده سعادت ملازمت در یافتند چون اعتبار خان بمحافظت و محاربت قلعه آگره چنانچه از حلال مکی مصدر
مساعی جمیل و ترددات پسندیده گردیده بود بختاب ممتاز خانی سر بلند گردانیده منصب شش هزار و دوی هزار
سوار عنایت نمودم خلعت باشمشیر مرغی و اسب و فیل خاصه مرحمت فرموده بخد مت مذکور نصرت العفاف ارزانی
داشتیم سید هوو منصب دوی هزار و دوی هزار و پانصد سوار سرفراز شد مکرم خان منصب هزار و دوی هزار سوار و خواجه قاسم
هزار و چهار صد سوار نوازش یافتند چهارم ماه مذکور منصور خان فرنگی که در اوراق گذشته احوال او بشرح مرقوم گشته با
برادرش و نوبت خان و کنی برهنونی دولت از بے دولت جدا شده بخد مت پیوستند خواص خان را نزد فرزند اقبالند

شاه پرویز فرستاد میرزا عیسی ترخان از ملتان رسیده سعادت آستان بوس دریافت بهایت خان شمشیر خاصه عنایت
شد و هم ماه مذکور نوحه پرگنه هندون مسکراقبال گردید منصور خان بمنصب چهار هزار و سیصد نفر سوار و نوبت خان
بمنصب دو هزار و سیصد نفر سوار اختیار یافتند و از دهم مقام شد چون درین روز سعادت ملازمت فرزند اقبال مندر شاه پرویز
مقرر گشته بود حکم فرمودم که شاهزاده های کامگار و امرا و سایر بندگان سپاه جوق جوق و قشون قشون
باستقبال شتافته آن فرزند اقبال مندر آیین لایق بملازمت آورند و بعد از گذشتن نیم روز که ساعت مسعود و
فخار بود سعادت زمین بوس جبین اخلاص نورانی ساخت و بعد از تقدیم لوازم کورنش و تسلیم دادای مراتب توره و
ترتیب فرزند اقبال مندر البشوق و شفقت تمام در آغوش عزت گرفته نوازش و مهربانی فرمود و در پیش ظاهر ساختم و نیولا خبر رسید
که بے دولت در وقت عبور از حوالی پرگنه انبیر که وطن مالوفه راجه مانسنگ است جمعی از اودای را فرستاده آن مسوره را
تاخت و تاراج نموده و از دهم ماه مذکور ظاهراً موضع ساروالی مسکراقبال گشت حبش خان را حجت تمیر سارال اجمیر
پیشتر خدمت فرمودم فرزند سعادت مندر شاه پرویز را بمنصب والای حمل هزار و سیصد نفر سوار بلند مرتبه گردانیدم
چون بعضی رسید که بید دولت جگت سنگه پسر راجه با سورا حقین فرموده که بوطن خویش رفته و در آن صوبه پنجاب البواب
فتنه و فساد مفتوح گرداند صادق خان میر بخشی را بجو مت صوبه پنجاب سرفراز ساخته به تنبیه و تادیب خدمت فرمودم
خلعت با شمشیر و فیل عنایت کردم و منصب ادا از اصل و اضافت چهار هزار و سیصد نفر سوار و نوبت خان شمشیر
نقاره سرفراز گردانیدم در نیولا بعضی رسید که میرزا بدیع الزمان پسر میرزا رخ را که بی فتح پوری اشتهار دارد و برادران
خرداد بخیر بر سر اورنجته اورا بقتل میرسانند متعارن این حال برادرانش بدرگاه آمده زمین بوس نمودند و مادر حقیقی او نیز
بخدمت پیوست لیکن چنانچه باید مدعی خون فرزند نشد و به ثبوت شرعی نتوانست رسانید اگر چه زشت خوئی او بمرتبه
بود که کشته شدن آن بے سعادت افسوس نداشت بلکه صلاح وقت و مناسب دولت باشد لیکن چون ازین بے دولتان نسبت
به برادر کلان که بمنزله پدر است چنین بے باکی بظهور رسیده و عدالت مقتضی اغماض نگشت حکم فرمودم که بالفعل در زندان
محبوس باشند بعد ازین آنچه سزاوار باشد عمل آید بیست و یکم ماه مذکور راجه گجسنگه و راجه سورجسنگه از محال جاگیر خود رسیده دولت
رکاب بوس دریافتند مگر الملک که بطلب فرزند خان جهان بملتان فرستاده بودم درین تاریخ آمده ملازمت نمود و از
صوبت صنعت و بیماری او معروض داشت اصالت خان پسر خود را با هزار سوار بخدمت فرستاده اظهار تاسف و آرزوی

بسیار از حرمان ملازمت نموده بود چون عذر بفرغ صدق آراستگی داشت مقبول افتاد بست و پنجم ماه مذکور فرزند اقبال مند
 شاهزاده پرویز با عساکر منصور تبعاً قب و استیصال بے دولت و مخدول العاقبت تعیین شد عنان اختیار شاهزاده کامگار
 و مدار انتظام عساکر منصور ظفر آثار بید مومن الدوله القا هر مهابت خان حواله شد از امرای نامدار و بهادران جان نثار
 که در خدمت شاهزاده بلند اقبال مقرر گشتند باین تفصیل است خاندان عالم مهاراجه گجنگه فاضل خان رشید خان راجه
 گردی راجه رام داس کچوا به خواجه میر عزیز الله اسد خان پرورش خان اکرام خان سید بنیر خان لطف الله راس
 نرائن داس و غیر جم موازی چهل هزار سوار موجود و توپ خانه عالی بابیت لک روپیه خزانہ همراه نموده شد بساعت
 سعادت قرین آن فرزند اخلاص گزین را به معنان فتح و فیروزی رخصت نموده شد فاضل خان بخدمت بخشگیری و
 قلعہ نویسی لشکر منصور مقرر گشت ملعت خاصه بانادری زیر لفت و در گریبان و دامان مروارید کشیده که مبلغ چهل و یک هزار
 روپیه ورت ترتیب یافته بود و فیل خاصه رتن گج نام با ده ماده فیل و اسب خاصه شمشیر مرصع که قیمت جمله بهتقا و دو هفت
 هزار روپیه باشد بشاهزاده مرحمت فرمودم و همچنین نوزدهان بیگم خلعت و اسب و فیل چنانچه رسم است به آن فرزند لطف
 نمود و مهابت خان و دیگر امراء و خود شائستگی اسب و فیل و سرو پا عنایت شد از ملازمان و دشناس آن فرزند نیرعنایات
 لائق سرفرازے مان این تاریخ منظر خان بخدمت میر بخشی خلعت امتیاز یافت غره خور واد ماه الی شاهزاده
 و این پیر خسرو را بصاحب صوبگی ملک که ات سر بلند ساخته خان اعظم را ابوالانصب اتالیقی او امتیاز بخشیدم به شاهزاده
 اسب فیل و خلعت و خنجر خاصه مرصع و تور و در خدمت شد خان اعظم و نوازش خان و دیگر بندها بنوازشات و در خور
 خود سرفرازے یافتند ارادت خان از تغیر فاضل خان بخدمت بخشگیری ممتاز شد و رکن السلطنت آصف خان بصاحب صوبگی
 ولایت بنگاله و او و ایسه فرق عزت برافراخت خلعت خاصه با شمشیر مرصع بشار الیه عنایت شد ابوطالب پسر او به همراهی پدر
 مقرر گشت و بمنصب دو هزار سوار سرفرازی یافت به روز شنبه نهم ماه مذکور بمطابق نور و هم شهر حبس سه هزار و سی
 و دو هجری در ظاهر اجمیر برکنار تال آنا ساگر نزول سعادت اتفاق افتاد شاهزاده و او بخش بمنصب هشت هزار و سی هزار
 سوار سرفراز گردیده و دو لک روپیه خزانہ بحبت مدد خرج لشکر بهرامی او مقرر گشت و یک لک روپیه مساعدت بخان اعظم
 حکم فرمودم الی پسر افتخار بیگ که در خدمت فرزند اقبال مند شاه پرویزی باشد حسب الالتماس آن فرزند نیرعنایت سلم
 سرفراز گردید تا تارخان بحر است قلعہ گوالیار دستوری یافت راجه گجنگه بمنصب پنج هزار و چهار هزار سوار سرفراز گشت

درینو لا از اگره خبر رسید که حضرت مریم الزامی بقصداے ایزد سبحانه بخلوت سراسرے جاودانی شافتند امید که احد تعالی ایشان را غریق
بحر رحمت خویش گرداناد و جلالت سنگ سپهر انا کران از وطن آمده دولت زمین بوس دریافت ابراهیم خان فتح جنگ حاکم بنگاله
سے و چهار روز خیر نعل برسم پیشکش فرستاده بود و بنظر در آمد باقر خان بقو جدارى سرکار او و دو سادات خان بقو جدارى میان دو آب
مقرر گردیدند میر شرف بخد مت دیوانی بیوتات سرفراز شده و دوازدهم تیر ماه الهی عرض داشت متصدیان صوبه گجرات نو بخش
فتح و فیروزی گردید و تفصیل این اجمال آنکه صوبه گجرات را که جاسے یکے از سلاطین والا شکوه است در جلد وی فتح رانا به سید دولت
عنایت فرموده بودم چنانچه در سوانح گذشته مشروحاً ثبت افتاد و سند بر زمین بود کالت او حکومت و راست آن ملک می نمود
در هنگامیکه این اراده فاسد در خاطر حق ناشناس اور رسید آن سنگ بوند و را که پیوسته یک سلسله تفاق و عناد و
مرتب اسباب قتل و فساد بود و با همت خان و شمره خان و سرفراز خان و بسیارے از اعیان و ثواب که کاردار
آن صوبه بودند بجنور خود طلب نموده اکثر برادران را بجاسے او مقرر داشت بعد از آن که سند پیشکش رسید به دست بزمیت
یا نته عنان او بار بصوب ماند و تاقه ملک گجرات را به قبول لعنت الله مقرر نموده اکثر مذکور را به آصف خان دیوان آنصوبه
و خزانة تحت مرجع که پنج لک روپیہ صرف آن شده و پرو که بدولت روپیہ بآورد و این روپیہ پیشکش من ترتیب داده بود و طلب فرود صنفی خان
برادر جعفر بیگ است که در خدمت پدر من بختاب آصفخانی اختصاص داشت یک پسر برادر نور علی و یک پسر برادر نور علی و یک پسر برادر نور علی
آصفخانی سرفراز است در خانه اوست و صبیہ دیگر از و به سال کلان تر بخانه سید دولت و دوازده ساله اند و این بچہ سید دولت
از و توح همراہی و موافقت داشت لیکن چون در ازل قلم تقدیر سعادت من بشارت شده بود که بزرگوارت برسد
حق سجاد تعالی او را موافق گردانیده مصدر خدمات نمایان شده چنانچه نوشت می آید باطل لعنت الله بر قواد قواد نام خواجه سمری
خود را ب حکومت آن ملک فرستاده او با معبودی بے سرو یا با جد آباد و در آمد شهر گجرات را تصرف گشت چون صنفی خان
اراده دو انتخابی پیش نهاد خاطر اخلاص آثار داشت و زنگا بداشت من نو کرد و فراہم آوردن جمعیت و صید و لہا ہمت گماشت روی
چند پیشتر از کتب از شهر برآمد و در کنار تال کانکر یہ منزل گزید و از آنجا به محمود آباد و شتافت و بظاہر چنان نمود کہ نزد سید دولت
سیروم و در باطن بانا ہر خان و سید دلیر خان و نانو خان افغان و دیگر بندگان سپار و فدویان ثابت قدم با
اخلاص کہ در محال جاگیر خود توقف داشتند مراسلات و مراعات ترتیب مقدمات دولت خواہی نموده در انتظار فرصت
نشست صالح نام ملازم بے دولت کہ نو جدار سرکار پہلاد بود و جمعیت نیک ہمراہ داشت از فحواہی کار در یافت کہ

صفی خان را اندیشه دیگر پیش نهاد خاطر است بلکه کمتر هم این معنی را در یافته بود لیکن چون صفی خان جمعی را دلاسان نموده شرائط حرم و احتیاط مرغی و مسلوک می داشت نتوانستند دست و پا زد و صلح از توهم آنکه مبادا صفی خان ترک محابا و مدارا نموده دست بخزان در از سازد پیش بینی بکار برده با خزان پیشتر شرافت قریب ده لک روپیہ باند و بے دولت رسانید و کمتر نیز مردله مرصع را گرفته از پله ادروانه شد اما تخت را بجبهت گرانی نتوانست همراه بر و صفی خان قابو دانسته از محمود آباد برگشته که بجای که از راه متعارف بر سمت چپ واقع است و نانو خان در انجا بود نقل مکان نموده بانا هر خان و دیگر دولت خواهان بکابنت و پیغام قرار داد که هر کدام از محال بگریز خود با جمعی که دارند سوار شده هنگام طلوع نیز عظم که صحیح اقبال اهل سعادت است و شام او بار بار باب شقاوت از در آنکه است آنها است بشهر در آیند و نسای خود را در برگنه مذکور گذاشته خود بانانو خان و شام او بشهر رانیده در پای آن تخت توقف می نماید تا خوب روشن شود و دست و دشمن تمیز توان کرد و بعد از جان افزایی صحیح حاکم چون در دولت رسیده است با آنکه اثری از نا هر خان و دیگر دولت خواهان ظاهر نبوده توهم آنکه مبادا مخالفان آگاه به یافته در پای قلعه را هم محکم سازند و کل بتایید این حضرت بخش نموده از دروازه سارنگ پور شهر در آمده و مقارن این حال نا هر خان نیز رسیده از دروازه آمده داخل شهر شد و خوابه سرای لعنت الله از نیرنگی اقبال بیرون رفت و قوت یافته بخانه رنبره میان رحیم الدین پناه بر دیند های شایسته خدمت شاد و یا نه فتح و نصرت بلند آوازه ساخت این هم برج و باره پور اختند و چند رابر سر خانه محمد تقی دیوان بے دولت و حسن بیگ بخشی او فرستاده آنها را بدست آورد و ندو شیخ حیدر خود آمد و صفی خان را آگاه ساخت که خوابه سرای لعنت الله در خانه من است او را هم دست بگردن بسته آوردند و جمیع ملازمان و منتسبان بے دولت را محبوس و مقید ساخته خاطر از ضبط و نسق شهر پر و اختند و تخت مرصع با دو لک روپیہ نقد و اسباب و اشیا نیک از بید دولت و مردم او در شهرها و تبصرات دولت خواهان در آمد چون این خبر بے دولت رسید لعنت الله را با بهمت خان و شراره خان و سر فر از خان و قابل بیگ و رستم بهادر و صلح بخشی و دیگر خاصیان تبعاقب چه از بند های بادشاه و چه از مردم خود قریب پنج دشتش هزار سوار موجود بر سر احمد آباد تعین نمود و صفی خان و نا هر خان از آگاهیه این پاس بهمت افشوده بدلا ساس سپاهی و فراهم آوردن جمعیت پور اختند و از نقد و جنس هر چه بدست آمده بود حتی تخت را شکسته بعلافه مردم قدیم و جدید قسمت نمودند و راجه کلیمان زمیندار اند و بر و پسر لال گوپی و سایر زمینداران اطراف را بشهر طلبید جمعیت نیک فراهم آورد و در لعنت الله بیگ مقید نموده در عرض بهشت

روز خود را از ماندوبه روده رسانید دولت خواهان برهنه می بست و بدرقه توفیق از شهر برآمده در کنار تال کانگره معسکر اقبال
آراستند لعنت الله را بخاطر میرسد که شاید از تیز جلوی سرشته انتظام دولت خواهان از هم تواند گسیخت چون از برآمدن بند هله
خدمت گذار آگاهی یافت و بر روده عنان ادبار بار کشیده تا رسیدن کمک توقف گزید بعد از آن که عاصیان بدست انجام بان
سرقتنه ایام ملحق گشتند قدم ضلالت و گمراهی پیش نهاد و بند هاله دولت خواه از کانگره کوچ کرده در ظاهر موضع تیوه
نزدیک بمرزا قطب عالم فرود آمدند لعنت الله بر روزه راه را بدو روز پیچیده از برآمده به محمود آباد پیوست چون رسید
دلیر خان نسائی شزره خان را از برآمده گرفته بشهر آورده بود و نسائی سرفراز خان تیر در شهر بود صفی خان بهر دو مخفی کنی شده
پیغام داد که اگر برهنه می سعادت داغ عاصیان از لوحه پیشانی عبودیت خود زدوده خود را در سلک سایر بنده هاله دولت خواه
منتظم سازید عاقبت شما در دنیا و در عقبی مقرون بصلاح و سعاد خواهد بود و الا عیال لفقار شما را متعرض ساخته اند از
نوازی سیاست خواهیم کرد لعنت الله ازین معنی آگاه می یافت سرفراز خان را به بهانه از خانه طلب و دسته متعبد گردانید و
چون شزره خان و بهتخان و صلح بخشی با هم اتفاق داشتند و یکجا فرودی آمدند شزره خان را نتوانست بدست آورد و بالجمله
بسیست و یکم ماه شعبان ۱۰۳۱ لعنت الله از جانی که بود سوار شد عساکرت بآفر را ترتیب داده دولت خواهان نیز افواج
اقبال آراستند و مستعد جدال و قتال گردیدند لعنت الله را بخاطر میرسد که از در آمدن سیه همت آنها از جا خواهد رفت
و کار جنگ نارسیده پریشان و متفرق خواهند گشت چون ثبات قدم دولت خواهان را می دیده کرد تا باینجا بحسب انب
دست چپ عنان ادبار یافت و بطاهر چنان نمود که درین میدان دار و منگ زیر خاک پنهان ساخته اند مردم با ضایع خواهند
شد بهتر آنست که در عرصه سرکج رفته جنگ اندازیم و این اندیشه فاسد و بدبیرت باطل از تابدات اقبال بود چه از تحریف عنان او
آزاده هنریت بر زبانها افتاد و بهادران عرصه فیروزی گرم و گیر از پهلوی درآمد و آن بے سعادت بسر گنج نتوانست رسید
و در موضع باز چپه دانه کرد دولت خواهان ورده مالوده که قریب سه کرده فاصله بود معسکر اقبال آراستند صبح روز دیگر
افواج ترتیب داده بآمین پسندیده متوجه کارزار گشتند و ترتیب افواج بدین منظره قرار یافت در بهر اول نا بهر خان و راجه کلیان مینداد
اند و دیگر بهادران جلالت آثار کار طلب گردیدند و در چو نفا رسید دلیر خان رسید و دو جمعی از بنده هاله اخلاص شعار
مقرر شدند و در بهر نانو خان رسید یعقوب و سید غلام محمد و دیگر فدائیان جان شارب قرار گرفتند و در قول صفی خان و کفایت
خان بخشی و بعضی از بنده هاله شایسته خدمت پائے همت افشردند از اتفاقات حسنه جانی که لعنت الله فرود آمده بود زمین

پست و بلند بود ز قوم زار انبوه و کوچک تنگ داشت بنا برین سلسله افواج ادا تنظیم شایسته نیافت اکثر مردم کاری خود را
 همراه رستم بهادر پیش کرده بودند و بهمت خان و صالح بیگ نیز از پیش قدمان حملات بودند سپاه نکبت آمار او را نخست جنگ با
 ناخران بهمن خان افتاد و حلیقتش نمایان شد قضا را بهمت خان بزخم تنگ بر خاک هلاک افتاد و صالح بیگ را با نانو خان و سید یعقوب
 و سید غلام محمد و دیگر بندها مبارزت دست داد و در عین زد و خورد قتل سید غلام محمد رسیده او را از اسب جدا ساخت و بزخم های
 کاری بر خاک افتاد و قریب صد کس او جان نثار گردیدند درین وقت فیله که در پیش فوج عاصیان بود از آواز بان و صاعقه
 تنگ رو گردان شده بکوچه تنگ که از دو طرف زار داشت در آمده بسیارے از مقهوران را با مال شیتی ساختن باز
 گشتن فیله سر رشته تنظیم می نمود از هم گینخت درین اثنا سید دلیر خان از دست راست در آمده کارزار کرد و لعنت افش
 از تنگ شده و بهمت خان و صالح بیگ نداشت بقصد کمک آنها جلو تیز گرفته بارگی اوبار برانگیخت چون بهادران فوج
 بهراول ترددات کرده اکثر زخمی شده بودند از رسیدن لعنت افش تاب نیاورده انحراف عنان نمودند و نزدیک بود که چشم زخم
 عظیمی رسد درین حال تا ناید ایزدی بجلوه در آن صفت این از قول بکمک فوج بهراول شتافت مقارن این خبر شسته شدن
 بهمت خان و صالح بیگ شد رسید و از نمایان شدن فوج قول و آمدن صفی خان پاس بهمت افش شده او از جا
 رفته آواره و شست و شوی کاشی شد سید دلیر خان تا یک کرده تعاقب نموده بسیاری از بهریمیتان را علت تیغ انتقام
 ساخت قابل یک حرام نمک با معنی از مقهوران سیر سرخیجی مکافات گردید چون لعنت افش از سرفراز خان جمعیت خاطر
 نداشت و روز جنگ او را اسلحه قتل نشان داد از غلامان خود را مکل ساخته بود که اگر شکست افتاد او را قتل سازند
 همچنین بهادر سپه سلطان احمد را نیز با نیرنجیر بر یکی از فیلمان سوار کرده اجازت قتل داده بود در وقت گریختن مکل سپه سلطان احمد
 او را بجهد هرنی کشد و سرفراز خان خود را از بالا فیله بزمیری اندازد و مکل او در آن سر آسمانی از روی اضطراب زخمی بادی زند
 اما کارگر نمی افتد صفی خان او را به کارزار دریافته بشهری فرستد و لعنت افش تا برده عنان اوبار باز نکشید و چون نسا
 شمره خان در قید دولت خوابان بود ناچار آمده صفی خان را دید بالجلد لعنت افش از برده به برونچ شتافت فرزندان بهمت خان
 در قلعه مذکور بودند اگر چه او را در قلعه راه ندادند اما پنج هزار محمودی بسم اقامت فرستادند و او سه روز در بیرون قلعه برونچ بحال تباه
 گذرانیده روز چهارم از راه دریای به بندر سورت رخت اوبار کشید قریب دو ماه در بندر مذکور بسر برده مردم پریشان خود را بسیج
 ساخت چون سورت در جاگیر بید دولت بود قریب چهار لک محمودی از مقصد یان او گرفته آنچه بظلم و بیداد از هر جهت بدست آمد

متصرف شد و باز بخت برگشته های ستاره سوخته فراهم آورده در برهان پور خود را به بیدولت رسانید القصد چون از صفی خان و دیگر بندها که حق شناس که در صوبه گجرات بودند چنین خدمت شایسته بطور پیوسته هر کدام با انواع نوازش و مراحم سرملبندی یافت. صفی خان هفت صدی ذات و سه صد سوار منصب داشت سه هزاری و دو هزار سوار ساخته بخطاب سیف خان جهانگیر شاه و علم و تقاریر سرفراز که بنشینم ناهیر خان هزاری و دو سوار داشت بمنصب سه هزاری و دو هزار سوار عزت امتیاز یافته بخطاب شیرخان و عنایت اسپ و فیل و شمشیر مرغ فرقی عزت برافراخت و او نیزه نرسنگد یو برادر پورن تل لولو است که حاکم رالیسین و چندیری بود چون شیرخان افغان قلعه رالیسین را محاصره نمود مشهور است که او را قول داده بقتل رسانید و اهل حرم او با صطلاح بنود جوهر کرده خود را در آتش غیرت و ناموس سوختند تا دست ناچار بدامن عصمت آنها نرسد فرزندان و اقوام او هر کدام بطرفی افتادند پدر ناهیر خان که خان جهان نام داشت نزد محمد خان فاروقی حاکم اسیر و برهان پور رفته سمان شد و چون محمد خان و ولایت حیات سپرد حسن پسر او در صفر سن بجای پدر نشست راجه علیخان برادر محمد خان آن خرد سال را در قید کرده خود مقلد امور حکومت گشت بعد از چندگاه راجه علی خان خبر رسید که خان جهان و جمعی از نوکران محمد خان اتفاق نموده اند و قرار داده که قصد توکلند حسن خان را از قلعه بر آورده ب حکومت پروازند راجه سی خان پیش دستی نمود و سادات خان حبشی را با بسیاری از ابطال رجال بر سر خانه خان جهان فرستاد که یا او را زنده بدست آرند یا قتل رسانند مشایه به خود قدم غیرت افشرد و جنگ استاد و چون کار بر دستنگ شد جوهر کرده از حیات مستعار و در گذشت در آن وقت ناهیر خان بغایت خردمند بود حیات خان حبشی از راجه علی خان التماس نموده او را بفرزند سی بر سر مسلمان ساخت بعد از فوت او راجه علی خان در مقام تربیت ناهیر خان در آمده رعایت احوال او بواجبه نمودند چون پدر بزرگوار را در قلعه اسیر رانج کردند مشارالیه بخدمت آنحضرت پیوست آثار رشد از ناصیه احوال او دریافتند بمنصب لائق سرفراز فرمودند و برگشته محمد پور را از صوبه مالوه بجایگزید و عنایت نمودند در خدمت من بیشتر از پیشتر ترقی کرد بحال که توفیق حق گذاری نصیب او شد نتیجه آن چنانچه لائق بود دریافت سید ولیر خان از سادات بارهه است سابق نامش سید عبدالوهاب بود منصب هزاری و هشت صد سوار داشت بدو هزار و دو سوار و علم سرفراز گشت بارهه بزبان هندی دوازه را گویند چون در میان دو آب دوازه دینه نزدیک بهم واقع است که وطن این سادات است بنا برین سادات بارهه افتخار یافته اند بعضی مردم در صحت نسب اینها سخن ها دارند لیکن شجاعت ایشان برهانی است قاطع بر سیادت چنانچه ورین دولت هیچ معرکه نبوده که اینها خود را نمایان نساخته

گذرانید شکر این موهیت که از عنایات الهی بود بتقدیم رسیده و شرح آن مجمل آنکه چون عساکر منصور در موکب شاهزاده والا قدر
از کرویه چاندان عبور نموده به ولایت مالوه درآمد بے دولت بامیت هزار سوار و ستمصدفیل جنگی و توپخانه عظیم از ماند و بعزم رزم
در آمد و جمعی از ترکیان دکن را با جادوراس و دادوی رام و الش خان و دیگر مقهوران سیاه بخت پیش از خود گسیل نمود که بارودی
ظفر قرین بقراتی برآیند مهابت خان ترتیب بتکر شایسته نموده شاهزاده والا قدر را در قول جاس داد و خود همسر فوج
دارسیده در سوار شدن و فرود آمدن شرائط حزم و احتیاط بکار برد ترکیان از دور خود را نموداری گردانند و قدم جرات و جلالت
پیش نمی نهادند روزی نوبت چند اولی منصور خان فرنگی بود در وقت فرود آمدن اردو مهابت خان بخت احتیاط
بیردن لشکر فوج بسته ایستادند تا مردم بفراغ خاطر دائره کنند چون منصور خان در اثنای راه بخورده سمرست باده غرور به
منزل می رسید بحسب اتفاق فوجی از دور نموداری شود و خیال شراب او را برین می دارد که باید تاخت بے آنکه برادران و مردم
خود را خبر کنند سوار شده می تازد و دو سه ترکی را پیش انداخته تا جاس که جادوراس و دادوی رام با دو سه هزار سوار صفت بسته ایستاده
اند زده زده می برد و چنانچه ضابطه اینهاست از اطراف هجوم آورده او را در دست گیرند تا زمانی داشته دست و پا زده در راه اخلاص
جلان سپاری گرد و درین ایام مهابت خان پیوسته برسل و رسائل صید دلها می رسیده جمعی که از احتیاط و اضطراب همراه
بیدولت بودند می نمود چون مردم آیت یاس از صفحہ احوال اومی خواندند از آن جانب نیز نوشته میاید و خواهسته بودند بعد
از آن که بے دولت از قلعه ماند و برآمدن جبهه ترکیان را پیش فرستاد و از آن آنها رستم خان و نقل و برقد از خان را با رده و چیلان
روانه ساخت انگاه داراب خان و بهیم و بیرم بیگ و دیگر مردم کاری دور روانه گردانید چون بخود قرار جنگ صف نه
توانست واد همیشه نظر بر قفا داشت فیلمان مست جنگی را با ارا به باے توپخانه از آب زبده گذرانیده جریده از پے داراب
و بهیم خود هم روے ادا بار بعرضه کارزار نهاده روزی که حوالے کالیا ده معسکراقبال گردید بیدولت تمام لشکر نکبت اثر خود را به
تقابل فوج منصور فرستاده خود با خان خانان و معدودے یک گروه عقب ایستاده برق انداز خان که از بهایت خان قول گرفته و برین
بود وقتی که لشکر ما در برابر هم صف کشیده اند قابو یافته با جماعتی برق انداز تاخته و لشکر منصور رسانیده و جهانگیر بادشاه سلامت گفته می آید تا بهایت خان
رسید مشارالیه بلازمست فرزند اقبالند و پیر برده بمراحم بادشاهی متعال و امیدوار گردانید و سابق بهار الدین نام داشت و نوکر زین خان
بود بعد از فوت او در سلک توپچیان رومی منتظم گردید چون خدمت خود را گرم و چسپان می کرد و جمعی با خود همراه داشت لائق
ترتیب دانسته بقطاب برقد از خانی سرفراز ساختم در وقتی که بیدولت را بدکن می فرستادم مشارالیه را میر آتش لشکر ساخته همراه اوین

ساختم اگر چه در ابتدا سواغ لغت برنا صیه عبودیت نهاد لیکن عاقبت بخیر ظاهر شد و بوقت آمدن بهمان روز رستم که از نوکران عمده او بود و اعتماد تمام بر او داشت چون یافت که دولت از دست رفته است از مهابت خان قول گرفته برهنه نونی سعادت و بدرقه توسنیت با محمد مراد بخشی و دیگر منصبداران که همراه او بودند از لشکر نکبت اثر او بیرون تاخته بموکب اقبال شاهزاد و الایست در پیوست بیولت را از شنیدن این اخبار دست و دل از کار رفت و در تمام نوکران خود چه جاے بنده باے بادشاهی که همراه او بودند بے اعتقاد و بے اعتماد شده از غایت توهم شباشب کس فرستاده مردم پیش را نزد خود طلبیده فرار برقرار اختیار نموده سر اسیمه از آب نوبده عبور کرد و درین وقت باز چندی از ملازمان او قاپو یافته جدا شدند و بجز دست فرزند سعادت مند پیوسته در خور حالت خویش نوازش یافتند و هر رین روز که از آب نوبده می گذشت نوشته بدست مردم او افتاد که مهابت خان در جواب کتابت زاهد خان نوشته بمواطفت و مراحم بادشاه مال و امیدوار گردانیده و درآمدن ترغیب و تحریص بسیار نموده بود آن را بجنس نزد بیولت بردند او از زاهد خان بدگمان و بے اعتماد شده او را به سه پسر محبوس گردانید زاهد خان پسر شجاعت خان است که از امر او بنده باے معتمد پدر بزرگوارم بود و من باین بے سعادت را نظر بر حقوق خدمت و نسبت خانه زادگی تربیت فرموده بخطاب خانی و منصب هزار و پانصد ری سر فراز ساخته همراه بخدمت فتح دکن رخصت فرمودم درین ملاکه امر اسے آن صوبه را بحسب مصلحت قندهار طلبم هم با آنکه فرمان از روی تاکید خصوص با وصا و در شد این بے سعادت بدرگاه نیامده خود را از قندهار و دیان و دواخواهان بیدار ظاهر ساخت که از آنکه از حویلی و بلی شکست خورده گشت با آنکه خیال مندی داشت توفیق نیافت که خود را ببلای زمت رساند و غیا خجالت و داغ حدیثان از لوح پیشانی پاک ساخته عذر تقصیر گذشته در خواهد تا آنکه منتقم حقش او را باین روز مبتلا ساخت و مبلغ یک لک و سی هزار و سیصد و پنجاه روپیه نقد از اموال او بید دولت متصرف گشت.

چو پیر کردی پیش این کافات که واجب شد طبیعت را مکافات

بالجمله بے دولت بهر عت از آب نوبده گذشته تمام کشتیها را با نظرف کشید و گذر بارها با اعتقاد خود استحکام داده بزم بیگ بخشی خود را با فوجی از مردم معتمد خود و جمعی از ترکیان دکن و کنار آب گذاشته ارا به باے توپخانه و در برابر نهاده خود بجانب قلعه اسیر و بر بانپور عثمان ادبار مطوف داشته و درین وقت ملازم او قاصدی که خان خانان نزد مهابت خان فرستاده بود گرفته پیش بید دولت برود و عنوان مکتوب این بیت مرقوم بود.

صد کس بنظر نگاه می دارندم در نه پیریدی ز بے آراے

بیدولت او را با دلا و از خانه طلبداشته نوشته را با و نمود اگر چه عذر با گفت لیکن جوابی که مسموع افتد نتوانست
 سامان نمود القصه او را با داراب و دیگر فرزندان متصل منزل خود نظر بنزد نگاه داشت و آنچه خود فال زوده بود که صد کس بنظر
 نگاه می دارند پیش او آمد و درینو لا ابراهیم حسین ملازم فرزند اقبال مندر که عرض داشت فتح آورده بود بخطاب خوش خبر خانی
 سرفراز ساخته خلعت و قیل عنایت شد و فرمان مرحمت عنوان بشا هزاره و ههابت خان مصحوب خواص خان فرستاده بهیو بچی
 گران بها بجهت فرزند اقبال مندر و شمشیر مرصع به ههابت خان عنایت شد به چون از ههابت خان خدمات شناسیده بظهور پیوسته
 بود بمنصب هفت هزاری ذات و سوار سرفرازی بنجشیدم سید صلابت خان از دکن آمده دولت زمین بوس دریافت مورد
 عنایات خاص گردید مشارالیه از تعینات صوبه دکن بود چون بیدولت از حوالی دهلی شکست خورده بهماند و رفت او فرزند آن
 خود را در حد و متعلقه غیر صبیانت ایزدی سپرده از راه نامتعارف خود را بملازمست رسید پسیرزا حسن پسیر میرزا رستم
 صفوی بنجدست فوجداری سرکار بهراج دستوری یافته بمنصب هزار و پانصدی ذات و پاد سوار از اصل و اصنافه سرفراز
 گشت لعل بیگ داروغه دفتر خانه را نزد فرزند اقبال مندر شاه پرویز فرستاده خلعت خاصه با نادری به آن فرزند و دستار
 بههابت خان مصحوب او عنایت شد خواص خان که سابق نزد آن فرزند رفته آه بود ملازمست نمود و مشتمل بر اخبار خوش آمد خانه زاد
 خان پسیر ههابت خان را بمنصب پنج هزاری ذات و سوار سرفراز ساختیم و یولار دوزی بشکار نیلگاهم خوش وقت شدم در اثنای
 شکار ماری بنظر درآمد که طولش دو نیم درعه و جسته او مقدار سه دست بود و نصف خرگوشی را به نصف دیگر را در فرو
 بردن بود چون قراولان بر داشته نزدیک آوردند خرگوش از دپانش افتاد فرمودم که باز بد هانش در آورند هر چند
 نیارستند در آور و چنانچه از زور بسیار کج دهانش پاره شد بعد از آن فرستادیم که کفش را چاک کردند اتفاقا خرگوش دیگر درست
 از شکمش برآمد این قسم مار را در هندیستان چیل می گویند و بمرتب کلان می شود که گاه تا پانچ دست فرو می برد لیکن زهر و
 گزیدگی ندارد و روزی در همین شکار یک ماده نیله گاؤ را به بندوق نزد من از شکمش دو بچه رسیده برآمد چون شنیده شده بود که
 گوشت بره نیله گاؤ لذیذ و لطیف می باشد به باور چنان سرکار فرمودم که دو پیازه ترتیب داده آورده بکلف خالی از لذت و
 نذاکت نبود در پانزدهم شهر یوم ماه آبی رستم خان و محمد مراد و چندی دیگر از نوکران بیدولت که بهیو بونی سعادت از وجهه شده
 خود را بملازمست فرزند اقبال مندر شاه پرویز رسانیده بود و بحسب الحکم بدرگاه آمده دولت آستان بوس دریافتند رستم خان را
 بمنصب پنج هزاری ذات و چهار هزار سوار و محمد مراد را بمنصب هزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساخته بوظیفه روزافزون

ایمید و ارسا ختم و در تهم خان بخشی الاصل است نامش یوسف بیگ بود نسبت قرابت بمحمد علی صفایانی دارد که وکیل و مدار
علیه مرزا سلیمان بوده است اول در سلک بنده پادشاه و درگاه انتظام داشت و اکثر در صوبه های بسیر برده داخل منصبداران خود بود
به تقریبی جاگیر او تغییر شده نزدیک دولت آمده ملازم گشت از شیرشکاری و قوف تمام دارد در پیش او هم ترددات کرده خصوص
در هم رانان و بید دولت او را از سائر نوکران خود برگزیده و بمرتبه امارت رسانیده بود چون من عنایات بسیار با و کردم حسب التماس
او خطاب غانی و علم و تقاره بمشار الیه مرحمت فرمودم و یک چند بکالت او حکومت گجرات داشت و بدینم نکرده بود محمد مراد و سیر مقصود
میر آب است که از قدیمان و بابر بیان مرزا سلیمان و مرزا شاه رخ بود درین تاریخ سید بهوه از صوبه گجرات آمده ملازمت نمود
نورالدین قلی چیل و یک نفر از مخدولان بے عاقبت را که در احمد آباد گرفتار شده بودند بقیه و مسلسل بدرگاه آورده شتر زده خان
و قابل بیگ را که سر کرده اربابان ساد بودند در پای قیل مست انداخته بپاداش رسانیدم بستم ماه مذکور مطابق به شتر و هم
شتر و قیده فرزند شهریار را از واسعه اعتماد الدوله حق سبحانه صبیحه کرامت فرمود امید که قدش برین دولت فرخنده و بهایون
باد میت دوم ماه مذکور جشن وزن شمشیری آراستگی یافت سال پنجاه و پنجم از عمر این نیازمند به مبارکی و فرخندگی آغاز شد بدستور
هر سال خود را بطلا و اجناس وزن فرموده در محفل مستقر فرمودم از آنجمله بشیخ احمد سهروردی دو هزار روپیه عنایت شد
غره هزاره آبی میر حبله منصب ساسه هزار روپیه عنایت و سید سوار ممتاز گشت مقیم بخشی گجرات خطاب کفایت غانی سر بلندی
یافت چون بے گناهی در میان خاطر نشین گردید و پادرا از بند بر آورده مرتبه کورنش دادم حسب التماس فرزند شهریار به
متمنل شتر شترشن عالی آراسته پیشکشهای لای کشیده و با کثرت از بندها سر و پاداده در نیولا عرض داشت فزون
امبال مند شاه پرویز رسید که بید دولت از آب گزیده گشته باو به ضلالت گشته تفصیل این اجمال آنکه چون از
آب نرید و عبور نمود تمام کشتیها را از اطراف رود کنار و ریاد گذرهارا به توپ و تفنگ استحکام داد و بیرم بیگ را با بسیارے از
نجت برگشته های تازه سوخته بر کنار آب گذاشته بجانب اسیر و برهان پور رخت ادبار کشید و خان خانان و دارا ب را نظر بند
با خود همراه برد اکنون محفل حقیقت قلعه اسیر بخت شادابی سخن ناگزیر است به قلعه مذکور و در ارتفاع و استحکام و متانت از
غایت اشتها و محتاج تبصره و توصیف نیست پیش از رفتن بید دولت بدکن حواله خواجه نصر الدین ولد خواجه فتح الله بود که از غلامان
و خانه زادان قدیم الخدمت است ثانی الحال به التماس بید دولت حواله میر حسام الدین پسر میر جمال الدین حسین شد چون خیر
تغائی نور جهان بیگم در خانه اوست و قتیکه بید دولت از حوالی دلی شکست خورده بجانب مالوه و ماند و عطف عنان نمود

نور جهان بیکم بمیرند کور نشانی فرستاده تاکید فرمودند کہ ز ہمارا الفت ز ہمارا بید و ملت و مردم اورا پیرامون قلعہ نگذارند برج
و بارہ را استحکام دادہ اواسے حقوق لازم شناسدہ و نہ نکند کہ دلغ بعزت و کفران لغت بر ناصیہ سیادت و عزت او نشیند
الحق خوب استحکام دادہ و سامان قلعہ مذکور نہ بمرتبہ ایست کہ مرغ اندیشہ بید و ملت بر حواشی آن تواند پرواز کرد و تسخیر آن نزدیکی
مکن و میسر باشد بالجملہ چون بید و ملت شرقاً نام ملازم خود را نزد مشارالیه کہ فرستادہ بہ ترتیب مقدمات بیم و امید از راہ برودہ
مقرر نمود کہ چون بگرفتن نشان و خلعت فرستادہ بودہ است از قلعہ بزیر آید و یکہ اورا بالاسے قلعہ نگذار و آن بے سعادت بجز
رسیدن شرقاً حقوق تربیت و رعایت را بر طاق نیان نہادہ بمضائق و سبالغہ قلعہ را بشرفیقا سپردہ خود با فرزند ان بر آمدہ
نزد بید و ملت رفت بید و ملت اورا بمنصب چہار ہزاری ذات و علم و تقارہ و خطاب مرا تفضی خانی بد نام ازل وابد مطعونین
و دنیا ساخت القصد چون آن بخت برگشتہ بیایہ قلعہ اسیر رسیدہ خان خانان و داراب و سایر و بد نہاد اورا با خود بالاسے قلعہ
دسہ چہار روز در انجا بسر بردہ از آذوقہ و سایر مصالح قلعہ داری خاطر واپرداخت قلعہ را بگوپاں و اس نام را چوت کہ سابق
نوکسر بلند را اسے بودہ و در ہنگام رفتن دکن ملازم او شدہ بود و سپردہ عورات و اسباب زیادتی را کہ با خود گردانیدن متعذر
بود در انجا گذاشت و ہر سہ ہنگوہ خود را با طفل و کنیز چند ضروری ہمراہ گفت اول قصدش این بود کہ خان خانان و داراب را در
بالاسے قلعہ محبوس دارد و آخر را اسے او برگشت و با خود فرود آوردہ بہر بہانہ پورشتافت بہ درینوالہست اللہ گمراہ با جان جان
ادبار و نخست از سورت آمدہ با و پیوست از غایت اضطراب سر بلند را اسے اسیر را اسے بہر بہانہ از بندہا و را چوتان
مردانہ صاحب الوش است در میان دادہ برسل و رسائل حرف صلح مذکور ساختہ ما بہت خان گفت کہ تا خانان مان نیاید
صلح صورت پذیر نیست بکلی مقصدش آنکہ باین وسیلہ آن سرگرد و قلعہ اسیر حلقہ از باب ساد و عناد است از وجہ اسانزد
بید و ملت ناچار اورا از قید بر آوردہ بسوگند مصحف اطمینان خاطر خود نمودہ بچیت و لہوئی و تحکاک و عہد و سوگند بدرون محل برودہ محرم
ساخت وزن و فرزند خود را پیش او آوردہ انواع و اقسام الحاح و زاری بکار برد خلاصہ مقصودش آنکہ وقت ماتنگ شدہ و کار
بد شکاری کشیدہ خود را بشہا سپردم حفظ عزت و ناموس ما بر شاست کاری باید کرد کہ زیادہ برین خواری و سرگردانی نکشم خان خانان
بغیر صلیح از بید و ملت جدا شدہ متوجہ لشکر ظفر اثر گردید قرار یافت کہ مشارالیه در ان طرف آب بودہ ہر اسلحتہ ترتیب مقدمات
صلح نماید قصار اپیش از رسیدن خان خانان بکنار آب چند ملی از بہادران جلاد و قرین و جوانان نصرت آئین شہیہ قابو یافتہ
از جایکہ مقہوران غافل بودند جبورانہ از نشیندن این خبر ارکان نہایت تزلزل پذیر و زنت و پیرم بیک نہانت پاسے خلالت

و جهالت بر جا داشته بدافعه و مقابله پرداخت تا بر خود بچند کس از آب بسیار گذشت و در همان شب مفسدان سیاه نخت مانند
 نباتات انقش از بیم پاشیده راه گریز سپردند خان خانان از نیرنگی اقبال بے زوال در ششدر حیرت افتاد نه روی فتن
 در اسے آمدن به درین وقت مکر نوشته پاسے فرزند اقبال مند بنی بر تنبیه و رهنمونی سعادت شملبر و لاسا و همتا ملت پے در پے
 رسید خان خانان از صفحہ احوال بیدولت صورت یاس و نقش ادبار و دریافته توسط مهابت خان بخدمت فرزند اقبال مند
 شتافت و بیدولت از رفتن خان خانان و عبور لشکر منصور از آب نریده و گریختن بیرم بیگ و قوف یافته دل پاسے داد
 با وجود ظنیان آب و شدت باران بحال تپاه از راه بہت گذشته بجانب دکن روانہ شد درین ہرج مرج اکثرے از
 بندہ پاسے بادشاہے و ملا و اکام ناکام جدائی اختیار نموده از ہمراہی او باز ماندند چون وطن جادو راے داد و دے
 رام و آتش خان در سر را بہت مصحلت خویش چند منزل رفاقت نمودند اما جادو راے بار و دے او نیامد و بفاصلہ یک
 منزلی از پے میرفت و اسبابیکہ مردم درین اضطراب و ہول جان می گذاشتند او خاندی می کرد و روزے کہ از ان طوف آب
 روان می شد ذوالفقار خان نام ترکمان را کہ از خدمتگاران نزدیک او بود بطلب سر بلند خان افغان فرستاده پیغام گذارد
 کہ از نیک مردے و راست عہدی تو دوری کہ تا حال از آب نگذشته آبروے مردان و فاسدت مرا از بے وفائے
 بیج کس چنان گزید کہ از تو مشارالیه در کنار آب سوار ستاده بود کہ ذوالفقار خان رسیدہ تبلیغ رسالت می نماید سر بلند خان
 جوار مشغول نزد درختن و بدون متر و دو تنفکہ در ان وقت از روے اعراض می گوید کہ جلوی اسب مرا بگذار ذوالفقار شمشیر
 کشیدہ بر کمر او حوالہ میکند و نچال کی از افغانان نیزہ کوتاہی کہ اہل ہند بر چہ پیگویند در میان حائل میسازد و ضرب تیغ بر چوب بر چہ خوردہ نوک شمشیر
 بر کمر بلند خان گذارہ نیزہ سرد بعد از ہنہ شدن شمشیر خانان ہم آورده ذوالفقار را پارہ پارہ میسازد پس سلطان محمد خراسانی کہ خواص بیدولت و بنیاد
 آشنائی و دوستی بے اجازت بیدولت ہمراہ او آمدہ نیزہ بقتل می رسد بالجملہ چون خبر آمدن او از بہرہان پور و درآمدن عساکر منصور بشہر
 مذکور استماع افتاد و خواص خان را بر جناح استحال نزد فرزند احوال کیش فرستادہ تا کید بیش از بیش فرمود کہ زمینہا رچہ و کشائی
 این مرادات تسلی نگشتہ ہمت بران مصروف دارد کہ یا در ازندہ بدست آرد یا از قلمر و بادشاہے آوارہ سازد چون
 مذکور می شد کہ اگر ازین طرف کار بر و تنگ شدہ غالب ظن آنست کہ از راہ الکہ قطب الملک خود را بولایت او ڈویسہ و بنگالہ
 اندازد و بحساب سپاہ گری نیز معقول می نمود بنا بر حزم و احتیاط کہ از شر الطعنا ہنداری است میرزا رستم را بصاحب صوبگی آکا باد
 اختصاص بخشیدہ خصصت آنصوب فرمود کہ اگر بحسب اتفاق نقشبند چہین نشیند از مصالح آبکار باشدہ در نیوالا فرزند خان جہان

از ملتان آمده دولت زمین بوس دریافت هزار مهر صیغه ندر و یک قطعه لعلی که یک لک روپی قیمت داشت یا یک عدد مروارید
و دیگر اخباس برسم پیشکش گذرانید بهتم خان نیل مرحمت نمودم نیم آبان ماه آلتی خواص خان عرض داشت شاهزاده و مهاجرتان
را آورده معروض داشت که چون آن فرزندان به برهان پور رسید با آنکه بسیاری از مردم بتا بر شدت باران و بر آمدن اوج طبلانده
بودند موجب حکم بے تامل و توقف از آب گذشته به تعاقب بید دولت علم اقبال برافراخت و بید دولت از شنیدن این خبر جاکاه
سراسیمه مسافت می نمود و از شدت باران و افراط لای و گل و کوچ پے در پے چاروائی بار بردار از کار رفته بود و از هر کس
هر چه در راه می آمد باز پرس می گردید و او با فرزندان و متعلقان نقد جان غنیمت شمرده با اخباس نمی پرداختند عساکر اقبال از
گریه و هنگام گذشته تا پرگنه رنگوٹ که از برهان پور قریب چهل کرده مسافت است به تعاقب آمدند و باین حال تا قلعه
رفت و چون دانست که جادو و راهی و او دے رام و سائر که منیان بیش ازین باور یافتند خواهی بود و از بیم نگاهداشت
آنها را رخصت نمود و فیلمان گران بار باد گیر اجمال و انتقال در قلعه مذکور با او دے رام سپرده بجانب ولایت قطب الملک
روان شد چون بر آمدن او از قلمرو بادشاه به تحقیق پیوست فرزندان سعادت مند و بوابید مهابت خان و سائر دولت خواهان
از پرگنه مذکور عنان مراجعت معطوف داشته در غره آبان ماه آلتی داخل برهان گشت راجه سارنگد پو با فرمان مرحمت عنوان
نزد آنفرزند رخصت شد قاسم خان بمنصب چهار هزار سوار سرفرازے یافت میسر شد بخشی کامل را
حسب المالتماس مهابت خان خطاب خانی سرفرازی بخشیدم الف خان و قیام آن از حدود پٹنه آمده ملازمست
قلعه کانگره مقرر فرموده علم عنایت فرمودم غره گذر ماه آلتی باقی خان از جوانان مذکور ملازمست نمود چون خاطر از هم بید و
واپرداخت و گرمای هندوستان بمنزاج من سازگار نبود و دویم ماه مذکور موافق غره شهر عنایت مقرون بخیر و طفر از دار البرکت
اجیر بغرم سیر و شکار خطه دل پذیر کشمیر رخصت موکب اقبال اتفاق افتاد قبل ازین عمده السلطنه آصف خان را بصاحب صوبگی
بنگال اختصاص بخشیده بد انصوب رخصت فرموده بودم چون خاطر بصحبت او الفت و موافقت گرفته و او در قابلیت و استعداد
و مزاجدانی از دیگر بنده ها استیاز تمام دارد بلکه در اقسام شایستگی بهمتاست و جدائی او بر من گرانی می کرد و لاچار فسخ آن غنیمت
نموده بملازمست طلبیده بودم درین تاریخ بدرگاه رسیده سعادت آستان بوس دریافت جگت سنگه ولد رانا کرن رخصت
وطن شده بعنایت خلعت و خیر مرصع سرفراز گشت راجه سارنگد پو عرض داشت فرزندان سعادت مند شاه پور و نیر و دار السلطنه
مهابت خان آورده آستان بوس نمودم و رقم بود که خاطر از هم بے دولت جمع شده و دنیا داران و کن کام و نا کام شرطا اطاعت

و فرمان برداری بتقدیم می رسانند آنحضرت قطع نگرانی خاطر ازین جانب فرموده بسیر و شکار خوش وقت باشند از ممالک محدوده هر جا
پسند افتد و بمزاج اشرف سازگار باشد تشریف برده به نشاط دل و کام بخشی روزگار مسعود بسیر بر بند بستم ماه مذکور میرزا و الی از سر و پنج
آمده ملازمت نمود حکیم مومنا بمنصب هزاری سرفراز گردید اصالت خان سپهر خان جهان حسب الحکم از جرات آمده دولت
زمین بوس دریافت و رینولا عرض داشت عقیدت خان بخشی صوبه دکن مشتعل گشته شدن راجه گرد و هر رسید و شرح این سانحه
آنکه یکی از برادران سید کبیر بارهه که ملازم فرزند اقبال مند شاه پرویز بود و شمشیر خود را بجست روشن ساختن و چرخ زدن
به صیقلگیری که متصل بخانه راجه گرد و هر دکان داشته می دهد روز دیگر که به طلب شمشیری آید بر سر اجوره گفتگومی شود و نفران سید
چند چوب به صیقلگیری زنند و راجه بجایست او آن نفر را شلاق می زنند اتفاقاً دوسه جوانی از سادات بارهه در آن حوالی
مستقر داشته اند ازین غوغا متوجه می گردند و یک سید مذکور می رسند آتش فتنه در می گیرند و در میان سادات و راجپوتان جنگ
می شود و کار به تیر و شمشیری کشد سید کبیر را گاهی بافته باسی چیل سوار خود را یک یک می رسانند و درین وقت راجه گرد و هر با جمعی
از راجپوتان و اقوام خود چنانچه رسم هندو است برهنه نشسته طعام می خورند از آمدن سید کبیر و شدت سادات و قوت یافته
مردم خود را بدرون حلی در آورده در راه مضبوط می سازند و سادات دروازه حلی را آتش زده خود را بدرون می اندازند
و جنگ کثیفی می رسد و هر بابیت شش نفر از ملازمان خود کشته می شود و چیل کس دیگر زخم بر میدارند و چهار کس از
سادات مقتول می گردند و بعد از کشته شدن راجه گرد و هر سید کبیر اسپان طویل او را گرفته بنحان خود مراجعت می نماید امرای
راجپوت برقتل راجه گرد و هر و قوت یافته فوج خود را از آن خود سوار می شوند و تمام سادات بارهه بیک سید کبیر شتافته
در میدان پیش ارک مجتمع می گردند و آتش فتنه و آشوب ترقی می کند و نزدیک بآن می رسد که شورش عظیم شود و مهابت خان
ازین آگهی یافته فی الفور سوار گشته در راهی رساند و سادات را بدرون ارک آورده راجپوتان را بروشی که مناسب وقت
بود و لاسا نموده چندی از عمده حاد را همراه گرفته بمنزل خان عالم که در آن نزدیکی بوده می برد چنانچه باید و لاسا می نماید متعدد و تکفل
تدارک این می گردد چون این خبر بشناهنزاده می رسد آن فرزند نیز بمنزل خان عالم رفته بزبانی که لائق حال بوده تسلی می نماید
و راجپوتان را بمنزل می فرستد روز دیگر مهابت خان بنحان راجه گرد و هر رفته فرزند آن او را پیشش و دلجوئی می کند و از روی
تدبیر و خجندی سید کبیر را بدست آورده بتقدیم می سازد چون راجپوتان بغیر از کشتن او تسلی نمی شدند بعد از روزی چند او را
بپاداش می رسانند و بیت و سویم محمد را در انج دست فوجداری سرکارا جمیر مقرر داشته رخصت فرمودم درین راه پیوسته

به نشاط شکار خوش وقت بودم روزی در اشنای شکار در راج تو بنون که تا حال بنظر در نیامده بود باز گیرانیدم اتفاقاً بازی که او را گرفت نیز تو بنون بود تجربه معلوم شد که گوشت در راج سیاه از سفید لذیذ تر است و گوشت پودنه کمان که اهل هند گها گها گویند از قسم پودنه خرد که جنگلی باشد بهتر همچنین گوشت حلوان فربه را با گوشت بره سنجیدم گوشت حلوان فربه لذیذ تر است و محض بجهت امتحان مکرر فرموده بودم که هر دو یک قسم طعام بخته آید که از قرار واقع تمیز تشخیص کرده شود بنا برین مرقوم می گردودم دی ماه در حوالی پرگنه رحیم آباد قراولان خبر شیری آوردند بارادت خان و فدائی خان حکم شد که اهل پیش را که در رکاب حاضر اند همراه برده پیشه را محاصره نمایند و از پی آنها سوار شده متوجه شکار گشتم از انبوهی درخت و بسیاری جنگل خوب نمایان بنو و فیل را پیشتر رانده پهلوی آن را بنظر در آوردم و بیک زخم بندوق افتاد جان داد از ایام شاهزادگی تا حال این همه شیر که شکار کردم در بزرگی و شکوه و تناسب اعضا مثل این شیر بنظر آمده بمصوران فرمودم که شکار آن را موافق ترکیب و جسته بکشند بیست و نیم من جهانگیری وزن شد طولش از فرق تا سر دم سه و نیم درعه و دو طسو برآمد و در شانزدهم بعضی رسید که حاکم اگره بجوار رحمت ایندی پیوست اول در میان بهادر خان برادر خان زمان بوده بعد از کشته شدن آنها بنخدمت والد بنرگوارم پیوست چون من قدم بچشم وجود نهادم آن حضرت بمن لطف نموده ناظر سرکار من ساختند مدت پنجاه و شش سال پیوسته از روی اخلاص و دلسوزی و رضا جوئی خدمت من کردی و هرگز از دغباری بر حواشی خاطر من نشسته حقوق خدمت و سبقت بندگی او را برانست که تصدی نوشتن آن زمان شد این دولت لاله ادر اغریق بجز مغفرت خویش گرداناد مقرب خان را که از قدیمان و بابریان این دولت است بکومت و حرمت اگره بلند پایگی بخشیده رخصت فرمودم در حوالی فتح پور مکرمن و عبدالسلام برادر او حادثه زمین بوس دریافتند بیست دوم در قصبه متهر احسن وزن قمری آراستگی یافت و سال پنجاه و نهم از عمر این نیازمند رگاہ بنی نیازمبار که و فرخه آغاز شد در حوالی متهر بکشتی از راه دریای سیرکنان و شکار افکنان متوجه گشتم در اشنای راه قراولان بعضی رسانیدند که ماده شیر با سه بچه نمایان شد از کشتی برآمده به نشاط شکار پر و ختم چون بچه ها بش خورد بود فرمودم که بدست گرفتن و مادر آنها را به بندوق زدم در نیولا بعضی رسید که گنواران و مزارغان آن روی آب حتمه از دزدی و راهزنی دست بر نمی دارند و در پناه جنگلها بانه و محکمها دشوار گذار و بمر دو بیابا که روزگار بسر برده مال و اسبچه بجا گیر داران نمی دهند بخان جهان حکم فرمودم که جمعی از منصبداران پیش راه همراه گرفته تنبیه و تادیب بلیغ نماید و قتل و بند و تاراج نموده محکوم و حصار

آنها بنجاک برابر سازد و خار بن فتنه و فساد آنها از بنج بر کند و زدیگر فوج از آب گذشته گرم و چسبان تا ختنند چون فرصت گریختن
 نشد پاسبان به حالت افشوده جنگ در برابر کردند و کس اینیاری لقتل رسید زن و فرزند آنها با سیری رفت و غنیمت فراوان تبصره
 سیاه منصور افتاد و غره بهمن ماه رستم خان را بفرموداری سرکار قنوج سرفراز ساخته بد الفوب فرستاد و دویم ماه مذکور عبداللہ سپر
 حکیم نورالدین طهرانی را در حضور فرمودم که سیاست کردند و شرح این اجمال آنکه چون داراے ایران پدرش را بگمان زرو
 سامان در شکنجه و تعذیب کشید مشارالیه از ایران گریخته بصدد فلاکت و پریشانی خود را به هندوستان انداخت و بوسیله اعتماد الدوله در
 سلک بندھاے درگاه منتظم گردید و از مساعدت بخت بانکه زمانی روشناس گشته داخل خدمتگار ان نزدیک شد و منصب
 پانصدی و جایگزین معمره یافت و لیکن از آنجا که حوصله اش تنگ بود تا باین دولت نداشت کفران نعمت و ناسپاسی پیشه
 خود ساخت و پیوسته زباز به شکوه و شکوه خداوند خویش آلوده می داشت و پیولا مکرر عرض رسید که هر چند عنایت
 و رعایت در حق او بیشتر شود آن ناحق شناس در شکایت و آلودگی می افزاید معه ذالک نظر مرحمت بامی که در حق او بظهور
 آمده بود مرا باور نمی افتاد تا آنکه از مردم بے غرض که در محافل و مجالس حرفهای بے ادبانه از و نسبت بمن شنیده بودند استماع
 می افتاد به ثبوت پیوست بنا بران بحضور طلبیداشته و دست فرمودم *

زبان سحر سر سبز سید هدیر باد

چون قوادان بعضی رسانیدند که درین نواحی شیر می باشد که متوطنان این حدود از آسیب او در محنت و آزار اند به
 فدائی آن حکم شد که حلقهای قیل همراه برده آن شهر را محاصره نماید و از پله او خود سوار شده به پیشه درآمد بغایت جلد و
 چسبان به نظر درآمد بیک زخم بدوق کارش تمام شد زبے به نشاط و شکار خوش وقت بودم در ارج سیاه به باز گیرانیم
 فرمودم که در حضور حوصله اش را که نماینده از چینه دان او موش برآمد که درست فرد برده بود و هنوز تجلیل ز فتنه حیرت
 افزای خاطر گشت که نای گلوے او باین بار یک موش درست را بچه طریق فرد برده بے اغراق اگر دیگری نقل می کرد
 تصدیق آن ممکن نبود چون خود دیده شد بنا بر غایت متقوم گشت ششم ماه مذکور دارالملک دلی معسکر اقبال گشت چون
 جنگ سنگ سپر راجه با سوباشارت بے دولت به کوستان شمالی پنجاب که وطن اوست رفته شورش انداخت خان
 صادق خان را به تنبیه و تادیب اوعین فرمودم چنانچه در اوراق گذشته ثبت افتاد و در پیولا مادھو سنگه برادر خرد او را خطاب
 راجه سرفراز ساخته اسپ و خلعت مرحمت فرمودم حکم شد که نزد صادق خان رفته برهم زن هنگامه مفسدان بے عاقبت

گرد و روز دیگر از سواد شهر کوچ فرموده بسلیم گدھ نزول اقبال اتفاق افتاد چون خانه راجه کشند اس بر سر راه واقع بود و
 مبالغه و الحاح بسیار نمود حسب التماس او سایه دولت بر منازل او انداخته آن قدیم الخدمت را کایساب این آرزو
 گردانیدم از پیشکشهای او قلیلی بجهت سرفرازے او پای قبول یافت بیستم از سلیم گدھ کوچ شده سید بهبه بخاری را
 بحکومت دہلی کرد و دکن مالوفه احست و الحاق این خدمت را پیش ازین هم خوب سر کرده بلند پایگی بخشیدم در نیقت علی محمد پسر علی
 حاکم تبت بفرموده پدر بدرگاه آمده دولت زمین بوس دریافت و ظاہر شد که علی راے باین پسر خود نسبت محبت و تعلق و موقوف داشت
 و از دیگر اولاد گرامی تر رسیدیدی خواست که اورا جانشین خود گرداند بنابر آن محسود برادران گشت و آنرا در میان آمد ابدال پسر علی راے
 که رشیدترین اولاد اوست از غیرت و آزردگی بخان کاشغر متوسل شده آنها را حامی خود ساخت که علی راے بجای پسر و نخی شده
 هرگاه زمان موعود در رسید بجاییت والی کاشغر حاکم ملک تبت شود علی راے ازین توهم که مبادا برادران قصد او کنند و در ملک شورش افتد
 مشارالیه را روانه درگاه نمود و بکی مقصدش آنکه از منصوبان این درگاه شود که بجاییت و رعایت اولیای دولت کارش رونق
 و نظام پذیرد و غرض اسفند ازند ماه الی در نواحی پرگنه ابنال منزل شد لشکری بسیار امام وردی که از سید دولت گریخته خود را
 بخدومت فرزند سعادت مند شاه پرور رسانیده بود درین تاریخ بدرگاه آمد آستان بوس نمود عرض داشت آن مندرج بود
 مهابت خان متکلمه سفارش و مجرائی خدمت عادل خان با نوشته که سوارالیه نزد مهابت خان در تارک
 نموده به نظر سردار آورد و باز لشکری را نزد آنفرزند فرستاده خلعت باناد و ملکه مرورارید بجهت شاهراود
 و مهابت خان فرستاده بالتماس آن فرزند فرمان استالمت مبنی بر رعایت بیجايت با اسم عادل خان قلمی فرموده خلعت
 خاصه مرحمت شد و حکم فرمودم که اگر صلاح دانند مشارالیه را نزد خان فرستند خیم ماه مذکور باغ سهند محل نزول بدرگاه
 اجلال گشت در کنار آب بیا و صادق خان و مختار خان و اسفند را و راجه و چند گوئیاری و دیگران که بیک او مقرر بودند خامرا ضبط
 و ربطا کوستان شمالی و اپرداخته سعادت آستان بوس دریافتند بالجملة حکمت سنگ بادشاه بید دولت خود را بکوستان مذکور
 رسانیده به ترتیب اسباب فتنه و فساد پرداخت و چون عصه خالی بود روزے چند در شعاب جبال و کویه های دشوار
 بسر برده بتاخت و تاراج رعایا و زیردستان و بال انداخت تا آنکه صادق خان بآن حدود پیوست و بتقدمت بیم و
 امید جمیع زمینداران را بقید ضبط در آورده استیصال آن بے سعادت را وجه بهمت خود ساخت و مشارالیه قلعه مور را استحکام
 داده متحصن شد هرگاه قابو یافتن ازان محکم برآمده با فوج از بند های بادشاه جنگ در گیر کردی تا آنکه آذوقه کمی کرد

و از کمک و مدد دیگر زمینداران مایوس گشت و سرافراز ساختن برادر خود موجب اضطراب و قلقلی او شد تا گزیر و سائل برانگیخته
 بخدایت نور جهان میگیم التجا آورد و اظهار ندامت و خجالت نموده به استشفاع ایشان توسل جست و بجهت دلجوئی و خاطر داری
 ایشان رقم عفو بر جرایع عصیان او کشیده آمد درین تاریخ عرایض متصدیان دکن رسید که بے دولت بالعنت الله و دارا بود
 دیگر پروبال شکسته چند بحال تباہ و روسیاه و خرابی از سر حد قطب الملک بجانب اودلیسه و بنگالہ رفت و درین سفر خرابی بسیار
 بحال او و همراهیان او راه یافت و کس بسیار بهنگام فرصت سرو یا برهنه از جان دست شسته راه فرار پیش گرفتند از
 جمله روزی میرزا محمد سپر فضل خان دیوان او با والده و عیال خود بوقت کوچ گریخت و چون خبر به بید دولت رسید جعفر و
 خاقلی او زکب و چندی دیگر از اعتمادی خود را بتعاقب او فرستاد که اگر زنده توانستند بدست آورد و فہما و الاسرا در ابریدہ
 بحضور بیارند تا مبر و حالہ ہر چه تمام تر طے مسافت نموده در اثنای راه با و رسیدند و ازین حادثہ آگاہی یافتہ
 والدہ و عیال خود را بجانب جنگل بردہ نہان و خود با معبودی از جوانان کہ اعتماد ہمراہی با نہاداشت مردانہ پایے
 ہمت افشردہ بکمان داری ایستاد و ظاہر جوابے آبے و چیلہ ہم در میان او بود سید جعفر خان خواست کہ نزدیک آمدہ
 بتقتال و فریب او را ہمراہ بروہر چند بترتیب مقتضات ہم و امید سخن پروازی کرد و دروازش نکرد و جوابش بہ تیر جان ستان
 حوالہ ساخت و غلام مراد کہ کرد و خان قلی و چندے دیگر از مردم بید دولت را بچہم داخل ساخت و سید جعفر نیز زخمی
 شد و چون غلامے کاری تقدیر شد در بخت کس تاریخی داشت بسیارے را بے رفق ساخت بعد از کشتہ شدن
 سر او را بدین پیش بید دولت از حوالے دہلی شکست خوردہ بہانہ و رفت فضل خان را بجهت طلب
 و کمک و مدد نزد عادل خان و غیرہ فرستادہ باز بہد بکمان خان واسط و فیل و شمشیر مرصع براسے عنبر مصحوب او ارسال
 داشتہ بود اول نزد عنبر می رسید و بتبلیغ رسالت آنچہ بید دولت بجهت او فرستادہ بود پیش می آورد و عنبر قبول نمی کند و
 میگوید کہ ما تابع عادل خان نیم و امر و زعمہ دینا داران دکن است شمار اول پیش او باید رفت و اظهار مطلب خود نمود
 اگر او قبول این معنی نمود بندہ موافقت و متابعت می کند و در انصورت ہر چه فرستادہ آید می گیرد والا نہ افضل خان نزد
 عادل خان می رود و او بنا بہت ہمیش می آید و مدتنا و در بیرون شہر گاہ میدارد و بحال ادنی پرواز و النوع خواری می فرماید
 و آنچہ بید دولت بجهت او و عنبر فرستادہ بود ہمہ را غایبانہ از و طلب نمودہ متصرف می شود و مشا را لیہ در نیجا بود کہ خبر کشتہ شدن
 پسر و خرابی خانہ را شنیدہ بروزی سیاہ می نشیند القصہ بید دولت با این سامان دولت و اتفاقات طالع و نشستن منہ بہ

درست راه دور و دراز طی نموده خود را به بند نچلی پاژن که به قطب الملک متعلق است رسانید و پیش از رسیدن خود بان جوانی
 کس خود را نزد قطب الملک فرستاده با انواع و اقسام امداد و همراهی سکونت نمود قطب الملک جزوے از نقد و جنس بسم
 اقامت فرستاده بمیر سرحد خود زیشت که بدو رسیده از سرحد خویش سلامت بگذرانید و حمله غلّه فروشان و زمینداران را دلاسا
 نموده مقرر دارو که بار دو دوی او غلّه و سایر ضروریات می رسانیده باشند بیست و هفتم ماه مذکور غریب سانحه روستا
 نمود شب از شکارگاه مراجعت نموده بار دو دوی می آمد اتفاقی از جونی که سنگ لایح بسیار داشت و آتش تنگی گذشت
 عبور واقع شد یکی از سبزه خندان سرکارگزک خوان طلایی که مشتمل بر خوانچه و پنج پیاله با سر پوش در خرطیه کرپاسه نهاده و سر
 آن را بسته در دست داشت در وقت گذشتن پایش لشکی می خورد و از دستش می افتاد آن آب عتیق بود و سخت تند
 می رفت هر چه شخص کردند و دست و پا زدند اثری از آن ظاهر نشد روز دیگر حقیقت بعرض رسانیدند جمعی از ملاحان و قزاقان
 را فرمودم که بهمانجا رفته باز از روستا احتیاط تفحص نمایند شاید پیدا شود آتشخوار جاییکه افتاده بود بدست آمده غریب تر آنکه
 اصلا زیرد بالا نشده و یک قطره آب در پیاله می آید و در نیامده بود این مقدمه نزدیک است آن که چون بادی برمسند
 خلافت نشست انگشتی یا قوی از میراث پدر بدست هارون افتاده بود و خادمی را نزد هارون فرستاده و آن انگشتی را
 طلب داشت قصه را در آن وقت هارون بر لب و جلد نشسته بود چون خادم او را می رسانید و هارون بخشم رفته گفت
 که من خلافت را بتو روا داشتم تو یک انگشتی را بمن روانه داشتی از شدت غلبه انگشتی را در دجله انداخت بعد از چند ماه
 که بحسب تقدیر بادی در گذشت و ذوبیت خلافت بهارون رسید بخواصان فرموده که در دجله در آمده انگشتی را در جاییکه
 انداخته ام تفحص نمایند از اتفاقات طالع و دستگیری اقبای ... و اول انگشتی را یافته آورده بدست هارون دادند
 و ریولا روزی در شکارگاه امام وردی قراول باشی در اسب بطور آورده که یکپایه او خوار داشت و پای دیگر خوار
 نداشت چون در ماده مایه امتیاز بهین خارا است بطریق امتحان از من پرسید که این زیست یا ماده بدو گفته که ماده هست بعد از آن شکش
 را پاره کردند بطنیه پیشینه از شکش برآمد جمعی که در ملازمه حاضر بودند از روستا استبعاد پرسیدند که بچه علامت دریافتند
 گفتیم که سر نول ماده نسبت به خرومی باشد به تیغ و رین آن بسیار ملکه بهم رسیده از غریب آنکه ناله گلو به جمیع حیوانات
 که ترکان آن را حق گویند از سرگردن تا چینه دان کی می باشد و از جزیره بخلاف همه از سر گلو تا چهار انگشت یک جنس است
 باز دوشاخ شده بچینه دان پیوسته و از جاییکه دوشاخ می شود سر بلند است گره طوری بدست محسوس می گردد و از هتک عجیب

تواست حق ادب طریق مار پیچ از میان استخوان سینه گذشته تا دم غازه رفته و از آنجا باز برگشته بگلو پیوسته است چو ز دو قسم می باشد
یکی سیاه ابلق دویم بوز و درین ایام معلوم شد که دو قسم نیست آنچه سیاه ابلق است نراست و هر چه بوز است ماده و دلیل
برین اینکه از ابلق خصیه ظاهر شد از بوز بیضه و مکر امتحان نموده شد چون طبیعت من رغبت تمام دارد و اقسام ماهی خوب
بجست من می آرند بهترین ماهی ها به هندوستان رو هواست و از پس آن برین و هر دو پولک داری باشند و در شکل و شمایل
نزدیک به یک دیگر و همه کس زود تفریق نمی توانند کرد و همچنین در گوشت آنها نیز تفاوت بغایت کم است مگر صاحب ذالقه عالی در
یاد کند لذت گوشت رو هوا نرک بهتر است به

جشن نور و همین نوروز از جلوس همایون

روز چهارشنبه بیست و نهم جمادی الاول سنه هزار و سی و سه هجری بعد از گذشتن یک پیرو و دو گهری از روز مذکور
نیر عظم عطیه بخش عالم به بیت الشرف حمل سعادت قریب از زانی داشت و بند های شایسته با صافه منصب و از و یاد مراتب
ازین یکتا ان الله سپر خواجه ابوالحسن از اصل و اصنافه منصب هزار و سیصد سوار ممتاز گشت محمد سعید سپهر حمید بیگ
خان بلی به هزار و سیصد سوار سه فرس میر شرف دیوان بیوتات و خواص خان هر یک بمنصب هزار و سیصد
گرویدند و سردار خان از کاکمراه آمده دولت زمین بود یافت در نیولا به سیادلان داهل یساق حکم فرمودم که بعد ازین دو
وقت سواری و بر آمدن از دولت خانه آدم معیوب از قسم کور و گوش و بینی بریده و پس و مجذوم و انواع بیمار نگذارند که
بنظر در آید نور و همین جشن شرف استگی یافت اله و در برادر امام وردی از پیش بید دولت گریخته بزرگراه آمد و بعنایت
بنفایت سرفراز ی یافت چون خبر آمدن بید دولت بسر حدایسه تواتر رسید فرمان با سم شاهزاده و هاست خان و امرای
که به کمک آن فرزند مقرر اند بتاکید صادر شد که خاطر از ضبط و نسر صوبه پرداخته بزودی متوجه صوبه اله آباد و بهار گردند و
اگر بحسب اتفاق صوبه دار بنگاله پیش راه او را نتواند گرفت و قدم جرات و جلالت پیش نهند بصدمات افواج قاهره که در
ظل رایت آن فرزند مقرر اند اداره دشت ناکامی گردد و بنا بر احتیاط در دوم اردی بهشت ماه فرزند خان جهان را بصوبه
دار الخلافه اگره رخصت فرمودم که در آن نواحی بوده منتظر اشارت باشد اگر بخدمتی حاجت افتد و حکم فرماید مقتضای وقت عمل آورد

بشار الیه خلعت خاصه بانادری تکه مروارید و شمشیر خاصه مرصع و باصالت خان سپهرا و اسب و خلعت عنایت شد و درین تاریخ
عرض داشت عقیدت خان بخشی صوبه دکن رسید نوشته بود که حسب الحکم فرزند اقبال مند شاه پروین و شمشیر راجه گبسنگ راد و عقد
از دواج خود در آورده امید که قدش باین دولت مبارک و فرخنده باد و نیز مرقوم بود که ترکمان خان را از پنهان طلبید غریب الله را
بجای او مقرر فرمودند و جانسپار خان نیز حسب الحکم آمده ملازمت نمود و وقتیکه بید دولت از برهان پور راه ادبار پیش گرفت میر
حسام الدین نظر بر کردار زشت خود انداخته در برهان پور نیارست بود و فرزند هاراه همراه گرفته بجانب دکن رخت ادبار کشید که
در پناه عادل خان روزگار بسربرد و قصار از حوالی پیشتر عبور واقع می شد که جانسپار خان وقت یافته جمع را بر سر راه
بے فرستد و او را با متعلقان گرفته پیش مهابت خان می آورد و مهابت خان در آن وقت که کک روپیا زلفت و
جنس از و گرفته تحصیل نموده و جادو و راه و او و بی درم فیضان بید دولت را که در آن وقت برهان پور گذارشته بود همراه گرفته آورده
شاهزاده را ملازمت نمودند قاضی عبدالغفر نیز که در حوالی دلی از نزد بید دولت است عیش مقاصد او آورده بود و او را راهن
نداده حواله مهابت خان نموده بود و بعد از شکست و خرابی او مهابت خان ملازم خود ساخته بود چون رابطه آشنائی قدیم
بعادل خان داشت و چند سال بکالت خان جهان در بجا پور و در آن وقت که مهابت خان باز او را نزد عادل خان برسم حیات
فرستاد و دنیا داران دکن تقاضای وقت و برآمد کار و مخور و ملحوظ داشته اظهار بندگی و دولت خواهی نمودند و میر تقی میر
نامی از مردم معتبر خود فرستاده نهایت عجز و فروتنی ظاهر ساخت چنانچه در آن زمان از عالم نوکری عرض داشت نوشته
قرار داده بود که در یونگام آمده مهابت خان را به بنید و سپهر کلال و در آن وقت که در خدمت فرزند اقبال مند باز
وارد و مقارن این حال نوشته قاضی عبدالغفر نیز رسید که عادل خان در حقیقت اقتدار و بزرگی دولت خواهی نموده قرار
داده که ملا محمد لاری را که وکیل مطلق و نفس ناطقه اوست و در محاورات و مراسلات او را ملان بر با گویند و می نویسند با پنج هزار
سوار بفرستد که پیوسته در خدمت بسربرد و متعاقب رسیده و چون مکرر فرامین بتاکید صادر شده بود که آن فرزند بعزم
استیصال بید دولت متوجه آباد و بهار گردد و درین زمان حیدر که با وجود ایام برسات و شدت باران بتایخ ششم فروردی ماه
آن فرزند بعسا کراقبال از برهان پور کوچ فرموده در لال باغ منزل گزید و مهابت خان تا آمدن ملا محمد لاری در برهان پور
توقف نمود که چون بشار الیه برسد خاطر از فسق و ضبط آن حد و پرداخته با اتفاق او بخدست فرزند اقبال مند شاه لشکر خان و
جادو و راه و او و بی درم دیگر بند هار را مقرر نموده که ببالا گھاٹ رفته در نظر نگر باشد و جانسپار خان را بدستور سابق خدمت

فرموده اسدخان معموری را بایلیج پور باز داشت منوچهر پسر شاهنواز خان را بجان پور تعیین نمود و عوی خان را به تھانیس فرستاد
 که صوبه خاندیس را حیات نماید درین تاریخ خبر رسید که لشکری فرمان را بجا دل خان رسانید و او شهر را آئین بست چهار
 کرده استقبال نموده جهت فرمان خلعت برآمده سیاهات و بجات بجا آورده و بنیت و یکم سرو پا بجهت منور
 و او پیش و خان عظم و صفی خان مرحمت نموده فرستاد و صا دق خان را بجا و صحت و حراست لاهور سر فرستاد ساخته خلعت
 و فیل عنایت نموده و حضرت نمود و منصب او چهار صدی داد و چهار صد سوار حکم شد ملتقت خان پسر مرزا رستم خان بنصب
 هزار و پانصدی و سیصد سوار رفتی عزت برافراخت روزی در شکا ربحرض رسید که مار سیاه کفچه مار دیگر را فروده بسورخ
 در آمد فرمودم که آنجا را کنده مار را بر آورده اند بے اعراق باری باین کلاسه تا حال بنظر در نیامده چون شکش را چاک کردند
 کفچه ماری که فرو برده بود در دست برآمد اگر چه این قسم دیگر بوده اما در صفات و درازی اندک تفاوتی محسوس شد در نیولا از عهد
 و اعف نه نویسن صوبه دکن معروض گردید که هابت خان عارف پسر زاهد را سیاست فرموده او را باد و پسر دیگر
 محبوس و مقید دارد و ظاہر آن بے سعادت چون گفته عرض داشتی بخدا خود بجنس بے بے دولت نوشته از جانب پدر خود
 اظهار اخلاص و دولت خواہی و نداشت و خجالت عرض تقضار آن نوشته بدست هابت خان می افتد عارف را بجنود
 در غلغله نوشته را بادی نماید چون خود بچل چون بود نوشته بود عذری که مقبول و مسموع افتد سامان نیارست کرد
 البوم و را سیاست فرموده پدر و برادران محبوس گردانید غره خور و او بعضی رسید که شجاعت خان عرب در صوبه دکن
 باجل طمی در گذشت در نیولا عرض داشت ابراہیم خان فتح جنگ رسید نوشته بود که بید دولت داخل اوڈیسہ گرد تفصیل
 این اجمال آن که مابین سرحد اوڈیسہ و دکن در بندک واقع است که از یک طرف کوه بلند دارد و از جانب دیگر چله و دریا
 ست و حاکم گوکنڈہ در بندک و صا دی ساخته توپ تفنگ اشکام داده و عبور مردم بے اجازت و اشارت
 قطب الملک از ان در بند تصور و پسر نیست بید دولت برہمنی و بدر وقت قطب الملک از انجا گذشتہ بولایت اوڈیسہ و آمد
 قضا را در نیوقت احمد بیگ خان برادر زاده ابراہیم خان برہمنی در ان گذر رفته بود از سولخ این حادثہ عنریب که
 بے ساخته و خبر و آگاہی اتفاق افتاده مترو و متحیر گشت و ناگزیر دست از ان هم باز داشته به موضع بلیلی که حاکم نشین آن صوبه
 است آمده نسائی خود را ہمراہ گرفته بمقام کتاک که از بلبلے و از دہ کردہ بجانب بنگالہ است شتافت و چون وقت
 تنگ بود فرصت فراہم آوردن و انتظام احوال نشد استعداد جنگ بے دولت در خود نیافت و از ہمراہان چنانچہ باید

بنود از کتک گذشته ببردوان که صلاح برادرزاده آصف خان مرحوم جاگیردار آنجا بود رفت و در ابتدا صلاح استعداد نمود و تقصیر
آمدن بیدولت نمی کند تا آنکه کتابت لغت الله بر استمالت اومی رسد صلاح ببردوان را مستحکم ساخته بنشست و ابراهیم خان
از استماع این خبر وحشت اثر حیرت زده گشت ناچار با وجود آنکه اکثری از ملکین و سپاه او در اطراف بلاد متفرق و متلاشی
بودند در اکبر نگر پائے همت استوار نموده با استحکام حصار و جمع آوردن سپاه و دلاساے روساے خیل و چشم پرداخت و سباب
دالات طعن و ضرب و حرب و نبرد مهیا ساخت و در نیولان نشانی از بیدولت باورسید مضمون آنکه بحسب تقدیر ربانی و سر نوشت
آسمانی آنچه لائق بحال این بے دولت بنود از کتم عدم بعالم ظهور جلوه گر شد از گردش روزگار کج رفتار و اختلاف لیل و نهار
گذر برین سمت اتفاق افتاد اگر چه در نظر همت مردان فسخت و وسعت این ملک جولانگاه بی بل پر کاسه پیش نیست
مذعازین رفیع تر و مطلب ازین عالی تر است لیکن چون برین زمین گذار افتاده سرسری نمی توان گذشت اگر او را
عزم رفتن درگاه بادشاه باشد دست تعرض از دامان ناموس و خانمان او ناه است بفرار خاطر روانه درگاه گرد و اگر
توقف را مصلحت خود میداند هر گوشه که ازین ملک التماس نماید عطا فرمائیم

تکمیل نوشته میرزا محمد باقر مؤلف دیباچه

ابراهم خان در جواب نوشت که حضرت شاهنشاهی این دیار را به بنده سپرده اند امانت بسرو جان همراه است
چون شاه جهان در برون رسید صلاح حصار را استحکام داد و دستور جنگ و جدال کرد و عبداللہ خان بیایه حصار رسیده
محاصره نمود چون کار بصعوبت و دشواری کشید و هیچ طرف تو رفت و دو طریق نجاست اندید زیرا از قلعه برآمده عبداللہ خان
را دید مشارالیه خاطر از قلعه جمع ساخته او را و نظر شاه جهان آنکه در بد از تسخیر برون متوجه اکبر نگر شد ابراهیم خان اول را
نمود که قلعه اکبر نگر را استحکام داده بشرایط تخص و قلعه را پر از دزد چون حصار اکبر نگر وسیع بود آن قدر جمعیت که محافظت
آن تواند نمود نداشت در مقبره پسر خود که حصارش از دست استوار بود و تخص گشت درین وقت جمعی از امرای که در اطراف
بودند با و پیوستند سپاه شاه جهان محاصره مقبره پرداختند و خود در قلعه اکبر نگر فرو دادند و در برون برون نایره حرب مشغول
گردید درین وقت احمد بیگ خان رسیده ملاقی گشت و دلاهارا قوتی و استقامتی پرید آمد چون اهل و عیال اکثر آن روسی

آب بود عبد اللہ خان دریا خان را از آب گذرانیدہ بدان سمت فرستاد ابراہیم خان با شماع این خبر احمد بیگ خان را ہمراہ گرفتہ آن طرف شتافت و مردم معتبر را بجا است و محافطت قلعہ بازداشت و سفارت جنگی را کہ با صطلاح اہل ہند نواڑہ می گویند پیش از خود بدان سمت فرستاد تا سر راہ آن فوج گرفتہ بگذرانند کہ از آب عبور نمایند اتفاقاً پیش از رسیدن نواڑہ دریا خان از دریا گذشتہ بود و ابراہیم خان احمد بیگ خان را بجنگ اوروانہ نمود کنار دریا بین العسکرین اتفاق جنگ افتاد و جمع کثیر از طغین قتل رسیدند احمد بیگ خان عطف عنان نمودہ با ابراہیم خان پیوست و از تسلط و غلبہ غنیم آگاہ ساخت ابراہیم خان کس لطلب بعضی مردم کار آمدنی قبلہ فرستاد کہ وقت کمک است گردے از جوانان خود را با ابراہیم خان رسانند دریا خان آگاہی و اطلاع یافتہ چند کرہ پس تر و عقب تر حرکت کرد چون نواڑہ در تصرف ابراہیم خان بود عبور لشکر شاہجہان از دریای گنگ بے کشتی میسر نمی گشت درین اثنا بیلہ راجہ نام زمینداری آمدہ اظہار کرد کہ اگر فوج ہمراہ من تعین کنید در طرف بالائے آب قریب بحد و متعلقہ خود چند منزل کی را بدست آورده افواج را از آب بگذرانم شاہجہان عبد اللہ خان را با ہزار و پانصد سوار نامزد کرد تا از گذرے کہ آورہ نمائی کند عبور نمودہ بر سر اردوے ابراہیم خان تاخت برد و آن افواج برہبری بلیہ راجہ بسرعت با و از آب گذشتہ بدریا خان رسید چوں این خبر با ابراہیم خان رسید سراسیمہ بغرم زرم شتافت و سواران سید زادہ را از منصبداران تجویزی او بود با ہزار سوار ہراول قرار داد و احمد بیگ خان را با ہزار سوار طرح کرد و خود با ہزار سوار در قول ایستاد و بعد از تلاقی طغینک عظیم در پیوست عبد اللہ خان بر فوج ہراول تاختہ نور اللہ را منہزم ساخت و جنگ بہ احمد بیگ خان پیوست و مردانہ استادہ زخمی ہائے سنگ برداشت ابراہیم خان از مشاہدہ این حال طاقت نیارودہ جلو انداخت و عبد اللہ خان نیز بر فوج ابراہیم خان حملہ آورد و رفیقان او عنان ثبت از دست دادہ طلقہ ہر میت سپردند و سر رشتہ نظام افواج از ہم گسیختہ ابراہیم خان با بعد ددے پائے عزیمت بر جاداشت ہر چند مردم اورا جلو گرفتہ خواستند کہ از ان معرکہ بے مملکہ برآید راضی شدہ کہ مقتضائے ہمت و مردانگی این کار نیست چہ دولت بہتر از نیکہ در خدمت بادشاہی جان نثار کنم ہنوز سخن تمام نگشتہ از اطراف ہجوم آورودہ بزخمی ہائے کاری کارش تمام ساختند و نظر بیگ نامی از نوکران عبد اللہ خان سباشہ قتل او گردید اسرا و را بریدہ پیش شاہجہان فرستاد و جمع کرد و حصار مقبرہ متحصن بودند از مردن ابراہیم خان فتح جنگ و قوت یافتہ دلہا از دست داوند درین وقت رومی خان نقبی را کہ بیائے حصار رسانیدہ بود آتش دادہ چیل درعہ از دیوار حصار منہدم گشت و حصار مسخر گردید و گرنجیگان خود را در دریا

می افکندند و اگر گشتی بدست می آمد هجوم آورده غرق می گشتند و گروهی که گرفتاری عیال سلسله پاهای آنها بود در فتنه ملاقات می شدند و میرک جلایر که از عمده پاهای آن صوبه بود دست گیر شد و از همراهان شاه جهان عابد خان دیوان و شریف خان بخشی و سید عبدالسلام بارهه حسن بیگ بخشی و چندی دیگر جان نثار گشتند و چون احمد بیگ خان با جمعی از منصبداران آن صوبه از میدان نبرد برآمده لصبوب دها که که دارالملک بنگاله است و اهل و عیال داند و قتلای میرزا ابراهیم خان نیز در آن جا بود رو و نهاده بود لشکر شاه جهان نیز بدان صوب حرکت نمود چون طرها که رسید احمد بیگ خان کام و ناکام با دیگر مردم بملازمت می رسند و مبلغ چهل لک روپیه از اموال ابراهیم خان و پنج لک روپیه از اموال میرک جلایر و غیره متصرف گشتند و پانصد زنجیر فل و چار صد راس اسب گوط که در آن ولایت بهم می رسید از غنائم گشت و اقمشه و امتعه اکثر وافر بقید ضبط آورده نواره و توپ خانه چندان که در غور بادشاها ن ذی شوکت بود بدست افتاد سه لک روپیه بعبدالله خان و دو لک روپیه براجیه بهیم و یک لک روپیه بداراب خان و یک لک روپیه بدربار خان و پنجاه هزار روپیه بوزیر خان و پنجاه هزار روپیه به شجاعت خان و پنجاه هزار روپیه بمحمد تقی و پنجاه هزار روپیه به میر بیگ بخشیدند و همچنین بمردم دیگر در غور پاپیه و مراتب کم و بیش رسید و چون از ضبط آن ملک و ابرو اخذت داراب خان پس خان خانان را که تا حال مقید بود از قید برآورده و سگند داده حکمت ملک بنگاله را با و تفویض سرور و نواز دادند و بایک دختر و یک پسر شاهنواز خان همراه گرفتند و بجزیم تسخیر ملک بها شدند و راجه بهیم پسر رانا را که درین هرج و مرج از خدمت او شان جدائی اختیار نگرفته بود برسم منتقال نوکی پیشتر از خود لصبوب پشته روانه گردانید خود با عبداالله خان و دیگر بندها از پی او شتافت صوبه پشته که در مجاورت هزاره پرویز مقر بود و ایشان خلص خان دیوان خود را بخدمت او حراست آن ملک مقرر داشته آله یار سپر افتخار خان و میرم خان فغان را بفرج داری گشته بودند پیش از رسیدن راجه بهیم پاهای همهت آنها از جارت و توفیق یاوری نکرده که حصار پشته استحکام داده روزی چند تا رسیدن لشکر مقفل دارند تا آله آباد عنان مسارعت باز نکشیدند و بهیم پشته درآمده آنرا متصرف گشت و بعد از چند روز شاه جهان با بسیار از لکلیان به بنگاله رسید و جمعی کثیر از متعینان بهار عالی را در آن آنجا اقرار همراهی دادند و از اطراف و لواحق نیز پنج شش هزار سوار آمده نوکر شدند و سید جبار که حارس قلعه رهناس بود با وجود استحکام قلعه و استعداد قلعاری حصار را حواله نمود زمیندار ادجنیه و دیگر زمینداران آن حدود که بارزاده رفاقت پیوستند و عبداالله خان و راجه بهیم را بطریق منتقال لصبوب

آله آباد و دریاخان را با فوج بجانب مانک پور فرستاده خود نیز متعاقب حرکت نمود چون عبداللہ خان بگذر جو سیہ پیوست
 جب انگیر تلی سان پسر خان اعظم کہ حکومت جون پور داشت نزد میرزا رستم با آله آباد رفتہ و عبداللہ خان از عقب شتافتہ
 در قصبہ جھوسی کہ بر لب آب گنگ در مقابل آله آباد واقع است فرود آمد بھیم بفاصلہ پنج کرہ از آله آباد اقامت نمود و شاہان
 بجون پور رسیدہ توقف ورزید عبداللہ خان بضرپ توپ و تفنگ و نوارہ عظیم کہ ہمراہ داشت از آب عبور نمودہ در ظاہر آله آباد
 فرود آمدہ بکار محاصرہ پرداخت و میرزا رستم در قلعہ متحصن گشتہ رایات جنگ و جدال افراخت و از درون و برون سفیر تیر و
 تفنگ پیام مرگ و شور و حال و گروش دلیران می انداخت فتنہ و آشوب عظیم در ان سرزمین پدید آمد اکنون عنان اسب
 خوشخام خامہ را بجانب تحریر احوال دکن منعطف می گرداند سابقاً تحریر یافتہ کہ عنبر حبشی علی شیر نامی وکیل خود را نزد
 ہما بت خان فرستادہ نہایت عجز و فروتنی ظاہر ساخت بامید آنکہ مدار ہما بت صوبہ دکن بہ عمدہ او مفوض باشد و چون
 او را ببادل خان ابواب منازعت و مخالفت مفتوح گشتہ بود امید آن داشت کہ با مدار ہما بت در گاہ سلاطین سجدہ گاہ
 آثار تسلط بر دظاہر سازد و ہمچنین عادل خان نیز بخت دفع شر او تلاش می کرد کہ مدار اختیار انصوبہ بقبضہ اعتبار او
 شود آخر فنون عادل خان کار گرافقا و دہما بت خان بجانب عنبر را از دست دادہ بکار مروائی عادل خان پرداخت و
 عنبر بر سر راہ بود ملا محمد لاری وکیل عادل خان از جانب او نگہانی خاطر داشت ہما بت خان فوج از لشکر
 منصور بہ لاگھاٹ تعین فرمود کہ بدر قہر را بہ برہان پور رسانند عنبر از شنیدن این خبر متروکہ و متوہم گشتہ با
 نظام الملک از شہر کھڑکی برآمدہ بقندھار کہ بر سر ولایت گولکنڈہ واقع است شتافت و فرزند ان را با جمال و انتقال
 بر فراز قلعہ دولت آباد گذاشتہ کھڑکی را خالی ساخت و بہر ات داشت کہ بسرحد قطب الملک میروم کہ زیر مقر خود
 را از و باز یافت نمایم بالجملہ پان ملا محمد لاری بہ برہان پور پیوست ہما بت خان تاشاہ پور استقبال نمودہ نہایت
 گرمی و دلجوئی ظاہر ساخت و از انجا باتفاق متوجہ ملازمت شاہزادہ پرویز گردیدند و سر بلند را سہرا ب حکومت و حراست
 شہر برہان پور گذاشت و جادو را سہرا و دے رام را بکرا داشت و پسر اولین و برادر دومی را بکبت احتیاط ہمراہ گرفت و
 چون ملا محمد بخت شاہزادہ پیوست مقر گشت کہ او با پنج ہزار سوار در برہان پورہ باتفاق سر بلند را سہرا بکبت احکام و انتظام مہام نماید
 و این الدین پسر او با ہزار سوار در خدمت شتابد باین قرار داد مشارالین را بکبت درودہ خلعت با شمشیر صغ و سپ و فیل لطف نمودند و
 بکبت الدین خلعت و سپ فیل با نیچاہ ہزار روپیہ و خرچ عنایت گردید و محمد امین را ہمراہ خود گرفتند ہما بت خان از جانب خود یک

دہ راس اسپ دو وزنجیریل و ہفتا و ہزار روپیہ نقد و یک صد و دہ خوان آتشہ بلبل محمد و سپر ادو و مادش تکلیف نمود و نوروز و ہسم
 خورداد و نوروز حضرت شاہنشاہی در خطہ کشمیر اتفاق افتاد و اعتقاد خان از لفائس کشمیر کہ درین مدت ترتیب دادہ بود بہر
 سبیل پیشکش معروض داشت درینو لا بسامع جلال رسید کہ پلنگپوس او زبک سپہ سالار نذر محمد خان ارادہ نمود کہ حوالے
 کابل و غزنین را بتازد و خانزاد خان سپر مہابت خان بامراے کہ بکاک او مقرر انداز شہر برآمدہ بمذاقہ و مقابلہ بہست
 مصروف داشتہ بنا بران غازی بیگ کہ از خدمتگاران نزدیک بود بڈاچو کی رخصت شد کہ از حقیقت کار اطلاع حاصل نمودہ
 خبر شخص بیارود و از قضا یا آنکہ چون عبدالغزیز خان قلعہ قندھار را بجہت نہ رسیدن کمک بشاہ عباس حوالہ نمود و این معنی
 بہ مزاج شاہنشاہی گرانی داشت درینو لا و را حوالہ سید و نام منصبدار سے فرمودند کہ از بندرسورت برشتی نشانیدہ بکے معظمہ
 روانہ سازد و متعاقب فرمان شد کہ مشارالیه را از ہم گذرانند آن بیچارہ در اثنای اہ قتل رسید خواجہ مذکور از کشادہ روی و
 خوشخوئی و بے تکلفی بہرہ مند بود امید کہ از اہل آمرزش باد در ہفتم ماہ تیر آرام یگم ہمیشہ قدسیہ آنحضرت بمرض اسہال
 و ولایت حیات سپرد حضرت عرش آشیانی آن عفت سرشت را بغایت دوستی داشتند در چہل سالگی چنانچہ بدینا آمدہ
 بود رفت درین تاریخ از عرض داشت غازی بیگ بوضوح پیوست کہ پلنگپوس بجہت ضبط الوس ہزار جات کہ توڑک آہنار
 حدود غزنین واقع است و از قدیم بجای غزنین خان مال گزاری می نمودند و قلعہ و موضع مرار از موضع غزنین سادہ
 ہمیشہ زادہ خود را با فوجی آنجا گذاشتہ بود و آمدہ گشتہ است سران الوس ہزار خانزاد خان آمدہ استغاثہ نمودند کہ مال از
 قدیم رعیت و مال گذار حاکم کابل ایم پلنگپوس می خواہد کہ بار بارہ تعدی ایں و فرمان بردار خود سازد اگر شہر او را از مالکفایت کنند
 دوست تعدی او را از ما باز دارند بدستور سابق رعیت و فرمان برداریم والا ناگزیر باد بتجی گشتہ خود را از آسیب بیداد و ظلم
 او زبکان محافظت نمایم خانزاد خان فوجی بکاک ہزارہ فرستاد و خواجہ پلنگپوس بمذاقہ مقابلہ پیش آمدہ در اثنای
 زد و خورد جمعے از او زبکان قتل رسید و سپاہ منصور قلعہ او را مالک برابر ساختہ لطف و فہرزداری منان معاودت معطوف داشتہ
 پلنگپوس از استماع این خبر خجلت زدہ کردار خویش گشتہ از محمد خان برادر امام قلیخان داراے توران التماس نمود کہ بتاخت
 سرحد کابل شتافتہ خود را از ان انفصال برآرد و را بتداند محمد خان و اما لائق و عمدہ ہاے لشکر او تجویر این جرأت و
 بے باکی نمی نمودند بعد از مبالغہ و اعزاق بسیار دست حاصل نمودہ بادہ ہزار سوار از او زبک و المانچی روے او بار
 بدین حدود و ہنا و خانزاد خان از استماع این خبر رومی را کہ در تہا نجات بودند طلبیدہ بہ ترتیب اصحاب قتال و جدال پرداخت

و بند های جانسپار و بهادران عرصه کارزار از همه یکدل و یکرو جنگ قرار دادند با جمله چون بهادران عرصه شهادت به وضع
 شیر گدازه که در ده کرده غزنین واقع است معسکر آراستند و از آنجا افواج را ترتیب داده و چپلته پوشیده متوجه پیش شدند
 و خانزاد خان با جمعی از منصبداران پدر خود در قول پای ثابت افشرد و مبارز خان افغان و انیرا سنگدن و سید حاجی و
 دیگر بهادران را در فوج بهراول مقرر داشت و همچنین فوج چرانقار و برانقار بآئین شایسته ترتیب داده از اینر و جل سبانه تعالی
 نصرت و فیروزی در خواست نمود و چون مذکور می شد که سپاه اوزبک در سه گروه غزنین لشکرگاه ساخت دولت خواهان
 را بنحاط می رسد که شاید روز دیگر تلاقی فریقین اتفاق افتد قضا را همین که سه گروه از موضع شیر گدازه گذشته قراولان اوزبک نمایان
 شدند قراولان منصور قدم جلالت پیش گذاشته جنگ انداختند و عساکر اقبال با توپ خانه و فیلان کوه شکوه آهسته و آرمیده
 بان انداخته اتفاقاً پلنگپوس در پس پیشه توپخانه شده ایستاده بود و قصدش آنکه چون لشکر منصور کوفته و مانده از راه
 می رسد از کمین گاه برآمده کارزار نمایند سرانجام که سرداران فوج بهراول بود غنیم را دیده جمعی را بکمک قراولان
 می فرستاد و آنهم نیز کس نزد پلنگپوس فرستاد و از رسیدن افواج قاهره آگاه می سازند یک گروه بلشکر مانده سپاه غنیم نمایان
 می شود آن مقهور مردم خود را افواج ساخته بود و فوج او با لشکر بهراول منصور مقابل می گردد و خود با فوج دیگر فاصله
 یک تفنگ ایستاده عنان ادباری کشد چون فوج بهادران فوج بهراول افزودنی داشت بهادران
 را در و انبیه کارزاری نمایند و جنگ داشت و آدمی کشد در چنین وقت پلنگپوس خود را بکمک می رساند و
 معزاً آری نمی سازد و پای همه از جای افتد و بهادران عرصه شهادت در بر داشتند و بستن و تاختن و انداختن
 کارنامه جلالت و جانسپاری به تقدیم رسانیدند مخالفان را بیاورد و جلوریز بر می گردانند و هز بران پیشه شهادت آن
 بخت برگشته را تا قلعه حماد که شش کیلومتر از میدان جنگ دور بود زده و کشته تعاقب نمودند و قریب سیصد اوزبک علف تیغ
 بید ریخ ساختند و موازی بهراول رسید و اسلحه بسیار که نمایان در راه از گرانی انداخته بودند بدست سپاه منصور
 افتاد و قحی عظیم که عنوان قوچات خوانده بودند تا بهر ایز و جل سبانه کشای مراد گشت چون این خبر بجهت اثر لباسع جلال
 رسید بند های شایسته خدمت که درین جنگ مصد و خدات به است پسندید و گریه بودند هر کدام در غرور استعداد
 و حالت خویش باضافه منصب و اقسام مراحم خسروانی و لوازش غاتالی سر برندی یافتند پلنگپوس اوزبک است ناسش

چنین بوده پلنگ برهنه را گویند و پوس سینه را گویند و در جنگی سینه دار تاخته بود و ازان روز پلنگپوس اشتها ریافته اکثر اوقات
در میان قند بار و غزنین بسر می برد و چون مکرر بخراسان شتافته دست بر دسپا بیانه نموده توان گفت که شاه عباس از دور
حساب بود مقارن این حال از عرض داشت فاضل خان واقعه نگار و کن بمساع جلال رسید که چون ملا محمد لاری به برهانپور
رفت و خاطر اولیا س دولت از ضبط و نسق صوبه دکن اطمینان پذیرفت و شاه هزاره پرویز با مهابت خان و دیگر امرا بصوب
ملک بهار و بنگال نهضت فرمودند چون خاطر از فتنه سازی و نیزنگ پروازی خان خانان نگرانی داشت و واراب پسر او در
خدمت شاه جهان بود بصلاح و صواب بدید دولت خواهان او را نظر بنده نگاه می داشتند و مقرر شد که متصل بدولتخانه شاه هزاره
خیمه بجبت او برپا کنند و جانا بیگم صبیبه او که در عقد از دواج شاه هزاره دانیال و شاگرد بهشید پسر خود است باید ر یک جا
بسر برد و جمعی از مردم معتبر بر در خانه او پاس دارند بعد از آنکه جمعی را بجبت ضبط اموال بردایره او فرستادند و خواستند که نفیم
نام غلام او را که از عهد با س دولت او بود و شجاعت را با کار دانی جمع داشت متعبد سازند او را یگان خود را بدست دیگری
نداد و پای سیمت افشوده با پسر و چندی از نوکران داد مردی داده جان فدا آید و نمود در خلال این احوال فضل خان
دیوان شاه جهان که در بجای پور مانده بود بدرگاه و الا شتافته دولت زمین بوس دریافت و مشمول عواطف خسروانه گردید و
مقارن این خیر خبر آرائی شاه هزارگان با بهدگر رسید شرح این داستان آنکه چون سلطان پرویز و مهابت خان بجواله
ال آباد رسیدند عبداللہ خان دست از محاصره قلعه باز داشت و بجوسی مراجعت نمود چون دریا خان با فوب سبب
استحکام داده بود و کشتیها را بجانب خود کشیده روزی چند عبور و مرور داشتند و در آن وقت افتاد و شاه هزاره پرویز و مهابت خان
در کنار آب مذکور معسکر آراستند و دریا خان ضبط گذر بایمنه و تانگه سیداران پس که در آن حدود اعتباری دارند سی منزل
کشتی از اطراف بدست آورده چند کوه بالا س آب گذارین برسانیده را بهسری کردند تا دریا خان آگاه می یافت بمداغه
و مقابله پرویز و لشکر بادشاهی از آب گذشت لا علاج دریا خان در توجف کرده بپرسید جو پور شتافت و عبداللہ خان
و راجه بهیم نیز با شاه هزاره بطرف جو پور روان شدند و اتساضت بصوب بنارس که بکند شاه جهان پروگیان حرم
را بقلعه فلک اساس رهناس فرستاده خود بطرف بنارس حرکت نمود و عبداللہ خان و راجه بهیم و دریا خان بشکر پیوستند
شاه جهان به بنارس رسیده از آب گنگ گذشت و در کنار آب لونس اقامت نمود شاه هزاره پرویز و مهابت خان بدیده رسیدند
و آقا محمد زمان طهرانی را با طایفه آنجا گذاشته از آب گنگ گذشتند و خواستند که از آب لونس عبور نمایند بیرم بیگ مخاطب

بخان دوران بفرموده شاه جان از آب گنگ بگذشت و در وے باقا محمد زمان آورد و محمد زمان بجهوسی شتافت بعد از چهار روز
 خاندوران باغ و در سو فوری رسید آقا محمد زمان باستقبال شتافت دوران حرکتی عظیم و کاری شگرت کرد و خاندوران بعد از
 بهزیمت سپاه خود در رزمگاه توقف نموده تنها بهر طرف می تاخت و می کوشید تا بقتل رسید سر او را بدرگاه شاهزاده پرنیز فرستادند
 و از آنجا برنیزه کردند رستم خان که سابقاً نوکر شاه جهان بود گر خیمه بشاهزاده پرنیزه پیوسته بود گفت خوب شد که حرام خور بقتل
 رسید جهانگیر قلیخان پسر عظیم خان حاضر بود گفت او را حرام خور و باغی نتوان گفت از و حلال نکند و نباشد که در راه صاحب
 جان داده و ازین بیشتر چه توان کرد و بنگرید که اکنون نیز سرش از همه سرها بلندتر است بالجملة بعد از واقعه خاندوران شاهزاده
 پرنیزه عظیم شاه دمان شد و آقا محمد زمان را نوازش فرمود بعد ازین واقعه شاه جهان با سرداران سپاه کنگاش نمود اکثر و قلیان
 خصوصاً راجه بھیم صلاح در جنگ صفت دیدند که عبداللہ خان که اصلاً راضی باین نمی شد و بعضی می رسانید که چون لشکر
 بادشاهی بحسب کیست بر سپاه مافزونی دارد و چنانچه لشکر بادشاهی قریب چهل هزار سوار موجود است و لشکر شاهیان از نوکران
 قدیم و جدید تا هفت هزار سوار نمی کشد مناسب حال آن و صلاح دوران است که لشکر جهانگیری در همین سرزمین گذاشته خود
 را از راه آوده و لکنو بنواحی دہلی رسانیم چون این کرده انبوه به انبوه شتافتند نزدیک رسند بطرف دکن متوجه شویم ناگزیر لشکر
 بادشاهی از بسیاری گزافی و حرکت اسباب خست عارضه شد و اتفاقاً خواستند که دو اگر صلح صورت ندهند و دوران زمان بتقصای
 علی بنیدر خود شاه مجاہد از کمال غیرت و جلالت این سخن را قبول اصفا نمانده و قرار بر جنگ صفت داده باین
 عزیمت پا در رکاب آورده ترتیب افواج فرمود و خود ایستاده در برنار عبداللہ خان و چرنار نصرت خان و در
 ہراول راجه بھیم و بر دست راست راجه دریا خان با طارن افغانان و بر دست چپ بہار سنگھ و غیره پسران نرسنگدیو
 و در التمش شجاعت خان و شیر بہادر مخاطب بشیر خواجہ و رومی خان میر آتش توپ خانہ را روانہ ساخت مقارن این
 حال شاهزاده پرنیزه و مہابت حضرت بزرگوار است کہ کارزار شتافتند و کثرت سپاہ بادشاهی بشاہ پرنیزه بود کہ سه
 طرف لشکر شاه جهان را فرد گرفتہ حلقہ میان در میان داشت و رومی خان میر آتش توپ خانہ را پیش برد یکین کہ برابر گولہ
 توپ انداختہ باشد از غرایب اتفاقات آنکہ یک گولہ بر کسی نخورد و در گرم شدہ از کار باز ماند و چون فاصلہ میان توپخانہ
 و ہراول فوج شاه جهان بسیار شد ہراول لشکر بادشاهی بجانب خانہ مطیعین خاطر شتافت مردم توپ خانہ تاب
 نیاورده را بہزیمت سپردند و توپ خانہ بتصرف مردم بادشاهی درآمد از ستاد این حال دریا خان افغان کہ در دست

راست هراول بود بے جنگ راه فرار سپرد و از برگشتن او فوج دست چپ هراول نیزه ایران گردید تا گزیر راجه بهیم کثرت
مخالفت خود را بنظر اعتبار درینا دروه با معدودے از راجپوتان قدیمی خویش توسن همت برانگیخته بر قلب لشکر بادشاه
رسیده به شمشیر آبدار کارزار نمود و جفا جوت نامی فیلی که در پیش بود بر ختم تیر و تفنگ از پا افتاد و آن شیر بیشه جرات و جلاوت
بار راجپوتان جان نثار پائے مردانگی قایم کرده آثار شجاعت و تهور ظاهر ساخت جوانان چیده و سپاهیان جنگیده که بر
گرد و پیش سلطان پرویز و مهابت خان ایستاده بودند از اطراف و جوانب هجوم آورده آن یک تار را به تیغ بیدریغ بزحاک
هلاک می انداختند و اوتار مقلی داشت کارزار کرد و جان نثار شد و بهینم را تهور و پیر تھی راج واکھراج را تهور با چندے
از تهوران روم دوست در عرصه کارزار زخمی افتادند و از کشته شدن راجه بهیم و برهم خوردن فوج هراول شجاعت خان
که رفیق فوج التمش بود نیز منہزم شد و شیر خواجه که سردار این فوج بود قدام بر جفا داشته مقتول گردید چون هراول التمش
از پیش برخاست و جنگ بقول رسید فوج جرنغار که سر کرده آن نصرت اخلا بود تاب نیاورده طرح داد و شاه جهان
بعبد اللہ خان که در بر نغار بود و جمعی از سپاہ که مجموع بہ پانصد سپاہ نمی کشا پستے تحمل استوار کرده دلاوران را ترغیب
و تحریض می نمود تا آنکه اکثرے کشته و زخمی شدند غیر از فیلان علم و قوغ و تورخانه خاصه و عبداللہ خان که بجانب دست راست
بازدک فاصله ایستاده بود چیزے بنظر در نمی آمد درین وقت بچلہ خاصه رسید و از جبل اسمہ ذات مقدس راجبت
مصلحتی محافظت نمود و شیخ تاج الدین را که از خلفائے خواجه باقی است قدس سره که در آن معرکه همعان شاه جهان
بر رخساره خورده از بنا گوش سر بر آورده درین وقت شاه جهان پورے را نزد عبداللہ خان فرستاد و پیغام کرد که کار
بجائے نازک رسیده مناسب حال و ملائم شان ما این سرت که با معدودے که همراه مانده اند توکل بکرم آہی نکرده بر قلب
لشکر بادشاهی بتا زیم تا انچه رقمزدہ کلک تقدیر است بطور سد عبداللہ خان خود نزدیک رفته گفت کار از آن گذشته کہ بر
تاخت و ترو و اثرے مترتب گرد و این دست و پا زدن محض بیہودہ و بیفائدہ است اسلاطین سلف چون امیر تیمور
صاحب قران و حضرت بابر بادشاہ و همچنین اکثر صاحبان داعیہ را در مبادی سعی و تلاش مکرر چنین وقایع اتفاق افتاده
و در آن حالت صعب ضبط احوال فرمودہ عنان از دست ہار زار منعطف ساختہ اند و بشین کامی قرار داده اند و بدولتی رسیده
اند و جمعی از فدویان کہ در رکاب سعادت حاضر بودند تا خانہ دست بر جلو انداختہ سام آبے از عرصه کارزار بر آورند و
لشکر بادشاهے بہ اردوے شاہی در آمدہ است و ضبط اموال و اسباب پرداختند و این قدر را غنیمت شمرده بتعاقب

نشانیستند و شاه جهان بچار کوچ بر فراز قلعه رهتاس نزول نمود و سه روز در قلعه توقف نموده اند و لازم قلعه داری خاطر جمع است
و سلطان مراد بخش را که در همان ایام قدم بعالم وجود نهاده بود بادایه داد انکهار را بخاک گذاشته با دیگر شاهزاده ها و اهل حرم بجانب
پلینه و بهار منضت فرستاد و چون این اخبار بمساع قدسیه رسید بهایت خان را بخطاب خان خانان سپه سالار امر ساخته
بمنصب هفت هزاری ذات و هفت هزار سوار از قرار دو سپه و سه اسپه شرف امتیاز بخشیدند و تمن و توغ علاوه عواطف
گشت اکنون مجلی از سواخ دکن رقمزده کلک و قانع نگاری کرد و چون ملک غنبر سیر حدود لایت قطب الملک شتافته مبلغ
مقرر که هر سال بجهت خرمچ سپاه از وی گرفت و درین دو سال موقوف مانده بود باز خواست نموده مجدداً بپرد
سوگند خاطر از آن جانب پرداخت و بجد و ولایت بند رسید و مردم عادل خان را که بجا است آن ملک مقرر بودند زبون
و بے استعداد یافته غافل بر سر آنها تاخت و بن تاراج نموده از آنجا با جمیعت و استعداد فراوان شتافت و چون عادل خان
اکثر از مردم کار دیده و سرداران پسندیده خود را همراهی بر برهان پور فرستاده بود و جمعی که بدفع شراد کفایت کنند حاضر
نداشت صلاح وقت در پاس عزت و محاربت خود داشته و قلعه بجا پور محسن گشت و با شحکام برج و باره و لوازم قلعه داری
پرداخته کس بطلب ملا محمد لاری و لشکر که همراه او بر برهان پور فرستاده و بتصدیان صوبه مذکور بتاکید و مبالغه نوشت که حقیقت
اخلاص دولت خواهی بر همه دولتخواهان ظاهر و هویدا است و خود را متعلقان آن درگاه می دانم درین وقت که غنبر باقی نماند
با من چنین گستاخی نموده چشم آن دارم که جمیع دولتخواهان با و شاهی که در صوبه موجود اند بملک من متوجه گردند تا این غلام
خسول را از میان برداشته سزای کردار در دامن روزگار گذاشته آید و هنگامی که بهایت خان با بادشاهازه پرویز متوجه
آله آباد شد سر بلند را بجهت و حراست برهان پور باز داشت و در ده روز که در محلات کلی و جزوی بصواب دید ملا محمد لاری
کار کند و در انتظام تمام دکن از صلاح و اخلاص او از خود چو ملا محمد بسیار بیخبر شد و مبلغ سه لک هون که قریب دوازده لک
روپیة باشد بصیغه مدوخر لشکر تصدیق آنجا داد و نوشته با عادل خان در باب ملک بهایت خان رسید و او نیز چون
این معنی نموده بتصدیان دکن نوشت که به قبال توقف همراه ملا محمد بملک عادل خان شتابند تا گزیر سر بلند را بے
بامعدودی و بر برهان پور توقف گزیر و لشکر خان سیر زمانه چهر و خیر خان احمد نگر و جان سپار خالق حاکم پیر و رضوی خان
و ترکمان خان و عقیدت خان بخشی و اسد خان و عزیز الله خان و جادو و دلاور و حاجی رام و سایر امراد منصبداران که اند
تعیینات صوبه دکن بودند با ملا محمد لاری بملک عادل خان بقصد استیصال غنبر شتافتند و غنبر ازین معنی و توقف یافت و دینیر

نوشته: بندہ ہاے درگاہ فرستاد کہ از غلامان درگاہ ام نسبت بسگان آجناب دارم و سبے ادبی از من بطور نیامده بچہ تقصیر و کد ام
 گندہ در مقام خرابی و استیصال من در آمدہ اند و بہ تکلیف عادل خان و بہ تحریک ملا محمد بر سر من می آیند میان من و عادل خان
 بر سر ملی کہ در زمان سابق بہ نظام الملک متعلق بود و الحال او متصرف گشتہ نزاع است اگر او از بندہ ہاے من نیز از غلامانم
 مرا با او و او را با من و اگر نداشتہ ہرچہ در مشیت حق است بطور آید آنها با من حرف و التفات نفرمودہ کوچ بر کوچ متوجہ
 آفتاب گردیدند ہرچہ عنبر بالبحاح و زاری افزود ایشان بیشتر شدت ظاہر ساختند ناگزیر از ظاہر بجای پور بر خاستہ بجد و
 ملک خود پیوست و بعد از نزدیک رسیدن افواج عنبر دفع الوقت و مدار نمودہ روزی گذراندمی در آن داشت کہ کار
 بجنگ رسید و ملا محمد با مرے بادشاہی سردر و نبال دادہ فرستاد و او ہر چند سرامد ازے و مدار می نمود جل بر عجز و
 زبونی او کردہ در شدت می افزودند و چون کار بر و تنگ آمد و اضطراب و اسن گیر گشت ناگزیر در روزے کہ مردم بادشاہی
 غافل بودند و سنے دانستند کہ جنگ نمی کند ترکما از دور نمایان ایشان دیدند کہ ترک جنگ نمودہ بر آمدہ اند و می خواہند
 کہ گرختہ بروند درین وقت بر مردم عادل خان ریختند و میان مردم او و عنبر جنگ سخت در پیوست و بحسب تقدیر ملا محمد کہ
 سردار لشکر بود کشتہ شد ازین بہت سپاہ عادل خان را سر رشتہ انظام کیخستہ کشت و جادو و راے و او داجی رام دست
 بجار بندد و راہ فرار پیو و ند عنبر ناگاہی کا خود کرد و شکست عظیم بر لشکر عادل خان واقع شد و اخاص خان و غیرہ
 بیست و پنج نفر از سران سپاہ عادل خان کہ مدار دولت او بر آنہا بود گرفتار شدند و از آن گروہ فرہاد خان را کہ لشکر چون دہد
 از سر چشمہ تیغ سیراب ساخت و دیگران را محبوس گردانید و از دست ہی لشکر خان و میرزا منوچہر و عقیدت خان گرفتار
 شدند و خنجر خان گرم و گیر خود را با احمد نگر سپاہیست کہ پرداختہ و جان سپار خان نیز برگشتہ بہ بہر کہ در جا گیر او بود رفتہ
 حصار بر سر امضیہ و ساخت و جمع دیگر کہ از آن ورطہ ہلاک برآمدند بعضی خود را با احمد نگر رسانیدند و گروہی بہ بہان پور
 شتافتند و چون عنبر بمبارد خویش کامیاب گردید و انچہ بدیدہ و نگذشتہ بود بر عہدہ بطور جلوہ گری نمود اسیران سرچہ تقدیر را
 مسلسل و محبوس بدولت آباد فرستاد و خود با احمد نگر رفتہ بمحاصرہ پرداخت لیکن ہر چند سعی نمود کارے از پیش رفت
 ناکام جمعے را بر دور قلعہ گذاشتہ بجانب بہر چہ رعنان عزیمت معطوف داشت عادل خان باز متحصن شد و عنبر تمام ملک
 او را تاحدود متعلقہ بادشاہے کہ در آنجا بود متصرف گشتہ جمعیت نیک فراہم آوردہ قلعہ شولا پور را کہ پیوستہ میان
 نظام الملک و عادل خان بر سران عام می بود محاصرہ کرد و یا قوت خان را با فوج عظیم بر سر بہان پور فرستاد و توپ ملک

میدان را از دولت آباد آورده قلعه شولا پور را بضر ب دست و زور بازو دے قدرت مفتوح گردانید از استماع این اخبار
 وحشت آثار خاطر اقدس شاهنشاهی با شوب گزائیید در خلال این احوال مکتوب نذر محمد خان دالی بلخ بنظر مقدس و آراء خلاصه
 مضمون آنکه این نیازمند آنحضرت را بختابه پدر و دالی نعمت خود میداند بلینگیوس بے رخصت این خیر اندیش مصدر چنان
 گستاخی شد و الحمد لله که تادیب شایسته یافت چون نیز غبار نقار در میان لشکر کابل و سپاه بلخ حادث شده امیدوار
 است که خانزاد خان را از حکومت کابل تغییر فرموده بجای او دیگرے را تعیین فرماید از آنجا که کام غشی شیوه پسندیده
 است آنصوبه بهدار المہام خواجه ابوالحسن تفویض یافت احسن السیر خواجه بکالت پدر بکومت و حراست کابل تعیین
 گشت و فرمان شد که پنج هزار سوار خواص را بصلابطه دو اسپه و سه اسپه تنخواه نمایند و احسن السیر بمصبب هزار و پانصدی و شصت
 سوار و خطاب ظفر خانی و عنایت علم فرق ازت برافراخت و خلعت با شمشیر و خنجر مرصع و فیل صنیمه مراحم بیکران گردید و فرمان
 شد که خانزاد خان روانه درگاه شود این زمستان در آمد و خوبیا کے کشمیر آخر شد بنا بران تباریج بیست و پنجم شهر پور
 رایات اقبال بصوب دارالسلطنت لاہور ارتقا یافت و در ساعت سعید دران شهر سمینت بہر نزول دست داد و متعارن
 آن صوبہ داری پنجاب از تغییر صادق خان برکن السلطنت آصف خان مقرر شد و در خلال این احوال بطرف ہرن منارہ
 کاشکار گاہ سے خاص بود تو جہ فرمودند درین نایب خانزاد خان از کابل آمدہ شرف آستان بوس دریافت و چون خاطر
 اقدس مظاہر از نشاط شکار و پرواخت عنان معاودت بدار السلطنت الغطاف یافت درین وقت عرض داشت
 بہر بہت خان رسید مرقوم بود کہ شاہجہان در چہ بہار گذشتہ بولایت بنگالہ درآمد و شاہ پرویز با عسا کر منصورہ بہلک بہار
 پیوست در اوراق گذشتہ نگاشتنہ کلک سولہ نگار گذشتہ کہ در باب خان پسر خان خانان را سو گند داده بکومت و
 حراست ملک بنگالہ باز داشتہ بخت احتیاط زن ادما با یک پسر و یک برادر زادہ او ہمراہ گرفتہ بود بعد از جنگ کونس و
 الغطاف عنان او را در قلعه سانس گذاشتند بدار خان نوشتند کہ در گڑھی خود را بہلا زمست رسانند و ارباب خان
 از ناراستی و زشت خوئی صورت حال را طور دیگر در خاطر نقل استہ عرض داشت نمود کہ زمینداران با ہم اتفاق کردہ ملوہ محاصرہ
 می دارند ازین بہت توانم خود را بجزارت رسانید چون شاہان از آمدن داراب ابرس شدہ ہمراہ جمعہ کہ مصدر کاری و
 ترددے توانند شد نمازہ بود ناگزیر از آشوب علت خاطر پسر بہار السید اللہ خان حوالہ فرمودند و کار خجالت و بیوات
 ہمراہ گرفتہ بہان راہ کہ از دکن آمدہ بودند را بہت عزیمت برافراشتند و چون در ارباب چنین اداسے ناپسندیدہ بطور آورده خود را

مطرو و ازل و ابد ساخته عبد الله خان سپه جوان ادرالقتل رسانید و شاهزاده پرویز صوبه بنگاله را بجای گیر مهابت خان و سپهش تنخواه
فرموده عنان معاودت معطوف داشت و حکم بزمینداران بنگاله شد که داراب را که در قبل داشتند دست تعرض از و کوتاه داشت
روانه ملازمت سازند و او آمده مهابت خان را دید و چون خبر آمدن داراب بعرض اشرف اقدس رسید مهابت خان فرمان شد
که در زنده داشتن آن بے سعادت چه مصلحت باید که برسیدن فرمان گیتی مطاع سران سرگشته باو به عدالت و گمراهی را بدرگاه
عدالت پناه روانه سازد باطله مهابت خان بموجب حکم عمل نموده سرش را از تن جدا ساخته بدرگاه فرستاد و درین هنگام
خانزاد خان را خلعت خاصه و خنجر مرصع با پهل کتاره و اسب خاصه مرحمت فرموده بصاحب صوبگی بنگاله فرستادند و مقارن
آن فرمان جهان مطاع بطلب عبد الرحیم که پیش ازین خطاب خانخانانی داشت بعد از گشت و چون در صوبه دکن مشورش عظیم
دست داد و جمعی از اعیان لشکر اسیر سر نیجه تقدیر گشته و قلعه دولت آباد مجوس مانند شاه جهان از ملک بنگاله بصوب ملک دکن
عنان انعطاف تافت ناگزیر مخلص خان بر جناح استعجال نزد شاهزاده پرویز ستوری یافت که سزاواری نموده ایشان را
بامرای عظام روانه دکن سازد و درینوقت قاسم خان را از تفریق مقرب خان بکومست و حراست آگره خلعت افتخار بخشیدند و
درین تاریخ عرض داشت اسد خان بخشی دکن از برهان پور رسید و بسته بود که یاقوت خان حبشی باو ده هزار سوار موجود بمکه پور
که از شهر بیست کرده مسافت است رسیده و سر بلند رای از شهر آمده صد آن دارد که جنگ اندازد فرمان تباکید تمام صادر
شد که زنها را رسیدن ملک و مدد و حوصله بکار برده نیز جلوی نکلند و با استحکام رها برداخته در شهر تحصن گزینند و راوا ساطعند از
سنة هزار و سی و هجری ارتفاع رایت اقبال آیت بدستور معهود بجانب کشید و در آنوقت که در ابتدا رایت اقبال
نظهور آمد آنکه شاه جهان بولایت دکن رسیده و شهرش را در دست گرفته بود و چون بجهت بود خواهی ایشان فوجی بسر کردگی
یاقوت خان بجوای برهان پور فرستاده که بتاخت و تاراج پردازند و بشاه جهان نوشت که بزودے بدانصوب حرکت
نمائند شاه جهان بدان سمت توجه نموده دیول گانورا مخیم ساخت و عبد الله خان و محمد تقی خان ب شاه قلی خان را بفوجی تعیین
نمود که باتفاق یاقوت خان برهان پور را محاصره نموده بلوان قلعه گیری پردازند و متعاقب آنها خود نیز متوجه شد و در لابلغ
که در سواد شهر واقع است فرود آمد و روترن و دیگر بندهای بادشاه که بودند در استحکام شهر و حصار شرائط اتمام
دو ازم کار آگهی بتقدیم رسانیده متحصن گشتند و شاه جهان از یک طرف عبد الله خان و از جانب دیگر شاه قلی خان
بقلعه بچسبند قضا را در طرفی که عبد الله خان بود بمجموع آورد و جنگ صعب پیوست و شاه قلی خان با فدائی خان جان جهان

دیوار قلعه را شکسته قسیم مقابل خود ابرداشته بجهاد و در آمد و سر بلند را به جمعی از مردم کار کرده خود را برابر عبداللہ خان گذاشته خود بر سر شاه قلی خان تاخت و چون اکثری از نوکران زربنده در کوچه و بازار متفرق شده بودند شاه قلی خان با معدودی در میدان پیش ارک پاسی سمت افشرد و بعد از آنکه چندی از بندہاے بادشاهی که با او بودند بقتل رسیدند ناگزیر به ارک درآمده در قلعه را بست و سر بلند را به محاصره نموده کار بر دو تنگ ساخت شاه قلی خان از روی اضطرار قول گرفته اورا دید چون این خبر به شاه جهان رسید مرتبه دیگر افواج ترتیب داده حکم پورش فرمودند و هر چند مبارز خان و جان سپار و دلیران عرصه کارزار شراط سعی و کوشش بجا آوردند اثری بران مترتب نگشت و از مردم روشناس شاه بیگ خان و سران از خان و سید شاه محمد نقد حیات در با خند و بارسیم خود سوار شده حکم پورش نمود و از اطراف بهادران رزم آرا و دلیران قلعه کشتا قدم حرات و جلالت پیش نهاده کار نامہاے شجاعت ظاهر ساختند و از اعیان اہل قلعه بودند بخان با جمعی از برادران و بابا میرک و اما دشمنان و بسیارے از راجپوتان و راورتن علت تیغ انتقام شدند درین وقت که کار بر متحصنان بدشواری کشیده بود و قضا را تیر تشنگی بگردن سید جعفر رسیده پوست مال گذشت و او اضطراب کرده برگشت و از عنان تافتن او تمام دکنیان سر اسیمه راه فرار سپرده بسیارے از بیدلان را با خود بردند و مقارن این حال خبر آمد که شاهزاده پرویز و مہابت خان خانان سپہ سالار بالشکر بادشاهی از بنگالہ معاودت نموده بدریاے نزدیک رسیده اند و شاه جهان بوسعت آباد بالاگھاٹ مراجعت نمود و درین وقت بر سران از شاه جهان جدائی اختیار نموده در موضع اندر نشست و مقابل آن نصرت خان جدائی گزیده نزد نظام الملک شتافتہ نوکرا و شد از سوانح سپری شدن روزگار و در این میرزا کوکلتاش است پدر او از آدمی زاوگان غزنین است و مادرش حضرت عرش آشیانی را شیر داده بود و آنحضرت پاس خدمت الشان داشته میرزا عزیز را بزرگترین امر ساخته بودند و از دو فرزندانش بارہاے عجیب می کشیدند و در علم سیر و فن تاریخ آحضرت تمام داشت و در تحریر و تقریر بے نظیر بود نستعلیق خوب می نوشت شاگرد میرزا قمر میر ملا میر علیست باقی از باب استعداد و ریختہ فلم او از دست استادان مشہور هیچ کی ندارد و در مدعا نویسی بدوالت داشت لیکن از عربیت ساده بود و در لطیفہ گوئی بے مثل و شعر ہمواری می گفت این رباعی از داروات است

رباعی

عشق آمد و از جنون برومندم کرد	و از دست خردمندم کرد
آزاد ز بند دین و دانش گشتم	تا سلسلہ زلف کسی بندم کرد

وفات خان اعظم در شهر احمد آباد گجرات اتفاق افتاد و لاش او را در دہلی برده بجوار روضہ سلطان ہشلخ
نظام الدین قدس سرہ نزدیک بقبر پدرش بجاک سپردند چون خان اعظم مسافر دارالملک بعت گشت
و اورنگزیس را بحضور طلب داشتہ خان جهان را بصاحب صوبگی گجرات سرفرازی بخشیدہ حکم شد کہ از آگرہ با احمد آباد
شتافتمہ محافظت آن ملک نماید

حشتمین نوروز از جلوس ہمایون

مطابق سنہ ۳۰۰ ہجری روز مبارک شنبہ دہم جمادی الثانیہ سنہ ۹۰۰ از رومی و چہار آفتاب جان تاب برج حمل را
نور آگین ساخت و سال بیستم از جلوس اشرف آغاز شد و در این کویہ بہتر بنشاط شکار پرداختہ یک صد و پنجاہ
و یک راس قوچ کوی بہ تفنگ و تیر شکار کردند و در منزل جنگہ تخی جشن شکار استگلی یافت از بہتر تا این منزل ارغوان ابرا
سیر فرمودند و چون درین موسم کوتل پیر نیچال از پرف مالامال می باشد و عبور سوار از فراز آن بغایت دشوار بلکہ محال لاجرم
لمضت موکب گیمان شکوہ از راہ کرپوہ پونچ اتفاق افتاد درین کوہستان نایخ بہم می رسد و دو سال و سہ سال برخت
می ماند و از زمینداران آنجا شنیدہ شد کہ قریب بتالیج در یک درخت می باشد درین اثنا ابوطالب پسر کعب
بحکومت لاہور بنیابت پدر مرخص گردید و در غیاب سید عاشق پسر خان بکوہستان شمالی پنجاب کہ ضبط و ربط آن بہرہ
پدرش بود دستوری یافت و او را بجا نگار نامور گردانیدہ و نسب ہما صدی و صد و پنجاہ سوار عنایت فرمودند و از جمعہ
بیست و نہم در منزل نور آباد کہ بر لب دریاست بہت دایع ست نزول اتفاق افتاد از گھاٹ بہت تا کشمیر بدستور یکہ
تا پیر نیچال در راہ منزل بتزلزل خانہ نشینہا ساختہ اند و در راہ نیز اساس یک قلعہ و اصلانچیمہ و سائر رنخت فراشناختنیاج
نیست درین چند منزل اردوے گیمان لوی بہت بہت و باران و شدت سرما از گریوہاے دشوار گذار بصوبت گذشت
و راستاے راہ آبشاری خوش نظر در آمد کہ از اکثر آثار و ہماے کشمیر بہتر تواند گشت از تفاضش پنجاہ و ہر ع باشد و عرض
آبریز چہار و ہر ع متصدیان منازل صفہ عالم ادبی آن بستہ بودند و معانی نشستمہ پیالہ چند نوش فرمودہ چشم و دل را
از تماشاے آن بہرہ دادند حکم شد کہ نایخ پور سکر منصور بر لوح شگفتی ثبت نمایند تا این نقش دولت بر صفحہ روزگار یادگار ماند

درین منزل لاله و سوسن و از غوان و یاسمن کبود از کشمیر آوردند و در یک شبانه غره اردی بهشت قصبه باره موله که از قصبهات کلان کشمیر است پور و دو مرکب اقبال آراستگی یافت و مردم شهر از اهل فضل و ارباب سعادت و سوداگر و سایر اصناف گروه گروه به پیریل استقبال دولت زمین بوس در یافتند و درین دو منزل شکوفه زارها به خوب سیر کرده شدند و نیکوگان حضرت و جمیع امرای کشتی نشسته متوجه شهر شدند و در سه شبانه هفدهم در ساعت سعادت قرین بهارت و دلنشین کشمیر خبت قیصر نزول مرکب اقبال اتفاق افتاد اگرچه در باغ نور منزل که میان دولت خانه واقع است آخرها شکوفه بود لیکن یاسمن کبود و ماغ را معطر و منور داشت و در تماشا به بیرون شهر اقسام شکوفه جمال افروزی می نمود و چون بتواتر پیوسته در کتب طب مخصوص ذخیره خوارزم شاه می ثبت یافته بود که خوردن عفران خنده می آید و اگر بیشتر خورده شود آن قدر خنده کند که بیم هلاکت باشد حضرت شاهنشاهی بهجت امتحان کشتنی واجب القتل را از زندان طلب فرموده و در حضور خود ربع سیر عفران که چهل مثقال باشد خورانی شدند اصلاً تغییری در احوالش راه نیافت روز دیگر ضعف آن که هشتاد مثقال باشد خورانیند و بلبش به تبسم آشنا نشد تا بخندیدن چه رسد و مردن خود چه صهارت دارد و درین لحاظ و حراست کانگوه به انیزای سنگدلین مفوض گشت و دوا و بخش از گجرات آمده ملازمت نمود و درین ایام مزاج سردار خان از اعتدال انحراف ورزیده بیماری سور القینه باو عارض شد و در فتنه رفتن منجر باسهال و موی گشت و تبایخ یا زدهم محرم سنه هزار و سی و پنج در قصبه ملتان و دیعت حیات سپرد او را آورده و نوحه که زادگاه او بود مدون ساختند و در سال پنجاهم از ولادتش سپری شد و چون این خبر بمساع علیا رسیده فوجداری کوستان شمالی پنجاب بآلت خان که از کومکیان او بود تفهیم یافت و فرمان شد که کامگار سپارش بلازمت شاید و در بهمن روزها مصطفی خان حاکم حله رحلت نمود و به مذکور بهر یار عنایت شد و در نوا از عرض داشت اسد خان بخشی دکن بمساع جلال رسید که شاهجهان بدیول گانون رسید و یاقوت خان حبشی بالشکر عنبر برهان پور را محاصره دارد و سر ملند را به پای غیرت جمعیت برجا داشته بلوازم قلعه داری بهت گماشته و پیوسته از بیرون جنگ می اندازند و هر چند دست و پا میزنند کاری نمی سازند و بعد از چند روز خبر رسید که مردم عنبر نیز برخاسته و تند چون این معنی بعرض بهایون رسید سر ملند را به پای بجنون عواطف و مراحم سرفراز فرموده منصب رنج هزار سی و پنج هزار سو خطاب را به راج که در ملک دکن بالاتر ازین خطاب نمی باشد عنایت نمودند و از سواخ آنکه چون شاهجهان دست از جهان بردارد پور باز داشته بصوب دکن برگشت و در انشای راه ضعف قوی بر مزاج استیلا یافت و در ایام تکریم بخاطر رسیدند که عذر تقصیر است گذشت و پور و الا قدر باید خواست و باین اراده حق پسند

عرض داشته مشتمل بر ندامت و انفعال از جرائم ماضی و حال نوشته ارسال داشتند و حضرت شاهنشاهی فرمائی بجهت مبارک خویش
 قلمی فرموده روانه ساختند مضمون آنکه اگر داراشکوه و اورنگ زیب را بهلازمیت بفرستد و قلعه رهناس و اسیر را که در تصرف کسان
 دوست به بندهاست بادشاهی بسیار در قلم عفو بر جرأت تقصیرات او کشیده شود و ملک بالاکهاٹ با و محبت گردد و بعد از ورود و نشو و
 عاطفت شاه جهان آداب استقبال و تعظیم بجا آورده با وجود کمال تعلق و وابستگی که بشاهزاده پاداشت رضا جوئی و والد ماجد را
 مقدم شمرده آن جگر گوشه را با بانفاس پیشکش از جواهر و مرصع آلات و فیلمان کوه پیکر که موازی ده لک روپیه قیمت داشت
 روانه درگاه و الاساخت و بسید مظفر خان و رضا بهادر که بجا است قلعه رهناس مقرر بودند حکم نمود که بکس که فرمان بادشاهی ظاهر
 سازد و قلعه را با دستپرده همراه سلطان مراد بخش بلازمیت آیند و همچنین بجات خان نوشت که قلعه اسیر را به بندهاست بادشاهی
 حواله نموده روانه حضور او گردد و خود بعد از آن بصوب ناسک حرکت نموده این یام عرب دست غیب که بجهت آوردن
 سلطان پوشنگ پسر شاهزاده دانیال و عبدالرحیم خان خانان نزد شاهزاده پسر دینار رفته بود آمده دولت زمین بوس
 دریافت پوشنگ را بعواطف روز افزون اختصاص بخشیده بمنظرف خان بخشی فرمودند که از احوال او خبر دارد بوده آنچه بجهت
 ضروریات او در کار باشد از سرکار بادشاهی سرانجام نماید نوشته سامان سرکار او کند که از هیچ طرف نگرانی خاطر
 نداشته باشد و در خلال این حال عبدالرحیم خان خانان بسادات آستان بوس جبین خدمت نورانی ساخت و زیارت نمودند
 خجالت از زمین برگرفت و آنحضرت بجهت دلنوازی و تسلی او فرمودند که درین مدت آنچه بطور رسید از آثار قضا و قدر است
 نه مختار ما و شما این رهگذر خجالت و ملالت راه ندهند و بعد از تقدیم مراسم زمره سرشارت رفت که بخشیان او را آورده در جای
 مناسب باز دارند قبل ازین حضرت شاهنشاهی با خواست فرمائی بکیم صفت آن فدائی خان را نزد شاهزاده پسر دینار فرستاده
 بودند که مهابت خان را از خدمت ایشان جدا ساخته بجانب بنگال روانه سازد و خان جهان از کجرات آمده بخدشت و کالست
 شاهزاده پرواز دو در نیولا عرض داشت فدائی خان رسید مرقوم کرد که در سازنگیور بخدمت شاهزاده پیوسته ابلاغ احکام
 شاهنشاهی نمودم شاهزاده بجدائی مهابت خان و همراهی خان جهان راضی نیستند و هر چند درین باب بمبالغه و تاکید معروض
 داشتم نتیجه بران مترتب نگشت چون بدون من و ارشاد بخدمت در سازنگیور توفیق گزیده قاصدان تیر و طلب خان جهان
 فرستاده ام که بسرعت بهر چه تمام تر متوجه این حد و گداز چون حقیقت حال را عرض داشت فدائی خان بعرض مقدس رسید
 باز فرمان تباکید تمام بشاهزاده صادر گشت که نه خلاف آنچه حکم شده بخلاف را ندهد و اگر مهابت خان بر فتن بنگاله راضی نشود

جریده متوجه حضور والا گردد و شما با سائر امرا در برهان پور توقف نمایند چون خاطر فیض مظاہر از سیر و سکار عرصہ دلپذیر کشمیر پر دست
بنابران بتایخ نوز و دهم محرم الحرام سنہ ہزار و سی و پنج ہجری رایات عالیات بصوب لاہور از ارتفاع یافت پیش ازین مکرر
بعض رسیدہ بود کہ در کوہ پیر پنجال جانور سے می باشد مشہور ہماے و مردم آن سر زمین می گویند کہ طعمہ اش استخوان ریزہ
است و پیوستہ بروے ہوا پر و از کنان مشاہدہ می افتد و نشستہ کم و بیش می باشد چون خاطر اشرف اقدس تحقیق اہل
مقامات توجہ مفرط دارد حکم شد کہ از قراولان ہر کس بتفنگ زدہ بحضور بیار و ہزار روپیہ انعام بیا بد قضا را جمال حسان
قراول بہ بندوق زدہ بحضور اشرف آوردہ چون زخم بپایش رسیدہ بود زردہ و تندرست بنظر اشرف درآمد فرمودند چنیہ دان
آن را ملاحظہ نمایند تا خورش او معلوم شود چنیہ دان را شگافند از حوصلہ اش استخوان ریزہ برآمد و مردم کوہستان معروض
داشتند کہ مدار خوراک این بر استخوان ریزہ ہماست و ہمیشہ بر روی ہوا پر و از کنان چشم بر زمین دارد ہر جا کہ استخوانی بنظرش
در آید بہ نزل خود گرفتہ بلندی شود و از انجا بر زمین بہ سنگ می اندازد تا بشکند و ریزہ شود آنگاہ میچیند و میخورد و درین صورت
غالب ظن آنکہ ہماے مشہور ہین است *

ہمای بر ہمہ مرغان از ان شرف دارد	کہ استخوان خورد و طائری نیاز دارد
<p>سرنوشت بکل می ماند لیکن سرکل مرغ پر ندارد و این پر ہماے سہاہ دارد و در حضور وزن فرمودند چار صد و پانزدہ تولہ کہ یک ہزار سی و ہفت و نیم مثقال می باشد بوزن برآمد و فواجی لاہور البوطالب پسر آصف خان بدولت زمین بوس افتخار اندوخت و شب مبارک شنبہ سلخ ماہ نور در ساعت مسعود بہ لاہور نزول اقبال اتفاق افتاد و یک لک روپیہ بعبد الرحیم خان خانان انعام مرحمت شد و درین تایخ آقا سیدی سہاہ عباس شرف سجد حاصل نمودہ مکتوب محبت اسلوب شاہ را با تحف و ہدایا کہ یکدست شاہین سفید از انجملہ بود بنظر مقدس گذراند و از غرائب آنکہ شاہنزدہ داد بخش شیر ز پیشکش کرد کہ باز الفت گرفتہ در یک قفس می باشد بہین بز نہایت محبت و الفت ظاہری سازد بدستور سے کہ حیوانات جفت می شوند بز را در آغوش گرفتہ حرکت می کند حکم دند کہ آن بز را مخفی داشتند فریاد و اضطراب بسیار ظاہر ساخت آنگاہ فرمودند کہ بز دیگر بہان رہا و ترکیب در ان قفس و آوردند اول آن را بوی کرد و بعد از ان کمرش بدہان گرفتہ شکست فرمودند کہ میشی در آوردند فی الا راز ہم دریدہ خورد و بز را نزد یک آوردند الفت و مہربانی بدستور سابق ظاہر ساختہ بر پشت افتاد و بز را بر روی سینہ خود گرفتہ دھان</p>	

مشاہدہ نشدہ کہ وہاں جفت خود را بوسد درینولافضل خان را بخدمت دیوانی صوبہ دکن سرفراز ساختہ منصب ہزار و پانصدی و ہزار و پانصد سوار عنایت نمودہ خلعت واسپ و فیل مرحمت فرمودند و بہ سے و دو نفر از امرایان آن صوبہ خدمت مصحوب او فرستادند و چون مہابت خان فیلانیکہ در صوبہ بنگالہ وغیرہ بدست آؤزودہ بود تا حال بدرگاہ والا فرستادہ بود مبلغ ہای کلی از مطالبہ سرکار بر ذمہ او بود و نیز از محال جاگیر بندہاے درگاہ در وقت تغیر و تبدیل مبلغها متصرف گشتہ بود بنا بران حکم شد کہ عرب دست غیب نزو مشارالیہ رفتہ فیلانی کہ پیش او فراہم آمدہ بدرگاہ بیار و مطالبات حساب را از وہاں باز یافت نمودہ بخدمت شہزادہ اگر او را جوابی و حسابی خرد پسند باشد بدرگاہ آمدہ بدیوانیان عظام مفروغ سیاہ و مقارن این حال عرض داشت فدائی خان رسید کہ مہابت خان از خدمت شاہزادہ پرویز دستوری یافتہ بصوبہ بنگالہ شتافت و خاجہان از گجرات آمدہ شاہزادہ پرویز را ملازمت نمود و وہم درینولاعرض داشت خان جان رسیدہ نوشتہ بود کہ عبداللہ خان از خدمت شاہجہان جدا شدہ این فدوی را شفیع جہانم خویش ساختہ کتابتی مبنی بر انہارندامت و خجالت ارسال داشتہ با اعتماد کرم بخشایش آنحضرت نوشتہ اورا بجنس بدرگاہ فرستادہ ام امید از مراحم بیکران چنانست کہ رقم عفو بر جہانم او کشیدہ باین موہبت عظمی در امثال و اقربان سرفراز و ممتاز گردانند و جواب او فرمان شد

این درگاہ اورا گزشتہ نیست

ملتس او بجز اجابت مقرون گشت درین تاریخ حضور شاہجہان شاہزادہ و اینال از خدمت شاہجہان جدا شدہ بملازمت شتافت قبل ازین ہوشنگ برادر حسن و او بہرین بوس سوار پیہ برگشتہ بود و درینولاد نیز بہرینونی بخت خود را بقیدی آستان رسانید و با نولع مراحم و نوازش شخص رسید بہت سرفرازے آنہا تسلیم نسبت خویش کہ با بعد طالع سالین چقاے گورکان گویند فرمودہ بہار با نو بیگ حبیبہ خود را بہ حضور شاہجہان سلطانی خسرو را بہ ہوشنگ نسبت کردند و درین وقت معتمد خان بخدمت بخشیگی اختصاص یافت چون آمد تہاے مدید ہوشنگ کابل در خاطر قدسی مظاہر سیر می کرد و تباریچ ہنقد ہم اسفند از بد سنہ ہزار و سی و پنج بعزم سیر و شکار منضت و لب اقبال بدان صوبہ اتفاق افتاد چند روز در مظاہر لاہور مقام فرمودہ روز جمعہ ۱۱ دسویم ماہ مذکور کورجہرودند اقتدار خان پسر احمد بیگ خان کابلی سراحد اورا پیشکش آوردہ جہین اخلاص و خدمت شاہجہان سرنیاز میدی بدرگاہ بے نیاز فرود آوردہ سجدت شکر این موہبت عظمی کہ از مراحم بیکران چنانست کہ رقم عفو بر جہانم او کشیدہ باین موہبت عظمی در امثال و اقربان سرفراز و ممتاز گردانند و جواب او فرمان شد

متباه اندیش را به لاهور برده از دروازه قلعه بیرون رفتند تفصیل این اجمال آنکه چون ظفرخان پسر خواجه ابوالحسن بکابل رسید
 شنید که پلنگوس از بک بک بقصد شورش افزائی و قتل انگیزی بنواسه غزنین آمده مشارالیه باتفاق دیگر بندها تعینات صوبه
 مذکور آمده لشکر با فراهم آورده بود درین اثنا احداد بدنها دقاویافته باشارت آن بتاه اندیش به تیراه آمده راه زنی و
 دست اندازی کاشیده شنیعه آن مفسد سیاه بخت است پیش می گیرد و پلنگوس از ان اراده باطل ندانست گزیده
 یکی از خوشان خود را نزد ظفرخان فرستاده اظهار ملائمت و چا پلوسی نموده اولیای دولت قاهره خاطر از ان جانب
 پروا خسته دفع فساد احداد بدنها را پیش نهاد همت ساختند و به همان استعداد و جمعیت از راه گردیده بر سر آن
 مقهور روان شدند چون خبر گشتن پلنگوس و آمدن لشکر ظفرخان بدان بد فرجام می رسید تاب مقاومت نیاورده خود را بکوه
 اداغ که محکمه از بود می کشید و آن بیعت بست آن کوه را پناه روز بد اندیشیده دیواری در پیش دره بر آورده و استحکام تمام نموده
 ذخیره و سایر اسباب قلعداری آماده و مهیا داشت اولیای دولت ابد قرین استیصال او را پیشنهاد همت ساخته بقدم سعی فراز و
 تشیب بسیار طے نموده بدره مذکور پیوستند و همه یکدل و یک جهت از اطراف هجوم آورده همت به تسخیر آن گماشتند هفت
 جهادی الاولی نقاره فتح بلند آوازه ساخته داد شجاعت و جلاوت دادند از هنگام صبح تا سه پراش قتال و جدال اشتعال
 داشت بعد از سه پربانواع عواطف و مراحم آبی ابواب فتح و غیر ذلک بر چهره مراد دولت خواهان مفتوح گردید و آن محکمه تصرف
 بهادران لشکر منصور در آمد درین وقت یکی از اعدیان شمشیر و کار و انگشتری که یافته بودند و ظفرخان بزده می نماید و
 یقین می شود که اینها از ان عاصی است و ظفرخان بود با چند سوار بر سر آن بدگر میرود و ظاهر می گردد که بند و قے باور سیده
 و بجنم و اصل شد هر چند منادی کرد و بد شخص نگاشت که این تفنگ دوست لدا می باشد باور سید با بجله سر آن مفسد مصحوب سردار خان
 روانه درگاه آسمان جاہ گردید و ظفرخان و دیگر بندها به شایسته خدمت که مصداق تر و دوات پسندیده گردیده بودند هر کدام
 در خور استعداد خویش باضافه منصب و اقسام مراحم اختصاص یافتند و درین تاریخ خبر رسید که رقیه سلطان بیگم صبیحه
 مرزا هندال منکوه حضرت عرش آشیانی در وارا خلافت اکبر آباد بجوار رحمت ایزدی پیوستند زن کلان آنحضرت ایشان بودند
 و چون فرزند داشتند در زمانه که شاه مجاور عالم وجود آمدند حضرت عرش آشیانی آن گوهر مکیاے خلافت را بشکوهی
 سپردند و این سریر آراے خلافت سر آراے قدس تکفل تربیت و پرورش داد و چهار سالگی به بنام خان
 عدم شتافتند در خلال این احوال عبدالرحیم ولد بیگم خان شمول انواع مراحم و اقسام از شکر و تیر و تازیانه و بختاب مستطاب

خان خانان فرق عزت برافراخت و خلعت و اسپ مرحمت نموده بایالت سرکار قنوج رخصت فرمودند و مقارن این حال تمامی فیلان مہابت خان کہ قبل ازین فرمان طلب شدہ بود بدرگاہ رسیدہ داخل فیلیخانہ بادشاہی شدند و درین روز ہا معروض گردید کہ مہابت خان حبیبہ خود را بخواجہ برخوردار نام بزرگزاہدہ نقشبندی نسبت کردہ و چون این وصلت بے اذن و رخصت آن حضرت شدہ بود بر خاطر اشرف گران آمد اورا بجنور اقدس طلبیدہ فرمودند کہ چرا بے دستورے ما و تہرچنین عمدہ دولت را گرفتہ جواب پسندیدہ سامان نتوانست نمود و حکم اشرف شلاق بست در ساخوردہ مجوس گردید و درین روز ہا میرزا دکنی پسر میرزا رستم صفوی بخطاب شاہنواز خان اختصاص یافت بست و ہم اسفند لاد ساحل دریای چناب پور و موکب مسعود آراستگی یافت ۔

جشن بست و کمین نوروز از جلوس ہمایون

روز سہ شنبہ بست و دوم جمادی الثانی سنہ ہزار و سی و پنج ہجری میر جہان افروز بہرج حمل تحویل نمود و سال بست یکم از جلوس مبارک آغاز شد بر ساحل دریای چناب یک روز بلوازم جشن نوروزے پرداختہ روز دیگر از ان متزل کوچ فرمودند و در نیولا آقا محمد المیچہ شاہ فلک بارگاہ شاہ عباس را رخصت انعطاف ارزانی داشتہ خلعت باختر مرصع سی ہزار روپیہ با و مرحمت فرمودند و مکتوبے کہ در جواب محبت نامہ شاہی بخارس بافتہ بود با گریز مرصع تمام الماس کہ یک لک روپیہ قیمت داشت و کمر خنجر مرصع نفیس تا در برسم ارغمان خوانہ او شد و در اوراق سابق فرستادن عرب دست غیب نزد مہاتجان بہجت آوردن فیلان رقمزدہ کلک سوانح نگار گشتہ و اشارتے بطلب او نیز رفتہ و در نیولا بجوالی اردو پیوست بالجبکہ طلب او بہ تحریک و کار پردازی آصف خان شدہ بود و پیشینہا و خاطر ایشان آنکہ اورا خوار و بے عزت ساختہ دست تعرض بہ ناموس و جان و مال او در زنند و این مطلب گران را بغایت سبکدست پیشہ گرفتند و او بر خلافت ایشان با چہار پنج ہزار راجپوت خونخوار یک رنگ یک جہت کردہ و اعیان اکثرے را ہمراہ آورد کہ ہر گاہ کار بجان و کار و باستخوان رسد و از ہمہ راہ و از ہمہ جہت مایوس گردد و پاس عزت و ناموس خود بقدر امکان دست و پا زدہ با اہل و عیال جان نثار شوند ۔

وقت ضرورت چناند گریز | دست بگیرد شمشیر تیز

با آنکه از روش آمدن او در مردم حرفهای ناملاکمی مذکور می شد آصف خان در نهایت غفلت و بے پروائی بسر میبرد چون خبر آمدن او بعرض اقدس رسید نخست پیغام شد که تا مطالبات سرکار بادشاهی را بدیوان اعلیٰ مفروغ نسازد و مدعیان را بمقتضای عدالت تسلی ننماید راه کورنش و ملازمت مسدود است و در باب خواجه برخور و ارباب پسر خواجه عمر نقشبندی که مهابت خان دختر خود را با و نسبت نموده و سابقاً مذکور شد که او را نیز چنگ زده بزند ان سپردند حکم شد که آنچس مهابت خان با و داده فطائی خان تحصیل نمودم بخرمانه عامره رساند و چون منزل بکنار بهت واقع بود نواب آصف خان با وجود چنین دشمن قوی باز وے از سر و جان گذشته در نهایت غفلت و عدم احتیاط صاحب و قبله خود یعنی حضرت شاهنشاهی ایران طرف دریا گذاشته خود با عیال و احمال و اطفال و خدم و حشم از راه پل عبور نموده درین روے آب منزل گزید و هم چنین کار خا خجالت از خزانه و قورخانه و غیره حتی که خدمتگاران و بنده های نزدیک در کل از دریا عبور نمودند معتمد خان بخشی و میر توک از آب گذشته شب در پیش خانه بود علی الصبح چون مهابت خان دریافت که کار بناموس و جان او رسیده لا علاج درین وقت که هیچ کس در گرد و پیش حضرت نمانده بود با چهار پنج هزار سوار راجپوت که با آنها قول و عهد نموده بود از منزل خود برآمده نخست بر سر پل رسیده قریب دو هزار سوار بر پل می گذارد که پل را آتش زده اگر کسی اراده آمدن داشته باشد بمذافعه و مقابله قلم بر جا دارند و خود متوجه دولتخانه می گردند و از در حرم گذشته به پیشخانه معتمد خان رسیده باز پرس احوال نمود معتمد خان بستمیر بسته از خیمه برآمد و چون چشمش بر احوال شاهنشاهی استفسار نمود و قریب بصدر راجپوت پیاده برچه و شمشیر در دست همراه داشت و از گرد و غبار چهره آدم خوب محسوس نمی شد بر سمت دروازه کلان شتافت و در آن وقت در فضاے دولت خانه معدودے از اهل یتاق و غیره و سه چهار خواجه سراے پیش دروازه ایستاده بودند مهابت خان سواره تا دولت خانه رفته از اسب فرود آمد در آن وقت که پیاده شده بجانب غسل خانه شتافت قریب دو صدر راجپوت همراه داشت معتمد خان پیش رفته گفت که این همه گستاخی و بیباکی از ادب و وراست نفسی توقیف نمایند تا من رفته عذر کورنش و زمین بوس نمایم اصلاً بجواب نه پرداخت و چون بر در غسل خانه رسید ملازمان او تختهای دروازه را که در بانان بهر احتیاط بسته بودند در هم شکسته بفضاے دولتخانه در آمدند جمعی از خواصان که برگرد و پیش آنحضرت سعادت حضور اخلاص داشتند از گستاخی او بعرض بپایان رسانیدند

آن حضرت از درون خرگاه برآمده بر پالکی نشستند درین وقت مہابت خان مراسم کورنش بتقدیم رسانیده آنگاہ بر دور
پالکی گردیدہ معروض داشت کہ چون لقین کردم کہ از آسیب عداوت و دشمنی آصف خان خلاصی و رہائی ممکن نیست و
بافواج و اقسام خواری و رسوائی کشتہ خواہم شد از روی اضطراب و دلیری نمودہ خود را در پناہ حضرت انداختم اکنون اگر
مستوجب قتل و سیاست ام در حضور اشرف سیاست فرمایند درین وقت راجپوتان او فوج فوج مسلح آمدہ در سراپردہ
بادشاہی را فرار گفتند و در خدمت آنحضرت بجزعرب دست غیب کہ دستیار او بود و میر منصور بدخشی و جواہر خان خواجہ سرا
و بلند خان و خدمت پرست خان و فیروز خان و خدمت خان خواجہ سرا و فصیح خان مجلسی و سہ چار نفری از خواص ملکی دیگری حاضر بنود چون آن
بے ادب خاطر اقدس را شورانیدہ بود مزاج اعتدال ہر شست را غیرت در شور داشت و در رتبہ دست بر قبضہ شمشیر رسانیدہ خواستند کہ جہان
از لوث وجود آن بیباک پاک سازند ہر بار میر منصور بدخشی بہ ترکی عرض میکرد کہ وقت مقتضی آن نیست صلاح حال منظور باید داشت و
سزای کردار ناہنجار این تیرہ بخت بد کردار را بایزد داد اگر حوالہ فرمایند تا وقت استیصال او در رسد چون حرف او بفساد
دولت خواہی آراستگی داشت ضبط خود فرمودند و در اندک فرصت راجپوتان او درون برون و دولخانہ فرو گرفتند چنانچہ
بغیر او و نوکران او کس دیگر بنظر درنی آمد درین وقت آن بے عاقبت عرض کرد کہ ہنگام سواری ست ایضا بطہ مہمو و ہوائی
فرمایند تا این غلام فدوی در خدمت باشد و بر مردم ظاہر شود کہ این جرأت و گستاخی حسب الحکم از من بوقوع آمدہ و
اسپ خود را پیش آوردہ مبالغہ و الحاح بسیار نمود کہ برہین اسپ سوار شوید غیرت سلطنت رخصت نداد کہ بر اسپ
سواری فرمایند حکم شد کہ اسپ سواری خاصہ را حاضر سازند و بجهت لباس پوشیدن و استعداد سواری خواستند کہ
بدرون محل تشریف برند آن ستیزہ کار را راضی نشد البصہ آن قدر توقف فرمود کہ اسپ خاصہ را حاضر ساختند و
آنحضرت سوار شدہ دو تیر انداز بیرون دولخانہ تشریف بردند بعد از آن فیل خود را آوردہ التماس نمود کہ چون وقت شورش
و از دحام است صلاح دولت درین میدانند کہ بر فیل نشسته متوجہ شکار گاہ شوند و آنحضرت بے مبالغہ و مضائقہ بر همان
فیل سوار شدند کیے از راجپوتان معتمد خود را در پیش فیل و دو راجپوت دیگر را در پس حوضہ نشانیدہ بود و درین اثنا
مقرب خان خود را رسانیدہ با ستر صناعی او درون حوضہ نزدیک آنحضرت رفتہ نشست ظاہر ادرین آشوب گاہ
بے تمیزی زخمی بر پیشانی مقرب خان رسید و دست پرست خان خواہی کہ معتاد شراب و پیالہ خاصہ در دست داشت خود را
بفیل رسانید و ہر چند راجپوتان در دست و بازو مانع از رفتن او خواستند کہ او را جا بے نہ ہند و کنارہ حوضہ

محکم گرفته خود را نگاه می داشت و چون در بیرون جائی نشستن نبود خود را میان حوضه گنجایند و چون قریب نیم کرده مسافت طے شد کجاست خان دار و غنّه فیلیخانه ماده فیل سواری خاصه را حاضر آورد و خود در پیش قیل و پسرش در عقب نشسته بود مهابت خان اشاره کرد تا آن بے گناه را با پسرش شهید کردند بالجمله در لباس سیر و شکار بر بست منزل خویش راهبری نمود و آنحضرت بدرون خانه او در آمده زمانی توقف فرمودند فرزندان خود را بر دور آنحضرت گردانید و چون از نور جهان بیگم غافل افتاده بود درین وقت بخاطرش رسید که باز حضرت شاهنشاهی را بدو لتخانه برده از آنجا همسرا نور جهان بیگم باز بخانه خود آورد باین قصد باز دیگر آنحضرت را بدو لتخانه آورد و قضا را در هنگامی که حضرت شاهنشاهی بقصد سیر و شکار سوار شدند نور جهان بیگم فرصت غیبت شمرده با جواهر خان خواجه سر که ناظر محلات بادشاهی بود از آب گذشته بمنزل برادر خود آصف خان رفته بود آن کم فرصت تیز رفتن بیگم یافته از سهوی که در محاربت بیگم کرده نداشت کشیده مترد و خاطر گشت آنگاه در فکر شهر یار شد و دانست که جدا داشتن او از خدمت حضرت خطائی است عظیم لاجرم رای فاسد او بر این معنی قرار گرفت و آنحضرت را باز سوار ساخته بمنزل شهر یار برد و آنحضرت از وسعت حوصله و گرانباری هر چه او می گفت می کردند درین وقت همچو بنیره شجاعت خان همراه شد و چون بخانه شهر یار طرعی آید بر اچوتان اشاره کرد تا او را بقتل رسانند بالجمله چون نور جهان بیگم از آب گذشته بمنزل برادر خود رفت عده های دولت را طلبداشته مخاطب و معاتب ساخت که از غفلت و خامکاری شاکارتابانجا کشید و آنچه در خلیه بچکس نگذشته بود بظهور آمد و در پیش خدا خلق بخلات زده کرد و از خویش گشتید اکنون تدارک آن بهر که در آنچه صلاح دولت و برآمد کار باشد با اتفاق معروض باید داشت همه یکدل و یک زبان بعرض رسانند که تدبیر درست در آنست که حساب آنست که فردا فو جهاترتیب داده در رکاب سعادت از آب گذشته آن مفسدان را متهور و منکوب ساخته بدولت زمین بوس بندگان حضرت سرفراز شویم چون کنکاش نا صواب بمسامع جلال رسید از ضابطه مقبول دور نمود همان شب بمرتب روان و صادق خان بخشی و میر منصور و خدمت خان را پی در پی نزد آصف خان و عده های دولت فرستادند که از آب گذشته جنگ انداختن محض خطا است زنها که این تدبیر نادرست را نتیجه خامکاری و ناسازگاری دانسته پیرامون خاطر راه ندیدند که بجز ندامت و پشیمانی اثر بران مرتب نخواهد شد هر گاه درین طرف باشم بکم و لگرمی وجه امید بدارم و بکنید و بکنید اعتماد و تیا ط انگشتری مبارک خود را مصحوب میر منصور فرستادند اما آصف خان بکمان آنرا این حرفها زد و طبیعت

حکم فرموده مهر افروخته اند بهمان قرار داد پاسبان غنیمت افشوده درین وقت فدائی خان چون از فتنه پردازی زمانه توقف یافت سوار شده بکنار آب آمده و از آنکه پل را آتش داده بودند و امکان عبور متصور نبود بیتاب شده در تیر باران بلا و تلاطم فتنه با چندین نوکران خویش رو بروی دولتخانه اسپ بدریازده خواست که بشاوری عبور نماید شش کس از همراهان او بوج فنا رفتند و چندی از تنیدی آب پایان رویه افتادند و نیم جانی بساحل سلامت رسانیدند و خود با اسپ سوار برآمده حقیقش نمایان کرد و دست اکثری از رفقای او بکار رسید و چهار کس از همراهان او جان نثار شدند و چون دید که کاری از پیش نمی رود و غنیمت زور آور است و بلازمت اشرف نمی تواند رسید عطف عنان نموده از آب گذشت و حضرت شاهنشاهی آنروز و آن شب در منزل شهریار بسر بردند و در شب ششم فروردی مطابق بیست و نهم جمادی الثانی آصفهان با اتفاق خواجه ابوالحسن و دیگر عمد های دولت قرار جنگ داده در خدمت مهد علیا نور جهان بیگم از گزری که غازی بیگ مشرف نواره پایاب دیده بود قرار گذشتن و اتفاقاً بدترین گذر با همان بود سه چهار جا از آب عمیق عریض گذشتند و در وقت گذشتن انتظام افواج بر جانماند هر فوجی بطرفی افتاد آصفهان و خواجه ابوالحسن و ارادت خان با عمار بیگم رو بروی فوج کلان غنیمت که فیضان کاری خود را پیش داده کنار آب را مضبوط ساخته بودند درآمدند و فدائی خان بفاصله یک تیر انداز پایان تر مقابل فوج دیگر از آب گذشت و ابوطالب پسر آصف خان و شیر خواجه و آله یار و بسیاری مردم پایان بر فدائی خان عبور نمودند و هنوز جمعی بکنار پیوسته و بعضی میان آب بودند که افواج غنیمت فیضان را پیش رانده حمله آوردند و هنوز آصف خان و خواجه ابوالحسن در میان آب بودند و مقتدران از آب تنگی گذشته بلب آب دویم ایستاده تماشا می نمودند و بیگم و سپه دشت در میان دریا درآمده پهلوی یکدیگر بر زده سعی در گذشتن دارند و در وقت ندیم خواجه سرای بیگم آمده مخاطب ساخت که مهد علیانی را نیند که آنچه جا به توقف و تامل است پاس بهست پیش نهند که بجز در آمدن شما غنیمت منظم گشته راه آوارگی پیش خواهد گرفت از استماع این خطاب و عقاب خواجه ابوالحسن و مستمندان سپان خود را در آب زدند و فوج غنیمت و راجو تان مردم این جانب را پیش انداخته بدریا درآمدند و در عمار بیگم دختر شهریار و صبیبه شاهنواز خان بودند تیر بر بازو و دختر شهریار رسید و بیگم بدست خود بر آورده بیرون انداخت و لبها سها بخون رنگین شد و جواهر خان خواجه سرانظر محل و ندیم خواجه سرای بیگم و خواجه سرای دیگر در پیش نیل جان نثار گردیدند و دوزخ شمشیر بر خط ایل بیگم رسید و بعد از آنکه رو به فیل برگشت دوسه زخم بر چپا بر عقب فیل زدند تا آنکه شمشیر با از پی رسید و در اندن فیل داشت تا جا به رسید که آب عمیق آمد و اسپان

به شنادهی افتادند و بیم غرق شدن بودند تا زیر عطف عنان نمودند و فیصل بیگم بشناوری از آب گذشت و بدو لتخانه بادشاهی
رفته فرود آمدند و چون راجپوتان قصد تمام باین جانب کردند درین وقت آصف خان پیدا شد و از نیرنگی زمانه و پیراد
رفتن رفیقان و شستن نقش بدگله آغاز کرده روانه شد و هر چند حاضران از ایشان نشان خواستند اثری ظاهر نشد
که کدام جانب شتافت و خواجه ابوالحسن گرم را ندانند و از هول اضطراب اسب برپا زد و چون آب عمیق بود و تند می رفت
در وقت شنادهی از اسب جدا شد تا قاش زمین را بدو دست محکم گرفته بود تا آنکه غوطه خورد و نفس گیر شد قاش زمین
نگذاشت درین حالت مخصوصه ملای کشمیر خود را رسانیده خواجه را بر آورد و فدائی خان با جمعی از نوکران خود و چندی
از بندها که بادشاهی که دوستی و آشنائی با او داشتند از آب گذشته با فوجی که در مقابل او بود چپقلش کرد و غنیم خود را
برداشته تا خانه شهریار که حضرت شاهنشاهی در آنجا تشریف داشتند خود را رسانید و چون درون سرا پرده از سوار و
پیاده مالامال بود بر سر در ایستاده به تیر اندازی پرداخت چنانچه تیرها که او اکثر در صحن و دوتخانه نزدیک آن حضرت می رسید
و مخلص خان در پیش تخت ایستاده بود با بگله فدائی خان زمانه میبرد ایستاده تلاش می کرد و از همراهان او سید مظفر که از
جوانان کار طلب کار دیده فدوی بود و عطار الله نام خویش فدوی خان بدو یافت سعادت شهادت حیات جاوید یافتند
و سید عبد الغفور بخاری که از جوانان شجاع است زخم کاری برداشت و چهار زخم با اسب سواری فدائی خان رسید و چون
در یافت که کاری از پیش نمی رود و بخدمت نمی تواند رسید عطف عنان نموده از آرد و برآمد و بطرف بالای آب شتافت و در دگر
از آب گذشته به تناس نزد فرزندانش خود رفت و از آنجا عیال را برداشته بگرچاک طنزیه رخت سلامت کشید بدرخش نام
زمیندار پرگنه ندکوار با و رابطه قدیم داشت فرزندان را در آنجا گذاشته و خاطر از آنجا بجا و پراخته جریده بجانب هندوستان
شتافت و شیر خواجه و آله و ردی خان قراول باشی و آله یا ریسر افتخار خان هر کدام بطرفی رفتند و آصف خان چون نهست
که از دست مهابت خان خلاصی ممکن نیست با پسر خود ابوطالب و دو صد و سه صد سوار مفلوک از بارگیر و اهل خدمت بجانب
قلعه اٹاک که در تیول او بود رفت و چون به رهناس رسید از ارادت خان خبر یافت که در گوشه فرود آمده کسان خود را
فرستاده ببالغه بسیار نزد خود طلبید لیکن هر چند کرد و او هم ای آصف خان راضی نشد و آصف خان بقلعه اٹاک رفته تحصن
گشت و ارادت خان برگشته بار و آورده ای از آن خواجهم ابوالحسن بهمد و سوگند ملزمان خاطر بخشیده مهابت خان را دید و نوشته
بنام ارادت خان و معتمد خان مشتمل بر سوگند غلیظ شد بدین مضمون گرفت که گزند جا

را ہمراہ برده ملاقات داد و درین روز عبدالصمد نواسہ شیخ چاند منجم را کہ باصف خان را بطہ قوی داشت و الحق جوان مستعد و بوشاست
 آشنائی او در حضور خود قتل رسانید متعارن این حال شاہ خواجہ الہی نذر محمد خان والی بلخ بدرگاہ والا رسیدہ ملازمت نمود و بعد
 از ادائے کورنش تسلیم و آدابے کہ درین دولت معمول است کتابت نذر محمد خان کہ مشتمل بر اطہار اخلاص و نیاز مندی بود
 با تحف و ہدایاے آن ملک گذرانیدہ آنگاہ پیشکش خود را بنظر درآورد و دوسو غاتہاے نذر محمد خان از اسپ و غلام ترکی
 و غیرہ موافق پنجاہ ہزار روپیہ قیمت شد و عجاۃ الوقت سی ہزار روپیہ انعام یافت پیش ازین نگاشتنہ کلک و قانع نگاشتنہ
 کہ چون آصف خان پہنچ و جبہ از مہابت خان امین بود بہ قلعہ الٹک کہ در جاگیر او بود رفتہ تحصن جست و ہمگی دوسو و پنجاہ کس از سوار
 و پیادہ با او ہمراہ بودند مہابت خان چندے از اہدیان بادشاہی و ملازمان خود و زمینداران آن نواحی را بسر کردی بہرند
 نام سپر خود و شاہ قلی فرستاد کہ گرم و گیر اشناقت بہ محاصرہ قلعہ بردازند تا مبرہ عا در آنجا رسیدہ قلعہ را بدست آوردند و
 آصف خان عنان بہ قضا سپرد و فرستادہ ہاے مہابت خان بہ عہد و سوگند آرام بخش خاطر متوحش او گشتہ حقیقت
 بہابت خان نوشتند و چون موکب گہمان شکوہ از دریاے الٹک عبور نمود مہابت خان از حضرت رخصت حاصل
 نمودہ قلعہ الٹک رفت و آصف خان را با ابوطالب سپر و خلیل اللہ ولد میر میران مقید و مجوس ساخت و قلعہ را
 بملازمان خود سپرد و در بہین اثنائے عبدالحق برادر زادہ خواجہ شمس الدین محمد خواتی را کہ از مصاحبان و مخصوصان
 آصف خان بود با محمد تقی بخشی شاہجہان کہ در محاصرہ برہا پور بدست افتادہ بود بہ تیغ بیاکی آوارہ صحراے عدم
 گردانید و ملا میر محمد قنودیرا کہ بسبب اغندی نزد آصف خان بود دقتیکہ او را زنجیر کرد و بحسب اتفاق زنجیر حلقہ دارد
 پاے او کردند چنانچہ باید استحکام ندادند باندک حرکت از پاے او برآمد ایل مقدمہ حمل بر افسونگری و ساحری او کرد
 او حافظ قرآن مجید بود و پیوستہ بتلاوت اشتغال داشت و بہاے او بتلاوت متحرک بود ازین حرکت لب یقین کرد
 کہ مراد علایے بدی کند و از غلبہ و سواس و فرط توہم آن مظلوم را بہ تیغ ستم شہید ساخت ملا محمد بانضائل صوری و کتب
 و کمالات بزبور صلح و پرہیزگاری آراستگی داشت افسوس کہ نسفاک بیاباں قدحین مردی اشناخت و بہودہ ضائع ساخت
 و چون بنواسے جلال آباد و نزول اُردوی گہمان پوی اتفاق افتاد جمعے انکافران آمدہ ملازمت نمودند اکنون مجملے از
 معتقدات و رسومی کہ میان ایشان شائع است بہت غایت مرقوم می گرد و طریق آنہا بہ آیین کافران تبت نزدیک
 است بہ صورت آدمی از طلا و نقرہ ساختہ پرستش می نمایند پیش از یکزن نمی کنند مگر زن اول نازادگاہ باشد

یا باشوهرنا سازگار و اگر خواهند که بخانه دوستی یا خویشی بروند از بالاس بام یک دیگر تردوی کنند و حصار شهر را جز یک در
نمی باشد و غیر از خوک و ماهی و مرغ و دیگر همه گوشت می خورند و حلال دارند می گویند که از قوم ما هر کس که ماهی خورد البته
کور شده و گوشت را یخنی کرده می خورد و لباس سرخ را دوست می دارند و مرده خود را لباس پوشانیده و سلح
ساخته با صراحی و پیاله و شراب در گور می گذارند و سوگند ایشان این است که کله آهور یا بزرادر آتش می نهند و باز آنرا
از انجا برداشته بر درخت می گذارند و می گویند که هر کس از ما این سوگند را بد روغ خورده البته بهلاست متبلا شده و اگر
پدر زن پسر خود را خوشش کند بگیرد و پس در آن باب مضائقه نمی نماید حضرت شاهنشاهی فرمودند که هر چه دل شما
از چیزهای هندوستان خواهش داشته باشد اورخواست نمایند اسپ و شمشیر و نقد و سرو پای سرخ التماس کردند
و کامیاب مراد گشتند و درین اثنا جنگ سنگی پسر راجه با سوار دوو گیهان شکوه فرار نموده بکوستان شمالی لاهور که وطن
اورست شتافت و مقارن این حال صادق خان بایالت صوبه پنجاب رخصت یافت و حکم شد که تنبیه و تادیب جنگست نماید و
حضرت شاهنشاهی منزل بمنزل به نشاطش کار برداخته روز یکشنبه بیستم اردی بهشت در ساعت مسعود داخل شهر
کابل شدند و درین روز بر فیل نشسته شایرکان از میان کابل گذشتند و باغ شهر آرا که نزدیک قلعه کابل واقع است
نزول اجلال فرمودند و در جمعه غره خور داد بر وضه منوره حضرت فردوس مکانی تشریف برده بوازم نیاز مندی تقدیم
رسانیده از باطن قدسی موطن آن حضرت استمداد هست نمودند و همچنین به زیارت میرزا هندال و غم بزرگوار خود
میرزا محمد حکیم تبرک حبه از حضرت حق سبحانه تعالی التماس آمرزش ایشان فرمودند از غرائب اتفاقات که از نهادن
تقدیر بر منصفه ظهور پر تو افکند پاداش کردار زشت هایت خان است تفصیل این اجمال آنکه چون آن جرأت و گستاخی در کنار
آب بهت از و ظهور آمد و امرای بچو صله با سپاه از غفلت خویش خجلت زده خاوند خویش گشتند و امری که در محلیه بیچکس خطور
نکرده بود چهره پر و از ظهور گشت راجپوتان او بنا بر تسلط و اقتدار که بحسب اتفاق روی نموده بود خود سرو مغرور گشته
دست تعدی و تجاوز بر رعایا و زیرستان در آن کرده بیچکس را موجودی شمرند تا آنکه روزگار برگشت و دست قتنه
آتش بخرمن هستی آن خود سران زد و بالبله بی از راجپوتان در چلکه که از شکارگاههای مقرری کابل است رفته اسپان خود
بچراگذاشته بودند چون چلکه را بجهت شکار بادشاهی تیق ساخته بجمع از اهل آن حال نموده بودند که از آنها مانع آمده کار
بدرستی گذرانید و راجپوتان بیجا با آن بیچاره را بزم بیچاره کردند و در میان او و احدیان دیگر

بدرگاه رفته استغاثه و دادخواهی نمودند حکم شد که اگر او را شناخته می باشند نام و نشان او معروض دارند تا بحضور اشرف طلبیده
 باز پرس فرماییم و بعد از اثبات خون بسزارد احدیان را باین حکم تسلی نگشته برگشتند را چو تان نیز قریب با آنها فرود
 آمده بودند روز دیگر احدیان مستعد رزم و پیکار شده همه یک جهت و یک راه بر سر دایره را چو تان آمدند و چون احدیان
 تیر انداز و توپچی بودند باندک زد و غوری را به پوت بسیار کشته شد و چندی را که مهابت خان از فرزندانش حقیقی گرامی
 می دید علف تیغ انتقام گردیدند تخمیناً هشتصد و نهصد را چو تان بقتل رسیده باشند و احتشام کابل و هزار جات سرجا
 را چو تان را در اطراف و لواحق یافتند از کوتل هند و کش گذرانیده فروختند و باین طریق قریب بیایصد را چو تان
 که بیشتر از آنها سردار قوم بودند و بشجاعت و مردانگی اشتهار داشتند در وقت رفتن و مهابت خان از شنیدن این
 خبر سراسیمه و مضطرب سوار شده بکاک نوکران خود شافت و در اثنای راه نقش را طور دیگر دیده از بیم و هراس که مبادا
 درین آشوب کشته شود برگشته خود را در پناه دولت خانه انداخت و بالتماس او حبشیان و کوتوال خان و جمال خان خواص
 حکم شد تا این فتنه را فرو نشاندند و دیگر بعض رسید که باعث جنگ و نمانده فساد بدیع الزمان خویش خواجه ابوالحسن و
 خواجه قاسم برادر اوست هر دو را بحضور طلبیده باز پرس فرمودند جوابی که تسلی او شود سامان نیارستند کرد چون
 کس بسیار از تیر و تفنگ بقتل رسیده بودند ناگزیر مراعات خاطر او از لوازم شمرده نامبرده بارابو حواله کردند و
 او در نهایت خواری و رسوائی سر و پا برهنه بخانه خود برده مقید ساخت و آنچه در بساط آنها بود تمام متصرف شد و رینولا
 بحرین رسید که عنبر حبشی در سن هشتاد سالگی با جل طبعی و رگدشت عنبر و فن سپاهگری و سرداری و ضوابط تدبیر عدیل
 و نظیر نداشت او باش آن ملک را چنانچه باید ضبط کرده بود تا آخر عمر روزگار بغزت بسر برد و در هیچ تاریخی بنظر در نیامده
 که غلام حبشی بمرتب او رسیده باشد و درین ایام سید بهوه حاکم دہلی بوجوب نوشته مهابت خان عبدالرحیم خانخانان را که
 متوجه جاگیر خود بود برگردانیده بلا هو و فرستاد و رینولا خبر رسید که شاهزاده پسر و الا نژاد سلطان دارا شکوه و سلطان
 اورنگ زیب پسران شاه جهان بجواله اکبر آباد رسیدند خاطر قدسی مظاہر از مرده وصول بنائیکامگار گلگل شکفت
 لیکن مهابت خان بمظفر خان حارس دارالخلافه نوشت که نظر بند نگذارند بدرگاه بیارد چون توجه خاطر اشرف بهسکار
 بسیار بود و شیفنگی آنحضرت درین شکل مجدی رسیده بود که در حضور سفاک و زبیه شکار ممکن نیست که بسر آید لاجرم در رینولا
 که در دجنان قراول یکی بخت شکار قمر غلام که اهل هند آزارت و در کویند از ریمان تا بیده ترتیب داده پیشکش نمود

مبلغ بیست و پنج هزار روپیه بران صرف شده بنا بران در موضع از غنده که از شکارگاه مقرر این ملک است بمقصد بیان
 سرکار حکم شد که نورنگور را بشکار برده استاد نمودند و شکاری را از هر جانب بنور در آورند و حضرت با پرستاران حرم سرای
 عزت بنشاط شکار توجه فرمودند شاه اسماعیل هزاره که جماعه هزاره ها و را بزرگی و مرشدی قبول می داشتند و با توابع و لواحق
 خویش در ظاهر دیمه میرانوس فرود آمده بود حضرت شاهنشاهی با نور جهان بیگم و اهل حرم بمنزل شاه اسماعیل تشریف فرمودند
 و بیگم بفرزندان شاه از اقسام و جواهر در داری مرصع آلات تملط فرمودند و از انجا بنشاط شکار پرداخته قریب سیصد راس
 از رنگ و قوچ کوهی و خرس و کفتار که در این نور در آمده بود شکار شد و یکی از همه کلان تر بود وزن فرمودند سه من و سه سیر
 بوزن جهانگیری برآمد و از سوارخانه که چوئی خبر گستانی هاست خان بسبع شاه جهان رسید مزاج بشورش گرایید و با وجود
 قلت جمعیت و عدم سامان داعیه مصمم شد که بخدمت پدر و الا قدر شتافته سزای کردار نا بهنجار و در دامن روزگار او نهند
 باین عزیمت شتافته بتاریخ بیست و سویم رمضان سال هزار و سی و پنج با همزار سواران از مقام ناسک برنگ
 رایات برافراشتند بگمان آنکه شاید درین مسافت بقدر جمعیتی فراهم آید چون اجمیر مخیم گشت راجه کشن سنگه سپهر راجه بهیم که با پانصد
 سوار و مرکب منصور بود با جمل طبعی در گذشت و جمعیت او گشت و همگی پانصد سوار در غایت پریشانی و سنگدستی همراه
 ماند و اراده سابق سامان پذیر نشد تا گزیرای عقد کشای چنین تقاضا فرمود که بولایت ^{طه} شتافته روزی چند دران
 تنگنا خمول باید گذرانید باین داعیه از اجمیر بنا گور و از ناگور بجد و دود و پور و از ان راه بحسب مسیر نفعت اتفاق افتاد
 و حضرت جنت آشیانی در ایام هرج و مرج از همین راه بولایت سند و ملک ^{طه} تشریف برده بودند و این موافقت
 با جد بزرگوار از بدائع روزگار است چون خاطر فیدنی مظاہر از سپهر شکار گلزار همیشه بهار کابل و پرداخت روز و شبانه
 غره شهر یور از کابل بصوب مستقر الخلافه کوس مراجعت بلند آوازه گشت درین تاریخ خبر بیماری شاهزاده پرویز بعرض
 رسید که در دقلج قوی بهم رسیده ایشان رازمانی ممتد بشعور داشت و بعد از تدبیرات بقدر خفگی حاصل شد و مقارن این حال
 عرض داشت خان جهان رسید نوشته بود که شاهزاده باز از هوش رفته و درین مرتبه پنج گڑی که دو ساعت بخومی باشد بشعور
 بودند ناگزیر اطبا بداغ قرار دادند و پنج ^{ساعت} در سرد پیشانی و شقیقه ایشان سوختند معذا بهوش نیامدند و بعد از ساعت
 دیگر افاقه بهم رسید و سخن کردند و باز از هوش رفتند و باز از هوش رفته و درین مرتبه پنج گڑی که دو ساعت بخومی باشد بشعور
 چنانچه هر دو عم ایشان شاهزاده مراد و شاهزاده دانیال ^{بیماری} مبتلا گشته که سه در کاسه شراب کردند درینو لا شاهزادگان

والاگر سلطان داراشکوه و شاهزاده اوزنگ نسیب از خدمت پدر بلامست جد بزرگوار آمده بدولت زمین بوس فرق نیاز نورانی
 ساختند از فیلمان و جواهر مرصع آلات قریب ده لک روپیه پیش ایشان بنظر درآمد و در نیولا از نوشته چنانچان بعضی رسید که بایستغز
 پسر سلطان دانیال مرحوم در امر کوٹ از شاه جهان جدائی گزیده بملک راجه گجنگ خود را رسانیده عنقریب بشاهزاده
 پرویز خواهر رسید و از سوانح بهجت افرا که دین راه بطور آمد آوارگی مهابت خان از درگاه است تفصیل این داستان
 برسم اجمال آنکه از تاریخیکه آن بداندیش مصدر چنین گستاخی گردید مزاجش بشورش گرایید و طرف حوصله اش تنگی کرد و
 با عیان دولت سلوک نالاکم پیش گرفته و لهارا از خود آزرده و خاطر را متفکر گردانید حضرت شاهنشاهی با وجود چنین گستاخی و
 سوراوب از کمال حوصله و بردباری التفات و عنایت ظاهری ساختند و هر چه نور جهان بیگم در خلوت می گفت بے کم
 و کاست نزد او بیان می فرمودند چنانچه مکرر بر زبان آوردند که بیگم قصد تو دار و خبردار باش و صبیحه شاهنواز خان بنیره
 عبدالرحیم خان خانان که در عقد از دواج شایسته خان پسر آصف خان است می گوید که هرگاه قابو یابم مهابت خان را
 به بندوق خواهم زد و باظهار این مقدمات خاطر او را مطمئن می ساختند تا آنکه رفته رفته توهمی که در ابتدا داشت و از آن
 رهگذر هوشیار و بیداری بود و جماعتی کثیر از راجپوتان با خود می آورد و برگرد و پیش دولتخانه بازمی داشت کم شد
 و آن ضابط و انتظام بر جانماند و معز انوکران خوب او در جنگ میدان کابل قبیل رسیدند و نور جهان بیگم بخلاف ادب پیوسته
 در انتها از فرصت بود و سپاه فکاه می داشت و مردم دلیر جنگ آزار ادا سامی کرد و مستمال و امید واری ساخت تا آنکه
 هوشیار خان خواجه سراسر بیگم بوجوب نوشته ایشان قریب بد و هزار سوار از لاهور نوکر کرده بخدمت شتافت و در رکاب
 سعادت هم جمعیت نیک فراهم آمده بود یک منزل پیش از رها شدن دین محل سواران را تقریب ساخته فرمودند که
 تمام سپاه قدیم و جدید جبه پوشیده در راه بایستد آنگاه بلندخان خواص را حکم شد که از جانب حضرت نزد مهابت خان
 رفته پیغام گذارد که امروز مردم بیگم خود را بنظر اشرف می گذرانند بهتر آنست که مجرای اول را موقوف دارید مبادا
 با هم گفتگو شده جنگ و نزاع کشد و در عقب بلندخان خواجه انور را فرستادند که این سخن پسندیده معقول او سازد و او
 حسب الحکم عمل نموده درین وقت بکورش نیامد روز دیگر بسیاری از بنده و اسیران در درگاه فراهم آمدند و حضرت
 به مهابت خان حکم فرمودند که یک منزل از آرد و پیش می رفته باشد اگر چه او در حقیقت کار آگاه گشت لیکن چون چشمش از جنگ
 احدیان ترسیده بود کام و ناکام روانه پیش شد و آنحضرت بتعافیت او و اسیران گرم و دیگر اشافتن و مهابت خان دیگر خود را

جمع توانست ساخت و از منزل پیش نیز کوچ کرده از دریای بهت گذشته فرود آمد و حضرت شاهنشاهی درین طرف بمسک
 آراستند و فضل خان را نزد آن آشفته دماغ فرستاده چهار حکم بقدر احوال فرمودند نخست آنکه چون شاه جهان بصوب پشیم
 رفته او نیز از پی رفته آنهم را با انجام رساند و دوم آصف خان را ببلار مست حضور فرستد سوم طهورت و هوشنگ پسران
 شاهزاده دانیال را روانه حضور نماید چهارم لشکری بپسر خالص خان را که ضامن اوست و تا حال ببلار مست نیامده حاضر سازد
 و اگر در فرستادن آصف خان استادگی کند تعیین شناسد که فوج بر سر او تعیین خواهد شد فضل خان پسران شاهزاده دانیال را
 همراه آورده معروض داشت که در باب آصف خان عرض می کند که چون از جانب بیگم امین نیستم بیم آن دارم که اگر
 آصف خان را از دست دهم مبادا لشکر بر سر آن تعیین فرمایند درین صورت بنده را بهر خدمتی که تعیین فرمایند بدان
 سرفراز شده چون از لاهور بگذرم منت بر چشمم و دل گذاشته آصف خان را روانه درگاه خواهیم ساخت چون فضل خان عذر
 فرستادن آصف خان معروض داشت بیگم از حرفهای لغو و بشویش در آمد فضل خان باز رفته انچه دیده و شنیده بود
 پوست کننده ظاهر ساخت و گفت در فرستادن آصف خان توقف مصلحت نیست زیرا که بطور دیگر بخاطر نرساند که ندامت خواهد
 کشید چون مهابت خان از حقیقت کار آگاه گشت فی الفور آصف خان را خود آورده معذرت خواست و بعدد و سوگند
 خاطر او پرداخته و ملائمت فرادان ظاهر ساخته روانه درگاه نمود لیکن ابو طالب پسر او را بجهت مصلحتی که رقم پذیر گردیده رفود خن
 بجا داشت بظاهر غنیمت پخته و انموده کوچ بکوچ روانه شد و بست و سوم ماه مذکور عبور موکب منصور از آب بهت واقع شد
 از غرائب آنکه یورش مهابت خان و هرج و مرج او در ساحل همین آب اتفاق افتاد و باز انخطاط و آخر نجت و زمان
 او بار او برکنار جهان دریا روی نمود و پس از روزی چندی بطلب پسر آصف خان و بدیج الزمان داماد خواجه ابوالحسن و
 خواجه قاسم برادر او را نیز عذر خواسته بدرگاه فرستاد چون در جهانگیر آباد نزول سعادت اتفاق افتاد و در بخش پسر خسرو
 خان خانان و مقرب خان و میر حمله و اعیان شهر لاهور بدولت زمین بوس حبیبین اخلاص را نورانی ساختند هفتم ماه آبان سلطنت
 مسعود نزول موکب اقبال بدار السلطنت لاهور چهره افروز مراد گردید و درین روز مسعود آصف خان بصاحب صوبگی
 پنجاب اختصاص یافت و منصب و کالت ضمیمه احم گردید و حکم شد که سردیوان نشسته از روی استقلال تمشیت مهمات
 مالی و ملکی پرواز و خدمت دیوانی بخواجه ابوالحسن و فضل خان از تغیر میر حمله بخدایت میر سامانی سرفراز
 یافت و میر مذکور بخدایت بخشگیری سر بلند گردید و سید جلانی در سرباز شاه عالم بخاری را که در گجرات آسوده اند و احوال

ایشان بتقریبات درین اقبال نامه ثبت افتاده رخصت وطن فرموده فیل بخت سواری ایشان لطف نمودند و رینوالا بعضی رسید
 که مهابت خان از سمت راه پلنه عنان تافته بجانب هندوستان روانه شد و نیز بمساح جلال رسید که بیست و دو لک روپیه
 نقد و کلای از بنگاله فرستاده اند بجویی دلی رسیده بنا بران صفدر خان و سپه دار خان و علی قلی درمن و نورالدین قلی
 و انیراے سنگرن با هزار احدی تعیین شدند که بر جناح استقبال شافته زر با بدست آرند نامبرده با متوجه خدمت شده
 در حواله شاه آباد بمردم او که خزانه می آوردند رسیدند و آنرا زر با در سراب ده متحصن شده تا ممکن و متصور بود و بدافعه
 و مقابله پاسه ضلالت افشروند و بندهاے درگاه بعد از زد و خورد بسیار سرار آتش زده بدرون درآمده مبلغ بار
 متصرف شدند و مردم او قرار بر فرار داده راه ادبار سپردند و فرمان شد که زر با بدرگاه فرستاده خود بتعاقب مهابت خان
 شتابند و مقارن این حال خان خانان را بمنصب هفت هزاری ذات و سوار از قرار دو اسپه و سه اسپه سرفراز نموده خلعت
 و شمشیر و اسپ پنجاق بازین مرصع و فیل خاصه مرحمت نموده با جمعه از بندهاے درگاه باستیصال مهابت خان دستوری
 فرمودند و صوبه اجمیر به تیول او مقرر شد و چون هم جگت سنگه از صادق خان سرانجام نشده بود و او را از دوستان مهابت خان
 می دانستند حکم شد که از سعادت کورنش محروم باشند. این روز مخلص خان و جگت سنگه از کوستان کانگڑا رسیده ملازمت
 نمودند و درین روز با بکرم خان که خدمت ملک کوچ داشت فرمان صادر شد که او را صاحب صوبه بنگاله ساختم بدالضوبه
 شافته بضبط و نسق اتولایت پردازد و خانزاد خان را روانه حضور نماید شا هزاره پرویز از فرط باوه پیمانی بمرض صرع مبتلا
 شده رفته رفته از خدا نفرت بهم رسانید و قوی تحلیل رفت و هر چند اطباء بمعالجات و تدبیرات پرداختند چون زمان ناگزیر
 رسیده بود اثری بران مترتب نگشت و شب چهارشنبه بتاریخ هفتم شهر صفر سنه هزار سی و شش هجری پیمانه حیاتش ببرزخ
 گردید و کالبد آن مرحوم را نخست در ان شهر امانت فرمودند و آخر بکبر آباد نقل کردند و در باغی که سبز کرده آن سردو جویبار
 سلطنت بود دفن کردند و چون اینخبر بمسامعه علیه رسید رضا بقضای ایزد تعالی داده زخم درونی بمرهم صبر و شکیبائی
 چاره فرمودند و درین سی و هشت سالگی وفات یافت تا اینخ فوات او بعضی از فضلا چنین یافته اند وفات شا هزاره پرویز
 بعد از استماع این خبر بخان جهان حکم شد که فرزندان و بازماندهای ایشان را روانه درگاه والا سازد و در خلال این احوال
 شاه خواجه ایچی نذر محمد خان رخصت معاودت یافت و سواے آنچه بدفوات باو عنایت شده بود چهل هزار روپیه دیگر
 مرحمت گردید و انمودی از نقاشی هندوستان بخان فرستادند و در این ابوطالب خلعت اعتضاد الخلفاء آصف خان بختاب

شاکسته خان نامور شد و درین ایام موسوی خان از دکن مراجعت نموده سعادت زمین بوس دریافت و در نیولامیر زارستم صفوی بصوبه داری بهار فرق عزت برافراخت و درین هنگام از عرض داشت مقصد بیان صوبه دکن بعضی رسید که یاقوت خان حبشی که در آن ملک بعد از عنبر سرداری عمده تراز و بنود و در حیات عنبر نیر سپه سالاری لشکر و انتظام افواج بهمه او مقرر بود اختیار بندگی و دولت خواهی را سرایه سعادت خود دانسته با پانصد سوار بجواله جالناپور آمده بسر بلند را سئو نوشته که من با فتح خان سپه ملک عنبر و دیگر سرداران نظام الملک قرار دولت خواهی داده از پیش قدمان این سعادت شده ام نامبرده با بریکدیگر سبقت کرده پی در پی خواهند آمد چون خان جهان از نوشته سر بلند را سئو بر حقیقت کار اطلاع یافت کتابتیه مشتمله استمالته و دولت خواهی بسیار بیا قوت خان نوشته سرگرم عزیمت گردانید و بسر بلند را سئو نیز مکتوبه قلمی نمود که در لوازم ضیافت و مراسم هماننداری کوشیده بزود رسد روانه برهان پور سازد و در اوراق سابق مرقوم گردیده که شاه جهان با معبود رسد از بنده با بجانب پشته نهضت فرمود چون در ایام شاهزادگی بپادشاه و الایجاه شاه عباس طریقه دوستی و مصداقت مسلوک و ابواب مراسلات مفتوح داشتند و درین هرج و مرج شاه نیز بتفحص احوال ایشان بودند بخاطر صواب اندیش رسید که بدان سمت شتافته بایشان نزدیک باید شد مکن که آبیاری مهربانی و اشتقاق ایشان غبار شورش و فساد را که مرتفع شده فرو نشیند بالجملة چون بجواله پشته پیوستند شریف الملک که حارس آن ملک بودند هزار سوار و دوازده هزار پیاده فراهم آورده حصار شهر را استحکام داده قدم جزأت پیش گذاشت و بالجملة سبکی سیصد چهار صد سوار از بنده های وفادار همراه بودند تا بصدقه آنها نیاورده بحصار شهر درآمد تحصن گشت و چون از پیشتر مرست قلعه نموده توپ و تفنگ بسیار در برج و باره آماده ساخته بود و در نیولا بدر و در حصار در آمه برفا و مقابله پائے ضلالت افشرد و شاه جهان مردم خود را منع فرمود که بر قلعه نوازند و رعیت خود را به توپ و تفنگ ضائع نسازند با وجود این معنی جمعی از جوانان کار طلب بر حصار بند شهر یورش نمودند و از استحکام برج و باره و کثرت توپ خانه کاری نساختند و ناگزیر عطف عنان نموده دایره کردند و پس از روزی چند باز بهادران شیردل زنجیر گسل مانند برق لامع بقلعه تاختند و چون بر دور قلعه همه جا میدان مسطح بود و اصلا پستی بلندی و دیوار و درخت نداشت سپر با بر رو کشیده دیدند قضا را و دران ضلع خندق عمیق و عرض ملو از آب بود پیش رفتن محال و پس گشتن از آن محال تر شد در میان میدان شسته توکل بر حصار خود ساختند و درین وقت شاه جهان تکرار بهم رسانید و بنا بر بعضی موانع که نوشتن آن طولی دارد در عراق در عقد توقف افتاد و نیز خبر بیاری شاهزاده پریز پیوسته یقین شد

که ازین مرض جان بر نیست و هم درین ضمن مکتوب نور جهان بیگم رسید مرقوم بود که هابست خان از صیت نهضت موکب بادشاهی سراسیمه گشته مبادا از غایت شورش مزاج در راه غبار آسیمی بدامن پسران شمارساند صلاح دولت در انست که باز بصوب دکن عطف عنان نموده روزی چند بار و زنگار باید ساخت -

تا خود فلک از پرده چهره آرد بیرون

بنابر آن با وجود ضعف قوی و بیماری صعب پاکی سواره از راه گجرات و ملک بهار متوجه دکن شدند درین ضمن خبر فوت شاهزاده پرویز رسید بر جناح استعجال نهضت موکب منصور افتاد و این راهبست که سلطان محمود از همین راه آمده فتح تجنانه سمنات کرده چنانچه مشهور است و شاه جهان بک گجرات و لا آمده از بیست کرد به احمد آباد و بگذر جانجانی دریا به نریدار عبور فرمودند و از کرپوه چهرائی که پراجه بکلانه تعلق دارد بر آمده بناسک ترنگ از مصافات دکن که مردم خود را در اینجا گذاشته بودند نزل نمودند و چون درین ملک عمارتے بنود و رهان نزدیکی بنجیر شتافته در آن سرزمین رحل اقامت انداختند و ریولا آصف خان بمنصب بهشت بهاری ذات و سوار و واسه و سه اسبه فرق عزت برافراخت تا از قید هابست خان و آسیب جان نجات یافته بود منصب بهشت بهاری احوالش نامنتظم بود و ریولا از عرض داشت متصدیان دکن به عرض رسید که نظام الملک از کوتاه اندیشی و قتلگی بی فتح خان پسر عنبر و دیگر تربیت یافته است نو دولت را بحد و ملک بادشاهی فرستاده غبار شورش و فساد برانگیخته لاجرم عده الملک خان جهان بخت محافطت و محارست لشکر خان را که از بنده هائے کهن سال است و کاروان بحر است برهان پور مقرر داشته خود با عساکر طفرلو متوجه بالاگھاٹ شد و تا طفرکی که محل اقامت او بود عنان منازعت باز نکشید و نظام الملک از قلع دولت آباد و سر بیرون نکشید از سواخ این ایام کشته شدن محمد مومن است داد از سادات سیفی بوده بسلسله نقیب خان قرابت قریب داشت چون از عراق آمد حضرت عرش آشیانی صبیحه سادات خان نیره عم نقیب خان را بوی نسبت فرمودند و در هنگامیکه عبور شاه جهان در ممالک شرقیه افتاد و مشارالیه در آن حد و وجا گیر داشت بنجد مت ایشان پیوست و یک چند س درین هرج مرج همراهی گزید سادات خان که در خدمت شاهزاده پرویز بود نوشتا به مبالغه و تاکید فرستاده نزد خود طلب داشت و آن خون گرفته از خدمت شاه جهان جدا شده نزد سلطان پرویز آمد چون خبر آمدن او به حضرت شاهنشاهی رسید بجنور طلب فرمودند هر چند شاه پرویز التماس عفو گناه او نمود و مران نشدند و آن سیدزاده را در باطل مست انداخته بقتولت تمام سیاست فرمودند

درین وقت نظام الملک در قلعه دولت آباد حمید خان نام غلام حبشی را پیشواے خود ساخته مدار و اعتبار ملک و مال
 به قبضه اقتدار او سپرد از بیرون او و از اندرون زنش نظام الملک را مثل مرغی در قفس داشتند و خبر آمدن خانجهان
 یقین شد حمید خان با سه لکمه هون که دو از ده لک روپیہ باشد نزد او رفته با فسون و افسانه او را از راه برده قرار داد
 که مبلغ مذکور را بگیرد و تمام ملک بالاگھاٹ را با قلعه احمد نگر به تصرف نظام الملک باز گذارد و فغان ازین افغان ناحی شناس
 که حقوق تربیت حضرت شاهنشاهی را فراموش کرده چنان ملکی را بسه لک هون از دست داد و بنام امرای بادشاهی که در
 تہا نجات بودند نوشتہ فرستاد که آن محال است خوالہ و کلاے نظام الملک نموده خود را بجنور رسانند و همچنین نوشتہ بنام سپہ سالار
 حاکم احمد نگر سال داشت چون مردم نظام الملک بہت اخذ قلعه شتافتند مشار الیہ گفت کہ ملک تعلق بہ شما دارد و تصرف باشد اما قلعہ ممکن نیست کہ
 من از دست برہم ہر گاہ کہ فرمان بنمایند قلعه را خواہم داد و مجاہد ہر چند و کلائی نظام الملک دست دپازند اثری بران مترتب نگشت و سپہ سالار خان ذوقہ خور
 فراوان بدرون برودہ با استحکام برج و بارہ پرداخت و مردانہ قدم بہت بر جا داشت و دیگر نامردان نوشتہ خانجهان
 ملک بالاگھاٹ را در کل بوکلاے نظام الملک سپردند و بہر حال بوزارت الحاکم حقیقت احوال حمید خان حبشی و نکو
 او بنا بر عزابت مرقوم می گردید کہ این غلام رازنے بود از غریب او ہاے این ملک و در ابتداے کہ نظام الملک
 مفتون شراب و شیفہ زنان شد این عورت بدرون حرم راہ یافتہ شراب مخنی کہ مردم بیرون را ازان آگاہی نہ بود
 را رسانید زن و دختر مردم را بہ فریب و فسون بدراہ ساختہ نزد او می برد و بہ لباسہاے مناسب و زینتہاے
 خراستہ نظر او جلوہ می داد و او را بہیا شرت و معاطفت پری پیکران سیم بہ مبتلا ساختہ محفوظ و مسرور می داشت رفتہ
 رفتہ مدار و اختیار بیرون قبضہ اختیار شوہرش قرار یافتہ و از درون مدار زندگانی نظام الملک بہت آن عورت
 اتنا دہر گاہ آن زن سوار میشد سپاہ و عمدہاے دولت پیادہ در رکاب او می رفتند و عرض مطالب خود می نمودند تا آنکہ عادلخان
 فوجی بر سر نظام الملک فرستاد و ازین جانب نیز خواستند کہ لشکر تعیین نمایند و این عورت بطوع و رغبت خود و خواہش
 تمام استدعا سپاہ از نظام الملک کردہ و نشین ساخت کہ اگر فوج عادل خان را شکست دادم زنی مصدر چنین کارے
 شکر ف شدہ باشد و اگر نقش بر عکس نشست شکست زنی چہ اعتبار و افتخار خواہد افزود و قصہ این مادہ گرگ محتاج مرکب
 این امر خلیہ گشتہ پیوستہ در ساق این یساق نقاب بر داشتہ و بنا افکنندہ بر اسب سواری شد و خنجر و شمشیر مرصع بر کمری بست
 و حلقہاے طلا و مرصع کہ با اصطلاح ہندوستان کہہ گویند و بہت سے انداخت و باہر گراہاب سپاہیانہ و تحالف مردانہ

با خود همراه می داشت و داد و دهش دالغام و بخشش واسپ می جست و بهانه می خواست بیچ روزی نمی گذشت که با سترای
 رعایت نمی کرد و مبلغی ببرد و نمی داد و بعد از آنکه ملاقی صفین و محاذات قلعین اتفاق افتاد از علوهست و علوجرات و لیرا بشکر
 عادل خان مصاف داد و سپاه و سروران را بقتل و حرب و طعن و ضرب ترغیب و تحریض نموده قدم مردانگی را در آن بگرداناد
 لجه سپاه چون کوه استوار پا بر جا داشت و آن غنیم و دشمن عظیم را شکست فاحش داده جمیع فیلمان و توپخانه را بدست آورده
 سالماً و غنائماً رایت مراجعت برافراخت و رنویلا بعرض رسید که چون امام قلی خان فرمانروای توران چند سال می رسیده که
 ایلمی حضرت شاهنشاهی را در ماوراءالنهر نگه داشته آدمیسانه سلوک نموده چون خبر به عنایتی به شاه جهان و مخالفت نمودن
 ایشان بوالد والا قد رشایع شد لاجرم قدوه مملک اسلام عبدالرحیم خواجه و ارکان خواجه را با شرافت تحف و نقاشی هدایا همراه
 میسر مذکور رخصت فرمود و مکتوبی نیز نوشته مصحوب خواجه ارسال داشت خواجه از اعظم سادات و از اجله مشایخ ماوراءالنهر
 است نسبت شریفش با امام جعفر صادق علیه السلام منتهی می شود و بادشاه توران عبدالعزیز خان خواجه جو بهار جد بزرگوار آن
 جناب دست امانت داده بود و ارادت صادق داشت حضرت شاهنشاهی آمدن خواجه را گرامی داشته و در تعظیم افزودند
 و امر او عیان دولت را با استقبال فرستادند و چون رسید ظفر خان استقبال نموده بشهر آورد و مجلس عالی آراسته لوازم
 همان داری بتقدیم رسانید و حضرت شاهنشاهی در سه منزلی لاهور موسوی خان را با خلعت خاصه و خنجر مرصع پیشوا فرستاده
 مسرت بخش خاطر آن سید عزیز شدند و بعد از آن بهادر خان اوزبک که در زمان عبدالعزیز خان حاکم مشهد بود درین درگاه
 منصب بیخ هزاری داشت با استقبال شتافت و چون خواجه بجای شهر پیوست بحکم اشرف خواجه ابوالحسن دیوان و
 ارادت خان بخشی با استقبال او رفته ملاقات نمودند و همان روز بشرف دست بوس آنحضرت مشرف گردید کورنش و تسلیم
 رامت فرموده شرائط بزرگی بجا آوردند و قریب باورنگ خلافت حکم نشستن فرمودند و پنجاه هزار روپیه برسم انعام
 تکلیف فرمودند و روز دیگر چهارده قلاب طعام الوش خاصه با ظروف طلا و نقره بجهت خواجه فرستادند و تمام ظروف
 بلوازم آن بایشان ارزانی داشتند درین ایام صوبه داری بنگاله از تغیر خانزاد خان بکرم خان ولد معظم خان مقرر
 گشت چون بکرم خان بکومت آنولایت کامیاب مراد گردید بحسب اتفاق فرمانی بنام او غرضدار یافت و او بر کشتی
 نشسته با استقبال فرمان شتافت قضا را غیر ازین دریای مشهور که در بنگاله است ناله آبی بود که کشتی را از آن جوی
 بایست گذشت چون کشتی که در آن بآنجامی رسید بلاخان اشاره می کند کشتی را از مانع در کنار آب باز دارند تا نماز عصر گذاردند

متوجه مقصد گردد و در وقت که ملاحان می خواهند کشتی را بکنار آب رسانند باد می بهم رسیده کشتی را بر گردانید و از شورش تلاطم
بحر کتبله موقع کشتی در آب فرو می رود مگر مخان با چند کس که در آن کشتی بودند غریق بحر فانی گردید و یک متنفس سر از آن
گرداب بلا بر نمی آرد و در خلال این حال خان خانان ولد پیرم خان در سن هفتاد و دو سالگی با جل طبعی در گذشت تفصیل این
اجمال آنکه چون بدلی رسید ضعیفی قوی بر مزاجش استیلا یافت تاگزیر در آن مصر سعادت توقف نمود و در اواسط سال هزار
وسی و شش هجری و ولایت حیات سپرده در مقبره که برای منکوحه خود ساخته بود مدفون گردید از اعظم امرا و این دولت بود
و در عهد سلطنت حضرت عرش آشیانی مصدر خدمات شایسته و فتوحات عظیمه گردید از انجمله کار نمایان که کرده نخست فتح
گجرات و شکست مظفر که بهان فتح گجرات از دست رفته بارتبصر ف اولیا و دولت قاهره در آمد و دوم فتح جنگ سیل کشکر
دکن را با فیلان مست جنگی و توپ خانه عظیم همراه داشت و مشهور است که هفتاد هزار سوار فراهم آورده بود و خان خانان
با بیست هزار بمقابل او شتافت و دو روز و یک شب جنگ عظیم کرده و او را کشته و فیروزه برافراشت و در آن عصر که
مرد آزما مثل راجی علی خان سرداری بقتل رسید سوم فتح طه و ملک سند و در زمان دولت حضرت جنت مکانی پسر کلانش
شاهنواز خان بانکه مایه مردم عنبر را شکست داد چنانچه بموت و شربت افتاد بلی اغراق خانزاد رشید بود که اگر اجل امان
داد و آنار نیک از و بر صفحه روزگار یادگار ماند و خان خانان در قابلیت و استعداد و یکتای روزگار بود و زبان عربی و
ترکی و فارسی و هندی می دانست و از اقسام دانش عقلی و نقلی حتی علوم هندی بهره دانه داشت و در شجاعت و
شهامت و سرداری بر آیت بل آیت بود و زبان فارسی و هندی شعر نیکو گفتی و واقعات بایری را بحکم حضرت عرش آشیانی
بفارسی ترجمه کرده و گاهی بیتی و احیاناً رباعی و غزلی می گفت این چند بیت از دست -

شمار شوق ندانسته ام که تا چند است بکیش صدق و صفا حرف عهد بیکار است نه دام دانه و نه دانه این دست در دام مرا فروخت محبت و لے دانه ادایه حق محبت عنایتی است از دوست از آن خوشم بسخنای دلکش تو میسم	جز این قدر که دلم سخت آرزو مند است نگاه اهل محبت تمام سوگند است که پای تا بسرم هر چه هست در بند است که مشتری چه کس است و بهای من چند است و گرنه خاطر عاشق بهیچ خورسند است که اندکی بادای عشق تا چند است
---	--

رباعی

زینہار حیم از پے دل زوے
گفتم سغنے و باز ہم سے گویم پے
بیوہ بہ آرزوے دل در گروے
خواہشکاری ہمیشہ کاہش و روے

چون راجہ امر سنگھ زمیندار ملک ماند و بندگی و دولت خواہی اختیار نموده عرض داشت کرده کہ پدر ان من لبعادت
آستان بوس مستعد گشتند من نیز امید دارم کہ باین شرف فرق عزت برافرازم بنا بران تہور خان کہ از خدمتگار ان
زبان فہم بود دستوری یافت کہ رہنمونی سعادت نموده اورا بقدرسی آستان پیار و بخت سرفرازے اوفرا ان استالیت
با خلعت واسپ مرحمت شد چون بمسامع رسید کہ مہابت خان بخدمت شاہ بہمان رفت علی الرغم او خان جہان را بخطاب
سپہ سالارے امتیاز بخشید نہ اکنون محلی از ماجراے احوال مہابت خان نگاشته سلاک بیان می گردود کہ چون اورا از درگاہ
بر آوردند از راہ ٹھٹھ عطف عنان نمود لشکر بادشاہے تبعاقب او تعین شد و اورا از ہیچ طرف راہ اخلاص بامید مناص
نیامد ناگزیر بخرجات خود را منحصر در توسل شاہ بہمان دانستہ عریضہ مصحوب کیے از معتمدان خود بخدمت آن حضرت فرستاد
مضمون آنکہ اگر رقم عنوبر جہرا یک جہرا کم این بندہ گناہگار کشد رو امید بآن آستان آر دشا بہمان بمقتضائے وقت اقصیات
او گذشتہ فرمان مرحمت عنوان بانچہ مبارک بخت استالیت و سلی او فرستادند و آن سرگشتہ باد یہ ناکامی با قریب دو ہزار سوار
از راہ راج بلیلہ و ملک بہر جے متوجہ شدہ در خیبر پیوست و ہزار اشرفی نذر و یک الماس کلان کہ ہفت ہزار روپیہ
قیمت داشت با دیگر نفائس پیشکش گذرانید و بانعام خیر مرصع و شمشیر مرصع واسپ خاصہ و فیل خاصہ سرفرازے یافت
درین ایام خان جہان نوشتہائے پے در پے فرستادہ عبد اللہ خان را کہ دران دور بود بآ بدن برہان پور ترغیب و
تحریر نمود و خان بھمد و پیمان بدانجا شتافتہ اورا دید چون روزے چند در برہان پور گذرانید خان جہان با غوائے اہل
فساد از خان فیروز جنگ بدگمان شدہ در روزیکہ با یک خدمتگار بخانہ او آمدہ بود گرفتہ مقید ساخت و تحقیقت حال را
بر گاہ عرض نمود فرمان شد کہ بقلعہ اسیر بردہ نگاہدار مذ و چون عہد شکنی در جمیع ادیان ممنوع است خان جہان در اندک
مدتے نتیجہ آن یافت و شرح این داستان بر سبیل ایجاز آنکہ چون دماغ او از عنایات سرشار حضرت شاہ ہنشاہے
آشفقہ بود بعد از ان کہ اوزنگ خلافت بپایں جہان افروز حضرت جہانانی از قفای آسمانی یافت پیوستہ خود را با بنیشہای
نا صواب بخیالات فاسد آزرده می داشت تا آنکہ واہمہ بر مزاج او استیلا یافتہ قرار پر فرار داد و شب یک شبہ بہشت بہنم

ماه صفر سنه هزار و سی و نه با فرزندان و جمعی از افغانان از دارالخلافه کبر آباد برآمده راه او بار پیش گرفت و آنحضرت بهمان
شب خواجه ابوالحسن و سید منظر خان و آله و درویشان و رضا بهادر و پرتقی راج را بهطور ابا قوچه از بند هائے درگاه
تبعاقب او تعیین فرمودند و نامبره گان در حوالے دخول پور با و رسیده جنگ سخت در پیوست و در اثنائے دار دیگر
رضا بهادر شربت خوشگوار شهادت چشید و پرتقی راج زخمی شده در میدان افتاد خان جهان دو پسر خود را بکشتن داده و نیم جانی
از آن مملکه برآورده بجانب دکن شتافت و بنظام الملک پیوسته محرک سلسله شورش و فساد شد و مقارن این حال نهضت
مؤکب جهانگشا بجانب دکن اتفاق افتاد و در ساعت مسعود دولت خانه برهان پور بذات جهان آرا رونق و بهای پذیرفت
اعظم خان که در دولت جهانگیری خطاب ارادت خان داشت با عساکر نظرات رجبت استیصال او ببالا گھاٹ تعین شد
و افواج قاهره بادشاهی را مکرر با خان جهان اتفاق مبارزت افتاد و هر بار آثار تسلط و غلبه از بند هائے درگاه بظهور
رسید لیکن دفع آن مقهور میسر نگشت تا آنکه عنان او بار بجانب ملوک شرقی که مسکن افغانه است معطوف ساخت
خاقان گیتی ستان عبداللہ خان بهادر فیروز جنگ را سر برد و سید منظر و معتد خان کو که در شید خان و چندے دیگر
از امر همراه نموده به تعاقب آن مقهور فرستادند و لشکر فیروزی اثر در حوالے پرگنه سنده که بست کردهی آله آباد واقع است
به آن بے سعادت رسید و ادا از حیات و نجات نا امید گشته با جمعی از سپران و خوشان و نوکران قدیم پائے جهالت
فشرده بجنگ پرداخت و با دو پسر و چندے از منتسبان قتل رسید و خان بهادر فیروز جنگ سربے مغز او را
بر رگاہ والا فرستاد و تباخ بست و یکم اسفند دارند در سعادت مسعود نهضت را یات اقبال بعزم سیر و تسکیر خطه و لپذیر
کشمیر اتفاق افتاد و این سفا ظناری است نه باختیاری چون هوای گرم در مزاج اقدس در عنایت
نا سازگارے بود لا جرم هر سال در آغاز موسم بهار صعوبت راه بر خاطر اشرف و مزاج مقدس آسان
شمرده خود را بگلزار همیشه بهار کشمیر فروس نظیرے رسانیدند و خوبیاے کشمیر را در یافت و استیغای
لذات آن رشک بهشت نموده باز عنان غریبت بر حسب هندوستان معطوفے دارند پیش ازین بچند
روز به عبدالرحیم خواجه سے هزار روپیہ انعام فرموده بودند و درین وقت ماده فیل با حوضه نهمه شفقت
فرمودند به

جشن بست و دویمین نوروز از جلوس همایون

روز یکشنبه سویم رجب سنه هزار و سی و شش هجری آفتاب جهانتاب به برج حمل شرف تحویل فرمود و سال بست و دویم از جلوس والا آغاز شد و بر لب آب چناب جشن نوروز جهان افروز آراستگی یافت و یک روز بلوازم آن پرواخته کوچ فرمودند و منزل بمنزل سیرکنان و شکار افکنان طی راه فرموده در ساعت فیض اشاعت به نزهت سرای کشمیر نزول اقبال اتفاق افتاد و چون بعرض رسیده بود که مکرم خان حاکم بنگاله غزلی بجزفا گشته چنانچه در اوراق سابق بدان ایام فرستاده در نیولا فدائی خان را بجلومت صوبه بنگاله شرف امتیاز بخشیده و منصب پنج هزار نجات و سوار و خلعت فاخره و اسپ عراقی ابلق فرستاده فرمانروای ایران عنایت فرموده بدان صوب رخصت نمودند و مقرر گشت که هر سال پنج لک روپیه برسم پیشکش شاهنشاهی پنج لک روپیه بصیغه پیشکش بگیم که مجموع ده لک روپیه باشد بخزانة عامه داخل سازد و درین هنگام ابوسعید نبیره اعتماد الدوله بجلومت پهنه فرق عزت برافراخت و بهادر خان اوزبک بجلومت اله آباد از تغیر جهانگیری قلی خان خلعت خاص پوشیده بدان صوب شتافت و سرکار کالپی بجایگزین شد و مقرر شد ذکر این واقعه دلدوز و شرح این حادثه جگر سوز را زبان سخن آفرین و گوش دانش گزین برنتابد آن را که دیده جهان بین بر حسن صورت و قبول سیرت آن خاقان والا شوکت افتاده و اندک سپهر شعبده باز چه باخته و روزگار جهان گذار چه پرداخته -

نشستی چو برگاه شاهنشاهی

گرفته جهان منظر ظل الهی

فروزنده افسر و تخت لود +

کریم و رحیم و جوان تخت لود

بالجمله درین مدت که آن حضرت در کشمیر تشریف داشتند مرض استیلا پذیرفت و از غایت ضعف و زبونی پیوسته بر نالکی نشسته بسیر و سواری خود را مشغول می داشتند روزی در دو وجع بشدت کشید و آثار یاس و ارتحال بر وجنات احوال پر تو افکند و حرفهای که بوی ناامیدی از ان می آمد بے اختیار بر زبان جاری شد شورشی عظیم در مردم افتاده پرستار اطو قرب را بغایت مضطرب ساخت لیکن چون روزی چند از حیات مستعاری باقی بود

در آن مرتبه بخت گذشت و بعد از چند روز از شتهامنفق و گشت و طبیعت از ایون که مصاحب چهل ساله بود نفرت گزید بغیر از چند
 پیاله شراب انگوری بچیز دیگر هرگز توجه خاطر نمی شد درین وقت شهریار باشتاد و مرض دار الشلب ابروے خود
 ریخت و موی بروت و ابرو و قره تمام افتاد و هر چند اطباء جدا و او علاج پرداختند اثری بر آن مترتب نگشت بسا بر آن
 خجست زده التماس نمود که پیشتر بلاهور رفته روزی چند بهعالجه و مداوا پردازد و حکم اشرف روانه لاهور شد و او بخش پسر خسرو
 که نظر بند داشت و نور جهان بکیم بخت نظام کار آن برگشته روزگار و شرائط حزم و احتیاط باحواله نموده بود که مقید دارد
 التماس نمود که بدیگرے حواله شود از و گرفته حواله ارادت خان نمودند و مقارن آن حضرت شاهنشاهی تماشای
 چمنی بکون و اجول و وزیر ناک نهضت فرمود و در اثنای سیر خانزاد خان پسر هاتمان از بنگاله آمده دولت بساط بوس
 دریافت و یک زنجیر نعل خوش نسب پیشکش کرد و سید جعفر که از خدمت شاه جهان تخلص نموده بود بلازمست اشرف
 پیوست و مقارن این حال رایات عزیمت بصوب دار السلطنت لاهور ارتفاع یافت و در مقام بیرم کله بنشاط شکار
 پرداختند کیفیت این شکار مکرر در اوراق گذشته نگاشته کلک بدائع رقم گشته کو بهیست بغایت بلند و دره کوه نشین گاه
 بخت بندوق اندازی ترتیب یافته چون زمینداران آن ^{اراضه} بر تیغه کوه بر می آوردند و بنظر اشرف در می آید
 بندوق را سر راست ساخته می اندازند و همینکه باهور رسید از کوه جدا شده معلق زبان آمده بروی زمین می افتد
 و بے تخلص عجیب نمودی می کند و غریب شکاری است درین وقت یکے از پیاده های آنروز بوم آهورا رانده آورد
 و آهورا بر چه سنگی جا گرفت و چنانچه باید خوب محسوس نمی شد پیاده خواست که پیشتر آمده آهورا از آن مکان براند بجز و قدم
 پیش گذاشتن پای خود را نتوانست مضبوط ساخت و در پیش بوبه بود دست بر آن انداخت که خود را تواند نگاها داشت
 قضا را بوبه کنده شد و از آنجا معلق زبان بحال تباہ بر زمین افتاد افتادون همان و جان دادن همان از مشاهده این
 حال مزاج اشرف بشورش و آشوب گرائید و خاطر قدسی مظاہر بغایت مکرر گشت و ترک شکار کرد و بدو تخاصم تشریف
 آوردند مادر آن پیاده آمده جزع و فزع بسیار نظاہر ساخت اگر چه او را بنقد تسلی فرمودند لیکن خاطر اشرف تسلی نمی یافت
 گویا ملک الموت باین صورت متجلی شده بنظر آنحضرت در آمده بود از آن ساعت آرام و قرار از دل پرداخت و حال متغیر
 گشت و از بیرم کله تهنه و از تهنه بر اجور تشریف آوردند و بدستور مہمود یک پیر از روزمانده کوچ فرمودند و در اثنای راه
 پیالہ خواستند و همینکه بر لب ہنارند گوارا نشد و طبیعت برگشت و تا رسیدن بدولت خانہ حال بر ہمین منوال بود آخری

شب کہ در حقیقت آخر روز حیات بود کار بد شواری کشید و هنگام صبح کہ زمان واپسین بود ایستاده باے بساط قرب را روزامید
سیاہ شد نفسی چند بختی برآمد و هنگام چاشت روز یکشنبه بیت و ہشتم شہر صفر سنہ ہزار و سی و ہفت ہجری مطابق یازدہم
آبان ماہ الٰہی سال بست و دوم از جلوس اشرف ہمای روح آنحضرت از آشیانہ خاک پر واز نمودہ سایہ بفرق ساکنان خطہ افلاک
افکندہ در سن شصت سالگی جان بجان آفرین سپردند از سنوح این واقعہ و کھزاش و وقوع این حادثہ جگر تراش جہان بشورش
و آشوب گراید جہانیان سر رشتہ تدبیر از دست دادہ سر اسیمہ شدند۔

جلوس داو بخش براورنگ سلطنت

درین وقت آصف خان کہ از فدائیان و داعیان دولت شاہجہان بود بارادت خان ہمدستان شدہ داو بخش
پسر خسرو را از قید و حبس بر آورده بنوید سلطنت موبہوم شیرین کام ساخت لیکن او این حرف را باور نہی داشت تا آنکہ
بسوگند مغایر تسلی بخش خاطر آشفستہ او شدند انگاہ آصف خان و ارادت خان سوار ساختہ و چتر بر سرش گرفتہ روانہ منزل
پیش شدند و نور جہان بیگم ہر چند کسان بطلب ہوا و با عذر ہا گرفتہ نزد ایشان نہ رفت ناگزیر بخش جنت مکانے را
پیش انداختہ با شاہزادہاے عالی مقدار بفیل نشستہ و آصف خان بنارسی نام ہندوے را بڈاکچوکی
بخدمت شاہزادہ بلند اقبال شاہجہان فرستادہ خبر واقعہ آنحضرت را بعد پر او حوالہ نمود و چون وقت مقتضی عرض داشت
نوشتن بنود انگشتی مر خود را با و سپرد تا دلیل باشد بر اعتماد القصد آتشب در نو شہرہ توقف گزیدہ روز دیگر از کوہ برآمدہ
در بہنر نزول فرمودند و از انجا بہ تہنیز و تکفین پرداختہ بخش آنحضرت را مصحوب مقصود خان و دیگر بندہ ہا روانہ لاہور
ساختند ہر وز جمعہ در ان طرف آب لاہور در باغیکہ نور جہان بیگم اساس نہادہ بود بجوار رحمت الٰہی سپردند بالجلہ
امرا بے عظام و صائر بندہ ہا کہ در موکب مسعود بادشاہ مرحوم مسطور بودند چون می دانستند کہ آصف خان بجت انتقامت
و استقامت دولت شاہجہان این توطیہ برانگیختہ داو بخش را بسلطنت برداشتہ و در حقیقت او را گو سفند قربانی کردہ ہمہ
بآصف خان موافقت و متابعت نمودہ آنچہ می گفت می کردند و تابع رضا جوئی او بودند و در حوالے بہنر خطبہ بنام
داو بخش خواندہ روانہ لاہور شدند و چون پیوستہ از صادق خان بآصف خان اثر بے اخلاص و اتفاق نسبت بحضرت
شاہجہان ظاہری شد درین وقت فوت و ہراس عظیم بخاطر حق شناس او راہ یافت بخدمت آصف خان بتجی گشتہ

در اصلاح اینکار استعانت جست و شفیع جهت تقصیر خود و درخواست نمود آن مدار السلطنت شاهزاده های عالی مقام را که از نور محل گرفته بود با و حواله نمود که بخدست ایشان سعادت اندوخته ادراک این دولت را شفیع جبرائیم خویش سازد و همیشه آصف خان که در عقد ازدواج صادق خان بود پرستاری شاهزاده ها را سعادت جاوید دانسته پروانه صفت برگرد فرقی مبارک ایشان می گشت و آصف خان چون از همیشه خود نور جهان بیگم مطمئن خاطر نبود نظر بند داشته احتیاط می نمود که هیچکس نزد ایشان آمد و رفت نه نماید بیگم درین اندیشه و تدبیر که شهریار سر بر آرای سلطنت گرد و آن برگشته روزگار در لاهور خبر واقعه حضرت جنبت آشیانی را شنیده تحریک زن و فتنه پردازان آن کوه اندیش خود با سم همیاسه سلطنت نامور ساخته دست تصرف بخزان و سایر کارخانجات بادشاهی دراز کرده هر کس را هر چه خواست داده بفرام آورده لشکر و جمعیت پرداخت و جمیع کارخانجات بیوتات را از خزانه و فیل خانه و قورخانه و غیره که در لاهور بود متصرف گشته و در عرض یک هفته هفتاد و سه لک روپیه نقد بمنصبداران قدیم و جدید داده بخمال محال همت مصروف داشت و مرزا بالیسقر پسر شاهزاده و انبال را که بعد از واقعه آنحضرت از لاهور فرار کرده بود بجای خود سر داری ساخته لشکر را از آب گذر ایند غافل از آنکه کار فرمایان سر داری در رسیدن دولت صاحب دوتی خدمت گذارند که سلاطین و الا شکوه غاشیه اطاعت و فرمان برداری او را پیرایه و شرف و مباهاات خواهند ساخت و فلک شاهی بر سر دست دارد که با وجود ادعوه و کج شک را چه حد و پیرایه که در هواست همت بال هوس تواند کشد و قطره را بر یا نسبت دادن آب خود بردن است و از آن طرف آصف خان داد بخش را بر فیل سوار کرده و خود بر فیل دیگر نشسته و بعرصه کارزار آورده در قول قرار گرفته و خواجه ابوالحسن و مخلص خان و آله و ردیخان و سادات بارهه در هر اول کار طلب گشتند و شیر خواجه بابیه ان و انبال در التمش مقرر شد و ارادت خان با بسیار از امرادر بنفاز پای همت افشوده صادق خان و شاه نواز خان و سید خان و چرنفار مقرر گشتند و در سه گروه شهر تملاتی و تقنین اتفاق افتاد و در حمله اول انتظام افواج او از هم گسیخت و نوکرانی که بتاژگی فراهم آورده در برابر امرای قدیمی اندولت پیوند منبر ستاده بود هر کدام برای شتافتند درین وقت شهریار برگشته روزگار با دوسه هزار سوار قدیم در نظر هر شهر لاهور ایستاده انتظار نیزنگی تقدیر داشت.

تا خود فلک از پرده چه آرد بیرون

ناگاه غلام ترکی از جنگ گاه تاخت می رسد و این خبر دلگوب بوی می رساند و آن برگشته روزگار برآمد کار خود را تسخیر
 و برآمد کار خویش نفهمیده برهنه می آید و بار عطف عنان نموده قلعه در آمد و روز دیگر امر آمده متصل بکسار شهر برسمت باغ
 مندی قاسم خان لشکرگاه ساختند و اکثری از نوکران او قول گرفته آصف خان را دیدند و شب ارادت خان قلعه
 در آمده و صبح دولت خانه بادشاهی توقف گزید و صبح آن امرای عظام بدرون ارک رفته و او بخش را سیر آرائی
 او یار ساختند و شهر یار و دوسرای حضرت جنت مکانی رفته در کنج خمول خزیده بود و فیروز خان خواجه سرکه از محرمات
 و مستمران حرم سرا اقبال بود او را بیرون آورده بآله و رویان سپرد و فوطه از کمرش کشوده هر دو دستش بآن
 بسته پیش و او بخش حاضر ساخت و پس از تقدیم مراسم کورنش و تسلیم در جاها نیکه قرار یافته بود و محبوس داشتند و بعد از دو روز
 کجول ساخته در زوایه او بار بجال تباه و روز سیاه نشاندند و پس از روزی طمهورث و هوشنگ پسران شاهزاده و اینال
 نیز گرفته مقید ساختند و آصف خان عرض داشت مشتمل بر نوید فتح و فیروز بر سرگاه شاه جهان ارسال نموده التماس
 نمود که موکب گیهان شکوه بر جناح استعجال شتافته میان راه از آشوب و اختلال خلاص سازند اکنون مجلی از رسیدن
 بناری بدرگاه شاه جهان و نهضت رایات جهان کتابه سریر خلافت رقمزده کلاک بیان می گرد و با بجمه بناری در
 عرض بست روز از مقام چکریتی که منزلیست در وسط کشمیر روز یکشنبه نور و هم شهر ربیع الاول سنه هزار و سی و هفت
 هجری بخیر که در انتهای سرحد نظام الملک واقع شده رسانیده از راه بمنزل مهابت خان که در بهان چند روز شرف
 تقبیل بساط بوس اقبال سر بلندی یافته بود رفته صورت حال معروض داشت و او چون برق و باد خود را بکمرسرای
 اقبال رسانیده خبر بدرون فرستاد آنحضرت از محل برآمدند بناری زمین بوس نموده حقیقت را معروض داشت و هر
 آصف خان را بنظر همایون در آورده و حدوث این حادثه و تحرات بر خاطر حق شناس گرانی ظاهر ساخت و آثار حزن و
 ملال از جبهه همایون هوید گشت چون وقت مقتضی اقامت مراسم تعزیت و ترتیب لوازم آن بود فرصت و توقف را
 مجال دادند و در از کار بود ناگزیر بالتاس مهابت خان و دیگر دو ملت خواهان که در آن وقت در رکاب سعادت بودند
 روز یکشنبه بیست و سوم ربیع الاول سنه هزار و سی و هفت هجری که فخر انجم شناسان رصد بند بودند و نهضت موکب اقبال
 بر جناح استعجال از راه گجرات بمستقر سریر خلافت اتفاق افتاد و فرمان مرحمت عنوان شتمبر رسیدن بناری و رسانیدن
 اخبار و نهضت موکب سعادت بصوب دار الخلافه اکبر آباد مصحوب امان الله و بانیزید که از گروان شاهراه اخلاص بودند

به آصف خان ارسال داشتند و جان نثار خان را که از بنده های مزاجدان بود با فرمان عالیشان محتوی بر انواع مراحم و نوازش نزد خان جهان افغان که در آن وقت صاحب صوبه دکن بود فرستادند تا او را بنحویه عواطف گوناگون مستمال ساخته بر ذمت سائر ضما ئراد و قوت حاصل نماید چون هنگام زوال و ایام نکال او نزد یک رسیده بود راه صواب از دست داده باندیشهای باطل خود را سرگشته بادیه عدالت ساخت با نظام الملک موافق مطلب خویش عموماً موافقت در میان آورده بسوگند مغناط موکد گردانید و مقرر کرد و چنانچه سبق رقم پذیر گشته که ملک بالاگھاٹ را با قلعه احمد نگر به تصرف او باز گذارد و درین کار سعی بلیغ نمود چنانچه تمام ملک بالاگھاٹ سواے قلعه احمد نگر بتصرف نظام الملک رفت بالجمله چون جهان قصد فساد داشت و اراده باطل با خود مخمر ساخته بود نخست چنین ملکی را مفت رایگان بفریم و اگر داشت که شاید در وقت بد بفریاد برسد مقارن این حال دریای رویله که پیش از واقعه حضرت جنت مکانی از خدمت حضرت شاهجهانی حرمان سعادت اختیار نموده بچاندور که داخل ولایت نظام الملک است رفته بنا کام رود کار بسر می برد آمده بخان جهان ملحق گشت و محرک سلسله فتنه و فساد شد و آقا فضل دیوان صوبه دکن که برادرش دیوان شهریار بود او نیز بشاهجهان اخلاص درست نداشت حرفهای پوچ بآن افغان برگشته بخت خاکی نمود بالجمله جان نثار خان که فرمان گیتی مطاع بحسب استمالت خانجهان آورده بآنکه عرض داشت در جواب فرمان صمیمی نمایند بے نیل مقصود رخصت معاودت ارزانی فرمود القصد خان جهان فرزندان خود را با سکندر دولتانی و جمعی از افغانان که از صمیم قلب با او موافقت داشتند در برهان پور گذاشته خود با جمعی از بنده های بادشاهی که بظاهر دم از موافقت او می زدند و خود را از شر او محافظت می نمودند مثل راجه گجنگ و راجه جیسنگ و غیره بماند و آمده اکثر محال ولایت مالوار متصرف شد و منسوبات باطنی و فتنه پردازی خود را بر عالمیان ظاهر ساخت و هم بزودی برگردید به برهان پور رفت چون موکب گیهان شکوه بسرحد ملک گجرات رایات اقبال برافراشت عرض داشت نا هر خان که بخطاب شیرخانی سرفراز می داشت یعنی بر اهلار اخلاص و دولت خواهی خویش و اراده های باطل سیف خون که در آن وقت صوبه دار احمد آباد بود رسید و چون سیف خان در ایام حیات حضرت جنت مکانی نسبت به بنده های شاهجهان مصدر گستاخیا شده بود از کردارهای خویش خوت و هراسی عظیم داشت رسیدن عرض داشت شیرخان مصداق این معنی گشت لهذا شیرخان را بمرحوم خسروانه مستمال و امیدوار ساخته بصاحب صوبگی گجرات سرگرم خدمت گردانیده فرمان شد که شهر احمد آباد را متصرف شده و اهل معتقدان خود

نماید و سیف خان را نظر بند بدرگاه والا حاضر سازد و درین وقت سیف خان بیماری صعب داشت و چون به شیره
 کلان نواب قدسی القاب فلک احتجاب ممتاز الزمانی در حباله نکاح سیف خان بود و آن ملکه جهان به بشیره خویش نهایت
 محبت و دل نگرانی ظاهری ساخت مراعات خاطر ایشان بر ذمت بهمت و مروت شاه جهان لازم و متحتم بود و لا جسم
 خدمت پرتخان دستوری یافت که با احمد آباد شتافته سیف خان را نظر بند بکنور بیار و درنگاه دارد که آسیب جان به
 سیف خان نرسد و موکب منصور از گذر دریا به نرسد و با بیاری عبور فرموده در ظاهر قصبه سنپور که بر کنار آب
 مذکور واقع است نزول سعادت ارزانی داشتند و در آن مقام دلکشا جشن و زن قمری از عمر ابد پیوند آراستگی یافت
 و سید دلیر خان باره که از یکتایان و جوانان چیده رزم آزمای بود و در آن سعادت زمین بوس فرق عزت برافراخت و
 منصب او چهار هزار و سده هزار سوار مقرر گشت و درین جشن از عرض داشت شیر خان معروض گردید که از نوشته
 ساهوکاران گجرات و بعضی از آنها در لاهور اند معلوم شد که آصف خان و دیگر دولت خواهان که داود بخش را دست
 نشان ساخته به مقابل شهر یار شتافته بودند و در لاهور با فواج او در جنگ رایت نصرت برافراختند و شهر یار و قلع
 لاهور تحصن گشته در معنی بزدان درآمدند و در آن وقت که محبت محافظت سیف خان شتافته بود چون بجوای
 احمد آباد پیوست شیر خان با استقبال فرمان محمد عنوان و خلعت خاصه برآمده جبین اخلاص را به سعادت زمین پس
 نورانی ساخت و سیف خان لا علاج همراه خدمت پرست خان روانه درگاه گشت و حضرت شاه جهان بشفاعت نواب
 فلک احتجاب جرات او را بعفو مقرون داشته از قید آزاد ساختند و شیر خان از ضبط و توقیف شهر خاطر پر داخته با دیگر امر مثل
 میرزا عیسی ترخان و میرزا والی و غیرهم در محمود آباد سعادت زمین پس کام روانه مراد گردیدند و چون تالاب
 کانگریه که در ظاهر شهر احمد آباد واقع است محل نزول رایان اقبال گشت هفت روز در آن مقام دلکش محبت تنظیم
 تمسیق ملک اقامت فرموده شیر خان را به منصب پنج هزار و سده هزار و سوار و صوبه داری ملک گجرات بلند پایگی بخشیدند
 و میرزا عیسی ترخان را به منصب چهار هزار و سده هزار و سوار و ایل ملک پشته سرفراز ساختند و بجهت نظام کار حاکم
 سلطنت و انتظام مصالح دولت خدمت پرست خان را که از مستعدان مخرمان جان تبار بود نزد آصف خان به لاهور
 فرستادند و فرمان عالیشان بخط خاص صدور یافت که درین هنگام که آسان آشوب طلب و زمین فتنه جوست اگر
 داود بخش پسر خسرو و بیاد او و شهر یار و سپهران شاهزاده و انبال را آواره صحرائی عدم ساخته دولت خواهان را از تونج

جلوس شاه جهان براورنگ سلطنت

چون ساعت جلوس میمنت مانوس براورنگ خلافت و جهانبانی روز و شبینه بست و هفتم جہادی الآخرے بود
 در دولت خانہ ایام شاہزادگی نزول سعادت فرمود مذمت وہ روز و ران سر منزل کامرانی مقام فرمودند و تباریخ
 مذکور سوار سمند دولت و اقبال داخل قلعه مبارک شدہ در دولت خانہ خاص و عام سر سلطنت بجلوس اشرف
 آسمان پایہ گردانیدند و خطبہ و سکہ را بنام نامی و لقب گرامی خویش زیب و زینت بخشیدند و طغرائے غرائے ابو النطفہ
 شہاب الدین محمد صاحب قران ثانی شاہ جهان بادشاہ غازی بر مناشیر دولت ثبت شد و جهان پیر از سر نو جوان گردید و
 جهانیان را سرمایہ امن و امان بدست افتادہ

بالحقیقت

